

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ جُنَادِكُمْ وَلَكِنَّهُ أَبُو الْوَلَدِ الَّذِينَ آمَنُوا مِن قَبْلِهِ

معدن جو ابر معجزات نبویہ عمان لانی آیات بنیت مع شقویہ بر این قواطع رسالت حج سوا طع نبوت  
دلائل نواع خصائص ذات خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین علت وجود عالم و آدم  
نبی الامم رسول العرب و انجم صاحب تاب تو سین سید الثقلین خواجہ دوسرا پیشرو کو کتبہ انبیاء  
مترجمہ بحیث اعضیا منہر شان بوداک فاجیب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلوات اللہ  
علیہ وآلہٖ و آلہٖ و صحبہ النظام ہا است النبیانی والایام موسوم بہ

## معجزات نبی الوری

اردو ترجمہ

## خصایص کبریٰ

جو مولفہ خاتم المحدثین حجت اللہ فی العالمین امام ہمام شیخ جلال الدین سیوطی رح اور لب لباب  
احادیث صحیحہ ہے بعد دولت علیہ فخر الملوک و اسلاطین رونق تلج و نگین کشف الاحمم ملاقات  
والعجم قدرت علی حضرت حضور پر نور ابوسعید عثمان علی بن ابی طالب و کن خلد ابد سلطنت  
خادم العلماء کاسر محمد عبد الجبار خان صفی نظامی منتظم مرافعہ محکمہ معتمدی صرف خاص و پیشی  
خداوند اعلیٰ حضرت حضور پر نور سرکار نظام دکن نے صفات الفاظین اصحاب قلوب صافیہ کے  
ملاحظہ کئے مرتب اور ردون کیا اور توفیق الہی حسن او ان میں

مطبع فی مکتبہ دارالکتاب بن محمد قاسم علی خان صوفی طبع کوکثر ہوا



اہل بصیرت پر مخفی نہیں ہے کہ کل ممکنات کی علت غائی انسان کا وجود ہے جو اشرف المخلوقات کی صفت سے متصف ہے۔ اور افراد انسانی میں انبیاء اور رسل علیہم الصلوٰات والسلام کی صفت سے متصف ہے۔ اور اتم وجود سے معجوت کئے گئے ہیں جن کے کمالات نبوت اور رسالت سے حق جل و علی کی عظمت قدرت اور کمال حکمت کا ظہور پایا جاتا ہے۔ انبیاء اور رسل علیہم السلام میں بھی مدارج صفات کا تفاوت ہے اور ایسی ہی اوّلیٰ شرایع اور احکام اور معجزات کی شان ہے ہمارے پیغمبر فخر بشر علت ایجاد عالم و آدم خاتم الانبیاء حبیب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم چونکہ رحمۃ للعالمین کی صفت سے متصف تھے اور آپ کی ذات اقدس نبوت کے اکمل صفات کا منظر تھی اس لئے ان صفات کے اتقنا سے آپ کے معجزات باہرات اور آیات بینات اور انبیاء کے معجزات اور آیات سے اعلیٰ اور اکمل شان سے ظہور میں آئے ہیں ان معجزات میں سے قرآن شریف ایک ایسا عظیم الشان سماوی معجزہ ہے کہ تیرا سو برس سے کروڑوں مخلوق جسکو دیکھ رہی ہے اور قیامت تک اس کا وجود دنیا میں



یوں ہی قائم رہے گا اور ہر فرد بشر کو جو قدرت الہی کا قایل ہوگا اس کے سہاوی ہونے کی  
 تصدیق پر مجبوری ہوگی قرآن شریف کے سوا جو معجزے اور آیتیں ذات اقدس سے  
 رونے میں پرظہور میں آئی ہیں علماء اسلام نے ان کے جمع و تالیف میں بڑا اہتمام  
 کیا ہے اور اسلامی کتب میں ان کا بڑا ذخیرہ چلا آ رہا ہے۔ امام ہمام محی السنہ جامع مراتب  
 صوری و معنوی شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ بہ نسبت دیگر علماء اسلام کے  
 خاص اس شرف و سعادت کا بڑا حصہ لیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے اکثر معجزات اور آیات اور خصائص ذات اقدس کو قوم کی معتبر کتابوں سے  
 انتخاب کر کے کتاب جلیل الشان (خصائص کبریٰ) میں نہایت خوش سلوکی  
 سے جمع و تالیف کیا ہے جس کو علماء اعلام اسلام بڑی وقعت کی نگاہوں سے  
 دیکھتے ہیں۔ قبل زمان ولادت باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتب  
 سابقہ اور اہم ماضیہ اور جنات اور کاہنوں نے جو پیشین گوئیوں کے طور پر اخبار دئے  
 ہیں اور وقت ولادت شریف سے آخر زمان وفات تک جن معجزات اور آیات  
 بینات اور خصائص ذات اقدس پر شیخ علامہ مدوح کو اطلاع ہوئی ہے ان کو نہایت  
 تحقیق اور تنقید کے ساتھ محدثانہ اصول پر بیس سال میں مدون کیا ہے غرض یہ نادر کتاب  
 اسرار قدر اور انوار حکمت الہی کا معدن ہے اور اسکی توصیف میں زبان اہل علم قاصر ہے  
 خادم العلمائے ادسکے اردو ترجمہ کی توفیق پائی اور بعد تکمیل و اختتام کے اوس کا نام  
 و معجزات بنی الوداد ترجمہ خصائص کبریٰ رکھا یہ کتاب جیسی جلیل الشان ہے ویسی ہی سلی  
 اشاعت ایسے مبارک و مسعود عمد میں ہوئی ہے جس کو عنوان شرف و سعادت ابدی  
 کتنا چاہیے اس لئے خادم العلمائے اس مبارک ترجمہ کو سکندر رشوکت سلیمان چشمہ خاتم  
 نذل نوشیروان عدل کف الامم ملاذ العرب والعجم فتح جنگ نظام الدولہ نظام الممالک  
 مظفر الممالک آصفیہ قدرت اعلیٰ حضرت حضور پر نور نواب میر عثمان علی خان

نظام سلطنت قلم و دکن خلد اسد ملکہ و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ کے نام  
 ہمایون سے معنون کیا ہے اسلامی تالیفات میں یہ پہلی حلیہ نشان کتاب ہے جو دنیا کی تاریخ  
 میں اس عہد مسعود کی یادگار رہنے والی ہے۔ اگرچہ یہ قومی خدمت کسی خصوصیت کی  
 تقضی نہ تھی اور نہ سلطنت کے اغراض سے اسکو کچھ تعلق تھا لیکن مینے سلف کے  
 اتباع سے سلطنت ابد مدت آصفیہ کا انتساب اس لئے چاہا ہے کہ اکابر اسلام اور  
 عامیان شرع سید الانام علیہ الہ الصلوٰۃ والسلام نے باوصف دنیا سے کنارہ کش رہنے  
 و نفوس راکیہ رکھنے کے اپنی نامور تالیفات اور تصنیفات کو بادشاہان عہد اور امراء کے  
 محرز ناموں سے معنون کیا ہے ایسے انتساب سے ادن کا اصلی مقصد و اتنا ہی تھا کہ  
 ادن کے عہد کے سلاطین اور امراء کے خیر و برکات اور اشاعت علوم و فنون کا اندازہ  
 خلف کو ہو سکے اور وہ پہلے اور اپنے زمانہ کے انحطاط یا ترقی علوم و فنون کے مطابق  
 پہچان لیں۔

ممالک ہندوستان میں قلم و دکن جلیا ہنر پرور خطہ تسلیم کیا جاتا ہے اور اصناف  
 علوم و فنون کی اشاعت سے جو عظمت اور شوکت سلطنت آصفیہ کی مانی جاتی ہے  
 کملا کا وجود اور ادن کی تالیفات و تصنیفات سے اس کا کامل ثبوت صغیر دنیا پر وجود  
 ان آثار اور نیز اس خیال سے کہ خاص صرف شاہی سے میں خدمتی تعلق رکھتا  
 ہوں اور ظل عافیت مملکت آصفیہ میں اپنے مقاصد سے کامیاب ہوں مجھ کو سلف  
 کے اتباع اور مجازی ولی نعمت کی سپاس نعمت کے لئے ہی اپنے اس ارادہ میں  
 تدبیر ناگزیر تھی۔

اسد تعالیٰ جل شانہ جو منعم حقیقی ہے اسکی سیرت بخشش سے مجھ بے بضاعت کو  
 قوی امید ہے کہ میری اس دینی خدمت کو خاص و عام کی نگاہ قبول میں عزت بخشیدگا  
 اور روز محشر اپنے حبیب اکرم شافع اہم صلعم کے خلیل غلامان میں زیر لوا کے شفاعت

اس کے صلہ میں جاوے گا۔

ایک لایہ قصیدہ جو یہ تقریب تخت نشینی قدر قدرت اعلیٰ حضرت حضور پر نور  
ہے وہ عنوان کتاب میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے جس کے ملاحظہ سے خسرو سلیمان جلال  
قدر قدرت اعلیٰ حضرت حضور پر نور کے گزیرہ صفات اور سلاطین ماضیہ سلطنتہ اقصیہ  
کے سلسلہ سلطنتہ پر اجمال حیثیت سے اطلاع ہو سکیگی اللہ تعالیٰ اس سلطنتہ  
ابدیت کے حنات و برکات اور خیرات جاریہ کو تادور زمانہ قائم رکھے اور فرمان رواے  
عہد کے جاہ و جلال کو روز افزون تر ترقی عطا فرمائے انہ مفیض النحر و الجود و صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ الخیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین الی یوم الدین۔

مترجم خادم العلماء

محمد عبد الجبار خان اصفیٰ تنظیم رافعہ محکمہ معتمدی ضلع خاص سرکار نظام دکن

۳۳۰ ص



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قصیده به تقریب سیر آرائی فرازنده لوائی شوکت صفجاهی طرازنده  
 آئین شایه نشاهی مهر سپر سلطنت دره التاج مملکت سکنه سطوت  
 فریدون چشمت قدر قدرت علیحضرت حضور پر نور نواب عیسی عثمان  
 علیخان بهادر فتح جنگ نظام الدوله نظام الملک مظفر المملک

آصفجاه بسطه الله ظللال عدله

طوری سینا شده بیت الشرف برج حمل  
 بر رخ آینه شام ز با صیقل  
 این بود نقطه و آن دایره شفق بمثل  
 حال بیند نمایان صبر استقبال  
 مردم دیده خفاش زغم گرد حل  
 نفت کار شب تیره به شمع و مثل  
 بتگ و تاز چنان گرم عنان شد اجل  
 در بر خویش کشید است ز انوار حمل  
 سرمه گرد نفس صبح بود در محمل  
 سحر گردون شده آینه فرق سر کل  
 گشت از شوق چنان دیده خویش احوال

مهر تابان چو بر افروخت تجلی مثل  
 چرخ با مصقله نور ز ند چون دم صبح  
 روز و شب بسکه بهم کامل و ناقص گرد  
 گشت روشن نگه دیده ابواب عمر  
 نگه آرزوی دیده حیر با باله  
 گشت دیر کهن از مهر تجلی کده  
 او هم افگند رسم سعی بدست جولان  
 سایه از فرقه خورشید نثرای برین  
 بر تو نوزد هد سایه مزگان سیاه  
 تیغ خور کا کل مشکین شب تار برید  
 جلوه صبح ز انوار و بالا بیند

دهر بر قامت شب حله انوار برید  
 بر تور و تیر چو سیلاب جنون چو شل آب  
 دود و دانه زنگ شعله فروغ انوار  
 خاک گردید ز انوار جواهر دارد  
 بسکه جنبید بهم سلسله امن و امان  
 پیش ازین بود چمن صفحہ تقویم کمن  
 اعتدال شده در طبع عناصر ساری  
 فیض انوار بار و ارج و با جسام رسید  
 ابراز لولو و خوشش آب بود دریا بار  
 فیض باران بمواید در دهر برگ و لوز  
 قلم صنع زنده نقش زاسرار ازل  
 نامیده از صور و قلمون می بخشد  
 شد هوا آب و دلو آب چو سیم محلول  
 اثر فیض بهار است چنان در آتش  
 رقم عیش طراز و کج و ف قطرات  
 بس صفحہ رنگین کتاب گلزار  
 چه زمین و چه تمل سر بفلک می سایید  
 بسکه از تربیت نامیه بالید به خوش  
 ز اهتر از طرب آهنگی سامان بهار  
 ز ابد خشک گرا از صومعه آید بیرون  
 وقت افروختن آتش پر آب آمد

مطلع

چرخ چون شاد بهر عنا کشته در آب بغل  
 در بنای شب و کج و بیفکند خلل  
 شمع افروخته انگشت درون منقل  
 چشم اعلمی شود از نور چو چشم احوال  
 سرشوریده خود را بعدم برد خلل  
 داد استخراج خورشید نویش ز عمل  
 گشت اجسام با حکام تساوی اعدل  
 از کمال حکم بسد و فیاض ازل  
 قطران نش شود آذینه کسار و تمل  
 از پے نشود نما شد بجهان تنگ محل  
 دهر شد آینه دار صور مستقبل  
 حسن از تنگ بالواح رخامی مجمل  
 عقده آتش و بهم خاک بآن شد منحل  
 اخگر و شعله شود غنچه و گل در منقل  
 قلم موج روان بر سر لوح جدول  
 کشد از لاله و گل نامیه طرفه جدول  
 اهتر از بیت و در اعلی زگل دور اسفل  
 چرخ آید بنظر پیش زمین یک خردل  
 بر هوا می فلک سبزه کلاه منحل  
 تا بگردن رود از قطره شبخیم پو حل  
 سر و شد گرمی باز از تنور و منقل

از نسیم سحر اعجاز سیما بیند  
 دود آشفته نشانند سربالین جنون  
 در بهار است و اگر جلوه نیزنگ بهار  
 برگ و بار و شجر و شاخ و همه غنچه و گل  
 بر فلک سبز و طاقوس بر آرد بر دبال  
 جوهر آینه چون سبزه سیراب شود  
 انکسیت گل برسد گر بر پریشان مغز  
 چشم از خواب بهار بر بکشایند اگر  
 گر صبا دامن رنگین بفضا افشاند  
 لاله از جوش بهار است چنان طوفان خیز  
 شعله چون لاله برون عکس در آید رنگ  
 بهر بلبل که صد آئیت بهر اس چمن  
 سبزه چند آنکه تراشد کند نشو و نما  
 هر نفس رنگ گل و لاله دو بار آید گردد  
 از رنگ لاله چنان جوش زده خون بهار  
 شعله طور زده سر ز چرخ لاله  
 از شب دلغ دید پر تو روز روشن  
 اگر از لاله شب تیره فرو غنی خواهد  
 آنکه شوخی نرگس نگر از دقده  
 خواب راحت چونند پای بساط سبزه  
 سادگان گر بهو سبزه جوی روی آرند

صورت غنچه بود گردل عاشق بمثل  
 سنبل تر دم آشوب دماغ مختل  
 چشم نظاره عجب نیست که گردد حول  
 محکم آیات کمال است صنایع ازل  
 بهیمنه ابر گرفته ز کواکب به بغل  
 نفس بهر جلای گزیند زندهش صقیل  
 صورت غنچه کند جمع حواس مختل  
 غنچه خیاں همه بنید گلستان بغل  
 نشود از سوده یا قوت بصحر قطل  
 در طره رنگ شود داغ پلنگان بجبل  
 در جادات چنان حسن صفا کرده عمل  
 سوده باد سحر از گوهر شبنم صندل  
 سر و گد تا کمرش گاه رسد تا به بغل  
 دم نظاره شود دیده لبس حول  
 گشت هر رنگ عقیق جگری سنگ جیل  
 شد تجلی که از پر تو آن کوه و تمل  
 در شب تیره اگر لاله فروزد مثل  
 شمع انجم که نیفر و خشت سپهر اول  
 که بر آتش نشود سبزه نوستعل  
 روئے در حکمت از یاد بساط تحمل  
 از خط سبز شود چهره شان چون جدول

از فروغ رگ گل پنجه خوریت بشود  
 گل بشوخی فرس افکند بمیدان چمن  
 از شراب نغمات طرب بلبل است  
 مریم غنچه بود حلاله عیسی گل  
 رقص طاموس کند زاغ بهیج گلشن  
 کافرن جلوه زاندا ز بهاران پیداست  
 ز نسیم چمن آید سوئے کشت و بهقان  
 از گل سنگ زند جوش برون نکست گل  
 تلخی دهد و دلزدست شیرینی عیش  
 ناخن باد چنان عقد کشتائی دارد  
 گل رسیده ز عدم ساغر یاقوت است  
 بیش ازین تازگی گلشن امکان چه بود  
 گرد و از جوش طرب گوهر گوش گلبن  
 سر بر شاخ بجنب دهم از وجه نشاط  
 ز خروست گلستان که بجنبه از ناز  
 بال افشان بهوای قد شمشاد بیخ  
 از می رنگ چمن نشه دو بالا دارد  
 از فروغ رگ گل پنجه خور میشد شود  
 شوق نظاره گلها تپش ایجاد بود  
 هر کجا چشم کشا یند به نیز رنگ بهار  
 سبز بخت بهار طرب افزای ابد

اگر سوئے شاخ بیالده هوا پنجه شل  
 بهوس خاطر بلبل نشو و ستا صل  
 خم افلاک عجب نیست شیو و خم من  
 بهجور روح القدس از فیض نسیم است عمل  
 سبزه گلی که گشته در او را به بخت  
 ز کیش ولاله بجز زبولات و هیل  
 رنگ گل میزند از صفه اوراق بهیل  
 عند لب با چمن اربال فشا ند بخت  
 ذوق فریب شود از طعمه شمع حنظل  
 بهر سو که بخت بهر سقاه از آب  
 سر و چون ساقی مشانه بیند به بخت  
 غنچه دارد نفس از نفس صبح ازل  
 افشا شوق از چکانه دیده بیل مشیل  
 بهر در محره گلستان چون که رقص جمل  
 ز گرس ولاله و ریحان همه در حبیب و غیل  
 ثمری آید صفت عاشق و اگر د بخت  
 ساغر ز گرس محمود چو چشم احوال  
 اگر سوئے شاخ بیالده هوا پنجه شل  
 می جهد برق بجلان ز دماغ تنبل  
 رنگ بر رنگ در آغوش نظر گردد و تل  
 دبه گلزار بهشت است ز گل های امل

باغبان هوس از عیش ابد گل چیدند  
 چشم ادراک کند سیر باغ ایام  
 و کن آراسته چون خلد برین است از عیش  
 ساحت سینۀ خلق است طرب جولانگاه  
 نو جوانان چه سیمه سرو خن رمی دارند  
 محض عشرت بمشید بود بزم همان  
 بهر شب از بر تو انوار شمع و مشعل  
 از طرب ذوق سکون از طرب بر خاست  
 میشو و جذب به مقصود کند گردن  
 و سرگردید قسلی که ده راحت این  
 تلخ کامی که کشد ساغر زهر این چشم  
 اندرین عهد بود چون دل ارباب صفا  
 ناله در دل فگند طرح نشاط نغمات  
 ذوق را رنگ طرب همد هم خیال نه چشم  
 بر کش امر و زور بر خرقة پیشمینه زهر  
 ساغر می بکفت آور که صلا زده است  
 بکه بر روی گلستان قرح عیش کشید  
 به باغ هوس هر قرح آشامی هست  
 هر عه می که نشانند حریفان بر خاک  
 گر به میرنگ دهد رنگ ازین می تقاش  
 ساغر می بکفت مخچوگان رنگ زند

مطلع

حال چو شید بهب از چمن مستقبل  
 غنچه را از اید با گل اسرار ازل  
 محور و علمان زن و طفلان به حل و جمل  
 طبع را نند ز هوس تو سن صد طول امل  
 حسن شهری کند امر و ز بگلزار خست  
 هر مکان است از عشرت بد کن عیش محل  
 نور خورشید زندمعه زیما ز حل  
 شوق گلگشت کشد دهن آرام کس  
 گو رنگا پونه شامی بره طول امل  
 سر شوریده هر فتنه بر آید ز خل  
 بجلاوت ز لبش چو ش زند موج عسل  
 ساده آئینه لوح فلک از نقش حیل  
 یاس نبخشد بخو اطر طرب ذوق امل  
 عیش را کار دو بالا ز نگاه احوال  
 افکن از دوش قبایست گرا از علم و عمل  
 ساقی نمیکده کام ابد بیض ازل  
 زند غلطیده سیه مست چو خواب محمل  
 نشه باده جام طرب جم بخل  
 جوشد از عیش ز فواره رنگش خصل  
 صورت نیم رخ آید بظلمه مستقبل  
 همچو آن لاله که از آینه خند و بمیش



باشد این عیش ز اورنگ نشیمنی شہی  
 میر عثمان علیخان نظام سابع  
 پانہادہ سراورنگ دکن بجز پدر  
 طالع او بہ شرف از اوج جلال  
 بارگاہش بود از عورت شاہنشاهی  
 صور علمی شاہان جہان گشت عرض  
 پیش عقلش نہ ہدف ز عقول شاہان  
 حفتش مجمع تفصیل شیون امکان  
 علم او سلسلہ عمدتیم آراید  
 علم آن گوئند کہ قائم شدہ با ذات عقول  
 دل او ساغر نیخیائے سترکوبین  
 تا ہیولی جہان صورت ہر شنگرفت  
 فلک طالع او از شرف اقبائے  
 سحر عیسیٰ عدلش ز شفا بخشش مہمن  
 باشد از امنیت معدلت او خالی  
 از نہیبش شکند بازوئے پرواز عقاب  
 شکر امینش کرد چنان استیلا  
 نگہفتہ ایام بقہر ش زرد  
 ورق ملک محفظ بود از نظم و نسق  
 بسر ہوش سلاطین بدہم ملک فکر  
 بدہم حادثہ ز انکی عتابش گردو

کہ بہندست از شاہان اولی الحرم اول  
 کہ بود سبع سموات نصیرش ز ازل  
 ہچو خورشید کہ پائے بگزارد بجل  
 مشتری را بہند پایہ فرود بینہ محل  
 حرم کعبہ احلاص ہمہ اہل دول  
 از پے جوہر ذاتش دم ایجاد محل  
 عقل او مہر و عقول ہمہ شاہان مشعل  
 ذات او منبع اسرار کمالات ازل  
 گر چہ ماضیت و یا حال و یا مستقبل  
 بوجودش بود امر و زقیامی بہ عمل  
 عقل او نشہ نصیبائے کمال اول  
 صورت نوعی انسان نہ پذیرفت محل  
 دار آں مہر کہ عشرت کدہ اوست حمل  
 نگزارد تہن مملکت از فتنہ علل  
 جائے بزغالہ در آغوش بلنگان جبل  
 ور ہو اگر کبوتر بخشاید خستل  
 جت از حصن فلک عیش حوادث محفل  
 بر نیاید مژدہ داری سوئے احدا قخل  
 کلک رایش کشد از عدل نگارین جدول  
 چرخ مالہ ز غبارہ ہوشش صندل  
 ہیئت را سخ اجرام سماوی مختل

ق

چرخ آسمه شود از حرکت ماند باز  
 فرقه مشتری از نور سعادت افتد  
 بهر بندش چو سحابیت در اجسام اثر  
 منط بارگه معدست او نشود  
 بهمنش حلقه منت کش گوش شاهان  
 آفریند رب خوان بهخایش ز بهوس  
 کماوش رشک کف لعل فشانس سازد  
 پیش خرمش سریان دوران ضعیف هر  
 پایمهت دین بکمرافراخته است  
 داد پیشانیش از سجده بکمر مسجد  
 درد کن تازه شود رونق دین اسلام  
 باشد از خاک درش سر نه ارباب یقین  
 اے خدیو دکن و منقر عرو عظمت  
 دست روشن گراقبال تو چون اسکندر  
 شرف درفت شان تو به نیان بسپرد  
 ذره را از خطاب تو عروج خورشید  
 ابجد مکتب عقل تو بر این حکم  
 نگه عدل تو انداخته از رفعت قدر  
 کله درد سراز کلفت ظلمت نکند  
 فتنه در دوره عدلت چو حوادث معزول  
 سخیل اجلال تو بایسد گلزار ابد

نگه قهر کند سلب صفاتش ز عمل  
 پیکر او بنجوست بنماید چو زحل  
 بهر عدلش چو شرابیت بار و حل  
 کسروی عدل که فرشت کمن مستحل  
 دولتش داغ نه جبهه ارباب دول  
 جعفر و حاتم طه حوصله طول اهل  
 چشم خورشید ز اشک شفقی چشم بیل  
 پیش عزمش حرکات فلکی وضع کس  
 ننگ کفر است دگر خوار می عوی و بیل  
 شرف کعبه از اخلاص نبی مرسل  
 غره تا صیه او شود از حسن عمل  
 گرد از گردش غاذه ارباب ملل  
 شان عالی تو از جمله شہانت اجل  
 زده بر آینه طالع دولت صیقل  
 مشتری را چه مقام است دیو از اچه محل  
 اوج کیوان ز عتاب تو حفیض اسفل  
 سبق فطرت عالی تو اسرار ازل  
 که دماغ ستم چرخ نگر و مختل  
 مهر مالیه بعبین فلک از قند صندل  
 امن در عهد تو منصوب بجای وید عمل  
 گل اقبال تو خندید ز بستان ازل

کرد و خلاق جهان بهر نظام امکان  
 برده ادراک تو در کشف حقایق سبقت  
 پیش علم تو تنگ مایه چه اکثر چه اقل  
 یک در عصر که رزم بقتل اعدا  
 چرخ از منطقه پیش تو کمر بکشايد  
 باله از ششعنه محیه ز رینه درفش  
 از قشون تو شود تنگ همه عرصه جنگ  
 عرصه چون دامن محشر شود از خیل و سپاه  
 بنماید بتن شیر دلان هیجا  
 عرصه رزم زار ملج دیوان نبرد  
 زان غبار که بجولان هیوانان نیزد  
 دیده خسته زخم دل خصم تو کند  
 بر ناخن تیر تو قضا بکشايد  
 از نیب تو بجنگاه سماک راج  
 هر عقاب که ز تیر تو ببر و از آید  
 در کنته تو بود سلسله عهدهت یوم  
 تیغ فیروزه نیامی که بدست تو بود  
 لمحہ اش برق زن خرمن هستی بدو  
 سوئے اعداے تو پیغام رساند از مرگ  
 بد تو شعله اش آن دم که در ارکان افتد  
 گاه خون یزد و گاه خون خور و از تشنه لبی

مطلع

صفت

جوهر ذات تو با جوهر فعال بدل  
 کرده او هام تو در سر و قایم بدخل  
 پیش علم تو سبک پایه چه گردون چیل  
 دست تیروی قضا از حرکت گردوشل  
 گریه بندی کمر کینه یارے اجل  
 همچو خور موجہ انوار بسامون و تمل  
 و ز سرانش بنماید بنظر دشت جبل  
 فتنه بند دبرخ امن زمانه بدخل  
 حلقه های زار عینک جلا و اجل  
 همچو احبام ضراغیم نماید بمشل  
 چشم خورشید شود تیره تر از چشم زحل  
 زاب پیکان خدنگ تو تراوش چوبل  
 از دل تنگ عدو عقدۀ مالا نیجل  
 خویشتن را بنماید چو سماک اعزل  
 بر او خیمه ز نذر بر سر این هفت قلل  
 بنجم آرد سر اعداے تو از مستقبل  
 مهر گیر و زسیه تابئی آن شکل زحل  
 جوهرش تخم شراره افکن کشت مقتل  
 دار داز جوهر خود نامه اسرار اجل  
 بمو الید جز آتش نبود هیچ محل  
 گر چه دارد بدل از آب فنا یک منهل

صورت اولب خمیازه آهنگ فنا  
از زبان آوری الماس بهیجا بارو  
رگ ابر است بجنبگاه فشانند یا قوت  
رنگ یا قوت زند جوش زمغز سر خاک  
سرب مغز عدد را چو تراشد در زم  
غرات سیرا عدا از سیر شلخ جسد  
چرخ از سبزی او سبز نگردد و نه  
چشم چشم ز غوریزی میخ کند  
کند از سلب روان همچو دعای سیفی  
آوردی همه والا گران جوهر اوست  
آن ظفر تو زد ظفر پیکر و آتش جوهر  
زیر ران تو بود تو سن افلاک نورد  
گرد از میل قدمهای فلک پیمایش  
بتگ و تاز نما دید هوا شوخی برق  
گرم پامائی اجسام بگام شوخی  
تسخن خنل شود از شوخی او هفت زمین  
شعله و شوا که از پویه عیان گر شود  
چرخ در دایره گردش او نماید  
عقل با در نکند از روش شوخی او  
تا زو از سرعت جولان بکشد نگاه ابد  
سایه از سرعت آن باز بماند بقیضا

جوهر او همه آغوشش تمنای اجل  
وز سخن پروری آرد با جل حرف ختل  
باشد الماس ولی لعل طراز و زعل  
سیل خوننا به کشاید اگر از تیغ چیل  
ورقی بر ورقی ریزد از و شکل بصل  
بفشانند دم تا درد بدامان حبیل  
گر چه صد بار زده غازه ز رنگ نخل  
بیند از لخته اورا انگه چشم ز حل  
دم گرمش و م ناورد اثر مستحیل  
گر چه از جوهر ذایت مهند بمیش  
آیت هست که در شان شرفش بمنزل  
که بود جوهر اندیشه عقل اول  
چشم فلک گرد زمین اسفل  
آرد از پویه بارکان و با جرام خلل  
محو سر کوبی افلاک بکسار کفل  
متزلزل شود از پویه او هفت قلل  
برق شکل که نهد داغ ز سرعت بکفل  
صورت نقطه که در دایره باشد بمیش  
گیر و آرام بجولان کده مستقبل  
دست او با دم ببالد بجنان گر بازل  
همچو آن دود که از شعله بماند بمیش

صفت

دست را کب بدم پونه او آویزد  
 گرد شمس جو بر در راه بمخز گردون  
 بنهد گرد مے بر دهن غنچه تنگ  
 چرخ خواهد که شود حلقه نعل سم او  
 آب او خون شرابین نبو ش آجام  
 رنگ بتند ز عکس فلک زنگاری  
 گر عنائش بنود در کف حکم تو کند  
 آنچنان تیغ و چنبن رخس که داری بوغا  
 اے شه داد گرد رخ سلاطین زمن  
 کشور تو جو عروسیست بهر هفت نظام  
 روز از پر تو عدل تو چو نجبت روشن  
 کو چا چون دل ارباب صفانور فضا  
 فیض عاسیت درین شهر سیرانی خلق  
 هست خونگر مئی عهد تو مگر ما در دهر  
 هست چون عیش منای حیات غیرین  
 بر لب گوشه نشینان زد عای دولت  
 بجعبه نیت که مسکن صوامع از عیش  
 هست جولانکده صیت دکن ملک عرب  
 بهر صید کلا جذب کندے دارد  
 بسکه افراخته شد پایستان عقلا  
 شان اعیان دکن هر که به بیت گوید

گمہ بد امان ابد گمہ بگریبان ازل  
 روز و شب را نشاسد ز حواس مختل  
 انگزارد ز سبک سیرمی او خنده محل  
 دلکش آویزه خورشید در خشان بجل  
 ساغش کاسه سر بائے بلندگان جبل  
 بر کو اکب نزنند با دوشش گر صیقل  
 سیل زقاری او حصن فلک متصل  
 شود از فتح تو در بهفت اقالیم عمل  
 مول اهل شرف معقل ارباب دول  
 عدل زیور بود انصاف تو اورست جل  
 شب تجلی که زانوار عدالت مشعل  
 راه چون سینه سمرات ز حسن صیقل  
 که زند جوشش بهر کوچه ویران منهل  
 خلق را داشته آسوده چو طفلان به نعل  
 اثر مهر تو در کام دل خسل عسل  
 بهر تاثیر هجو میت که تنگ است محل  
 مطرب آسایسرا بند بوح تو غزل  
 عجم دهند هم از فیض سلاطین اجل  
 سر زمین دکن از سلسله طول امل  
 که فرو ماند از ان پایه عقل اول  
 سایه رفعت شان نیست گر اوج زحل

دستگا ہے کہ ز سر بایہ دولت دارند  
 از وطن ہر کہ سوے ملک دکن روی آرد  
 نقش بر چیز کہ بر صفحہ خاطر بندند  
 فی المثل گر بدکن بیضہ عنقا جویند  
 بفروغ مہ و خورشید بود چمک زن  
 نور این مشعلہ و شمع بہانا ابدیت  
 پیش ازین در زمین ماضیہ شور شکوہ بود  
 گشت از سطوت و از دبیرہ آصفجاہ  
 شد بتوقیع قدر محدلت آصفجاہ  
 چرخ زو فال پس ازوے بہ نظام الملکی  
 باز آراستہ از رنگ سکندر جاہی  
 ناصر الدولہ دگرایت دولت افرخت  
 افضل الدولہ پس ازوے بسجا گشت سمر  
 میر محبوب علی خان نظام سادس  
 ہچو خورشید جہا ثاب از اوج طلوع  
 بخشش و معدلتش ملک دکن را آراست  
 عرب و ملک عجم چیست کہ اندر آفاق  
 کوکب طالعش از اوج در آمد مہبوط  
 پس او قرعہ دولت کہ بنام تو زدند  
 ہفتمین چرخ باین دورہ سالج گرڈ  
 در اقالیم شود ہست و بذل تو سحر

شکند رنگ رخ بہت ارباب دول  
 کند آتشکہ خویش بگلزار بدل  
 تنگ بینند از د کو چہ و بازار و محل  
 طایر آن بہند بیضہ عنقا ز بغل  
 در حر مگاہ شکوہ تو شمع و مشعل  
 کہ فروغش نہ پذیرفت ز آشوب خلل  
 سر زمین دکن از فتنہ ارباب حیل  
 ملک جو لانگہ اجلال سلیمان بمثل  
 ہر جمعیت اعیان از مانہ معقل  
 خسروی یافت از د پایہ ارفع بمحل  
 کہ ز سکندر شکوہ و عظمت بود اول  
 داشت اجلال ملوکانہ ازوشان اجل  
 بفضایل ز سلاطین دکن شد افضل  
 کہ ز ہنگام صبا شد ز سلاطین اجل  
 بود بافرہ اجلال در ارباب دول  
 صورت شاہد رعنا بجلی و بحسل  
 نیست خالی ز پاس کرش ہیج محل  
 چرخ در کشورستیش بیگند خلل  
 شرف مشتری از عمد تو آید بر حل  
 بندہ طاعت ازیا کے سلطان ازل  
 سلاطین بود اجلال و شکوہ بمثل

امن آید طرف ملک تو خندان خندان  
 حیدر آباد تو بحر گهر خیز نشود  
 کت در از رشته نظم و نسق کشور و  
 قلمت صفر رقمهای عطا افراید  
 خسروا عرش جنا باب سخن وادرسا  
 اندرین عهد نشان یافته در ملک سخن  
 چه صنایع چه بدائع چه بود از ترصیع  
 تنگ در زئی ترا کیب نشست الفاظ  
 چه فصاحت چه بلاغت چه غلو چه غراف  
 چمنی تازه دمید است بفیض حدت  
 لله الحمد که هر گوهر معنی خوش آب  
 هر چه از مبداء فیاض فرو ریخته اند  
 نرسد عرفی و طالب بتفقاے گردش  
 افتخار شعر ابیش سلاطین نبود  
 آصفیہ بدکن شاه بود آصفیہ  
 آصفی جادہ گفتار فراخ است و  
 دست اخلاص بدر گاہ خداوند بر آر  
 تا کہ باشد گلنیزان بفلک مست طلب

عیش تازد بسوے شهر تو واکر ده بغل  
 کف فیض تو بودا بر کبیسار و تلل  
 ناخن عدل تو صد عقدہ مالایخل  
 آن قدر با کہ بود بہر تمنایخل  
 یافت معراج ز دحت چه قصائد چه غزل  
 ہجوا عیان ز تو ہر معنی از شان اجل  
 چه مضامین چه عبارات بہم دست بغل  
 ربط معنی و کنایات و اضاحات بحل  
 چه معانی چه بیان و چه بود ضب مشل  
 راستعارات و تشابہ و محجاز مرسل  
 ریخت نیسان رگ خامہ بیاقل و دل  
 ہست در وادے اندیشہ ازان منہل  
 او ہم خامہ من گرم عنان شد ز ازل  
 جز تمنای عروج سخن و شان اجل  
 زانتا بش شرفم بس برابر باب دول  
 پیش سلطان زبے ناطقہ تنگ است محل  
 بدعاے کہ بود مفتقر فیض ازل  
 تا کہ غور شید بیور و ز در آید بحل

ہمچو نور و ز بھر روز یکام تو بود  
 عشرت حال و نشاط و طرب بہر استقبال

طبع از خادم العلماء محمد عبد الجبار خان صنفی منتظم مرافعہ مجلہ مقدمی صر خاص ہی

بسم الله الرحمن الرحيم

# ديباچه كتاب حليل الشان خصائص كبرى ترجمه آصفی

موسوم به

## معجزات نبی الورا

الحمد لله الذي تخلق في ذاته وتقدس وتقدس في صفاته لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد هو الحي القيوم العظيم الباقي الذي لم يكن احدا في الملك شريكا له في الازل كما لا يكون الى الابد الذي ينزل على عبده المصطفى ورسوله المفضل ونبية المجتبي كتابا يهدي الى محجة الصدق والصواب ويعتبر بحجج الكليم الى دعوة الامر والاسود وفصل الخطاب وخصصه بالخصائص الكبرى والآيات العظمى وفضلها بالحجج السواطع والبراهين القواطع وشرقه بالمعجزات الباهرات والآيات البينات الباهرات واكرمته بحججه ولم ترد لها والقوا ضئيب الباهرات واظهرته بالقويم وصراط المستقيم على كل الاديان ومحى ظلام الشرك والكفر بانوارها يات الموصله الى المبدوء والمعاد عن قلوب عبدة الاوثان واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له الملك ولا يحصى ويميت وهو على كل شئ قدير وشهد ان سيدنا محمد آخيه ورسوله بسالة حبيب هو الشافع المشفع يوم لا تجزي نفس عن نفس شيئا للخطوة والمنقذ من النار والمبشر للبركة الكلام بجنان تجرى من تحتها الانهار فاجتمعت به النبوة والرسالة وانقطع به يد السلوك الى هلاك القلوب والفضالة وفضل الصلوات واكمل التحيات عليه وعلى اله  
والمتقيا لانجباء هم شمس سماء الامامة وعلى صحبه الشرفا والكرام هم بدور الخلافة ما دامت تدور البضائر في انوارها على الغرر اما الجرحا فموسم العلماء المسقط الى رحمة الله الغفار محمد عبد الجبار الشهير بالاصفي النظامي



غفر اللہ لما جنت یدادہ و اغناہ ربہ عما سواد ابن الحافظ محمد بن عبد الرزاق خان النعم المرعلی بن النعم  
ابن المولوی الحافظ الورع الزاہد محمد بن عبد اللہ خان المصطفی آبادی طالب الشراہ و جعل الخیرۃ مشواہ  
اصحاب صدق و یقین و محاضرات شیعہ عین کی خدمت بابرکت میں عرض کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلشہ  
نے جو وقت آیہ شریفہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دنیا نازل فرمائی  
اگل مسلمانوں کے دلوں میں عجب مسرت نے جویش مارا اور اپنے دین کی حاجتیں پوری ہونے پر بڑا مساببات  
کیا مگر خازن اسرار نبوت یار غار حبیب کی بازیب صدر خلافت نبی الورا حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ  
عینہ کے دل میں غم کا دریا موجزن ہوا اور ان کی چشمان حق میں نے آسمانوں کا مینہ برسایا لوگ یہ حالت  
دیکھ کر درطہ حیرت میں غرق ہو گئے اور آخر میں ختم نبوت کی وفات کے سر پر مطلع ہوئے حالانکہ انیس  
و جلیس مجلس رسالت تھے مگر دایہ عقلی میں حضرت صدیق اکبر کے رتبہ پر پہنچنے سے قاصر تھے  
دینی ضرورتوں میں زیادہ تر شوری کا مگر حضرت صدیق ہی کی رائے عالی پر تھا کہ آپ کا مرتبہ اور اک دنیا  
کے دانشمندوں سے خاص درجہ میں امتیاز رکھتا تھا ایسی دین کے خاص اسرار کی سمجھ بھونما ہر ایک  
عالم کو نہیں ہوتی گو وہ علوم ظاہریہ کے کل مراتب کیوں ملے نہ کر چکا ہو عالی فطرتی اور درایت خاص نیز  
عطیہ ہے جو خواص علما سے امت محمدیہ کو ملا ہے۔

اس نازک زمانہ میں دین کی تباہ حالت اور اہل اسلام کی اغراض نفسانی سے بچارے بے علم  
لوگ مثل بھایم کہ سرگشتہ دادی ضلالت ہیں علما سے وقت کو اتنی پرواہ نہیں کہ ہماری قوم ہمارے  
کس مصیبت میں مبتلا ہے انکے واسطے کیا کرنا چاہیے اور انکو سید ہے راستہ پر کس طور سے لانا چاہیے مگر  
جو عظمت اور بزرگی حلاق عالم نے انکو عطا فرمائی ہے وہ خود اپنے مرتبہ کی شناخت سے ہی قاصر ہیں  
قوی نوع انسان کی خراب اوضاع اور اطوار پر ادوں کے دلوں میں کیونکر درد پیدا ہو سکے اور وہ اونکی  
ہمدردی دینی اور غمخواری اسلامی کے کیسے کفیل بن سکے سلف میں جو بیخبر معیشت ہوئے ہیں وہ  
ایسی تباہ احوال اہم کی اصلاح کے لئے بھیجے گئے ہیں جیسے اس زمانہ کی حالت ہے کہ کفر و شرک  
و بدعت و ہوا کا کل عالم میں هجوم ہے اور دنیا پرستی کا عام مقلد کے نفوس اور قلوب پر ایسا غلبہ ہے کہ  
لذات فانیہ میں وہ اس درجہ منہمک ہو گئے ہیں کہ حق کی صورت اونکی آنکھوں سے چھپ گئی ہے  
اور باطل ہر دم پیش نظر ہے اور وہ حیوانی خصال کے استیلا سے آنا نہیں سمجھتے کہ ہم کون ہیں اور  
کس غرض کے پورا کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور ہماری ہدایت کیو واسطے ہمارے خداوند  
جل و علی نے کیا کیا اسباب مہیا فرمائے ہیں اور کیسے کیسے برگزیدہ انبیاء اور سل بھیجے ہیں اور کیسی

دین خالص کی نعمتیں عطا کی ہیں اور کتنی مقدس کتاب ہماری دینی اور دنیوی ضرورتوں کے پورا کرنے کے لئے اپنے برگزیدہ نبی مہمل کے ذریعہ نازل فرمائی ہے اور ہماری شریعت غرا کی کیا شان بنائی ہے اور ہمارے پیغمبر آخر الزمان کو کیا کاملاً عطا کیے ہیں اور کائنات میں ہمارے وجود کے کیا کیا مراتب پیدا کئے ہیں اللہ تعالیٰ اصل مجید نے اپنی کتاب قدیم واجب التعلیم والتکریم میں ولقد کرمنا بنی آدم فرمایا ہے اور اس قول صادق کے ثبوت میں وہ دلائل اور براہین محسوسات میں پیدا کئے ہیں جن کو ابھی عقول نوزائیدہ نے قطعاً تسلیم کر لیا ہے اور قادر مطلق کی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ کو دل سے مان لیا ہے اور انسان کو اس کی قدرت کا منظر اور علت غائی ایجاد و تکوین سمجھ لیا ہے وہ دلائل اور براہین دو عظیم اختلافات چیز و نہی ثابت ہوتے ہیں ایک آسمان و دوسرے زمین ان دونوں میں جتنی موجودات ہیں خواہ مادی یا غیر مادی زمین کے دائرہ میں مرکز کی مثل سمائی ہوئی ہیں اور انہیں کے تواضع ہیں۔

علویات میں جتنے سیارے اور ثوابت اور سفلیات میں جمادات نباتات حیوانات ہیں وہ صاحب نظر کی آنکھوں کے سامنے موجود ہیں علویات کے جتنے آثار محسوسات میں پائے جاتے ہیں حرارت برودت رطوبت یبوست اہلی تاثیرات سفلیات میں ہر ایک ذی روح کے نفوس میں موثر ہیں اور ان کا جو کچھ نفع اور ضرر حکیم حقیقی نے پیدا کیا ہے اس سے کل ذی روح متاثر ہیں مگر کل ممکنات ایک بنی آدم ہی کی خواہشوں کے ساتھ وابستہ فرمائی ہے یہ امر بدیہی ہے کہ سفلیات کی جملہ اشیاء جمادات نباتات حیوانات کل بنی آدم ہی کے قبضہ تصرف میں ہیں سفلیات کا وجود بلا واسطہ علویات محض معطل ہے اور علویات کا وجود حقیقہ بنی آدم ہی کی اغراض کے لئے بواسطہ سفلیات ہے ورنہ ذات مقدس و متعال باری تعالیٰ جلیت قدرت کو نہ آسمانوں اور سیاروں اور ثوابت کے ساتھ کوئی غرض متعلق ہے اور نہ زمین اور جمادات اور نباتات اور حیوانات کے ساتھ کوئی مقصود ایک مشت خاک کی اسد رجبہ یہ تکریم اور تعظیم اس لئے ہے کہ منظر اسرار کوئی اور مبطل انوار سرمدی ہے اور اوس میں ان کل مصنوعات قدرت اور ذات و صفات متعال کی معرفت کا خاص مادہ مہیا ہے اور اس کے ساتھ ہر وقت ایک بڑا رہبر ہی ہے جو عقل سلیم ہے اسکو نفع اور ضرر اور خیر و شر کی ہدایت کرتا ہے جب کل نعمتیں اس کے لئے پیدا کی ہیں تو اس کے ذمہ ان کا شکر ہی واجب کر دیا۔ اور فرمایا ہے ان شکرت لا زید نکم آیت شریف کا ظاہر ہی مفہوم ہی ہے کہ دنیوی نعمتوں کے شکر سے دنیوی نعمتوں کی ہم زیادتی کریں گے مگر خواص عقلا کے نزدیک ایک نازک مطلب یہ ہے کہ

علویات و سفلیات کی بے شمار نعمتوں سے استفادہ کر کے شان و بھرتی کو اگر ہی پاؤ گے اور معرفت کی شان پیدا کر دے تو خاص و نعمتیں تم کو دی جائیں گی جو دنیوی نعمتوں پر زیادہ ہوں گی وہ عالم آخرت اور ابدان و لذات کے لذات باقیہ ہیں جن کے روبرو یہ لذات فانیہ کوئی ہستی نہیں رکھتے۔  
 انکیم است محمدیہ صاحب مقامات عالیہ منظر اسرار کوئی والہی شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی  
 طالب شراہ نے ان رموز کی لطیف الفاظ میں تفریح فرمائی ہے

ابرو باد و دمہ و خورشید و فلک و درکارانہ	تا تو تانے بکف آری و بغفلت سخوری
ہمہ از ہر بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار	شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نہ بری

ذہان ہی سے و ما خلقت الجن والانس الا ليعبدون ای ليعرفون مراد ہے ویکو علویات میں آفتاب و مہتاب عظیم اختلاف و دوسرے ہیں جن پر بقاے عالم سفلی کا مدار ہے نباتات جمادات حیوانات انسان دریا پستل صحرائیں ان کا تصرف ہرگز اور ہر زمان ہے اختلافات فصول وغیرہ انہیں پر موقوف ہیں انہیں سے میوہات بقولات زراعت وغیرہ کو نشو و نما ہے حیوان اور انسان کی حیات کے یہ دونوں موقوف علیہا ہیں گو گوشت کو اکب سے بھی عالم سفلی میں منافع اور ضرر پیدا ہوتے ہیں ان کل گرد و شون اور حرکات کا نتیجہ حیوان اور انسان کی بقا اور اودن کا تغذیہ اور تنمیت ہے حیوانات غیر ذوی العقول ہونے کی وجہ سے مرفوع الظلم ہیں مگر انسان عقل میں مستعد ہے اس لئے مامور معرفت و توحید ذات باری تعالیٰ جل شانہ ہے۔

بنی آدم کے طبقات اصل جوہرین کو مشترک ہیں مگر بحسب استعداد قوت روحانی و نفسانی نہایت درجہ باہم متفاوت ہیں قادر مطلق کی قوت حکم کیہ پر غور کرنے کے بعد اوس کے کمال صنع کا ادراک ہوتا ہے کہ جوہر ہائے علوی اور اعراف سفلی کا باہم عجیب امتزاج پیدا کر کے انسان کو بنایا ہے یعنی اسکی روح جوہر علوی ہے اور نفس اور جسم اس کا سفلی ہے اسکی روح اپنے مرکز کی طرف کینچتی ہے اور نفس اپنے خیر کی طرف کشش کرتا ہے جو روح نفس پر غالب جاتی ہے وہ سفلیات کی فانی چیزوں سے مجتنب ہو کر اپنے عالم کی طرف متوجہ رہتی ہے جیسے انبیاء علیہم الصلوٰات والسلام کی مقدسہ ارواح میں تین یا صوفیہ کرام کی ارواح طیبہ ہیں کہ ہمیشہ اپنے مبدیہ کو ذوق و شوق میں رہتی ہیں اور جو نفس روح پر غالب آجاتا ہے تو سفلیات کی فانیہ لذات میں اپنے انہماک سے روح کو زندانِ آفات و بلیات میں پھنسا دیتا ہے جیسے کفار اور مشرکین بے دین کی رو صین ہوتی ہیں کہ بعد قطع تعلق عالم عصری کے اون کا مادی سبب ہوتا ہے معاذا اللہ منہا۔

قادری مطلق چونکہ محض خیر اور محض عدل ہے اوس نے ان دونوں کے معارضہ میں ایک ایسا حکم ٹھیکر دیا ہے کہ فصل خصوصیت کے لئے نہایت موزوں ہے وہ عقل ہے جسکی خلقت میں نصف کی صفت بحسب استعداد فطری ہے کامل عقل آفتاب نفس ناطقہ کا خاص پر تو انوار ہے اور ناقص عقل آتش صلاحت کا شعلہ اور شرارہ ہے نورانی روحانی انوار سے ہے اور ظلمانی نفسانی آئنا سے جیسے محسوسات میں آتش اور شرارہ و شعلہ اور دخان ہے کہ کل کی حقیقت میں ظلمت ہے اور ظاہر میں ان سے روشنی محسوس ہوتی ہے روح کے انوار مثل آفتاب کے پرتو ظن ہوتے ہیں آدمی پرتو سے جسمانی ظلمت کا نور ہو جاتی ہے اور اون انوار کو ہمیشہ ترقی رہتی ہے ظاہر میں ان کے نزدیک کفار و مشرک مومن کل ذمی عقل مساوی درجہ نظر آتے ہیں مگر باطن میں نہایت درجہ ان کے عقول میں متفاوت مدارج پائے جاتے ہیں جس کا امتیاز اہل باطن کی فطریہ پرتو ہے عوام الناس جنہوں نے وحدانیت اور رسالت کی تصدیق کی ہے اونکی روحیں مثل ایسے چراغ کے ہیں جس کے روبرو کثرت سے دیوان بلند ہوا اور اوسکے پرتو کو ظلمت سے چپا دے وہ دخان وہ شہوات اور لذات ہیں جو روح کو مرتبہ فروغ سے ساقط کر دیتے ہیں اور جب نفس کی خواہشوں کے حجاب ریاضت کے ہاتھوں سے اٹھا دئے جاتے ہیں تو روح کے اتوار صاف طور پر اون کو محسوس ہو جاتے ہیں۔

غرض جب نفسانی ظلمت غالب ہوتی ہے تو روح علوی اور عقل دونوں ظلمانی ہو جاتے ہیں اور اپنے مبدعو و معاد سے بالکل غافل رہتے ہیں اسلئے ریاضت و مجاہدہ نفس حکماء صوفیہ نے اپنے مذہب میں واجب جانا ہے اور اوس کے بہت سے طرق ایجاد کئے ہیں اور اکمل طریقہ وہ ہے جسکی طرف آفتاب نبوت خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے قد رجعتا من الجہاد الا الصغر الی الجہاد الا کبر کفار کے ساتھ مقابلہ کس درجہ سخت تھا کہ العیاب روحانی اور جسمانی کے علاوہ املان نفوس و ارواح پہلی منزل تھی مگر اسکے جہاد و اصغر فرمایا اور مجاہدہ نفسی کو جہاد اکبر اس قول صادق سے ثابت ہوا کہ نفس کا جہاد کفار کے جہاد سے نہایت درجہ سخت ہے اور یہ جہاد خواص کا کام ہے نہ عامہ مومنین کا عمل۔

جب نفس امارہ مجاہدہ سے دنیا کے مقام میں آجاتا ہے تو روح اور عقل کے ہاتھوں میدان بقا ہوتا ہے عالم حسی میں سیر ملکوتی پیش نظر رہتی ہے اور دنیا کی خرد غریب صورت اپنی اصلی رشتی سے مکروہ معلوم ہوتی ہے اور قلب انوار توحید سے منور ہو کر کاشانہ تن کو تجلی کہہ بنا دیتا ہے اور ہوا و اوس کی تہ کعبہ دل سے خوار کی حالت میں نکال دے جاتے ہیں جب شمع حرم روشن ہو گئی تو مشرک و ہوا کی تڑکی

اپنا کیا اثر ڈال سکتی ہے۔

جن افراد انسانی نے نفسانی ظلمات کے عالم میں آنکھیں کھولی ہیں اونکی نگاہیں انوار و وحانی اور فروغ عقلی سے خیرگی پیدا کرتی ہیں اس لئے وہ ظلمتِ محشر سے تیرگی نفس کے وادی میں سرکشہ درہر مبداء و معاد کی راہ سے دور رہنا ہی پسند کرتے ہیں اور اون کو مسطیق اور اک نہیں ہوتا ہمارا انجام کیا ہوگا اسی طبقہ کی طرف اشارہ ہے من کان فی ہذہ الاغمی فهو فی الاخرۃ اعمی عموماً ایسے افراد بے ایم اور اس کے بڑے گمراہ کے درجہ میں آجاتے ہیں جسے ایسے نامرضیہ افعال صادر ہوتے ہیں جو عالم کی تباہی کا سبب بنجاتے ہیں جیسے قتل نفس انسانی رہزنی ارتکاب محارم بد اخلاقی عجب و عرور خود غرضی بے مروتی قطع رحم اس قبیل سے جتنے نازیبا سرکات ہیں وہ اون کے لئے تقاضا اور مباحات کا موجب ہوتے ہیں ایسے افراد سے دنیا میں عام فساد پھیل جاتا ہے اور ضعیف و ناتوان اون کے سر نیچے جھکا میں گرفتار اور تیغِ بیدار سے ہلاک ہوتے رہتے ہیں ایسے افراد کے جابرانہ طرز عمل کو کمزور خیال کر کے عقلی زمانہ نے اہل صلاح و سرمد کے اتفاق کے ساتھ سلطنتوں کی بنیادیں قائم کر لیں اور قوم میں حکومت کے لئے ایسے معزز اور قوی دل اور دلیر اور صاحب دانش کا انتخاب کیا جسکی پناہ میں ناتوان اور ضعیف افراد کو زندگی بسر کرنے کا موقع ملا اور اتفاقی قوت سے سلطنت کی قوت بڑھائی اور جرایم پیشہ افراد کی تنبیہ و تادیب کے لئے قوانین سیاست مدن مدون کئے جسے بادشاہ اور اعمال سلطنت کے فرائض کی خاص حدیں معین ہو گئیں اور عام مظالم سلطنت کی پناہ میں آگئی ظالم اور جابر لوگوں کے ہاتھ جو رو جھٹا سے کوتاہ ہو گئے مگر ضوابط سلطنت اور قوانین سیاسیہ آئین خدا پرستی کی ملت سے بالکل علیحدہ رہے اور کوئی بادشاہ دینِ حق کی طرف جو خدا پرستی ہے متوجہ نہ ہوا بلکہ اقوام میں جو سربرآوردہ اشخاص ضلالت میں مبتلا تھے اور زمین کے طریقوں کو اون بادشاہوں نے بھی مسالکِ نجات سمجھا چنانچہ اکثر تاریخی واقعات اسپر شاہد ہیں اور ہمارے دین کی سچی کتاب قرآن مجید سے بھی وہ واقعات صاف طور پر منکشف ہیں کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو غزوہ لعیان نے بت پرستوں کے اغوا سے بے زمینہ ارگ میں ڈال دیا تھا اللہ تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا قلنا یا نار کوئی بردار اسلاما علی ابراہیم حضرت خلیلِ حبیب کے معجزہِ ماہرہ سے وہ آتش گرد گھزار بن گیا اتنا حضرت دانیال علیہم السلام کو بحیثِ نصر نے ایک جویمو از شیر کے ساتھ کنوے میں ڈال دیا تھا غرض بادشاہوں نے ملک داری کے ساتھ خدا شناسی کے آئین کو نہایت کمزور سمجھا تھا فرعون تو اپنے تسلط سے خدائی کا دعویٰ کر بیٹھا تھا اور مخلوق سے انارکام الاعلیٰ کتامت

تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ حکومتیں قائم ہونے کے بعد بادشاہوں نے ملک گیری میں بڑی بڑی کوششیں کیں سپاہ کی آراستگی کی طرف متوجہ ہوئے قلعہ جات بنائے آلات حرب میں ترقی اور نئی نئی ایجادیں کیں اور خوئری پرکمر باندھی عقل کی صلاح اندیشی اسے پر جن مصالح کا مدار تھا وہ فوت ہو کر ایک نئی صورت حکومت میں پیدا ہو گئی اور نوع انسانی کی تباہی ویرابادی زیادہ تر وقوع میں آئی بادشاہان عجم کی قیامت آثار اڑا بیان مشہور آفاق ہیں ایک جہان اون کا پانچ گوار تھا ایسی حکومتوں کے نظیر کمین وہی اشخاص تھے جن کے نفوس شدت میں قریب قریب بادشاہوں کے نفوس کے تھے افواج پر حکمرانی کرتے خزانے قبضہ تصرف میں رکھتے تھے جو عیش اور دنیاوی لذات بادشاہان وقت کو حاصل ہوتے انہیں امرا اور اراکین دولت کا بھی بڑا حصہ ہوتا تھا بادشاہ اگر ایک اقلیم کا مالک ہوتا تو اپنے توالیج کو قطع پر حکمرانی کا اعزاز دیتا تھا بلوغ و بساتین و عمارات عامیہ خیل و حشم طبل و علم کے مالک ہوتے فاخرہ لباس نفیس و لطیف اغذیہ سے تن پروری کرتے تھے بیچارے مغلوبک الحال اپنی فاقہ کشی کی شان سے زندگی بسر کرتے اور جابرانہ بادشاہی خدمات ہزار جہاں نشانی ادا کرتے تھے جیسے اس زمانہ کی حکومت کی شان اور اعیان سلطنت کی اغراض اور عامہ خلایق کی حالت سے یہی کیفیات قدیم سلاطین کے زمانہ میں تھیں۔

جب حکومتوں نے زور اور ناز و نفعت نے ترقی کیڑی تو خدا پرستی کا کیا ذکر جہاں تک خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی افزائش ہوئی گئی ارباب ثروت و دولت کی غواہت اور منالالت پرستی گئی شیاطین کو اون کے نفس امارہ کی صفاتی شرکت سے اونکے گمراہ کرنے کا اچھا موقع مل گیا تب بت پرستی کی طرف جب وہ متوجہ ہوئے تو شیاطین نے بتوں کے جوف میں اپنا مقام ٹھیرایا جب کوئی مشکل پیش آئی فوراً بت کے سامنے سر جھکا دیا اور اس سے اور اچھا ہی شیطان تو اسی گات میں ہوتا وہ مجبوری کی حالت دیکھتے ہی بول اڑتا ہوں تمہارے ناصر و معین ہیں یہ ندا سنکر جہان سے تار بھجائے اور بے زبان جانور و وحش حتیٰ کہ اونکے جگر گوشوں کے خون بے زبان اور بے جان بتوں کی گردنوں پر بے ضرورت ہو جاتے۔

بعض گروہ علویات کی طرف متوجہ ہو گئے ستاروں کو جو عظیم آیات قدرت الہی سے ہیں انہوں نے اپنا معبود ٹھیر لیا کسی قوم نے آتش کو نور سمجھ کر اوسکی عبادت میں سرگرمی اختیار کی کوئی دھت کی پرستش کرنے پر آمادہ ہو گیا کسی نے حیوانات کو اپنا معبود سمجھ لیا غرض بت پرستی دنیا میں اس قدر پہلی کہ عرب و عجم و ہند و غیرہ میں کل مخلوق بت پرست ہو گئی۔

انسان کس کا بندہ تھا اور کن کن چیزوں کا غلام بے دام بن گیا خالق ارض و سما نے کل چیزیں  
 اوس کی خواہشوں کی تابع کی تھیں وہ ناقص عقل سے اپنی خواہشوں میں اسد رعب مجبور ہوا کہ ہر ایک تابع  
 کا متبور بن گیا اوسکی نادانی کی یہ روش مجبور حقیقی کو نہایت درجہ ناپسند ہوئی اس لئے اوس نے  
 انسان ہی کی نوع اور اوس کی گروہ میں سے ایسے کامل الخلق افراد کو خلعت شرافت نفسیہ اور  
 کمالات روحانیہ سے ممتاز فرمایا جن کے تصرفات علویات اور سفلیات میں تعجب خیز اور حیرت  
 انگیز ہوئے وہ انبیاء اور رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں جن کو بارگاہ احدیت سے منشاء شریعت عالمہ  
 خلائی عطا ہوئے اور ان کو ایسے معجزوں کی توفیق دی گئیں جن کے مقابلہ میں فرعون سے  
 سرکش اور خود سر عاجز ہو گئے اور ان کو یہ کہنے کے سوا اور کچھ بن نہ پڑی کہ یہ سحر ہے یہاں سے  
 ناقص عقول کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ جب دنیا میں سحر کا وجود افراد انسانی میں مان لیا گیا تھا تو ان  
 معظم پیغمبروں سے ساحر اگر غالب نہ ہتے اتنا تو ہونا چاہیے تھا کہ مغلوب بھی ہوتے مساوات کا درجہ  
 تو رہتا جب ساحر پیغمبروں کے مقابلہ میں عاجز رہے تو عقل سلیم ان کو یہ باور کرا سکتی تھی کہ معجزہ سحر کے سوا  
 کوئی عظیم الشان چیز ہے جسکی کیفیت عقل کے دائرہ سے باہر ہے اور پیغمبر اپنے افراد نوعی میں اپنی  
 خاص صفت سے ایسا ممتاز ہے جسکی شان و اسائے ادراک ہے مگر عقل سلیم کمان تھی وہ تو کجی  
 کے راستہ پر دوڑتی تھی جن کو باطل اور باطل کو حق سمجھتی تھی اور ساحر جبکہ پیشہ سحر اور افسون تھا معجزہ کی  
 حقیقت کو دیکھ کر اپنے سحر سے تائب اور مجبور حقیقی کی قدرت کے قایل ہو کر یہی کہنے لگے انما رب  
 موسیٰ و ہارون -

حضرت نوح علیہ السلام اور قوم کے قصہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے زمانہ میں لغوث اور یعوق  
 اور سر طے بڑے بت تھے نوح علیہ السلام ساڑھے نو سو برس تک قوم میں رہے اور یہی زمانے رہے  
 یا قوم اعبود اللہ لا کم من الذیغیر انی اخاف علیکم عذاب یوم عظیم قوم کے سرداروں نے یہی جواب دیا ہم  
 تم کو صریحاً کہتا ہیں کہ تم کو اس میں ہلکا ہونا نہیں ہوں و لکن رسول من رب العالمین میں تم کو اپنے  
 رب کے پیغام پہنچاتا ہوں اور تم کو نصیحت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بات میں جانتا ہوں  
 تم کو سکھاتا ہوں اور تم کو اس بات کا تعجب ہو کہ تم میں سے ایک مرد ہوتا ہے کہ اس کی طرف سے  
 نصیحت لاوے تاکہ تم کو اس کے اور تم کو شاید تم پر رحم ہو کہ نہ بڑا فاجحینہ والذین معہ فی الفلک و  
 اغرقنا الذین کذبوا بآیاتنا انکم کاذبون قوم کو اندھا اس لئے فرمایا کہ حق کو انہوں نے دیکھا اور نہیں  
 پہچانا حضرت نوح علیہ السلام کی اس دعا رب لا تد علی الارض من الکافرین و یا رب اسے ثابت ہوتا ہے

کہ روئے زمین کے باشندوں میں جتنے کافر تھے وہ سب غرق طوفان ہو گئے اس لئے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے یہ تصریح اپنی دعا میں کی تھی اناک ان تذروہم لعینلو اعبادک ولا یلدہم الا فاجر کفار اگر تو اون کافروں کو چھوڑ دینا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کرینگے اور وہ نہ جھینگے مگر یہ کار اور کفر کرنے والے کو سوا ایسا ہی ہوا کہ صرف وہی کشتی نشین جو حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ سلامت رہے تھے اور طوفان کے بعد انہیں ہی فتنائے تقریب کر دی تھی انہیں سے کچھ نفوس باقی رہ گئے پھر دنیا کی آبادی کا سلسلہ التوالی قائم ہوا شیاطین جو خلقت میں انسان سے اقدم اور آتش ہونے کی وجہ سے سرکش اور غاوی تھے انہوں نے دنیا کی ترقی بنی آدم سے دیکھی تو پہلا سبق جسکو پچھلے بھول گئے تھے یاد دلادیا اور بتوں کی دفع فریب صورتیں لانا کر پیش کر دین کفر کے مواد کو از سر نو ہیجان پیدا ہوا جس زمانہ میں حضرت ہود رسالت پر مبعوث ہوئے قوم عاد کا زمانہ ترقی کا تھا بڑے بڑے اجسام والے اور قوی پہل تو اناتے انہوں نے فرمایا یا قوم اعبدوا اللہ ما لکم من الدیور افلا تتقون تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اللہ تعالیٰ کے سوا ہمتا کوئی معبود نہیں کیا تم نہیں ڈرتے ہو سردار عاد یوں نے جواب دیا انا لک فی سفاہتہ وانا لمنظک من الکافرین حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا میں بے عقل نہیں ہوں دکنی رسول من رب العالمین میں اپنے رب کے پیغام منگو ہو سچا ہوں اور تمہارا معتبر خیر خواہ ہوں کیا تم کو اس بات کا تعجب ہے کہ تمہارا رب کی نصیحت ایک ایسے مرد کے ذریعہ آوے جو تم میں سے ہو اور منگو ڈراوے اور اللہ تعالیٰ کا یہ جہات اون کو یاد دلایا وادکر وادحکم خلفا من بعد قوم نوح وذاکم فی الخلق بسطہ فاذکروا الالہ اللہ لعلکم تفلحون۔ تم اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی قوم کے بعد خلیفہ کیا ہے اور تم کو عظیم الخلق پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو تم لوگ یاد کرو شاید فلاحیت پاؤ عادی سرداروں نے حضرت ہود کو یہ جواب دیا قالوا جعنا لعبد اللہ وحدہ ونذر ما کان یعبد ابائنا کیا تو اس لئے آیا ہے کہ ہم ایک ہی معبود کی عبادت کریں ہمارے باپ دادا جن چیزوں کو پوجتے رہے ہیں ہم اون کو چھوڑ دین فاشنا بعدنا ان کنت من الصاقین تو لے آؤ جو وعدہ ہمیں کرتا ہے اگر تو سچا ہے اس کے بعد حضرت ہود نے فرمایا کہ تمہارے رب کی طرف سے بلا اور غضب تم پر واقع ہو چکا ہے سات رات اور آٹھ دن تک ایسی آندھی چلی کہ قوم کے شہروں کی کل عمارتیں مسمار کر ڈالیں اور قوم کی بیچ و بنیا د اوکھاڑ ڈالی اللہ تعالیٰ نے اس کل واقعہ کی یوں خبر دی ہے۔ تا تجینا والذین معہ جریمۃ منا وقطعنا وابراہیم الذین کذبوا یا تاوا ما کانوا مؤمنین ہود علیہ السلام کو اون کے ساتھیوں کے ساتھ اپنی جہمت سے بھنے نجات دی اور جن لوگوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی تھی اونکی بیچاڑی بھنے کاٹ ڈالی وہ لوگ مومنین سے نہیں تھے۔



قوم خود کی طرف حضرت صالح علیہ السلام بھیجے گئے انہوں نے کہا یا قوم اعبدا اللہ مالککم من اللہ  
 غیرہ اسے قوم کے لوگو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو سوا اللہ تعالیٰ کے تمہارا کوئی معبود نہیں ہے یہ قبیلہ  
 عرب کے بت پرستوں میں سے تھا مقام حجرین جو شام اور حجاز کے درمیان ہے مسکن گزین تھا قوم  
 عاد کے بعد اس قبیلہ نے بڑی ترقی کی تھی نرم پاکیزہ زمین پر عالی شان قصور بناتے اور یہاں دن میں  
 مکانات تراشتے اور قیام کرتے تھے اس آیت شریفہ سے کل امور ثابت ہوتے ہیں حضرت  
 صالح علیہ السلام نے ان سے فرمایا واذکر وادجعلکم خلفا من بعد عاد ولبواکم فی الارض تنحذرون میں  
 سہولت قصور او تختوں اجمال بیوتا مستگیر ان قوم صالح علیہ السلام نے ان منعفا سے جو  
 حضرت صالح پر ایمان لائے تھے پوچھا ان القمون ان صالحا مرسل من ربہ انہوں نے جواب دیا انا بایا  
 ارسل یہ مومنون جس چیز کے ساتھ حضرت صالح بھیجے گئے ہیں ہم ادپر ایمان لائے ہیں اور ان  
 مستکبروں نے کہا انا بالذی انتم یہ کافرون جس چیز پر تم ایمان لائے ہو ہم اوس سے منکر ہیں۔  
 قوم نے حضرت صالح علیہ السلام سے عجیب و غریب معجزہ چاہا کہ پتھر سے ایک اونٹنی نکالی جاوے  
 اور اوس کی صفت بیان کی اور اوس کے ساتھ شرط بھی لگا دی کہ وہ حاملہ ہی ہو اور اوس وقت بجھ جئے  
 حضرت صالح نے عامر خلائق کے سامنے پتھر سے ایک ایسی عظیم الخلاقیت اونٹنی نکالی جس کے ایک  
 پہلو سے دو سر پہلو تک ایک سو بیس گز کا فاصلہ تھا اور دیکھنے میں ایک کوہ روان تھی اور اوس وقت  
 اوس نے بچہ جنا کر قوم نے ایمان قبول نہیں کیا بت پرستی پر قائم رہے اور انجام یہ ہوا کہ اوس اونٹنی  
 کی کوچین اور انہوں نے کاٹ ڈالین پھر وہ کل زلزلہ سے ہلاک کر دے گئے فاقۃ تہم الرجفۃ فاصبحوا  
 فی دارہم جاثین سب اوند ہے ہو کر ہلاک ہو گئے قوموں کی ترقی جہان تک دینی اسباب سے  
 ہوئی اور انہوں نے دین کی کچھ وقعت نہ سمجھی اور انبیاء کے معجزوں کو سحر سمجھا اور خداوند جل وعلیٰ کی  
 عبادت سے ہمیشہ انکار کیا اور پھر دن کو جہنم لایا اور دین کے معاملات میں اسد رجہ انبیاء علیہم السلام  
 کے ساتھ تعصب اختیار کیا کہ ان کے طاہر خون نجس زمین پر پائے پتھر مارے ایذا میں پہنچائیں  
 اپنے قریبوں سے نکال دیا بت پرستی کو اپنا شعار سمجھا اور خدا پرستی سے نہایت درجہ عار کی۔

انبیاء علیہم الصلوٰت والسلام کی تعداد کا علم باری تعالیٰ ہی کو ہے اور وہ کن کن قوموں کے  
 پاس بھیجے گئے کسی قدیم تاریخ سے اسکی تفصیل ظاہر نہیں ہوتی ہاں جو نامور انبیاء علیہم السلام سرکش  
 قوموں کی طرف بھیجے گئے ان قوموں پر عذاب نازل ہوئے اور مجرّمین کا ذکر قرآن مجید سے واضح  
 ہوتا ہے اور احادیث میں انبیاء علیہم السلام کی تعداد وارد ہوئی ہے جو انبیاء علیہم السلام کتاب اور

شریعت کے ساتھ بھیجے گئے تھے حضرت داؤد اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰات والتسلیمات میں ان کی قومیں دنیا میں ایک موجود ہیں اور نہ اس بات کے مدعی ہیں کہ ہم اپنے اپنے پیغمبروں کی شریعت پر قائم ہیں ہماری کتابوں میں جو شے حلال ہے وہ ہمکو حلال ہے اور جو شے حرام ہے وہ ہمکو حرام ہے ہمکو دوسروں کی شریعت پر عمل کرنے کی حاجت نہیں اور آپس میں ایک دوسرے کی تکذیب پر آمادہ ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے قوانین نہایت درجہ سخی تھے جن کے اصول و فروع منضبط تھے اور مصالح عباد اور احکام سب کو معاد کا جن پر مدار تھا مگر یہود نے اپنی آسمانی کتاب کے احکام کو بالکل میٹھا دیا اور توراہ نبی طرف سے تعین کر لی جسکی اصلاح کے واسطے انجیل نازل ہوئی اس موقع پر بنی اسرائیل کے محقق واقعات آیات قرآنی سے نقل کئے جاتے ہیں ہر ایک واقعہ سے اون کی غویات اور سرکشی کا اندازہ اور نکبت اور خواری کا قیاس کیا جاسکتا ہے اور یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کی کیسی کیسی عظیم نعمتیں نازل ہوئیں اور خاص خاص رعایتیں کس درجہ اون کے ساتھ کی گئیں اور اونکا انجام کیا ہوا۔

فرعون کے زمانہ جابرانہ حکومت میں بنی اسرائیل مصر میں مقید تھے اور قبطیوں کے باندی غلام سمجھے جاتے تھے جب انکے بد اعمال کی سزائیں قبطیوں کی ظالمانہ اطوار سے پوری ہو چکیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا فاذهب الی فرعون انہ طغی حضرت موسیٰ علیہ السلام عصا اور یہ بیضیاؤں و مچھروں کے ساتھ مع اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کے فرعون کی طرف تشریف لے گئے اور اوس سے فرمایا فارس مع بنی اسرائیل فرعون بڑا ظفنی بنا اور اوس کے ساتھ گمراہ ہی اسد رتہ تھا کہ انارکیم الاملی کا دعویٰ کرنا اور مخلوق الہی کو اپنی مخلوق خیال کرنا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اوسنے پوچھا آپ کون ہیں آپنے اپنی نبوت کا اظہار کیا مگر بے دکلائے کجرات باہرات کو اوس نے سحر سے تعبیر کیا مگر بنی اسرائیل سے جاوے کہ طلب کے کعب مقابلہ ہوا تو کل ساحر بول اوسٹے یہ سچ نہیں ہے اور یہ کہا امتا رب موسیٰ و ہارون فرعون نے جلا کے بارہ ہزار جاوے کہ دن کو جو مسلمان ہوئے تھے دار البرکینچہ یا ہاتھ پاؤں قطع کرادئے مگر وہ راہ ہدایت موسوی سے نہیں پرے۔

اسکے بعد فرعون اور اوسکی قوم کی ہلاکت کی باری آئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جناب باری تعالیٰ جل مجدہ کا حکم ہوا کہ تم بنی اسرائیل کو اپنے ہمراہ لیکر نیل سے عبور کرو سب تیار تھے رات سے چلے گئے فرعون صبح ہوتے ہوئے مطلع ہوا مع اپنے لشکر کے بنی اسرائیل کے نقاب میں دوڑا موت پہنچنے کے

نیل کے کنارہ پر آئی بیان پر دیکھا کہ دریائے نیل درمیان سے بٹا ہوا ہے تہ کی زمین دکھ رہی ہے اسی  
 شان علو کو یاد کر کے اپنے خوف سے دریا کو ہٹا ہوا خیال کیا بے دھڑک گھوڑا ڈالیا لشکر ہمراہ متا وہ بھی  
 جنویر عرقب سے آپہنچا بنی اسرائیل دیکھ کر گبرائے کفرعون پر اسیر کر کے لیجا بیگا قتل کر لیگا یا جو سزا  
 چاہیگا وہ دیکھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سب کی دلہی فرمائی اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے  
 اس واقعہ کی نسبت خطاب فرمایا ہے واذا فرقتا بکما البحر افانجینا کم واغرقنا آل فرعون وانتم تنظرون۔  
 فرعون جب وسط دریا میں مع اپنے لشکر کے پہنچ گیا اس وقت دریا جیسے پہلے تھا ایک بسیط سطح پانی کا  
 ہو گیا مگر مشبکہ رہا فرعون کی قوم ڈوب رہی تھی بنی اسرائیل اونکو دیکھ دیکھ کر اپنا دل ٹھنڈا کر رہے تھے  
 غرض ایک آن واحد میں فرعون کی ساری خدائی دریا برد ہو گئی بنی اسرائیل مطلق العنان ہو گئے حضرت  
 موسیٰ انپر مسلط ہوئے اور ان کے واسطے ایک دین قائم کرنے کی غرض سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شہنشاہ  
 حقیقی کا حکم صادر ہوا جب وہ فرمان آسمانی یعنی تورات لینے کے واسطے قوم سے رخصت ہوئے تو اپنے  
 سبائی حضرت ہارون کو بنی اسرائیل کی نگرانی پر چھوڑ گئے اور ان کو ہدایات فرما گئے کہ بنی اسرائیل کہیں  
 بسک نہ جائیں تم ان سے غافل نہ رہنا بنی اسرائیل نے زردیور فراہم کر کے سامری نامی کی صناعی سے  
 ایک گوسالہ پیدا کر لیا اور اسکو اپنا معبود ٹھہرا لیا جب موسیٰ علیہ السلام توراۃ لیکر آئے تو بنی اسرائیل نے بنی  
 خدا کی پائی سخت غضبناک ہوئے حضرت ہارون سے دست بگریبان ہو گئے اور انہوں نے اپنا عجز اور  
 اور قوم کی سرکشی کا عذر کیا گوسالہ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آگ میں جلا کر خاک سیاہ کر دیا اور خاکستر  
 اوس کا دریا میں پھینک دیا بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی اس اہمیت شریفہ سے ظاہر ہوتی ہے واذا دعا  
 موسیٰ ثلثین لیلة ثم اتخذتم العجل من بعده وانتم ظالمون جیسا کہ عظیم گناہ بنی اسرائیل نے گوسالہ پرستی  
 سے کیا تھا اوسکی سزا بھی اون کو ویسی ہی گئی واذا قال موسیٰ لقومہ یا قوم انکم ظلمتم انفسکم باتحادکم العجل  
 فتوبوا الی بارئکم فاقبلوا انفسکم ذاکم یوم عندی ایک اہر نے اونکو ٹوٹا پ لیا آپس میں ایک نے دوسرے  
 کو قتل کیا جب ستر ہزار مجرم قتل ہو گئے تو وہ ابرہٹ گیا اور بنی اسرائیل کی توبہ قبول ہوئی بنی اسرائیل  
 دنیا میں بڑی محزون قوم تھی جب وہ سفر کرتے تو ابراہن کے سردن پر سیاہ گستر پہنتا اسباب معیشت سے  
 وہ بے نیاز تھے آسمان سے صبح وشام من و سلویٰ اونکی غذا میں اور نہ تاتان نعمتوں کو اللہ تعالیٰ نے  
 اون کو یاد دلایا ہے وظلمنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المن والسلوی کلوا من طیبات ما رزقنا کم بنی اسرائیل  
 نے ان نعمتوں کی کچھ قدر نہیں کی اور ان سے بیزاری ظاہر کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا  
 لمن نعبر علی طعام واحد فادع لنا ربک یخرج لنا ما فی بطن الارض من نعیمہا ونقما وھما وعدہما وجعلنا

جبکہ بقولات اور گندم اور سورہ وغیرہ اشیاء کے طالب ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دو کئی اناجیت  
 اندیشی اور نظر اہر کر کے فرمایا استبد لون الادونی بالذی ہو خیر اچی چیز جو غذا سے آسانی ہے اوسے خوش  
 تم زینہ اشیاء کی تبدیل چاہتے ہو خیر تمہاری ہمت اور ہمتا لا حوصلہ نہ کریں جو قوم لوگ امیسوا مصرفین یومئذ  
 حضرت علیہم الذلۃ والمسکنت فبارا بغضب من اللہ اس کے بعد وہ ایسے ذلیل ہوئے کہ اسباب  
 معیشت میں مبتلا ہو گئے اور فقر و فاقہ کی نوبت آگئی۔

جیسے قوم بنی اسرائیل خدا کی معاملات میں بکشر تھی ویسی ہی بزدل بھی تھی جب بت قوم جبارین کے  
 قتال کا حکم اون کو ہوا تو اونہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا جب تک وہ لوگ اوس شہر میں رہیں گے  
 ہم ہرگز اوس میں داخل نہ ہوں گے فاذهب انت و ربک فقاتلانا انا ہنسنا قاعدون غرض حضرت موسیٰ کو  
 بنی اسرائیل نے تنہا دیا اور وہ اون پر مہربان ہی رہے اور ہر ایک فرمائش اون کی پوری کرتے گئے جب  
 عالم آخرت کا سفر کیا تو توراة کو چھوڑ گئے اوس کے احکام کی پابندی کے لئے تاکید فرما گئے قوم نے  
 حرقی دینی کی مالداروں کے نفوس پر موسوی دین کے دشوار بیان سخت ناگوار گزرتی تھیں علماء یہود  
 علم توراة کی فضیلت کہتے تھے یہ قاعدہ ہے کہ جاہل لوگ علماء سے اپنے اغراض کے وقت مسئلہ چیتے  
 ہرین یہودی عالمان کو تحصیل زر کا خوب موقع ہاتھ آگیا زرداروں کی ضرورتیں اون کے لئے ذریعہ حیثیت  
 و تن آسانی ہو گئیں اپنے دین کی عظمت صرف منفعت کی غرض سے قائم رکھی تھی احکام تورات کی  
 تبدیل باز بچہ اطفال سمجھ لئے تھے اون کی خواہشوں کے پورا کرنے کے لئے حکم خدا کی کو بدل دیتے تھے  
 اللہ تعالیٰ نے اسکی خبر دی ہے یحرقون الکلم عن مواضعہ بیان تک تحریف کی ہوئی کہ دین موسوی کا  
 نام باقی رہ گیا اور قوم آزادانہ طور پر خود مسخر ہو گئی۔

جب کہ اخبار یہود نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے احکام و دہم برہم کر کے تو قوم کے  
 نفوس میں عظیم اختلاف پیدا ہو گیا ہوا گئے نفسانی کار و زور شرابا روں طرف سے اوٹا عامہ خلایق کے  
 طبائع میں شر و فساد کا ریشہ بڑھنے لگا اور بد اعمالی کے ثمرات خواہشوں کی مشاؤون سے چھنے لگے  
 اور اپنے کام و زبان احوال سے اوسکا ذائقہ پانے میں مصروف ہو گئے۔

خالق عالم نے اسم سابقہ کے عبرتناک واقعات سے اونکے کان کھول دیے تھے اور آنکھوں  
 سے حق اور باطل کے پردے اوٹا دیے تھے مگر جبکہ دنیا کی لذات اونکے نفوس پر غالب ہو گئے تو وہ  
 شراب ضلالت سے ایسے مست ہوئے کہ اپنی ہستی تک کی اونکو خبر نہ رہی پھر رب العالمین نے  
 اونکے احوال پر احتمال پر شفقت فرمایا موسوی دور ختم ہونے کے ایک زمانہ بعد حضرت عیسیٰ بن مریم

بن مریم علیہا السلام کو خاص شان سے پیرایہ وجود بخشا حضرت مریم کا گہرانہ بڑا معظم و مکرم تھا انوار نبوت کے  
 چشمہ جس زور و شور سے اوس گہرانے میں اویل رہے تھے وہ سب کی آنکھوں کے سامنے موجود نہ تھے  
 اور لب تشنگان وادی ہرایت کو اپنی موجودگی کے ہاتھوں سے اشارہ کر رہے تھے حضرت مریم کا سن  
 تیر ہا سال کا یا پندرہ کا تھا اول شب باب میں جو حالت عورتوں کی ہوتی ہے اوس کے معانہ سے  
 آپ ایک جانب اپنے اہل سے کنارہ گردین ہو گئی تھیں اور اپنے اہل کے ورے ایک پردہ ڈال کر  
 قیام فرمایا تھا حضرت معصومہ مقدسہ کی عفت اور عصمت کا اس واقعہ سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جب  
 روضہ القدس آئے تو آپ کو ایک تندرست آدمی کی صورت میں دکھایا حضرت مریم نے دیکھ کر  
 فرمایا انی اعوذ باللہ من ان کنت لقیاء لکرم متقی مرد ہے تو میں تجھے اس کے ساتھ بچاؤ مانگتی ہوں کس جبر  
 خدا کا خوف دل پر غالب تھا اوس جوان مرد نے جو فرشتہ تھا جواب دیا امانا انار رسول ربک لاسب لک  
 غلاما زکیا میں تمہارے رب کا بیجا ہوا ہوں تم کو ایک پاک لڑکا بخشتا ہوں حضرت معصومہ عذر ا  
 نے فرمایا انی کیون لی غلام ولم یسنی بشیرو لم اکلفیا جمکوا ایک بشر نے ہاتھ نہیں لگایا مجھ کو لڑکا کیونکر  
 ہو گا میں بدکار عورت نہیں ہوں اللہ تعالیٰ نے اوس مقدس فرشتہ کی زبانی حضرت معصومہ کو  
 یہ خبر دی کہ ہم اوس لڑکے کو آدمیوں کے واسطے ایک نشانی اور رحمت کریں گے یہ کام مقرر کیا ہوا  
 ہے (یعنی وہ لڑکا بن باب کے ضرور پیدا ہونے والا ہے) نجلتہ فانتبذتہ بامرکنا قصبیا باتون باتون  
 میں حضرت مریم حاملہ ہو گئیں اور ایک جنگل میں اونکے ساتھ جا پڑیں جب وضع حمل کا وقت آیا تو  
 درود زہ پیدا ہوا ایک کچور کے درخت کے تنہ کے پاس آگئیں اور یہ فرمایا کاش اس سے پہلے  
 میں مرگئی ہوتی اور نسیا منیا ہو گئی ہوتی فرشتہ نے آواز دی الا تحزنی قد جعل ربک تخمک سرریا  
 غمگین نہ ہو تمہارا رب نے تمہارے نیچے پانی کا چشمہ پیدا کر دیا ہے وہی ایک بجرع النخل  
 نسا قطہ علیک رطباً جذا درخت کے تنہ کو ملا وودہ تازے خرے تمہارا دیکھا خرے کا و پانی پو آگئیں  
 رطبتی کرو اگر کسی بشر کو دیکھو تو اوس سے کلام کیجو اوس سے یہ کہد یجو کہیے آج کے دن اللہ تعالیٰ  
 کے واسطے درود کی نیت کر لی ہے کسی آدمی سے میں کلام نہ کروں گی فانت بہ قومہ تملک حضرت مریم بٹی  
 گود میں حضرت عیسیٰ کو قوم کے پاس لائیں آدمیوں نے دیکھا کہ لڑکا قد جنت شینا فرمایا تم ایک عجیب  
 چیز لائی ہو یا اخت ہارون ماکان ابوکما سور و ما کانت امک لغیا اسے ہارون کی بہن تمہارا باپ  
 برگئی کا آدمی نہ تھا اور نہ تمہاری ماں بدکار تھی حضرت مریم نے حضرت عیسیٰ کی طرف اشارہ کیا کہ اے  
 پدچو آدمیوں نے کہا کیفت نکم من کان فی المہد صبیٹا اوس بچے سے جو گود میں ہے ہم کیونکر بات کریں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس وقت فصیح زبان سے فرمایا انی عبداللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا  
وجعلنی مبارکاً این ماکننت واصحابی بالصلوۃ والزکوۃ ماوست حیا وکبر ابو الدی ولہم جعلنی حیارا شقیاء  
والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم العیث حیا تحقیق مین اللہ تعالیٰ کا بندہ  
ہوں مجھ کو اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب دی ہے اور مجھ کو نبی کیا ہے اور جہان کیمین مین ہوں مجھ کو کبر  
والا کیا ہے اور غار اور زکوۃ کے ساتھ مجھ کو حکم کیا ہے جیب تک مین جیتا رہوں اور انجی مان کے ساتھ مجھ کو  
خوش سلوک کیا ہے اور مجھ کو سرکش بد بخت نہیں پیدا کیا ہے جسد مین پیدا ہوا اور جسد مین مروں گا اور  
جسد مین زندہ ہو کر اوٹوں گا پھر سلام ہے ذلک عیسیٰ ابن مریم قول الحق الذی فیہ مقرون مالکان للشمس  
ان یخمد من ولد سبحانہ افذاختی امرافا قانما یقول لکن فیکون یہ مریم کا بیٹا عیسیٰ ہے وہ بات حق ہے جو اس کے  
پیچ شک کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے واسطے یہ لائق نہیں ہے کہ وہ اولاد دیکھ کر اسے اوسکو پاکی ہے جب  
اللہ تعالیٰ کچھ کام مقرر کرتا ہے سوا اسکے نہیں ہے کہ اوسکو کتا ہے ہو جا سودہ اوس وقت ہو جاتا ہے  
ان اللہ ربی ربکم فاعبدوہ ہذا صراط مستقیم تحقیق اللہ تعالیٰ میرا پروردگار اور تمہارا پروردگار ہے یہ سید ہی  
راہ ہے جس زمانہ مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام رسالت پر مبعوث ہوئے اوس زمانہ مین طبابت کا طراز اور  
شورنا اطباء معالجہ مین بد طولی رکھتے تھے مگر بعض امراض جو خالق عالم کی قدرت کا اقرار مدعیان معصیت  
کراتے تھے اور ان کو اون کے علاج سے ہر طور پر عاجز رہتا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان مین امراض سے  
بری کر دینے کا معجزہ دیا گیا جب یہود سے آپنے اپنی نبوت کا اظہار کیا وہ مخالف ہو گئے آپنے اون کو  
فصیحت فرمائی کہ جو مقدس کتاب موسیٰ علیہ السلام کو بارگاہ شہداء حقیقی سے عطا ہوئی تھی احبار یہود نے  
اوسکو مسخ کر ڈالا تمہارا موسیٰ دین کمان رہا مین اب اوسکی اصلاح کرے آیا ہوں یہود نے کہا نبوت کے  
دعویٰ پر کیا دلیل ہے آپنے فرمایا انی اخلق لکم من الطین کبیۃ الطیرۃ فانفخ فیہ فیکون طیرا یاذن اللہ وایر  
الاکہ والایر ص وایحی الموتی باذن اللہ مین تمہارے واسطے معنی سے اولڈنے والے جانور کی ہریت  
پر بنانا ہوں پہرین اوس مین پہونک دیتا ہوں سودہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پرندہ ہو جاتا ہے اور مادر زاد

اندھے اور مبروص کو صحیح کر دیتا ہوں اور مردوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ کر دیتا ہوں۔  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح مبارک کا خاص مرتبہ تھا گو اس عالم عصری مین اوسکو کدورت  
کے ساتھ تعلق ہوا مگر اوس مین کسی قسم کی ظلمت نفسیہ نے اثر نہیں کیا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام مجرد رہے  
دنیا کے اسباب مین سے کچھ بارودش اہمیت نہیں کیا ہمیشہ دنیا مین مسافر رہے اور بہت ہی استغناء کے  
ساتھ اپنی پاکیزہ زندگی بسر کی یہود کو جب اونکے علما کی غواہت اور توراہ کا مسخ کر دینا انجیل کے نزول

کے بعد ثابت ہوا تو اس خیال سے کہ ہمارے معاشرت کے اسباب بالکل درہم برہم کر دینے کی فکر میں  
یہ صاحب کتاب ہے اور ہمارے مذہب کی تکمیل پر چکی ہے فی نفسہ یہ ہمارے مذہبی اصول و فروع  
سہا سے اسطے کافی بہن حضرت عیسیٰ کی گمات میں رہے اور قابو پا کر ایک بے گناہ کا خون حضرت  
عیسیٰ کے شبہ میں اپنی گردن پر بے لیا بڑے فخر سے اپنے آپ کو قاتل عیسیٰ مشہور کیا اور عیسوی مذکور  
پر اپنی جرات اور ناحق خون بہانے سے فضیلت خیالی چاہی اللہ تعالیٰ نے یہود کے فاسد خیال  
کی تردید اس آیت شریفہ سے فرمادی وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم حضرت عیسیٰ جیسے معظّم اور  
مکرم نبی تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی روح سے تعبیر فرمایا اور اسلئے احیای ہوا تاکہ معجزہ عطا فرمایا  
ہزاروں برس کے خاک ہوئے مرد کو اپنے زندہ کیا اور یہود نے پچھم دید دیکھا مگر شہوات نفسیہ غالب  
ہونے لگے وجہ سے حضرت عیسیٰ پر ایمان لانا انکو شاق ہوا اگر وہ خدا پرست ہوتے اور موسوی دین کی  
تباہ حالت پر ادن کو کچھ بھی افسوس ہوتا تو وہ اپنی صلاح و فلاح حال و مال کے لئے حضرت عیسیٰ پر  
ضرور ایمان لاتے اور جو کچھ مذہبی سرمایان واقع ہو گئی ہتین ادن کی اصلاح انجیل مقدس  
کر سکتے تھے۔

تورات اور انجیل نئے نئے اصول و فروع مذہبی کے ساتھ زمین بھی لگیں بلکہ حضرت خلیل  
علیہ السلام کا دین جتنی جبکی طلب خاص خاص خدا پرستوں کو ہر زمانہ میں اتنی اور زمانہ کے  
انقلاب اور نقصانی ہوا اور ہوس کے استیلا سے وہ آثار بالکل مٹ گئے تھے ادن فروع و اصول  
کے ساتھ مع شیطانی زائد بحسب مصالح عبدا کو کفر کردار کا ترغیوت کے بھی لگی تھیں خداوند تعالیٰ نے  
ایسا زمین کیا ہے کہ ہر زمانہ میں ایک نئے مذہب کی بنیاد قائم کر کے ایک پیغمبر کو دوسرے کے  
تخلاف میں بھیجا ہو بلکہ ہدایت خلقت آدم سے قیامت تک ہر ایک فرد بشر پر اپنی توحید اور  
انہی عبادت اور اپنے احکام نماز روزہ حج زکوٰۃ کی تعمیل فرض کی ہے یہ فرضیت جو حضرت  
ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں تھی وہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں رہی اور جو فرضیت  
حضرت امین علیہ السلام کے زمانہ میں تھی وہی فرضیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں رہی البتہ  
بعض احکام جو بحسب مصالح عبدا بابتی چھوڑ دئے گئے تھے وہ کامل کر دئے گئے منجانب خداوند تعالیٰ  
اون کا نقصان کسی طور پر نہ تھا بلکہ عباد کی حالت اور ضعف و قوت ایمانی اور ضرورت و قیوت کے لحاظ سے  
ایسا غرضور میں آتا گیا چنانچہ نسخ کے مسئلہ پر یہود کو بڑا اعتراض ہے معاذ اللہ وہ یہ کہتے ہیں کہ خدا  
کی ایک حکم دیتے وقت یہ علم تھا کہ آئندہ اس حکم کے خلاف حکم دیا جائیگا خدا کا یہ کیا علم ہے

و حقیقت یہ نفع جو فرائج کے بعض احکام میں واقع ہوا ہے شدت اور ضعف ایمان اور خدہ پرستی کے مراتب مختلفہ ہونے کی وجہ سے ہوا ہے وہ عین رحمت بحق مومنین ہے اور محض نفعت بحق کافرین ہے عیسائیوں کا یہی عقیدہ (تیسرا) ہے کہ اللہ تعالیٰ اور روح القدس اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان تین اجزا میں الوہیت مشترک ہے اور ہر ایک جز یا ہم متساوی نسبت رکھتا ہے ان تینوں ہی اجزا میں وحدت کی جوشان ہے وہی شان الوہیت ہے لغو یا بصر بنہ انفرادات، اللہ تعالیٰ جو معبود حقیقی ہے اوس کی صفات میں عیسوی ہون یا روح القدس اور کاشتریک ہونا بدابہ الوہیت کی شان کی منقصت اور ترکیب کا اثبات ہے تعالیٰ اللہ عزوجل یقولون علو اکبر بعض عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس عیب سے اپنی پاکی بیان فرمادی ہے لم یخز صاحبہ ولا ولد ابی بی اور یہ کچھ سے اللہ تعالیٰ پاک ہے حضرت عیسیٰ پر ایمان لائے مگر تین خدا ٹھہرائے اور ایک پر ہی پختہ اعتقاد الوہیت نہیں رکھا بلکہ نفس نے جو حکم کیا وہی کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالثا لثلاثہ وامن الہ الا الہ الواحد اور بعض نے اپنا یہی عقیدہ رواں کر لیا کہ حضرت مسیح ہی اللہ ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ہوا مسیح ابن مریم الوہیت کی شان کا تغیر زمانی اور حدوث امکانی سے بری ہونا اہل عقول کا مسلک ہے ان کے اس خیال کی تردید اللہ تعالیٰ جل شانہ اسطور پر فرمائی ہے قل فمن یملک لکم من اللہ شیئاً ان الاروا ان یملک مسیح ابن مریم وامن فی الارض جمیعاً حضرت مریم علیہا السلام نے وفات پائی اور حضرت عیسیٰ کو ہی لہجوا کل نفس ذالقیۃ الموت جام فنا سے جو عہد مرگ پینا ناگزیر ہوگا پر کیسی الوہیت جو صفات ممکن کے لئے ٹھہر چکے ہیں بلا تا مل عقل سلیم اوس کے خلاف کوئی حکم نہیں دے سکتی حضرت غریب علیہ السلام کی نسبت بھی یہی خیال نادانوں کا تھا کہ ان کو ابن اللہ کہتے تھے نصاریٰ نے دین عیسوی اختیار کیا مگر انجیل کی پابندی نہیں کی اور نیکی اور بدی کا بدلہ اور پا دوش دنیا ہی میں خیال کر لیا حساب و کتاب اور پریشانی اعمال کی دلخراش صدائوں سے ان کے دل بیزار رہے عبادت میں نفسانی حظوظ اوس کے خیال میں موجب خوشنودی خدا سے تعالیٰ ہے عز امیر کے ساتھ نفس جب عبادت میں لذت پاتا ہے تو وہ عبادت مقبول ہوتی ہے اور اوس سے تقرب الی اللہ تعالیٰ ہوتا ہے بڑا زبرد و عبادت ہر بات میں جو عقلاً ممنوع تھی ہماری شرع شریف نے اوس نقطہ کو ناپسند ٹھہرایا ہے لارہبانیۃ فی الاسلام ارشاد ہوا ہے یہ قوم دنیا میں بڑی دانشمند سمجھی جاتی ہے مگر نہ ہی حیثیت سے پہلی بسم اللہ ہی انکی غلط ہے وہ خدا جس کے قبضہ قدرت نے نیک و بد کی جان ہے یہ وہ اوس خدا کی خدائی سے خارج



اور ایسے صاحب قدرت ہو گئے کہ خدا کے بیٹے کا خون آنہوں نے دانستہ حلال سمجھا اور خدا نے کوئی انتقام اجتنک اون سے نہیں لیا یہودی کی نسل بڑھتی گئی اور وہ زور پکڑتے گئے یہود اور نصاریٰ کے باہم جو کچھ جہاں اور قتال ہوئے ہیں وہ مشہور ہیں اور قیامت تک اون کا تذکرہ باقی رہے گا۔ ایسے صاحب قدرت بنی پر جس کے اشارہ سے مردہ زندہ ہو جاتا تھا اون کو کس درجہ قدرت ہو گئی کہ اوس کو صلیب پر چڑھا دیا اور اوسکی روح خدا کے دشمنوں کے سر پہ چھڑا جس سے ہزار کشاکش نکلی معاذ اللہ من ہدہ الا باطل اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کی خبر اپنی کتاب واجب التکرم میں دی ہے بل رفقہ السلام علیہ عیسیٰ روح مع الجسد کا نام ہے نہ صرف روح کا اگر عیسیٰ سے مراد محض روح ہوگی تو حضرت عیسیٰ کا شرف کیا ثابت ہو گا کل مومنین کی ارواح کا ملجا اودا و املار اعلیٰ ہے خصوصاً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ارواح کا مقام مقام قرب ذالک ہے جیسے وہ دنیا میں زندہ تھے اس وقت بھی ویسوی اپنی حالت پر ہیں اور انکو ہر وقت کیفیت و صلائی حاصل ہے ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو جس بزرگ شان کے ساتھ وجود بخشا تھا اوس شان کے ساتھ مع جسم کے آسمان پر اودھا لیا اور وہ زندہ ہیں اور قرب قیامت میں امت محمدیہ کے ناصر اور اعدائے الہی کے قاتل ہو گئے غرض نصاریٰ نے جو قوت اپنی مذہبی قوت پیدا کر لی تو یہود سے متاخرے گئے یہود کے مقابلہ میں ان کی مقدس کتاب اوس وقت میں بڑا سچا گواہ خدا پرستی اور اصلاح مذہب کا تھا مگر ایک نے دوسرے کے مذہب کو رد اور باطل ٹھہرایا جو قاتل الیہود و یسیت النصاریٰ علی شریعت و عقائد النصاریٰ یسیت الیہود علی شریعت و ہم تیلون الکتاب اگر یہود کو دین موسوی عزیز ہوتا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت پر ایمان لاتے اور برہم شدہ اصول مذہب کی اصلاح چاہتے اسلئے کہ یہود کے پاس انبیاء کی بعثت کا علم قدیم سے چلا آتا تھا جیسے وہ گزشتہ زمانے کے انبیاء علیہم السلام کی نبوت اور رسالت کو سنتے تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت سن چکے تھے اور اونکو بچشم خود دیکھ لیا تھا اور جو حجرے اون سے چاہے تھے نہایت اطمینان حالت سے اونکو دکھلا کے اپنی رسالت پر براہین ساطعہ پہنچا دئے تھے انکار کی کوئی معقول وجہ ہوا ہے نصاریٰ کے نہ تھی۔

پہلے یہودیت تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل سے بعد نصرا نیت نے ظہور کیا مگر کوئی یہودی رہتا کوئی نصرا نی نہ جانا کوئی مصیقت ابراہیمی کی طلب میں دشت و کوہ میں سرگشتہ نہ ہوتا اور اکثر مخلوق مذہبی قیدوں سے آزاد تھی عرب عجم میں بت پرستی تھی عجم میں آتش پرستی اور یہ غالب ہو گئی عجمی دین زرتشتی کی اشاعت میں نہایت سرگرمی کرتے تھے یہاں تک کہ سلاطین آتش پرستی کے معین اور طرفدار تھے

بت پرستی پر جو لوگ آتش پرستی کو غلبہ دیتے تھے وہ یوں مجیب ہوتے تھے کہ آتش نذر الہی ہے اور ہمارا پیغمبر زرتشت وہ آتش بہشت سے لایا ہے اسلئے جتنے اوسکو اپنا معبود بنایا ہے ان بت پرستوں سے اگر کوئی پوچھے کہ جو پتھر راستہ لگی یا تاپاک مقامات میں استعمال کئے جاتے ہیں اگر ان بت پرستوں سے کوئی آدمی خیالی صورت تراشے اور کوئی اوسکو معبود سمجھ لے کیا وہ دانشمند اور خدا پرست سمجھا جائیگا کچھ معقول جواب سوا تشبیہ کے نہ دے سکیں گے اور تشبیہ کو عین تمیزیہ بتلائیں گے سلف کے بت پرست علییات کی روحانی قوتوں سے استاد کے خیال سے ہیاکل کے ساتھ مشغلہ رکھتے تھے وہ اور شان تھی آخر ادوار زمانہ میں بعض نے اپنے پیشواؤں کی صورتیں فرط محبت سے تراشیں اور غلبہ شوق کے وقت ان کو نگاہ مہر سے دیکھ کر اپنے دل کو تسکین دی اور بعض نے اپنے خاندان کے بزرگوں کی صورتیں یا دیگر کے طور پر بنائیں سب بت پرستوں کا گروہ جیسا کہ نقل کیا گیا ہے قابیل ہے جس نے اپنے بھائی ہابیل کو دنیا میں پہلے قتل کیا ہے جب اوس کے قصاص کے لئے حکم باری تعالیٰ جل شانہ حضرت آدم علیہ السلام پر نازل ہوا تو وہ اپنی جان کے خوف سے ہراگ گیا اور زمانہ دراز تک کوہ و دشت میں گمراہ شد رہا جو وقت اوسکو اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت یاد آتی بے قرار ہو جاتا آخر میں اوسنے اپنے دل کی تسکین اس طور پر کی کہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت کا نقشہ اپنے خیال میں جس طور پر پایا اوس موافق ایک پتھر سے اوس نے آدم کی صورت تراش لی جب شوق نقاسے پوری دل میں ناخن زن ہوتا وہ اوس صورت کو دیکھ کر آنسو بہاتا اور دل کی آگ پر اوس آب حسرت سے چھینٹا دیتا تھا قابیل کے بعد اوسکی اولاد نے بت کس غرض سے پوجے وہی جانتے ہوئے مگر بت پرستی تب سے جاری ہوئی غرض بت کس غرض سے بنائے گئے تھے اور آخر زمانہ میں ان کا کیا نتیجہ نکلا کہ وہ مخلوق نادان کے معبود ہو گئے اور ان کی عبادت سب کیلئے ایمان ٹھیکر گئی زیادہ تر عالم کی مگرابی کا یہ سبب بھی ہوا کہ شیاطین جو خدا اور خدا کی مخلوق کے دشمن تھے انہوں نے بتوں میں اکثر مقامات پر حلول کیا تھا جب کوئی امر و شمار پیش آتا تو وہ آواز دیتے اور بت کے جوف سے گویا ہوتے تھے نادان لوگ جو پتھر سے ہی زیادہ بے حس تھے اوسکو دیوی دھرم اور صاحب تصرف اور مالک کارخانہ خدائی سمجھ لیتے تھے اسلئے اوسکی عبادت فرض جانتے تھے اونکے سامنے سجدے کرتے گرا گرا آتے نیز بان جانوروں کا خون اونکی صورتوں پر لمپ دیتے جیسے اس زمانہ میں ہنود مذہب کی ادا اور اوقات و بلیات کے وقت بکرے کا گوشت وغیرہ کی گردنیں مارتے ہیں اور ان کی پوجا سے اپنی مقاصد براری خیال کرتے ہیں جیسے عموماً دنیا میں بت پرست تھے

وسیعی ملک عرب میں بھی بہت پرست تھے خانہ کعبہ جو معبد ابراہیمی اور خاص الوہیت کی جلوگاہ و ستا  
 بیتن بر خاص سکن بن گیا تھا عرب کو ب نمایت معمولی حالت میں زندگی بسر کرتے تھے ایک قبیلہ وہ عرب  
 کے ساتھ جنگ ویر غاش پر کہ کہتے رہتا جو ب بسوس و ب میں مشہور جنگ ہے جس نے بے انتہی  
 نفوس تلف کر دے یا مدد ب کے حالات نہایت غمناک ہیں جسے اونکی قومی قوت نہایت درجہ  
 گہم گئی تھی اور وہ سخت مشق وادش زمانہ بن گئے تھے اوقات ہسری کا ذریعہ ہیرین بکریں اونٹ  
 وغیرہ حیوانات سے زراعت کا سامان اور آلات میا کرے کی نہ اونمین قابلیت تھی اور نہ کچھ سزہ  
 اسکے علاوہ اکثر کی جائے بود و باش صحرا سے لے ووق سے جہان کین پانی گمانس بلجاتی ومان وہ  
 پنے مکمل تان کے مقام کر دیتے اور جب پانی گمانس ختم ہوتا تھی تو وہ دوسرے جنگل کی طرف چل دیتے  
 اقرا بیتون کی ملاقات بھی اسی طور پر ہوتی تھی کہ جب ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف کوچ کرتے  
 تو اٹھ سے راہ میں برسبیل اتفاق ایک دوسرے کے دیدار سے مسرت حاصل کر لیتا اور پھر وہ  
 کین اور یہ کین ہوتے ایسے بادین نشین بڑے مہمان نواز اور بامروت و حیا بھی تھے اور عفان  
 سے متصف تھے وراپنے بیانی کی اعانت ورا مدد و کار پاس رکھتے تھے ان کے علاوہ جو عرب  
 بے سرمایہ تھے وہ غارتگری رہزنی خونریزی کے عادی تھے فتنہ و فحش سے اون کو پروا نہ تھی قتل  
 نفس انسانی سے اون کو قفاخر ہوتا رات دن وہ اسی شغل میں رہتے نہ کوئی مذہب رکھتے تھے نہ  
 کسی دین سے اون کو کچھ سرکار و تامل ملک حجاز دنیا میں نہایت معمولی حالت سے مشہور تھا نہ علوم  
 سے اونکو مناسبت تھی نہ اون کی طرز معاشرت اس طور پر تھی کہ وہ علوم سے کچھ انتفاع حاصل  
 کر سکتے البتہ ذہن و ذکاوت و قلوب کا تامل اور عشق اور رجز میں اونکی خاص شان تھی فصیح و بلیغ خطبا  
 جو عہد جاہلیت میں تھے اسوقت تک اونکے فصیح و بلیغ خطبے موجود ہیں جسے یہ ثابت ہوتا ہے  
 کہ عظیم کبر کے چشمے ہیں اور گوہر ہائے اخلاق و مروت و شجاعت کے ابرمطیر ہیں قدرت  
 نے اون طبایع میں بالقوہ ہر علم و فن کا قابل مادہ میا رکھا تھا مگر اوس کے ظہور کا وقت چونکہ متاخر  
 تھا اسکے فعلیت میں نہیں آیا تھا اور جب مادہ ظہور پزیر ہوا تو دنیا کے حکما علما عقلا اصحاب فنون  
 اونکے سامنے ہیج ہو گئے اور کل عالم کو اونوں نے عجی طیرایا اور کل عالم نے اونکے مقنا کل و  
 کمالات شجاعت سخاوت تدبیر منزل سیاست مدن کا اون سے سبق لیا اور دنیا کی کل ترقی کے  
 اسباب اونکی شایستہ تدابیر سے اخذ کئے قوم کی ترقی اور منزل کی نسبت جیسا کہ اس زمانہ میں عقلا کا  
 خیال ہے کہ اپنے قبضہ قدرت میں ہے یہ محض خیال ہی خیال ہے قدرت کی طرف کسی کی نگاہ

اور اک نہیں متوجہ ہوتی دنیا میں جب کوئی قوم ترقی کرتی ہے تو پہلے سے قدرت اور اس کے اسباب ہتھی  
 کر دیتی ہے یا بھی اتفاق اور معاضدت انہما سے زمان قومی تہمدوی تہذیب اخلاق اعمال و افعال  
 کی شایستگی عہد کا وثوق غرض حیرانہ صفت ہیں وہ قوم میں پیدا ہوتے جاتے ہیں جب اس کے  
 صفات کی تکمیل پہنچ جاتی ہے تو وہ قوم شائستہ اور سربرآوردہ اور معزز مافی جاتی ہے اور دنیا کی آنکھیں  
 میں وقعت کی نگاہوں سے دیکھی جاتی ہے یہ امور قوم کی ترقی کا سبب ہوتے ہیں اور جب کسی قوم  
 کو تہذیب کی عیبیت کا سامنا ہوتا ہے تو اپنے انسانی صفات بالکل بیل کے حیوانی حصول پر اکتفا  
 نہیں اور وہ اس سے افعال اختیار کرتے ہیں جن سے روز بروز غیر انسانی آنکھوں میں ذلیل نظر آتے  
 ہیں انہما نے اصولی طور پر ارشاد فرمایا ہے ان السد لا یغیر لہم حتی یغیر واما یا فہم  
 اس وقت کے مسلمانوں کی حالت اس آیت شریف کے مطابق ہے عرب کی ترقی کا جب وقت آگیا  
 اور ان کا مادہ قابلیت اپنے صفات کے انظار پر آمادہ ہوا تو پہلے ایک معزز اور نامور قبیلہ سے  
 ترقی کی شان نے ظہور کیا قریش حسب و نسب میں تمام عرب میں اشرف و افضل اور اعلیٰ درجہ رکھتے  
 تھے اور ان کا خاندان حضرت اسمعیل علیہ السلام کے شجرہ طیبہ وجود کی قوی شہر شاہ تھی اور صحابہ فطرت  
 و مردمی و حسن اخلاق سے ہمیشہ سرسبز رہتی تھی خاندان قریش میں تدبیر سے خفا نہ کعبہ کی خدمت  
 چلی آ رہی تھی مہمان نوازی حیثیت مروت و قاعے عمودان کا شعار و تباہی قبائل عرب بلکہ سلاطین  
 روم و شام تک اس گہرا سے کو معظم اور باوقیر سمجھتے تھے اگر قبائل کے نزاعات کا فیصلہ اسی خاندان  
 کے حکم پر ہوا کرتا تھا ستم رسیدہ کی فریادیں کرتے مہربان کو اپنے جوار میں پناہ دیتے تھے قریش کی  
 معیشت کا مدار تجارت پر تھا اکثر لوگ ان میں کے دو تہہ سرمایہ دار تھے شرافت نفسی کی وجہ سے  
 محارم سے ان کو سخت اجتناب تھا عفاف اور صلاح و تقویٰ نہایت درجہ بڑا ہوا تھا بت پرستی  
 میں گویا غلو رکھتے تھے مگر دین ابراہیمی کے قواعد ہی انہیں واجب التعظیم مانے جاتے تھے خندہ نکاح  
 موسم حج میں قربانی وغیرہ احکام کی پوری پوری پابندی رکھتے تھے جیسے دنیا میں عام بت پرستی کے  
 خیالات ترقی کر رہے تھے اور سحر و کائنات کا زور شور تھا واپسی قریش کے بھی جو کعبہ معظمہ کے خاں  
 خادم تھے اس معظم مقام میں بڑے بڑے بت موجود تھے وہ بت پرستی کو مذہبی رسم جانتے تھے  
 یا اولیٰ کے عقاید ان بتوں کی نسبت کس طور پر تھے یہ امر مبہم ہے مگر استمداد کی نیت ضرور ہوگی اسلئے  
 کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل علیہما السلام کے تمثال بھی کعبہ میں موجود تھے بت پرستی کے  
 ساتھ یہ بھی تھا کہ جب قحط سالی ہوتی تو اسی معظم قبیلہ کے لوگ صحرا کو استسقا کی غرض سے جاتے

اور اپنے ہمراہ قبائل عرب کے معظم سرداروں کو لیتے اور بارگاہ کبریائی سے عجز و استہمال کے ساتھ  
 بارانِ رحمت طلب کرتے تھے چنانچہ اسکی تفصیل احادیث میں آئے گی کہ ایک بار عبدالمطلب جد  
 امجد رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زمانہ قحط سالی میں اپنے فرزند کے معظم فرزند نبی اللہ کو  
 اپنے ہمراہ لیکر بارانِ رحمت کی دعا کی تھی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا پرستی کے آئین کبھی اس معظم  
 گمراہ نے میں باقی تھے ورنہ بتوں کو چوڑ کر خدا کی طرف رجوع کرنا بت پرستوں کا شیوہ نہیں ہے  
 اور اصحابِ نبیل کے واقعہ میں بھی عبدالمطلبؑ خدا کے گھر کو نہیں چھوڑا تھا قریش کی ایسی قبیح  
 حالت کہ وہ خاص اہل اہم علیہ السلام کی اولاد کھاتے تھے اور بت پرستی کا دہیہ اونکے دامن اعتقاد  
 پر لگ رہا تھا قدرت کے آئینہ کے لئے پسند نہیں فرمائی اور غلط خاندان کے طفیل میں اپنی عام  
 مخلوق کی صلاح و فلاح بھی چاہی اور اون کی دنیوی عورت کے ساتھ دینی شان و شوکت پیدا کر دیا  
 ارادہ فرمایا۔

قریش کے معظم گمراہ نے میں نبوت کا آفتاب برجِ جلال سے اوار ہدایت کے ساتھ طالع  
 ہوا یعنی مظہرِ اتم کائنات اصل سہتی موجودات شمس الضعیفہ بدرالجبی علت ایجاد عالم و آدم سلطان عرب و عجم  
 صاحب التاج و المعراج و اعظم حجت اللعالمین شفیع المذنبین رسول الشقیلین نبی المحرمین امام العتباتین صاحب  
 قباب تو سین خازن علم الاولین و الاخرین ناسخ ادیان و ملل کاشف ظلام ارباب کل مخاطب و ما ارسلنا  
 الا رحمتہ للعالمین ناظر الحق والدین ناشر احکام شریعہ میں صاحب حوض کوثر مالک فتح و ظفر حبیب کربلا  
 احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ نبی الوری نے ایسے طغیہ اور دبدبہ نبوت کے ساتھ دنیا کے تخت پر قدم رکھا کہ  
 روئے زمین کے بادشاہوں کی سلطنتوں میں زلزلے پڑ گئے نو شیروان کے قصر کو جنبش ہوئی اوسکے  
 کنکورے گر پڑے ساوہ کا دریا خشک ہو گیا عجم کا سالہا سال کا آشکدہ بجھ گیا شیاطین پر رجم شہاب  
 شروع ہو گیا آسمانی خبروں کے راستے بند ہو گئے کابھون کی کمانت معطل ہو گئی شیاطین عالم  
 میں سرگشتہ پہرنے لگے بت اوندھے ہو گئے بتوں کے جوف سے نئی نئی آوازیں آنے لگیں جتنا  
 اشعار پڑھ پڑ کر بشارت ولادت باسعادت عامہ خلأقی کو دینے میں مصروف ہوئے دنیا کا نقشہ  
 ہی بدل گیا ظلمت کی جگہ ششجہت نور سے معمور نظر آتا تھا۔

یہود و کابراعن کا برید خبر پہنچتی آتی تھی کہ محمد نبیؐ کا ستارہ ولادت فلان وقت میں طالع ہوگا  
 جب اوس معبود ستارے نے آسمانِ جلال پر ظہور کیا یہود نے باہم شور و غل کیا اور اون کے  
 دین کی تباہی کے آثار اون کی آنکھوں میں سما گئے نبی آخر الزمانؐ نے اپنی والدہ ماجدہ مقدہ کے

بطن مبارک سے دنیا کے مدبرین نزول اجلال فرمایا جب رفتار کی قوت پیدا ہوئی آپ مکان سے  
 باہر قدم رنج فرماتے لگے یا ام سب میں قیادہ شناس کا ہن وغیرہ خاص کیہود نے نبوت کی علامتیں آپ کے  
 بشرو مبارک سے پہچانیں اور آپ کے قتل پر آمادہ ہوئے مگر قدرتی حفاظت اور صیانت سے انہماک اللہ  
 آپ پر کیا قدرت پاسکتے تھے وداپنے ناقص اور اودن میں ہمیشہ ناکام میاب رہے اور قادر مطلق کے  
 حفظ و امان میں اپنے نشو و نما پایا جب عنقریب ان شباب کا زمانہ آیا تو محمد اور محاسن اخلاق جو قدرتی  
 طور پر تھے اور عرب کے لوگ اودن سے کچھ بہرہ نہیں رکھتے تھے آپ کی ذات منظر صفات کمالین  
 مشاہدہ کر کے تعجب کی نگاہوں سے دیکھتے تھے اور جو وقت آپ کی ترکیب کی تکمیل عالم عصری میں ہو گئی  
 اور حقیقت کے اسرار کا ظہور ہونے لگا عرب نے عجائبات قدرت کا معائنہ کیا اور آپ کے وہ شامل دیکھے  
 جو آپ کی کمال الواعزمی اور مراتب عالی پر شاہد تھے آپ کی راست گفتاری حلم و حیا صلہ رحمی حرمت و فتوحات  
 و فتوت وسعت اخلاق کی وہ شان تھی جس سے اونکو کمال و درجہ حیرت ہوئی تھی وہ آپ کی ان ذاتی خوبیوں  
 اور محاسن سے سوجان سے آپ کے شیفہ اور فریقہ ہو گئے تھے اور آپ کو نہایت وقعت کی نگاہوں سے  
 دیکھتے تھے آپ کی تعلیم اور تجہیل اور توقیر و محبت کے ساتھ اونکے دلوں میں بڑھتی جاتی تھی یہاں تک کہ آپ کے  
 دعوی نبوت سے قبل اذنوں نے آپ کا اسم مبارک امین رکھ دیا تھا کعبہ کی بنا کے وقت آپس میں حجر کے  
 نصب میں جو نزاع واقع ہوا اوس کا فیصلہ آپ کے دست مبارک پر ٹھیرایا گیا آپ نے حجر کو اوس کے مقام  
 پر اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھ دیا آپ کے شباب کے زمانہ کے دوست آپ کے بڑے مخلص اور ہوا خواہ  
 تھے اور کمال ادب اور تعظیم سے آپ کے ساتھ برتاؤ کرتے تھے جب وہ وقت قریب آگیا کہ آپ کی شان  
 نبوت کا آفتاب مطلع ظہور اسے تابان ہوا اور کفر اور شرک کی ظلمت رو سے زمین سے مٹ جاوے  
 تو آپ کی خدمت میں اللہ تعالیٰ اجل شانہ نے پہلے حضرت میکائیل علیہ السلام کو مامور فرمایا۔ اسرار روحانی  
 کی تعلیم شروع ہوئی حضرت میکائیل علیہ السلام تین سال تک خدمت مبارک میں آیا کئے آپ  
 مخلوق کے کنارہ کش ہوئے اور غار حرا میں اکثر مشغول بعبادت رہتے جب دعوت قوم اور نزول وحی کا  
 وقت آپ پہنچا تو بارگاہ احدیت سے حامل وحی حق جل و علی خازن اسرار انبیا شدید القواس ناموس اکبر  
 منظر شان و علیہ شہید القوی آپ کی تعلیم اور ودیعت اسرار نبوت کے واسطے آپ کے حضور میں بھیجے گئے  
 اور ابتداؤ جو کچھ تعلیم ہوئی وہ سورہ اقرار باہم ربکم الذی خلق سے ہوئی اسکے بعد خواب اور بیداری میں  
 ہر ایک امر اور ہر واقعہ کی اطلاع آپ کو ہونی شروع ہوئی آپ نے اپنی نبی ہونے کا اظہار فرمایا مردوں  
 میں سے پہلے حضرت ابوبکر الصدیقؓ اور عورتوں میں سے پہلے حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ

اور کم سنوں میں سے پہلے حضرت علی ابن ابی طالب آپ پر ایمان لائے آپ نے خدا پرستی کی خوبی اور بت پرستی کی بُرائی اپنی قوم سے ظاہر کی مشرکین بیدین کہنے لگے آپس میں ان باتوں کو نقل کرنا شروع کیا حاجبا یہی چرچے ہونے لگے قریش بت پرستی کی جہالت میں ایسے غرق تھے کہ اُن کو ساحل ہدایت کی مطلق خبر نہ تھی آپ کے دعوی نبوت سے خواب غفلت سے چونکے مگر اُن کے دماغ بتوں کے سودا سے ایسے مختل تھے کہ اُنہوں نے کبھی آپ کو ساحر کہا اور کبھی مجنون اور رعونت نفسی سے یہ خیال خام اُن کو پیدا ہو گیا کہ ایک کم سن لڑکے نے ہم لوگوں میں رشتہ حاصل کیا وہ ہیکو حایل اور ضلالت میں مبتلا ہونا ثابت کرتا ہے اور ہمارے باپ دادا کو گمراہی پر رہنا بیان کرتا ہے اس کا یہ دعوی ہم کو نہ تسلیم کریں گے کہ ہم لوگ عرب کی ناک ہیں اور ہماری قدر و منزلت آج دنیا میں چھوٹے بڑے کو نزدیک مسلم ہے آپ کی ہدایت کو قریش نے تنگ و عار سمجھا اور آپ کے خلاف پراکندہ ہو گئے اور ایذا رسانی پر اذیتوں نے کمزور بندھی رات دن باہم مشورے کرتے تھے مگر آپ نے قریش کے خلاف اور ایذا رسانی کی مطلق پرواہ نہ کی نبوت کے فرض منصبی ادا کرنے میں اہتمام شروع کر دیا جیسے جیسے آپ کا امر اڑھتا گیا ویسے ویسے قریش کی دشمنی اور عناد کو بڑھتی رہتی ہوئی گئی جن قلوب میں ایمان کی صلاحیت تھی وہ چپ چاپ آپ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوتے اور ہدایت پاتے اور آپ کی غمخواری کرتے یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشرف باسلام ہو گئے اس وقت میں گو محدود مسلمان تھے مگر دین حق کی نصرت نے دل میں وہ قوت بڑھائی کہ کفار کے مقابلہ میں محیو و حقیقی کی عبادت علی الاعلان ادا کرنے میں کچھ باک اور اندیشہ نہوا حضرت عمرؓ نے خدا پرستی کی اشاعت پر کمر باندھ دیا اور تیغ خونریز کفار قبضہ میں لی کفار قریش کے دل اوس دن سے کباب ہونا شروع ہوئے اب فاش طور سے دعوت اسلام پہنچنے لگی اور مسلمانوں کی ایک اچھی جماعت ہو گئی یہ چرچے قریش میں تو تھے ہی لیکن اسکے بعد تمام قبائل عرب میں بھی اسکی شہرت پھیل گئی اور باب ہوش اور اہل ادراک اسلام کی خبریں سن سن کے آپ کے حضور میں آنے لگے جب وہ لوگ آتے تو قریش اُن کو بہکاتے اور آپ کی جراثیم بیان کرتے اُن نے کبھی کہتے آپ ساحر ہیں اور کبھی آپ کو کاہن بتلاتے کبھی مجنون کبھی شاعر کہتے مگر اہل بصیرت آپ کی شان و قار اور اعجاز بیانی اور اخلاق اور دانش کا جب مشاہدہ کرتے تو اُن کے دل آپ پر شہینہ ہو جانے اور آپ کی نبوت کا یقین اُن کے دلوں میں پیدا ہو جاتا اور قریش کی باتوں کو بیہودہ خیال کر لیتے تھے کوئی فرد مشرف باسلام ہو جاتا اور کوئی اپنی قوم کے شعور پر اسلام کو موقوف رکھتا جب اسلام کی اشاعت کی ترقی اور مسلمانوں کی تعداد اور قوت بڑھنے کے آثار قریش نے دیکھے تو اُن کو زیادہ تر فکر ہوئی کہ

کسین ہمارے قدیم بت پرستی کے آثار نہ مٹ جاویں اسلئے انہوں نے اپنے آبائی دین کی حمیت اور جرات کی غیرت سے ایک قتل برآمدہ ہو کر دارالندوہ میں شوریٰ کیا اور یہ امر طے کر لیا کہ آج شب کو آپ کا کام تمام کر دیں اللہ تعالیٰ اجلا شانہ نے جو حافظ حقیقی ہے کفار قریش کے اس فاسد خیال پر آپ کو مطلع کر دیا اسی شب میں آپ نے حسب فرمان حق جل وعلیٰ اپنے وطن مالوند سے یشرب کی طرف کوچ کر دیا۔

صدیق اکبرؓ ہمراہ گئے اور مکہ کے قریب جا کے ایک غار میں ٹھہر گئے ثانی اثنین انہما فی انظار یقول لا تحزن ان اللہ معنا سے اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کفار نے آپ کی خوابگاہ میں آپ کو ڈھونڈا مگر میں جا بجا تلاش کی بیرون شہر سوار پیداوے جستجو میں بھیجے غارتنگ ڈھونڈنے والے آئے مگر آپ کو نہ پاسکے اور اندسہ ہو کے واپس چلے گئے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ سے اسی وقت یہ اسباب مہیا کر دیے کہ آپ کے داخل ہوتے ہی کمری نے غار کے منہ پر جالاتن دیا کیونکہ ترے اندر سے دیر کے عمار کے مقابل ایک درخت فوراً اُگ آیا ڈھونڈنے والوں میں سے ایک وقت کچھ آدمی غار کے منہ تک آگئے بعض نے بعض سے کہا کہ اس غار کے اندر دیکھو اس کے ساتھی نے کہا اس غار کے منہ پر اتنا قدیم کمری کا جالا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے زمانے سے بھی پہلے کا نظر آتا ہے دوسرے کیونتر کے اندر سے کہے ہیں اس مقام پر آدمی کا کیا گھر ہے یہ کہہ کر واپس چلے گئے حضرت ابو بکر الصديق جب کفار کو قریب غار کے دیکھتے تو عرض کرتے تھے کہ وہ یہ آگئے آپ فرماتے لا تحزن ان اللہ معنا ہمارے پاس وہ ہرگز نہ آویں گے ایک سوار نے آپ کو دیکھ لیا اپنے دعا فرمائی اوس کے گھوڑے کے چاروں ہاتھ پاؤں پیٹ تک زمین میں اتر گئے اوسنے فرما دکر کے آپسے عرض کی کہ میں آپ کا راز کسی پر فاش نہ کروں گا مجھ کو اس مصیبت سے نجات دیجئے آپ کی دعا سے اوس کا گھوڑا زمین سے باہر نکل آیا اور وہ چلا گیا۔

آپ غار سے نکل کر مع صدیق اکبرؓ کے اوتھون پر سوار ہوئے اور یشرب کی راہ لی اہل یشرب پہلے سے بیعت نبوت اور محاذات اقدس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو آپ کی طرف مائل کر دیا تھا جب آپ یشرب میں مع انخیرو پونچے تو اہل یشرب نے آپ کو اپنی آنکھوں پر لیا اور آپ کی خدمت میں انہوں نے نہایت اخلاص سے کمر باندھی بہر آپ کے اصحاب کی آمد شروع ہوئی سفر ہجرت کی بہت نازک حالت تھی کہ سے یشرب کا زیادہ فاصلہ تھا ضروری سامان تک چھوڑ دیا جاتا تھا مہاجرین اپنی جائیں ہی لیکر حضور اقدس میں حاضر ہو جا کر تھے انصار کی فراخ حوصلہ گلیوں نے مہاجرین کی خدمت اور محنت سے پیشانیوں پر چین تک نہ آنے دی ان کی ملاقات اور اعانت



میں نہایت سیرتِ نبوی سے کام لیا مہاجرین کو بسیر و سامان تھے مگر دلی غنا کی اونکی شلن نہایت وقاحت کے قابل تھی آپ نے خدا اور رسول پر شکہ کر کے مال و دولت جو روپوں تک کو چھوڑ دیا تھا غرض مہاجر اور انصار باہم شیعہ و شکر ہو گئے رہنے لگے جب ہر قسم کا اطمینان اور مجموعی ہو گئی اور جمعیت قوم کی حالت بھی ایک حد تک معتبر خیال کی گئی حکم خداوند جل و علی اعدائے دین سے انتقام لینے پر آمادہ ہوئے پہلے سب سے قریش کے قتل و غارت پر ہر کمر باندھی اس سے مقصود اونکی قوت توڑنی تھی اللہ تعالیٰ نے ہر ایک میدان میں مہاجرین اور انصار کو سرخرو کرکھا کفار قریش کو ہر موقع پر ذلت اور مالی اور جانی نقصان اڑھانا پڑا جب مہاجرین اور انصار کو پیادے غنیمتات ہوئے اور اسلام کی بہت سہولتیں عرب میں پھیل گئی قبائل عرب کے اشتراف اور سرداروں کو اسلام کی شان دیکھ کر دین حق کی رغبت پیدا ہوئی بجا بجا سے سفیر آنے لگے اور دین پرست لوگ اسلام میں داخل ہو گئے اپنی جانیں خدا کرنے پر آمادہ ہوئے جو امر کرنا مشیت میں ہوتا ہے اس کو انسانی تدبیر کسی طور سے نہیں روک سکتی اور مدبروں کی تدبیریں اور دو ہمت مندوں کی مالی قوتیں اور دلیرانوں کی شجاعتیں محض نقشِ بر آب ہو جاتی ہیں قریش کے خام سودا نے اون کی پورے طور سے بیخ کنی کرادی اور شکست پر شکست اون کو پہنچنے لگی خوابِ جہالت سے اس وقت بیدار ہوئے کہ اسلام کا آفتاب وسطا سمای شرف پر آگیا اور اللہ تعالیٰ نے مکی فتح ہمارے شہنشاہِ دیور کو عنایت کی مجبوراً اسی جا راہت و ذہق الیاطل خانہ کعبہ بتوں کی پیدری اور نجاتِ مشرک سے پاک ہوا اور صدائے ناقوس کی جگہ اللہ اکبر کی بانگ بلند ہوئی پھر تو اسلام ملکِ عرب میں ایسا پھیلا جیسے سیلابِ دشت و صحرائیں بہتا ہے۔

ہو اور انصاری کو ہمارے پیغمبر آخر الزما کا جہاد و جلال دیکھ کر آپ کی نبوت اور غلبہ کا یقین ہوتا تھا مگر آباؤی دین کی محبت اسلام کی طرف جھکنے کے روکتی تھی چونکہ حضرت خاتم الانبیاء رحمت للعالمین تھے اس لئے یہود کے فاسد خیالات کی بہت کچھ اصلاح فرمائی اور ان کے مشکل سوالات کے جوابات جو اون کی مذہبی کتاب کے موافق تھے فوراً ادا کئے اور آپ کے وہ قائل ہوئے امی کا غیر مذہب کی کتابوں کے موافق جواب دینا معجزہ نہیں تو کیا ہے مگر نیک سرانجامی اون کے حصہ میں نہ تھی اس لئے وہ دین حق سے منکر ہی رہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے اون کی ذلت اور خواری کے اسباب مسلمانوں کے ہاتھوں پر موقوف رکھے تھے نہایت ذلت اور خواری کے ساتھ تیرب سے جلا وطن کر دئے گئے اون کے قلعجات اور قصور تباہ ویران ہو گئے اونہوں نے شام کی راہ لی اور سرکشِ سیدین باندی غلام بنائے گئے اور قتل و اسیر کئے گئے جب اسلام کی طاقت پوری ہو گئی حد و دائی کی

رتحت جس طور پر چاہئے تھی قائم ہو گئی عرب سے جاہلیت کے رسم و رواج بالکل اٹھ گئے دہشت فرما جو ان  
 کی عادتیں نرم ہو گئیں مجاہد سے عائد نفوس کو اجتناب ہو گیا محبت الہی اور دین کی دوستی اور اخلاص  
 اور نبی آخر الزمان پر جان نثاری کی کیفیت خاص و عام کے دلوں میں پیدا ہو گئی بتجانے ویران اور بیت  
 شکستہ اور سار کوڑے گئے تیوں کی پرستش ننگ نوع انسانی ہو گئی اور حیوہ حقیقی کی عبادت شعار  
 اسلامی ٹھہر گیا جنت اور دوزخ پلسراط میزان حساب روز قیامت پر سب کا ایک عقیدہ ٹھہر گیا کفر و شرک  
 ننگ نوع انسانی ہو گیا قرآن شریف جن مقاصد انسانی کے واسطے نازل ہوا تھا اسوقت اس کی تکمیل ہو گئی  
 آنحضرت صلعم نے امت کی شان سے ظہور فرمایا تھا کسی معلم سے درس نہیں لیا تھا آپ کا کوئی مدرسہ تعلیمی  
 نہ تھا عرب میں علمی رواج ہی نہ تھا پر تعلیم علمی کیسی احباب رہو داد اور رہبان اپنے مذہب کے کچھ مسائل فردی  
 و اصولی جانتے تھے اور ان کے مراتب علمی خود ناقص تھے مگر جب تک مشیت نے نبوت کی شان کا  
 اظہار نہیں چاہا تھا آپ اہل کتاب کی پیروی کو فطراناً پسند فرماتے تھے جبوقت قدرت نے نظام عالم  
 کی تجدید اور فساد کی اصلاح چاہی آپ کو اسلام کی اشاعت کے لئے حکم آسانی صادر ہوا اسد تعالیٰ  
 نے حامل وحی شدید القوی کو رسالت پر بھیج کر ضروری احکام صادر فرمائے شروع کئے اور نبین احکام کو  
 قرآن شریف سے تعبیر کرتے ہیں کہ اصل اصول دین اسلام ہے دینی احکام کے ضمن میں ماناک حقیقی نے  
 اپنے بندوں کی دینی شرافت اور آخری سعادت کے لئے سینکڑوں امور کی تعلیم فرمائی ہے اس لئے کہ  
 ان الدین عند اللہ الاسلام صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی نہیں ہے بلکہ اس کے موقوف علیہ  
 بہت سے ایسے امور ہیں جن کا اختیار کرنا مسلمان پر فرض اور واجب ہے اور بہت سے امور کا ترک  
 کرنا تا وقتیکہ ان امور کی موافقت نہ کی جائے مسلمان پورے طور پر خدا اور رسول کے نزدیک مسلمان  
 معتبر نہیں ہو سکتا مثلاً نماز روزہ زکوٰۃ حج یہ وہ فرائض ہیں کہ ان کا منکر کا فر ہے اس لئے کہ مخصوص  
 قطعہ سے ان کی فرضیت ثابت ہو چکی ہے اور اسپر کل امت کا اجماع قائم ہو گیا ہے یا زنا حرام  
 شرب خمر قتل نفس انسانی کہ ان کی حرمت کے خلاف عمل کرنے والا دائرہ اطاعت دین سے خارج  
 ہے لہذا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محل الحرام محرم الحلال حلال کرنے والا حرام کا جس شخص کی  
 مثل ہے جو حلال کو حرام کرے مسلمان کو کل انبیاء کے وجود پر یقین کرنا اور ان کی رسالت کی تصدیق اور ان کی  
 نافرمانی استون پر چوہر اور غضب لہزائے کردارنا مشروع نازل ہوئے اسکو بیچ بھجنا اور ان کے واقعات  
 اور قصص سے عبرت پکڑنا اور ان کی ہلاکت کفر پر سمجھنا جسکی تصدیق قرآن شریف سے ہوتی ہے لہذا تعظیم  
 حتیٰ محبت قیم رسول تعذیب نہیں ہوتی مگر مجرم کو کا فر سے بڑا مجرم کم ہونگا انبیاء کی ہدایت خاص خاص

امتوں کے لئے انبیاء کے فضائل و کمالات ذاتی اور مراتب قرب ذات اور عجمیات کی تصدیق مومنین کی عظمت کفار اور منافقین کی ذلت ملانے کے وجود کا ایسا ان آسمانوں اور ستاروں اور عناصر کی تخلیق زمینات نباتات جمادات حیوانات انسان کا مصنوع صانع حقیقی ہونا مکام اخلاق عدل و انصاف شجاعت سخاوت عروت فتوت صلہ رحمی معاشرت یا بھی اعانت مظلوم رعایت ملہوف شرفین سے اجتناب صلاح و سدا پر عمل غرض جتنے انسانی فضائل ہیں انسان اگر ان کا جامع ہوگا اور اسلام پر کیا تب سچا مسلمان کہلائے گا اور نہ چور فاسق سودی ستمکار تارک احکام شرعیہ بلکہ صرف لالہ الالہ محمد رسول اللہ کو اسلام سمجھے گا تو عالم آخرت میں انواع و اقسام کے عقوبات کا مستوجب ہوگا اور عرش کو اس کی نسبت بحسب اعمال حکم دینا عین انصاف ہوگا قرآن شریف نے ان کل امور کی ہدایت تفصیل سے کر دی ہے جن میں کسی کو شک و شبہ کا موقع نہیں رہا۔

قرآن شریف کے علوم اور اسرار کا علم کامل پیغمبر خدا کو تمایا اہلبیت اطہار کو یا خلفائے راشدین کو جو پیغمبر علیہ السلام کے جانشین اور فیض یافتہ صحبت پیغمبر علیہ السلام اور حامیان دین متین تھے اونکے بعد دو صحابہ کرام ان کے بعد جو علما سے اہلام اسلام کہے ہیں جنہوں نے اصول و فروع دین کو تفصیل کے ساتھ عام ہدایت کے لئے اپنی اپنی تالیفات میں مدون کر دیا ہے ان علما کے بہت سے طبقات ہیں جنہیں مفسر بالحدیث بھی ہیں اور تفقہ کی شان سے بھی مشہور زمانہ ہیں بعض علمائے استخراج علوم قرآنی میں کوشش کر کے مختلف علوم کا قرآن شریف سے استخراج کیا ہے بعض نے صرف احکام حلال و حرام سے بحث کی ہے بعض نے واقعات و قصص کی تالیف میں سعی کی ہے غرض جتنے مقاصد دینی اور اخروی انسان کے واسطے ہیں ہر ایک عالم نے اپنے اپنے موقع پر ان کو کلام اللہ سے استناد کر کے نادر کتابیں مدون کر دی ہیں عرب میں جو وقت قرآن شریف تارل ہوا اور علوم مفقود تھے مگر اپنی فصاحت و بلاغت کا اہل عرب کو بڑا دعویٰ تھا صرف فصاحت و بلاغت قرآنی کا مقابلہ کرنے کی ان کو قدرت نہ ہوئی تو اور علوم و اسرار کا وہ کیا محارضہ کر سکتے اس لئے انہوں نے کبھی سحر سے تعبیر کیا اور کبھی شاعر کا کلام خیال کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا فاتوا سورۃ من شئد و ادعوا شہداکم من دون اللہ ان کتم صا دقین وہ نہایت درجہ مجبور ہو گئے اور دعویٰ فصاحت سے ان کی زبانیں بند ہو گئیں خطبا و شعرا جب کبھی قرآن شریف زبان رسالت ماب سے استماع کرتے وہ صاف لفظوں میں اپنی قوم سے کہہ دیتے کہ ہنوں کی کمالت دیکھی ہے شعرا کے رجز سے ہن ساحرون کے سحر آمیز کلمات پر بہکوا اطلاق ہے مگر

ہے ایسا کلام ہرگز نہیں سنا جیسا کہ محمد صلعم کی زبانی سنا ہے غرض جب قرآن شریف کی تکمیل اور دینی مقاصد پورے ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے مخلص بندوں سے خطاب فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام وینا شہنشاہ کو نین رسول الثقلین صلعم کو اپنے خداوند عرسل و علی کے احکام کی تعمیل اور دینی مراتب اور رسالت کے فرائض پورے کرنے کے بعد حضوری بارگاہ عروت کا اشتیاق پیدا ہوا وہاں کو خیر یاد فرمایا اور اپنے ایسے معظم جانشین مجبورے جنگو شہنشاہ حقیقی نے اپنے منشور کو است محمد رسول اللہ والذین معہ استدار علی الکفار رحمہمینم تراہم رکعہا سجدا یتبتون من فضل اللہ سے اعزاز بخشا اور خلعت خلافت اون کے قامت عروت پر موزون دیکھا وہ خلفائے راشدین اسد وجہ حق پسند اور انصاف دوست اور دینی مراتب میں عالیشان تھے کہ کل اصحاب اون کے ایسے فرمان بردار رہے جیسے اپنے نبی کے فرمان بردار تھے خلفائے راشدین کو پہلے ہی سے فتوح ممالک کفار کی بشارتیں دے دی گئی تھیں اون کو حضرت رسالت مآب کا اتباع دین کی اشاعت میں فرض عین ہوا محاربات کفار پر بنایت دلیری سے کمون باندہین چفتوحات اور اسلام کی اشاعت میں تمام خلفائے راشدین نے کیا ہے اون واقعات کا نظیر دنیا میں کسی نبی کی امت میں اس وقت تک نہیں پایا گیا ہر ایک خلیفہ وقت کی شان شہنشاہی کی شان تھی مگر اپنے پیغمبر سے زیادہ مطراق اور جاہ و چشم نہیں طرا یا خدا کی عبادت امت کی غنچہ اری حقوق رعایا کی محافظت جس عدل و داد کے ساتھ کی محافظین تک اوسکی تصدیق کرتے ہیں اور انصاف کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔

دنیا کی تو میں اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شرافت نفسی اور خدا اور رسول کی اطاعت کا اندازہ یہاں سے کر سکتے ہیں اور دین اسلام کے برحق ہونے اور امت محمدیہ کے تمام انبیاء کی امتوں سے اشرف ہونے کو بلا غور اور تامل کے جان سکتے ہیں اسلام کا حق جیسا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانفشانی اور حسن اخلاص سے ادا کیا اور صفحہ دنیا سے کفر اور شرک کو جس طور سے مٹایا کسی نبی کی امت کے اپنے نبی کے بعد دین کا ایسا حق و امتین کیا انبیاء کی وفات کے بعد اون کے اصحاب دیانت اور امانت اور امانت کے فرائض دین اور علم و وقار اور شان و شوکت کے ساتھ اذیکے ایسے جانشین نہیں ہوئے جس نے جن صفات کے ساتھ نبی آخر الزمان کے خلفاء جانشین ہوئے اور حبیبی اطاعت گزاری عامہ اصحاب نے اون کی کی ویسی اطاعت گزاری کسی نبی کے اصحاب کی قوم کے معزز اور دین کے نامور سرداروں نے نہیں کی بلکہ انبیاء کے بعد اون کی امتیں اپنی قدیم منزلت اور جہالت پر انگیز سبب یہی ہے کہ اون کے نفوس کی خواہشیں اون پر حکمران تھیں اور میل و معاد کے ساتھ اون کو علم الیقین کا درجہ نہ تھا اور آخرت کو

دنیا پر مقدم نہیں سمجھتے تھے دین کے ساتھ اون کو انتساب کافی خیال ہوتا تھا عمل کی ضرورت کو نہ انکار  
 دین سمجھتے تھے حضرت رسالت پناہ کی وفات کے ساتھ ہی جب ایک گروہ مرتد ہو گیا زکوٰۃ دینے سے  
 انکار کیا تو خلیفہ اول نے لشکر تیار کیا اکثر اصحاب کے نزدیک مقتادہ پانچہ خیال ہوا مگر خلافت کی شان  
 ایسی معمولی شان نہیں تھی کہ دینی رشتہ دیکھ کر خلیفہ وقت کو سکوت کا موقع ہوتا آخر میں اوس گروہ سے  
 جڑے زور سے جنگ کی گئی اور انہوں نے زکوٰۃ کے انکار سے توبہ کی اور پھر سب اسلامی ارکان  
 ادا کرنے پر آمادہ ہو گئے آخر میں کل اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ اول کے مرتبہ اسلامی  
 اور دین انہی کی محبت اور احکام انہی کی وقعت کو دیکھ کر عظمت شان خلافت کا اعتراف کیا اور انہی  
 رائے کو اس موقع پر نہایت قابل وقعت جاننا اور آئندہ جب کوئی حادثہ پیش آیا جو رائے اور صلاحت  
 خلیفہ وقت کی ہوئی اوس سے اسراف اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے عدول سمجھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ  
 نے فرمایا ہے اطيعوا اللہ واطيعوا الرسول واولى الامر منكم اولی الامر اگر صادق آتا ہے تو خلفائے راشدین  
 ہی پر جب خلافت کا مقصود اصل محض دین کی اشاعت اور اصلاح عبادت ہی وہ خود ہر ایک حادثہ میں  
 اصحاب الراے سے شورشی کرتے تھے اور شورے میں جانب حق کو ترجیح دیتے تھے جنگی ہزاروں  
 مشاہدین کتب تواریخ اور اخبار میں موجود دین دین کی حمیت اور پاس شرع شریعت میں اپنے دوست تو یک  
 طرف اپنی اولاد کے ساتھ ہی رعایت و رحم نہیں کرتے تھے اور اون کے حق میں جو حکم خدا اور خدا  
 کے رسول کا ثابت ہوتا گو ظاہر میں کیسا ہی مسرت خیز سمجھا جانا اوسکو عین نفع خیال کرتے تھے۔  
 خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے جگر گوشہ پر جو بوقت زنا کی حد جاری کی دیکھنے والوں  
 کے جگر پانی ہو گئے اون کا انتقال ضربات درہ سے اوسی وقت ہو گیا خلیفہ کے روبرو تمام حاضرین  
 کی جو حالت تھی وہ بیان سے باہر ہے اونکے جگر گوشہ پر ضرب پر ضرب پڑتی تھی اور فرزند سے کلام  
 کرتے جاتے تھے اور آخرت کی اُمید دلاتے تھے مگر خدا کے معاملہ میں رحم پدیری سے یکسو رہے  
 اور اونکو دنیا سے رخصت ہی کر دیا کیا ایسے دین کی نسبت کسی کو شبہ ہو سکتا ہے خلیفہ وقت اپنے  
 فرزند کو حدود اُسی میں جان سے مار ڈالے خلفائے راشدین کے ایسے مراتب اسلامی درجے  
 ادراک اور عقل ہیولائی سے باہر ہیں۔ کل اقوام میں ضلالت اور جہالت سے دین کا نام لیا جاتا ہے  
 مگر اوس کی حقیقت سے وہ بالکل بے بہرہ ہیں مسلمانوں نے موجود نبوی ترقی کی ہے دنیا کی قومیں اوسکو تسلیم کر چکی  
 ہیں کہ اس سے بڑھ کے اور ترقی ممکن نہیں ہے مگر وہ نبوی ترقی نہیں تھی بلکہ دینی ترقی تھی کہ وہ دین  
 حق کی اشاعت پر اپنے خدا اور رسول کی طرف سے مامور تھے کفار کو اسلام کی دعوت دیتے تھے

جب وہ دین کے قبول کرنے سے سرکشی کرتے تو اون پر اونکی تنبیہ واجب ہوتی تھی اس لئے کہ وہ مامور بقتال مشرکین و کفار تھے اس ضمن میں ملکی فتوحات بھی ہو جاتے تھے بالعقد ملک گیری اور دنیوی ترقی کا اونکے قلوب صافیہ میں خطرہ تک بھی نہیں گزرتا تھا اون کے مفصل حالات معاشرے سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اونہوں نے دنیا سے کیا نفع اور کیا واجب کوئی ملک فتح ہوا قاضی مفتی محاسب احکام دینی اور فضل خصوصیت وغیرہ کے لئے مامور ہوئے مسجدین تعمیر کی گئیں موزن پیش امام خطیب مقرر کیے گئے اون کے لئے شہر یہ اور محاشین اور فقرا کے واسطے اوقات معین کئے گئے علماء صلحا کے واسطے اور ارمقہ فرماے گئے بیت المال قائم ہوئے یتیم سکیں بیوہ وغیرہ مستحقین کی پرورش کے دستور جاری کئے گئے یہ جملہ امور حسب فرمان خداوند جل و علی قرآن شریف کے مطابق انجام پاتے تھے اصحاب کرام کی جان نشانیوں سے اسلام نے اتنی ترقی کی کہ عرب و عجم کی اسلامی حیثیت سے ایک شان ہو گئی اور ہر جاے اور ہر مقام میں ناتوس کی جاے اعدا کبر کی صدا مین بلند رہتین -

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کل حالات معاشرت اور واقعات نبوت ابتداء زمانہ ولادت سے آخر وقت وفات تک اسلامی مومنین نے نہایت شرح و بسط اور بغایت تنقید اور تحقیق سے لکھے ہیں جن کے مطالعہ سے اصحاب قلوب صافیہ اور ارباب بصیرت کو اسلامی عظمت اور شان نبوت کا اندازہ ہو سکتا ہے اور رسالت تاب علیہ التحیۃ والتسلیمات کے خاتم النبیین اور منظر اتم ہونے کی پوری پوری تصدیق ہو سکتی ہے علماء امت محمدیہ اساطین دین متین اور حامیان شرع مبین اور فدائیان اسلام اور مخلصان نبی کریم اور خاصان بارگاہ حق جل و علی اور سابقین اولین وہی ہیں جو ہر کاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک واقعہ میں موجود اور ہر ایک معرکہ میں شریک تھے اور انہوں نے کمالات نبوت اور ہجرات باہرات اور اخلاق حسنہ اور شامل شریفہ اور شجاعت و بہمت اور سخاوت اور مروت اور حلم و حیا اور عنقاوی امت اور شفقت و غیاور رحمت عامہ کا مشاہدہ ذات اقدس نبوی سے کیا ہے اور دیانت اور صداقت اور عدالت سے اون واقعات کو نقل کیا ہے یہ ناقلان اخبار اور راہ یان احادیث جملہ اصحاب اور تمام امت محمدیہ سے اشرف اور افضل اور علیٰ ہر انہیں کی قوت اجتہادی سے اسلام نے ترقی اور رونق پائی ہے ان کے فضائل اور شرف میں جو آیات قرآنی اور احادیث نبوی وارد ہیں اونکا بہتیت مجموعی اس موقع پر نقل کرنے کی چند ضرورت نہیں ہے کہ کتب سلف میں مدون ہیں جن پر اہل علم کو اطلاع ہو مگر اس موقع پر مختصر طور سے

اون کی فضیلت اجمالی طور سے اس مقام پر میں علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے نقل کرتا ہوں تاکہ اہل بصیرت اوس سے محفوظ رہوں اور میری تالیف کو اون اکابر سلف کے تذکرہ شرف اور تشابہ سے شرف قبول حاصل ہو اور یہ امید ہے مصرعہ بیان لایہ نیکانہ بخشش کریم علامہ مدد روح فرماتے ہیں کہ طالب دین جس چیز پر غور کرے اور عالم جس چیز پر متوجہ ہو کتاب اللہ کے بعد وہ چیز سنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس لئے کہ سنن اللہ تعالیٰ کی اوس مجلس مراد کی مفسرین جو کتاب اللہ میں ہے۔ اور سنن اللہ تعالیٰ کی حدود پر دلالت کرتی ہیں۔ اور کتاب اللہ کی مفسرین اور صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا خاص راستہ ہے۔ جو آدمی سنن کا اتباع کرتا ہے وہ ہدایت پاتا ہے اور غیر سنن گئے جو کوئی اپنا مسلک اختیار کرتا ہے وہ گمراہ ہو جاتا ہے اور بٹکتا پھرتا ہے جو شخص سنن کو حفظ کرے اور دین میں ثابت رہتا چاہے تو اس کو اون بزرگان دین کی معرفت لازم ہے جنہوں نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سنن آدمیوں کی طرف نقل کئے ہیں اور اون کو حفظ کیا ہے اور اون کو مخلوق کو پہنچایا ہے وہ بزرگان دین صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں وہ صحابہ امت کے تابع ہیں انہوں نے جو سنن نقل کئے ہیں اون سے دین کی تکمیل کی ہے اور اون سے مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی محبت قائم ہوئی ہے جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت شریف میں رہا۔ اور اُس نے آپ کی نصرت کی اور اللہ تعالیٰ اوس سے خوش ہو رہا اوس سے زیادہ عادل کوئی شخص نہیں ہے اور تزکیہ میں اوس سے افضل اور تعدیل میں اوس سے اکمل نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوس کی ہم صحبتی اور دین کی حمیت اور رحم دلی اور عبادت کو اس آیت شریفہ میں بیان فرمایا ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعاً سجداً یبغون فضلاً من اللہ ورضواً سواہم فی وجہہم من انوار سجود آخر آیت تک یہ صفت ائمہین اصحاب کی ہے جو آپ پر ایمان لائے اور آپ کو انہوں نے قوت اور نصرت دی اور آپ کی صحبت میں رہے جن لوگوں نے آپ کو دیکھا ہے وہ کل ایسے نہیں ہیں اور جو لوگ آپ پر ایمان لائے ہیں وہ کل ایسے نہیں ہیں چنانچہ تم اون کی دینی منزلتوں اور ایمانی مراتب کو دیکھتے ہو اور جو لوگ کہ اصحاب فضل ہیں اور اون کو بعض پر فضیلت اور تقدم ہے اس کو بھی تم دیکھتے ہو اس فضیلت کا انکار اس لئے نہیں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صلی علیہ نے بعض انبیاء کو بعض انبیاء پر فضیلت دی ہے اور یہی سچی تمام مسلمانوں کی شان ہے کہ ایک پر ایک فضیلت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے والسا بقون الما کونون من المہاجرین والانصار والذین





اور یہ امر معلوم ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مہاجرین کثرت خیر فرمایا ہے یعنی تم لوگ امت کے اور لوگوں سے اچھے ہو اس ارشاد میں یہ اشارہ ہے کہ ان کے بعد جو لوگ ہونگے انکو اون پر فضیلت میں تقدم ہے اور ابن عباسؓ سے کثرت خیر امت میں یوں روایت ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ کو گئے تھے اور ابن عباسؓ نے ان اصحاب کی طرف اس لئے اشارہ کیا ہے کہ جن لوگوں نے ان سے دین میں خلافت کیا انہوں نے اون سے یہاں تک جنگ کی کہ وہ دین میں داخل ہو گئے اور السیسی البوہریہ اور مجاہد اور حسن اور عکرمہ نے کہا ہے خیر الناس للناس الذین یقاتلونہم حتی یدخلوہم فی الدین طوعاً وکرہاً جب یہ امر ہے کہ اصحاب نے کفار سے جنگ کر کے اون کو دین میں داخل کیا تو اس میں مہاجرین اور انصار سب برابر ہیں اور عامر شعیبی سے یہ روایت ہے کہ مہاجرین اولین وہ اصحاب ہیں جنہوں نے بیعت رضوان کی ہے اور سعید بن المسیب سے روایت ہے اون کے پوچھا گیا کہ مہاجرین اولین کا یہ نام کیونکر رکھا گیا اونہوں نے کہا کہ مہاجرین اولین وہ اصحاب ہیں جنہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو قبلوں کی طرف غزائے پڑھی ہے اور وہ اصحاب مہاجرین اور انصار دونوں میں سے ہیں علما کے قول مہاجرین اولین کا معنی وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے قول والسا بقون الاولون میں المہاجرین والا انصار کا معنی ہے اس لئے کہ ان سب اصحاب نے دونوں قبلوں کی طرف غزائے پڑھی ہے اور بیعت رضوان کی ہے اسباب میں دو سے اتوال بھی ہیں اور البوہریہؒ سے کثرت خیر امت کے معنی میں یہ روایت ہے کہ تم کفار کو زنجیروں میں قید کر کے لاتے ہو اور اونکو اسلام میں داخل کرتے ہو اس لئے خیر امت ہو اور مجاہد سے یہ روایت ہے کہ خیر امت اس شرط سے ہے اللہ تعالیٰ نے یہ شرط بیان فرمائی ہے یا مردون یا لمرءوف و مینون عن الشکر و یومنون باللہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے من سرہ ان یموت من تلک الامۃ فلیودشہ اللہ فیہا بعض علما نے کہا ہے کہ کثرت خیر امت کا معنی یہ ہے کثرت خیر امت فی اللوح المحفوظ لوح محفوظ ذکر اور کتاب ہے اور اس معنی پر اون علما نے اللہ تعالیٰ کے قول و بیعت رجعتی کل شیء فاکتبنا لہذین یشقون سے واستبحوا اللہ الذی انزل معہ اولئک ہم المفلحون تک استدلال کیا ہے اور امام مالکؒ سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جبکہ ملک شام میں داخل ہوئے تو ایک کتابی نے اون کو دیکھا اور یہ کہا کہ عیسیٰ بن مریم کے وہ اصحاب جو آڑوں سے چیرے گئے اور سولی پر چڑھائے گئے وہ لوگ ان لوگوں سے اجتماد میں زیادہ سخت نہیں تھے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیر الناس قرنی تم الذین یلوونہم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیر الناس قرنی اتم الذین یلوونہم تم الذین یلوونہم اس حدیث کے راوی نے کہا ہے کہ کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قرن شریف کے بعد دو قرن ذکر فرمائے

ہین یا تین قرن قرن ایک سو بیس سال کی مدت ہے۔

اور عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے قلوب پر نظر ڈالی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے قلوب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کو خیر پرایا اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخلوق سے برگزیدہ کیا اور اپنی رسالت پر بھیجا اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب کے بعد اپنے بندوں کے قلوب کو دیکھا تو آپ کے اصحاب کے قلوب کو اپنے بندوں کے قلوب سے خیر پرایا اور آپ کو اپنے نبی کا وزیر کیا وہ اصحاب اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف سے کفار کے ساتھ جنگ کرتے تھے۔

ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے قول قل الحمد لله وسلم علی عباده الذین اصطفیٰ کی تفسیر میں یہ روایت ہے کہ وہ برگزیدہ بندے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں۔

قتادہ نے سعید ابن المسیبؓ پر چا کہ ماجرین اولین اور دوسرے اصحاب میں کیا فرق ہے سعیدؓ نے کہا کہ جن اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے وہ ماجرین اولین ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف سولہ مہینہ تک نماز پڑھی اور بدر سے دو مہینہ پہلے قبلہ کی طرف پھر گئے سابقین اولین وہی اصحاب ہیں جنہوں نے دو قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے اور نبی سے روایت ہے کہ ماجرین اولین اور باقی ماجرین کے درمیان وہ بیعت رضوان فاصل ہے جو حدیبیہ میں لی گئی ہے اور بعض نے فسخ مکہ کا فرق کیا ہے اور محمد بن کعب اور عطاء بن یسار سے اللہ تعالیٰ کے قول والذین من المهاجرین والانصار کے باب میں یہ روایت ہے کہ وہ اصحاب اہل بدر ہیں اور قتادہ سے اللہ تعالیٰ کے قول کو تو انصار المدینہ یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ستر آدمی آئے اور انہوں نے تحت عقبہ بیعت کی اور انہوں نے آپ کی نصرت کی اور شہید کیا یا نہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے دین کو غلبہ دیا۔

عمرہ سے یہ روایت ہے کہ چوتھ مرد انصاری آئے اور وہ آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تقدیر رسالت کی آپ نے ان کے ساتھ جانے کے واسطے ارادہ فرمایا انہوں نے عرض کی کہ ہمارے آپس میں جنگ ہے اگر ایسی حالت میں آپ ہمارے پاس تشریف لاویں گے تو ہم کو یہ خوف ہے کہ جس امر کا آپ ارادہ فرماتے ہیں وہ ہم سے انہوں نے آپ سے آئندہ سال کا وعدہ کیا اور یہ عرض کی کہ ہم اب جاتے ہیں شاید اللہ تعالیٰ اس جنگ کی اصلاح کر دے وہ جنگ لغاث تھی اور یہ گمان تھا کہ اس جنگ کی اصلاح نہ ہوگی سال آئندہ میں آپ کے پاس اور ان کے وہ نو مرد آئے جو آپ پر ایمان لائے تھے آپ نے ان نو مردین سے بارہ مرد نصبا اختیار کئے۔

غیلان بن جریر نے انس بن مالک سے پوچھا کہ انصار کا نام اللہ تعالیٰ نے انصار رکھا ہے یا تم لوگ اس سے پہلے اپنا نام انصار رکھتے تھے انس نے کہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس نام انصار رکھا ہے۔

ابن عبید الریح نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی عدالت اور دنیا اور امانت کی تعریف کی ہے اور انکو خاص اعلیٰ درجہ دیا ہے تاکہ جمیع اہل ملت پر انکی یہ حجت قائم ہو کہ انہوں نے فرضیہ اور سنت کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان مثل صحابی کامل الخ فی الطعام لا یصلح الطعام الا بالملح حسن نے فرمایا ہے کہ ہمارا نمک چلا گیا ہماری اصلاح کیونکر ہو سکے اور ابو مجن نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان الروت امتی ابو بکر و اقوامہ فی امر اللہ عمر و احمد قبا

حیا و عثمان واقضا ہما علی و اقر رہا ابی و اقرضہما زید و اعلمہما بالحلال و الحرام معاذ بن جبل و کل امتہ امین و امین ہذہ الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح اور دوسری حدیث ابو سعید الخدری سے یون مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ارجم امتی بہا ابو بکر و اقوامہ فی دین اللہ عمر و احمد قبا

حیا و عثمان واقضا ہما علی ابن ابی طالب و افرضہم زید و اقرہم کتاب اللہ ابی ابن کعب و اعلمہم بالحلال و الحرام معاذ بن جبل و امین ہذہ الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح و ابو ہریرہ و عمار و عمار

للعلم و عن سلمان علم لا یردک و ما اظلمت الخضر و لا اقلت الغیر من ذی لیسۃ احدی من ابی و زابن عبد الریح نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک جماعت کی اوس فضیلت بزرگی بیان فرمائی ہے کہ ہر ایک صحابی اوس فضیلت اور علامت کے ساتھ مختص ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی کوئی حدیث روایت نہیں کی گئی کہ اپنے اصحاب میں سے کسی کو کسی پر فضیلت دی ہوتی لیکن اصحاب کے فضائل میں سے وہ فضیلت ذکر کی گئی ہے جس سے

اصحاب کے مراتب اور منازل اور دین اور علم پر استدلال کیا جاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاشرت میں زیادہ رحیم اور زیادہ مکرم اور محاسن اخلاق میں اس سے زیادہ عالم تھے کہ اصحاب میں سے کسی زیادہ فضیلت رکھنے والے کو یوں مخاطب فرماتے کہ اس کا غیر اس سے افضل ہے بلکہ اپنے

اصحاب میں جو لوگ کہ سابقین تھے اون کو فضیلت دی ہے اور جو اصحاب جس فضیلت سے اختصاص رکھتے تھے اون کو اون اصحاب پر فضیلت دی ہے جنہوں نے اون کے مراتب کو نہیں پایا ہے اور اون سے فرمایا ہے لو افق احدکم مثل احد ذہی ما یبلغ مداحہم ولا نصیغہ یہ مطلب اللہ تعالیٰ کے اس قول کے معنی میں سے ہے لایستوی منکم من الفق قبل الفع و قائل اولئک اعظم درجہ من الذین افقوا

من بعد وقالتوا کلاماً وعد اللہ الحسنی اور یہ امر محال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن لوگوں  
 سے جنگ کی ہے وہ ادن لوگوں کے مساوی ہو سکیں جنہوں نے آپ کی طرف سے جنگ کی ہے  
 ایک شخص جنگ بدر میں حاضر نہیں ہوا تا وہ ایک وقت حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 کے آگے چل رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تشریف میں یہی من ہو خیر منک اور  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب جلیل الشان کے فروغ ایمان اور ایقان کے کمال  
 کی طرف اشارہ فرمایا ہے جس سے عامر بن نضیر کو ہدایت اور معرفت کا کامل ذریعہ ہے اصحابی کا بیجوم باہیم  
 اقتدریم استہتیم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے بغض اور عناد سے ممانعت  
 فرمائی ہے اور ان کی محبت کے واسطے تحریریں کی ہے اس لئے کہ دین اصحاب کی محبت پر ہو تو ہے  
 اگر اصحاب کے ساتھ ایک ذرہ کی برابر کوئی شخص بغض رکھے گا یا اونکی شان کی منقصت اور مرتبہ کی  
 تفریق کا خیال دل میں لائے گا ایسا عقیدہ فاسدہ اس کو دین حق سے دور کر دیکار اسکا ایسا خیال رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے بغض کا تلزم ہو گا آپ نے فرمایا ہے اللہ اللہ فی اصحابی من احبهم نجی احبهم  
 ومن ابغضهم ابغضنی اعضاءہم ومن اذا ہم فقد اذانی ومن اذا فی نقض اذی اللہ ومن اذی اللہ فیرشک  
 ان یاخذہ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت سے  
 اصحاب کے نفوس زاکرہ کے جو مراتب صدق و یقین تھے ملامت اعلیٰ کے مقدس فرشتوں کو وہ  
 مراتب حاصل نہیں ہوئے اس لئے کہ وہ اپنے نفس کی بجات محض عبادت الہی سے چاہتے  
 ہیں اور اون کے وہ نفوس انسانی نہیں جن سے رغبات خلاف مرضی اللہ تعالیٰ جل شانہ وقوع میں  
 آسکیں اصحاب کو ابائیگی سلسلہ ارکانی اور تعلق نفس ہولانی کی شان میں جو تقدس تھا وہ اونکے  
 شرافت نفسیہ کو ملائکہ کے درجات سے ترقی دے رہا تھا کوئی نعل اون سے بمقتضاے خواہش  
 انسانی خلاف مرضی خدا و رسول ہما در نہیں ہوا اور باوصف قدرت اسباب و نیروی اور سامان دولت  
 کے وہ نہایت ضعیف اور تنگی کی حالت میں اپنے نفوس کو رکھتے تھے اور راہ دین میں حیات سے  
 حیات کو اشرف اور افضل سمجھتے تھے اور کوئی عمل خلاف عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون سے  
 وجوب میں نہیں آتا تھا اصحاب کے یہ مراتب وہ ہیں جو دنیا کے لٹاک اور عباد اون کی خوبیوں پر نظر کر کے  
 اپنے آپ کو صاحبین اور برابر بناتے ہیں لیکن اون کا شرف اور فضیلت اون کو حاصل نہیں ہو سکتی  
 اس لئے کہ وہ شرف اور فضیلت محض باقتباس انوار قربت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھی جبکہ  
 کسی کو وہ فیض حضور حاصل نہیں ہے تو اصحاب کے وہ مراتب اور منازل بھی اس کو حاصل نہیں ہو سکتے  
 اصحاب نبی بڑا عظیم القدر جلیل الشان لفظ ہے جس کا مفہوم قدرتی کمالات کا منشا ہے جیسے اونکے

مراتب دنیا میں مسلم تھے ویسی قیامت کے دن اون کو اون مراتب کے موافق کل امتوں پر فضیلت ہوگی قیامت کے دن ہر ایک نبی کی اُمت اپنے نبی کی شفاعت سے یا اوس ہوگی اور امت محمدیہ کے اعظم اکابر امت محمدیہ کے گناہ گاروں کی شفاعت کریں گے جو پیغمبروں کا منصب ہے وہ اون کا منصب ہوگا اور اس سے بڑھ کے اون کا مرتبہ آخرت میں یہ ہوگا کہ جیسے وہ دنیا میں عدول تھے اون کے عدول ہونے کی حجت کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز منکرین انبیاء کے الزام کے واسطے قائم کرے گا اور دوسرے انبیاء کی امتوں کا فیصلہ محفوظ کرے یا جلشانہ اون کی شہادت حق پر ہوگا ابو سعید الخدری نے

روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یحییٰ النبی ومعه رجلان و یحییٰ النبی ومعه اثنتان و اکثر من ذلک و اقل فیقال لہ بل بلغت توک فیقول نعم فیدعی قومہ فیقال بل ملکتم فیقولون لا فیقال من شہدک فیقول محمد و امۃ فیدعی امۃ محمد فیقال بل بلغ ہذا فیقولون نعم فیقول و ما علیکم بذلک فیقولون اخبرنا نبینا بذلک ان الرسل قد بلغوا فصدقتناہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد مبارک ہے جلناکم امۃ وسطا لکل قوم شہدا علی الناس و یکون الرسل علیکم شہیدا ایسی امت عدول کی نسبت ہے جبکہ امت محمدیہ کی سماعی شہادت قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جلشانہ کے حضور میں دوسرے انبیاء کی امتوں کے باب میں مقبول اور معتبر ہوگی تو اون کی وہ شہادت جو احکام دینی اور واقعات اور حالات اور معجزات باہرات ختم الرسالت کے باب میں ہے کون حق میں اوس کے قبول اور صدق میں شک کر سکیگا اس لئے کہ منکرین احکام اور معجزات رسالت کا واقعہ ہم سابقہ کے منکرین سے زیادہ تر عزت ناک ہوگا اسکو اصحاب صدق و یقین اور ارباب تحقیق و ايقان بخوبی سمجھے ہوئے ہیں اور رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اُمت کو دینی معاملات اور ذاتی مراتب اور معجزات باہرات اور کل منازل بنوت سے آگاہ فرما دیا ہے اور امور غیر حقہ کے اثبات اور نفی حق سے تمبیہ کر دیا ہے یہ حدیث شریفہ جمیع مراتب ہدایت کو شامل ہے من کذب علی استخرا علیہ و مقعدہ من النار اصحاب جلیل شان کی شان اس سے زیادہ رافع ہے کہ وہ اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں تجاوز عن الحد کریں بلکہ ادنی امتی ہی اس قسم کا خیال اپنے دل میں لائے کہ کفر سمجھے گا کہ وہ اپنے نبی کے مراتب اور منازل اور ارشادات کو کسی شاہد سے بیان کرے غرض اصحاب مکرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شان عالی ہے کہ ہمارا مذاہم کے لائق نہیں ہے کہ ہم اون کے فضائل بیان کر سکیں جبکہ خود حضور اقدس نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے فضائل کو کل خلافت پر ترجیح دی اور یہ فرمایا ہے ان الصبر و جل نظر فی قلوب العباد فلم یجد قلبا اتقى من قلوب صحابی و ذلک اختارہم فجعلہم اصحابا فاستحسنہم افعد اللہ

حسن و ما استفتحوا عند اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ نے اہل بندوں کے دل دیکھے میرے اصحاب کے  
 دلوں سے زیادہ پاکیزہ کوئی دل نہیں پایا اسلئے اون کو پسند کیا اور اون کو میرے اصحاب  
 کیا جس چیز کو وہ اچھی سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھی ہو اور جس چیز کو وہ بری سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ  
 کے نزدیک بری ہے جب اصحاب کے حسن اور قبیح کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اعتبار ہے تو کل مخلوق  
 کو اون کی ہدایت اور اون کا ارشاد تسلیم کرنا عین ایمان ہے اور دوسرین چون و چرا کا کسی مسلمان کو  
 موقع نہیں ہے البتہ واضعان احادیث اکثر گذرے ہیں مگر وہ اسلام کے فرقے حق سے نہیں  
 تھے بلکہ وہ طحیرین کے متبع تھے اور دین محمدی میں رخنہ اندازی اون کا مقصود تھا اس لئے اونہوں  
 نے وضع احادیث کی بنیاد ڈالی اور بڑی بڑی خرد فریب عمارتیں اہل دین کے سامنے برپا کیں مگر  
 نور ہدایت نے اہل دین کے ظلمات نفسانی سے جلد خبر دے دی اور اکابر عظام دین اوس کے ہدم  
 کی طرف جلد متوجہ ہو گئے اور اون متبیین کا اونہوں نے کلیۃً استیصال کر دیا اب صاف  
 میدان ہے دین میں کین سپت و بلند اور نامہوار خیالات باقی نہیں رہی مگر جن نفوس ظلمات کی  
 غایت اور جہالت کہ شرع شریف کے مسلک سے دوسرے جادہ کی طرف منحرف ہوئے وہ تحقیقی  
 ہو ایسے گروہ بیشک وہ کو دنیا اور آخرت میں لعنت کا طوق سزاوار سمجھا گیا ہے اور اوسکو وہ قبول ہی  
 کر چکے ہیں اس لئے کہ اگر اون کو نیک سر انجامی کی خواہش ہو تو اور اون کے قلوب میں کچھ بھی بوند  
 ہدایت کا اثر پیدا ہوتا تو وہ فوراً اپنے عبرت ناک احوال سے ضرورتاً توبہ ہو جاتے اور الیہ ارا اسلام اور  
 ظہور حق کے لوازم اون کے شمع راہ ہدایت ہو جاتے ایسے تیرہ ہنادون سے خطاب ہی  
 سزاوار نہیں ہے۔

بر کیف اصحاب بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے طبقات ہیں اون میں ہر ایک طبقہ کے  
 مراتب معروف ہیں مسلمانوں میں جو اہل حق اہل سنت و الجماعہ ہیں اونہوں نے اون اصحاب کے  
 عدول ہونے اور شرف نفسیہ اور فضائل ذاتیہ پر اجماع کیا ہے اور اون کے اقوال اور افعال کو  
 منہجی محاللات میں حجت جانا ہے اسلئے کہ انصار حق کے سوا اونکی کوئی غرض اور غایت نہیں تھی اور  
 اون کا فرض منصبی بحسب ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم والصلوٰۃ والسلام اشاعت اور ترویج آئین اسلام  
 تھا کتاب اللہ کی تفسیر جو خبر صادق سے استماع کی اور احادیث میں احکام حلال و حرام اور حقوق  
 اللہ اور حقوق عباد اور شر و نشر اور جہد و قدر اور وقعت دین اور ذلت کفر و شرک اور اسرار بخت  
 انبیاء اور مراتب رسل و ملائکہ اور منازل صلحا و عباد تھے ان جملہ امور کو نہایت عدالت اور ضبط اور  
 اتقان سے امت کے واسطے بیان کر دیا تاکہ عامہ مسلمان اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول کے

حکم پر جلیں اور کفار اور مشرکین پر بدین اور شدید عین معاندین کے مکر اور غواہیت سے مجتنب رہیں اور اپنی زندگی تعلیم و تعلم آئین دین اور اتباع سنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور عبادت الہی میں صرف کریں جیسے احکام شرعیہ اور حوادث وہی میں انہوں نے ہزاروں حدیثیں روایت کی ہیں ویسی ہزاروں بلکہ لاتعداد لاتخصی حدیثیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ولادت سے آخر وقت وقات تک نقل کی ہیں اور ام نبوت کی بدایت اور ترقی اسلام اور جنگ کفار اور فتح بلاد مشرکین اور حسن معاشرت اور محاسن اخلاق اور ذاتی اور صفاتی کمالات خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہایت وثوق اور معتبر طرق سے روایت کیا ہے علمائے امت محمدیہ نے جو ان ائمہ دین اور مجتہدین اولین کے متبع ہیں اور معتبر روایات کی تدوین اور ترتیب میں نہایت درجہ اہتمام کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شامل شریفہ اور خصائل منیفہ اور معجزات کو اپنی اپنی کتابوں میں جمع کیا ہے اور امت محمدیہ کو اپنے اس احسان نمایان سے تادور قیامت ممنون منت فرمایا ہے اور جمع تالیفات پر عام طور سے ہر ایک شخص کو مطلع ہونا ناممکن ہے اور ہر ایک عالم کی نظر سے جملہ کتب کا گزرنہ قریب قریب ناممکن کے ہے لیکن خاص اور سبب اور نامور کتابوں میں جن میں محدثانہ اصول پر تنقید حدیث اور طرق و شواہد معتبر کا التزام ہے کتاب جلیل الشان عظیم المقدّر رفیع المرتبہ آفتاب مطلع شائل نبویہ متنازل خصائص مصطفویہ کفایت الطالب للیب فی خصائص الجہیب المعروف بخصائص کبریٰ کا وہ اعلیٰ درجہ ہے جیسے کو اکب میں بدر کیا بہشت میں کوثر کا اس کتاب کی عظمت اس کے نام ہی سے روشن ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات نبوت اور معجزات باہرات اور صفات کا بڑا ذخیرہ ہے اور اس کے مصنف نے علمائے مستند کی کتب معتبرہ سے اس کے احادیث کا انتخاب اور ترتیب احسن ترتیب سے کی ہے اس کتاب اعجاز معدن میں وہ آیات اور معجزات اور کمالات مراتب خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان کئے ہیں کہ جن کے مطالعہ کے بعد کافر اسلامی شان سے متحیر اور مسلمان عظمت و جلال نبوت سے مفتخر ہوتا ہے مولف نے اس کتاب جلیل الشان کی شان میں چند فقرات لکھے ہیں جو بحسب القصاص حقیقی تعریف کا مصداق ہیں اور ان الفاظ عربیہ کی رشاقہ اور صفائی کی لطافت کا وہ لطف اگرچہ اردو ترجمہ میں مفقود ہے لیکن اشارہ اور کنایہ بھی ایسے مقامات میں فصحا اور بلغا کے حفظ طبیعت کے واسطے کافی ہوتا ہے اس نظر سے اس مقام پر ان کا خلاصہ لکھا جاتا ہے۔

## دیباچہ مؤلف کتاب خصائص کبریٰ شیخ جلال الدین سیوطی

یہ وہ کتاب ہے کہ مقررین اس کی فضیلت کی شہادت دیتے ہیں یہ وہ برسنے والا ابر ہے جو قریب اور بعید اس سے زندہ ہیں یہ کتاب بڑی نفیس اور جلیس ہے اور دوسری کتابوں میں اس کا وہ مرتبہ ہے جو مرتبہ گوہر لیکتا کا تاج میں ہوتا ہے اور دوسری کتابوں میں اس کتاب کی وہ عظمت ہے جو قرآن شریف کی آیتوں میں آیت سجدہ کی عظمت ہے یہ وہ یلغ ہے جس کے غرر سیدہ اور پختہ ہیں یہ وہ گلزار ہے جس کی بکلیوں کی بوہک رہی ہے یہ وہ کتاب ہے جس کے مضامین کے انوار اور مطالب کے چاند تابان ہیں اس میں جو آیات بیان کئے گئے ہیں ان آیات نے اس کے اختیار کی تصدیق کی ہے یہ وہ درخت ہے جس کی شاخیں بالیدہ اور اوسکی ٹہنیاں پتوں سے سرسبز ہیں اس کتاب کی حدیثوں کے مستون اور اسناد و نہایت نسخ کے ساتھ ہیں یہ وہ کتاب ہے جس کا پڑھنے والا اور سننے والا اجر پاتا ہے جو مطالب کے مینے بیان کئے ہیں وہ محفوظ ہیں اور ان کو مینے قول ثابت سے ان کے مقامات پر ثابت کیا ہے یہ کتاب عرصات قیامت میں میرے واسطے وہ نور ہوگا جو میرے آگے اور پیچھے دوڑے گا۔ یہ وہ کتاب ہے کہ جو مرد شجاع شدید القویٰ جن مطالب کے بیان سے گنگ اور سست ہو گیا ہو اس کتاب نے ان مطالب کو جمع کر دیا ہے اور محفوظ رکھا ہے۔ یہ وہ کتاب ہے کہ جمع اور اتقان میں اپنی نوع پر فائق ہے یہ کتاب ایقان سے ہدایت یافتہ لوگوں کے سینوں کو کہولتی ہے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اس کتاب سے ان کا ایمان زیادہ ہوتا ہے کاتبان کرام اور ابرار نے جن مطالب کو لکھا ہے ان کا یہ دیوان ہے اور ائمہ حدیث نے جن احادیث کو مقبول اسامیہ سے نقل کیا ہے ان سب احادیث کو اس نے لے لیا ہے جن معجزات باہرات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مختص ہیں اور جو خصائص آپ کے روشن چاند کا اشراق رکھتے ہیں یہ کتاب ان کو شامل ہے جو حدیث کہ وارد ہوئی ہے اس کو مینے اس کتاب میں لکھا ہے اور جو حدیث کہ رد کی جاوے اور جو اخبار کہ موضوعہ تھے ان سے مینے اس کتاب کو پاک کیا ہے اور طرق اور شواہد کا متبع کیا ہے جو وقت کوئی حدیث سننے کی حیثیت سے ضعیف واقع ہوئی تو ان شواہد اور طرق متعذرہ سے اوس کا ضعف دفع ہو گیا اور اس کتاب کو مینے ایسے بہت سے اقسام سے ترتیب دیا ہے جو وہ منتظم ہیں اور ایسے ابواب سے مرتب کیا ہے جو متلاحق ہیں الحمد للہ یہ کتاب اپنے فن میں



ایسی کامل ہو گئی ہے کہ مومنوں کے سینے اور جو گردہ کہ آئینہ ہیں اون کے دل اس سے کشادہ ہو کر  
 ہیں مستکربین مفسدین اور مبتدعین اور ملحدین اور فلاسفہ متحردین اس کتاب سے غفیناک ہون گے  
 اس کتاب کی تالیف سے میں نے نیک سرانجامی کی امید کی ہے جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرتا ہے  
 وہ ہدایت یافتہ ہون میں سے ہوتا ہے۔ غرض جیسی یہ کتاب جلیل الشان عظیم القدر ہے ویسی اسکے  
 مصنف علامۃ العصر فرماتے اندر نظر آیات کمالیہ مصداق اسرار متعالیہ اسوۃ العلماء الزاہدین قدوة الفضلاء  
 المتحرین الامام الہمام المفسر المحدث الفقیہ الشیخ جلال الدین السیوطی ہیں آپ کا نام مبارک مشرق  
 سے مغرب تک مثل آفتاب جہان تاب کے روشن ہے اور دنیا میں آپ کی تصانیف کا شمار  
 وایر اور سائر ہے۔ بقدر ضرورت آپ کے علمی حالات اور ابتدائے واقعات درس و تدریس اور تصانیف  
 جو خود مصنف علامہ نے اپنے قلم سے کتاب حسن المحاضرہ فی اخبار مصر القاہرہ میں زبیر رقم  
 کئے ہیں تینا اس مقام پر نقل کیئے جاتے ہیں تاکہ ناظرین کو حذور و حافی حاصل ہو۔

آپ کا نام مبارک عبدالرحمن بن الکمال ابی بکر بن محمد بن سابق الدین بن ابو محمد عثمان  
 بن ناظر الدین محمد بن سیف الدین خضر بن نجم الدین ابی الصلاح ایوب بن ناصر الدین محمد بن الشیخ  
 ہمام الدین الہمام الخضیری السیوطی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا ترجمہ اس کتاب میں اون  
 محدثین کے اقتدا سے لکھا ہے جو مجھ سے پہلے گزرے ہیں یہ کم اتفاق ہوا ہے کہ اون علما میں سے  
 کسی نے کوئی تاریخ تالیف کی ہے مگر اپنا ترجمہ اوس میں لکھا ہے جن علمائے اپنا ترجمہ لکھا ہے اون میں  
 سے یہ علما ہیں۔ امام عبد الغافر الفارسی مصنف تاریخ نیشاپور۔ یاقوت الحموی مصنف معجم الادیان  
 لسان الدین بن الخطیب مصنف تاریخ غرناطہ۔ حافظ تقی الدین الفارسی مصنف تاریخ مکہ حافظ ابو الفضل  
 بن حجر مصنف قضاۃ مصر ابوشامہ مصنف الرویتین ابوشامہ ان علما میں اور ع اور ازہد ہیں پھر  
 مصنف نے اپنا ترجمہ یوں بیان کیا ہے۔ میرے جدا علی ہمام الدین ہیں یہ اہل حقیقت اور  
 مشائخ طریقت سے تھے ان کا احوال میں نے صوفیہ کے گردہ میں لکھا ہے ان سے اس طرف جو  
 میرے بزرگ تھے وہ اہل وجاہت اور اہل ریاست سے تھے ان میں سے وہ شخص ہے جو ایک شہر  
 کا حاکم ہوا ہے اور ان میں سے وہ شخص ہے جو ایک شہر کی تدبیر کا دالی رہا ہے اور ان میں سے وہ  
 شخص ہے جو تاجر تھا اور امیر شیخ کی صحبت میں رہتا تھا اور اوس نے اسیوط میں ایک مدرسہ بنایا  
 تھا اور اوس کے لئے اوقات مقرر کئے تھے اور بعض ان میں سے وہ شخص ہے کہ مالدار تھا  
 ان بزرگوں میں سے سوا اپنے باپ کے اس صفت سے متصف میں نہیں پہچانتا جس نے علم کی

خدمت اس طور پر کی ہو جو اس کی خدمت کا حق ہے اور میں نے اپنے باپ کا ذکر فقہائے شافعیہ کی قسم میں کیا ہے اور ہم لوگ خفیہ سے جو نسبت کئے جاتے ہیں اس کا علم مجھے نہیں ہے کہ یہ کیسی نسبت ہے مگر اتنا جانتا ہوں کہ خفیہ یہ لفظ دین ایک محلہ ہے اور مجھے ایک ایسے شخص نے کہا ہے جس کے قول پر میں اعتماد کرتا ہوں اس نے میرے والد مرحوم سے سنا ہے وہ ذکر کرتے تھے کہ ان کے حسب اعلیٰ نعمی تھے یا اہل مشرق سے تھے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ خفیہ کی نسبت محلہ مذکور کے ساتھ ہے۔

میری ولادت شب شنبہ ۸۳۶ھ جب ۸۳۶ھ آٹھ سو اسیاس میں ہوئی ہے اور میرے باپ کی حیات میں مجھ کو شیخ محمد مجذوب کے پاس اور ٹٹا کے لے گئے تھے شیخ محمد مجذوب کبار اولیا سے تھے اور شہد نقیسی کے جو امین رہتے تھے انہوں نے میرے واسطے برکت کی دعا کی تھی میرا نشو و نما میتی کی حالت

میں ہوا اور آٹھ سال سے میری عمر کم تھی میں نے قرآن شریف حفظ کیا پھر میں نے عمدہ اور مباح الفقہ اور اصول اور الفیہا میں مالک حفظ کیا اور سنہ چون سٹھ کے آغاز سے میں اشتغال علم شروع کیا فقہ اور نحو ایک جماعت شیوخ سے پڑھی اور علم الفرائض فرضی زمانہ شیخ شہاب الدین الشارحی سے پڑھا لوگ کہتے تھے کہ شیخ کا سن سو برس سے متجاوز تھا اس کا علم اللہ تعالیٰ کو بے شیخ سے میں شیخ کی وہ شرح جو مجموعہ پر تھی پڑھی اور سنہ چھیانوے کے آغاز میں مجھ کو تدریس عربیت کی اجازت ملی اور

اسی سنہ میں میں تالیف کی اول جو شے میں نے تصنیف کی شرح استعاذہ اور بسم اللہ تھی اور اس کی اطلاع میں نے اپنے شیخ شیخ علم الدین البلقینی کو دی شیخ نے اس شرح پر تقریظ لکھی اور میں شیخ کی صحبت میں بیاناتک رکھ کر تقریظ لکھی کہ شیخ نے وفات پائی شیخ کے بعد میں شیخ کے فرزند کی خدمت میں

رہا اور ان سے ان کے والد کی کتاب التدریب وکالت کی بحث تک پڑھی اور الحادی الصغیر عدد کی بحث تک سنی اور اول مباح سے زکوٰۃ تک اور اول تنبیہ سے قریب باب زکوٰۃ تک اور ایک قطعہ روضہ باب قضائے تک اور ایک قطعہ مکملہ شرح مباح زرکشی کا اور احیاء الاموات سے دسایک پڑھا

اور سنہ چہتر سے مجھ کو فتویٰ کی اجازت دی اور میری صدر نشینی میں حاضر ہوئے جبکہ شیخ کے فرزند نے سنہ اٹھارہ میں وفات پائی تو میں شیخ شرف الدین منادی کی خدمت میں رہنے لگا میں نے ان سے مباح کا ایک قطعہ پڑھا اور مباح کو میں نے ان سے سنا مگر چند محالیں سماعت فوت ہو گئے کہ میں

شریک نہ رہا اور بحث اور اس کی شرح کے درس میں نے اور فقہیہ مضافی سنی اور حدیث اور عربیت میں شیخ امام علامہ تقی الدین اشبلی حنفی کی خدمت میں چار سال تک مواظبت کی اور شرح الفیہ اور جمع الجوامع جو میں نے لکھی شیخ نے اس پر تقریظ لکھی اور اپنی زبان اور بیان سے اکثر پر میرے

تقدم کی گواہی دی اور ایک حدیث میں میرے مجرد قول کی طرف رجوع کیا علامہ نے شفا کے حاشیہ میں اسرا کے باب میں ابی النحر اسے ایک حدیث کی ایذا کی تھی اور اسکو ابن ماجہ کی تخریج سے منسوب کیا تھا علامہ جس حدیث کو جس سند سے لائے تھے وہ مجھ سے مخفی تھی اوس کے منظر سے میں نے ابن ماجہ کو کمولا اور اوس حدیث کو نہیں پایا میں کل کتاب پر گزر رہا تھا اوس حدیث کو ابن ماجہ میں نہیں پایا اس باب میں میں نے اپنی نظر کو متعم کیا دوسری بار میں ابن ماجہ پر گزرا اور اوس حدیث کو میں نے نہیں پایا پھر تیسری بار میں نے اوس کا اعادہ کیا اور اوس حدیث کو نہیں پایا اور اوس حدیث کو میں نے ابن قانع کی مجمع الصحا میں دیکھا میں شیخ کے پاس گیا اور خبر کی مجرد سنتے ہی اپنا نسخہ لیا اور قلم لیا اور لفظ ابن ماجہ کو ماردیا اور کتاب کے حاشیہ پر لفظ ابن قانع کو ملحق کر دیا میں نے اس امر کو عظیم جانا اور میرے دل میں جو شیخ کے عظیم مرتبہ کی وجہ سے ہیبت ہوئی تھی اپنے آپ کو اپنے نفس میں جھپٹ رہا تھا میں نے شیخ سے کہا آپ صبر کیجئے شاید آپ اس سے رجوع کر لیں شیخ نے کہا نہیں میں اپنے قول ابن ماجہ میں جلی برہان کی تقلید کی ہے یعنی بنی جو روایت کی ہے وہ جلی برہان ہے میں شیخ کے پاس رہتا تھا میں نے انکے شیخ نے وفات پائی اس کے بعد میں شیخ علامہ استاد الوجود محمد بن النکاحی کے پاس چودہ سال تک رہا اور ان سے فنون تفسیر اور اصول اور عربیت اور معانی وغیرہ پڑھے اور شیخ نے میرے واسطے عظیم اجازت لکھی اور میں شیخ سیف الدین حنفی کے پاس حاضر ہوا متعدد درسہائے کثافت اور توضیح کے حاشیے اور تانچیں المفتاح اور عہد میں مصروف رہا اور نہ چھپا سٹھ میں تھانف میں مشغول ہوا اور اسوقت تک میری تالیفات تین سو تعداد میں ہیں اور یہ تین سو کتابیں اون کتابوں کے سوا ہیں جن کو میں نے دھوڑا اور ان سے رجوع کیا اور بحمد اللہ میں نے بلاد شام اور حجاز اور یمن اور ہند اور مغرب اور تکرور کا سفر کیا اور جب کہ میں نے حج کیا تو بہت سے امور کے واسطے میں نے زعم کا پانی پیا اور اسو میں سے ایک یہ تھا کہ میری خواہش تھی کہ میں فقہ میں شیخ سراج الدین البلقینی کے رتبہ کو اور حدیث میں حافظ ابن حجر کے رتبہ کو پہنچوں اور آغاز سنہ اکثر سے میں نے فتوے لکھے اور آغاز سنہ بہتر سے میں نے الاما و حدیث کا التزام کیا اور سات علوم میں مجھ کو بے تحصیب ہوا وہ علوم یہ ہیں - تفسیر حدیث فقہ نحو معانی بیان تبریع ان علوم میں مجھ کو عرب اور بلغا خی عرب کے طریقہ پر تبحر حاصل ہوا نہ بطریق اہل علم اور اہل فلسفہ اور جس امر کا میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ ان سات علوم میں سے سوے فقہ کے جس علم کی طرف مجھ کو رسائی ہوئی ہے - اور جن نقول پر مجھ کو اطلاع ہوئی ہے اوس تک میرے اشیاخ میں کسی کو رسائی نہیں ہوئی ہے

اور کوئی شخص اس پر مطلع نہیں ہوا چہ جائے کہ میرے اشیاخ سے جو لوگ کم درجہ ہیں وہ مطلع اور واقف ہوئے نہ ہوں لیکن فقہ میں یہ دعویٰ نہیں کرتا بلکہ فقہ میں میرا شیخ مجھ سے زیادہ وسیع النظر اور زیادہ طویل الباع ہے اور ان سات علوم کو اس معرفت اصول فقہ اور جہل اور تقریفات اور ان کے سوا انشا اور ترسل اور قرآن فیض اور ان کے سوا اقراء ہے ان علوم کو مٹنے کسی ایک استاد سے نہیں پڑتا اور ان کے سوا طب ہے لیکن علم الحساب جو ہے وہ مجھ پر زیادہ دشوار ہے اور میرے ذہن سے زیادہ دور ہے جو وقت میں کسی لکچر مسئلہ کو دیکھتا ہوں جو حساب سے تعلق رکھتا ہے گویا میں ایک سپاہی کو اودھاتا ہوں اور اب بھگوان اللہ میرے پاس اجتہاد کے آلات پورے ہو گئے ہیں اس بات کو میں بطور ذکر نعمت الہی کے کہتا ہوں نہ فخر کی رو سے اور دنیا میں ایسی کوئی شے ہے کہ جسکی تحصیل فخر سے طالب کی جائے یہاں حال ہے کہ کوئی قریب آگیا ہے اور بڑا پایا ظاہر ہو گیا ہے اور اطمینان عمر چلی گئی اور اگر میں یہ چاہتا کہ میں ہر ایک مسئلہ میں ایک کتاب لکھوں اور اس مسئلہ کے اقوال اور اولہ نقلیہ اور عقلیہ اور اس کے مدارک اور اس کے نقوض اور ان کے جوابات لکھوں اور اس مسئلہ میں اختلاف مذاہب کے درمیان موازنہ کروں تو بفضل الہی اس امر پر مجھ کو قدرت ہوتی نہ میری ذاتی قوت اور طاقت سے فلا حول ولا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اور ابتداء طالب علم میں میں نے علم منطق میں کچھ پڑھا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اوسکی کراہت ڈال دی اور میں نے یہ سنا کہ ابن الصلاح نے علم منطق کی تحریک پر فتویٰ دیا ہے اس واسطے میں نے اوسکو ترک کر دیا اللہ تعالیٰ نے اوس کے عوض میں مجھ کو وہ اشرف علم عنایت کیا جو حدیث شریف ہے اور میرے مشائخ سماع اور اجازت روایت میں کثیر ہیں اور ان کا ذکر کہیں اپنی معجزہ میں کیا ہے اور ان کی تعداد تقریباً ڈیڑھ سو ہے اور میں نے سماع روایت کی اس لئے کثرت نہیں کی کہ سماع روایت سے اہم قرأت و روایت ہے میں اوس کے ساتھ اشتغال رکھتا ہوں۔

جو وقت مصنف علامہ نے حسن المحاضرة میں اپنا یہ ترجمہ لکھا تھا اس وقت مصنف کی مولفہ کا بہن تفسیر حدیث فقہ عربیت اصول بیان نقوض تاریخ ادب میں تین ہوتی ہیں اوس کے بعد مصنف کا شہب خامہ میدان تصانیف میں گرم جولان رہا اور ڈیڑھ سو کتابوں سے زیادہ تالیفات اور تصنیفات کیں کل کتب مصنفہ کی تعداد میں اختلاف ہے لیکن ساڑھے چار سو کتابوں میں اختلاف نہیں ہے اس موقع پر ان کی فہرست لکھنے کی ضرورت نہیں ہے تصانیف کے شمار سے یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ مصنف علامہ قدرت الہی کا نمونہ تھے اور آپکی شان جس درجہ ارجندہ تھی آپ کی تالیفات کی وہی ارجندہ شان ہے آپکا علمی فیض ہر ایک اہل علم و فضل کا مربی ہے اور آپ کی کل تصانیف کا ایک کتب خانہ

مین جمع ہونا قریب قریب ناممکن ہے جس کتبہ میں دیکھا جاوے دو چاروں باغ کتابین عمدہ عمدہ موجود پائی جاتی ہیں  
 ہر ایک فن میں کئی وسعت معلومات بجز ذخار کی مثل جس مسئلہ کی تحقیق میں قلم اڑٹھایا ہے نکات اور اسرار کے  
 دریا فوارہ قلم سے بہا دے ہیں۔ ہر ایک کتاب معدن فیض ہے اور جو اہر اسرار سے مالا مال تحقیق کے  
 مراتب کو جس درجہ ترقی دی ہے آئندہ کے لئے طالبین کو مستغنی کر دیا ہے آپ کے مدارج علوم ظاہر یہ  
 کی شان جیسی عالی تھی ویسی ہی آپ کی مجاہدہ اور ریاضت اور کشف و کرامات کی شان نہایت درجہ رفیع تھی  
 جس سے اہل معارف کو بھی حیرت ہے ایک فرد میں کئی انسانی اوصاف کا اجتماع بغیر اسرار قدرت حق  
 جل و علی اذ کوئی مرصعہ نہیں ہو سکتا اہل حقیقت اس راز کو بخوبی جانتے ہیں۔

مصنف علامہ نے کتاب عظیم القدر حصا لیس کبریٰ کی ترتیب اور جمع میں بیس سال  
 تک محنت شاقہ اڑٹھائی ہے اور اتنی مدت تک حصا لیس رسالت باب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا متبع  
 کیا ہے جب یہ کتاب مرتب ہوئی اور اسکی ارفع شان دوسری تصانیف میں ممتاز ہوئی ایک ہزار  
 حصا لیس سے زیادہ فراہم ہو گئیں فی الحقیقت یہ بھی رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کامل اعجاز ہے  
 کہ مصنف علامہ کے قلم کو اس میدان میں اس قدر گرم جولانی رہی اور شہسواران فن حدیث سے اس  
 مضمار میں اوسکو سبقت کا مرتبہ حاصل ہوا پھر مصنف علامہ نے اوس تجربے کنار کو ایک کوزہ میں لیا  
 اور اوس کا نام انموذج البلیب فی حصا لیس الجلیب رکھا روایت کیا گیا ہے کہ مصنف علامہ کے اصحاب  
 میں سے بعض نے اوسکو اپنے نام سے مشہور کیا تھا جب مصنف کی نظر سے وہ کتاب گزری تو اس واقعہ  
 کے اظہار میں ایک مقامہ لکھا اور اوس کا نام الفارق بین المصنف و السارق رکھا حصا لیس کا  
 اختصار شیخ عبدالوہاب بن احمد الشرنافی نے جو ۸۱۰ھ میں وفات پائی ہے کیا ہے اور انموذج  
 مذکور پر عبدالرؤف المناوی نے دو شرحیں ایک کبیر اور دوسری صغیر لکھی ہیں اور سراج الدین عمر بن  
 علی بن الملحق الشافعی المتوفی ۸۱۰ھ اور جلال الدین بن عبدالرحمن بن عمر البلقینی المتوفی ۸۲۰ھ اور  
 امام الکاملیہ اور قطب خفیری اور یوسف بن موسیٰ الجذامی نے بھی حصا لیس نبویہ میں کتب تابعہ  
 کی ہیں اور شیخ ابن حجر العسقلانی نے حصا لیس نبویہ لکھے ہیں اوس کا نام الذکر رکھا ہے مگر حصا لیس کبریٰ  
 مولفہ علامہ الشیخ جلال الدین السیوطی جامعیت کی حیثیت سے ناظرین کو مجمع تالیفات سے مستغنی کرتی  
 ہے مصنف علامہ نے ۸۱۰ھ میں وفات پائی ہے آپکی مصنفہ کتب میں سے اکثر کتب ایسی نادر الوجود  
 ہیں جو بڑے بڑے نامور کتب خانوں میں ہی اون کو وجود و غنما مسترد ہے اور علما کی مصنفہ  
 کتب میں اون کا نام ہی باقی رہ گیا ہے جس چیز کا وجود ہی نایاب ہو تو اوسکا سراغ ہم پہنچنا کبھی ممکن ہو

اور بعض نادک کتب علمائے فحول کے کتب خانوں کی رونق کو بڑھاتی ہیں اور عوام اودن کے فیض سے بالکل بے بہرہ ہیں اور انین کتب میں سے کتاب جلیل اشان خصائص کبریٰ بھی تھی جسکی شہرت اور تذکرے نامور علمائے مجاہدین سے مکرر اس کے مطالعہ کا شرف کتر لوگوں کو حاصل ہوتا۔ اس خادم العلماء نے اس نظر سے کہ عمر عزیز کا بڑا قیمتی حصہ بیکار علوم و فنون کے مشغلہ میں صرف ہوا ہے اور آئندہ بھی وہی لالچہ مشاغل پیش نظر ہیں انجام میں ان اودہام باطلہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ انوس ہے اور فرصت عمر فوت ہونے کے بعد پشیمانی اور جگر خانی کا کوئی فائدہ نہیں اور محشر میں داد و محشر کے حضور میں کسی ایسے حسن عمل کے پیش کش کرنے کا موقع نہیں جو اہمست محمدیہ کے گروہ میں سرخروئی کا ذریعہ مقصور ہو یا مسید تلافی مافات یہ ارادہ کیا کہ ہادی سل میثو اسے رسل رحمۃ للعالمین خاتم النبیین حبیب رب العالمین کے سایہ دامان رحمت میں پناہ ڈھونڈ رہی جاوے جس کے آسے سے تب و تاب محشر کے آشوب سے نجات ملے اور غلامان شہنشاہ کوثرین کے صف لغال میں کمرے ہونے کا شرف نصیب ہو اس امید کے حصول کا ذریعہ اس کتاب شرف انتساب کے ترجمہ کو طیارا جب تک توفیق الہی کی یاری نہ ہو آدمی اپنے دینی اور دنیوی مقاصد میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا اور دامن فرصت زمانہ انسان ضعیف البیان کے دست قدرت میں مشکل سے آتا ہے گو ضعیف اوقات فرصت جگر فشار رہی اور دل جمعی کے اسباب میں فقر و لیکن رحمت الہی اور برکت احوال شریف رسالت پناہی نے دلی ہر وقت توت بڑھائی زمانے کے موانع سے جب کبھی خیال سست ہوا اہمست کرم سید دنیا فاضل چپتی سے سامنے آئی احمد للہ بندہ ضعیف اپنے ارادہ میں کامیاب ہوا اور یہ ترجمہ شریف اپنی دل فریب صورت سے فروغ افرا سے دیدہ ہوش ہوا جبکہ اس نظر سے اظہار نقاخر کا موقع نہیں ہے کہ میں ایک صاحب دست گاہ مترجم ہوں یا مینے یہ نمایان کار دینی اپنی سچی سے انجام دیا ہے بلکہ نقاخر کا یہ موقع ہے کہ دنیوی ہفتات میں میرا عزیز وقت را لگان نہ گیا بلکہ ایسے قابل قدر کار میں عمر کا کچھ حصہ صرف ہوا اگر شبانہ روز کی مبارک ساعات میں سے کسی نیک ساعت میں میرا قلم میرا فکر اس سرمایہ آخرت کے فراہم کرنے میں مصروف ہوا ہو اور رب العزت جل جلالہ و عظمیٰ نے اس سکپار کو نظر تراجم سے دیکھا ہو اور اس کے حبیب شافع روز جزا کے حضور میں میرے بد اعمالوں کے ساتھ یہ حسن عمل پیش ہو کر خدمت غلامانہ نے درجہ پند پائی پایا ہو اور مجھ کو اپنے دامن شفاعت کے سایہ کا مستحق ٹھہرایا ہو تو حاصل کوثرین اور مفاخر دارین کو کون رو کر سکینگا اللهم اجعلہا نوراً بین یدی ومن خلفی یوم الحجۃ الاشیء یہ فی عرصات العیامۃ واجعل لی فی الدنیا من الشرف العظامۃ ولذرتی من شر الشیطان المسلمۃ ایک علی کل شیء قدیر دبا لا حاجۃ جبر حق پر دار حقراحت حبلی فصاحت بیانی کا ڈنکہ قیود ہند میں نہ آتا

رہا ہے اگر میرے اس زمرہ اخلاص کو پست سمجھیں یا اونکے گوش مذاق پر ناگوار ہو مجھ کو اس کا کچھ افسوس  
 نہ ہوگا اس لئے کہ میں نے پہلے ہی سے اُردو میں تکلف اور تلف کے طریقوں سے احتراز کیا ہے اور اپنے  
 بیان کا اسلوب نہایت معمولی اصول مطلب نگاری پر رکھا ہے میں ایک معمولی مترجم ہوں عربی الفاظ کے  
 معانی ہندی زبان میں عوام الناس کے سمجھانے کے واسطے بیان کر دیتا ہوں مجھ کو آرائش کلام اور تکلف  
 بیانی اور دیوبی شہرت منظور نہیں ہے ورنہ میں بہت سے خیالی قصہ جات قابل تکلف میں گھر سکتا اور  
 زبان آدروں کی روش پر خیال بندی کے مراتب میں اغراق کر سکتا چنانچہ میری دستگاہ سخن فارسی زبان  
 میں سدا اہل ہند و عجم سے مجھ کو اس یا وہ سرکاری کاتب افسوس ہے کہ عمر عزیز کس لایعنی مشغلہ میں صرف  
 ہوئی کاش توفیق ایز دی پہلے سے اس راستہ کی طرف راہبر ہوتی اور وقت رائگانہ کرنے کی ندامت  
 نہ ہوتی اس کے سوا عزیمت اور ادب میں عمر کا جقدر بڑا عزیز حصہ صرف ہوا وہ عظیم لغامے آئیں سے ہے  
 جس کے طفیل سے آج ایسے گنجینہ حقائق کے جواہر مجھ کو دسترس ہے فارسی اور اُردو مترجموں نے  
 اپنی فصاحت بیانی اور بلاغت ترجمانی کے مراتب کو بہت کچھ ترقی دی ہے یہ امر اون کے مترجمہ  
 کتب سے متحقق ہوتا ہے کہ ایک زبان پر ہی اون کی قدرت مختصر نہ تھی بلکہ دونوں زبانوں کے  
 خزانہ کی اون کی دست بیان میں کلید تھی مگر عربی زبان کے موارد کلیمیں وہ تشنہ کام ہی رہے اور بقدر  
 امکان اس بحر بے کنار پر قبض و تصرف کیا اور بحر جرعہ اور اغتراف کے اون کو زیادہ کامیابی نہیں  
 ہوئی مجہد تشنہ لب وادی ناکامی کی کیا قدرت جو دریا سے ذخار کو اپنے کوزہ و بان میں لے سکوں  
 فارسی اور اُردو کی قلعی او سوقت کمل جاتی ہے جو وقت عربی الفاظ کے مقابل وہ الفاظ استعمال  
 کرتے ہیں بہر کیف ہر ایک مترجم نے مفہوم عربی عبارت کی تاویل اپنی اصطلاحی الفاظ میں کر دیتا ہے  
 اور سبکی فصاحت اور بلاغت کے موافق الفاظ لانے پر قدرت نہیں رکھتا۔ اس لئے میں اپنی بحر بیانی کا  
 اعتراف کہہ کے حضرات کرام الناس کے روبرو زبان معذرت سے لغزش قلم اور سہو فکر کا معترف ہوں  
 والحد عند کرام الناس مقبول محمد عبد المجیب ارخان الشیریلہ اصفی النظامی منتظم مرفعہ محکمہ مستندی  
 صرف خاص سرکار نظام دکن حرمہا اللہ عنہ الشرور والفتن فقط۔ بیع الاول ۱۳۳۳ھ

بالخی  
 ل



# اِنَّا كُنَّا مَجْمُوعًا بِأَحَدٍ جَاكِلْمُ دُونَ سَوَّلِ الشَّهِ قَاتِمِ لِنَبِيْنِ

معدن جو اہر معجزات نبویہ عمان لانی آیات بینات مصطفویہ پر امین تو اطلع رسالت حج سوا طع نبوت  
ولائل دواع خصایص ذات خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین شفیع المنینین علت وجود عالم آدم  
نبی الامم رسول العرب والعجم صاحب قاب قوسین سید الثقلین خواجہ دوسرا پیشرو کو کتبہ انبیا  
سقد رتہ الجیش اصغیا منظر شان لولاک لما جلب کبریا احمد حقی محمد مصطفی صلوات اللہ  
علیہ وآلہ الکرام وصحبہ العظام بادست اللیالی والایام موسوم بہ

## معجزات نبی الوری

آر دو ترجمہ

## خصایص کبری

جو مولفہ خاتم المحدثین حجت اللہ فی العالمین امام بہائم شیخ جلال الدین سیوطی رح اور لب لباب  
احادیث صحیحہ پر ہمد و دولت علیہ فخر الملوک والسلاطین رونق تلخ و نگین کشف الامم بلاد العرب والعجم  
قدر قدرت اعلیٰ حضرت حضور پر نور نواب میر عثمان علیخان بہادر نظام سابع و کن خلد اللہ سلطنتہ  
خادم العلما خا کا محمد عبدالجبار خان حنفی نظامی منتظم افقہ محکمہ منشی خاص پیشی  
خداوند اعلیٰ حضرت حضور پر نور سرکار نظام دکن نے صاف الفاظ میں صحاف قلوب صافیہ کے  
لاحظہ کے لئے مرتب اور مدون کیا اور توفیق الہی حسن ادا میں

مطبع می منفعت اکرم رہین بن اہتمام محمد قادر بخان صوفی طبع کرنا بیع



## فہرست مضامین ترجمہ کتاب خصائص کبریٰ موسوم بہ معجز ابنی الورا

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۶	باب اس بیان میں کہ محمد صلعم کا ذکر تورات اور انجیل اور اللہ تعالیٰ کی اون باقی کتابوں میں ہے جو نازل کی گئی ہیں ۔	۱	باب نبی صلعم کی اس خصوصیت میں کہ کل انبیاء سے آپ اول پیدا ہوئے ۔ اور آپ کی نبوت کل انبیاء کی نبوت پر مقدم ہے اور کل انبیاء سے آپ کے لئے عہد لیا گیا ہے
۳۸	باب اس بیان میں کہ محمد صلعم کے مبعوث ہونے سے پہلے علمائے یہود اور یہاؤن نے آپ کی خبر میں دی تھیں ۔	۱۲	باب اس بیان میں کہ محمد صلعم کا ذکر آدم علیہ السلام کے عہد میں اذان میں اور ملکوت اعلیٰ میں ہوتا تھا ۔
۶۹	باب محمد صلعم کی اس خصوصیت میں کہ آپ کے اصحاب کا ذکر کتب سابقہ میں ہے اور اون کے ساتھ یہ وعدہ ہے کہ وہ زمین کے وارث ہوں گے ۔	۱۳	باب اس خصوصیت میں کہ تمام انبیاء سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ محمد صلعم پر ایمان لائیں
۷۷	باب اس بیان میں کہ محمد صلعم کے مبعوث ہونے سے پہلے کاسنوں نے آپ کی خبر میں دی تھیں ۔	۱۴	باب اس بیان میں کہ حضرت ابراہیم نے محمد صلعم کے واسطے دعا کی تھی
۸۴	باب اس بیان میں کہ قایلیم پترون پر محمد صلعم کا نام مبارک نقش کیا ہوا تھا ۔	۱۵	باب اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلعم کی خبر حضرت ابراہیم اور اون کی اولاد کو دی تھی ۔
	باب محمد صلعم کی اس خصوصیت میں کہ آپ کا	۱۶	باب اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلعم کی خبر موسیٰ کو دی تھی ۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳۰	چاند سے باتیں کرتے تھے ۔ ۔		نسب طاہر تھا اور آدم علیہ السلام کے
	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیع		وقت سے آپ کے ظہور تک آپ کے باپ
"	گموارہ میں کلام کرتے تھے ۔ ۔	۸۶	دادا میں کوئی بے نکاح نہ تھا ۔
	باب اون آیات اور معجزات کے بیان		باب عبدالمطلب کے خواب دیکھنے کے
	میں جو رسول اللہ صلیع کے زمانہ شیرخواری	۹۳	بیان میں ۔ ۔ ۔
"	میں ظاہر ہوئے ۔ ۔ ۔		باب اون آیتوں کے بیان میں جو محمد صلیع
	اون معجزات اور خصائص کا ذکر جو نبی صلیع	۹۴	کے حمل میں واقع ہوئی ہیں ۔ ۔
۱۴۶	کی خلقت شریف میں تھے ۔ ۔		باب اس بیان میں کہ محمد صلیع کی سال ولادت
	باب اون احادیث کے بیان میں جو		میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی اور اپنے شہر کی بزرگی
"	خاتم نبوت کے باب میں ہیں ۔ ۔		کے سبب سے اصحاب قبل کے ساتھ
	باب اون معجزوں اور خصائص میں جو	۱۰۲	کیونکر معاملہ کیا ۔ ۔ ۔
۵۱	نبی صلیع کی چشمان مبارک میں تھے		باب اون آیات کے بیان میں کہ عبدالمطلب
	باب نبی صلیع کے وہاں مبارک اور	۱۰۴	نے نازم کو گموارہ آیات ظاہر ہوئے ۔
	لعاب دہن مبارک اور دندان مبارک		باب اون معجزوں اور خصائص کے
۱۵۲	کی آیات کے بیان میں ۔ ۔		بیان میں جو رسول اللہ صلیع کے پیدا ہونے
	باب نبی صلیع کے چہرہ مبارک کی آیت کے	۱۰۹	کی رات میں ظاہر ہوئے ۔
۱۵۵	بیان میں ۔ ۔ ۔		باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیع ناف
	باب نبی صلیع کی بغل شریف کی آیت	۱۲۸	بریدہ اور ختنہ کے ہوئے پیدا ہوئے
۱۵۶	کے بیان میں ۔ ۔ ۔		باب اس بیان میں کہ نبی صلیع گموارہ میں

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۵۰	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر کئی نہیں بیٹھی تھی	۱۵۶	باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کی آیت کے بیان میں
۱۵۰	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موسم مبارک کی آیت میں	۱۵۷	باب اوس شے کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب شریف کے باب میں وارد ہے
۱۵۰	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خون منظر کی آیت میں	۱۵۸	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمیا زہ سے محفوظ تھے
۱۵۰	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم شریف کی آیت میں	۱۶۳	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساعت شریف کے بیان میں
۱۵۱	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار شریف کی آیت میں	۱۶۴	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز اور اس بیان میں کہ آپ کی آواز کی جگہ کسی کی آواز نہیں پہنچتی تھی
۱۵۲	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب مبارک کی آیت میں	۱۶۴	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل شریف کی آیت میں
۱۵۲	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت جلال کی آیت میں	۱۶۵	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کی آیت میں
۱۵۳	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتلام سے محفوظ تھے	۱۶۶	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قامت شریف کے طول کی آیت میں
۱۵۵	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشاب اور پاخانہ کے معجزہ میں	۱۶۹	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ مبارک نہیں دکھاتا تھا
۱۵۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۷۰	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کے ساتھ اہل مکہ نے پانی کے لئے دعا مانگی تھی آپ ان کے ساتھ تھے۔ اور استقامت آپسے	۱۴۷	پیشاب سے شفا ہوتی تھی ۔ ۔
۱۹۷	آیات ظاہر ہوئے تھے ۔ ۔	۱۴۸	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت کی صفت میں ۔ ۔ ۔ ۔
	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دادا کی جس حاجت میں جاتے	۱۹۱	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ اللہ تعالیٰ کے بعض اسماء مبارک
۱۹۹	وہ روا ہو جاتی تھی ۔ ۔	۱۹۲	سے آپ کا نام رکھا گیا ہے ۔ ۔
۲۰۰	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کی معرفت عبدالمطلب کو تھی		باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کا مشہور اسم بزرگوار اللہ تعالیٰ کے ہم مبارک سے مشتق ہے ۔
	باب ان آیات کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کی	۱۹۳	باب ان آیات کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ جب
۲۰۲	کفالت میں تھے ظاہر ہوئے ۔ ۔		معرینہ میں اپنے ماموں کی زیارت کو آئے
	باب اس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ شام کا	۱۹۴	تھے واقع ہوئے نہیں ۔ ۔
۲۰۴	سفر کیا اور آیات ظاہر ہوئے اور پھر		باب ان آیات کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ شام کا
	نے آپ کی نبوت کی خبر دی ۔ ۔		سفر کیا اور آیات ظاہر ہوئے اور پھر
۲۰۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوطالب نے استسقا کیا تھا ۔	۱۹۵	وقت واقع ہوئے ۔ ۔ ۔ ۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۲۵	اور آپ سے دعا چاہتی اور قوم نے آپ کا نام مبارک امین رکھا تھا۔ -	۲۱۵	باب اس بیان میں کہ یہود نے کہا ہمنے محمد صلعم کو زمین پر چلتے پھرتے دیکھا
۲۲۸	باب اون آیات میں کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت خدیجہ کے واسطے میسرہ کے ساتھ سفر کیا تھا اور اس سفر میں وہ آیات ظاہر ہوئے تھے۔ -	۲۱۶	باب ابوطالب اور ابولہب کے کشتی ٹرنے اور رسول اللہ صلعم کی اعانت کے بیان میں - - -
۲۲۹	باب اس آیت کے بیان میں کہ رسول صلعم نے حضرت خدیجہ کے ساتھ نکاح کیا تھا۔ - - -	۲۱۷	باب اس بیان میں کہ ابوطالب نے بنی عبدالمطلب کو رسول اللہ صلعم کا اتباع کرنے کے لئے وصیت کی تھی۔ -
۲۳۰	باب اون معجزوں اور آیتوں کے بیان میں جو رسول اللہ صلعم کے مبعوث ہونے کے وقت ظہور میں آئے۔	۲۱۸	باب اس بیان میں کہ نبی صلعم ابولہب کی قبر پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔
۲۵۶	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم کے مبعوث ہونے کے وقت کاہنوں سے آپ کا ظہور سنا گیا اور غیب سے آوازیں آئیں۔ - - -	۲۱۸	باب اس بیان میں کہ ابوطالب کی وفات کے بعد ایک مرد نے رسول اللہ صلعم پر بیٹی ڈالی تھی۔ - -
	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم کے مبعوث ہونے کے وقت بت اوندھے ہو گئے اور اون واقعات	۲۱۹	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کی باتوں سے شباب میں محفوظ رکھا تھا۔ -
			باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ آپ کے شباب کے زمانہ میں آپ کی قوم آپ کی تعظیم کرتی اور آپ کو حکم ٹھیراتی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۱۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیع نے ایک نو عمر بکری کا دودھ دوا ہوتا -	۲۷۸	کا بیان جو کسری پر گزرے - - -
۳۱۴	باب خالد بن سعید بن العاص کے خواب دیکھنے کے بیان میں -	۲۸۰	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیع مبعوث ہونے کے سبب سے شیاطین سے آسمان کی حرست کی گئی -
۳۱۷	باب سعد بن قاص کے خواب دیکھنے کے بیان میں باب رسول اللہ صلیع کے اس معجزہ میں کہ آپ نے ایک ٹہرے پیالہ میں اپنی قوم کے چالیس آدمیوں کو کمانا کھلایا وہ سیر ہو گئے	۳۱۷	باب اس بیان میں کہ قرآن شریف اعجاز ہے مشرکین نے اوس کے اعجاز کا اعتراض کیا ہے قرآن کلام بشر کے ساتھ شاہ نہیں ہے اور اون لوگوں کا بیان جو قرآن کے سبب سے مسلمان ہوئے -
۳۲۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیع کی برکت سے زمین سے پانی نکلا -	۳۲۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیع کی شفا کے واسطے دعا مانگی وہ اچھے ہو گئے - - -
۳۲۱	باب اس بیان میں کہ ابوطالب نے کی شفا کے واسطے دعا مانگی وہ اچھے ہو گئے - - -	۳۲۱	باب اس بیان میں کہ ابوطالب نے رسول اللہ صلیع کے ساتھ پانی کے لئے دعا مانگی تھی - - -
۳۲۲	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیع نے حضرت جبریل علیہ السلام کو حضرت حمزہ کو دکھلایا - - -	۳۲۲	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیع کی طرف درخت دوڑ کر آیا - - -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۳۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکنا نہ پہلوان کو گشتی میں یہ چھپاڑا " " " "	۳۳۴	باب قمر کے شوق ہونے کے بیان میں
۳۳۵	باب اوس شے کے بیان میں کہ حضرت عثمان ابن عفان کے اسلام لانے میں واقع ہوئی ہیں " " " "	۳۳۴	باب اس خصوصیت کے بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کے شر سے محفوظ رکھنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا تھا " " " "
۳۳۶	باب اوس آیات کے بیان میں جو حضرت عمرؓ کے اسلام لانے میں واقع ہوئی ہیں " " " "	۳۳۴	باب اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کے شر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محفوظ رکھا اور آپسے اوس وقت ہجرے ظاہر ہوئے " " " "
۳۵۰	باب ضداد کے اسلام لانے میں " " " "	۳۳۴	باب اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے عور اور بنت حرب کی آنکھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھپا دیا تھا " " " "
۳۵۱	باب اوس شے کے بیان میں جو عمر و طفیل بن عمرو والد رسی کے اسلام میں واقع ہوئی ہیں " " " "	۳۳۴	باب اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فخر و مدین کی شر سے بچا یا تھا " " " "
۳۵۲	باب عثمان بن مظعون کے اسلام لانے میں جو امر واقع ہوا اسکے بیان میں " " " "	۳۳۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فخر کی شر سے بچے تھے " " " "
۳۵۶	باب جنات کے اسلام لانے میں اور ان آیتوں کے بیان میں جو جنات کے	۳۳۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فخر کی شر سے بچے تھے " " " "
		۳۳۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فخر کی شر سے بچے تھے " " " "

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۹۳	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش پر قحط سالی کی بددعا کی تھی	۳۵۷	اسلام میں واقع ہوئی ہیں
	باب اس میں جو اس میں واقع ہوئے		باب اہل بصرہ کے قصہ اور ان آیات کے بیان میں جو اس میں واقع ہوئے
۳۹۵	میں جو نابینا ہو گئی تھی اور اس کی بیٹائی اس کو پیسہ دی گئی تھی	۳۵۵	ہیں
	باب ملک حبشہ کی ہجرت کے آیات		باب اس بیان میں کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتحان سوال سے کیا تھا
۳۹۵	میں	۳۷۷	باب ان آیات کے بیان میں جو مشرکین کی ایذا رسانی کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئے تھے
۳۹۹	باب ان آیات کے بیان میں جو صحیفہ کے قصہ میں واقع ہوئے تھے	۳۸۰	باب اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی گالیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پسیر دیا تھا
۴۰۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے ساتھ مختص تھے اور اپنے اپنے رب کی آیات کبریٰ کو شب معراج میں دیکھا	۳۸۷	باب اللہ تعالیٰ کے قول کفینا ک المستزین اور ان آیات کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئے تھے
	حدیث انس رضی اللہ عنہ معراج کے بیان میں	۳۸۸	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابولہب کے بیٹے پر بددعا کی اور وہ ہلاک ہو گیا
۴۲۰	اسکی طرف اشارہ کیا جائیگا		
۴۲۱	بریدہ کی حدیث معراج کے بیان میں	۳۸۹	
	جابر کی حدیث معراج کے بیان میں		



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۳۹	کے بیان میں " "	۴۲۱	حذیفہ بن الیمان کی حدیث معراج کے بیان میں " "
۴۴۰	کے بیان میں " "	۴۲۲	سمرہ کی حدیث معراج کے بیان میں
۴۴۲	ابو یوسف کی حدیث معراج کے بیان میں	"	سہل بن سعد کی حدیث معراج کے بیان میں " "
"	ابو حنیفہ کی حدیث معراج کے بیان میں	"	شداد بن اوس کی حدیث معراج کے بیان میں " "
۴۴۵	کے بیان میں " "	۴۲۳	بیان میں " "
"	ابو ذر کی حدیث معراج کے بیان میں	۴۲۵	صہب کی حدیث معراج کے بیان میں
"	ابو سعید کی حدیث معراج کے بیان میں " "	"	ابن عباس کی حدیث معراج کے بیان میں
۴۴۷	بیان میں " "	۴۳۱	ابن عمر کی حدیث معراج کے بیان میں
"	ابو سفیان کی حدیث معراج کے بیان میں " "	۴۳۲	ابن عمر کی حدیث معراج کے بیان میں
۴۵۲	بیان میں " "	"	ابن مسعود کی حدیث معراج کے بیان میں
۴۵۸	ابو یعلیٰ کی حدیث معراج کے بیان میں	"	عبداللہ بن اسعد بن زرارہ کی حدیث معراج کے بیان میں " "
"	ابو ہریرہ کی حدیث معراج کے بیان میں " "	۴۳۷	عبدالرحمن بن قرقہ الثمالی کی حدیث معراج کے بیان میں " "
۴۶۰	بیان میں " "	۴۳۸	حضرت علی بن ابی طالب کی حدیث معراج کے بیان میں " "
"	حضرت عائشہ کی حدیث معراج کے بیان میں " "	"	حضرت عمر بن الخطاب کی حدیث معراج کے بیان میں " "
۴۶۳	بیان میں " "	"	حضرت عثمان بن عفان کی حدیث معراج کے بیان میں " "
۴۶۴	اسامہ کی حدیث معراج کے بیان میں	"	حضرت عبداللہ بن عمر کی حدیث معراج کے بیان میں " "
۴۶۵	ام ہانی کی حدیث معراج کے بیان میں	"	حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث معراج کے بیان میں " "

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	باب اس بیان میں کہ جبوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے آپ کے پاس یہودیوں نے جمع ہو کر آپ سے	۴۸۰	ام سلمہ کی حدیث معراج کے بیان میں
۵۱۱	سوال کئے اور آپ کے صدق کو پہچانا ۔	۴۸۲	مرسل حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج میں ۔ ۔ ۔ ۔
	باب اس بیان میں کہ وہاں رہا اور آپ سے	۴۸۴	نوائید معراج کے مکرر واقع ہونے میں
	معاون کا مدینہ منورہ سے رفع ہونا		باب اول آیات کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے
۵۲۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حجرہ ہے ۔	۴۸۶	نکاح کیا ظہور میں آئے ۔ ۔
	باب اس بیان میں کہ مدینہ منورہ میں بکرت		باب اس آیت کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ بنت زمعہ سے
۵۲۲	رکھی گئی ہے ۔ ۔ ۔		نکاح کیا ظہور میں آئی ۔ ۔
	باب اول آیات کے بیان میں کہ مسجد	۴۸۷	باب اول آیت کے بیان میں جو رافعہ
۵۲۳	تشریف کی بنا کے وقت واقع ہوئی ہیں		کے اسلام میں واقع ہوئی ہے ۔
	باب اس بیان میں کہ قبلہ کا پیراجانا	۴۸۸	باب اول آیات کے بیان میں ہے کہ
۵۲۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے		رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات مبارک
	باب اول آیات کے بیان میں جو اذان		کو قبائل عرب کے سامنے پیش فرمایا ظہور
۵۲۵	کے باب میں واقع ہوئے ہیں ۔		میں آئے ۔
	باب اول آیات اور معجزات کے بیان	۴۸۹	باب اول آیات اور معجزات کے بیان
۵۲۸	میں جو غزوہ بدر میں واقع ہوئے ہیں ۔		جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت میں واقع ہوئے
	باب اول معجزوں کے بیان میں جو غزوہ	۴۹۵	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۳۰	باب اوں آیتوں کے بیان میں جو غزوہ بنی قریظہ میں واقع ہوئے ہیں -	۵۶۱	غطفان میں واقع ہوئے ہیں -
۲۳۹	باب اوں آیتوں کے بیان میں جو البراءہ کے قتل میں واقع ہوئے ہیں -	۵۶۲	باب اوں معجزوں کے بیان میں جو کعب بنی النضیر میں واقع ہوئے ہیں یہ غزوہ وہ جلائے وطن یہود کے لئے ہے جو بات اور اس کے سوا کتا بون میں اس کے حق میں لکھا گیا تھا -
۲۳۱	باب اوں آیتوں کے بیان میں جو اہل عربینہ کے قصہ میں واقع ہوئی ہیں -	۵۶۴	باب اوں معجزوں کے بیان میں جو غزوہ احد میں واقع ہوئے -
۲۴۱	باب اوں آیتوں کے بیان میں جو دومتہ الجندل کے لشکر میں واقع ہوئی ہیں -	۵۶۸	باب اوں آیتوں کے بیان میں جو غزوہ رجیع میں واقع ہوئے ہیں -
۲۴۲	باب اوں آیتوں اور معجزوں کے بیان میں جو حدیبیہ کے سال میں واقع ہوئی ہیں -	۵۹۰	باب اوں آیتوں کے بیان میں جو قصہ بیرمحو نہ میں واقع ہوئے ہیں -
	باب اوں آیتوں اور معجزوں کے بیان میں جو غزوہ ذی قریہ میں واقع ہیں -	۵۹۴	باب اوں معجزوں اور آیتوں کے بیان میں جو غزوہ ذات الرناع میں واقع ہوئے ہیں -
	باب اوں آیتوں اور معجزوں کے بیان میں جو غزوہ ذی قریہ میں واقع ہیں -	۵۹۹	باب اوں آیتوں اور معجزوں کے بیان میں جو غزوہ خندق میں واقع ہوئی ہیں

[illegible]



بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت کے بیان

میں ہے کہ کل انبیاء سے آپ ﷺ اول پیدا ہوئی ہیں اور آپ کی نبوت

کل انبیاء کی نبوت پر مقدم ہے اور آپ کے واسطے انبیاء علیہم السلام

سے عہد کیا گیا ہے

ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں اور ابونعیم نے دلائل میں بہت سے طریقوں سے قنادہ سے قنادہ  
نے حسن سے حسن نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
سن انبیین پیشا قم کے معنی میں روایت کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں کل انبیاء  
سے اول پیدا ہوا ہوں اور خلق کی طرف کل انبیاء سے آخر پہنچا گیا ہوں (اللہ تعالیٰ نے سب انبیاء سے  
پہلے آپ کو پیدا کیا ہے اور سب انبیاء سے پہلے آپ سے عہد کیا گیا ہے۔)

ابوسلم القطان نے اپنے امالی کے جزو میں ہل بن صالح الہمدانی سے روایت کی ہے ہل نے  
کہا میں ابوجعفر محمد بن علی سے پوچھا یہ کیونکر ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء سے مقدم ہیں  
اور حال یہ ہے کہ ان سب انبیاء سے جو بھیجے گئے ہیں آپ آخر میں ابوجعفر نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے  
جس وقت بنی آدم کی پشتوں سے اونکی ذریتوں کو نکالا اور اونکو اونکے نفوس پر شاہد ٹھہرا کے اون سے  
پوچھا است برکم جنہون نے (ہاں) کہا تا محمد صلعم اون سب سے اول تھے اس واسطے آپ سب انبیاء  
سے مقدم ہیں اور جو انبیاء کہ بھیجے گئے ہیں آپ اون سے آخر بھیجے گئے ہیں۔

احمد نے ادب بخاری نے اپنی تاریخ میں اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے مسند الفجر سے

روایت کی ہے میری کہ کما ینے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کس وقت نبی تھے آپ نے فرمایا میں اس وقت نبی تھا کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

احمد اور حاکم اور بیہقی نے عرواض بن ساریہ سے روایت کی ہے کہ کما ین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ام الکتاب میں اس وقت خاتم النبیین تھا کہ آدم علیہ السلام اپنی طہنیت میں جان پڑے ہوئے تھے۔

حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا ایک کو کب نبوت واجب ہوئی تھی آپ نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے اور آدم میں روح پہنچنے کے جانے کے درمیان جو وقت تھا اس وقت میں میری نبوت واجب ہوئی۔

بخاری نے ابوہریرہ نے (اسط) میں اور ابونعیم نے شعبی کے طریق سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے ابن عباسؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا آپ کس وقت نبی تھے آپ نے فرمایا میں اس وقت نبی تھا کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

ابونعیم نے صنایعی سے روایت کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کس وقت نبی کئے گئے آپ نے فرمایا میں اس وقت نبی کیا گیا کہ آدم علیہ السلام بے جان ٹی میں پڑے تھے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ ابن سعد نے ابن ابی جعد عاصی سے روایت کی ہے کہ اسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کس وقت نبی تھے آپ نے فرمایا جو وقت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے میں نبی تھا۔

ابن سعد نے مطرف بن عبد اللہ بن الشخیخ سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کس وقت نبی تھے آپ نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے یعنی ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے (میں نبی تھا)۔

ابن سعد نے عامر سے روایت کی ہے کہ اسے ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کس وقت نبی ہوئے آپ نے فرمایا مجھے ایسی حال میں مشاق لیا گیا کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

طبرانی اور ابونعیم نے ابومریم غسانی سے یہ روایت کی ہے کہ ایک عروابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

آپ کی نبوت سے اول کیا شے تھی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے یشاق بنیائیت اللہ تعالیٰ نے اور انبیاء سے یشاق لیا اور میرے واسطے میرے باپ ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی۔ اور عیسیٰ علیہ السلام نے میری ثنات دی تھی اور میری مان نے اپنے خوب من و یکھا تھا کہ اونکے دولون پاؤں کے درمیان سے ایک ایسا چراغ نکلا کہ اوس سے شام کے تصور روشن ہو گئے۔

(فائدہ) شیخ نقی الدین بسکی نے اپنی کتاب "التعظیم و المنہ فی التوہنن یہ و المنصرہ" میں کہا ہے کہ اس نبی شریف میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند نامی اور قدر عالی کی وہ تعظیم ہے کہ مخفی نہیں ہے آپ کی اس بلند نامی اور تعظیم کے ساتھ اگر یہ تئیر کیا جائے کہ آپ کا نام انبیاء کے زمانہ میں ہو تو آپ کل انبیاء کی طرف مرسل ہو گئے پس آپ کی نبوت اور رسالت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے قیامت تک جمیع خلق کو واسطے عام ہوگی۔ اور کل انبیاء اور انبیاء کی کل امتیں آپ کی امت کے ہونگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول شریف "لیشت الی الناس کافۃ" کے ساتھ آپ کے زمانہ سے قیامت تک جو آدمی ہو گئے وہ مختص نہ ہو گئے بلکہ یہ قول اہل آدمیوں کو بھی شامل ہو گا جو اونٹن سے قبل گذر گئے ہیں اس تصریح سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول شریف "دکنت نبینا و آدم بین الروح و الجسد" کے معنی ظاہر ہوتے ہیں اور جس شخص نے اس کی تفسیر لیون کی ہے اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ مستقبل میں نبی ہو گئے تو وہ شخص اس معنی کی طرف نہیں پہنچا جبکہ ہم نے بیان کیا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا علم جمیع اشیاء پر محیط ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نبوت کیسا تھوڑا و صغیر اور سوقت میں جو ہے تو یہ سزاوار ہے کہ اس و صغیر سے یہ سمجھا جائے کہ وہ ایسا امر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے اور سوقت میں ثابت تھا اور اسی واسطے آدم علیہ السلام نے آپ کا نام (محمد رسول اللہ) عرش پر لکھا دیکھا تھا پس یہ لا بد ہے کہ وہ معنی اور سوقت میں ثابت ہوں یعنی یہ کہا جائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سوقت میں تھے۔ اور اگر اس قول سے مجرور علم الی مراد ہو کہ آپ زمانہ مستقبل میں نبی ہو گئے تو آپ کی خصوصیت اس طور پر ہوگی کہ آپ نبی تھے اور آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کو جمیع انبیاء کی نبوت کا اور سوقت اور اسکے قبل علم تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے کوئی خصوصیت لا بد ہے اس خصوصیت کی وجہ سے اپنے نبی امت کو آگاہ کرنے کے لئے اوس خبر سے خبر کی تاکہ اللہ تعالیٰ کو نزدیک آپ کا جو مرتبہ ہو اس کو آپ کی امت جان لے اور اس آپ کی امت کو خبر حاصل ہو



شیخ تقی الدین رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اگر تم یہ اعتراض کرو گے کہ اس مرتبہ پر جو قدر زائد ہے میں اس قدر زائد سمجھنا چاہتا ہوں اس لئے کہ نبوت ایک ایسا وصف ہے کہ یہ لا بد ہے کہ جو شخص اس وصف سے موصوف ہو وہ موجود ہو اور نبوت کے وصف کے ساتھ انصاف نہیں ہوتا ہے مگر چالیس سال کے بعد قبل وجود اور ارسال کے کیونکر آپ اس وصف کے ساتھ متصف ہونگے اور اگر یہ وصف قبل وجود اور ارسال کے صحیح ہوگا تو آپ کے سوا جو انبیاء ہوں تو ان کے واسطے ہی ایسا ہی ہوگا۔

اس اعتراض کا جواب میں یہ دیتا ہوں کہ حدیث میں آیا ہے اللہ تعالیٰ نے روح کو جسموں سے پہلے پیدا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول شریف (كنت نبيا) سے آپ کی روح مبارک یا آپ کی حقیقت اقدس کی طرف اشارہ ہے اور حقائق ایسے ہیں کہ ہمارے عقول اور ان کی معرفت سے قاصر ہیں اور حقائق کو نہیں جانتا ہے مگر ان کا خالق اور حقائق کو وہ لوگ جانتے ہیں جن کو خالق نے تو الہی سے مدد دی ہے پھر امر ہے کہ وہ حقائق جو ہیں انہیں سے ہر ایک حقیقت کو جو وصف جس وقت میں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اس وقت میں دیتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت جو تھی وہ آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے تھی اللہ تعالیٰ نے وہ وصف آپ کو اس طور پر دیا کہ اس حقیقت کی پیدائش اس وصف کی واسطے مستعد تھی اور اس وصف کی افاضت اس حقیقت پر اس وقت سے کی تھی پس آپ نبی ہو گئے اور آپ کا نام مبارک عرش پر لکھا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی رسالت کیساتھ آپ کی خبر دی تاکہ اللہ تعالیٰ فرشتے اور ان کے سوا جو لوگ ہیں آپ کی اس بزرگی کو جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے جان لیں پس یہ جان لینا چاہئے کہ آپ کی حقیقت اوسی وقت سے موجود ہے اگرچہ آپ کا وہ جسم شریف جو اس حقیقت سے متصف ہے متاخر ہوا ہے اور آپ کی حقیقت اذن اوصاف شریفہ سے جبکی افاضلت حضرت آل بیت سے آپ پر ہوئی ہے اوسی وقت سے متصف ہوا ہے اور آپ کا مبعوث ہونا اور تبلیغ احکام رسالت اور ہر ایک وہ وصف جو آپ کے واسطے ہے اللہ تعالیٰ کی حجت سے متاخر ہے اور آپ کی ذات مبارک اور حقیقت اقدس کے اہل ہونے کی حجت سے ہر ایک وصف معجل ہے اور میں تاخیر نہیں ہے اور ایسے ہی آپ کا نبی ہونا اور آپ کو کتاب دی جانی اور امر و نہی اور نبوت ہے کہ یہ کل اوصاف آپ کو اوسی وقت میں دئے گئے ہیں اور تاخر

نہیں ہوا ہے مگر آپکا موجود ہونا اور منتقل ہونا اور وقت تک کہ آپ نے ظہور فرمایا۔

اور آپ کے سوا جو شخص اہل کرامت سے ہے اللہ تعالیٰ کہی اوس کرامت کی افاضت اور سپر اوس کے وجود کے بعد اوس مدت میں کرتا ہے جس مدت میں اللہ تعالیٰ سبحانہ چاہتا ہے اس میں شک نہیں ہے کہ جو شے ظہور میں آتی ہے اللہ تعالیٰ اوسکو ازل سے جانتا ہے اللہ تعالیٰ کا علم چاہے اوس شے کے ساتھ ہو چکا ہم اوس علم کو شرعی اور عقلی دلائل سے جانتے ہیں اور ادن اشیاء میں سے اوس شے کو آدمی جانتے ہیں جو اپنے ظہور کے وقت اوسکی طرف پہنچتی ہے جیسے کہ آدمیوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا علم ہوا جو وقت قرآن شریف آپ پر نازل ہوا اور اول بار جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور یہ امر اللہ تعالیٰ کے افعال میں سے ایک فعل ہے جو منجملہ اوسکی معلومات اور اوسکی قدرت کے آثار اور اوس کے ارادہ اور اوس کے اختیار سے اوس محل خاص میں ہوتا ہے کہ وہ محل ادن افعال آہی سے متصف ہوتا ہے یہ دو مرتبہ ہیں اول مرتبہ برہان سے معلوم ہے اور دوسرا مرتبہ معاینہ سے ظاہر ہے یعنی جس وقت وہ فعل خارج میں موجود ہوا تو مخلوق نے اوسکا معاینہ کیا اور ادن و لون مرتبوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کے ادن افعال کے وسایط ہیں کہ بحسب اختیار آہی وہ حادث ہوتے ہیں ادن افعال الہی میں سے وہ فعل ہے کہ اپنے ظہور کے بعد آدمیوں کو ظاہر میں ثابت اور ادن افعال میں سے وہ فعل ہے کہ اوس سے اوس محل کو کمال حاصل ہوتا ہے جس محل میں وہ واقع ہوتا ہے اگرچہ وہ فعل مخلوق میں سے کسی پر ظاہر نہیں ہوتا ہر وہ فعل اوس کمال کی طرف منقسم ہوتا ہے کہ وہ کمال محل کے پیدا ہونے کے وقت سے محل کے مقارن ہوتا ہے اور وہ فعل اوس کمال کی طرف منقسم ہوتا ہے کہ وہ کمال محل کے پیدا ہونے کے بعد محل کو حاصل ہوتا ہے اور اوس کا علم ہو کہ وہ نہیں ہوتا ہے مگر خبر صادق کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان یہ ہے کہ آپ خیر خلق ہیں تو مخلوق کے واسطے آپ کے کمال سے کوئی کمال اعظم نہیں ہو اور جو محل آپ کے شرف کا ہے مخلوق کے واسطے اوس سے اشرف کوئی محل نہیں ہے۔

وہ کمال کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے رب العزت نے صلی

ہوا ہے اسکو چنے خبر صحیح سے پہچانا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسی وقت سے آپکو نبوت عطا فرمائی ہے  
 پہر یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکے واسطے انبیاء سے مواثیق لیے ہیں تاکہ انبیاء علیہم السلام یہ جان  
 لیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہیں مقدم ہیں اور آپ انکے نبی اور رسول ہیں جو مواثیق انبیاء سے  
 لیے گئے وہ خلیفہ کرنے کے معنی میں ہیں اسی سبب سے آیت شریفہ (لتوسنن بہ ولتسنرنہ)  
 پر لام قسم داخل ہوا ہے۔

(دوسرا الطیفہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے انبیاء سے جو مواثیق لئے گئے ہیں گویا وہ مواثیق  
 اوس بیعت کی قسمیں ہیں کہ خلفا کی واسطے لی جاتی ہیں اور خلفا کی خلافت کی بیعت کے واسطے  
 جو قسمیں لی جاتی ہیں شاید وہ قسمیں اسی مقام سے لی گئی ہوں۔

رب سبحانہ کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عنایت تعظیم جو ہے اسکی طرف غور کرو جس وقت  
 تم نے اسکو پہچان لیا تو تم یہ جان لو گے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی انبیاء علیہم السلام کے نبی ہیں اور  
 اسی واسطے یہ امر ظاہر ہوا ہے کہ آخرت میں جمیع انبیاء آپکے جہنم کے نیچے ہوں گے اور دنیا میں  
 بھی ایسا ہی ہوا ہے کہ شب معراج میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کو نماز پڑھائی تھی آپ انکے  
 امام ہوئے تھے اگر آپکے آنے کا اتفاق آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کے  
 زمانہ میں ہوتا تو ان انبیاء اور انکی امتوں کو آپ پر ایمان لانا اور آپکی نصرت کرنا واجب ہوتا اللہ تعالیٰ  
 نے انبیاء علیہم السلام سے اس امر کے ساتھ مشاق لیا ہے آپ کی نبوت انبیاء پر اور آپکی رسالت انبیاء  
 کی طرف یہ وہ معنی ہے کہ آپکے واسطے حاصل ہے اور اسکے سوا نہیں ہے کہ آپکا امر اس پر موقوف ہے  
 کہ انبیاء آپکے ساتھ جمع ہوں اس امر کا توقف انبیاء علیہم السلام کے وجود کی طرف راجع ہے کہ وہ آپکے  
 زمانہ میں موجود نہ تھے توقف اس طرف راجع نہیں ہے کہ انبیاء کا وجود جس چیز کا اقتضا کرتا ہے وہ آپکے  
 ساتھ تصف نہ تھے اور اس امر کے درمیان فرق ہے کہ فعل قید محل پر موقوف ہو اور فعل فاعل  
 کی اہلیت پر موقوف ہو اس جگہ فعل کا توقف نہ فاعل کی حجت سے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی ذات مبارک کی حجت سے فعل کا توقف اوس زمانہ کے وجود کی حجت سے ہے کہ وہ زمانہ فعل کو فاعل

ہے اگر وہ فعل انبیاء علیہم السلام کے زمانہ میں پایا جائیگا تو انبیاء کو بلا شک آپ کا اتباع لازم ہوگا اس واسطے  
عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں آپ کی شریعت پر آئینگے عیسیٰ علیہ السلام علی حالہ نبی کریم ہیں ایسا نہیں  
ہے جیسا کہ بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اور اس امت محمدیہ سے ایک  
شخص ہونگے بیشک یہ امر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام امت محمدیہ سے ایک شخص ہونگے اس وجہ سے  
جو پہلے کہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کریں گے اور عیسیٰ علیہ السلام ہمارے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں قرآن اور سنت اور ہر ایک اس شے کے ساتھ کہ امر و نہی کی  
قسم سے ہے اور قرآن اور سنت سے ہے حکم کریں گے یہ امر عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اس طور پر  
متعلق ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی امت کے ساتھ تعلق ہوا عیسیٰ علیہ السلام علی حالہ  
نبی کریم ہیں آپ کی کوئی شے کم نہیں ہوئی ہے۔

اور ایسے ہی یہ امر ہے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زمانہ میں یا موسیٰ اور ابراہیم اور نوح  
اور آدم علیہم السلام کے زمانہ میں مبعوث ہوتے تو سب انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی نبوت اور رسالت ہی  
پر برقرار رہتے اور اپنی امت کے نبی اور رسول ہوتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سب انبیاء کے نبی  
اور ان کی جمیع امتوں کے رسول ہوتے پس آپ کی نبوت اور رسالت اعم اور اشل اور اعظم ہے اور ان  
انبیاء کی شریعت کے ساتھ اصول میں آپ کی شریعت متفق ہے اس لئے کہ شریعت کے اصول مختلف نہیں  
ہوتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا تقدم اور مسائل میں کہ فروعات کی قسم سے ہیں اور ان میں اختلاف  
واقع ہونے کا احتمال ہے یہ تقدم یا بر سبیل تخصیص ہے یا بر سبیل نسخ ہے یا نسخ ہے اور نہ تخصیص ہے بلکہ  
جو آئین پہلے زمانہ میں تھیں اور ان کے انبیاء جو شریعت لائے تھے اور ان اوقات میں وہ شریعت نبی  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت تھی۔ اور اس وقت میں بہ ثبوت اس امت کی یہ شریعت ہے حکم  
کی حالت یہ ہے کہ اختلاف اشخاص اور اختلاف اوقات سے مختلف ہوتے ہیں اس معنی سے ہرگز  
دونوں حدیثوں کے معنی قاطع ہو گئے کہ ہمے مخفی تھے اور دونوں حدیثوں سے ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کا قول شریف (لغت الی الناس کافیہ) ہے ہم یہ گمان کرتے تھے کہ جو لوگ آپ کے زمانہ سے قیامت تک ہونگے آپ اونکی طرف مبعوث ہو گئے ہین اور اب یہ ظاہر ہوا کہ اول اور آخر جمیع مخلوق کی طرف آپ مبعوث ہوئے ہین۔

اور دوسری حدیث شریف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک دکنٹ بینا و آدم بین الروح و الجبم ہے کہ آپ کا اوس وقت میں نبی ہونا کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے ہم گمان کرتے تھے کہ آپ کا نبی ہونا بالعلم ہے اب یہ ظاہر ہوا تاکہ آپ کے نبی بالعلم ہونے پر زاید امر ہے اوس طریق پر کہ سمجھنے اسکی شرح کی ہے اور حال کا افتراق نہیں ہے مگر آپ کے جسم شریف کے وجود کے مابعد اور آپ کے چالیس سال کو پہنچنے میں اور اس مرتبہ سے ماقبل افتراق حال کا اہل آدمیوں کی یہ نسبت ہے جنکی طرف آپ پہنچ گئے ہون اور وہ آدمی آپ کے کلام شریف سننے کے اہل ہون افتراق حال کا آپ کی یہ نسبت نہیں ہے بلکہ اہل لوگوں کی یہ نسبت ہی نہیں ہے اگر اسکے قبل وہ اہل اسور کے واسطے اہل ہون احکام کا شرطون پر معلق کرنا کہی یہ نسبت محل قابل ہوتا ہے اور کہی یہ نسبت فاعل متصرف ہوتا ہے اس جگہ احکام کا معلق کرنا نہیں ہے مگر بحسب محل قابل وہ محل قابل وہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جن لوگوں کی طرف مبعوث ہون وہ موجود ہون اور سبب خطاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کرین اور آپ کا وہ جسم شریف کہ اہل لوگوں سے اپنی زبان سے خطاب کرے وہ موجود ہو۔ اسکی ایسی مثال ہے جیسے کسی لڑکی کا باپ کسی مرد کو دیکھ کر کہے کہ جس وقت تو کفو کو پائے تو میری بیٹی کا نکاح کر دے جو پس یہ تو کیل صحیح ہوگی اور وہ مرد و کالت کیواسطے اہل ہوگا اور اوسکی وکالت ثابت رہے گی۔ اور کبھی تصرف کا موقوف ہونا کفو کے وجود پر ہوتا ہے کہ کفو نہیں پایا جاتا مگر ایک مدت کے بعد کفو کا ایک مدت کے بعد پایا جاتا وکالت اور اہلیت کیل میں حیب نہیں لگتا ہے سکی روح کا کلام بلا غلطیاں تاکہ واللہ اعلم۔

یہ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت میں ہے کہ آپ کا نام مبارک

اللہ تعالیٰ کو نام مبارک کیساتھ عرش اور کل دن چہر و نہر لکھا ہوا ہے جو ملکوت ہین

حاکم اور برہقی نے اور طرائی نے اپنی کتاب دصغیر ہین اور ابو نعیم اور ابن مساکر نے حضرت عمر بن الخطاب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدم علیہ السلام نے  
 جس وقت خطا کی تو یہ عرض کی اے رب میں تجھ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم دیتا ہوں تو میرے ساتھ  
 کچھ نہ کر مگر محمد کو بخشدے رب العزت نے آدم علیہ السلام سے پوچھا اے آدم تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو کیونکر پہچانا آدم علیہ السلام نے عرض کی کہ تو نے جس وقت محمد کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور تو نے  
 مجھ میں اپنی روح پونکی مینے اپنا سرا وٹھایا تو عرش کے ستونوں پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) لکھا دیکھا  
 میں نے یہ جاننا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ نہیں ملایا مگر اس شخص کے نام کو جو تیرے نزدیک خلق میں  
 زیادہ دوست ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تم نے سچ کہا اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں تم کو پیدا  
 نہ کرتا بن عسا کر نے کعب الاحبار رضی سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور مرسلین کی تعداد  
 کے موافق آدمؑ پر عصا نازل کئے (اس مقام پر اصل کتاب میں ہشادیر کچھ عبارت رہ گئی ہے) پر  
 آدم علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت نسیث علیہ السلام سے مخاطب ہو کر فرمایا اے میرے پیلے  
 بیٹے تو میرے بعد میرا خلیفہ ہے تو خلافت کو تقویٰ کی عمارت اور عودۃ الوثقی کے ساتھ لے جس وقت  
 تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیجیو اس لئے کہ میں نے آپ کا نام شریف  
 وسدقہ میں ساق عرش پر لکھا دیکھا تھا کہ میں روح اور مٹی کے درمیان تھا پر میں نے آسمانوں کا طواف  
 کیا میں نے آسمانوں میں کوئی جگہ نہیں دیکھی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اس جگہ پر لکھا دیکھا  
 اور میرے رب نے محمد کو جنت میں ٹھہرایا میں نے جنت میں کوئی قصر اور کوئی غرغہ نہیں دیکھا مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا نام مبارک اوپر لکھا دیکھا۔ اور میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام شریف حور عین کے سینوں پر اور قصب  
 آجام جنت کے پتوں پر یعنی جنت میں جو جنگل ہیں ان کے بانوئے پتوں پر اور درخت طوبی کے پتوں پر اور  
 سدرۃ المنتہی کے پتوں پر اور حجابوں کے اطراف میں اور ملائکہ کی آنکھوں کے درمیان لکھا دیکھا ہے اے  
 میرے فرزند تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی کثرت کیجیو اس لئے کہ ملائکہ اپنے کل اوقات میں آپ کا ذکر کیا کرتے ہیں  
 ابن عدی اور ابن عساکر نے اس رضی سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت  
 محمد کو معراج ہوئی آپ نے ساق عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (یہ تعالیٰ) لکھا دیکھا۔

ابن عساکر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات میں میں نے ساق عرش پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق عمر انصار و ق عثمان ذوالنورین) لکھا دیکھا۔

ابو یعلیٰ نے اور طبرانی نے اپنی (اوسط) میں اور ابن عساکر نے اور حسن بن عوف نے اپنے جز مشہور میں ابو ہریرہ رضی عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں مجھ کو آسمان پر لے گئے میں کسی آسمان پر نہیں گذرا مگر میں نے اپنا نام اوس آسمان پر محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق خلفی لکھا پایا یعنی ابو بکر الصدیق میرے خلیفہ میں۔

بن زرار نے ابن عمر رضی عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وقت مجھ کو آسمان کی طرف لے گئے میں کسی آسمان پر نہیں گذرا مگر میں نے اپنا نام محمد رسول اللہ اوس آسمان میں لکھا پایا۔

دارقطنی نے افراد میں۔ اور خطیب اور ابن عساکر نے ابو دراس سے روایت کی ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے شب معراج میں عرش پر ایک سبز پارچہ یا سبز پردہ دیکھا اوس میں سفید نور سے (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق عمر انصار و ق) لکھا دیکھا ابن عساکر نے جابر رضی عنہ سے تخریج کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے دروازہ پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) لکھا ہوا ہے۔

ابو نعیم نے حلیہ میں ابن عباس رضی عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں کوئی درخت نہیں ہے کہ اوس پر کوئی پتا ہے مگر اوس پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) لکھا ہوا ہے۔

حاکم نے ابن عباس رضی عنہ سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف یہ وحی بھیجی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور جو لوگ تمہاری امت سے آپ کو پاویں ان کو مہر کر دو کہ آپ پر وہ ایمان لاویں اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں آدم کو پیدا نہ کرتا اور نہ جنت اور نہ دوزخ کو پیدا کرتا میں نے عرش کو بانی پر پیدا کیا عرش نے اضطراب کیا میں نے عرش پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) لکھا عرش ٹھیر گیا۔ ذہبی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند میں عمرو بن اوس ہے یہ نہیں جانا جاتا

کہ وہ کون شخص ہے۔

ابن عساکر نے ابو الزبیر کے طریق سے جابر رضی سے روایت کی ہے کہ آدم کے دونوں شانوں کے درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین مکتوب تھا۔

## باب

بزار نے ابو ذر سے اس حدیث کی روایت مرفوعاً کی ہے کہ وہ خزانہ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مجید میں کیا ہے وہ سونے کی ایک ٹھونس لوح تھی اوسین بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا تھا اور یہ مطلب لکھا تھا۔ میں اوس شخص سے تعجب کرتا ہوں جس نے قدر کا یقین کیا وہ کیوں پریشان اور غمگین ہوتا ہے۔ میں اوس شخص سے تعجب کرتا ہوں جس نے دوزخ کو یا کو کیا پر وہ ہنستا ہے۔

میں اوس شخص سے تعجب کرتا ہوں جس نے موت کو یا کو کیا پر وہ غافل ہو گیا اور یہ لکھا تھا دلالہ محمد رسول اللہ اور اسکی مثل غم اور علی رضی سے وارد ہوا ہے ان دونوں حدیثوں کی روایت بیہقی نے کی ہے اور ابن عباس رضی سے جو روایت ہے اسکی تخریج خرایطی نے کتاب (دفع المحرص) میں کی ہے۔

طبرانی نے عبادة ابن الصامت رضی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی انگوٹھی کا نگین آسمانی تھا سلیمان علیہ السلام کی طرف آسمان سے ڈالا گیا تھا سلیمان علیہ السلام نے اسکو اپنی انگوٹھی میں رکھا تھا اور اوپر یہ نقش تھا انا اللہ لا اله الا محمد عبیدی وری

عقیلی نے صنعائین اور ابن عدی نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی انگوٹھی کے نگین کا نقش (لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ) تھا ابن عساکر اور ابن النجار دونوں نے اپنی تاریخوں میں ابو الحسن علی بن عبد اللہ الهاشمی الرقی سے روایت کی ہے

کہ انہوں نے کہا کہ میں ہند کے شہروں میں داخل ہوا دیکھتا ہوں کہ بعض اسکے قلوب میں سیاہ پھول کا دھت ویکھا وہ سیاہ پھول ایک بڑے پھول میں سے کھلتا تھا پاکیزہ خوشبو سیاہ رنگ تھا اوس پھول پر سفید خط سے (لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق عمر فاروق) لکھا تھا میں نے اس امر میں شک

کیا اور میں نے یہ کہا کہ یہ پھول بتایا ہوا ہے (یعنی قدرتی نہیں ہے مصنوعی ہے) میں نے ایک ایسی کلی



کی طرف ارادہ کیا کہ وہ کھلی نہ تھی مین نے اوس کلی کو کھولا جیسا بیٹے اگلے پہل مین دیکھا تھا اوس پہل مین بھی دیکھا اس شہزین وہ پہل کثرت سے مین اور اوس قریہ کے لوگ پتھر پوچھتے مین اللہ تعالیٰ عزوجل کو نہیں پہچانتے۔

## باب اس بیان مین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آدم علیہ السلام کے عہد مین اذان مین ہوتا تھا اور آپ کا ذکر ملکوت اعلیٰ مین ہوتا تھا

ابو نعیم نے حلیہ مین اور ابن عساکر نے عطا کے طریق سے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام مین تازل ہوئے اذ نکو حشت ہوئی جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے یون اذان کہی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ و بارکما اللہ ان محمد رسول اللہ و بارآدم علیہ السلام نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا محمد صلعم کون شخص ہین جبریل علیہ السلام نے کہا کہ محمد صلعم انبیاء سے آپ کے آخری بیٹے ہین۔

بنا نے حضرت علی رضی سے روایت کی ہے کہا جو وقت اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ اپنے رسول کو اذان سکھائے تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس ایک جانور سواری کا لائے جس کا نام براق ہے آپ نے چاہا کہ ادھر سواریوں اوس نے سوار نہونے دیا جبریل علیہ السلام نے کہا اے براق ٹھیر جا اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ کوئی ایسا بندہ تجھ پر سوار نہیں ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکرم ہو براق ٹھہر گیا آپ ادھر سوار ہو گئے اور اوس حجاب تک پہونچ گئے کہ رحمن کے قریب ہے آپ اس حالت مین تھے کہ یکا یک ایک فرشتہ حجاب سے نکلا اور اوس فرشتہ نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اوس فرشتہ سے حجاب کے اوس طرف سے کہا گیا میرے بندہ نے سچ کہا (انا اکبر انا اکبر) پھر فرشتہ نے دا شہدان لا الہ الا اللہ کہا اوس فرشتہ سے حجاب کے اوس طرف سے کہا گیا میرے بندہ نے سچ کہا (لا الہ الا انا) پھر اوس فرشتہ نے دا شہدان محمد رسول اللہ کہا۔ اوس فرشتہ سے حجاب کے اوس طرف سے کہا گیا میرے بندہ نے سچ کہا (انا ارسیت محمد) اوس فرشتہ نے حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ کہا پھر اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اوس فرشتہ سے حجاب کے اوس طرف سے

کہا گیا میرے بندہ نے سچ کہا ہے دانا اکبر ان اکبر پھر اس فرشتہ نے لا الہ الا اللہ کہا پس اس فرشتہ سے حجاب کے اس طرف سے کہا گیا میرے بندہ نے سچ کہا (لا الہ الا اللہ) پھر فرشتہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا اور آپ کو آگے کیا اہل سموات جو تھے اونہیں آدم اور نوح علیہ السلام تھے اس دن اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف کو اہل آسمان اور زمین پر کمال کر دیا۔  
**یہ باب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت کے بیان میں ہے کہ**  
**تمام نبیوں سے یہ عمر رلیا گیا تھا کہ محمد صلعم پر وہ ایمان لاوین**

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واذا اخذ اللہ میثاق النبیین لما یتکلم من کتاب وحکمۃ غم جا مک رسول مصدق لما حکم لتؤمنن بہ ولتقررن قال اقررتن واخذتم علی ذلکم اصری قالوا اقررتنا قال فی شہدوا وانا معکم من الشاہدین۔ اور جس وقت اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے میثاق لیا اور البتہ کتاب اور حکمت سے جو کچھ میں تم کو دوں پھر تمہارے پاس وہ پیغمبر آوے کہ بڑے ہر تمہارے ساتھ ہے اسکو سچا کرنے والا ہے البتہ تم اس پیغمبر کے ساتھ ایمان لائیو اور البتہ اسکو مدد دیجو ۱۲

ابن ابی حاتم نے سدی سے اس آیت کے معنی میں روایت کی ہے کہ نوح علیہ السلام کے وقت سے کوئی نبی ہرگز مبعوث نہیں ہوا مگر اللہ تعالیٰ نے اس نبی سے یہ میثاق لیا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ضرور ایمان لائے اور آپ کی نصرت ضرور کرے اگر آپ کا ظہور ہو اور وہ نبی زندہ ہو ورنہ وہ نبی اپنی قوم سے یہ میثاق لے لے کہ آپ پر اسکی امت کے لوگ ایمان لاوین اور آپ کی نصرت کریں اگر آپ ظہور فرمادین اور اس نبی کی قوم زندہ ہو۔

ابن عساکر نے ابن کریب کے طریق سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی علیہ السلام کی شان کے باب میں آدم علیہ السلام اور اہل لوگوں کے زمانہ تک تقدیم ظاہر کرتا تھا جو لوگ آدم کے بعد تھے اور امتین آپ کی بشارت ہمیشہ دیتی رہتی تھیں اور آپ کے طفیل میں وہ فتح و نصرت جاتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خیر امت اور خیر قرن اور خیر اصحاب اور خیر بلد میں پیدا کیا آپ نے اس شہر میں جب تک خدا نے چاہا اقامت کی وہ شہر ابراہیم علیہ السلام کی حرم ہے پھر اللہ تعالیٰ نے

نے آپ کو طیبہ کی طرف بھیجا طیبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم ہے پس آپ کی مبعوث ہونے کی جائے حرم ہے اور آپ کی ہجرت کی جائے حرم ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے دعا مانگی تھی

ابن جریر نے ابی تفسیر میں ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہ جب وقت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا مانگی دربناد البعث فیہم رسولاً منہم تلوا علیہم ایتانک ولعلہم الکتاب والحکمۃ وزیر کیہم انک انت العزیز الحکیم اے ہمارے رب اور بھیج اون لوگوں میں پیغمبر کہ اونہیں لوگوں میں سے ہو وہ پیغمبر تیری آیتیں اون لوگوں پر پڑے اور اونکو کتاب اور حکمت سکھلا دے اور اونکو پاک کر کے تحقیق تو ہی غالب اور حکمت والا ابراہیم سے کہا گیا کہ تمہاری دعا قبول کی گئی وہ رسول آخر زمانہ میں ہونے والا ہے یعنی تمہاری دعا کا ظہور آخر زمانہ میں محمد صلعم کی ذات مبارک سے ہوگا۔

احمد اور حاکم اور بیہقی نے عواض بن ساریہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے نبی کی بشارت دی تھی ابن عساکر نے عبادہ بن الصامت رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے کہا آپ اپنی ذات مبارک کی کیفیت سے ہم کو خبر دیجئے آپ نے فرمایا بہترین خبر دیتا ہوں میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں اور جن لوگوں نے میرے پیدا ہونے کی بشارت دی تھی انکے آخر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔

ابن سعد نے جویر کے طریق سے ضحاک سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ شریف کی بنیاد اور مٹھا رہے تھے اوس وقت اونہوں نے یہ دعا مانگی تھی (ربنا و البعث فیہم رسولاً منہم) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اونکی دعا کو پورا کر دیا۔ یعنی مجھ کو پیدا کیا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خبر ابراہیم علیہ السلام اور انکی اولاد کو دی تھی

ابن سعد نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ جب وقت ہاجرہ نے نکالنے کے واسطے ابراہیم علیہ السلام کو امر کیا گیا تو برائے پر سوار ہوئے وہ کسی عمدہ مٹی پانی والی اور نرم زمین پر زمین گذرتے تھے گریہ پوجتے تھے اسے جبریل میں بیان اترون جبریل علیہ السلام اترنے سے منع کرتے تھے یہاں تک کہ مکہ میں آئے جبریل علیہ السلام نے کہا اے ابراہیم بیان براؤں گے ابراہیم علیہ السلام نے کہا میں ایسی جگہ اتروں کہ نہ دودھ دینے والے جانور ہیں اور نہ کیتی ہے جبریل علیہ السلام نے کہا بیشک یہیں اترے اس جگہ آپکے بیٹے کی ذریت سے وہ نبی اٹھیں گے اور اس کے ساتھ کلمہ علیا یعنی حق اور دین پورا ہوگا ابن سعد نے شعبی سے روایت کی ہے صحیفہ ابراہیم علیہ السلام میں ہے جبریل نے ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ تمہارے فرزندوں کے بڑے بڑے خاندان ہونے والے ہیں یہاں تک کہ وہ نبی امی آئیں گے کہ وہ خاتم الانبیاء ہوگا۔

ابن سعد نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہ جب وقت ہاجرہ اپنے بیٹے اسمعیل کو ساتھ لیکر نکلیں ایک ملنے والا اون سے ملا اوس نے کہا اے ہاجرہ تمہارا یہ فرزند کثیرہ خاندانوں کا باپ ہے اور اسکے خاندان سے نبی امی حرم کا رہنے والا ہے۔

ابن سعد نے اور بھی محمد بن کعب سے تخریج کی ہے اللہ تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ میں تمہاری ذریت سے بادشاہوں اور نبیوں کو مبعوث کروں گا یہاں تک کہ میں اوس نبی حرمی کو مبعوث کر دوں گا کہ اوسکی امت بیت المقدس کی ہیکل کو بنائے گی اور وہ نبی خاتم الانبیاء ہے اور اوس کا نام احمد ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خبر موسیٰ علیہ السلام کو دی تھی

طبرانی نے ابوامامۃ الباہلی سے روایت کی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ



ہے یہ صفت اونکی تورات میں ہے اور یہ صفت اونکی انجیل میں ہے جیسے کہیتی اپنی سولی نکلے پھر توی  
 کرے اور کو پس وہ مونی ٹھہر جاوے اور اپنی جڑ پر کٹری ہو جاوے کہیتی کرنے والے کو پہلی معلوم ہوتی  
 ہے تاکہ بسبب اون سلمانوں کے کفار کو غصہ میں لاوے۔ اور بخاری رح نے عطا بن یسار سے  
 روایت کی کہ کہا ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر بن العاص رض سے ملاقات کی میں نے اون سے کہا  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت سے مجھ کو خبر دو کہما بہترین خبر دیتا ہوں واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 تورات میں اپنے اوس بعض صفت سے موصوف ہیں جو قرآن میں ہے دیا اسیا النبی انا اسلاک  
 شاہد و مبشر و نذیر و حرز اللامین انت عبدی و رسولی سیدک المتوکل اسے نبی تجھ کو پہنچے  
 ایسے حال میں بھیجا ہے کہ تو گواہ ہے اور شہادت دینے والا ہے اور امت کو ڈرانے والا ہے  
 اور امیون کی واسطے تو پناہ ہے تو میرا بند ہے اور میرا رسول ہے میں نے تیرا نام متوکل کہا ہے  
 وہ نبی بدخلق نہیں ہے اور شدید نہیں ہے اور بازاروں میں شور و غل کرنے والا نہیں ہے اور برائی  
 کا بدلہ برائی سے نہ دیگا لیکن برائی کرنے والے سے عفو و درگزر کرے گا اور اللہ تعالیٰ اسکو ہرگز  
 قبض نہ کرے گا یہاں تک کہ اس کے سبب سے ملت کج کو سیدھا کر دیگا (یعنی اسکی وفات جب ہوگی  
 کہ مذہب میں جو کجی واقع ہوئی ہے کہ مخلوق نے سیدھا راستہ خدا پرستی کا چھوڑ کے جوٹے خدا دن  
 کی عبادت اختیار کی ہے فی الحقیقت خدا پرستی کے راستہ میں یہ کجی واقع ہوئی ہے اسکو ترک  
 نہ کر دینگے اور اللہ العالمین کی عبادت نہ کریں گے) اور وہ لوگ لا الہ الا اللہ کہیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کے  
 سبب سے نامینا انکھوں کو انکھوں دیگا کہ وہ حق کو دیکھیں گے اور ہرے کا لون کو اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے  
 کھول دیگا کہ وہ حق کو سنیں گے اور جن دلوں پر پردے غفلت کے بڑ گئے ہیں اس کے سبب سے  
 وہ پردے اللہ تعالیٰ اٹھا دیگا تاکہ ان کے دلوں میں حق بات پہنچے۔

ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں محمد بن حمزہ بن عبداللہ بن سلام سے روایت کی کہ محمد نے اپنے دادا سے روایت کی ہے  
 کہ جب میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو انکھوں کی خبر کہ میں نبی تو میں انچو مقام کو نکلا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا کیا  
 تم میں لعل عالم اہل شہر ہوا دونوں نے عرض کی ہاں میں ابن سلام ہوں آپ نے فرمایا میں تمکو اوس خدا کی قسم

دیتا ہوں کہ اس نے تورات کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا ہے کیا تم میری صفت اللہ تعالیٰ کی کتاب تورات میں پاتے ہو ابن سلام نے کہا اے محمد اپنے رب کا نسب بیان کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہ شکر کا ہنسنے لگے جبریل علیہ السلام نے اگر آپ سے کہا کہ اے محمد دہو اس حدیث احمد الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفو احد یہ منکر ابن سلام نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو غالب کرنے والا ہے اور کل دینوں پر آپ کے دین کو غلبہ دینے والا ہے اور میں آپ کی صفت کتاب اللہ میں یہ پاتا ہوں دیا ایسا النبی انا ارسلناک شاہدا و مبشرا و نذیرا انت عبدی و ربوبی سمیتک المتوکل لیس لفظ ولا غلیظ ولا استحاب فی الاسواق ولا یخبر فی بالسیتہ مشکھا و لکن یعفو ویغفر و لن یقبضہ اللہ حتی تستقیم الملة المعوجة حتی یقولوا لا اله الا اللہ ویفتح بہ اعینا عمیاء و اذا نام صموا و دقلوا با غلفاء) اس حدیث شریف کا ترجمہ اوپر کی حدیث میں آچکا ہے اس کے مکرر ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے پہلے ابن عساکر نے زید بن اسلم کے طریق سے عبد اللہ بن سلام سے یزید روایت کی ہے کہ تورات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت (انا ارسلناک شاہدا و مبشرا) اور آخر تک جو آپ کی صفت اوپر کی حدیث میں ہے اس کو ذکر کیا ہے۔

اور دارمی نے اپنی مسند میں ادبیہقی نے عطابن یسار کے طریق سے ابن سلام سے اوپر کی حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

دارمی نے اپنی مسند میں ادرا بن عساکر نے کعب سے تخریج کی ہے کعب نے کہا کہ تورات میں اول سطرین یہ صفت ہے محمد رسول اللہ ہے اور میرا مختار بندہ ہے بدخلق نہیں ہے شدید نہیں ہے بازاروں میں شور و غل کرنے والا نہیں ہے اور بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہ دیگا و لیکن عفو اور درگزر کرے گیگا و سکی جائے پیدائش کمین ہے اور جائے ہجرت طیبہ میں ہے اور اس کا ملک شام میں ہے۔

اور دوسری سطرین یہ صفت ہے محمد رسول اللہ ہے اس کی امت بہت حمد کرنے والی ہے اس کی امت کے لوگ سرور اور ضرر یا فراخی اور تنگی کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور ہر ایک اترنے کی جگہ پر اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور ہر ایک ٹیلہ پر چڑھتے وقت اللہ تعالیٰ کی تکبیر کہیں گے اوقات

نماز کے واسطے آفتاب کی نگاہبانی کریں گے اگر ٹوڑے پہونگے جوقت نماز کا وقت آجائے گا وہ نماز پڑھ لینگے اور اپنے کمرون پر تہمد باندھیں گے اور اپنے ہاتھ پاؤں دھو دینگے اور اونکی آوازیں رات میں بوجہ ذکر کے آسمانوں کے درمیان ایسی گونجیگی جیسے شہد کی مکھیوں کی ہن ہنناہٹ ہوتی داری اور ابن سعد اور ابن عساکر نے ابو فرہ سے اونہوں نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے ابن عباس نے کعب الاحبار سے پوچھا کہ تو رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت تم کس طور پر باتے ہو کعب نے کہا ہم لوین باتے ہیں محمد بن عبد اللہ مکہ میں پیدا ہوگا اور طیبہ کی طرف ہجرت کریگا اور اسکا ملک شام میں ہوگا وہ غش گوا اور بازاروں میں بکار کے بات کئے والا نہیں ہے اور بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہ دیگا ولیکن عفو کریگا اور بخش لگا اسکی امت بہت حمد کرنے والی ہے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی حمد ہر ایک سرور اور ضرر میں کریں گے یا ہر ایک فراخی اور تنگی میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور ہر ایک بلند جاسے پر اللہ تعالیٰ کی تکبیر کہیں گے اور وہ وضو کریں گے اور اپنے ہاتھ پاؤں وغیرہ دھو دینگے اور اپنے کمرون پر تہمد باندھیں گے اور نماز پڑھنے میں صفین باندھیں گے جیسے وہ جنگ میں صفین باندھتے ہیں اونکی آوازیں اونکی مسجدوں میں شہد کی مکھیوں کی جھنجھٹا ہٹ کے طور پر ہونگی (یعنی وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر مساجد میں کریں گے اور اونکی آوازیں ایسی گونجیگی جیسے شہد کی مکھیوں کی ہنناہٹ ہوتی ہے۔ اونہیں کا ندا کرنے والا اس طور پر ندا کریگا کہ اپنی ندا کو آسمان کے درمیان سناے گا۔

زیر بن بکار نے اخبار مدینہ میں اور ابو نعیم نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری صفت احمد المتوکل ہے احمد کی جاسے ولادت مکہ ہے اور جاسے ہجرت طیبہ کی طرف ہے وہ بدخلق نہیں ہے اور نہ شدید ہے حسنہ کا بدلہ نہ سے کریگا اور بُرائی کا بدلہ نہ دیگا اسکی امت اللہ تعالیٰ کی بہت حمد کرنے والی ہوگی وہ لوگ اپنے کمرون پر تہمد باندھیں گے اور اپنے ہاتھ پاؤں دھو دینگے اونکی انجیلین اونکے سینوں میں ہونگی یعنی وہ حافظ قرآن ہونگے وہ لوگ نماز کے واسطے ایسی صفین باندھیں گے جیسے جنگ کے واسطے صفین باندھتے ہیں اونکی وہ قرآنی جس سے وہ



میرا تقرب چاہیں گے اور نیکے خون ہونگے (یعنی وہ شہید ہو کر مجھے قربت حاصل کرینگے) رات میں وہ لوگ رہبان ہونگے (یعنی عبادت الہی میں مصروف رہیں گے) اور دینیں وہ شیر ہونگے (یعنی دشمنان دین سے جنگ کرینگے اور شیر کی طرح اونپر حملہ آور ہونگے۔

ابن سعد اور حاکم نے روایت کی ہے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے عالیشانہ و غیرہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف انجیل میں لکھا ہوا ہے وہ بدخلق نہیں ہے اور نہ شدید ہے اور نہ بازار دن میں شور و غل کرنے والا ہے اور نہ وہ برائی کا بدلہ برائی سے دیگا ولیکن جو کوئی اوس سے برائی کرے دیگا وہ اوسکو عفو اور درگزر کرے گا۔

بیہقی اور ابونعیم نے ام روادہ و وجہ ابو درودہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں نے کعب سے پوچھا تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت تو رات میں کس طور پر پاتے تھے کعب نے کہا ہم آپ کو تو رات میں یوں موصوف پاتے تھے محمد رسول اللہ تعالیٰ کا ہے اوسکا نام متوکل ہے وہ بدخلق نہیں ہے اور نہ شدید ہے اور نہ بازار دن میں شور و غل کرنے والا ہے اور اوسکو ایسے امرا کی کنج بیان دی گئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اوسکے سبب سے اندھی آنکھوں کو بینا کر دیگا کہ وہ حق کو دیکھیں گی اور ہرے کا لون کو شنو کر دے گا کہ حق کو سنیں گے اور طریق حق جو کج ہو گیا ہے اوسکے سبب سے سید ہا ہو جائے گا یہاں تک کہ لوگ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کی گواہی دیں گے وہ نبی مظلوم کی اعانت کرے گا اور اعانت کے بعد اوسکو اس امر سے منع کرے گا کہ وہ کسی کو ناتوان سمجھے یا مغلوب جانے۔

ابونعیم نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبوقت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل ہوئی اور اوسکو انہوں نے پڑھا تو رات میں اس امت کا ذکر پایا کہ اے رب میں الواح میں ایسی امت کو پاتا ہوں کہ وہ لوگ آخرین ہیں اور مراتب میں سابقین ہیں اوس امت کو میری امت کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب میں الواح میں ایسی امت کو پاتا ہوں کہ وہ لوگ مطیع ہونگے اور دعا مانگیں گے اور انکی دعا قبول کی جائیگی اوس امت کو میری امت کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام

نے کہا اے رب میں الواح میں ایسی امت کو پاتا ہوں کہ انکی انجیلیں انکے سینوں میں ہونگی اوسکو وہ عا کر  
 پڑھینگے اوس امت کو میری امت کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام  
 نے کہا اے رب میں الواح میں ایسی امت کو پاتا ہوں کہ وہ غنیمت کو کھائینگے اوس امت کو میری  
 امت کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب میں  
 ایسی امت کو الواح میں پاتا ہوں کہ وہ لوگ صدقہ کھائینگے اور صدقہ کمانے پر اجر پائینگے تو  
 اوس امت کو میری امت کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام  
 نے کہا اے رب میں الواح میں ایسی امت کو پاتا ہوں کہ جبوقت اونہیں سے کوئی شخص ایک  
 حسنة کا قصد کرے گا اور اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اگر ایک حسنة کرے گا تو اس کے  
 لئے دس حسنة لکھے جائینگے اوس امت کو میری امت کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی  
 امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب میں الواح میں ایسی امت کو پاتا ہوں کہ جبوقت اونہیں  
 سے کوئی شخص ایک سیئہ کا قصد کرے گا اور اسکو نیکو کرے گا اور اگر وہ اوس سیئہ کو کرے گا  
 تو اس کے ذمہ ایک سیئہ لکھا جائے گا اوس امت کو میری امت کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد  
 کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب میں الواح میں ایسی امت کو پاتا ہوں کہ وہ لوگ  
 علم اول اور علم آخر دے جائینگے اور وہ لوگ اہل ضلالت کے سرداروں اور متروکوں اور وسیع  
 و جال بعین کو قتل کرینگے اوس امت کو میری امت کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی  
 امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب مجھکو احمد کی امت سے کر دے اس وقت  
 موسیٰ علیہ السلام کو دو خصلتیں دی گئیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ (انی اصطفتیک  
 علی الناس بسلامتی و بکلامی فخذ ما یتبک و کن من الشاکرین) اے موسیٰ تمکو میں نے اپنی رسالت  
 اور اپنے کلام سے آدمیوں پر برگزیدہ کیا ہے جو چیز میں نے تمکو دی ہے وہ تم لو اور شکر گزار دن  
 سے رہو موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب میں راضی ہو گیا۔

ابو نعیم نے عبد الرحمن المعافری سے یہ روایت کی ہے کہ کعب الاحبار نے ایک یہودی عالم کو

دیکھا وہ روز ہاتھ کعب نے اوس سے پوچھا کیوں روتا ہے اوس نے کہا کہ بعض امر کو میں نے یاد کیا اس سبب سے روتا ہوں کعب نے کہا کہ میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں جس سبب سے تو روتا ہے اگر میں اوس سے خبر کر دوں تو میری تصدیق کرینگا اوس یہودی عالم نے کہا بیشک میں تصدیق کر دوں گا کہ کعب نے کہا میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ تو اللہ تعالیٰ کی کتاب منزل میں یہ امر پاتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا اور کہا اے میرے رب تورات میں ایک ایسی امت کو میں پاتا ہوں کہ وہ خیر امت ہے وہ است آدمیوں کی ہدایت کے واسطے پیدا کی گئی ہے وہ لوگ معروف کے ساتھ اور رینگے اور منکر سے نہی کرینگے اور وہ لوگ اول کتاب آسمانی اور آخر کتاب آسمانی کے ساتھ ایمان لائیں گے اور اہل ضلالت سے قتال کرینگے یہاں تک کہ وہ لوگ احوال و حال سے جنگ کرینگے موسیٰ علیہ السلام نے یہ اوصاف دیکھ کر کہا اے رب ادن کو میری امت کر دے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے فرمایا کہ وہ لوگ احمد کی امت ہیں اوس یہودی عالم نے سکر کہا بیشک ایسا ہی ہے۔

کعب رضی نے اوس یہودی عالم سے کہا میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تو اللہ تعالیٰ کی کتاب منزل میں یہ پاتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا اور کہا اے رب میں ایک ایسی امت کو پاتا ہوں کہ وہ لوگ بہت حمد کرنے والے ہونگے اور وہ لوگ آفتاب کی نگہبانی کرینگے یعنی نماز کے اوقات کے پابند رہیں گے اسی لئے کہ اوقات کا مارا آفتاب ہر موقع پر ہے اور وہ لوگ اپنے ارادہ میں مضبوط اور محکم ہونگے یا وہ لوگ انصاف سے حکم کرینگے جبروت وہ کسی امر کا ارادہ کرینگے تو یہ کہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس امر کو کرینگے ادن لوگوں کو میری امت کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ لوگ احمد کی امت ہونگے اوس یہودی عالم نے کہا بیشک ایسے ہی ہے۔

کعب رضی نے کہا میں تجھ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کیا تو اللہ تعالیٰ کی کتاب منزل میں یہ پاتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا اور کہا اے رب میں ایک ایسی امت کو پاتا ہوں کہ جس وقت ادن میں سے کوئی شخص بلند جائے یعنی ٹیلہ پر چڑھے گا تو اللہ تعالیٰ کی تکبیر کہے گا اور اگر نیچے جگہ اترے گا

تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرے گا اور پاک مٹی اُنکے لیے پاک پانی ہے اور پاک کرنے والی ہے وہ جس جگہ ہونگے اونکو نماز کے لئے مکمل روئے زمین مسجد ہوگی جنابت سے وہ لوگ طہارت کریں گے اور اونکی طہارت مٹی سی دیسی ہوگی جیسی اونکی طہارت پانی سے ہوگی جس جگہ وہ پانی نہ پائیں گے (یعنی وضو اور غسل کی جگہ) اور جنابت کی حالت میں تیمم کریں گے اور تیمم سے وہ پاک ہوں گے۔ اور وضو کے آثار سے اُنکے چہرے اور ہاتھ پاؤں روشن و سفید اور نورانی ہوں گے اور لوگوں کو میری امت کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ لوگ احمد کی امت ہیں اوس یہودی عالم نے کہا سچ ہے کعبہ نے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی کتاب منزل میں یہ پاتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا اور کہا اے رب میں ایک ایسی امت کو پاتا ہوں کہ وہ مرحومہ ہے اور وہ لوگ ضعیف ہیں وہ لوگ کتاب کو میراث میں پائیں گے اور تو نے اونکو برگزیدہ کیا ہے بعض اُن سے اپنے نفس کے لیے ظالم ہوں گے اور بعض اُن سے میانہ روی اختیار کریں گے (یعنی اُن لوگوں کے افعال میں افراط اور تفریط نہ ہوگی) اور بعض اُن سے امور خیر میں سبقت لے جائیں گے اُن سے کسی کو میں نہیں پاتا ہوں مگر مرحوم اُن لوگوں کو میری امت کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ لوگ احمد کی امت ہیں اوس یہودی عالم نے کہا ہاں ایسے ہی ہں۔ کعبہ نے کہا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تو اللہ تعالیٰ کی کتاب منزل میں یہ پاتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا اور کہا اے رب میں تو راہ میں ایک ایسی امت کو پاتا ہوں۔ کہ اُن لوگوں کے مصحف اونکے سینوں میں ہوں گے وہ لوگ اہل جنت کے رنگارنگ کپڑے پہنیں گے وہ نماز میں اس طور پر صدقین یا نذیرین کے جیسے ملائکہ صدقین یا نذیرین ہیں اور انکی آوازیں ایسی گونجیں گی جیسے شہد کی مکہ کی بنی بنا ہٹ ہوتی ہے (یعنی وہ ذکر الہی جبر سے کریں گے) اور لوگوں میں سے کوئی دوزخ میں نہ جائیگا مگر وہ شخص کہ حیات سے بالکل ایسا بری ہوگا جیسے پتھر و درخت کے پتوں سے بری ہوتا ہے اور لوگوں کو میری امت کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ لوگ احمد کی امت ہیں اوس یہودی عالم نے کہا ہاں ایسے ہی ہے

جبکہ موسیٰ علیہ السلام نے اوس خیسے جو اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کو عطا کی ہے تعجب کیا تو اوس وقت کہا کاش میں احمد کی امت ہوتا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی میں تین آیتیں بھیجیں اور اودن آیتوں سے موسیٰ علیہ السلام کو خوشنود کر دیا وہ آیتیں یہ ہیں (انی اصطفتک علی الناس برسالاتی وکلامی) آخر آیت تک موسیٰ علیہ السلام جیسا راضی ہونا چاہیے تھا راضی ہو گئے۔

ابو نعیم نے سعید بن ابی ہلال سے روایت کی کہ عبد اللہ بن عمرو نے کعب الاحبار سے کہا مجھ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اور آپ کی امت کی صفت سے خبر دو کعب نے کہا میں کتاب اللہ میں اوندکا وصف پاتا ہوں یہ کہ کہ احمد اور آپ کی امت بہت ہمد کرنے والی ہے وہ لوگ ہر ایک خیر اور شر پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرینگے اللہ تعالیٰ کی تکبیر ہر ایک ٹیلہ پر چڑھتے وقت کہیں گے اور ہر ایک اوترنے کی جگہ میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہیں گے اوندکی ندا آسمان کے درمیان جائیگی نمازون میں اوندکی آوازیں ایسی ہونگی جیسے شہد کی مکینوں کی بہن بنا ہٹ بڑے پتھر پر ہوتی ہے جیسے ملائکہ صف باندھتے ہیں وہ لوگ نمازون میں صفیں باندھیں گے اور جیسے وہ نمازون میں صفیں باندھیں گے ویسے ہی جنگ کفار میں صفیں باندھیں گے جو وقت وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرینگے تو ملائکہ اوندکے سامنے اور اوندکے پیچھے سخت نیزے لیے ہو گئے جو وقت وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صف جنگ میں حاضر ہو گئے تو اللہ تعالیٰ اودپر سایہ کئے ہوگا اور کعب نے اپنے ہاتھ کے ساتھ سایہ کرنے کا یوں اشارہ کیا جیسے سور اپنے آشیانوں پر سایہ کرتے ہیں وہ لوگ جہاد سے یا عظیم شکر کے کہی پیچھے رہیں گے یا نہ تک کہ جبریل علیہ السلام اوندکے پاس حاضر ہو گئے۔

ابو نعیم نے (حلیہ) میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام نبی بنی اسرائیل کے پاس یہ وحی بھیجی کہ جو شخص احمد سے منکر ہوگا اور مجھ سے ملے گا میں اوسکو دوزخ میں داخل کروں گا موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اے رب احمد کون ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے کسی خلق کو اپنے نزدیک احمد سے اکرم نہیں پیدا کیا میں نے احمد کا نام عرش پر اپنے

نام کے ساتھ قبل اسکے لکھا ہے کہ میں اسماعلون اور زمین کو پیدا کروں اور حبیب ملک احمد اور احمد کی  
 امت جنت میں داخل نہوگی جنت میری تمام مخلوق پر حرام ہے موسیٰ علیہ السلام نے بوجہ احمد کی  
 امت کون لوگ ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ بڑے حمد کرنے والے لوگ ہیں بلند جاے پر چڑھتے  
 اور نیچے اترتے وقت اور ہر حال میں میری حمد کریں گے وہ اپنی مکرمین باندہین گئے اور اپنے ہاتھوں  
 پاؤں کو پاک کریں گے (یعنی وضو کریں گے) دن میں روزہ دار ہوئیں گے رات میں رہبان یعنی عابد ہوئیں گے  
 میں اون لوگوں سے تھوڑے عمل کو قبول کروں گا۔ اور لا الہ الا اللہ کی شہادت سے اونکو جنت میں  
 داخل کروں گا یہ سنکر موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کہا مجھکو اس امت کا نبی کر دے  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا اوس امت کا نبی اسی امت سے ہے موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے  
 کہا مجھکو اوس نبی کی امت سے کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ تم اوس نبی سے مقدم پیدا  
 ہو گے اور وہ آخرین پیدا ہوگا ولیکن دار انجلال میں میں تمکو اور اوس نبی کو ایک جا جمع کروں گا  
 یعنی آخرت میں تم اور محمد صلعم ملو گے۔

ابن ابی حاتم اور ابو نعیم نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے اللہ تعالیٰ نے اشعیا علیہ السلام کو  
 یہ وحی بھی کہ میں ایک نبی امی کو مبعوث کرنے والا ہوں اسکے سبب سے ہرے کانون کو کھول دوں گا  
 اور اون دلوں کو کھول دوں گا جنپر پردے پڑے ہیں اور اون آنکھوں کو کھول دوں گا جو اندھی ہیں اوس  
 نبی کے پیدا ہونے کی جگہ مکین ہے ہجرت کی جگہ طیبہ میں ہے اور اوس کا ملک شام میں ہے  
 وہ نبی میرا ایسا بندہ ہے کہ متوکل ہے اور برگزیدہ ہے اور رفعت والا ہے اور وہ حبیب ہے اور وہ  
 میرا حبیب بنایا ہوا ہے اور وہ مختار ہے وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیگا ولیکن عفو کرے گا اور درگزر کرے گا  
 اور بخشدے گا اور مومنوں کے ساتھ رحیم ہوگا جس چار پایہ پر بہاری بوجھ ہوگا وہ اسپر رحم کرے گریہ کرے گا  
 اور جو یتیم بچہ محتاج عورت کی گودہ میں ہوگا وہ اسپر رحم کرے گا وہ بدخلق نہیں ہے اور نہ  
 شدید ہے اور نہ بازاہد دن میں غل کرنے والا ہے اور نہ فحش سے اپنی زینت چاہنے والا ہے اور نہ وہ  
 فحش کہنے والا ہے اگر وہ چراغ کے پہلو سے گزریگا تو بسبب وقار اور سکون کے اوسکو نہ بچائیں گے

اور اگر جو اپنی اور شباب کے وقت میں وہ ایک طویل نے پر قدم رکھے گا تو اسکے قدم کی آہٹ تو کی (یعنی وہ نہایت آہستگی سے چلے گا) میں اسکو ایسے حال میں بھوٹ کر دنگا کہ وہ لوگوں کو بشارت دینے والا ہوگا اور ڈرانے والا ہوگا۔ ہر فعل جمیل کے واسطے میں اسکو ہمواری دون گا اور ہر ایک خلق کریم اسکو بخشوں کا شان و قار کو اس کا لباس بناؤنگا احسان اور نیکی اس کا شعرا اور تقویٰ کو اس کا خنجر اور حکمت کو اس کا معقول کروں گا یعنی حکمت اسکی بھی ہوئی ہوگی اور صدق اور وفا کو اسکی طبیعت اور عفو اور مغفرت اور احسان کو اس کا خلق اور عدل کو اسکی سیرت اور حق کو اسکی شریعت اور ہدایت کو اس کا امام اور اسلام کو اسکی ملت کر دنگا اس کا نام احمد ہے ضلالت کے بعد اس کے سبب سے مخلوق کو ہدایت کروں گا اور جہالت کے بعد اس کے سبب سے مخلوق کو علم کی تعلیم دوں گا اور گنہگار کے بعد اس کے سبب سے مخلوق کے مراتب بلند کر دنگا اور ناشائستگی کے بعد اس کے سبب سے مخلوق کو ناموسری عطا کروں گا کہ وہ ہر زمانہ میں پہچانے جائینگے اور قلت کے بعد اس کے سبب سے مخلوق کو زیادہ کروں گا اور مفلسی کے بعد اس کے سبب سے مخلوق کو غنی بناؤنگا اور فقر کے بعد اس کے سبب سے مخلوق کو جمع کروں گا کہ وہ ایک ہو جائینگے اور اس کے سبب سے دلوں اور متفرق خواہشوں اور مختلف امتوں کے درمیان تالیف دوں گا اور اسکی امت کو خیر امت کروں گا وہ ایسی امت ہے کہ آدمیوں کی ہدایت کیواسطے نکالی گئی ہے وہ لوگ معروف کے ساتھ امر کریں گے اور منکر سے بھی اور میری توحید کریں گے اور مجھ پر ایمان لائیں گے اور مجھ سے اخلاص رکھیں گے اور جو شے میرے رسول لائے ہیں اسکی وہ تصدیق کریں گے اور نماز کے اوقات کی پابندی کیواسطے آفتاب کی نگاہ بانی کریں گے اور قلوب اور ادن و جہ اور اون ارواح کو خوشخبری ہو کہ وہ میرے واسطے خالص ہونگی اور انکی مسجدوں اور مجالس اور سونے کی جگہوں اور پہر جانے کی جگہ اور ٹھکانا پکڑنے کی جگہ میں تسبیح اور تکیہ اور تحید اور توحید انکو میں الہام کر دنگا وہ لوگ اپنی مسجدوں میں اس طور پر صفین باندھیں گے جیسے ملائکہ میرے عرش کے اطراف صفین باندھتے ہیں وہ لوگ میرے اولیاء اور انصار ہیں اور ان کے سبب میں اپنے ان دشمنوں سے انتقام لوں گا

جو متون کی عبادت کرتے ہیں وہ لوگ تین اور قعود اور رکوع اور سجدہ میں میری نماز پڑھیں گے وہ لوگ ہزار دن ہونگے اور میری خوشنودی کے لئے کفایہ کے ستم سے اپنے شہر دن سے نکلیں گے اور اپنے اموال کو چھوڑ جائیں گے وہ لوگ میرے راستہ میں جصفین باندہ کرد شمنون سے جنگ کریں گے اور عظیم شکر ہونگے اور انکی کتاب کے ساتھ کل کتابوں کو اور انکی شریعت کے ساتھ کل شریعتوں کو اور انکے دین کے ساتھ کل دینوں کو میں ختم کر دوں گا جو شخص انکو پائیگا اور انکی کتاب پر ایمان نہ لائیگا اور انکے دین اور شریعت میں داخل نہ ہوگا وہ مجھ سے نہ ہوگا اور وہ مجھ سے بری ہوگا میں ان لوگوں کو کل امتوں سے افضل کروں گا اور انکو موت وسط ظہیر آدن گاہ لوگ آدمیوں کے ایمانوں پر گواہ ہونگے جس وقت وہ لوگ ختم کریں گے تو لا الہ الا اللہ کہیں گے اور جب وقت وہ لوگ کسی امر سے کراہت کریں گے تو اللہ اکبر کہیں گے اور جب وقت کسی امر پر باہت تازیع کریں گے تو سبحان اللہ کہیں گے اپنے چہرہ اور اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو پاک کریں گے اور دو نصف جسم پر تہہ باندھیں گے اور بلبلوں اور بلند جاؤں پر لا الہ الا اللہ کہیں گے انکی قربانیاں انکے خون ہونگے انکی انجیلیں ان کے سینہ ہونگے یعنی وہ حافظ قرآن ہونگے۔ رات میں عابد ہونگے دن میں دشمنوں پر حملہ کے لئے شہر ہو انھیں کامنادی کرنے والا آسمانوں کے درمیان ندا کرے گا انکی آوازیں اذکار سے ایسی ہونگی جیسے شہد کی کہیوں کی ہینہٹا ہٹ ہوتی ہے۔ اس شخص کو خوشخبری ہو جو انکے ساتھ ہوا اور انکے دین پر ہو اور انکے راستوں پر ہو اور انکی شریعت پر ہو یہ سب امور میرا فضل ہے جبکو میں چاہتا ہوں یہ بزرگی دیتا ہوں میں صاحب فضل عظیم ہوں۔

بہتقی نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ جابر و بن عبد اللہ آئے اور مسلمان ہوئے اور کہا قسم ہے اس ذات کی کہ اس نے حق کے ساتھ آپکو مبعوث کیا ہے میں نے آپکا وصف تجیل میں پایا ہے اور آپکی بشارت ابن بتول یعنی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے دی ہے۔

ابو نعیم نے سعید بن المسیب سے یہ روایت کی ہے کہ عباس رض نے کعب الاحبار سے پوچھا کہ تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں اسلام لانے سے کون امر مانع ہوا کہ تم



اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایمان لائے ہوئے کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے باپ نے تورات سے میرے لئے ایک کتاب لکھی تھی اور وہ مجھ کو دے دی تھی اور مجھے کہا تھا کہ اس کتاب پر عمل کر اور اسکا اتباع کر اور جو حق باپ کا بیٹے پر ہوتا ہے مجھے اُسکی قسم دی تھی اور مجھ سے عہد لیا تھا کہ اس کتاب کی ہر کوئی من نہ توڑوں اور اس نے اپنی کل کتابوں پر ہر نگاہی تھی جبکہ بیٹے اسلام کو دیکھا کہ ظاہر ہوا ہے اور میں نے کچھ نہیں دیکھا مگر خیر میرے نفس نے مجھے کہا شاید تیرے باپ نے تجھ سے کسی علم کو چھپایا ہے میں نے اس کتاب کی ہر توڑ ڈالی جب میں نے دیکھا تو یکایک اوسمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اور آپکی امت کی صفت پائی تو میں اب آیا اور مسلمان ہوا۔

ابونعیم نے شہر بن حوشب کے طریق سے کعبؓ سے یہ روایت کی ہے کہ نبیؐ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیز موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی تھی اوسمیں میرا باپ عالم الناس تھا اور جو علم وہ جانتا تھا اس سے کوئی چیز مجھے نہیں بچا تھا جبکہ اُسکی موت کا وقت آیا تو اس نے مجھے بلایا اور مجھے کہا اے میرے پیارے بیٹے تجھ کو معلوم ہے کہ جن علوم کو میں جانتا تھا ان میں سے میں نے تجھ سے کچھ نہیں بچایا مگر میں نے وہ دو درق تجھ کو نہیں دئے اور تجھ سے روک رکھے ہیں ان میں ایک نبیؐ کا ذکر ہے کہ وہ مسح ہوگا اور اُس کا زمانہ آگیا ہے میں نے اس امر کو مکروہ سمجھا کہ اس سے تجھ کو خبر کروں مجھ کو اس امر کا تجھ پر خوف ہے کہ نبوت کا جو پٹا دعویٰ کرنے والے لوگ ظہور کریں اور تو انکی اطاعت قبول کر لے میں نے اون دو درقوں کو مرکان کے اوس روز میں رکھ دیا ہے جبکہ تو دیکھ رہا ہے اور ان پر ہر نگاہی کر تو ہرگز اون دو درقوں سے تعرض نہ کرنا اور اس وقت میں تو اون دو درقوں کو ہرگز نہ دیکھنا اللہ تعالیٰ اگر تیرے ساتھ خیر کا ارادہ کرے گا اور وہ نبیؐ ظہور کریگا تو تو اُسکی پیروی کیجو اسکے بعد میرا باپ مر گیا اور مجھے اُسکو دفن کر دیا مجھ کو کوئی شے اس سے زیادہ محبوب نہ تھی کہ میں اون دو درقوں کو دیکھوں میں نے اوس سورخ کو کھولا پر وہ دو درق اوسمیں سے نکالے ناگاہ میں نے اون دو درقوں میں یہ دیکھا محمد رسول اللہ ہے خاتم النبیین ہے اُسکے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اُسکے پیدا ہونے کی جگہ مکہ میں ہے

اور ہجرت کی جگہ طیبہ میں ہے وہ بدشعق منوگ اور نہ شدید اور نہ با زاردن میں شور و غل کر لیکا اور برائی کا عوض نہ ملے سے دسے گا اور عفو کرے گا اور ورگذا کر لیکا اور سکی است بہت حمد کرنے والی ہوگی وہ لوگ وہ ہونگے کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور انکی زبانیں تکبیر کے ساتھ مطیع ہونگی اور وہ لوگ اپنے نبی کو ادن کل لوگوں کے مقابلہ میں نصرت دینگے جو لوگ انکے نبی سے دشمنی کریں گے اور وہ اپنی شرمگاہوں کو دہر دینگے یعنی طہارت کریں گے اور اپنی کمردن پر تہمد یا نہن میں گے اور انکی انجیلیں انکے سینوں میں ہونگی اور آپس میں وہ اس طور سے رحم کریں گے جیسے بہائیوں کے ساتھ ان جنے بہائی رحم کرتے ہیں اور وہ لوگ قیامت کے دن کل امتوں سے پہلے جنت میں داخل ہونگے۔ کعب نے کہا اسکے بعد میں اوتنے زمانہ تک ٹھہرا رہا جتنے زمانہ تک خدا نے جا بجا پھر مجھ کو یہ معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں ظہور کیا ہے پنے تاخیر کی تاکہ امر نبوت مجھ کو ثابت ہو جاوے پھر مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور آپکا خلیفہ آپ کے جاے قائم ہوا ہے اور ہماری طرف اس خلیفہ کے لشکر آئے ہیں نے کہا جب تک میں ادن لوگوں کی سیرت اور اعمال کو نہ دیکھ لوں گا اس دین میں داخل نہوں گا میں اس امر کو ایک زمانہ تک ٹالتا رہا اور اوس میں تاخیر کرتا رہا تاکہ اس امر کو میں ثابت کر لوں ہمارے پاس حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمال آئے جبکہ انکو یمن نے دیکھا کہ وہ اپنے عہد کی وفا کرتے ہیں اور انکے دشمنوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ معاملہ کیا اوسکو یمن نے دیکھا اوس وقت مجھ کو علم ہوا کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کا مجمع کو انتظار تھا اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ ایک رات میں اپنے مکان کی چیت پر تہا ناگاہ میں نے سنا کہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی اللہ تعالیٰ کا یہ قول پڑھ رہا ہے دیا ایہا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا مصداقاً لما معکم من قبل ان نطس وجہاً فترؤا علی اربابہا و تلغتم کم کما لغنا صحاب السبت و کان امر اللہ مفعولاً) اسے لوگو جو کتاب تم کو دی گئی ہے اوس چیز کے ساتھ ایمان لاؤ کہ ہم نے اتاری ہے وہ اوس خبر کی تصدیق کرنے والی ہے جو کہ تمہارے ساتھ ہے قبل اسکے کہ ہم تمہارے چہرہ کو مٹا ڈالیں پس انکو اور انکی سپہوں پر پھر دین یا انکو ایسی لعنت کریں جیسی لعنت ہم نے صحاب سبت پر کی ہے اللہ تعالیٰ کا امر کیا گیا ہے کعب نے کہا جبکہ میں نے اس آیت کو سنا تو میں ڈرا ایسا

سنوایا صبح نہو نے پائے اور اللہ تعالیٰ میرے منہ کو گردن کی طرف پھیر دے یعنی میں مسخ ہو جاؤں  
 مجھ کو صبح سے زیادہ دوست کوئی نہ تھی صبح ہوتے ہی میں مسلمانوں میں پہنچا اس حدیث  
 کی تخریج ابن عساکر نے مسیب بن رافع وغیرہ کے طریق سے کعب سے کی ہے۔

یہ بھی نے ذہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کو زبور میں وحی  
 ایسی بھی اسے داؤد تیرے بعد ایک نبی آئیگا اس کا نام احمد ہے اور محمد ہے کہ وہ نبی ہے اور  
 صادق ہے میں اس پر کبھی غضب نہ کروں گا اور وہ کبھی میری نافرمانی نہ کرے گا اور میں نے اس کے  
 اٹھنے اور پھلنے گناہ بخش دے ہیں اور اس کی امت مرحومہ است۔ ہے میں نے اون لوگوں کو نوافل  
 سے وہ ثواب عطا کیا ہے جو ثواب نبیوں کو عطا کیا ہے اور ان پر میں نے وہ فرائض فرض کئے ہیں  
 جو فرائض انبیاء اور رسولوں پر میں نے فرض کئے ہیں وہ لوگ قیامت کے دن میرے پاس ایسے  
 حال میں آئیں گے کہ ان کا نور انبیاء کے نور کی مثل ہوگا اور وہ نور اس لئے ہوگا کہ میں نے ان پر یہ فرض کیا ہے  
 کہ وہ ہر ایک نماز میں طہارت کریں جیسے میں نے انبیاء پر طہارت کو فرض کیا ہے اور ان کو میں نے جنابت  
 سے غسل کرنے کے لیے امر کیا ہے جیسے کہ میں نے انبیاء کو جنابت سے غسل کرنے کے لیے امر کیا ہے  
 اور ان کو میں نے حج کی واسطے امر کیا ہے جیسے میں نے انبیاء کو حج کے واسطے امر کیا ہے اور ان کو میں نے ہمارے  
 کے واسطے امر کیا ہے جیسے میں نے رسولوں کو جناب کے لیے امر کیا ہے اسے داؤد میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور اس کی امت کو کل امتوں پر فضیلت دی ہے میں نے ان لوگوں کو وہ چہ خصلتیں دی ہیں جو کہ  
 ان کے سوا کسی کو اور امتوں سے نہیں دی ہیں میں ان سے خطا اور نسیان پر مواخذہ نہ کروں گا  
 اس حدیث کا باقی مضمون آئندہ آئیگا۔

جبرانی اور یہ بھی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے فلقان بن عاصم سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ہم  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک مرد ایابی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تو تورات  
 کو چڑھتا ہے اس نے کہا ہاں پڑھتا ہوں آپ نے پوچھا انجیل کو پڑھتا ہے اس نے کہا ہاں پڑھتا  
 ہوں آپ نے اس کو قسم دیکر پوچھا کیا تو میرا ذکر تورات اور انجیل میں پاتا ہے اس نے کہا کہ انکی صفت

کی مثل صفت اور آپکی شان کی مثل شان اور آپکے ظہور کی مثل ہم پاتے تھے اور ہم یہ امید کرتے تھے کہ وہ نبی ہم لوگوں میں سے ہوگا جبکہ آپنے ظہور فرمایا تو ہم نے یہ خوف کیا کہ وہ نبی آپ ہی ہوں گے غور کیا تو آپ وہ نہیں ہیں آپنے اوس سے پوچھا کواسطے میں وہ نبی نہیں ہوں اوس مرد نے کہا کہ اوس نبی کے ساتھ ادسکی امت کے ستر ہزار آدمی ہو گئے کہ نادان سے حساب لیا جائیگا اور نہ اودن کو عذاب دیا جائے گا اور آپ کے ہمراہ تھوڑے لوگ ہیں آپنے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ میری جان اوس کے ہاتھ میں ہے البتہ میں وہی نبی ہوں وہ لوگ جو مذکور ہیں وہ میری امت ہیں اور وہ لوگ ستر ہزار اور ستر ہزار سے زیادہ ہیں۔

طبرانی اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی اور ابوالنعیم نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کی کہ آپ کا ہے جس وقت اللہ تعالیٰ نے زید بن سعید کی ہدایت کا ارادہ کیا تو زید بن سعید نے کہا کہ نبوت کی علامتوں سے کوئی شے باقی نہ رہی جو وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے مبارک کو دیکھ کر دیکھا اور سچا جان لیا مگر وہ باتوں کی سمجھ کو اوس جہرہ سے خبر نہیں ہوئی ایک یہ کہ آپ کا علم آپ کے جھیل پر سبقت لے جائیگا دوسرے یہ کہ جو شخص آپ سے سختی کر لیا تو اس کے جھیل کی شدت آپ کے علم کو زیادہ کر دے گی میں آپ سے محبت کرنے کی غرض سے آپ کے ساتھ لطف سے پیش آتا تھا کہ آپ کے علم اور جھیل کو سچا توں میں نے آپ سے خرے معین خرید کئے اور ایک وقت اونکے لیے ٹھیرا دیا اور خرمن کی قیمت آپ کو دے دی جبکہ وعدہ مقررہ کے محل سے دو دن یا تین دن باقی رہ گئے تھے میں آپ کے پاس آیا اور میں نے آپ کی قمیص اور چادر مبارک کو پکڑ لیا اور منہ بگاڑ کے سینے آپ کی طرف دیکھا پھر بیٹھے کہا اے محمد کیا آپ میرا حق ادا کرنا چاہتے ہیں خدا کی قسم اے نبی مطلب آپ لوگ معاملہ میں ڈھیل کرنے دے لوگ جو اور مجھ کو آپ لوگوں کی مخالفت کی وجہ سے معاملہ میں ڈھیل کرنے کا علم تھا۔

یہ سن کر حضرت عمران الخطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا اے اللہ تعالیٰ کے دشمن تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بات کہتا ہے جس کو میں سن رہا ہوں خدا کی قسم ہے اگر مجھ کو آپ کی قوت کا ڈر نہ ہوتا تو میرے سر کو میں اپنی تلوار سے اڑا دیتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سکون اور تاراد و تبسم سے دیکھ رہے تھے پھر آپنے

فرمایا ایسے عمر میں اور یہ شخص تمہارے اس غصے کے سوا جرات ہے اسکی زیادہ حاجت مند تھے وہ یہ ہے کہ مجھ سے یہ کہو کہ میں خوبی سے ادا کروں اور اس سے کہو کہ خوبی سے مطالبہ کرے اے عمر اس شخص کو اپنے ساتھ لجاؤ اور اس کا حق دے اور تم نے جو اسکو ڈرایا ہے اسکی جگہ اسکو میں صلح اور زیادہ دے دو عمر رض نے دیسے ہی کیا زید نے کہا۔ میں عمر رض سے کہا کہ نبوت کی کل علامتیں کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے چہرہ مبارک سے پہچانا تھا جس وقت میں نے اسکی طرف دیکھا تھا لیکن دو علامتیں تھیں کہ میں نے آپ کے چہرہ مبارک سے معلوم نہیں کی تھیں کہ آپ کا علم آپ کے جھل پر سبقت لیا کرے گا اور دوسرے کے جھل کی شدت آپ کے علم کو زیادہ کرے گی میں نے ادن دو تون علامتوں کو جان لیا میں تمکو گواہ کر کے یہ کہتا ہوں (انی قدر ضیعت بالمدربا وبالاسلام دنیا و آخرتین) ابن سعد نے زہری سے یوں روایت کی ہے کہ ایک یہودی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سے تورات میں کوئی شے باقی نہ رہی تھی مگر میں نے اسکو دیکھا تھا لیکن علم کا دیکھنا باقی رہ گیا تھا اور میں نے تیس دینار ادن خرمون کی قیمت میں جو وقت معین پر پڑھے تھے آپ کے پاس چھوڑ دئے تھے اور پر کی حدیث کی مثل راوی نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور آخر میں اس حدیث کے یہ زیادہ کیا ہے کہ اس یہودی نے عمر رض سے کہا اے عمر میں نے جو کچھ کیا مجھکو ادھر پر آگئی تھی نہیں کیا مگر اس امر نے کہ تورات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صفت ہے اس کی کل صفت کو میں رسول اللہ میں دیکھتا تھا مگر علم کو آپ میں نہیں دیکھتا تھا میں نے آج کے دن آپ کے علم کی آزمائش کر لی میں نے آپکو ویسے ہی پایا جیسا کہ تورات میں آپکا وصف کیا گیا ہے وہ یہودی اور اس کے گھر کے کل لوگ مسلمان ہو گئے۔

ابو نعیم نے یوسف بن عبد اللہ بن سلام کے طریق سے روایت کی ہے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جو کتابیں میں پڑھتا ہوں ان میں یہ باتا ہوں کہ مکہ اللہ میں ایک علم صاحب علم کے ساتھ بلند کیا جاویگا اور صاحب علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوگا اس صاحب علم کو اللہ تعالیٰ سب قریوں پر غالب کرے گا۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے موسیٰ بن یعقوب ازرمعی کے طریق سے سہل مولیٰ غنیمہ سے روایت کی ہے کہ وہ اہل مرہس سے ایک نصرانی تھا اور وہ سیم تھا اور سکی پرورش اور سکا چچا کرتا تھا اور اس نے کہا کہ میں نے انجیل کو لیکر پڑھا تھا کہ ایک ایسا درق آیا کہ سرشیر وغیرہ سے چپکا ہو، تھا میں نے اس کا کہول ڈالا اور اس ورقہ میں میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت پائی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ کوتاہ قد ہیں اور نہ دراز قد گورازنگ ہے آپ کے بالوں کی دو بینڈیاں ہوں گی آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہوگی احتیاجی حالت میں بہت بیٹھینگے اور صدقہ کو قبول نہ کرینگے اور گدہ ہے اور اونٹ پر سوار ہونگے اور بکری کو دوہیں گے اور پیوند دن کا کرتے پھینگے جو شخص ایسی معمولی کام کرے کہ وہ کبر سے بری ہوگا اور آپ یہ سب کام کرینگے اور آپ امھیل علیہ السلام کی ذریت سے ہونگے آپ کا نام احمد ہوگا سہل نے کہا جب بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو یہاں تک پہنچا تو میرا چچا اگیا جبکہ اُس نے ورقہ کو دیکھا تو مجھ کو مارا اور کہا کہ تجھ کو کیا ہوا کہ تو نے اس ورقہ کو کہول لکھ پڑھا میں نے اپنے چچا سے کہا اور اس ورقہ میں نبی احمد کی لغت ہے میرے چچا نے کہا وہ نبی اب تک نہیں آیا۔

یہ سہلی نے عربی الحکم بن رافع بن سنان کے طریق سے روایت کی ہے عمر نے کہا کہ مجھے میرے بعض چچوں اور بابوں نے حدیث کی ہے کہ اونکے پاس ایک ورقہ تھا کہ عند جاہلیت میں وہ اس کو میرا پاتے تھے یہاں تک کہ اسلام کا زمانہ آگیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو اس ورقہ کو آپ کے پاس لائے اور میں لکھا تھا بسم اللہ و قول الحق و قول الظالمین فی کتاب یہ ذکر اس امت کا ہے کہ آخر زمانہ میں آئیں گی وہ لوگ دامنوں کو لٹکائیں گے اپنی مکروں پر تھمد باندھیں گے اور انکے دشمنوں کی طرف جو دریا ہوں گے ان کو عبور کر کے دشمنوں سے جنگ کرینگے اور لوگوں میں وہ غافل ہوں گے اگر فوج عالیہ کی قوم میں وہ نماز ہوتی تو وہ لوگ طوفان سے ہلاک نہ کئے جاتے اور اگر وہ نماز قوم عادیں ہوتی تو وہ بھیج سے ہلاک نہ کی جاتی اور اگر وہ نماز قوم مدین ہوتی تو وہ صحیحہ سے ہلاک نہ کئے جاتے جبکہ وہ ورقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر پڑا گیا اور میں جو کچھ تھا اس کو سن کر اپنے تعجب فرمایا۔

ابن مندہ نے در صحابہ میں انش سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عالمین کے واسطے ہدایت اور رحمت مبعوث کیا ہے اور مجھ کو اسیلے مبعوث کیا ہے کہ عزامیر اور معارف کو مٹا ڈالوں اور بن سہمان نے شکر کہا قسم ہے اوس ذات کی کہ اوس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں ان امور کو تورات میں ایسے ہی پاتا ہوں۔

بیہقی اور ابو نعیم نے کعب الاحبار سے روایت کی ہے اونہوں نے ایک مرد سے سنا وہ یہ کہتا تھا میں نے خواب میں دیکھا گیا لوگ حساب کے واسطے جمع ہوئے ہیں انبیاء بلاے گئے اور ہر ایک نبی کے ساتھ او کی امت آئی اور اوس نے ہر ایک نبی کے واسطے دو نور دیکھے اور اوس نبی کا اتباع کرنے والے کے واسطے ایک نور دیکھا کہ وہ اوس نور میں چل رہا تھا پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلائے گئے آپ کے ہر ایک بال میں جو آپ کے سر مبارک میں اور آپ کے چہرہ مبارک میں تھا علیحدہ علیحدہ نور تھا جس شخص نے آپ کی طرف دیکھا ہے وہ نور اوس کو ثابت اور معلوم ہو جائیگا اور ہر ایک اوس شخص کے واسطے جس نے آپ کا اتباع کیا تھا انبیاء کے نور کی مثل دو نور تھے وہ اوس دو نور نوروز میں چل رہا تھا کعب نے اوس مرد کو معبود حقیقی کی قسم دیکر پوچھا کیا تو نے یہ واقعہ اپنے خواب میں دیکھا ہے اوس مرد نے کہا بیشک میں نے دیکھا ہے کعب نے کہا قسم ہے اوس ذات کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے یہ البتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کی صفت ہے اور انبیاء اور انبیاء کی امتوں کی صفت ہے کہ کتاب الدین ہے گویا اوس کو تورات سے بڑا ہے۔

ابن عساکر نے ابن مسعود رض سے تحریر کی ہے کہ پانچ انبیاء ہیں کہ قبل اوتھے پیدا ہونے سے اللہ تعالیٰ نے ان کی بشارت دی ہے ایک اسحاق اور دوسرے یعقوب ؑ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے نبشراً باسمحاق ومن وراء اسحاق یعقوب۔ تیسرے یحییٰ علیہ السلام ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان اللہ یشرب حبی جو حقے عیسیٰ علیہ السلام ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ان اللہ یشرب بکلمہ منہ پانچویں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کی بشارت دی ہے ویشراً رسول یاتی من بعدی اسمہ احمد یہ پانچ وہ انبیاء ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے قبل پیدا ہونے کے ان کی خبر دی ہے۔

ابونعیم نے (حلیہ) میں وہی روایت کی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک مرد تھا کہ اوس نے دوسو برس اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی بہرہ مر گیا لوگوں نے اوسکو لیکر مذبلہ میں ڈال دیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ تم جاؤ اور اس پر نماز پڑھو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اسے رب بنی اسرائیل نے گواہی دی ہے کہ اوس نے تیری نافرمانی دوسو برس تک کی ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ وہ ایسا ہی تھا مگر جب وہ تورات کو کہوتا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کو دیکھتا تو اوسکو پوسہ دیتا اور اپنی دونوں آنکھوں پر رکھتا تھا اور آپ پر درود بھیجتا تھا میں نے اوس کے اس فعل کا شکر کیا اور اس کے گناہ بخش دئے اور میں نے اوسکی تہذیب و سحر جہنم کے ساتھ کر دی۔

ابن سعد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کے مدد سے میں تشریف لائے اور اون سے فرمایا کہ اپنے لوگوں میں سے زیادہ عالم کو میرے پاس بھیجو اونہوں نے کہا زیادہ عالم عبد اللہ بن مسعود ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے تخلیہ کیا اور اوسکو اسکے دین کی قسم دی اور جو چیزیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں انعام کی تھیں اور انکو من و سلویٰ کمایا تھا اور ابر سے اون پر سایہ کیا تھا ان سب کی قسم دیکر اوس سے پوچھا گیا تو جانتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اوس نے کہا بیشک آپ نبی ہیں اور جو کچھ میں جانتا ہوں اوسکو یہ قوم بھی جانتی ہے اور آپکی صفت اور نعت تورات میں ظاہر ہے لیکن قوم نے آپ سے حسد کیا ہے آپ نے اوس سے پوچھا تھا کہ کیا چیز مانع ہے اوس نے کہا میں اپنی قوم کے ساتھ خلاف کرنے کو مکروہ سمجھتا ہوں قریب ہے کہ وہ لوگ آپ کے پیرو ہو جائیں اور اسلام لے آئیں۔ پھر میں ہی مسلمان ہو جاؤں گا۔

احمد اور ابن سعد نے ابو صخر العقیلی سے روایت کی ہے ابو صخر نے کہا مجھ سے اعرابیوں میں سے ایک مرد نے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کی طرف گزرے اوس کے پاس ایک ٹکڑا کتاب کا تھا کہ اوس میں تورات تھی اوسکو اپنے پیٹ کے سامنے پڑھ رہا تھا آپ نے اوس یہودی سے کہا کہ تجھ کو اوس ذات کی قسم دیتا ہوں کہ اوس نے تورات کو موسیٰ علیہ السلام پر



نازل کیا ہے کیا تو اپنی تورات میں میری نعت اور صفت اور ظہور کو پاتا ہے اوس یہودی نے اپنے سر سے یہ اشار کیا کہ میں آپکا وصف نہیں پاتا اوسکے بیٹے نے کہا لیکن میں اوس ذات کے ساتھ گواہی دیتا ہوں کہ اوس نے تورات کو موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا ہے میرا باپ آپکی نعت اور زمانہ اور صفت اور ظہور کو اپنی کتاب میں پاتا ہے اور میں یہ گواہی دیتا ہوں لا الہ الا اللہ وانا ک رسول اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اپنے صاحب یعنی اس جوان کے پاس سے یہودی کو ہٹا دو وہ جوان مر گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پر نماز جنازہ پڑھی اور بیہقی نے اسکی مثل انس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی حدیث سے تخریج کی ہے۔

ابن سعد نے طبی کے طریق سے ابو صلیح سے اور انون نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ قریش نے نضر بن الحارث اور عقبہ بن ابی معیط وغیرہا کو یہودی ثرب کی طرف بھیجا اور ان سے کہا کہ یہودی ثرب سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال تم پوچھو وہ لوگ مدینہ میں آئے اور انون نے یہودی ثرب سے کہا کہ ہم تمہارے پاس ایک ایسے امر کے سبب سے آئے ہیں کہ ہمارے لوگوں میں وہ امر پیدا ہوا ہے ہم لوگوں میں سے ایک لڑکا ہے کہ یتیم اور حقیر ہے وہ عظیم بات کہتا ہے وہ یہ زعم کرتا ہے کہ رسول الرحمن ہے یہودی ثرب نے کہا اوس لڑکے کی صفت بیان کرو ان لوگوں نے یہودیوں سے آپکی صفت بیان کی یہودیوں نے پوچھا تم لوگوں میں کس شخص نے اوسکا اتباع کیا ہے انون نے کہا ہم لوگوں میں ہر ایک نے ان کا اتباع کیا ہے یہودیوں نے ان سے ایک عالم ہنسا اور اوس نے کہا کہ یہ وہ نبی ہے کہ ہم اوسکی نعت کو پاتے ہیں اور ہم یہ پاتے ہیں کہ اوس نبی کی قوم اوسکی عداوت میں اشد الناس ہوگی۔

حاکم اور بیہقی اور ابن عساکر نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ ایک یہودی کے کچھ دینار تھے اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کیا اپنے یہودی سے فرمایا میرے پاس کچھ نہیں ہے کہ میں تجھ کو دوں اوس یہودی نے کہا جب تک اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم محبہ کو آپ دینا نہ دینگے میں آپ کو چھوڑ کر نہ جاؤں گا نبی صلعم نے فرمایا

کہ میں تیرے ساتھ بیٹا رہوں گا آپ اوسکے ساتھ بیٹھ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی نماز پڑھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یہودی کو دیکھی دیتے تھے اور ڈراتے تھے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا یہودی آپکو روک سکتا ہے اپنے فرمایا کہ میرے رب نے مجھکو اس امر سے منع کیا ہے کہ میں معاہدہ کرنے دے اور غیر معاہدہ کرنے دے پر ظلم کروں جب دن چڑھا تو یہودی مسلمان ہو گیا اور کہا کہ ادھماں میرا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جو معاملہ میں نے آپکے ساتھ کیا اوسکو نہیں کیا مگر اسلئے کہ آپکی لغت جو تورات میں ہے اوسکو دیکھوں وہ لغت یہ ہے محمد بن عبداللہ اوسکے پیدا ہونے کی جگہ کہ میں ہے اور اوسکے ہجرت کی جگہ طیبہ میں ہے اور اوسکا ملک شام میں ہے وہ پر خلق نہیں ہے اور نہ شدید اور نہ بازاروں میں شور و غل کرنے والا ہے اور نہ وہ فحش سے اپنے آپکو آراستہ کرنے والا ہے اور نہ وہ بے حیائی کی باتیں کہنے والا ہے۔

ترجمی نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو حسن کہا ہے عبداللہ بن سلام نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت تورات میں لکھی ہوئی ہے اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آپکے پاس دفن ہونگے۔

ابوالشیخ نے اپنی تفسیر میں سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ نجاشی کے اصحاب سے جو لوگ ایمان لائے تھے اذنہوں نے نجاشی سے کہا کہ ہکو اجازت دیجئے تاکہ ہم اس نبی کے پاس جاویں کہ ہم اوسکے اوصاف کتاب میں پاتے تھے وہ لوگ آئے اور مسلمان ہو گئے اور جنگ احد میں حاضر ہو گئے۔

زبیر بن بکار نے اخبار المذنبین میں کعب سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو کتاب موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی تھی اوس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ سے یوں خطاب فرمایا یا طیبہ یا علیہا سکینہ تو خزانوں کو قبول یہ کچھ نہیں تیرے سطون کو قریوں کے سطون پر بلندی دوں گا یعنی سب سے تیزا تر بلندی کروں گا اور زبیر بن بکار نے قاسم بن محمد سے روایت کی ہے محمد بن کعب بن جریج نے یہ روایت میں مدینہ منورہ کے جالیس نام ہیں۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ آپ کے مبعوث ہونے سے پہلے علمائے

یہود اور رہبانوں نے آپ کی خبریں دی تھیں

حاکم اور یہودی نے سلمان الفارسی سے روایت کی ہے کسی نے سلمان سے پوچھا کہ تمہارا اول  
اسلام کیونکر ہوا اور انہوں نے کہا کہ میں یتیم تھا اور رام ہرمزین رہتا تھا میرا باپ رام ہرمز کا کسان تھا  
وہ ایک معلم کے پاس آتا جاتا تھا وہ اسکو تعلیم کیا کرتا تھا میں نے اس کے ہمراہ رہنا اختیار کیا تاکہ اسکی  
حمایت میں رہوں۔ اور میرا ایک بڑا بہائی تھا کہ وہ اپنی ذات سے مالدار تھا اور بین محتاج لڑکا تھا جبکہ وہ  
اپنی مجلس سے اس وقت جو لوگ اس کے نگہبان ہوتے چلے جاتے تھے جب وہ لوگ متفرق ہو جاتے  
تو وہ گہرے نکلتا اور اپنے کپڑے سے ڈھانپا باندہ لیتا پھر وہ ایک پہاڑ پر چڑھتا وہ اپنی وضع بدل کر یہ  
فعل اکثر کیا کرتا تھا اور کسی کو معلوم نہ تھا میں نے اس سے کہا خبردار ہو جا تو ایسا اور ایسا کرتا ہر جھکوا اپنے ہمراہ  
کس واسطے نہیں لیجا تا اس نے کہا تو لڑکا ہے میں یہ خوف کرتا ہوں کہ تجھ سے کوئی شے ظاہر ہو جائے  
میں نے اس سے کہا تو خوف نکر اس نے کہا کہ اس پہاڑ میں ایک ایسی قوم ہے کہ وہ عبادت کرتی  
ہے اور صلاح رکھتی ہے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور آخرت کی یاد کرتے ہیں اور ہماری  
نسبت سمجھ گمان کرتے ہیں کہ ہم لوگ آگ کی عبادت کرنے والے اور بتوں کے پوجنے والے ہیں اور  
ہم غیر دین پر ہیں میں نے اس سے کہا مجھ کو اپنے ساتھ ان کے پاس لیجا اس نے کہا میں ان سے اجازت لے لوں اپنے  
اور ان سے اجازت چاہی اور انہوں نے کہا اسکو بے یقین اس کے ہمراہ گیا اور ان کے پاس پہنچا ایک ایک بیٹے دیکھا کہ وہ چہر  
یا سات آدمی تھے اور عبادت سے انکی روح نکل گئی تھی دن میں وہ روزہ رکھتے تھے اور رات میں  
عبادت کرتے تھے درخت اور جو شے پاتے وہ کھاتے تھے ہم ان کے پاس بیٹھ گئے اور انہوں نے  
اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور ثنا کی اور جو رسول گذر گئے تھے اور انہوں نے انکا ذکر کیا اور انہیں کیا یاد کیا یہاں تک  
کہ انہوں نے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا خاص طور پر ذکر کیا اور کہا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو مبعوث کیا  
اور وہ بغیر زکے پیدا ہوئے اللہ تعالیٰ نے انکو رسول مبعوث کیا اور عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ  
کرتے تھے اڑنے والے جانور پیدا کرتے تھے اندھے اور بہرے اور مبروص کو اچھا کرتے تھے اللہ تعالیٰ

نے ان کل افعال کو عیسیٰ کا سونپ دیا تھا ایک قوم نے اونکا انکار کیا اور ایک قوم نے اونکا اتباع کیا پہراون  
 عابدون نے مجھے کہا کہ اے لڑکے تیرا رب ہے اور تیرے لیے آخرت ہے اور تیرے سامنے بہشت  
 اور دوزخ ہے اونکی طرف توجہ کرنا اور وہ لوگ کہ آتش پرستی کرتے ہیں اہل کفر اور ضلالت ہیں جو فعل وہ کرتے  
 ہیں اللہ تعالیٰ اوس سے راضی نہ ہوگا اور وہ لوگ کسی دین پر نہیں ہیں بہرہم پلٹ کر چلے آئے بہرہم دوسرے  
 دن اونکے پاس گئے جیسے پہلے کہا تھا دیسے ہی اونہون نے کہا اور خوب کہا میں نے اونکی صحبت  
 اختیار کر لی اونہون نے مجھے کہا اے سلمان تو لڑکا ہے اور جو عبادت ہم کرتے ہیں تجھکو اوسکی  
 طاقت نہیں ہے تو نماز پڑھ لے اور سو جا اور کہا اور پی پہراونکے احوال پر بادشاہ مطلع ہو گیا اور  
 اونکو اپنے شہر سے نکل جانے کے لیے حکم کیا میں نے اون سے کہا میں تمکو چھوڑنے والا نہیں ہوں اونکے  
 ساتھ نکلا یہاں تک کہ ہم موصل میں آئے جب وہ موصل میں داخل ہوئے لوگوں نے اونکو گمیر لیا  
 پہراونکے پاس ایک مرد غار میں سے آیا اور اوس نے سلام کیا اور بیٹھ گیا لوگوں نے اوسکو گمیر لیا  
 اور کمال تعظیم کی اوس مرد نے اون لوگوں سے جتنے ہمراہ میں تھا پوچھا تم لوگ کہاں تھے اونہون  
 نے اوسکو خبر دی اوس نے پوچھا یہ کون لڑکا تمہارے ہمراہ ہے اونہون نے میری اچھی تعریف کی  
 اور یہ خبر دی کہ یہ خاص ہمارا بیرو ہے جیسی تعظیم اونہون نے اوس شخص کی کی میں نے اوسکی مثل تعظیم میں  
 دیکھی اوس نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا کی اور اودن رسولوں اور انبیاء کو اوس نے یاد کیا جنکو اللہ تعالیٰ  
 نے بھیجا ہے اور جو کچھ اودن رسولوں کو پیش آیا اور اللہ تعالیٰ نے اونکے ساتھ جو کچھ معاملہ کیا اوسکو اوس  
 ذکر کیا یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم کا ذکر کیا پہراونکو نصیحت کی اور کہا خدا سے ڈر اور جو شے عیسیٰ علیہ السلام  
 لائے ہیں اوسپر عمل کرو اور اودن سے خلاف نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمسے خلاف کریگا پہراوس نے اوتھنے  
 کا ارادہ کیا میں نے اوس سے کہا میں تجھکو نہ چھوڑوں گا اوس نے کہا اے لڑکے تجھکو طاقت نہیں  
 ہے کہ میرے ساتھ رہ سکے میں اپنے اس غار سے نہیں نکلتا ہوں مگر ہر یکشنبہ کے دن میں نے اوس سے  
 کہا میں تجھ سے جدا نہ ہوگا میں اوسکے پیچھے ہو لیا وہ غار میں داخل ہو گیا میں نے دوسرے یکشنبہ تک اوسکو  
 نہ سوتے دیکھا اور نہ کھاتے مگر روع اور جو دین جبکہ صبح کو ہم اٹھے اپنی جگہ سے ہم نکلے لوگ اوس کے

پاس جمع ہوئے اس نے جیسے پہلی مرتبہ کلام کیا تھا ویسے ہی کلام کیا یعنی وعظ کیا اور نصیحت کی پہر  
وہ اپنے غماز کی طرف پلٹ گیا اور میں اس کے ہمراہ پلٹا جتنے زمانہ تک اللہ تعالیٰ نے چاہا میں ٹھہرا وہ  
ہر ایک یکشنبہ کو لوگوں کی طرف نکل کر آتا اور لوگ اس کی طرف نکل کے آتے تھے اور نکو وعظ اور وصیت  
کرتا تھا کسی یکشنبہ کو غار سے نکلا جیسے وہ کہا کرتا تھا اس کی مثل اس نے کہا پھر اس نے کہا اے لوگو  
میرا سن بڑھ گیا اور میری بڑیاں گس گئیں اور میری اجل قریب آگئی ہے ایک مدت سے بیت المقدس  
جانے کے لیے عہد کر رہا ہوں جبکہ وہاں پہنچنا ضرور ہے میں نے اس سے کہا میں تجھ سے جدا ہونگا  
وہ اپنی جگہ سے نکلا اور میں اس کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ ہم بیت المقدس پہنچے وہ بیت المقدس  
میں داخل ہوا اور نماز پڑھنے لگا باقون میں مجھے وہ یہ کہا کرتا تھا اے سلمان اللہ تعالیٰ قریب میں  
ایک رسول کو بھیجے گا کہ اس کا نام احمد ہے وہ تمام زمین ظہور کرے گا اس نبی کی علامت یہ ہے کہ وہ  
ہر یہ کہا دیکھا اور صدقہ لکھا دیکھا اس کے دو وزن شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہوگی اور یہ اس کا وہ زمانہ ہے  
کہ اس میں ظہور کرے گا وہ زمانہ بہت قریب آگیا ہے لیکن میں جو ہوں تو نہایت بڑا ہوں مجھ کو یہ گمان  
سنیں ہے کہ میں اس نبی کو پاؤں اگر تو اس نبی کو پائے تو اس کی نبوت کی تصدیق کجیو اور اس کا  
اتباع کجیو میں نے اس عابد سے پوچھا کہ اگر وہ نبی تیرا دین اور اس طریق کے ترک کرنے کیواسطے امر کرے جس طریقی پر تو ہی  
تو دین کیا کروں اس نے کہا اگر چہ اس کے ترک کیواسطے امر کرے تو اس کا اتباع کجیو پھر وہ عابد بیت المقدس سے نکلا اور اس کے  
دروازہ پر ایک لہجہ شخص بیٹھا تھا اس نے کہا اپنا ہاتھ مجھ کو دے اور اس نے ہاتھ دیا اس نے پڑا کہا بسم اللہ کھڑا ہو جاؤ کھڑا ہو گیا وہ کھڑا  
بند تھا کھل گیا وہ عابد اس سے اپنا ہاتھ چراگے چلا گیا اور کسی کی طرف متوجہ نہ ہوا تھا وہ لہجہ  
آدمی جو بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ دینے سے کھڑا ہو گیا تھا اس نے مجھے کہا اے لڑکے میرے  
کپڑے میرے اوپر رکھ دے تاکہ میں چلا جاؤں میں نے اس کے کپڑے اوپر ڈال دیے اور وہ مابہر جا رہا تھا  
اور کسی طرف متوجہ نہ ہوا تھا میں اس کے پیچھے نکلا اور اس کو ڈھونڈ رہا تھا جب میں اس کو پوچھتا تو لوگ  
یہ کہتے کہ تیرے آگے جا رہا ہے یہاں تک کہ ایک جماعت بنی کلب کی مجھ کو ملی میں نے اس سے اس عابد  
کو پوچھا جبکہ اون لوگوں نے میرے لہجہ کو سنا اون لوگوں میں سے ایک مرد نے اپنے اوٹ کو ہٹلایا

اور مجھ کو سوا کر لیا اور اپنے پیچھے بٹھلایا یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے شہروں میں مجھے لائے اور اونٹوں نے مجھ کو بیچ والا ایک انصاریہ عورت نے مجھ کو مول لے لیا اور اپنے بلغ کی خدمت پر مجھ کو مقرر کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مجھ کو آپ کی خبر ہوئی میں نے اپنے بلغ سے کچھ خرچے کیے پھر میں آپ کے پاس آیا اور میں نے آپ کے پاس بہت آدمی پائے وہ خرچے میں نے آپ کے سامنے رکھ دیے آپ نے مجھے دریافت فرمایا یہ کیا ہے میں نے کہا صدقہ ہے آپ نے لوگوں سے فرمایا کہاؤ اور خود اپنے نکمے پھر جب تک خدا نے چاہا میں آپ کے پاس نہ آیا پھر میں نے پہلی بار کی مثل خرچے لئے اور آپ کے پاس آیا اور آپ کے پاس آدمیوں کو پایا اور خرمون کو آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے پوچھا یہ کیا ہے میں نے عرض کیا یہ یہ ہے آپ نے بسم اللہ کر کے خرچے کرائے اور لوگوں نے بھی کہا کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ امر آپ کی نشانیوں میں سے ہے میں آپ کے پیچھے بھرنے لگا آپ نے میرے پھرنے کو سمجھ لیا اور اپنے اپنا کپڑا ڈھیلا کر دیا ایک ایک میں نے دیکھا مہربوت بائیں شانہ کی طرف تھی جاننے کا جیسا حق تھا میں جان لیا پھر میں پلٹ کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا پھر میں نے اشد لان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ کہا۔

ابن سعد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ابن اسحاق کے طریق پر تخریج کی ہے کہ اسے کہ مجھے عاصم بن عمر بن قتادہ نے محمود بن لبید سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ اسے کہ مجھ سے سلمان افارسی نے یوں حدیث کی ہے کہ میں اہل فاریس سے ایک مرد تھا اور میرا باپ کھیتی کرتا تھا اور مجھے وہ نہایت درجہ محبت کرتا تھا یہاں تک کہ اس نے مجھ کو گھر میں اس حور سے روک رکھا تھا جیسے ترکہ مکان میں روک رکھی جاتی ہے میں نے آتش پرستی میں اتنی کوشش کی تھی کہ میں آتشکدہ کا خاص خزانہ اور وہ خادم تھا کہ آگ جلاتا ہے اور میں ایسا بیخبر تھا کہ آدمیوں کے اسور سے کسی امر کو نہیں جانتا تھا مگر جس کام میں میں رہتا تھا اور کو خوب جانتا تھا اور میرے باپ کی ایک زمین تھی اور میں بعض کام کرتا تھا اس نے مجھ کو بلایا اور کہا اے میرے پیارے بیٹے میں اپنی اس زمین سے غافل رہا اور اسکی اطلاع مجھ کو ہونی ضرور ہے تو اس زمین کی طرف جا اور آدمیوں سے ایسا ایسا کہو اور میرے پاس آنے سے ترک نہ کرنا اگر تو میرے پاس آنے سے رک رہے گا تو مجھ کو اپنے انتظار سے کل کا دوبارہ

بیکار کر دے گا میں کسی کام کا نہ رہوں گا میں اپنے مکان سے اپنے عرب کی زمین کا ارادہ کر کے نکلا اور بن  
 نصاریٰ کے کینہ کی طرف گذرا میں نے کینہ میں نصارے کی آواز سنی میں نے پوچھا یہ کیا ہے لوگوں  
 نے کہا یہ نصاریٰ ہیں نماز پڑھتے ہیں میں کینہ میں دیکھنے کے لیے گیا میں نے اذکار جو حال دیکھا  
 مجھ کو بھلا معلوم ہوا اور اللہ میں ان کے پاس بیٹھا رہا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا میرے باپ نے  
 میرے ڈھونڈنے کے لیے ہر طرف آدمیوں کو بھیجا رات کے وقت میں اس کے پاس آیا اور اس کی زمین  
 کی طرف میں نہیں گیا میرے باپ نے مجھے پوچھا تو کہا میں نے تجھے نہیں کہا تھا کہ تو نہ  
 تھیرتا میں نے کہا اے بابا میں اون لوگوں کی طرف گذرا کہ ان کو لوگ نصاریٰ کہتے ہیں مجھ کو ان کی  
 نماز اور دعا پسند آئی میں دیکھنے کے لیے بیٹھ گیا کہ کس طور سے نماز پڑھتے ہیں اور دعا مانگتے ہیں  
 میرے باپ نے کہا اے میرے بیٹے تیرا دین اور میرے باپ دا کا دین ان کے دین سے اچھا ہے  
 میرے کہا واللہ یہ دین ان کے دین سے اچھا نہیں ہے نصاریٰ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور اس  
 دعا مانگتے ہیں اور اس کی نماز پڑھتے ہیں اور ہم عبادت نہیں کرتے مگر اس آگ کی کہ اپنے ہاتھوں سے اس کو  
 سہڑکاتے ہیں جس وقت ہم اس آگ کو چھوڑ دیتے ہیں تو وہ مر جاتی ہے یہ سکر میرے باپ نے مجھ کو  
 کیا اور میرے پاؤں میں بوسے کی زنجیر ڈال دی اور مجھ کو مکان میں اپنے پاس قید کر کے رکھا میں نے  
 نصاریٰ کے پاس کسی کو بھیجا اور اس نے پوچھا کہ اس دین کی اصل کہاں سے ہے جس دین پر میں  
 شکوہ کرتا ہوں اور انہوں نے کہا شام میں ہے میں نے ان سے کہا جس وقت تمہارے پاس شام سے  
 آدمی آوے تو مجھ کو وہاں جانے کے لئے اجازت دیجئے اور انہوں نے کہا ہم تجھ کو خبر کر دیں گے ان کے  
 پاس نصاریٰ سے تاجر لوگ آتے اور انہوں نے میرے پاس آدمی کو بھیجا اور کہلا بھیجا کہ ہمارے تاجر دن  
 سے ہمارے پاس تاجر آئے ہیں بیٹے ان سے کہلا بھیجا کہ جس وقت وہ تاجر حاجت روائی کر لیں اور  
 یہاں سے نکلنے کا ارادہ کریں تو مجھ کو خبر کر دیجئے اور انہوں نے کہا ہم خبر کر دیں گے جبکہ انہوں نے اپنی  
 حاجت روائی کر لی اور کوچ کا ارادہ کیا نصاریٰ نے اس کی اطلاع کے لئے میرے پاس آدمی بھیجا  
 میرے پاؤں میں جو زنجیر تھی میں نے اس کو نکال ڈالا اور ان سے کہا لا اور ان کے ساتھ چلا گیا یہاں تک

کہ میں شام میں آیا جبکہ میں شام میں آیا تو بیٹے دریافت کیا کہ اہل دین نصاریٰ میں کون شخص افضل ہے لوگوں نے بتلایا کہ اسقف جو صاحب کینسہ ہے وہ دین نصاریٰ میں افضل ہے میں اس کے پاس آیا اور اس سے کہا میں اس امر کو دوست کرتا ہوں کہ تیرے کینسہ میں بہون اور تیرے ساتھ کینسہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں اور تجھے اچھی بات سکھوں اسقف نے کہا میرے ساتھ رہو سلطان نے کہا میں اسقف کیساتھ رہتا تھا اور سقف پڑ آدمی تھا نصاریٰ کے صدقہ کے لئے کہتا اور انکو صدقہ دینے میں ترغیب دلاتا تھا صاحب نصاریٰ صدقہ اس کے پاس جمع کرتے تو وہ اسے خزانہ جمع کرتا اور صدقہ مساکین کو نہیں دیتا تھا میں نے اس کا یہ حال دیکھا تو مجھکو اس سے سخت دشمنی ہو گئی اور سکون زیادہ زمانہ نگذرا کہ مر گیا جبکہ لوگ اس کے دفن کرنے کی کوشش کرتے تھے میں نے اس سے کہا کہ یہ بُرا آدمی تھا تم سے صدقہ دینے کے لیے کہتا اور صدقہ دینے انکو رغبت دلاتا تھا جو سوت تم اس کے پاس صدقہ جمع کرتے تھے وہ اپنے پاس جمع رکھتا اور مساکین کو نہیں دیتا تھا انہوں نے پوچھا اسکی کیا پہچان ہے میں نے انکو جواب دیا کہ تمہارے پاس اس کا خزانہ بین نکال کے لاتا ہوں انہوں نے کہا لیکر آؤ میں نے انکو سات قلال سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے نکال کے دئے جبکہ انہوں نے اسکو دیکھا کہا واللہ یہ کبھی دفن نہ کیا جاوے گا اسکو ایک لکڑی پر انہوں نے سولی دی اور اسکو بنگسار کیا اور دوسرے مرد کو اسکی جگہ لاسے واللہ میں نے کسی ایسے مرد کو نہیں دیکھا کہ وہ پنجگانہ نماز پڑھتا ہو اور اس سے افضل ہو اور اجتہاد میں اس سے اشد ہو اور نہ کسی ایسے شخص کو دیکھا کہ وہ دنیا سے نہ ہر اختیار کرنے اور رات دن کے آداب میں اس سے افضل ہو اس کی محبت سے میں ہرگز یہ سنا کہ اس سے پہلے میں کسی شے کو دوست رکھتا تھا میں ہمیشہ اس کے ساتھ رہا کرتا تھا یہاں تک کہ اسکی وفات کا وقت آ گیا میں نے اس سے کہا اے شخص اللہ تعالیٰ کا جو احقر ہے تو دیکھتا ہے تو وہ آمو جو ہو گیا اور میں نے واللہ کسی شے کو ہرگز قریبے مثل دوست نہیں رکھا تو مجھکو کیا حکم دیتا ہے اور میرے لئے تو کسکو وصیت کرتا ہے اس نے مجھ سے کہا اے میرے بیٹے میں نہیں جانتا ہوں مگر ایک مرد کو جو موصل میں ہے تو اس کے پاس جاو اسکو میرے مثل پانچ گنا جب وہ مر گیا تو میں موصل میں پہونچا اور صاحب موصل کے پاس گیا میں نے اسکو اس راہ کے حال کی مثل اجتہاد



اور دنیا سے زہر کھرنے میں پایا میں نے اوس سے کہا کہ فلان نے مجھ سے وصیت کی ہے کہ میں تیرے پاس جاؤں اور تیرے ساتھ رہوں۔ اوس نے کہا اے فرزند تو قیام کر میں اوسکے پاس ویسے ہی ٹھہر گیا جیسے اوسکے دوست کے پاس ٹھہرا تھا یہاں تک کہ اوسکے مرنے کا وقت آگیا میں نے اوس سے کہا کہ فلان نے مجھ کو تیرے پاس رہنے کے لئے وصیت کی تھی جو اسے اللہ تعالیٰ کا ہے تو دیکھتا ہے وہ تیرے پاس آگیا مجھ کو کسی طرف تو وصیت کرتا ہے اوس نے کہا اے اللہ اے فرزند میں نہیں جانتا مگر ایک مرد کو کہ نصیب میں ہے جس مذہب پر ہم ہیں وہ اس طریق اور مذہب پر ہے تو اوسکے پاس جا جبکہ پہنچنے اوسکو دفن کر دیا میں دوسرے شخص سے جاملایں نے اوس سے کہا اے فلان مجھ کو فلان نے فلان کی طرف وصیت کی تھی اور فلان نے مجھ کو تیری طرف وصیت کی ہے ایسے میں آیا ہوں اور اوس نے کہا اے فرزند تو قیام کر میں اوسکے پاس ویسے ہی ٹھہر گیا جیسے اوس نے راہبوں کے پاس ٹھہرا تھا یہاں تک کہ اوسکی وفات کا وقت آگیا میں نے اوس سے کہا اے فلان اللہ تعالیٰ کا جو حکم تیرے پاس آیا ہے تو اوسکو دیکھتا ہے فلان نے مجھ کو فلان کی طرف وصیت کی تھی اور فلان نے مجھ کو فلان کی طرف وصیت کی تھی اور فلان نے مجھ کو تیری طرف وصیت کی تھی تو کسی طرف مجھ کو وصیت کرتا ہے اوس نے کہا اے فرزند جس مذہب اور طریق پر ہم ہیں کیسے میں اس طریق پر نہیں جانتا ہوں مگر ایک مرد کو کہ عموریہ میں ہے جو مسرزمین روم سے ہے تو اوسکے پاس جا جس طریق پر ہم تھے تو اوسکو اوس طریق پر پایا گیا جبکہ میں نے اوسکو دفن کر دیا تو میں اپنی جائے سے نکلا اور صحابہ عموریہ کے پاس گیا میں نے اوسکو اوس سے پھلے راہبوں کے حال پر پایا میں اوسکے پاس ٹھہر گیا اور میں نے کسب مال کیا یہاں تک کہ میرے پاس بہت سی بکریں اور گائیں ہو گئیں پھر اوسکی موت آمو جو وہ گئی میں نے اوس سے کہا اے شخص مجھ کو فلان راہب نے فلان راہب کے پاس وصیت کی اور فلان نے فلان راہب کے پاس وصیت کی اور فلان نے فلان کے پاس وصیت کی اور فلان نے تیرے پاس وصیت کی تھی تیرے پاس اللہ تعالیٰ کا جو حکم آیا ہے تو اوسکو دیکھتا ہے مجھ کو کسی طرف وصیت کرتا ہے اوس راہب نے کہا اے فرزند مجھ کو یہ معلوم نہیں کہ جس مذہب اور طریق پر ہم تھے کوئی باقی رہا ہے جو میں تجھ سے کہوں کہ اوسکے پاس جا

ولیکن تیرے لیے اُس نبی کا زمانہ آگیا ہے کہ وہ حرم سے منور کر لیا اور اسکے ہجرت کی جاے دو پتھر ملی  
 زمینوں کے درمیان ایک ایسی شوراز زمین میں ہوگی کہ وہیں کعبہ کے درخت ہونگے اور اوس  
 نبی میں ایسی علامتیں ہونگی کہ تجھ پستی اور سکے دونوں شانوں کے پیچ میں مہربوت ہوگی وہ نبی  
 ہر یہ کہ آئینا اور عہد قدس کا آئینا اگر تجھ کو یہ طاقت ہو کہ اون ملک میں تک پہنچ سکے تو وہاں جسا  
 اسے کہ تیرے لیے اوس نبی کا زمانہ آگیا ہے جہاں سے اوس راہب کو دفن کر دیا تو میں اتنی  
 مدت تک کھڑا رہوں گا کہ ہماری طرف کچھ مرد جو عرب سے تیار اور بنی ظہب سے تھے گزرے میں نے  
 اون سے کہا مجھ کو اپنے ساتھ سو کر کے چلو اور مجھ کو سرزمین عرب میں پہنچا دو اور میری یہ گاہ  
 اور قبر میں تم سے لو اور میں نے قبول کیا میں نے انہی گاہ سے بکر میں اذکور سے دین اور انہوں نے مجھ کو  
 سوار کر لیا یہاں تک کہ وہ مجھ کو وادی قرمل میں اسے وہاں نے مجھ پر ظلم کیا اور غم بہا کے اوس بیوہ  
 مرد کے ہاتھ پر چڑھا اور وادی قرمل میں رہتا تھا والدین نے کھجور دن کے درختوں کو دیکھا اور  
 میں نے یہ طمع کیا کہ میرے دوست نے جس شہر کی تعریف کی تھی وہی شہر ہو گا یہ امر مجھ کو متحقق نہ ہوا تھا  
 یہاں تک کہ ایک یہودی مرد وادی قرمل سے کا رہنے والا جو بنی قریظہ سے تھا وہ آیا اور اسے اوس شخص  
 سے جس کے پاس میں تھا مجھ کو ہوں سے لیا وہ یہودی مجھ کو اپنے ساتھ لیکر نکلا اور مدینہ منورہ میں مجھ کو  
 لایا خدایا کی قسم وہ شہر نہ تھا اگر میرا دیکھا ہو مینے اس کی صفت پہچانی میں اپنی غلامی کی حالت میں  
 اپنے صاحب کے ساتھ شیر اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں مبعوث کیا مجھ سے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی امر ذکر نہیں کیا جاتا تھا میں اپنی غلامی کی حالت میں تھا  
 یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام قبا میں تشریف لائے اور میں اپنے مالک کا کام اوس کے  
 کھجور کے درختوں میں کر رہا تھا خدا کی قسم میں نخلستان میں تھا کہ اوس یہودی کے چچا کا بیٹا میرے  
 پاس آیا اوس نے مجھ سے کہا کہ اے فلان اللہ تعالیٰ بنی قیسہ کو قتل کرے خدا کی قسم وہ لوگ افسوس  
 مقام قبا میں ایک مرد کے پاس جمع ہیں جو کہ سے آیا ہے وہ لوگ یہ زعم کرتے ہیں کہ وہ نبی ہے خدا کی  
 قسم مجھ کو یہ سننے کے ساتھ ہی لرزہ آگیا یہاں تک میں کانپا کہ مینے یہ گمان کیا کہ میں اپنے مالک پر گروہ نکلا

اور میں یہ پوچھتا ہوں اور تیرا یہ کیا خبر ہے اور وہ کہوں شخص ہے جس کا یہ ذکر ہے میرے مالک نے ہاتھ اٹھایا اور نہایت زور سے ایک گونسا جھکوا مارا اور کہا تو اپنے آپ کو دیکھ اور اس خبر کو تو کیوں پوچھتا ہے اپنا کام کر میں نے کہا کچھ نہیں ہے میں نے ایک خبر سنی تھی اسکو میں دریافت کرتا تھا میں نے کہا کہ اس خبر کو معلوم کروں میں اپنی جگہ سے نکلا اور لوگوں سے اسکو پوچھا ایک عورت مجھکو ملگئی کہ وہ میرے ملک کی تھی میں نے اس سے پوچھا تو یہ معلوم ہوا کہ اس کے گھر کب لوگ مسلمان ہو گئے ہیں اس نے میری بربری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی جب رات ہو گئی اور میرے پاس میرے کمانے سے کچھ تھا میں نے اسکو اٹھایا اور میں اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ مقام قبایں تشریف رکھتے تھے میں نے آپ سے عرض کیا کہ مجھکو یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ مرد صالح ہیں اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب ہیں جو کہ غزایں اور میرے پاس صدقہ سے کچھ تھا جو لوگ ملکوں میں رہتے ہیں میں نے آپ لوگوں کو اون سے اس صدقہ کے لئے حق دیکھا لیجئے وہ یہ ہے اور آپ اسے کہائیے یہ سکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک روک لیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا تم لوگ کہاؤ اور اپنے نہیں کہایا میں نے اپنے دل میں کہا کہ میرے دوست نے جو وصف مجھ سے بیان کیا تھا اس میں سے یہ ایک خوب ہے ہر میں اپنی جائے کو واپس چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبائے مدینہ منورہ کی طرف پلٹ گئے میرے پاس جو شے تھی میں نے اسکو جمع کیا ہر میں اسکو آپ کے پاس لایا اور آپ سے میں نے کہا کہ میں نے آپکو دیکھا کہ آپ صدقہ نہیں کہاتے ہیں اور یہ ہر یہ ہے اور کراست ہے صدقہ نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کہایا اور آپ کے اصحاب نے کہا یا میں نے اپنے دل میں کہا یہ دو عادتیں ہیں جن کو میرے دوست نے بیان کیا تھا کہ وہ نبی صدقہ نہ کہائیگا اور ہر یہ کہائیگا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اسوقت ایک جنازہ کے پیچھے جا رہے تھے اور دو چادرین صوف کی اوڑھے ہوئے تھے اور اپنے اصحاب میں تھے میں آپ کے گرد بہنے لگا کہ خاتم نبوت کو جو آپ کی پشت مبارک میں ہے اسکو دیکھوں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیکھا کہ میں آپ کے گرد بہ رہا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان کیا کہ مجھے کسی شے کا وصف کیا گیا ہے جو میں اس کا ثبوت جانتا

ہوں آپ نے اپنی جا اور اپنی پشت مبارک سے علیحدہ کر دی میں نے آپ کے دونوں شانوں کے بیچ سے خاتم نبوت کو ویسے ہی دیکھا جیسے میرے دوست راہب نے مجھے وصفت کیا تھا میں مہر نبوت کی طرف جھک گیا میں مہر نبوت کو بوسہ دیتا تھا اور روتا تھا آپ نے فرمایا اے سلمان پیٹھ کے پیچھے سے پلٹ آؤ میں آپ کی پیٹھ کے پیچھے سے پلٹ گیا اور میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا اور میں اس امر کو دوست رکھتا تھا کہ آپ کے اصحاب آپ کی نبوت کے متعلق مجھے سینہ میں نے وہ باتیں آپ سے کہیں جیسا کہ میں فارغ ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا اے سلمان تم مکاتیب ہو جاؤ میں نے اپنے مالک سے تین سو کھجور کے درختوں اور چالیس اوقیہ پر اپنے آپ کو مکاتیب بنایا یعنی آزاد بنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے کھجور کے چھوٹے چھوٹے درختوں سے جس مقدار میں اونکے پاس تھے میری اعانت کی کسی نے تیس اور کسی نے بیس اور کسی نے دس درخت کھجور کے مجھ کو دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ان درختوں کے لیے گڑھے کھودو جس وقت تم گڑھے کھودنے سے فارغ ہو جاؤ تو مجھ کو بلاؤ میں اپنے ہاتھ سے اون درختوں کو لگاؤں گا میں نے ان درختوں کے لیے گڑھے کھودے اور میرے دوستوں نے گڑھے کھودے میں میری اعانت کی جہاں جہاں وہ درخت لگائے جاتے وہاں وہاں میں نے گڑھے کھودے یہاں تک کہ ہم گڑھے کھودنے سے فارغ ہو گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہم وہ چھوٹے چھوٹے درخت آپ کے پاس اٹھا کے لاتے تھے اور آپ اپنے دست مبارک سے اون کو گڑھوں میں رکھتے تھے اور اوسکے اوپر مٹی برابر کرتے تھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اوس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے ان چھوٹے درختوں میں سے ایک درخت بھی خشک نہیں ہوا سب ہرے ہرے ہو گئے۔

اب میرے ذمہ دراہم باقی رہ گئے تھے آپ کے پاس کوئی مرد بعض معدنوں سے کبوتر کے انڈے کی برابر سونا لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے سلمان یہ سونا تم نے لیا اور تم جو قرض ہے اوسکو اس سے ادا کر دو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے ذمہ جو کچھ قرض ہے اس سونے سے وہ کمان ادا ہوگا (یعنی یہ سونا تھوڑا ہے اور قرض بہت ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جتنا تمسار قرض ہے اسی سونے سے ادا کر دیجگا قسم ہے اوس ذات کی کہ میری جان اوسکے ہاتھ میں ہے میں نے اوس سونے سے قرض خواہوں کو چالیس اوقیہ وزن کر کے ادا کرے اور جتنا سونا میں نے ادا کر دیا تھا اوسکی مثل میرے پاس باقی رہ گیا۔

ابونعیم نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن کے طریق سے سلمان سے روایت کی ہے سلمان نے کہا کہ جو لوگ رام ہرمز میں پیدا ہوئے تھے اونہیں بن تھا میں اپنے قریہ کے لڑکوں کے ہمراہ جایا کرتا تھا اور اوس جگہ ایک پہاڑ تھا اوس میں ایک غار تھا میں ایک دن تنہا گیا ایک ایک میں نے اوس غار میں ایک لائے قدر کے آدمی کو دیکھا کہ صرف کے کپڑے پہنے تھا اور ادنیٰ جوتیاں بھی بالوں کی تھیں اوس نے مجھ کو اشارہ کیا میں اوسکے قریب گیا اوس نے مجھے پوچھا اے لڑکے تو عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو پہچانتا ہے میں نے کہا نہیں پہچانتا اور نہ میں نے ادا کرنا نامنا اوس نے کہا تو جانتا ہے کہ عیسیٰ بن مریم کون ہے وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے جو شخص عیسیٰ علیہا السلام پر ایمان لائیگا کہ وہ رسول اللہ ہے اور اوس رسول پر ایمان لائیگا کہ عیسیٰ علیہا السلام کے بعد آئیگا اور اوس کا نام احمد ہے اوسکو اللہ تعالیٰ دنیا کے غم سے نکال کے آخرت کی آسائش اور راحت اور نعمت دیگا میں نے دیکھا کہ اوسکے دونوں ہونٹوں سے حلاوت اور نور نکل رہا تھا میرا دل اوس پر زلفہ ہو گیا اوس نے اول جو نے مجھ کو سکھائی یحییٰ لالا

الا اللہ عیسیٰ بن مریم رسول اللہ و محمد بعد رسول اللہ و البعث بعد الموت اور مجھ کو نماز میں قیام تعلیم کیا اور کہا جو وقت تو نماز میں کھڑا ہو تو روئے بقبلاہ کھڑا ہو اور بوقت تجھ کو آگ بیچ میں لے لے تو اوسکی طرف انصاف نہ کیجیو اور اگر تیری مان او تیرا باپ تجھ کو بلاے اور تو نماز فریضہ میں ہو تو انصاف نہ کیجیو مگر اللہ تعالیٰ کے رسولوں سے کوئی رسول تجھ کو بلائے اور تو نماز فریضہ میں ہو تو اپنی نماز کو قطع کر دیکھو سکتے کہ اللہ تعالیٰ کا رسول تجھ کو نہ بلائیگا مگر وحی سے کہ وہ وحی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگی پھر اوس مرد نے مجھے کہا کہ تو محمد ابن عبد اللہ کو جو تمامہ کے پہاڑوں سے ظہور کریں گے اگر تو پاسے تو اوپر ایمان لائیو اور ادا کر میرا سلام کہہ دیجئے میں نے اوس مرد سے کہا کہ محمد بن عبد اللہ کی صفت بیان کرو اوس نے کہا وہ نبی ہیں ادا کر لوگ نبی الرحمن کہیں گے وہ محمد بن عبد اللہ ہیں تمامہ کے پہاڑوں سے ظہور کریں گے

اور اوٹ اور گدھے اور گھوڑے اور بچہ اور بچہ یا بر سوار ہونگے اور آزاد اور غلام اور نیکے نزدیک برابر ہونگے اور انکے قلب اور جوارح میں رحمت ہوگی اور انکے دونوں شانوں کیے سچ میں ایک انداکہ بوترے کی مثل ہوگا اور سپر لکھا ہوگا اسکے باطن میں یہ لکھا ہوگا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ محمد رسول اللہ اور اسکے ظاہر میں یہ لکھا ہوگا تو جہ حیث شیت فانک المنصور وہ یہ کہائینگے اور صدقہ نہ کھائینگے وہ حقدار حسد نہ کریں گے اور جو شخص دن سے عہد کر لگا وہ اسپر اور سلمان پر ظلم کریں گے طرانی زاد اور یونسیم نے شرجیل بن اسمط کے طریق سے سلمان بنہ سے روایت کی ہے سلمان نے کہا کہ میں دین کی خواہش میں نکلا جو لوگ اہل کتاب سے کچھ لوگ رہا نون میں باقی رہ گئے تھے انکو میں نے پایا وہ رہبان یہ کہتے تھے کہ یہ زمانہ اس بنی کا ہے کہ عرب کی زمین سے ظہور کریگا اس بنی کی بہت سی علامتیں ہیں ان علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ ایک خال مددراوٹکے دونوں شانوں کے درمیان ہوگا وہ خاتم نبوت ہے میں ایسے وقت عرب کی زمین میں جا پونچا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور کیا تھا جو کچھ دن اہل کتاب نے کہا تھا میں نے کل دیکھا اور میں نے خاتم نبوت دیکھی میں نے یہ شہادت دی لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ۔

بیہقی اور ابونعیم نے بریدہ کے طریق سے یہ روایت کی ہے کہ سلمان اتنے اتنے تھکوں کے عوض مکتب ہوئے جو انکو پوتے تھے اور انکی خدمت کرتے تھے یہاں تک کہ وہ درخت پھیل لاتے تھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور آپ نے کل درخت لگائے مگر ایک درخت کہ اسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لگایا تھا کل درخت اسی سنہ میں پھیل لائے لیکن وہ درخت پھیل نہ لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس درخت کو کس نے بویا تھا کو کون نے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ نے اس درخت کو اوکھاڑا اور آپ نے دست مبارک سے اسکو بویا وہ درخت اسی سال میں بارور ہو گیا۔

ابن سعد اور ابونعیم نے ابو عثمان النہدی کے طریق سے سلمان سے روایت کی ہے سلمان نے کہا کہ میں اپنے اہل سے اس شرط پر مکتب ہوا کہ انکو کھجور کے پانسو درخت لگا دوں گا جب وہ بار آور ہو جائیں گے تو میں حر ہو جاؤں گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ اپنے دست مبارک سے

درخت لگاتے تھے ایک درخت میں اپنے ہاتھ سے لگایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لگائے ہوئے سب درخت پھل لائے مگر وہ ایک سیر لگایا ہوا درخت پھل نہ لایا۔

حاکم ابو یوسف نے ابو الطفیل کو طریق سے سلمان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اتنا سونا عطا فرمایا اور اپنے انگوٹھے اور اسکی برابر کی انگلی کو جو ابھام ہے حلقہ بنا کے بتایا کہ جس سے درجہ کی مشصورت ہو جاتی ہے یعنی سونے کی ایک گول ٹکئید درجہ کی مثل مجھ کو دی اگر کوہ احد ایک پلہ بین رکھا جاتا اور دوسرے پلہ بین وہ سونے کی ٹکئید رکھی جاتی تو سونے کا پلہ احد کے پلہ سے غالب رہتا۔

احمد ابو یوسف نے دوسری وجہ سے سلمان سے روایت کی ہے کہ جب وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو وہ سونا دیا اپنے فرمایا کہ اس سے اپنا قرض چھڑا دو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ذمہ جو قرض ہے یہ سونا دتنا کہاں ہے آپ نے اوس سونے کو اپنی زبان مبارک پر پیر اچھرا اوسکو میری طرف پسینک دیا پھر آہن فرمایا اوسکو لیجاؤ اللہ تعالیٰ اس سے تمہارا قرض ادا کر دیگا میں چلا گیا اور اوس سونے سے میں نے چالیس اوقیہ قرض خواہوں کو وزن کر کے پورے دے دئے۔

ابن اسحاق اور ابن سعد ابو یوسف اور ابو نعیم نے اپنے طریق سے تخریج کی ہے کہا ہے کہ مجھے عاصم بن عمر بن قتادہ نے حدیث کی ہے عاصم نے کہا مجھ سے اوس شخص نے حدیث کی ہے جس نے عمر بن عبد العزیز سے سنا ہے عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ مجھ سے سلمان کی حدیث یوں بیان کی گئی ہے کہ صاحب عموریہ نے اپنی وفات کے وقت سلمان سے کہا کہ سر زمین شام میں دو جنگل ہیں وہاں تم جاؤ وہیں ایک مرد ہے کہ ایک جنگل سے نکل کے دوسرے جنگل میں سال بہرین رات کے وقت جاتا ہے اوسکے سامنے بیمار لوگ آتے ہیں کسی مریض کے واسطے وہ دعا نہیں کرتا مگر وہ شفا پاتا ہے تم اس دین کو جو مجھے پوچھتے ہو اوس سے پوچھو سلمان نے فرمایا کہ میں اپنے مقام سے نکلا اور حبان وہ مرد رہتا تھا پونچھ ایک سال تک میں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ وہ اوس معینہ رات میں نکلا میں نے اوس کا مونڈہ پا کر دلیا اور میں نے اوس سے کہا رحمک اللہ اور پوچھا کیا حنیفیت ابراہیم علیہ السلام

کا دین ہے اوس مرد نے کہا تیرے لیے وہ وقت آگیا کہ ایک نبی اس بیت اللہ کے نزدیک اس حرم میں اس دین کے ساتھ مبعوث ہوگا جبکہ سلمان بنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ذکر کیا آپ نے فرمایا اے سلمان اگر تو میری تصدیق کیا کرتا تھا تحقیق تو نے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو دیکھا۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے اپنے طریق سے روایت کی ہے کہ مجھے عاصم بن عمر بن قتادہ نے حدیث کی ہے کہ ہمارے شیوخ نے کہا ہے کہ ہم لوگوں سے عرب میں کوئی شخص زیادہ عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سے نہ تھا ہمارے ساتھ یہود تھے اور وہ لوگ اہل کتاب تھے اور ہم لوگ بت پرست تھے جس چیز سے یہود کراہت کرتے جو وقت ہو کہ یہود سے وہ چیز سختی وہ یہ کہتے تھے کہ اب ایک نبی مبعوث ہوگا اوس کا زمانہ آگیا ہے ہم اوس نبی کی پیروی کریں گے اور انکو ایسا قتل کریں گے جیسے عاد اور ثمود قتل کئے گئے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا ہے آپکا اتباع کیا اور یہود نے آپکی نبوت سے انکار کیا اللہ تعالیٰ نے یہود کے باب میں یہ آیت نازل فرمائی (وکانوا من قبل یسفحون اعلیٰ الذین کفروا آلا یتہ)

بیہقی اور ابونعیم نے علی ازہبی سے روایت کی ہے کہ یہود کہتے تھے اے اللہ ہمارے واسطے اس نبی کو مبعوث کر کہ ہمارے اور آدمیوں کے درمیان حکم کرے یعنی حق کو ظاہر کرے حاکم اور بیہقی نے ابن عباس رض سے تخریج کی ہے کہ خیبر کے یہود بنی غطفان سے جنگ کرتے تھے جو وقت جنگ میں وہ مقابل ہوئے یہود خیبر بہاگ گئے یہود نے اس دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے حمایت چاہی واللہ اناناک بحق محمد النبی الامی الذی وعدتنا ان تخرجننا فی آخر الزمان الانصرنا علیہم اے ہمارے اللہ تعالیٰ ہم تجھے بحق محمد صلعم چاہتے ہیں کہ بنی غطفان پر ہم کو نصرت دے محمد وہ نبی امی ہے کہ تو نے وعدہ کیا ہے کہ آخر زمانہ میں تو اوس نبی کو ہمارے لیے پیدا کرے گا اور تو ہم کو ان پر نصرت دے جو وقت یہود مقابل ہوتے یہ دعا پڑھتے تھے اور غطفان کو بہکا دیتے تھے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے یہود نے آپکا انکار کیا



اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول کو نازل کیا۔ (وکانوا من قبل یسفحون علی الذین کفروا)  
 ابن اسحاق اور احمد نے اور بخاری نے اپنی تاریخ میں اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے  
 اور بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے محمود ابن لبید کے طریق سے سلمہ بن سلمہ بن وقش سے روایت  
 کی ہے کہ ہمارے درمیان ایک یہودی تھا وہ اپنی قوم بنی عبدالاشہل کی محفل کی طرف صبح کو گیا اور  
 اس نے بعثت یعنی مرنے کے بعد اٹھنے اور قیامت اور جنت اور دوزخ اور حساب و میزان  
 کو ذکر کیا اور کہا کہ یہ امور اذن بہت پرستوں کے لئے ہیں کہ جو یہ گمان نہیں کرتے ہیں کہ مرنے کے  
 بعد اٹھائے جائیں گے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے یہ ذکر کیا تھا لوگوں نے  
 اس سے کہا اے فلان تیرا بھلا ہو کیا یہ ہونے والا ہے کہ آدمی مرنے کے بعد اس جہان میں  
 اٹھائے جائیگا جس میں جنت اور دوزخ ہے اور ان کے اعمال کی جزا و نکو دی جائیگی اس یہودی  
 نے کہا بیشک ایسا ہوگا قسم ہے اس ذات کی کہ اس کے ساتھ حلف کیا جاتا ہے میں اس امر کو  
 دوست رکھتا ہوں کہ میرا حصہ اس آگ سے ہو کہ بڑے نوزیم لوگ اپنے مکان میں روشن کرو اور  
 اس کو گرم کر پھر تم اس نور میں جھکنا اور اس کو بند کر دو اور میں دوزخ کی آگ سے کل کے دن  
 نجات پاؤں اس سے پوچھا گیا اے فلان اس کی کیا علامت ہے اس نے کہا کہ ان شہروں کی  
 طرف سے ایک نبی مبعوث کیا جائیگا اور اس نے اپنے ہاتھ سے کہ اور زمین کی طرف اشارہ کیا لوگوں  
 نے اس سے پوچھا کس وقت اس نبی کے مبعوث ہونیکا تو گمان کرتا ہے راوی کہتا ہے اس نے  
 میری طرف دیکھا اور میں قوم میں کم سن تھا یہ کہا کہ اگر یہ لڑکا اپنی عمر کو گزاردے گا تو اس نبی کو پائیگا  
 اس کے کہنے کے بعد کچھ رات دن نہیں گزرے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث  
 کیا اور آپ ہم لوگوں میں زندہ ہیں اور ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور چہنے آپ کی تصدیق کی ہے  
 اور اس کے لئے دے نے بناوت اور حمد سے آپ کا انکار کیا جتنے اس سے کہا اے فلان کیا تو  
 وہ شخص نہیں ہے کہ تو نے ہے آپ کی رسالت کے بابین کہا تھا پوچھا کہ کیا تھا اور تو نے ہمو آپ کی خبر دی تھی اس نے  
 کہا آپ وہ نبی نہیں۔

بہتقی اور طبرانی اور ابونعیم نے اور خرائطی نے ہوائف میں خلیفہ بن عبدہ سے روایت کی ہے  
 خلیفہ نے کہا میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا کہ تمہارے باپ نے زمانہ جاہلیت میں کیونکر  
 تمہارا نام محمد رکھا اور انہوں نے کہا جو سوال تم نے مجھے کیا ہے میں نے بھی اپنے باپ سے وہی سوال  
 کیا تھا میرے باپ نے کہا کہ چار آدمی بنی تمیم کو نکلے جو تھا میں تھا ایک میں اور دوسرا سفیان بن  
 حجاج بن دارم تیسرا یزید بن عمر بن ربیعہ جو تھا اسامہ بن مالک بن خندف جبکہ ہم ملک شام میں  
 وارد ہوئے ایک ایسے تالاب پر اوترے کہ اوپر درخت تھے ایک شخص دیرکار رہنے والا ہمارے  
 قریب آیا اور اس نے پوچھا تم کون لوگ ہو مجھے کہا ہم بنی مضر سے ایک قوم کے لوگ ہیں اوس نے  
 کہا قریب میں تم لوگوں میں سے جلد ایک بنی سبوت کیا جاوے گا تم اسکی طرف دوڑو اور اس سے  
 اپنا حصہ لوہا دیت پاؤدہ بنی خاتم النبیین ہے سمجھئے اوس سے پوچھا اوس بنی کا کیا نام ہے اوس نے  
 کہا محمد ہے جبکہ ہم اپنے اہل کی طرف گئے ہم چار دن آدمیوں میں سے ہر ایک کے ایک ایک لڑکا  
 پیدا ہوا ہر ایک نے اپنے فرزند کا نام محمد رکھا۔

ابن سعد نے سعید ابن المسیب سے روایت کی ہے کہ عرب لوگ اہل کتاب اور کافروں سے یہ  
 سنتے تھے کہ ایک بنی عرب سے سبوت ہوگا اوس کا نام محمد ہوگا عربوں سے جس شخص کو یہ خبر پہنچی  
 اوس نے نبوت کی طمع سے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھا۔

ابن سعد نے قتادہ بن السکن العرنی سے روایت کی ہے کہ بنی تمیم میں محمد بن سفیان بن  
 حجاج تھا اور ترساؤں کا پیشوا تھا اوس نے اپنے باپ سے کہا کہ عرب میں ایک بنی ہوگا اوس کا  
 نام محمد ہوگا اسیلے اوس نے محمد نام رکھا۔

ابوہتقی نے مروان بن الحکم کے طریق سے معاویہ بن ابوسفیان سے روایت کی ہے کہ اہل بوہنیان  
 بن حرب نے مجھے حدیث کی کہ میں اور اسید بن ابی الصلت شام کی طرف گئے کہ ہم اوس قریہ کی  
 طرف گزرے حسین نصاریٰ تھے جبکہ نصاریٰ نے امیہ کو دیکھا اسکی تعظیم کی اور اگر امیہ اور انہوں  
 نے یہ ارادہ کیا کہ امیہ اس کے ساتھ جاوے امیہ نے مجھے کہا اے ابوسفیان تم میرے ساتھ چلو

تم ایک ایسے مرد کی طرف جاؤ گے کہ نصرانیہ کا علم اور اس کی طرف منتہی ہو گیا ہے میں نے اس سے کہا میں تمہارے ساتھ نہیں جاتا امیہ گیا اور واپس آ گیا اور مجھے کہا کہ جو بات میں تم سے کہوں کیا تم اس کو چھپاؤ گے میں نے کہا بیشک چھپاؤں گا امیہ نے کہا کہ اوس مرد نے جس پر علم الکتاب منتہی ہو گیا ہے مجھے یہ حدیث کی ہے کہ نبی مبعوث ہو گیا ہے اسکے کہنے سے میں نے یہ گمان کیا کہ وہ نبی میں ہی ہوں اوس نے کہا وہ نبی تم لوگوں میں سے نہیں ہے وہ اہل مکہ سے ہے میں نے اوس سے پوچھا اوس کا نسب کیا ہے اوس نے کہا اوس کا نسب اوس کی قوم کا منتخب ہے اور مجھے یہ کہا اس کی علامت یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد شام کو اسٹی بار زلزلہ آیا ہے اور ایک زلزلہ باقی رہا ہے کہ اوس زلزلہ سے شام میں شر اور مصیبت داخل ہوگی جبکہ ہم ایک ٹیکری کے قریب پہنچے تو یکایک ایک شتر سوار کو ہم نے دیکھا ہے اوس سے پوچھا تو کہاں سے آ رہا ہے اوس نے کہا شام سے آتا ہوں ہم نے اوس سے پوچھا کیا کوئی حادثہ وقوع ہوا ہے اوس نے کہا ہاں حادثہ ہوا شام میں ایک ایسا زلزلہ آیا کہ اوس سے شام میں شر اور مصیبت داخل ہوئی ہے۔

ابو نعیم نے کعب اور وہب بن منبہ سے روایت کی ہے دونوں نے کہا ہے کہ بخت نصر نے اپنے سونے میں ایک ایسا عظیم خواب دیکھا جس نے اوس کو بے چین کر دیا جبکہ بخت نصر بیدار ہوا تو اوس خواب کو بھول گیا اوس نے اپنے کاہنوں اور جادو گروں کو بلایا اور خواب میں اندوہ سے جو صدمہ ہو چکا تھا اوس سے اُن کو خبر کی اور اُن سے اوس کی تعبیر چاہی اور انہوں نے اوس سے کہا کہ ہمارے سامنے خواب کو بیان کرو بخت نصر نے کہا میں اوس کو بھول گیا اور نہ توں نے کہا جب تک تو بیان نہ کرے گا کہ اوس کی تاویل پر قدرت نہوگی بخت نصر نے دانیال علیہ السلام کو بلایا اور آپ کو خبر کی دانیال علیہ السلام نے فرمایا تو نے ایک ایسی عظیم بات کو دیکھا جس کے دونوں پاؤں زمین میں تھے اور اس کا سر آسمان میں اعلیٰ حصہ اوس کا سونے کا تھا اور اوسط حصہ چاندی کا اور اسفل حصہ تانبے کا اور اوس کی دونوں پٹیلیں بڑھنے کی تھیں اور اوس کے دونوں پاؤں سفالی تھے

اوسکو تو دیکھ رہا تھا اور اسکا حسن اور اسکی صنعت کی درستی تجھکو تعجب میں ڈالتی تھی اللہ تعالیٰ نے ایک پہر آسمان سے اوسپر ڈال دیا وہ پہر اوسکے اعلیٰ راس پر گر ادا اوس نے اوسکو بیس ڈال بیان تک کہ اوسکو آما کر دیا اوسکا سونا اور چاندی اور تانبا اور سونا اور شکر مخلوط ہو گیا اس وقت تجھکو یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر تمام انسان اور جنات جمع ہو کے بعض کو بعض سے جدا کریں تو اونکو، سپر قدرت منوگی اور اگر ہوا چلے تو اوسکو پر اگندہ کر ڈالے گی اور تو نے اوس پہر کو دیکھا تھا کہ ہینیکا گیا تھا وہ بڑھتا جاتا تھا اور عظیم ہو رہا تھا اور پسینا جاتا تھا یہاں تک کہ اوس پہر نے کل روئے زمین کو بہر دیا تو نہیں دیکھتا تھا اگر آسمان اور اوس پہر کو بخت نصرت نے کہا اپنے سچ کہا یہی وہ رویا ہے جسکو میں نے دیکھا تھا فراوا اسکی تاویل کیا ہے حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ بت وہ مختلف امتیں ہیں کہ اول زمانہ اور اوسط زمانہ اور آخر زمانہ میں ہونگی اور وہ پہر کہ بت پر ہینیکا گیا تھا وہ دین ہے کہ آخر زمانہ میں امتوں کی طرف ڈالا جائیگا تاکہ اوس دین کو اللہ تعالیٰ امتوں پر غالب کرے اللہ تعالیٰ ایک نبی امی کو عرب سے مبعوث کریگا اللہ تعالیٰ اوس نبی کے سبب سے جمیع امتوں اور دینوں کو خوار اور پامال کر دے گا جیسا کہ تو نے پہر کو دیکھا کہ اوس نے بت کے اصناف کو خوار اور پامال کر دیا وہ نبی کل دینوں اور امتوں پر غالب ہوگا جیسا کہ تو نے پہر کو دیکھا کہ کل روئے زمین پر غالب ہو گیا۔

ابن عساکر نے دمشق کی تاریخ میں عیسیٰ بن داب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر الصدیقؓ نے فرمایا کہ میں پہنکا کہ کعب بن بیٹھا تھا اور زید بن عمرو بن نفیل بھی بیٹھا تھا اوسکے پاس سے امتیہ بن ابی الصلت گذرا اور اوس نے کہا آگاہ ہو جاؤ کہ وہ نبی جسکا انتظار کیا جاتا ہے ہم لوگوں میں سے ہوگا یا تم لوگوں میں سے یا اہل فلسطین میں سے ہوگا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس سے قبل کسی نبی کی نسبت نہیں سنا تھا کہ اوسکا انتظار کیا جائے گا اور وہ مبعوث ہوگا میں درقہ بن نوفل کا ارادہ کر کے نکلا اور اس حدیث کو میں نے اوسکے سامنے بیان کیا اور قہ نے منکر کہا بیشک اے بیٹے! پہلو اہل کتاب اور علمائے یہودی ہے کہ یہ نبی جسکا انتظار کیا جاتا ہے نسب میں منتخب

عرب سے ہو گا اور مجھ کو نسب کا علم ہے اور تیری قوم نسب میں افضل اور منتخب عرب سے مینے پوچھا  
اے چچا وہ نبی کیا کے گا درقہ نے کہا وہ کہیگا جو اوسکو کہا جائیگا یعنی اللہ تعالیٰ جو کچھ اوس نبی سے  
فرمایا گا وہ مخلوق سے وہی کے گا مگر وہ ظلم کرے گا اور نہ ظلم کرائیگا ابوبکر الصديق رضی اللہ عنہ نے کہا جبکہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے میں ایمان لایا اور میں نے تصدیق نبوت کی۔

طیالسی اور بیهقی اور ابونعیم نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے یہ روایت کی ہے کہ زید بن  
عمر بن نفیل اور ورقہ بن نوفل دونوں دین کی تلاش میں نکلے اور موصول میں ایک راہب کے  
پاس پہونچے اوس راہب نے زید سے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو زید نے کہا بیت ابراہیم علیہ السلام  
سے آیا ہوں اوس نے پوچھا کیا تلاش کرتے ہو زید نے کہا دین کی تلاش کرتا ہوں راہب نے کہا اپنے  
مقام کی طرف تم پلٹ جاؤ قریب وقت آگیا ہے جسکو تم تلاش کرتے ہو تمہاری زمین میں ظاہر ہوگا۔

ابویعلیٰ نے اور بیهقی نے انہی معجم میں اور طبرانی نے اور حاکم نے روایت کی ہے اس حدیث  
کو صحیح کہا ہے اور بیهقی اور ابونعیم نے اسامہ بن زید سے اور اسامہ نے زید بن حارثہ سے یہ روایت  
کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زید بن عمرو بن نفیل سے ملے اور آپ نے زید سے کہا اے چچا مجھ کو  
کیا ہوا ہے کہ میں تمہاری قوم کو دیکھتا ہوں کہ وہ تم سے بغض رکھتے ہیں زید نے کہا خدا کی قسم یہ امر  
بغیر کسی ایسے کینہ کے ہے کہ وہ کینہ اونکے ساتھ مجھ کو ہو لیکن میں اونکو مگر اہی پر دیکھتا ہوں میں  
اپنی جگہ سے نکلا اس دین کی خواہش رکھتا تھا ایک شیخ کے پاس جزیرہ میں پہونچا جس شے کی واسطے  
میں نکلا تھا میں نے اوسکو خبر کی شیخ نے پوچھا تم کس گروہ سے ہو میں نے کہا اہل بیت اللہ سے ہوں  
اوس نے کہا تمہارے شہر سے ایک نبی نے ظہور کیا ہے یا وہ ظہور کرنے والا ہے اوسکاتارہ طلوع  
ہوا ہے تم اپنے شہر کو پلٹ جاؤ اور اوس نبی کی تصدیق کرو اور اوس پر ایمان لاؤ میں اپنے شہر میں واپس  
آگیا اور اب تک مجھ کو کچھ محسوس نہیں ہوا راوی نے کہا کہ زید بن عمرو قبل مبعوث ہونے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے مر گیا۔

ابن سعد اور ابونعیم نے عامر بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ میں زید بن عمرو بن نفیل سے ملا زید کہ

سے باہر جا رہا تھا اور حرا کا ارادہ رکھتا تھا زید اور زید کی قوم کے درمیان بخشش اور نجانا لفت بھٹی اور  
 اول دن میں وہ مجھے ملا تھا اوس نے اپنی قوم کا خلاف اور قوم کے معبودوں سے یکسو ہونے کو  
 اور اوس نے سے یکسو ہونے کو ظاہر کیا جسکی اون لوگوں کے باپ دادا عبادت کرتے تھے زید نے  
 کہا اے عامر میں نے اپنی قوم سے خلاف کیا ہے اور میں نے ملت ابراہیم کا اتباع کیا ہے اور جسکی  
 عبادت ابراہیم علیہ السلام کرتے تھے میں اوسکی عبادت کرتا ہوں میں اوس نبی کا انتظار کر رہا ہوں کہ  
 حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہوگا پھر وہ نبی عبدالمطلب سے ہوگا اوس کا نام احمد ہوگا  
 مجھکو گمان نہیں ہے کہ میں اوس نبی کو پاؤں میں اوپر ایمان لاتا ہوں اور اوسکی تصدیق کرتا ہوں  
 اور گواہی دیتا ہوں کہ وہ نبی ہے اگر تیرا زمانہ عمر زیادہ ہو اور تو اوس نبی کو دیکھے تو میرا اسلام اُس سے  
 کہیچکواے عامر جو صفت اوس نبی کی ہے میں تجھکو اوس سے خبر دیتا ہوں تجھپر غمی نہ رہے گا وہ نبی  
 ایک ایسا مرد ہے کہ نہ کوتاہ قدم ہے اور نہ دراز قد اور اس کے بال نہ بہت ہیں اور نہ توڑے اور اوسکی  
 آنکھوں میں ہمیشہ سرخی رہے گی اور اس کے دونوں شانوں کے بیچ میں خاتم نبوت ہوگی اور اوس کا  
 نام احمد ہوگا اور یہ شہر اس کے پیدا ہونے اور مسجوت ہونے کی جا ہے ہے پھر اوسکی قوم اسکو اس  
 شہر سے نکال دیگی اور اوسکی قوم اوس نے کو مکہ وہ سمجھے گی جو وہ لایگا یہاں تک کہ وہ تیرب کی طرف  
 ہجرت کر لے گا اور اوس کا ام ظاہر ہوگا تو اس امر سے ڈر کہ تو اس کے ساتھ کر کے میں کل شہر میں  
 ہو چکا دین ابراہیم علیہ السلام کو طلب کرتا تھا اور یہ ایک یہودی اور نصاریٰ اور مجوس جس سے میں  
 پوچھتا تھا وہ یہ کہتا تھا کہ یہ دین تیرے آگے ہے اور وہ لوگ اس دین کی اس طور سے تعریف کرتے تھے  
 جیسے میں نے اوسکی صفت تجھ سے بیان کی ہے اور وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ سوا اوس نبی کے اور کوئی نبی  
 باقی نہیں رہا عامر نے کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوئے یمنے آپکو خبر کی آپ نے زید پر رحمت  
 بھیجی اور فرمایا کہ میں نے زید کو جنت میں دیکھا کہ وہ اپنے دامن زمین پر کھینچا چل رہا ہے یعنی فخر سے  
 جنت میں چلتا ہوتا ہے۔

ابن سعد نے شعبی کے طریق سے عبد الرحمن بن زید بن الخطاب سے روایت کی ہے کہ زید بن عمرو

بن نفیل نے کہا کہ میں شام میں تھا ایک راہب کے پاس گیا اُس سے میں نے بتوں کی عبادت اور ربوبیت اور نصرت سے اپنی کراہت کا ذکر کیا اوس راہب نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ تم دین ابراہیم علیہ السلام کا ارادہ کرتے ہو اے بہائی اہل مکہ کے تم ایسے دین کو طلب کرتے ہو کہ آج کے دن اوس کے ساتھ عمل نہیں کیا جاتا ہے تم اپنے شہر میں پہنچ جاؤ ایک نبی تمہاری قوم سے تمہارے شہر میں مبعوث ہوگا اور وہ نبی دین ابراہیم کو حقیقت کے ساتھ لائے گا اور وہ نبی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکرم المخلوق ہوگا۔

ابونعیم نے ایوان امہ الباہلی کے طریق سے عمرو بن غنبلہ السلسی سے روایت کی ہے کہ میں نے قوم کے معبودوں سے جاہلیت میں نہ پھیر لیا اور میں نے دیکھا کہ قوم کے وہ معبود باطل ہیں وہ لوگ بتوں کو پوجتے ہیں میں نے ایک مرد کتابی سے ملاقات کی اوس سے بیٹے پوچھا افضل دین کو نہادین ہے اوس نے کہا ایک مرد کہ سے ظہور کرے گا اور اپنی قوم کے معبودوں سے بیزار ہوگا اور اون معبودوں کے غیر کی طرف بلائیگا اور وہ افضل دین کو لائیگا جب تم اوس نبی کی خبر سنو تو اسکا اتباع کیجئے اسکے سننے کے بعد میرا کوئی قصد نہ تھا مگر میں مکر آنا اور لوگوں سے پوچھتا تھا کہ کہ میں کوئی نیا امر پیدا ہو لوگ کہتے تھے نہیں یہ میں اپنے اہل کی طرف پلٹ جاتا تھا کچھ شرسوار میرے سامنے آئے مکہ سے نکل رہے تھے اون سے میں نے پوچھا کیا کوئی نیا امر کہ میں پیدا ہوا اونہوں نے کہا نہیں میں رات میں بیٹھا تھا کہ میرے پاس سے ایک شرسوار گزرا میں نے اوس سے پوچھا تو کہاں سے آ رہا ہے اوس نے کہا مکہ سے میں نے اوس سے پوچھا کیا مکہ میں کوئی خبر پیدا ہوئی ہے اوس نے کہا ہاں ایک مرد نے اپنی قوم کے معبودوں سے بیزاری اختیار کی ہے اور اون معبودوں کے غیر کی طرف قوم کو بلایا ہے میں نے اپنے دل میں کہا وہ مرد میرا وہی صاحب ہے جسکا میں ارادہ کرتا ہوں میں آپ کے پاس گیا اور آپ کو چہا ہوا پایا میں نے آپ سے پوچھا آپ کون ہیں آپ نے فرمایا میں نبی ہوں میں نے پوچھا نبی کیا ہے آپ نے فرمایا رسول ہے میں نے آپ سے پوچھا آپ کو کس نے بھیجا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں نے پوچھا کبہ اسٹے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے آپ نے فرمایا اسوا سٹے بھیجا ہے کہ تو صلہ رحمی کرے اور مخلوق کی خوشنویزی کرے اور راستوں میں تواضع

کرے اور تہون کو توڑے اور اللہ تعالیٰ کی تو عبادت اس طور پر کرے کہ اوسکے ساتھ تو کسی شے کو شریک نہ کرے میں نے کہا جس چیز کے ساتھ آپ بھیجے گئے ہیں وہ بہتر چیز ہے میں آپکی شہادت دیتا ہوں کہ تحقیق میں آپ پر ایمان لایا اور آپکی نبوت کی مینے تصدیق کی کیا میں آپکے ساتھ ہمیر ہوں یا میرا تہرنا آپ مناسب نہیں دیکھتے آپنے فرمایا جو چیز میں لایا ہوں تو دیکھتا ہے کہ آدمی اوس سے کراہت کرتے ہیں تو اپنے اہل میں ٹھہر جوت تو مجھے سنے کہ میں کسی جگہ گیا تو میرے پیچھے آیا تو جیکہ میں سنے سنا کہ آپ مدینہ کی طرف گئے ہیں۔ میں مدینہ کو گیا یہاں تک کہ آپکے پاس پہونچا اور اسی حدیث کو میں نے شہرین جو شب کے طریق سے عمر بن عبد سے اسی لفظ سے روایت کی ہے۔

ابن عساکر اور ابو نعیم نے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے کہ اہل مکہ کو خبر پہونچی ہے جبکہ نبی اکرم ﷺ برخت نصر نے غلبہ کیا اوسکے غلبہ سے جس چیز نے اونکو مصیبت زدہ کیا وہ مصیبت زدہ ہوئے اونہیں مفارقت ہوئی اور ذلیل ہو گئے اور پرانہ دہریشان ہو گئے نبی اکرم ﷺ اپنی کتاب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا رسول موصوف پاتے تھے اور یہ جانتے تھے کہ آپ عرب کے بعض بن قریون میں سے ایک ایسے قریہ میں ظہور فرما دیئے جس میں کجور کے درخت ہونگے جبکہ نبی اکرم ﷺ شام سے نکلے تو عرب کے اون قریون سے جو شام اور یمن کے درمیان ہیں ہر ایک قریہ میں آئے اور کجور کے درخت کی وجہ سے اوس قریہ کی صفت مثل ثرب کے پاتے تھے اونہیں سے ایک گروہ اوس قریہ میں اتر جاتا تھا اور وہ لوگ امید کرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملین اور انکا اتباع کریں حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے وہ لوگ کہ تورات ہر اہل لائے تھے ثرب میں اونکا ایک گروہ اتر ا وہ باپ دادے نبی اسرائیلیوں کے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے کہ محمد صلعم آئے والے ہیں وہ مر گئے اور اپنی اولاد کو اس امر پر پر آلیغہ کرتے تھے کہ جو وقت محمد صلعم آویں اونکا اتباع کججو آپکا ونکے بیٹوں میں سے جسے پایا اوس نے پایا اونہوں نے آپکا انکار کیا اور وہ آپکو پچانتے تھے ابو نعیم نے حسان بن ثابت سے روایت کی ہے حسان نے کہا خدا کی قسم میں اپنے مکان میں تھا اور میرا سن سات برس کا تھا اور کچھ میں دیکھتا ہوں اوسکو یاد کرتا ہوں اور کچھ میں سنتا ہوں اوسکو محفوظ کرتا ہوں میں اپنے



باپ کے ساتھ تھا ہم لوگوں میں سے ایک جوان یکایک ہمارے پاس آیا اوس کا نام ثابت بن ضحاک تھا اوس نے باتیں کیں اور کہا کہ اس گھڑی ایک یہودی نے بنی قرظیہ میں سے یہ زعم کیا اور مجھ سے وہ منازعت کرتا تھا کہ اوس نبی کے خروج کا وقت آگیا ہے کہ ہمارے کتاب کی مثل کتاب لائیکہ تم لوگوں کو قوم عاد کی مثل قتل کرے گا حسان نے کہا خدا کی قسم میں سحر کے وقت اپنے حصن پر تھا یکایک میں نے اسی آواز سنی کہ اوس آواز کی مثل گزرنے والی کوئی آواز دینے پر گز نہیں سنی یکایک ایک یہودی مدینہ کے حصنون میں سے ایک حصن کی پشت پر بیڑہ ہو گیا اوس کے ساتھ آگ کا ایک شعلہ تھا اوس کے پاس آدمی جمع ہو گئے اور اوس سے کہا تجھ پر افسوس ہے تجھ کو کیا ہو گیا ہے حسان نے کہا میں اوس کے کہنے کو سن رہا تھا وہ یہ کہتا تھا یہ ستارہ احمد کا ہے جو طلوع ہوا ہے یہ ستارہ طلوع نہیں ہوتا ہے مگر نبوت کی واسطے اور انبیاء سے کوئی نبی باقی نہیں رہا ہے مگر احمد حسان نے کہا کہ لوگ اوس کے کہنے سے ہنسنے لگے اور چونکہ وہ کہتا تھا اوس سے تعجب کرنے لگے حسان اکیسویں برس زندہ رہے جاہلیت میں ساٹھ برس اور اسلام میں ساٹھ برس زندگی کی۔

واقعی اور ابولونیم نے حویصہ بن یسود سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ تھے اور ہم لوگوں میں بیٹے رہتے تھے وہ اوس نبی کا ذکر کیا کرتے تھے کہ مکہ میں بحوث ہو گا اوس کا نام احمد ہو گا اور اوس کے سوا انبیاء میں سے کوئی باقی نہیں رہا اور وہ نبی ہماری کتابوں میں مذکور ہے اور جو عہد کہ ہم سے اوس نبی کے واسطے لیا گیا ہے ہماری کتابوں میں موجود ہے اوس نبی کی ایسی ایسی صفت ہے یہاں تک کہ وہ اپنی صفت بیان کرنے پر آتے حویصہ نے کہا میں اوس وقت لڑکا تھا جو کچھ میں دیکھتا اوس کو یاد رکھتا اور جو کچھ میں سنتا اوس کو محفوظ رکھتا تھا یکایک میں نے بنی حیدر الاشہل کی جانب ایک اونٹنی اس آواز سے میری قوم کے لوگ ڈر گئے اور اونکو یہ خوف پیدا ہوا کہ کوئی امر پیدا ہوا ہے پھر وہ آواز خفی ہو گئی پھر آواز کرنے والے نے آواز کی ہمنے اوس کے پکارنے کو سمجھا اوس نے کہا اے اہل یشرب یہ ستارہ احمد کا ہے کہ وہ اوس کے ساتھ پیدا ہوا ہے حویصہ نے کہا کہ ہم اس امر سے تعجب کرنے لگے پھر ہم ایک زمانہ دراز تک ٹہرے رہے

اور اوس امر کو بھول گئے ایک قوم جو اس وقت موجود تھی مر گئی اور دوسرے لوگ پیدا ہوئے اور میں بڑی عمر والا مرد ہو گیا یکا یک میں نے اوسی آواز کی مثل بعینہ یہ آواز سنی اسے اہل شرب محمدؐ نے خروج کیا ہے اور نبی ہو گئے ہیں اور آپ کے پاس وہ ناموس اکبر یعنی جبریل علیہ السلام آئے ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تھے ہم کو کچھ زمانہ نہیں گزرا ہے یہ سننا کہ مکہ میں ایک مرد ظاہر ہوا ہے نبوت کا دعویٰ کرتا ہے ہماری قوم میں سے نکلنے والا لنگھا اور تاخیر کرنے والے نے تاخیر کی اور ہم لوگوں میں سے نو عمر جوان اسلام لائے اور میرے لئے حکم الہی نہیں ہوا کہ اسلام لاؤں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں مسلمان ہوا۔

ابن سعد اور ابونعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ یہود قرظیہ اور نضیہ اور ذک اور خبیر اپنے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت پاتے تھے قبیل کے کہ آپ بعوث ہوں اور اونکو یہ معلوم تھا کہ آپکا دار ہجرت مدینہ ہو گا جبکہ آپ پیدا ہوئے تو علماء یہود نے کہا کہ اگر صلعم آج کی رات پیدا ہوئے یہ سارا اطلاع ہوا ہے جبکہ آپ نبی ہوئے تو علماء یہود نے کہا کہ احمد نبی ہو گئے آپکی نبوت کو وہ پہچانتے تھے اور آپکی نبوت کا اقرار کرتے تھے اور آپکا وصف کرتے تھے۔

ابن سعد اور ابونعیم اور ابن عساکر نے ابونعیم سے روایت کی ہے کہ یہودی قرظیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اپنی کتابوں میں پڑھتے تھے اور اپنے لڑکوں کو آپکی صفت اور آپکے نام کی تعلیم کرتے تھے اور اونکو یہ سکھاتے تھے کہ آپکی ہجرت ہماری طرف مدینہ میں ہو گی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہور فرمایا یہود نے حسد کیا اور باغی ہو گئے اور آپکا انکار کیا۔

ابونعیم نے ابوسعید الخدری کے طریق سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے باپ مالک بن سنان سے سنا ہے وہ یہ کہتے تھے کہ میں ایک دن بنی عبدالاشہل میں باتیں کرنے کے لئے گیا میں نے یوشع الیہودیؑ سے سنا وہ یہ کہتا تھا اوس نبی کے خروج کا وقت آگیا ہے جبکہ احمد کہتے ہیں وہ حرم سے خروج کر دیا کسی نے اوس سے پوچھا اوس نبی کی کیا صفت ہے اوس نے کہا ایک مرد ہو گا کہ نہ کوتاہ ہو گا اور نہ رازقہ او کی دونوں انگٹوں میں سرخی ہو گی وہ شعلہ باند ہے گا اور گد ہے پر سوار ہو گا او کی تلوار اونکے دوش پر

رہے گی اور یہ شہر اوسکی ہجرت کی جگہ ہے میں اپنی قوم نبی خدا رکھ کی طرف پلٹ کر آیا جو کچھ اوس یہودی نے کتا تھا میں اوس سے تعجب کرتا تھا ہم لوگوں میں سے ایک مرد کتا تھا میں اوسکو سنستا تھا وہ یہ کتا تھا یوشع یہودی یہ بات تمنا نہیں کتا ہے بلکہ کل یہودی شرب کے یہی کتے ہیں میں اپنی جگہ سے نکلا نبی قریظہ کے پاس آیا میں نے ایک گروہ کو پایا اودن لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا زہیر ابن باطانے کہا کہ وہ سرخ ستار اطلوع ہوا ہے کہ وہ ستار اطلوع نہیں ہوتا مگر نبی کے خروج اور ظہور کے وقت اور بیون میں سے کوئی نبی باقی نہیں رہا مگر احمد اور یہ جگہ اوسکی ہجرت کی ہے۔

ابونعیم نے محمود بن لبیدہ کے طریق سے محمود بن لبیدہ سے اودنوں نے محمد بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ نبی عبداللہ بن ہشام نے تھا مگر ایک یہودی اوسکا نام یوشع تھا میں نے اوس سے سنا کہ کتا تھا اور میں اوسوقت لڑکا تھا کہ اوس نبی کے خروج کا وقت آگیا ہے کہ وہ نبی اس مکان کی طرف سے مبعوث ہوگا پھر اوس یہودی نے اپنے ہاتھ سے مکہ کی طرف اشارہ کیا اور وہ یہ کتا تھا کہ جو شخص اوس نبی کو پائے تو اوسکو چاہیے کہ اوسکی تصدیق کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے تھے اسلام قبول کیا اور وہ یہودی ہم لوگوں میں تھا وہ یہودی حسد اور بغاوت سے مسلمان نہ ہوا۔

ابونعیم نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہ تیج نہیں مراہا تک کہ اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اسلئے کہ یہودی خبر تیج کو اپنی خبر دیتے تھے۔

ابن سعد نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباسؓ سے ابن عباس نے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے جب تیج مدینہ میں آیا اور مقام قتاتہ میں جو ایک وادی ہے وہاں اوترا اوس نے کسیکو علمائے یہود کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ میں اس شہر کو ویران کرنے والا ہوں اوس سے شاموں یہودی نے کہا اور وہ یہودیوں میں اوسوقت زیادہ عالم تھا اے بادشاہ یہ وہ شہر ہے کہ اس شہر کی طرف نبی بھیجیں میں سے ایک نبی کی ہجرت ہوگی اوسکے پیدا ہونے کی جگہ ہے اور اوسکا نام احمد ہے اور یہ اوسکے ہجرت کا گھر ہے اور اس جگہ کہ تو اترتا ہے امین اوس نبی کے اصحاب اور انکے دشمن میں قتل اور زخموں سے امیر شیر ہوگا تیج نے پوچھا اوس دن کون شخص اوس نبی سے مقاتلت کرے گا یہودی نے کہا اوس نبی کی

طرف اوسکی قوم جاسے گی اور وہ اس جگہ لڑینگے تیج نے پوچھا اوس نبی کی قبر کہاں ہوگی یہودی عالم نے کہا اس شہر میں تیج نے پوچھا جو وقت لڑائی کی جاسے گی تو کسکو ہزیمت ہوگی یہودی نے کہا کبھی ہزیمت اوندکو مفید ہوگی اور کبھی مضر ہوگی اور اس جگہ میں کہ تو ہے اوس نبی کو مضر ہو پوچھے گا اور اوہ میں اوس نبی کے اصحاب اتنے قتل کئے جائینگے کہ اوس جگہ کی مثل کسی جگہ میں قتل نہونگے پھر اوس نبی کے لیے نیک انجام ہوگا اور وہ غالب ہو جائیگا اور امر نبوت میں کوئی شخص اوس سے منازعت نہ کرے تیج نے یہودی عالم سے پوچھا اوس نبی کی کیا صفت ہے یہودی عالم نے کہا وہ ایک مرد ہوگا نہ دراز قد اور نہ کوتاہ قد اوسکی دونوں آنکھوں میں سرخی ہوگی وہ اونٹ پر سوار ہوگا اور غلبہ باز ہوگا اوسکی تلوار اوسکے کاندھے پر رہے گی جو شخص اوس سے مقابلہ کرے گی وہ نبی اوس سے پروا نہ کرے گی یا شک کہ اوس کا امر غالب ہو جائیگا۔

ابن سعد نے عبد الحمید بن جعفر کے طریق سے عبد الحمید نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ زیر بن باطا یہودیوں میں زیادہ عالم تھا وہ کہتا تھا میں نے ایک کتاب پائی کہ میرا باپ مجھے اوسکو چپاتا تھا اوہ میں احمد کا ذکر تھا کہ وہ نبی ہوگا سرزمین گرم میں ظہور کرے گا اوسکی صفت ایسی ایسی ہوگی اس واقعہ کو زیر نے اپنے باپ کے بعد بیان کیا اور ابھی تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث نہیں ہوئے تھے کچھ زمانہ نہیں گزرا کہ اوسنے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کمین خروج کیا زیر نے اوس کتاب کو مٹا ڈالا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو چھپا ڈالا اور کہا کہ یہ وہ نبی نہیں ہے۔

ابو نعیم نے سعد بن ثابت سے روایت کی ہے کہ بنی قریظہ اور نضیر کے علماء یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کو ذکر کیا کرتے تھے جبکہ سرخ ستار اطلع ہوا تو انہوں نے خبر دی کہ وہ نبی ہوگا اوسکے بعد کوئی نبی نہیں ہے اوس کا نام احمد ہے اوسکی ہجرت کی جائے تشریب کی طرف ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور اوہ میں اترے تو یہود نے انکار کیا اور حسد کیا اور بغاوت کی۔

ابو نعیم نے زید ابن لبید سے روایت کی ہے زیاد نے حدیث کی کہ وہ مدینہ کے حصن بن ہشام

ایک حصن پر تھے اور انہوں نے سنا اے اہل غیر خدا کی قسم بنی اسرائیل کی نبوت چلی گئی یہ ستارہ احمد کے پیدا ہونے سے طلوع ہوا ہے اور وہ انبیاء کا آخر نبی ہے اس کی ہجرت کی جائے غیر کی طرف ہوگی۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے عمارہ بن خزمیر بن ثابت سے ثابت نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ اوس اور خزرج بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف کرنے والا کوئی مروابی عامر الراہب سے زیادہ نہ تھا وہ راہب یہود سے الفت رکھتا تھا اور یہود سے دین کو پوچھتا تھا یہود اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دیتے تھے اور یہ خبر دیتے تھے کہ یہ شہر اوس نبی کا دار ہجرت ہے پھر عامر راہب یہود تباہ کی طرف گیا اوس یہود نے اس کو ویسی ہی خبر دی جیسے اور یہود نے خبر دی تھی پھر وہ شام کی طرف گیا اور اس نے نصاریٰ سے پوچھا اور انہوں نے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات سے خبر دی اور یہ خبر دی کہ ان کی ہجرت کی جگہ شریعہ ابو عامر اپنے گھر کو پلٹ آیا اور وہ یہ کہتا تھا کہ میں درج حنیفیت ہوں اور اوس نے رہبانیت پر قیام کیا اور مکمل ہن لیا اور یہ زعم کیا کہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خروج کا انتظار کرتا ہے کہ میں نبی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور کیا وہ ان کی طرف نہیں گیا اور جس طریق پر تھا اوس نے اس پر قیام کیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اوس نے آپ سے حسد کیا اور باغی ہو گیا اور منافق بن گیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے آپ سے پوچھا اے محمد آپ کس چیز کے ساتھ مبعوث کئے گئے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حنیفیت کے ساتھ میں مبعوث کیا گیا ہوں اوس نے کہا حنیفیت کو آپ اس کے غیر کے ساتھ مخلوق کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ میں حنیفیت کو ایسا لایا ہوں کہ وہ روشن ہے اور پاک صاف ہے اس کے ساتھ کوئی آلودگی نہیں ہے تجھ کو علما یہود اور نصاریٰ میرے اوصاف سے جو خبر دیتے تھے وہ کہاں ہے اوس نے کہا آپ وہ نہیں ہیں جس کا انہوں نے وصف کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا اوس نے کہا میں نے جھوٹ نہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹے کو اللہ تعالیٰ ایسے حال میں

ہلاک کرے کہ لوگوں نے اسکو دفع کر دیا ہوا اور سب سے وہ اکیلا ہوا سنے آمین کھا پھر وہ مکہ کی طرف  
ہلٹ کے آیا اور قریش کے ساتھ رہا اونکے دین کا تعلق کرتا تھا اور جس طریق پر وہ تھا اسکو اسنے  
ترک کر دیا۔

ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے جعفر بن عبداللہ بن ابی الاحکم سے حدیث مذکور کی مثل  
روایت کی ہے اور اس قدر زیادہ کیا ہے کہ ابو عامر مکہ کی طرف نکلا جبکہ مکہ فتح کیا گیا وہ طایف کی  
طرف نکل گیا جبکہ اہل طائف مسلمان ہو گئے تو وہ شام میں چلا گیا شام میں وہ ایسے حال میں مر گیا  
کہ وہ قیام کیا ہوا تھا اور مسافر تھا اور تنہا تھا ابو نعیم نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت  
کی ہے کہ کعب بن لوی بن غالب اپنی قوم کو جمعہ کے دن جمع کرتے تھے اور انہیں غلیظ پڑتے اور چہرہ کے بعد وہ کہتے  
تھے تم لوگ منوا اور سیکھو اور سمجھو اور جان لو کہ رات تاریک ہے اور دن روشن ہے اور زمین ایک بچھوٹا ہے  
اور آسمان ایک بنا ہے اور پہاڑ میخیں ہیں اور ستارے علامتیں ہیں اول لوگ آخر دن کی مثل  
ہیں نرا اور مادہ یعنی مرد و عورت اور روح پرانی ہونے والی ہے باہم صلہ رحمی کرو اور اپنی رشتہ داری کی  
حفاظت کرو اور اپنے مالوں کو بڑباؤ اور اوس سے نفع حاصل کرو کیا تم نے کسی مرنے والے کو دیکھا ہے  
کہ وہ ہلٹ کر آیا ہے۔ یا کسی مردے کو تنہا دیکھا ہے کہ وہ زندہ کیا گیا ہے دار آخرت تمہارے سامنے  
ہے اور تمہارا گمان اس کے بغیر ہے جو تم کہتے ہو تمہارے جو حرم ہیں اسکو زینت دو اور اسکی تعظیم کرو اور  
اس کے ساتھ تم تنہا کرو اس کے واسطے ایک عظیم خبر آنے والی ہے اور قریب میں اس حرم سے ایک  
نبی کریم خروں کرے گا پھر یہ شعر پڑھتے تھے ۵

نہار و لیل کل ادب یحادث	سواء علیہا یلہا و یحفاہا
-------------------------	--------------------------

ہر ایک رات اور دن ہر ایک گردش میں حادثہ پیش آتے ہیں مدت اور دن بھر برابر ہیں۔

علی غفلۃ یا قی النبی محمد	یخبر اخباراً صدوق خیرھا
---------------------------	-------------------------

یہ ایک نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم آجائیکے اور اخبار دن سے خبر دینگے اور اخبار دیکھا دینے والا بڑا صدوق نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے

خدا کی قسم اگر میں صاحب سمع اور صاحب بصر اور ہاتھ پاؤں والا ہوتا تو اونکے زمانہ نبوت میں ایسا تعجب

اور محنت اور ٹھٹھا مارا اور قایم رہتا جیسے اونٹ لقب اور محنت اور ٹھٹھا ہے اور قایم رہتا ہے اور ایسی  
سرعت کرتا جیسے زراونٹ سرعت کرتا ہے اور دوڑتا ہے پھر وہ یہ شعر پڑھتے تھے ۵

یا لیتنی شاہراہ اجواء و عوالتہ	حین العشیۃ تبغی الحق خذ لانا
--------------------------------	------------------------------

کاش میں اپنی دعوت کے راز میں حاضر ہوتا اور شریک ہوتا اس وقت میں کہ قبیلہ کے لوگ حق کو چھوڑ دینے کی خواہش کرتے  
کعب بن لوی کی موت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے درمیان پانچ سو ساٹھ برس کا فاصلہ تھا  
ابو نعیم نے اسحاق کے طریق سے زہری سے اونھوں نے سعید بن المسیب سے اونھوں نے  
ابن عباس رضی سے یہ روایت کی ہے کہ قس بن ساعدہ سوق عکاظ میں اپنی قوم کو خطبہ پڑھا تھا اور اس نے اپنے  
خطبہ میں کہا کہ قریب ہے کہ اس طرح تم لوگوں کو حق عام ہو جائیگا اور اس نے اپنے ہاتھ سے  
لکھ کی طرف اشارہ کیا لوگوں نے پوچھا یہ حق کیا ہے اس نے کہا ایک مرد کشادہ دماغ سیاہ چشم  
لوی بن غالب کی اولاد میں سے تمکو مکہ اخلاص کی طرف اور عیش ابد اور اس نعیم کی طرف بلائیگا  
کہ وہ آخر اور تمام ہوگی اگر تمکو وہ بلائے تو تم اس کی دعوت کو قبول کیجیو اگر مجھکو یہ علم ہوتا کہ میں اس نبی  
کے مبعوث ہونے تک زندہ رہوں گا تو جو لوگ اس کی طرف دوڑتے ہیں ان سے اول ہوتا۔

خزاعی نے (کتاب البوائف) میں اور ابن عساکر نے جامع بن حران بن جمیع بن عثمان بن سہل  
بن ابی الحصن بن اسمعیل بن عادیہ سے روایت کی ہے کہ جبکہ اس بن حارث کی وفات کا وقت آگیا  
تو اس نے اپنے بیٹے مالک کو وصیتیں کیں پھر اس نے یہ اشعار پڑھے ۵

شدت السبا یا یوم آل محرق	داد رک عمری صیحتہ اللہ فی الحج
--------------------------	--------------------------------

ال محرق کی جنگ کے دن جو قیدی تھے میں ادب میں حاضر تھا - اور میری عمر کو عذاب اللہ نے مقام حجر میں پالیا تھا۔

فلم اردنا ملک من الناس واحدا	ولا سوقہ الا الی الموت والقبور
------------------------------	--------------------------------

اوس دن میں نے صاحب ملک آدمیوں سے ایک کو بھی نہیں دیکھا - اور نہ عام آدمیوں سے کیونکہ دیکھا مگر موت اور قبر کی طرف جانے والا تھا

یہاں تک کہ اس نے یہ اشعار کہے ۵

الم یا ت قومی ان للہ دعوتہ	یفوز بہا اہل السعادات والہر
----------------------------	-----------------------------

کیا میری قوم کو یہ خبر نہیں پہنچی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعوت ہے - اوس دعوت سے اہل سعادت اور نیکو کار کامیاب ہو گئے

اذا بعث المبعوث من آل غالب	بکے فیما بین زرم و الحجر
بحق مبعوث ہونے والا کہ غالب سے مبعوث کیا جاتا	کہ منظمہ میں زرم اور حجر کے درمیان
ہنا تک فالغوا الفصرة بملادکم	بنی عامران السعادة فی النصر
اس وقت اس مبعوث کی نصرت اپنی شہر میں جائے	اے بنی عامر تمہاری سعادت نصرت چاہتی ہے

ابن سعد نے حرام بن عثمان الانصاری سے روایت کی ہے کہ اسعد بن زرارۃ ملک شام سے اپنی قوم کے چالیس آدمیوں میں تاجر بنکر آیا اس نے ایک خواب دیکھا کہ ایک آنے والا اس کے پاس آیا اور اس نے یہ کہا کہ ایک نبی مکہ میں خروج کرے گا اے ابوامامہ تو اس نبی کا اتباع کیجو اور اس کی نشانی یہ ہوگی کہ تم لوگ ایک منزل میں اور تروگے اور تیرے اصحاب کو صدرمہ اور مصیبت پہونچنے گی اور تو اس مصیبت سے نجات پائیگا اور قتلان کی آنکھ میں رچے کی بہاں لگے گی وہ لوگ ایک جگہ اور تیرے طاعون نے رات میں اونپر زخون مارا۔ خیر ابوامامہ اور اس کے ہم صحبت کے جو اس کی آنکھ میں بہاں لگی سب لوگ آفت میں مبتلا ہو گئے۔

ابن ابی الدنیا اور بیہقی اور ابوالوفیہ شعمی سے روایت کی ہے کہ جھینہ میں سے ایک شیخ نے مجھے یہ حدیث کی ہے کہ ہم لوگوں میں سے ایک مرد عجز جاہلیت میں بیمار ہوا اس کا نام عمیر بن حبیب تھا وہ بیہوش ہو گیا اور سپر جاوڑا دی گئی۔ سننے یہ گمان کیا کہ وہ مر گیا اس کی قبر کھودنے کے لیے ہنسنے حکم دیا ہم اس کے پاس ہی تھے کہ یکایک وہ بٹھ گیا اسے کہا میں آ رہا ہوں تم لوگ جھک کر دیکھ رہے ہو میں پہونچا ہوا گیا تھا مجھ سے کسی نے کہا تیری مان تجھ پر دے کیا تو نے اپنی قبر کے گڑھے کو نہیں دیکھا کہ وہاں جا رہا تھا اور قریب تھا کہ تیری مان تجھ پر دتی کیا تو نے دیکھا کہ سننے اس گڑھے کو دوسرے جگہ سے بدل دیا اور سننے اس گڑھے میں قصل نامی کو ڈال دیا پھر سننے اس گڑھے میں قصل پر پتھر ڈالے اور اس کو پتھروں سے بھر دیا کیا تو نبی مرسل پر ایمان لائیگا اور اپنے رب کا شکر کرے گا اور صلہ رحمی کرے گا اور اس شخص کا راستہ چھوڑ دیا جسے شرک کیا اور گمراہ ہو گیا سننے کہا بیشک ایسا ہی کر دنگا جن مہا کر پڑا گیا تم لوگ دیکھو قصل کیا ہوا اس کا کیا حال ہے لوگ اس کے دیکھنے کو گئے اس کو مردہ پایا اور قصل



اوسی گڑھے میں دفن کیا گیا اور وہ مرد آتنا جیسا کہ اوس نے اسلام کو پایا۔

ابن عساکر نے دمشق کی تاریخ میں کھبے روایت کی ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اسلام آسمانی وحی کے سبب تھا اور وہ لون تھا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ شام میں تجارت کو گئے تھے اور انہوں نے ایک خواب دیکھا اور اس کو بجز اراہم کے سامنے بیان کیا بجز اراہم نے ان سے پوچھا آپ کہاں کے رہنے والے ہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کارہنے والا ہوں اور سنئے پوچھا تم کون سے قیدلہ سے ہو کہا قریش سے بجز اراہم نے پوچھا تم کون ہو یعنی کیا پیشہ رکھتے ہو کہا میں تاجر ہوں بجز اراہم نے کہا تمہارے خواب کو اللہ تعالیٰ سچا کرے ایک نبی تمہاری قوم سے مبعوث ہو گا تم اوس نبی کی زندگی میں اوسکے وزیر ہو گے اور اوسکے مرنے کے بعد اوسکے خلیفہ ہو گے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اوس خواب کو چہا پایا تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور آپ کے کما اے محمد جس چیز کا آپ دعویٰ کرتے ہیں اوپر کیا دلیل ہے آپ نے فرمایا جو خواب کہ تم نے شام میں دیکھا تھا وہ اوپر دلیل ہے یہ شکر ابو بکر صدیق نے آپ سے معاف کیا اور آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ رسول اللہ ہیں۔

ابن عساکر نے محمد بن عبدالرحمن سے اور انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا قبل اسلام کے تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل نبوت سے کچھ دیکھا تھا اور انہوں نے کہا بیشک میں نے دیکھا تھا اور کوئی شخص قریش اور غیر قریش سے باقی نہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبوت میں حجت نہ پیدا کی ہو میں جاہلیت میں ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا ایک ایک درخت کی شاخوں میں سے ایک شاخ مجھ پر جب گئی وہ میرا تک جہلی کی میرے سر پر آگئی میں اوسکی طرف دیکھنے لگا اور میں یہ کہتا تھا کہ یہ کیا ہے کہ شاخ میرے اوپر جب گئی ہے اوس درخت سے میں نے ایک آواز سنی یہ نبی ایسے ایسے وقت میں خروج کرے گا اوس نبی کے ساتھ تجھ کو اسعد الناس ہو کر رہنا چاہیے۔



یہ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کے صحاب کا ذکر کتب سابقہ میں ہے اور ان کے ساتھ یہ وعدہ ہے کہ وہ زمین کو وارث ہوں گے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولقد کننا بنی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثا عبادی الصالحون ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں ابن عباس رضی سے اس آیت میں روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ سبحانہ نے تورات اور زبور اور انجیل میں علم سابق میں قبل اس کے کہ آسمان اور زمین پیدا ہوں یہ خبر دی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت زمین کی وارث ہوں گی۔

ابن ابی حاتم نے ابوالدرداء سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا قول ان الارض یرثا عبادی الصالحون پڑھا اور یہ کہا ہم صالحین ہیں (میں کہتا ہوں) کہ میں زبور کے ایک نسخہ پر واقف ہوا وہ زبور ایسے پچاس سورتیں ہیں اور زبور کی چوتھی صورت میں ہے وہ خبر دیکھی جسکی بون تصریح کی گئی ہے (اے داد جو بات میں کہتا ہوں تم اوسکوں لو اوہ سلیمان علیہ السلام کی آیت میں کہ میں کوئی بعد زمین کا میں مالک ہوں محمد اور انکی امت کو میں اوس زمین کا وارث کروں گا۔

ابن عساکر نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ابو بکر صدیق رضی نے کہا کہ میں قبل مسجوت ہونے نبی صلعم کے عین کی طرف گیا ایک شیخ کے پاس جو قبیلہ ازہ سے تھا میں اوڑا وہ عالم تھا اوس نے کہا میں بڑھی تھیں اسکی عمر دس کم چار سو برس کی تھی اوسنے مجھے کہا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ تم حرم کے رہنے والے ہو میں نے کہا بیشک اوس شیخ نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ تم قرشی ہو میں نے کہا بیشک اوس شیخ نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ تم تبعی ہو میں نے کہا بیشک اوس شیخ نے کہا تمہاری ایک علامت رہ گئی ہے کہ مجھ کو محارم نہیں ہوئی ہے۔ میں نے اوس سے پوچھا وہ کیا علامت ہے اوس شیخ نے کہا میرے سامنے اپنا پیٹ کھولیں نے اوس سے پوچھا کوساٹے اوس شیخ نے کہا کہ میں سچے علم میں یہ باتا ہوں کہ ایک نبی حرم میں مسجوت ہوگا اوسکے اعزوت پر ایک جوان اور ایک سیانہ سال آدمی اعانت کریگا وہ جوان آدمی شہوتوں اور اذوحام اعدا میں داخل ہوگا اور دشواریوں اور سختیوں کو دفع کریگا اور وہ سیانہ سال مرد گورے رنگ کا لا غریم ہوگا اوسکے پیٹ پر ایک تل ہوگا اور اوسکی بائیں ران پر ایک

خلاصت ہوگی تمھارا کچھ ضرر نہیں ہے اگر تم مجھ کو اپنا پیٹ دکھلا دو تم میں جو صفت ہے وہ دیکھنے سے مجھ کو اس کی تسکین ہو جائے گی مگر جو شے مجھے مخفی رہ چائیگی مخفی رہ جائے ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کہہ اپنے اسنے اپنا پیٹ دکھلایا دوسرے میری ناف کے اوپر ایک سیاہ خال دیکھا اور کہا قسم ہے رب کہہ کی تم وہی ہو ابن عساکر نے بیع بن انس سے روایت کی ہے کہ پہلی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ ابوبکر الصدیق کی مثل مینہ کے قطرون کی مثل ہے جہاں کہیں گرتے ہیں نفع دیتے ہیں۔

ابن عساکر نے ابی بکر سے روایت کی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا عمر فرما کے پاس ایک قوم کے لوگ کمانا کمارہے تھے آخر میں جو لوگ بیٹھے تھے حضرت عمر نے ان میں ایک مرد پر نظر ڈالی اوس سے پوچھا کہ تیرے سامنے جو کتابیں ہیں ان میں تو پڑھتا ہے کیا پاتا ہے اوس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کو نبی کا صدیق پاتا ہوں۔

دینوری نے مجالست میں اور ابن عساکر نے زید بن اسلم کے طریق سے روایت کی ہے کہ کچھ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ میں قریش کے آدمیوں کے ساتھ زمانہ جاہلیت میں تجارت کے لیے شام کی طرف گیا جبکہ ہم مکہ (مکہ) تک پہنچے میں کسی حاجت کا قضا کرنا بھول گیا تھا میں پلٹا اور میں نے اپنے اصحاب سے کہا تم چلو میں تم سے ملجاؤں گا خدا کی قسم میں شام کے بازاروں میں سے ایک بازار میں تھا ایک ایک ایک بطریق کو میں نے دیکھا وہ آیا اور اوس نے میری گردن پکڑ لی میں اوس سے منازعہ کرتا چلا گیا اوس نے مجھ کو اپنے کینہ میں داخل کیا میں نے ناگاہ مٹی کا ڈھیر دیکھا وہ مٹی تیرے جی ہوئی تھی اوس بطریق نے مجھ کو ایک پہاڑ اور ایک کھارٹی اور ایک ٹوکرا دیا اور کہا کہ اس مٹی کو یہاں سے اٹھاؤ میں بیٹھ گیا اپنے امر میں نکر رہا تھا کہ کیا کروں وہ دوپہر کے وقت میرے پاس آیا اور اوس نے کہا کہ میں تجھ کو نہیں دیکھا کہ تو نے کچھ مٹی نکالی ہو اوس نے گھونسا بنا کے میرے پیچ سر میں مارا میں پہاڑ اور ایک اور اٹھا اور اوس کو اس کی کھوپڑی پر مارا اوس کا بھیجا کہ پھر میں سیدھا نکلا اور میں نہیں جانتا تھا کہ کمان جا رہا ہوں باقی دن اور رات بہر میں چلتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوئی میں ایک دیر کے پاس پہنچا اور اوس دیر کے سایہ میں بیٹھے آرام لیا ایک مرد میری طرف آیا اور اوس نے کہا اے عبداللہ اس جگہ

نکاح بن  
میں ہی توجہ  
بنا چکا ہے  
مٹی سے کہہ  
شاہد بقضا  
ہو گیا اور

تو کیون بیٹھا ہے میں نے کہا میں اپنے دوستوں سے بچ کر گیا ہوں وہ مرد میرے لیے کہا نا اور پانی لایا اور اوسنے نظر اڑھا کے مجھ کو دیکھا اور پھر نگاہ نیچی کر لی پھر اوس نے کہا اے شخص اہل کتاب کو یہ علم ہے کہ روئے زمین پر کوئی شخص مجھ سے زیادہ عالم بالکتاب باقی نہیں رہا اور میں تمہاری اوس صفت کو جانتا ہوں کہ تم ہم کو اس دیر سے نکالو گے اور اس شہر پر تم غالب آؤ گے میں نے اوس سے کہا اے مرد تو غیر جانے کے راستہ میں گیا اوسنے پوچھا تمہارا نام کیا ہے۔ میں نے کہا عمر ابن الخطاب اوسنے کہا والدہ تم ہی ہمارے صاحب ہوا میں شک نہیں ہے تم میرے دیر اور جو شے کہ دیر میں ہے اوسکے لئے لکھ دو میں نے اوس سے کہا اے شخص تو نے میرے ساتھ نیکی کی ہے اوس کو مکہ رنکر اوسنے کہا تم میرے لیے ایک خیر میری کچھ پوسٹ پر لکھ دو میں تمہارا کچھ ضرر نہیں ہے اگر تم ہمارے صاحب ہو جس چیز کا ہم ارادہ کرتے ہیں وہ حاصل ہے اور اگر تم دوسرے شخص ہو تو تمہارا کوئی ضرر نہیں ہے میں نے کہا کاغذ وغیرہ لاؤ میں نے اوس کو لکھ دیا پھر میں نے اوس پر نگاہ دی جبکہ عمر رضہ اپنی عہد خلافت میں شام میں آئے تو آپ کے پاس وہ راہب آیا وہ راہب صاحب دیر قدس تھا اور حضرت عمر کا لکھا ہوا لایا جبکہ عمر رضہ نے اوس کو دیکھا اوس نے تعجب کیا اور ہمے اپنی باتیں کہیں اوس راہب نے کہا کہ میری شرط وفاق کیجئے عمر رضہ نے کہا کہ عمر اور عمر کے بیٹے کے لئے کچھ اختیار نہیں ہے۔

ابن سعد نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضہ نے گھوڑا دوڑایا آپ کا کپڑا آپ کی ران سے جدا ہو گیا ران کھل گئی اہل بخران نے آپ کی ران پر ایک سیاہ خال دیکھا اور کہا کہ یہ وہ شخص ہے جس کو ہم اپنی کتابوں میں پاتے تھے یہ ہم کو ہماری سرزمین سے نکال دیگا۔

عبداللہ ابن احمد نے (ذواید الزہد) میں ابو اسحاق کے طریق سے ابو عبیدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں گھوڑا دوڑایا آپ کی ران قبا کے نیچے سے کھل گئی اہل بخران سے ایک مرد نے آپ کی ران میں ایک خال دیکھا اوسنے کہا یہ وہ شخص ہے جس کو ہم اپنی کتاب میں پاتے تھے یہ ہم کو ہمارے شہر دن سے نکال دیگا۔

ابو نعیم نے شہر بن خوشب کے طریق سے کعب رضہ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضہ سے

شام میں کہا ان کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ یہ شہر اس مرد کے ہاتھ سے مفتوح ہوئے کہ صاحبین سے ہے مومنوں کے ساتھ رجم ہے اور کافروں کے ساتھ شدید ہے اور سکا باطن اور ظاہر یکساں ہے اور اسکا قول اور اسکے فعل کے خلاف نہ ہوگا قریب اور بعید اسکے نزدیک حق میں برابر ہونگے اسکے تابعین رات میں رہبان ہونگے اور دن میں شیر ہونگے وہ تابعین آپس میں رجم اور صلہ رجمی کرنے والے اور نیکی کی طرف سبقت کرنے والے ہونگے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم جو یہ کہتے ہو کیا یہ سچ ہے کعب نے کہا واللہ یہ حق بات ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا الحمد للہ للہی اعزنا واکرمنا وشر فنادرجنا بنینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

ابن عساکر نے عبید بن آدم اور ابی حریم اور ابی شعیب بن عمر سے یزید بن رواحہ کی روایت کی ہے کہ حضرت عمر ابن الخطاب مقام حایہ میں تھے خالد بن الولید بیت المقدس کی طرف آئے حایہ والوں نے ان سے پوچھا تمہارا کیا نام ہے انہوں نے کہا خالد بن الولید ہے اور لوگوں نے پوچھا تمہارے صاحب کا کیا نام ہے انہوں نے کہا عمر ابن الخطاب اور لوگوں نے کہا ادنیٰ صفت ہمارے سامنے بیان کرو خالد بن الولید نے عمر رضی اللہ عنہ کی صفت بیان کی اور انہوں نے کہا تم اس شہر کو فتح نہ کر سکو گے ولیکن عمر رضی اللہ عنہ نے فتح کرینگے ہم اپنی کتاب میں پاتے ہیں کہ ہر ایک شہر قبل دوسرے شہر کے فتح کیا جائیگا اور ہر ایک مرد جو انکو فتح کرے گا اسکی صفت ہمکو معلوم ہے اور ہم اپنی کتاب میں یہ پاتے ہیں کہ قیاریہ بیت المقدس سے قبل فتح کیا جائیگا تم لوگ جاؤ اور قیاریہ کو فتح کر دو پھر اپنے صاحب کو نیکراؤ۔

طبرانی نے اور ابو نعیم نے حلیہ میں مغیث الاوزاعی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر الخطاب نے کعب بن جحش سے پوچھا کہ تو رات میں تم میری صفت کس طور پر پاتے ہو کعب نے کہا کہ ایسا خلیفہ کہ وہ ہے کافرون ہے اور امیر شدید ہے اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف نہ کرے گا پہر آپ کے بعد ایک خلیفہ ہوگا کہ اسکو امت قتل کرے گی وہ لوگ اس کے لیے ظالم ہونگے پھر اس کے بعد بلا واقع ہوگی۔

ابن عساکر نے اقرع مودن حضرت عمر رض سے یہ روایت کی ہے کہ عمر رض نے اسقف کو بلایا اور اس سے پوچھا کیا تم لوگ اپنی کتابوں میں ہمارا ذکر پاتے ہو اسقف نے کہا ہم تمھاری صفت اور تمھارے اعمال کو پاتے ہیں اور تمھارے نام ہم نہیں پاتے کہ نام بنام تمھارا ذکر ہو عمر رض نے پوچھا تم لوگ مجھ کو کس طور سے پاتے ہو اسقف نے کہا لوہے کا قرن پاتے ہیں عمر رض نے پوچھا لوہے کا قرن کیا شے ہے اسقف نے کہا امیر شدید عمر رض نے سکر کہا اللہ اکبر یہ حضرت عمر رض نے پوچھا میرے بعد جو شخص ہوگا وہ کیسا ہوگا اسقف نے کہا ایک صالح مرد ہوگا کہ وہ اپنے اقربا کو دوسروں پر اختیار کرے حضرت عمر رض نے کہا رحم اللہ بن عفان پہر پوچھا وہ شخص کہ اس کے بعد ہوگا وہ کیسا ہوگا اسقف نے کہا وہ لوہے کا میل ہوگا عمر رض نے کہا (وافرہ) اے دانتاہ یا واذلام یعنی اوسکی بدلو اور ذلت سے افسوس ہے اسقف نے کہا اے امیر المؤمنین ٹھیر جاؤ وہ شخص ایک صالح مرد ہوگا لیکن اوسکی خلافت خون ریزی میں ہوگی اور تلوار کینچی رہے گی۔ ابن عساکر نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ کعب الاحبار نے عمر رض سے پوچھا اے امیر المؤمنین کیا آپ اپنے خواب میں کچھ دیکھتے ہیں عمر رض نے اونکو جڑک دیا کعب نے کہا کہ میں ایسے مرد کو پاتا ہوں کہ اس کے امر کو وہ اپنے خواب میں دیکھتا ہے۔

ابن راہویہ نے اپنی سند میں سعد بن کے ساتھ افلیح مولیٰ ابوالیوب الانصاری سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سلام قبل اسکے کہ اہل مصر امین قریش کے سرداروں کے پاس جاتے اور یہ کہتے تھے کہ اس مرد کو قتل کر دینی عثمان بن عفان رض کو قتل کر دے اور ان قریش کہتے تھے واللہ ہم اس کے قتل کا ارادہ نہیں کرتے ہیں عبداللہ بن سلام یہ کہتے ہوئے نکلتے واللہ یہ لوگ عثمان کو ضرور قتل کریں گے پہر عبداللہ بن سلام نے اونسے کہا کہ عثمان رض کو قتل کر دالہ وہ چالیس دن کی مدت میں مردہ جائیگے لوگوں نے آپ کے قتل سے انکار کیا پہر عبداللہ بن سلام کچھ دنوں کے بعد اونکی طرف گئے اداون سے کہا عثمان رض بن عفان کو قتل کر دالہ وہ پندرہویں رات تک نہ جائیگے ابن سعد اور ابن عساکر نے طاووس رض سے روایت کی ہے جس وقت حضرت عثمان رض قتل

کئے گئے عبدالمدین بن سلام سے پوچھا گیا تم انہی کتلیوں میں عثمان بن عفان کی صفت کیونکر باتے تھے  
عبدالمدین بن سلام نے کہا ہم انکی یہ صفت باتے ہیں کہ وہ قیامت کے دن قاتل اور خاذل پر امیر  
ہونگے یعنی جو لوگ انکو قتل کریں گے اور جو لوگ کہ انکو چوڑ دیں گے اور انکی مدد کریں گے اور انکے سات  
نہ دیں گے اور وہ روز قیامت میں امیر ہونگے

ابن عساکر نے محمد بن یوسف کے طریق سے روایت کی ہے محمد بن یوسف نے اپنے دادا عبداللہ  
بن سلام سے روایت کی ہے کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے عثمان نے ان سے پوچھا آپ لڑائی  
کرنے اور لڑائی سے باز رہنے میں کیا مناسب دیکھتے ہیں عبداللہ بن سلام نے کہا کہ لڑائی سے  
باز رہنا حجت کے لئے ابلغ ہے اور ہم کتاب اللہ میں باتے ہیں کہ قیامت کے دن قاتل اور قتل  
کے امر کرنے والے پر آپ امیر ہونگے۔

ابن عساکر نے اوپر کی حدیث کے طریق سے یہ روایت کی ہے کہ عبدالمدین بن سلام نے مصریوں  
سے کہا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل نہ کرو ایسے کہ وہ حج جو قرین ہے اسکو پورا کرینگے کہ وہ خود مر جائینگے۔

ابوالقاسم بغوی نے سعید بن عبدالعزیز سے تخریج کی ہے کہ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے وفات پائی تو صاحب قربات حمیری جو یہود میں زیادہ عالم تھا اس سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے بعد کون شخص قائم ہوگا اسنے کہا (امین) یعنی ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ اس سے  
پوچھا گیا انکے بعد کون ہوگا اسنے کہا قرن حدید یعنی عمر رضی اللہ عنہ اس سے پوچھا گیا انکے بعد کون ہوگا  
اسنے کہا (انہر) یعنی عثمان رضی اللہ عنہ اس سے پوچھا گیا انکے بعد کون ہوگا اسنے کہا (صناج مغلو)  
یعنی معاویہ رضی اللہ عنہ۔

ابن راہویہ اور طبرانی نے عبداللہ بن مغفل سے روایت کی ہے او تہون نے کہا کہ جبروت حضرت  
علی قتل کئے گئے تو مجھے عبدالمدین بن سلام نے کہا کہ یہ چالیسویں سال کا آغاز ہے اس سال صلح ہو جائیگی  
ابن سعد نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اونٹ چلانے والا حدی

کتا تھا اور یہ شعر پڑھتا تھا ۵

ان الامیر بعدہ علی	وفی الزبیر خلف مرضی
حضرت عثمان کے بعد حضرت علی رضامیر ہو گئے	اور زبیر کا فرزند پسندیدہ خود والا ہو گا۔

کعب بن نے کہا ایسا نہیں ہے بلکہ امیر معاویہ ہو گئے معاویہ کو اس کی خبر ہوئی معاویہ نے کعبؓ سے کہا اے ابواسحاق یہ امر کہاں سے ہو گا اس جگہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب علی اور زبیر ہیں کعب نے کہا آپ صاحب خلافت ہیں۔

دارمی اور ابن راہویہ نے سند حسن کے ساتھ ابو حریزہ لازومی سے روایت کی ہے ابو حریزہ نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے عبد اللہ بن سلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم آپ کو اپنی کتابوں میں یون پاتے ہیں کہ آپ قیامت کے دن ایسے حال میں اپنے رب کے پاس کھڑے ہو گئے کہ آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے اور اپنے رب سے آپ اس امر سے حیا کرتے ہو گئے جو کہ آپ کی امت نے آپ کے بعد پیدا کیا ہو گا۔

طبرانی اور بیہقی نے محمد بن زید الثقفی سے روایت کی ہے کہ کعب الاحبار اور قیس بن خزیمہ دونوں ہمراہ ہوئے یہاں تک کہ جب وقت دونوں صدیقین کو پہنچے کعب ٹھہر گئے اور ایک گھڑی دیکھتے رہے پھر کعب نے کہا کہ اس جگہ میں مسلمانوں کا ایسا خون چڑیا جائیگا کہ زمین کے کسی بقعہ میں اس کی مثل ہرگز نہ چڑیا جائیگا قیس نے کعب سے پوچھا تم کو کیونکر علم ہوا اس لئے کہ یہ اس علم غیب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ اوس کے ساتھ مخصوص ہے کعبؓ نے کہا زمین سے ایک بالشت زمین نہیں ہے مگر اوس تورات میں لکھی ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی ہے اور جو شے اوس زمین پر ہے اور قیامت تک اوس سے نکلے گی وہ لکھی ہوئی ہے۔

حاکم نے متدرک میں عبد اللہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہ جب وقت مختار کا سر لایا گیا عبد اللہ بن زبیر نے کہا کہ کعبؓ نے مجھے کوئی حدیث نہیں کی مگر میں نے اس کا مصداق پایا مگر کعبؓ نے جو یہ حدیث کی کہ سقیفہ میں کا ایک مرد مجھ کو قتل کرے گا اس کا مصداق میں نے نہیں پایا اعش نے کہا عبد اللہ بن الزبیر نے یہ سنا نا کہ حجاج اوس کے لئے چھپایا گیا ہے حاکم نے اپنے متدرک میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت



کی ہے اونہوں نے کہا کہ میں کتاب میں لکھا ہوا پاتا ہوں کہ ایک مرد معاویہ کے شجرہ سے ہوگا وہ غزنری کرینگا اور مخلوق کے مالوں کو حلال سمجھے گا اور بیت اللہ کو ایک ایک پتھر علیہ السلام کے توڑینگا اگر یہ واقعہ ہوگا اور میں زندہ رہوں گا تو تم دیکھ لیجو اور اگر میں زندہ نہ رہا اور یہ واقعہ ہوا تو مجھ کو تم یاد کیجو عبداللہ ابن عمرو نے یہ واقعہ اوس عورت سے کہا تھا کہ اوس کا مکان ابوقیس سہاڑ پر تھا جبکہ حجاج اور ابن الزبیر کا زمانہ تھا اوس عورت نے دیکھا کہ بیت اللہ ٹوٹ رہا ہے تو اوس نے اوس واقعہ کو یاد کر کے کہا (رحم اللہ عبداللہ ابن عمرو) کہ اونہوں نے اسکی خبر دی تھی۔

عبداللہ ابن احمد نے زوائد الزہد میں ہشام بن خالد الرلیعی سے روایت کی ہے ہشام نے کہا کہ میں نے تورات میں یہ پڑھا ہے کہ آسمان اور زمین عمر بن عبدالعزیز پر چالیس برس روئینگے۔ عبداللہ ابن احمد نے محمد بن فضالہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک راہب نے کہا کہ ہم عمر ابن عبدالعزیز کو اپنی کتابوں میں عادل اماموں سے پاتے ہیں۔ اور جن حدیثوں میں قتال حرام ہے اور رجب کا مہینہ اون حدیثوں میں معظم اور موجب امن ہے ویسے ہی مخلوق کے واسطے عمر ابن عبدالعزیز موجب امن ہیں۔

عبداللہ ابن احمد نے ولید بن الشام بن الولید بن حقیقہ بن ابی معیط سے روایت کی ہے کہ ہم فلاں زمین میں اترے تھے مجھے ایک مرد نے کہا کہ یہ راہب جو کتاب ہے کیا تم نہیں سنتے ہو اوس نے یہ زعم کیا ہے کہ امیر المومنین سلیمان نے وفات پائی اوس نے راہب سے پوچھا سلیمان کے بعد کون خلیفہ ہوا راہب نے کہا شیخ عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے ولید نے کہا جب کہ میں شام میں آیا جیسا کہ میں نے کہا تھا کیا ایک بیٹے ویسا ہی پایا ولید نے کہا جبکہ جو تھی برس تھی ہم اوسی جگہ میں اترے وہی مرد اوس راہب کے پاس آیا اور اوس نے کہا اے راہب تو نے جو کچھ مجھے کہا تھا جیسا تو نے کہا تھا مجھے اوسکو ویسا ہی پایا راہب نے کہا واللہ عمر بن کو زہر پلایا گیا ہے ولید نے کہا ہم عرض کے پاس آئے اور انکو جتنے مسموم پایا ابن عساکر نے مغیرہ بن النعمان کے طریق سے ایک مرد سے جو اہل

بصرہ سے تھا روایت کی ہے اوس مرد نے کہا کہ میں بیت المقدس کا ارادہ کر کے اپنے گھر سے نکلا  
بارش سے میں ایک راہب کے صومند میں ٹھہر گیا اوسنے اوپر سے مجھ کو دیکھا اور یہ کہا کہ ہم اپنی کتابوں  
میں یہ پاتے ہیں کہ تمہارے اہل دین سے ایک قوم کے لوگ مقام عذرا میں قتل کئے جائیں گے نہ انکے  
ذمہ کچھ حساب ہوگا اور نہ عذاب مجھ کو توڑے ہی دن گزرے تھے کہ میں نے دیکھا حجر بن عدی اور انکے  
اصحاب لائے گئے اور مقام عذرا میں قتل کئے گئے۔

بہرہی نے کعب رض سے روایت کی ہے کہ نبی عباس کے سیاہ علم ظاہر ہونگے یہاں تک کہ وہ  
لوگ شام میں اتریں گے اور اللہ تعالیٰ ہر ایک جبار اور اہل دشمن کو انکے ہاتھوں سے قتل کریگا۔  
دولابی نے کتاب الکافی میں حماد بن سلمہ کے طریق سے یعلیٰ بن عطاء اور یعلیٰ نے بحیر ابی عیینہ  
اور یحییٰ نے شرح المیرمکی سے روایت کی ہے: وہ اہل کتاب سے تھا اوسنے کہا کہ میں کتاب میں یہ پاتا ہوں  
کہ اس امت میں نہ رئیس ہونگے اس امت کا نبی اون باہ رئیسوں میں سے ایک رئیس ہوگا جبکہ  
بارہ عدد رئیسوں کے پورے ہو جائیں گے تو لوگ سرکش کریں گے اور باغی ہو جائیں گے اور انکی جنگ اون کے  
آبس میں ہوگی۔

## یہ باب اس بیان میں ہر کہ نبی صلیم کے مبعوث ہونے سے قبل کلہنوں نے آپکی خبر دی تھی

ابو نعیم اور ابن عساکر نے اسمعیل بن عیاش کے طریق سے یحییٰ بن ابی عمر و اشیبانی سے اور  
یحییٰ نے عبد اللہ بن الدیلمی سے اور انہوں نے ابن عباس رض سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد  
ابن عباس رض کے پاس آیا اوس نے کہا کہ یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ سطح کاہن کا ذکر کرتے ہیں  
آپ یہ زعم کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم علیہ السلام سے کیا کو ایسا پیدا نہیں کیا کہ سطح کے  
مشابہ ہو ابن عباس رض نے کہا بیشک ایسا ہی ہے اللہ تعالیٰ نے سطح کو ایسا پیدا کیا تھا جیسے گوشت  
تختہ پر ہوتا ہے یعنی بے حس و حرکت تھا اور سطح اپنے ایک تختہ پر اٹھایا جاتا تھا اور جہاں وہ چاہتا  
اوسکو لوگ تختہ پر لے جاتے تھے اور سطح میں نہ کوئی استخوان تھی اور نہ ہڈیاں تھیں مگر کوہری تھی اور گردن اور

دو ہتھیلیں اور سطح دونوں بیرون کی جانب سے ترقوۃ تک پھیٹ دیا جاتا تھا جیسے کپڑا پھیٹ دیا جاتا ہے اور اوس میں کوئی شے نہیں تھی کہ حرکت کرتی گراو کی زبان حرکت کرتی تھی جبکہ سطح نے مکہ کی طرف خروج کا ارادہ کیا تو وہ اپنے تختہ پر اٹھایا گیا اور مکہ میں لایا گیا قریش سے چار آدمی اوس کے پاس گئے عبد شمس اور عبد مناف قصی کے دو بیٹے اور احوص بنی نضر اور عقیل بن ابی وقاص ان چاروں آدمیوں نے اپنے آپ کو اپنی نسب کے بغیر کی طرف منسوب کیا اور کہا کہ ہم قبیلۃ جمح کے آدمی ہیں تیرے پاس تیری زیارت کیواسطے آئے ہیں کہ ہم کو تیرے آنے کی خبر ہو چکی تھی اور ہم نے تیرے پاس پہنچنے کو تیرا حق واجب اپنے ذمہ خیال کیا تھا اور عقیل نے سطح کو ایک شمشیر مہندی اور ایک نیزہ روئنیہ ہدیہ دیا اور یہ دونوں چیزیں بیت الاحرام کے دروازہ پر ایسے رکھی گئیں کہ وہ دیکھیں کہ سطح نے ان دونوں چیزوں کو دیکھا ہے یا نہیں دیکھا سطح نے کہا اے عقیل تم اپنا ہاتھ مجھ کو دو عقیل نے اپنا ہاتھ اوس کو دیا سطح نے کہا قسم ہے عالم خفیہ اور خطا کے بخشنے والے کی اور قسم ہے ذمہ و فہیہ کی اور قسم ہے کعبہ بنیہ کی تم ہدیہ لیکر آئے ہو وہ ہدیہ شمشیر مہندی اور نیزہ روئنیہ ہے انہوں نے کہا اے سطح تو نے سچ کہا سطح نے کہا قسم ہے لات کی جو فرج کے ساتھ ہے اور قسم ہے قوس قزح کی اور قسم ہے اوس پنج سالہ گھوڑے کی کہ سبقت کرنے والا ہے اور قسم ہے اوس گھوڑے کی جبکی پیشانی پر سفید داغ ہوا اور ڈھین منھ کے بل گزیرا اور اور قسم ہے کھجور کے دخت اور تازہ خرے اور غورہ خرما کی تحقیق کو جس جگہ اور اسبارک ہے اور اوس نے یہ خبر دی کہ یہ قوم جمح سے نہیں ہے اور انکا نسب اوس قریش سے ہے جو بہر بل زمین کے رہنے والے ہیں ان لوگوں نے کہا اے سطح تو نے سچ کہا ہم اسی شہر والے ہیں ہم تیرے پاس تیری ملاقات کو آئے ہیں اس لئے کہ تیرے علم کی ہر کوئی ہو چکی ہے ہمارے زمانہ میں اور اوسکی بعد زمانہ میں جو کچھ ہوگا اگر تیرے پاس اس کا علم ہے تو ہلکوا و اسکی خبر دے سطح نے کہا اب تم نے سچ کہا مجھے اور اللہ تعالیٰ کے اوس الامام سے جو خاص مجھ کو ہے جو تم چاہتے ہو وہ لو اب تم اے گروہ عرب بڑا پانے کے زمانہ میں ہو تمھارے بصر اور علم کی بصیرت برابر ہے نہ تمھارے پاس علم ہو

اور نہ فہم تمھارے بعد آنے والوں میں سے بہت لوگ پیدا ہونگے اور وہ انواع علم کو طلب کریں گے  
بتوں کو توڑ ڈالیں گے اور موضع روم تک پہنچیں گے اہل عجم کو قتل کریں گے اور غنیمت طلب کریں گے ان  
لوگوں نے پوچھا اے سلطیج وہ لوگ کن لوگوں میں سے ہونگے سلطیج نے کہا قسم ہے میت ذی ارکان  
کی اور قسم ہے امن اور سلطان کی تمہارے پس ماندوں میں سے لڑکے پیدا ہونگے وہ بتوں کو توڑیں گے  
اور شیطان کی عبادت چھوڑ دیں گے اور رحمن کی توحید کہیں گے اور دیان کے دین پر چلیں گے اور عالیشان  
عمارتیں بنائیں گے اور ارادوں میں سیلاب سے سبقت کریں گے ان لوگوں نے پوچھا اے سلطیج وہ لوگ  
کسی نسل سے ہونگے سلطیج نے کہا قسم ہے اشرف الاشراف کی اور قسم ہے نگاہ رکھنے والے اسراف  
کی اور قسم ہے ہلانے والے بلا و عدا کی اور قسم ہے زیادہ کرنے والے اضعاف کی وہ لوگ ہزاروں  
پیدا ہونگے بنی عبد شمس اور عبد مناف سے ہونگے اور انہیں اختلاف ہوگا انہوں نے کہا اے  
سلطیج ان کے امر سے ہکو تو کیا خبر دیتا ہے اور کون سے شہر سے وہ ظہور کریں گے سلطیج نے کہا قسم ہے باقی ابہ  
کی اور قسم ہے بالغ آمد کی اس شہر سے ایک نبی ہدایت یافتہ ظہور کریگا رشد کی طرف ہدایت کریگا  
یغوث اور پتھروں کو چھوڑ دیگا اور پتھر کی عبادت سے بری ہوگا اور اس رب کی عبادت کریگا کہ وہ  
منفرد ہے بہر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی وفات ایسے حال میں ہوگی کہ وہ محمود ہوگا اور وہ نبی زمین  
سے مسعود ہو جائیگا اور آسمان میں اس کے پاس فرشتے حاضر رہیں گے پھر اس کے امر کا والی وہ صدیق  
ہوگا کہ جو وقت وہ حکم کریگا سچ کہیگا اور مخلوق کو حقوق ادا کرنے میں نہ دہنختی کریگا اور نہ نرمی کریگا پھر اس کے  
امر کا والی وہ صاحب استقامت ہوگا کہ تجربہ کار اور سردار ہوگا مہمانوں کی مہمانی کریگا اور عدالت کو مستحکم  
کریگا پھر اس کے امر کا والی وہ زرد پوش ہوگا لاپسہ امر میں آزمودہ کار ہوگا اس کے پاس جامعین  
اور گردہ جمع ہونگے لوگ اس کو نعمت اور غصہ سے قتل کریں گے بڑا پے میں اس کو لوگ بکریں گے  
اور اپنی خباثت سے اس کو ذبح کریں گے اس کے خون کے لیے دانشمند بزرگ مرد کھڑے ہو جائیں گے  
پھر اس کے امر کا والی وہ ناصر ہوگا کہ اپنی رائے کو ایک کر کرنے والے کے لیے کے ساتھ خلط کر دیکار دی  
زمین پر بہت سے لشکر ظاہر ہوگا پھر اس کے بعد اس کے امر کا والی اس کا بیٹا ہوگا اس کے جمع کئے ہوئے

مال کو وہ لے لیگا اور اسکی تعریف لوگ کرینگے وہ لوگوں سے مال لیگا اور تنہا کھائے گا اور اپنے بعد آئے  
 دے کیواسطے مال کو خزانہ بنائے گا پھر اسکے بعد بادشاہ والی امر ہونگے اسمین شک نہیں کہ اون  
 بادشاہون میں خون ریزی ہوگی ہر ادائے امر کا والی ایک مفلس فقیر حقیر شخص ہوگا اور انکو اس طور  
 پر پامال کرے گا جیسے بساط کو پامال کرتے ہیں ہر ابو جعفر والی ہوگا کہ کاٹنے والا ہوگا حق کو دور کر دے گا  
 اور بنی مضمر کو اپنا مقرب کرے گا اور بڑے طریق سے زمین کو فتح کرے گا۔ پھر ایک کوتاہ قد والی ہوگا  
 اسکی بیٹہ میں ایک علامت ہوگی وہ سلامتی کی موت سے مرے گا ہر ایک قلیل مکر کرنے والا لیگا  
 وہ ملک کو خالی اور بیکار چھوڑ دے گا ہر اس کا بہائی والی ہوگا اور اسکے راستہ پر وہ چلیگا وہ نہروں اور نہروں  
 کے ساتھ مختص ہوگا ہر اس کے بعد اسکے امر کا والی وہ ہوگا کہ غصہ کو ضبط کرے گا اور دنیا دار ہوگا اور  
 پاکیزہ نعمتوں والا ہوگا اسکے معاشرہ اور اہل قرابت اسکو جنگ پر برا لگیں گے اور اسکی طرف  
 اوٹھینگے اور سلطنت سے اسکو محض کر دینگے اور ملک لے لینگے اور اسکو قتل کر ڈالیں گے ہر اس کے  
 بعد ساتواں شخص والی امر ہوگا وہ ملک کو قحط زدہ اور ویران اور بیکار چھوڑ دے گا ملک میں بہو کے کی طرح  
 غصہ اور نا انصافی کرے گا اسوقت ننگے لوگ ملک کا طمع کریں گے اور جو لوگ کہ مضطر اور مظلوم ہوں گے  
 آدمیوں کے وہ والی ہوں گے نزار کے قبیلہ کے لوگ فطمان کے قبیلہ کے لوگوں کو اسوقت  
 پامال کریں گے جسوقت دمشق میں دو گروہ میمان اور لبنان کے درمیان باہم مقابل ہو کر جنگ  
 کریں گے اور سدن میں کے لوگ دو قسم ہو جائیں گے ایک قسم غالب اور ایک قسم مغضول بادیشینوں  
 کے خیموں کو تو نہ دیکھے گا مگر بوسیدہ اور انکے جھنڈے نہ دیکھے گا مگر کھلے ہوئے اور قیدیوں کو  
 نہ دیکھے گا مگر طوق میں یہ واقعات فرات اور چہول کے درمیان ہوں گے جسوقت یہ امور ہوں گے تو منابر ویران ہو جائیں گے اور یہ وہ  
 عورتیں لوٹی جائیں گی اور حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے اور زلزلے ظاہر ہوں گے اور ایل نامی  
 خلافت کو طلب کرے گا ابن واقعات کے وقت قوم نزار غضبناک ہوگی اور غلاموں اور اشرار کو  
 مقرب بنائیں گی اور عابدوں اور انبیاء سے دور رہیں گی آدمی اسوقت ہو کے ہوں گے غلہ کا نرخ گراں  
 ہو جائے گا اور مصفرون کے مہینوں میں سے ایک صفر میں ہر ایک جبار اور جباروں سے جنہوں نے

قلعون کے خندق اور ایسی نہرین بنانے کا شرف حاصل کیا ہوگا کہ وہ نہرین سرسبز اور درخت والی ہوگی قتل کئے جائیں گے اور اونکو بھاگنے کا کوئی راستہ نہ دینگے وہ بادشاہ زن لوگوں کو اداؤں میں ہزیمت دیگا اور اوسکو اسکے امر کی خبرین ظاہر ہو جائیں گی اور ان لوگوں کو نہ خواب نفع دیگا اور نہ فرار نفع دیگا یہاں تک وہ شہر وں میں سے ایک شہر میں داخل ہوگا اور قضا و قدر اوسکو پالینگے بہتر انداز لوگ آئیں گے دو پیدوں کو حج کرینگے تاکہ دلیر آہن پوش مردوں کو قتل کریں اور حمایت کرنے والوں کو قید کریں اور گراہوں کو اسیر کریں اوسوقت اوس بادشاہ کو بانیوں کے اعلیٰ مقام پر پالینگے پھر دین ہلاک ہو جائیگا اور امور میں اختلال ہو جائیگا زیور چپا دے جائیں گے اور پل توڑ دے جائیں گے اور کوئی غالب نہ ہوگا مگر وہ شخص کہ دریائوں کے بہریروں میں ہوگا۔

پہر جنوی ہو اخبار بر انگیز گدگئی اور صحرائین یعنی بدوی لوگ غلبہ کرینگے وہ ایسے لوگ ہوں گے کہ انہیں کوئی شخص اہل فسوق اور لٹروں پر حسین نہ ہوگا یہ واقعہ سخت مصیبت کے زمانہ میں ہوگا کاش قوم کو ایسے وقت اور اوس زمانہ میں حیا ہوتی اور وہ شے ہوتی کہ آرزوں سے اونکو غنی کر دیتی آدمیوں نے سطح سے بوجھا پھر کیا ہوگا سطح نے کہا پھر عین کی طرف سے ایک مرد ظاہر ہوگا وہ شہو اور صاحب علامت ہوگا وہ صننا اور عین کے درمیان سے خروج کر لگا اوسکا نام حسین ہوگا یا حسن امد تعالیٰ اوسکے سر پر نقشن کو دے جائیگا۔

ابن عساکر نے ابن اسحاق کے طریق سے بعض اہل روایت سے یہ روایت کی ہے کہ ربیعہ بن نصر اللخمی نے ایک ایسا خواب دیکھا کہ اوس نے اوسکو خوف زدہ کر دیا اور اوس خواب سے وہ عاجز ہو گیا اوسنے اہل خزاہ کے پاس جواو اسکے اہل مملکت سے تھے کیسکو بھیجا اوس نے کسی کا ہن اور کسی ساحرا اور کسی عاقتؑ اور کسی منجم کو نہ پھوڑا مگر اپنے پاس اونکو جمع کیا اور اوس سے کہا کہ میں نے ایک ایسا خواب دیکھا ہے جسے مجھکو خوف زدہ کر دیا ہے تم لوگ اوسکی تاویل سے مجھکو خبر دو اور ان لوگوں نے کہا اوس خواب کو ہمارے سامنے بیان کر دو ہم اوسکی تاویل سے آپکو خبر دیں گے اوسنے کہا اگر میں اوس خواب سے تمکو خبر دوں مجھکو اوسکی تاویل کا اطمینان نہیں ہے اسلیے کہ اوس خواب کو وہ شخص پہچانے گا

جو میری دینے سے پہلے اس خواب کو پہچانے کا رمیہ کی تقریر سن کر ایک مرد نے جو قوم سے  
تھا کہا کہ اگر بادشاہ یہ ارادہ رکھتا ہے تو اسکو چاہیے کہ سطح اور شبن کے پاس کسی کو بھیجے اسلئے  
کہ کوئی شخص ان دونوں سے زیادہ عالم نہیں ہے وہ دونوں آپ کو خبر دینگے بادشاہ کے  
پاس شبن سے پہلے سطح آگیا ان دونوں کے زمانے میں ان دونوں کی مثل کا ہتون میں کوئی  
نہ تھا بادشاہ نے کہا اے سطح میںے ایک ایسا خواب دیکھا ہے کہ مجھکو اس نے ڈرا دیا ہے  
اس خواب سے مجھکو خبر دی سطح نے کہا اے بادشاہ تو نے یہ دیکھا ہے کہ ایک کو بیہ ظلمت  
سے نکلا اور شہر کی زمین پر گر اس کو بیہ نے شہر کی ہر ایک کھوپری والے کو کہا لیا بادشاہ نے  
کہا اس خواب سے تو نے کسی چیز کی خطا نہیں کی پورا خواب بیان  
کر دیا تیرے پاس اسکی کیا تاویل ہے سطح نے کہا حرتین کے درمیان جو چرچہ رہا اور پرندہ ہر  
اوسکی قسم ہے تمہاری سرزمین میں حبش کے لوگ اترینگے اور امین سے جرش تک جو شے ہے  
حبشی اسکے مالک ہو جائینگے یہ سنکر بادشاہ نے کہا یہ امر کچھ ختمناک کرنے والا اور درد دینے  
والا ہے یہ بتلاؤ کہ یہ امر کب ہونے والا ہے کیا میرے زمانہ میں ہوگا یا میرے زمانہ کے بعد ہوگا  
سطح نے کہا بلکہ آپکے زمانہ کے بعد ایک وقت میں ساٹھ یا ستر برس سے زیادہ گزریں گے تو ایسا  
ہوگا بادشاہ نے پوچھا اونکی سلطنت ہمیشہ رہے گی یا منقطع ہو جائے گی سطح نے کہا انا سی برس  
میں اونکا ملک جاتا رہے گا اور وہ سب قتل کئے جائینگے اور وہ ملک سے نکل کے بہاگ جائینگے  
بادشاہ نے پوچھا دن لوگوں کو کون شخص قتل کریگا اور ملک سے نکال دینگا سطح نے کہا اس امر کا  
والی ارم ذی یزن ہوگا ذی یزن دن لوگوں پر عدن سے خروج کریگا اور انہیں سے کسی کو عدن  
میں بچھڑیگا بادشاہ نے پوچھا کیا اوسکی سلطنت ہمیشہ رہے گی یا منقطع ہو جائے گی سطح نے کہا  
اوناسی برس میں اوسکی سلطنت منقطع ہو جائے گی بادشاہ نے پوچھا اوسکی سلطنت کو کون قطع کریگا  
سطح نے کہا ایک ایسا نبی نکی اسکو قطع کرے گا کہ اسکے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئے گی  
بادشاہ نے پوچھا وہ نبی کن لوگوں میں ہوگا سطح نے کہا غالب بن قمر بن مالک بن انغر کی اولاد میں ہوگا اور اوسکی قوم میں ملک آخر

زمانہ تک پہنچا بادشاہ فی پوجا، سطح کیا زمانہ کیلئے آخر بے سطح لکھا بیشک آخر ہے وہ آخر وہ کہ اولین و آخرین اس میں  
 اجتماع ہو کر محسن لوگ اوسدن میں سہ دت پائینگے و ہری نندن کریم، رنگ شتی ہوگا بادشاہ فی پوجا و سطح تو جو کہ بہتر دیتا ہے  
 کیا حق ہے سطح نے کہا بیشک حق ہے قسم ہے شفق اور شفق کی کہ میں نے جو پتھر آپ کو دی ہے  
 وہ حق ہے جس کے سطح اپنی گفتگو سے فارغ ہوا تو شق بادشاہ کے پاس آیا بادشاہ نے کہا اے شق  
 اپنے ایک بیس خواب دیکھا ہے کہ اوسنے مجھ کو خوف زدہ کیا ہے سطح نے جو کچھ بادشاہ سے کہا تھا  
 وہ اوسنے شق سے اسلئے چھپایا کہ وہ یہ دیکھے کہ دونوں خواب کی تاویل میں اتفاق کرتے ہیں  
 یا اختلاف کرتے ہیں شق نے کہا ان میں بیان کرتا ہوں اور بادشاہ نے ایک کو لہ دیکھا کہ وہ ظلم سے نکلا اور وہ کو لہ باغ و شہر  
 کے درمیان رکھا گیا اوس کو لہ نے اوس باغ اور پشتہ میں جو جاندار تھا ہر ایک کو کہا لیا بادشاہ  
 نے پوچھا تیرے پاس اوسکی کیا تاویل ہے شق نے کہا حترین کے درمیان جو انسان ہیں اوسکے  
 ساتھ میں حلف کرتا ہوں کہ تمہارے ملک میں سوداں وارد ہوں گے اور ہر نازک اور نگلیوں والے  
 پردہ غالب ہو جائینگے یعنی ہر انسان پر غالب ہو جائینگے اور امین سے بھران تک جو شے ہے  
 اوسکے وہ مالک ہو جائینگے بادشاہ نے کہا کہ یہ امر کو غضب میں لانے والا اور درو دینے والا ہے  
 یہ امر کب ہونے والا ہے میرے زمانہ میں ہو گا یا اوسکے بعد شق نے کہا اوسکے بعد ایک زمانہ میں ہو گا  
 پہر یہ کہا کہ بہتر لوگوں کو اوس سے ایک عظیم صاحب شان جہڑائیگا اور سوداں کو نہایت خوار رہی اور  
 ذلت چکھائیگا بادشاہ نے پوچھا وہ عظیم نشان کون ہو گا شق نے کہا ایک لڑکا ہو گا وہ نہ تاسک ہو گا  
 اور نہ تاسکون کے قریب ہو گا وہ لڑکا ذی یزن کے گہرانہ سے ظہور کریگا بادشاہ نے پوچھا کیا اوسکی حکومت  
 ہمیشہ رہے گی یا منقطع ہو جائیگی شق نے کہا بلکہ اوسکی سلطنت ایک ایسے رسول کے سبب سے  
 منقطع ہو جائے گی کہ وہ خدرا کا بھیجا ہوا ہو گا اور عدل کو لائیگا اہل دین اور فاضل سے ہو گا  
 اور ملک اوسکی قوم میں یوم فصل تک رہے گا بادشاہ نے پوچھا یوم فصل کیا ہے شق نے کہا وہ  
 دن ہے کہ حاکم لوگ اوسدن جزا پائینگے آسمانوں سے بلانے کی آوازیں آئیں گی اودن بلائے کی آوازوں کو  
 زندے اور مردے سینگے اوسدن میں آدمی میقات کے لیے جمع کیے جائینگے جو شخص اللہ تعالیٰ نے



ڈرا ہے اوس دن اوسکو کامیابی اور نیکیں حاصل ہونگی۔

ابن عساکر نے کہا ہے جنہو کو بغیر پہنچی ہے کہ سطح ایام میل العرم میں پیدا ہوا تھا اور جس سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اوس نے وفات پائی اور وہ پانسو برس زندہ رہا اور کہا گیا ہے کہ تین سو برس زندہ رہا۔

ابو موسیٰ المدینی نے ذیل میں ابن الکلبی سے اور ابن الکلبی نے ابو عوانہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہمنشینوں سے پوچھا کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا شخص ہے کہ اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر جاہلیت میں معلوم ہوئی ہے طفیل بن زید الحارثی نے جنگی عمر ایک سو اٹھ برس کی تھی کہا ہاں اے امیر المؤمنین مجھکو خبر ہوئی تھی مامون بن مہادیہ کہ اوسکی کمالت کی خبر آپ کو پہنچی ہے اوسنے لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈرایا تھا اس حدیث اور مامون کے اس قول کو ذکر کیا ۵

یا لیت انی الحق	ولیتنی لا اسبقہ
-----------------	-----------------

کاش میں آپ سے لاحق ہوتا اور کاش میں آپ سے سابق ہوتا۔ طفیل نے کہا ہم تہا میں تھے ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر آئی مینے اپنے نفس سے خطاب کر کے کہا نبی وہی نبی ہے جس مامون نے ڈرایا تھا طفیل نے کہا یہاں تک دنوں نے تاخیر کی کہ میں سفیر ہو کر آیا اور مسلمان ہوا

یہ باب اس بیان میں ہے کہ قدیم تہرون پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک نقش کیا ہوا تھا

ابن عساکر نے حسن کے طریق سے سلیمان سے روایت کی ہے سلیمان نے کہا کہ عمر ابن الخطاب نے کعبہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوفضائل قبل پیدا ہونے کے تھے اون سے ہکو خبر دو کعبہ نے کہا اے امیر المؤمنین میں خبر دیتا ہوں جس کتاب میں مینے پڑھا یہ پڑھا ہے کہ ابراہیم خلیل علیہ السلام نے ایک پتھر پایا اوسپر چار سطرن لکھی ہوئی تھیں اول سطر یہ تھی انا اللہ لا اله الا انا فاعبدنی دوسری سطر یہ تھی انا اللہ لا اله الا انا محمد رسولی طوبی لمن آمن واتبعہ۔

تیسری سطر یہ تھی اِنِ اِنَّا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اِنَّا مِنْ اَعْتَصِمِ بِیْ بِنَا۔

چوتھی سطر یہ تھی اِنِ اِنَّا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اِنَّا الْحَرَمُ لِدِ الْكُتُبِ بِنِیْ مِنْ خَلِ بِنِیْ اَسْنِ عَذَابِیْ۔

بخاری نے تاریخ میں اور بیہقی نے محمد بن الاسود بن الخلف بن عبد لیث کے طریق سے

اور محمد نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ان لوگوں یعنی قریش نے مقام ابراہیم کے غسل

میں ایک کتاب پائی قریش نے حمیرین سے ایک مرد کو بلایا اس مرد نے کہا اس لکھے ہوئے

میں وہ حرف ہے کہ اگر میں تمہارے سامنے اسکو بیان کر دوں گا تو تم لوگ مجھ کو قتل کر دو گے ہم

لوگوں نے یہ گمان کیا کہ اس لکھے ہوئے میں محمد علی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے بچے اسکو چھپا ڈالا

ابو نعیم نے حریش بن ابی حریش کے طریق سے طلحہ سے روایت کی ہے کہ اول بار جو کعبہ گرا بیت اللہ

میں ایک ایسا پتھر پایا گیا کہ گندا ہوا تھا ایک مرد بلایا گیا اسنے اسکو پڑ پایا ایک اوسمین یہ لکھا دیکھا

عبدی المنتخب المتوکل المنیب المختار مولدہ بکلتہ و مہاجرہ طیبہ لایہ ہب حتی یقیم السنۃ المعویہ و

ویشہدان لا الہ الا اللہ امۃ احمد و بن محمد و بن عبد البکل امۃ یا من زردن علی اوساطہم و بطہرون اطرافہم

میرا منتخب متوکل ثابت کرنے والا مختار بندہ اسکے پیدا ہونے کی جگہ مکہ میں اور ہجرت کی جگہ طیبہ میں

ہوگی وہ نہیں جائیگا یہاں تک کہ شیر ہے راستہ کو وہ سیدہ کر دے گا اور وہ یہ گواہی دیگا کہ کوئی معبود نہیں

ہے مگر اللہ تعالیٰ اسکی امت کے لوگ بڑی حمد کرنے والے ہونگے وہ ہر ایک ٹیلہ پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرینگے

اور اپنی مکروں پر شہد باندھیں گے اور اپنے ہاتھوں اور پیروں کو پاک رکھیں گے۔

ابن عساکر نے ابو الطیب عبد النعم بن غلیون المقری سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ شہ عمرویہ

فتح کیا گیا عمرویہ کے کینسون میں سے ایک کینسر پر سونے سے لکھا پایا گیا۔ شر الخلف خلف بنتم اسلف

واحد من السلف خیر من الف من الخلف یا صاحب الغار کنت کرامۃ الا فتخار اذا ثلثی علیک الملک

الجبار اذ یقول فی کتابہ المنزل علی نبیہ المرسل ثانی اثنین اذ ہما فی القاریا عمر اکنت والیا بل کنت

والد یا عثمان قتلک مقهور اولم تیردک مقبور اذ انت یا علی امام الاررار والذاب عن وجہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم الکفار فہذا صاحب الغار فہذا احد الاخیار و فہذا غیاث الامصار و فہذا امام الماریر فہذا

من تا مقصدم لغتہ الجبار۔ ہر اخلاف کا وہ خلف ہے کہ سلف کو برا کہے سلف سے ایک شخص ہر خلف سے بہتر ہے اے صاحب غارتو نے افتخار کی بزرگی حاصل کی ہر ایسے کہ ملک جبار نے تیری ٹانگی ہر ملک جبار نے تیری مین جواد سکتی ہر مسل پر نازل کی گئی ہے کہتا ہے ثانی انہیں اذہا فی الغازیہ خطاب حضرت حدیق کے ساتھ ہے اے عمر تو وائی نہ تھا بلکہ مخلوق کے واسطے عدل و داد میں باپ تھا اے عثمان تجھ کو ایسے حال میں قتل کرینگے کہ تو مقہور ہوگا اور جبکہ تو قبر میں ہوگا تو لوگ تیری زیارت نہ کریں گے اور اے علی تو ایرار کا امام ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات سے کفار کو دفع کرنے والا ہے پس یہ صاحب غار ہے اور یہ اختیار کا ایک ہے اور یہ فریاد رس شہروں کا ہے اور یہ ایرار کا امام ہے جو لوگ کہ ان چاروں کی بُرائی کریں اور انکو عیب لگاویں اور ہر جبار کی لعنت ہے ابو الطیب نے کہا میں اوس کینہ دالے کے ایک دوست سے پوچھا کہ بڑا پے سے دونوں ایرو میں اوکی دونوں انکوں پر گر پڑی تین پوچھا کتنی مدت سے تمہارے کینہ کے دہریہ لکھا ہوا ہے اوسنے کہا تمہارے نبی کے مبعوث ہونے سے دو ہزار برس پہلے کا یہ لکھا ہوا ہے۔

ابو محمد الجوهری نے اپنے امالی میں یحییٰ بن الیمان سے روایت کی ہے کہ بنی سلیم کی مسجد کے امام نے مجھکو خبر دی کہ ہمارے اشیلخ نے اہل روم سے جہاد کیا اور انہوں نے روم کے کینوں میں سے ایک کینہ میں یہ شعر پایا ۵

اترجوا مت قتلت حینا	شفا عتہ جدہ یوم الحساب
---------------------	------------------------

جس امت نے حین کو قتل کیا کیا وہ امت حین کے ناما کی شفاعت کی اسید روز حساب میں کوگی اور انہوں نے رومیوں سے پوچھا تمہنے کتنے زمانہ سے اس کتاب کو اس کینہ میں پایا ہے اور انہوں نے کہا آپ کے نبی کے ظہور سے چھ سو برس پہلے یہ لکھا گیا ہے۔

یہ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت نسب کے اختصاص میں ہر آدم علیہ السلام کے وقت سے آپ کے ظہور تک آپ کے ابا میں مغاح نہیں ہوا یعنی کوئی بزرگ نہیں تھا ابن سعد اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہے کہ میں نے آدم علیہ السلام سے میرے  
ابائیک کسی نے زمانہ میں کیا سب کے نکاح کیا ہے۔

طبرانی نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عہد  
جاہلیت کو بے نکاحی سے کسی شے نے مجھ کو نہیں پہنچا اور مجھ کو نہیں جانا مگر ایسے نکاح نے جیسے کہ اسلام کا نکاح ہے  
ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت عائشہ رضی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا ہے کہ میں نے غیر سفاح کے نکاح سے ظہور کیا ہے۔

ابن سعد نے اور ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں محمد بن علی بن حسین سے یوں روایت کی ہے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے نکاح سے ظہور کیا ہے اور میں نے نکاح کے پیدا نہیں ہوا  
آدم علیہ السلام کے عہد سے مجھ کو سفاح اہل جاہلیت سے کچھ نقصان نہیں پہنچا اور میں پیدا نہیں  
ہوا مگر طاہرون سے۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے کلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہانسیوں کو کھٹکا  
پنے آبائی اور مادری میں ایک کو بھی بے نکاح نہیں پایا اور نہ انہیں کوئی ایسی شے پائی کہ جاہلیت کے امر سے ہوتی۔  
عدی نے اپنی سند میں اور طبرانی نے (ملا وسط) میں اور ابونعیم اور ابن عساکر نے حضرت علی ابن  
ابی طالب رضی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے نکاح سے پیدا ہوا اور  
آدم علیہ السلام کے وقت سے یہاں تک کہ میرے باپ اور ماں نے مجھ کو جنابی نکاح میں پیدا نہیں  
ہوا اور عہد جاہلیت کے سفاح سے مجھ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا۔

ابونعیم نے بہت سے طریقوں سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہے کہ میرے ماں باپ ہرگز سفاح سے نہیں ملے اللہ تعالیٰ ہمیشہ مجھ کو ایسے حال میں  
اصحاب طیبہ سے ارحام طاہروں کی طرف نقل کرتا رہا کہ میں مصطفیٰ اور مہذب تھا و بزرگ قبیلہ نعلی  
شاخین نہیں نکلتیں مگر میں ان کے اچھے شعبہ میں تھا۔

ابن سعد نے کلبی کے طریق سے ابوصلح سے ادھون نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خیر لعرب مصعبؓ اور خیر مضر بنی عبد مناف ہیں اور خیر عبد مناف بنی ہاشم ہیں اور خیر بنی ہاشم بنی عبد المطلب ہیں واللہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا ہے دو فرقے جدا نہیں ہوئے مگر انکے اچھے فرقہ میں ہیں تھا۔

بزار اور طبرانی اور ابونعیم نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ کے قول ونقل ایک فی الساجدین میں یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ انبیاء کے اصحاب میں منتقل ہوئے تھے یہاں تک کہ آپکی مان نے آپکو جتنا۔

بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں بنی آدم کے خیر قرون سے مبعوث کیا گیا ہوں جو ایک قرن کے بعد دوسرا قرن آیا ہے یہاں تک کہ میں اوس قرن سے تھا جس میں میں تھا۔

مسلم نے داؤد بن الاسقع سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے اسمعیل علیہ السلام کو برگزیدہ کیا اور اسمعیلؑ کی اولاد میں سے بنی کنانہ کو برگزیدہ کیا اور بنی کنانہ میں سے قریش کو برگزیدہ کیا اور قریش میں بنی ہاشم کو برگزیدہ کیا اور بنی ہاشم سے محمد کو برگزیدہ کیا ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے عباس بن عبد المطلب سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حیوٰت مجھکو پیدا کیا اپنی مخلوق سے مجھکو اچھا گردانا پھر اللہ تعالیٰ نے جبکہ قبائل کو پیدا کیا تو اون لوگوں میں مجھکو خیر قبیلہ گردانا اور حیوٰت اون لوگوں کے نفوس پیدا کئے تو اون لوگوں کے نفوس سے مجھکو خیر نفس گردانا پھر حیوٰت اللہ تعالیٰ نے گہراون کو پیدا کیا تو انکے گہراون سے مجھکو اچھے گہرانے والا کیا میں نفس اور گہرانے میں اون لوگوں سے اچھا ہوں۔

بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا مخلوق میں سے بنی آدم کو چنا اور بنی آدم سے عرب کو چنا اور عرب سے مضر کو چنا اور مضر سے قریش کو چنا اور قریش سے بنی ہاشم کو چنا اور بنی ہاشم سے

مجھ کو چنا میں ابتدا سے انتہی تک جو خیار میں اون سے ہوں۔

بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے بن عباس رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی دو قسمیں کیں اودن دونوں قسموں میں سے اچھی قسم میں مجھ کو کیا پر اللہ تعالیٰ نے دونوں قسموں کو تین ٹلٹ کیا اور مجھ کو اودن تین ٹلٹوں کے اچھے ٹلٹ میں کیا پر اللہ تعالیٰ نے اودن ٹلٹوں کو قبائل کیا اور مجھ کو قبیلہ کی رو سے اودن قبائل کے اچھے میں کیا پر اللہ تعالیٰ نے قبائل کے گھرانے بنائے اور مجھ کو از روئے گھرانے کے اودن گھرانوں کے اچھے گھرانے میں کیا میر گھرانہ جو سب گھرانوں سے اچھا ہے اللہ تعالیٰ نے او کی نسبت فرمایا ہے اعمار یہ اللہ لید ہب عظم الرحمن اہل بیت و بیہر کم تطہیر آلایہ۔

بیہقی اور ابن عساکر نے مالک کے طریق سے زہری سے زہری نے انس رض سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی دو فرقوں میں جدا نہیں ہوئے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اودن فرقہ میں سے اچھے فرقہ میں کیا میں اپنے مان باپ کے درمیان سے پیدا کیا گیا جاہلیتہ کبھی نکاحی سے کسی شے نے مجھ کو نقصان نہیں پہنچایا میں نے نکاح سے ظہور کیا ہے آدم کے عہد سے میں نے بغیر زمانہ کے ظہور کیا ہے یہاں تک کہ میرے ظہور کی انتہی میرے مان باپ تک پہنچی میں نفس میں تم سے خیر ہوں اور باپ میں تم سے خیر ہوں۔

بیہقی نے محمد بن علی سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ مخلوق کو چنے تو عرب کو چنا اور برگزیدہ کیا پر عرب سے کتنا کہ کو چنکر برگزیدہ کیا پھر کتنا سے قریش کو انتخاب کیا پر قریش سے نبی ہاشم کو چنا پر نبی ہاشم سے مجھ کو چنا۔

بیہقی نے اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن عساکر نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبیل میں نے مجھے کہا کہ میں نے کل زمین کے مشرق اور مغرب کو اوٹ پلٹ کر ڈالا میں نے کسی مرد کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل نہیں پایا اور کسی باپ کے بیٹے نبی ہاشم سے افضل میں نے نہیں پائے۔

ابن حسا کرنے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب سے میں آدم علیہ السلام کے صلب سے نکلا ہوں مجھ کو بدکار عورت نے نہیں جنا اور سلف سے امتیں ہمیشہ مجھ سے منازعت کرتی رہیں یہاں تک کہ میں نے عرب کے دو افضل قبیلوں سے کہ ہاشم اور زہرہ سے ظہور کیا۔

ابن مردودہ نے انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لحد جاؤ کم رسول من انفسکم کو فاک کے فتح سے پڑھا اور فرمایا کہ میں تم سے نسب اور قربت اور حسب میں زیادہ نفیس ہوں آدم علیہ السلام کے عہد سے میرے باپوں میں کوئی زانی نہ تھا ہمارے کل باپوں نے نکاح کیا ہے۔

ابن ابی عمر العدنی نے اپنی سند میں ابن عباس رضی سے یوں روایت کی ہے کہ قریش اللہ تعالیٰ کے سامنے دو ہزار برس قبل اس کے کہ آدم ع پیدا کئے جاوین نور تھے وہ نور تسبیح کرتا تھا اور اس نور کی تسبیح کے ساتھ ملائکہ تسبیح کرتے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اس نور کو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی صلب میں ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی صلب میں مجھ کو زمین پر اتارا پھر مجھ کو نوح علیہ السلام کی صلب میں کیا پھر ابراہیم علیہ السلام کی صلب میں مجھ کو ڈالا پھر ہمیشہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اصحاب کرمیہ اور ارحام طاہرہ سے نقل کرتا رہا یہاں تک کہ میرے ماں باپ کے درمیان سے مجھ کو نکالا میرے ماں باپ زمانے سے ہرگز نہیں ملے اس حدیث کی شاہد وہ حدیث ہے کہ حاکم او بطرانی نے خریم بن اوس سے اوسکی روایت کی ہے خریم نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اوس وقت ہجرت کی کہ آپ تبوک سے واپس ہو رہے تھے میں نے سنا کہ عباس رضی کہتے تھے یا رسول اللہ میں ارادہ رکھتا ہوں کہ آپ کی بیعت کروں آپ نے عباس ص کو لایہ فضل اللہ تاک دعا دیکر فرمایا پڑھو ۵

من قبلہ طبت فی الظلال وفی	ستودع حیث یحصف الورق
---------------------------	----------------------

یہ اشعار حضرت عباس عم نبی صلعم کے قصیدہ کے ہیں ضمیر ہا کسی شے کی طرف راجع ہے وہ شے

ان اشعار سے معلوم نہیں ہو سکتی شعر کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے باپ دادا کے سیلون  
یعنی اونکی پشتون میں پاکیزہ تھے اور دلیعت کی جگہ یعنی ارحام امات میں پاکیزہ تھے جبکہ  
حضرت آدم اور حوا درختوں کے پتے اپنے جسم پر چپکاتے تھے ۵

نم ہبط البلا ولا بشر انت ولا مضغ ولا علق

پھر آپ شہر دین میں اپنے باپ کے اصلا ب میں اترے آپ ایسی شان میں تھے کہ آپ نہ بفر تھے  
اور نہ گوشت کا ٹکڑا اور نہ منجہ خون انسان مضغ اور علق جم کی حالت میں ہوتا ہے اور فرجہ سے  
نکلنے کے بعد ہوتا ہے چنانچہ دو سے شعر میں اسکی تصریح کی ہے ۵

بل نطفہ ترکب اسفین وقد ابحم سرا و اہلہ الغسق

بلکہ آپ اپنی شان میں وہ نطفہ تھے کہ وہ کشتیوں پر سوار ہوتا تھا ایسے حال میں کہ کوہ سر جوادی  
حقیق میں ہے اوسکو اور اسکے رہنے والوں کو غرق نے گیر لیا تھا ۵

انتقل من صالب الے رحم اذا مضی عالم بداسبق

آپ اپنے آبا کی پشتون سے اپنی امات کے زحمون کی طرف منتقل ہوتے تھے جو قوت کا ایک عالم  
گزر جاتا اور دوسرا طبقہ مخلوق کا پیدا ہوتا تھا ۵

وردت نار الخلیس سترا فی صلب انت کیف تحترق

آپ حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کی آگ میں ایسے حال میں اترے کہ اونکی پشت میں چھ  
ہوئے تھے وہ آگ سے کیونکر جلتے کہ آپ اونکے محافظ تھے ۵

حتی احتوی عتیك المہین من خند علیا تحت النطق

یہاں تک کہ آپ کے اوس شرف نے جو آپ کے فضل پر شاہد ہے اوس اعلیٰ شرف کو گہیر لیا ہے جو  
ذی نسب خند سے ہے اور اوسکی تحت اوساط ہین نطق تفاق کی جمع ہے مگر بندہ کہتے ہیں  
اون نطق پہاڑوں کے اوساط کو بھی کہتے ہیں بیان پر قبایل کے اوساط سے مراد ہے جیسے عرب  
میں مشہور ہے عدنان اولاد اسمعیل علیہ السلام کا ذرہ ہے اور سمرقند ارکا ذرہ ہے اور خند



مضر کا دزوہ ہے اور مدر کہ خندق کا دزوہ ہے اور جرش مدر کہ کا دزوہ ہے اور محمد علی: مدر علیہ  
والہ وسلم قریش کا دزوہ ہیں خندق الیاس کی بی بی کا نام ہے جو مضر سے تھیں بیت: سے مراد  
بیوان شرف سے ہے اور مہمین آنحضرت صلیہ کی ذات مبارک مراد ہے ۵  
وانت لما ولدت اشرقت الارض وضاعت بنو ربك الافق -

اور آپ ایسے ہیں کہ جب وقت آپ پہنچا جو۔ کے زیر: تصور ہو گئی اور آپ کے نور سے آنور: بہتر ہو گیا

انحن فی ذلک الضیاء و فی | النور و بسبب المرشاد و مخترق

اون اوصاف کے بعد یہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ آپ کے وجود مبارک کی ادس ضیا اور نورین  
اور رشاد کے راستوں میں گزر رہے ہیں یعنی آپ کے انوار کی وجہ سے رشاد کے راستے روشن  
ہو گئے ہیں یہ کہو اون راستوں میں اسکی وجہ سے گزرنا آسان ہو گیا ہے کسی قسم کی تباہی  
رشاد کے راستوں میں نہیں رہی۔

بیہوشی اور ابن عسا کر نے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب وقت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اذ نکواذ نکلی بیٹوں کو دکھایا  
آدم علیہ السلام بعض کے فضائل بعض پر غالب دیکھ رہے تھے اون کے اسفل میں ایک  
نور دیکھا کہ وہ بلند ہو رہا تھا آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا اے رب یہ کون شخص ہے  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تمہارا بیٹا احمد ہے وہ اول سب ہے اور آخر سب ہے وہ اول شفا  
کرنے والا ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ آپ کی نبوت پر وجہ دلالت کی اس فضیلت سے یہ ہے کہ  
نبوت ملک اور ریاست عامہ ہے ملک آدمیوں میں اور نبین لوگوں کے واسطے ہوتا ہے جو صاحب  
احساب اور مراتب ہوتے ہیں یعنی جنگی حسین اچھی ہوتی ہیں اور امور جلیلہ اون سے ظہور میں آتے  
ہیں ایسے کہ صاحب حسب اور صاحب مرتبہ عظیم ہونا انقیاد و رعیت کے لیے زیادہ داعی ہے  
اور اس امر کا مقتضی ہے کہ رعیت اسکی طاعت میں زیادہ سرعت کرے رعیت نے رسول اللہ  
صلیہ کا انقیاد اور طاعت اسی لئے کی کہ آپ صاحب حسب اور صاحب مرتبہ اور عظیم امور

کے واسطے بھیجے گئے تھے ہی واسطے ہر قس نے ابوسفیان سے پوچھا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا نسب تم لوگوں میں کیا ہے ابوسفیان نے کہا کہ آپ ہم لوگوں میں ذی نسب ہیں ہر قس  
 نے سنے کہ انہیں ہی کل رسول اپنی قوم کے نسب میں سبوت کئے جاتے ہیں یعنی ہر ایک  
 رسول اپنی قوم میں صاحب نسب ہوتا ہے۔

یہ باب عبدالمطلب کے خواب دیکھنے کے بیان میں ہے  
 ابو نعیم نے ابو بکر بن عبد الصمد بن ابی الجهم کے طریق سے ابی بکر نے اپنے باپ سے اور ان کے  
 باپ نے ان کے دادا سے روایت کی ہے ان سے ابوطالب نے عبدالمطلب کی حدیث بیان  
 کی ہے عبدالمطلب نے کہا کہ میں مقام حجر میں سو رہا تھا اپنے ایسا خواب دیکھا کہ اوس نے  
 مجھ کو ڈرا دیا میں اس خواب سے نہایت درجہ بے قرار ہو گیا میں قریش کی ایک کاہنہ کے پاس  
 گیا اور اس سے پوچھا کہ میں نے آج کی رات ایک خواب دیکھا ہے گویا ایک درخت ادا کا ہے  
 اوس کا سر آسمان کو پہونچا ہے اور اس کی شاخیں مشرق اور مغرب کو پہونچ گئی ہیں اور میں نے کسی نذر  
 کو اوس درخت سے ظہور میں زیادہ نہیں دیکھا وہ نور آفتاب کے نور سے ستر درجہ اعظم تھا اور  
 میں نے دیکھا کہ عب اور عجم اوس کو سجدہ کرتے ہیں وہ درخت عظمت اور نور اور ارتفاع میں ہر ساعت  
 بڑھتا جاتا تھا ایک ساعت چھپ جاتا، در ایک ساعت ظاہر ہو جاتا تھا اور قریش کے ایک  
 گروہ کو میں نے دیکھا کہ وہ لوگ اس کی شاخوں سے لٹک رہے تھے اور قریش میں سے ایک گروہ کو  
 میں نے دیکھا کہ وہ لوگ اوس درخت کے کاٹنے کا ارادہ کرتے ہیں جبوقت قریش کے وہ لوگ اوس  
 درخت کے قریب گئے تو انکو ایک ایسے جوان نے پکڑ لیا کہ میں نے اوس سے چہرہ میں زیادہ حسین  
 اور اوس سے زیادہ خوشبودار نہیں دیکھا وہ جوان ان لوگوں کی بیٹیوں کو توڑتا تھا اور انکی  
 آنکھیں نکالتا تھا میں نے اپنا ہاتھ بلند کیا تاکہ میں اوس درخت سے حصہ لون مجھ کو نہیں ملا میں نے  
 پوچھا کن لوگوں کے لئے حصہ ہے مجھے کہا ان لوگوں کے لئے حصہ ہے کہ اس درخت کو پکڑے  
 ہوئے ہیں اور لٹک رہے ہیں اور تجھے انہوں نے درخت کی طرف سبقت کی ہے میں خواب



جہاں تو نبی زہرہ میں تزوج کرو عبدالمطلب مکہ کی طرف پلٹ آئے اور ہالہ بنت وہب بن عبد مناف سے نکاح کیا عبدالمطلب کے ہالہ نے حمزہ و اوصافیہ کو جنا اور عبد اللہ بن عبدالمطلب نے آمنہ بنت وہب سے نکاح کیا آمنہ رضی نے عبد اللہ رضی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا و پیش کرنے کہا کہ عبد اللہ نے اپنے باپ پطرف بابائی اور اس حدیث کی تخریج ابو نعیم نے حمید بن عبد الرحمن کے طریق سے کی ہے حمید نے اپنے باپ سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو ذکر کیا ہے اور اس حدیث کی تخریج ابن سعد نے طبقات میں جعفر بن عبد الرحمن ابن المسویٰ بن مخمرہ سے کی ہے جعفر نے اپنے باپ سے اور انکے باپ نے انکے دادا سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو ذکر کیا ہے - اور اس حدیث میں یہ ہے کہ اوس یہودی عالم نے عبدالمطلب کے ننتہنوں کے بالوں کو دیکھا اور کہا کہ میں نبوت کو دیکھتا ہوں ادمین ملک کو دیکھتا ہوں اور ملک اور نبوت دونوں میں سے ایک چیز کو نبی زہرہ میں دیکھتا ہوں اور اس حدیث کے آخر میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبوت اور خلافت کو نبی عبدالمطلب میں گردانا ہے -

ابو نعیم نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد عبد اللہ اپنے ایک مقام کی تعمیر میں آئے اور پڑوسی اور غبا کا اثر تھا وہ علی عدو یہ کی طرف سے گزرے جبکہ لیلیٰ نے اونکو اور اوس شے کو جو انکی آنکھوں کے درمیان تھی دیکھا تو اسنے اپنی خواہش کی طرف بلایا اور اسنے کہا کہ اگر تم مجھے صحبت کرو گے تو میں تمکو سوانٹ و نگی لیلیٰ کو عبد اللہ بن عبدالمطلب کے مابین بنے جسم سے اس مٹی کو دوہو کر تیرے پاس آؤ گا عبد اللہ آمنہ بنت وہب کے پاس آئے اور اسنے صحبت کی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ حاملہ ہوئیں پھر عبد اللہ لیلیٰ کو پاس پاٹ کر گئے اور اوس سے پوچھا کہ تو نے جس امر میں کساستھا کیا تیری خواہش ہے لیلیٰ نے کہا نہیں عبد اللہ نے پوچھا کہ اسطے خواہش نہیں ہے اوس نے کہا آپ میری طرف گزرے تھے اور آپکی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ایک نور تھا پھر میری طرف پلٹ کر ایسے حال میں آئے ہو کہ آمنہ نے اوس نور کو تم سے کیچ لیا اور ایک نقطہ میں یون آیا ہے کہ لیلیٰ نے عبد اللہ ابن عبدالمطلب سے کہا کہ جس نور کے ساتھ تم گھر میں داخل ہوئے تھے اوس نور

کے ساتھ تم باہر نہیں نکلے اگر تم نے آمنہ رض کے ساتھ صحبت کی ہو تو وہ ضرور ایک بادشاہ کو جنگیں ابولعیلم اور خرایطی اور ابن عساکر نے عطا کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ جب وقت عبدالمطلب اپنے فرزند کو سہراہ لیکر ترویج کے واسطے نکلے ایک کاہنہ کہ اہل تبالہ سے تھی اس کی طرف سے اپنے فرزند کے ساتھ گرے وہ بزدیہ ہو گئی تھی اور اس نے کتاب کو بڑھاتھا اور سکا نام فاطمہ بنت مر الخنیمہ تھا اس نے عبداللہ رض کے چہرہ میں نوزیوت کو دیکھا اس نے حضرت عبداللہ رض سے کہا اے جوان کیا تجھ کو خواہش ہے کہ تو میرے ساتھ اس وقت صحبت کرے میں تجھ کو سواوٹ دوں گی عبداللہ رض نے یہ اشعار پڑھے ۵

اما احرم فالحامات دونه	والل لاس فالتبینه
حرام جو ہے موت اس کی اس طرف ہے	اور علل ای علل نہیں جو حکم میں بیان وظاہر کرتا
فکیف لے الامر الذی تبغین	یجعی الکریم عرضہ و دینہ
کیونکر وہ امر جو جائز ہوگا جسکی تو خواہش کرتی	ایسے کہ کرم اپنی برادری پر دین کی حمایت کرتا جو

پھر حضرت عبداللہ اپنے باپ کے ساتھ چلے گئے اور ان کے باپ نے آمنہ بنت وہب کے ساتھ اونکا نکاح کر دیا حضرت عبداللہ رض نے حضرت آمنہ رض کے پاس تین دن قیام کیا پھر حضرت عبداللہ رض کے نفس نے اونکو اس امر کی طرف بلایا جسکی طرف خشمیہ نے بلایا تھا آپ اس کے پاس گئے خشمیہ نے پوچھا تم نے میرے پاس سے جانے کے بعد کیا کیا حضرت عبداللہ رض نے کہا میرے باپ نے آمنہ بنت وہب کے ساتھ مرا نکاح کر دیا میں نے اونکے پاس تین دن قیام کیا خشمیہ نے کہا واعدین بدکار عورت نہیں ہوں ولیکن تمہارے چہرہ میں ایک نور دیکھتا ہوں یہ ارادہ کیا تھا کہ وہ نور محمد میں رہے امد تعالیٰ نے اسکو نجا جس جگہ کو امد تعالیٰ نے دوست رکھا اس نور کو وہاں رکھا پھر فاطمہ خشمیہ نے یہ اشعار کہے ۵

انی رایت مخیلة لمعت	فتلا لاوت بجنا تم القطر
مخیملہ وہ سیاہ ابرجہ میں بجلی ہو نا تم کا بے بادل فضا نظار کی جس جگہ معنی اطراف عالم پہنے ایک برسنے	

و اے ہر کدنبی دیکھیں جو چکی اور اوس نے اطراف عالم کے سیاہ بادلوں کو روشن کر دیا ۵

ظلمہ انور یضییٰ لہ | ماحولہ کا صداۃ البدر

وہ ایسے کالے بادل تھے کہ انہیں ایک ایسا نور تھا کہ جو شے اس کے گرد تھی اس نے اس کو روشن کر دیا تھا جیسے  
چودھویں رات کا چاند روشن کر دیتا ہے ۵

در جو تہ مخبر البوم بہ | ماکل قیاد ح زندہ یورے

حضرت عبداللہ کے ساتھ از روئے فخر کے بیٹے نکاح کی امید کی مگر مین کامیاب نہ ہوئی اس لئے کہ ہر ایک امید کرنے  
والا اپنی امید سے کامیاب نہیں ہو سکتا ہے جیسے کہ ہر ایک شخص حقیق سے آگ نکالنے میں کامیاب نہیں  
ہوتا ہے حقیق کہی آگ دیتی ہے اور کہی آگ نہیں دیتی ۵

للہ ما زہر تہ سلیمت | توبیک ما استلبت و ما تدری

حضرت آمنہ دائرہ اجودہ رسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہ زہر سے تین اسلئے زہر یہ کہا۔ اللہ تعالیٰ کے واسطے اوس شے کی نیکی  
ہے جو شے زہر یہ نے سلب کی ہے اے عبداللہ تمہارے دو کپڑے جو نبوت اور ملک ہے اوس کو آمنہ نے  
سلب کیا ہے اور اونکو معلوم نہیں ہے کہ میں نے کیا شے سلب کی ہے۔  
یہ اشعار بھی فاطمہ خضعیہ نے کہے ہیں ۵

بنی ہاشم قدر غارت من اخیسم | اینیتہ اذ للباہ لیتلجان

اے بنی ہاشم تمہارے ہائی حضرت عبداللہ سے آمنہ نے چھوڑ دیا جس وقت حضرت عبداللہ در آمنہ بایہ کی واسطے  
سلاج کرتے تھے چھوڑنے کا بیان دوسرے شعر میں ہے کہ کیا چھوڑ دیا ۵

لما غادر المصباح بعد خبؤہ | قتایل قد میشت لہ بدھان

جبو کا معنی بچہ جانا قتایل قتیلہ کی جمع ہے چراغ کی بتی میشت ترک کیا گیا شعر کا معنی یہ ہے کہ عبداللہ سے آمنہ نے  
جو کچھ چھوڑا وہ نصیحت ایسی مثال ہے جسے کہ چراغ بچہ جانے کے بعد اذن قتیلون کو چھوڑ دیتا ہے جو نیتلے اسکے لئے  
تیل سے تر کئے جاتے ہیں چراغ قتیلون کا سبتیل کچھ قتیلون کو خالی چھوڑ دیتا ہے ۵

واکل ما یجوی الفتی من تلاوہ | نجرم و لا مانا لہ اتزانے

اوی جی مال قدیم اور سورہی جمع کرنا ہے اسکے حرم سے نہیں ہے اور مال اوس سے فوت ہونا ہے جو کوئی نیکو ہے جسے

سیکفیکہ اذ اطالبت امر افانہ	سیکفیکہ جدران یصطرعان
سیکفیکہ اما ید مقفعہ	واما ید بسوطہ بنان

حجرت تو کسی امر کو طلب کرے تو ظہری سے طلب کر اوس امر کو دو کو پیشین جو باہم لڑتے ہیں تجھ کو کافی ہوگی اودن دونوں کو ششونین سے ایک یہ ہے کہ وہ ہاتھ جو روک دیا گیا ہے تجھ کو کافی ہوگا یعنی بلا طلب کے وہ آخر تجھ کو حاصل ہو جاوے گا یا دوسری کو شش تجھ کو اوس امر سے کفایت کرے گی وہ یہ ہے کہ تیرا ہاتھ جو پھیلا ہوا اور کشادہ ہے اور اس کا کشادہ ہونا ادنگلیوں کے پوروں کے ساتھ ہے تجھ کو اوس امر سے کامیابی دیگا یعنی تیری کوشش تجھ کو کامیاب کر دے گی ۵

فلما قضیت منہ الامینۃ ما قفنت	نبا بصری عندہ کل سانی
-------------------------------	-----------------------

جبکہ حضرت آمنہ نے حضرت عبداللہ سے جس شے کی حاجت روائی کی اوسکی حاجت روائی کی اوسکی میری بھراوچٹ گئی اور میری زبان گونگی ہو گئی میں اوس واقعہ کو کچھ بیان نہیں کر سکتی۔

اور اسی حدیث کی تخریج ابن سعد نے ہشام بن عکلمی سے کی ہے اودنوں نے ابوالفیاض اشعری سے معضل طور پر روایت کی ہے۔ اس حدیث میں یہ ہے کہ جبوقت حضرت عبداللہ فاطمہ کی طرف پلٹ کے آئے تو اوس پر چھاتو نے جو کچھ کہا تھا کیا اوس امر میں تیری خواہش ہو اوسنے کہا (قد کان ذاک مرة فالیوم لا) وہ امر ایک وقت تھا آج کے دن نہیں ہوگا (فاطمہ کا یہ قول مثل ہو گیا) اور اس حدیث کے آخرین میں یہ ہے کہ قریش (جو انون کو اوس امر کی خبر پہنچی جس امر کو فاطمہ نے حضرت عبداللہ کے پیش کیا تھا اودن جو انون نے فاطمہ سے اوس امر کو ذکر کیا فاطمہ نے وہ اشعار کہے جو اوپر لکھے ہیں اور اس حدیث میں اس قول کے بعد کہ حضرت عبداللہ نے حضرت آمنہ کو پاس تین دن قیام کیا یوں یہ کہ عرب کے پاس یہ سنت تھی کہ جبوقت مرد اپنی عورت کے پاس اسکے پاس میں داخل ہوتا تو تین دن تک قیام کرتا تھا اور ابن سعد نے کہا ہے کہ یہ کہو وہ بن جریر بن حازم نے خبر دی ہے کہ اپنے جیسے حدیث کی کہ میں نے ابو یزید الدہلی سے سنا اودنوں نے کہا اچھا یہ خبر ہوئی کہ حضرت عبداللہ ایک عورت خشعیہ کو پاس آ کر اوسنے اپنی دو وزن انگوٹھ کو بیچ میں ایک ایسا نو روپہ کا روپہ مسلمان تک بلند ہو رہا تھا۔ خشعیہ نے حضرت عبداللہ سے پوچھا کیا تمکو مجھے کوئی خواہش ہو اودنوں نے کہا ہاں گر میں دینی حار سے فلاح ہو جاؤں وہ جو لوگوں کو مجھ سے کہا کر یا پہنچی بی بی حضرت آمنہ کو پاس لے کر خشعیہ یا دانی آپ اس کے پاس گئے اوسنے پوچھا کیا تم میرے

نقل حدیث کی  
۱۲۶۳

پاس سے جانے بعد کسی عورت کے پاس گئے تھے حضرت عبداللہؓ نے کہا ہاں میں اپنی بی بی اپنے پاس گیا تاہم شکے فاطمہؓ نے کہا مجھ کو تسے کوئی حاجت نہیں جو تم ایسے حال میں گئے تھے کہ تمہاری دونوں آنکھوں کے درمیان ایک ایسا نور تھا کہ آسمان تک بلند ہو رہا تھا جبکہ تم نے حضرت آمنہؓ سے صحبت کی وہ نور چلا گیا فاطمہؓ نے حضرت عبداللہؓ سے کہا کہ آمنہؓ کو خبر کر دو کہ تم خیر اہل ارض کیساتھ حاملہ ہوئیں۔ ابن عساکر نے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

بہدقتی اور ابولغیمہ اور ابن عساکر نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ختم میں سے ایک عورت تھی کہ موسوئین سے ایک موسیٰ بن اپنے نفس کو لوگوں کے سامنے پیش کیا کرتی تھی اور وہ حاملہ جمال تھی اور اس کے ساتھ ایک آدمی رہتا تھا اس کو ساتھ لیکر بہرتی تھی گویا وہ اس کو بچتی تھی وہ عورت حضرت عبداللہؓ بن عبدالمطلب کے پاس آئی جبکہ اس نے ان کو دیکھا اس کو ان کے حسن سے تعجب ہوا اس نے انہیں آپ کو ان کے سامنے پیش کیا حضرت عبداللہؓ نے کہا جب تک میں تیرے پاس پلٹ کر آؤں تو اپنی جائے ٹھہری رہو حضرت عبداللہؓ پوراہل کے پاس گئے اور اپنی بی بی کیساتھ صحبت کی اور ان کی بی بی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ حاملہ ہوئیں جبکہ حضرت عبداللہؓ عورت کی طرف پلٹ کر آئے تو اس عورت نے ان سے پوچھا تم کون ہو اور انہوں نے کہا میں وہی شخص ہوں جو تجھے سینے وعدہ کیا تھا اس نے کہا تم وہ نہیں ہو اور اگر تم وہی ہو تو میں نے وہ نور جو تمہاری دونوں آنکھوں کے درمیان دیکھا تھا میں اس وقت اس نور کو نہیں دیکھتی ہوں بہدقتی اور ابولغیمہ نے ابن شہاب سے تخریج کی ہے کہ جبکہ حضرت عبداللہؓ ایسے میں مرو تھے کہ وہی دیکھ گئے کوئی مرد ایسا حسین نہ تھا ایک دن وہ قریش کی عورتوں کے پاس گئے اور ان عورتوں میں سے ایک عورت نے اپنے آپ کو پیش کر دیا کہ میں سے کوئی عورت اس جوان سے نکاح کرے گی کہ اس نور کو لے گی جو ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہے اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک نور بچتی ہوں آپ حضرت آمنہؓ نے نکاح کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاملہ ہوئیں۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے عروہ وغیرہ سے روایت کی ہے اور ابن راویوں نے کہا ہے کہ قتیبہ بنت نوفل و قننہ بن نوفل کی کہنا آدمی کو کہہ سکتی تھی اور ان کو لیت تھی اور ان کی طرف حضرت عبداللہؓ فرماتے تھے کہ آؤ اس سے بلا لیا کہ آپ اس سے بعض حاصل کریں اور اس نے آپ کا کپڑا کھینچ لیا اور کہا کہ میں جاکر تیرے پاس آتا ہوں اور دوڑتے چلے گا کہ یہاں تک کہ حضرت آمنہؓ کو پاس آئے اور ان سے صحبت کی حضرت آمنہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ حاملہ ہوئیں پھر حضرت عبداللہؓ اس عورت کی طرف پلٹ کر آئے اور اس کو منظر پایا حضرت عبداللہؓ نے اس سے پوچھا کہ میں کون ہوں تو نے میرے سامنے پیش کیا یہاں تیری خواہش و میں نے اس سے کہا نہیں آپ ایسے حال میں گئے تھے کہ آپ کو خبر نہ ہو کہ آپ نے حاملہ ہوئے ہیں اور آپ سے



حال میں واپس آئے کہ آپ کے چہرہ میں وہ نور نہیں ہے اور ایک لفظ میں یوں وارو ہے کہ آپ ایسے جمال میں گئے تھے کہ آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور کی چمک اور سفیدی ایسی تھی جیسے گھوڑے کی پیشانی پر ہوتی ہے اور آپ ایسے حال میں واپس آئے ہیں کہ وہ نور اور سفیدی آپ کے چہرہ میں نہیں ہے۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے کلبی کے طریق سے ابوصالح سے اور ابوصالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جس عورت نے حضرت عبداللہ کے روبرو جو شے پیش کی تھی وہ پیش کی تھی وہ عورت ورقہ بن نوفل کی بہن تھی ابن سعد نے کہا کہ بھکو واقدی نے خبر دی ہے کہ مجھے علی بن یزید بن عبداللہ بن وہب بن زعمہ نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے اور ان کے باپ نے اپنی بہن سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ یہ سنتے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت آمنہ حاملہ ہوئیں وہ یہ فرماتی تھیں کہ مجھ کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ میں رسول اللہ کے ساتھ حاملہ ہوئی تھوں اور میں نے حل کی گرائی جیسی عورتیں پانی میں نہیں پانی مگر یہ امر تھا کہ میں اپنے حیض کے بند ہونے کو اوپر سمجھتی تھی اکثر حیض بند ہو جاتا تھا اور پھر جاری ہو جاتا تھا اور میرے پاس ایک آنے والا آیا میں ایسی حالت کے درمیان تھی کہ نہ سو رہی تھی اور نہ جب ابھی تھی اوس آنے والے نے مجھے پوچھا کیا تم کو معلوم ہوا کہ تم حاملہ ہو گئی ہو میں نے کہتی تھی میں نہیں جانتی اوس آنے والے نے مجھے کہا کہ تم اس امت کے سردار اور نبی کے ساتھ حاملہ ہو گئی ہو وہ دن دوشنبہ کا دن تھا پھر اس نے مجھ کو یہاں تک مہلت دی کہ نبوت میرے جننے کا وقت آیا وہی آنے والا میرے پاس آیا اور مجھے کہا یہ کھودا عیدہ بالواحد من شمر کل حاسد) میں اس کلمہ کو کہتی تھی میں نے اس واقعہ کو اپنی عورتوں سے ذکر کیا اور عورتوں نے مجھے کہا کہ اپنے بازو اور گردن میں لوسہ کو باندھ لو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے لوسہ کو اپنے بازو اور گردن میں باندھ لیا میرے جسم پر وہ لوسہ نہیں چھوڑا جاتا تھا مگر کچھ دنوں میں اوس لوسہ کو خود بخود قطع کیا ہوا پانی تھی پہر میں اوس کو اپنے جسم پر نہیں باندھتی تھی۔

ابن سعد نے زہری سے روایت کی ہے کہ اسے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ میں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاملہ ہوئی۔ میں نے آپ کے حمل سے کوئی مشقت نہیں پائی یہاں تک کہ میں نے آپ کو جنا۔

اور ابن سعد نے ابنی جعفر محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ حضرت آمنہ کو ایسے حال میں کہ رسول اللہ کے ساتھ حاملہ تھیں یہ امر کیا گیا کہ تم آپ کا نام احمد رکھیو۔

ابو نعیم نے بریدہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ابن دونون راویوں نے کہا کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خواب میں دیکھا کہ وہ اپنے جسم میں ایک کبوتر کی مانند ایک چوڑا بے سے ایسے حال میں بیدار ہوئیں کہ ان کے سر کے پاس ایک صحیفہ سونے کا رکھا ہوا تھا اور دوسرے لکھا تھا (اعینہ بالواحد من شکر کل جسد وکل خلق را یہ من قائم وقاعد عن سبیل

عائد علی الفساد جہا بہ من نافث او عاقد وکل خلق بار و یاخذ بالمرصاد فی طرق المنوار و انما ہم عنہ باللہ لا اعلی و اعظم منہم بالیہد العلیا و الکف الذی لایری یزالہ فوق ایدہم و حجاب اللہ و ان عاویہم لایطرودہ و لایضروہ فی مقعدہ و لا منام و لا سیر و لا مقام و لا لیلی و لا نالی و لا یام۔

فائدہ۔ ابن سعد نے محمد بن کعب وغیرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد شام کو تجارت کی واسطے گئے تھے شام سے پلٹتے وقت مدینہ منورہ میں اونہوں نے وفات پائی اور اوس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حل تھے اور جس دن حضرت عبداللہ نے وفات پائی اونکی عمر پچیس سال کی تھی و اقدی رحم نے کہا ہے کہ جو اقادیل اور روایات حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی وفات اور عمر کے باب میں ہیں اونہیں یہ قول ثابت ہے۔

فائدہ۔ و اقدی رحم نے کہا ہے کہ ہمارے اور اہل علم کے نزدیک یہ بات معروف ہے کہ حضرت آمنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی اولاد نہیں جنی۔



یہ باب اس بیان میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سال ولادت میں  
اللہ تعالیٰ نے آپ کی اور اپنے شہر کی بزرگی کے سبب سے اصحاب  
فیل کے ساتھ کیونکر معاملہ کیا

ابن سعد اور ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے ابو جعفر محمد بن علی سے روایت کی ہے  
کہ اصحاب فیل محرم کے نصف مہینہ میں آئے تھے واقعہ فیل کے درمیان اور رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے درمیان پچاس راتیں تھیں۔

بہرہی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اصحاب فیل آئے  
یہاں تک کہ جس وقت مکہ کے قریب پہنچے عبدالمطلب نے ان کا استقبال کیا اور ان کے  
بادشاہ سے پوچھا کہ کس غرض سے تو ہماری طرف آیا ہے تو نے کیا کہو ہمارے پاس کیوں  
نہیں بھیجا یا جن چیزوں کا تو ارادہ کرتا ہے ہم ہر ایک شے تیرے پاس لیکر آتے ہیں اس نے  
کہا کہ مجھ کو اس بیت اللہ کی خبر پہنچی ہے کہ کوئی شخص سینہ داخل نہیں ہوتا ہے مگر وہ  
اسن پاتا ہے میں بیت اللہ کے رہنے والوں کو ڈرانے کی واسطے آیا ہوں عبدالمطلب نے  
کہا جن چیزوں کا تو ارادہ کرتا ہے ہم تیرے پاس وہ ہر ایک چیز لاتے ہیں تو پلٹ کے چلا جا  
اوسنے ان چیزوں سے انکار کیا اور بیت اللہ میں داخل ہونا چاہا اور وہ بیت اللہ کی طرف  
چل دیا عبدالمطلب نہیں گئے اور ایک پہاڑ پر کھڑے ہو گئے اور یہ کہاکہ بیت اللہ اور  
اہل بیت اللہ کے ہلاک کرنے والے کے حضور میں حاضر نہ ہونگا پھر انہوں نے یہ  
شعر پڑھا

اللهم لكل امرئ حلالا فامنع حلالا	لا تغلبن محالما حلالا
اے میرے خدا تعالیٰ ہر ایک مہموں کا ایک امر حلال کیا جو ہے تو اپنے حلال کو منع کرادوں لوگوں کا مکہ اور غریب تیرے عذاب اور قوت پر ہر گردن اب نہوگا۔	
اللهم ان فعلت فامر بما بدلت	
اے میرے خدا اگر تو کرتا ہے تو مجھے جس کو ظاہر ہوئی ہے اس کے ساتھ تو حکم دے۔	

دریا کی طرف سے مثل سحاب کے آیا یہاں تک کہ طیرا بابل میں داخل ہوا اور سب کو عصف ماکول کی مثل کر دیا یعنی جیسی کہتی ہو کہ اوس کا دانہ کہا لیا گیا ہوا اور اوس کا بس باقی رہ گیا یا گمانس باقی رہ گئی ہو ایسا کر دیا۔

سعید بن منصور اور بیہقی نے حکم یہ ہے اسد اللہ تعالیٰ کے قول طیرا بابل میں روایت کی ہے کہا ہے کہ بحر کی طرف سے طیرا بابل پیدا ہوئیں اور اوس کے سرورند جانورون کے سرورن کی مثل تھے اس سے پہلے اور اوس کے بعد وہ نہیں دیکھے گئے اور انہوں نے اصحاب فیل کی جلدون میں چھپک کی مثل اثر کیا پہلی بار چھپک وہی دیکھی گئی ہے وہ ہی نشان تھے۔

سعید بن منصور نے سعید بن عمیر اللہی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ اصحاب فیل کو ہلاک کرے تو ان کی طرف طیرا بابل کو بھیجا بحر سے وہ پیدا ہوئے گویا وہ ابلق اباجلین تھیں ہر ایک طائر کے ساتھ تین تین تہر تھے ایک تہر جو پنجہ میں اور دو تہر دو نوں پنجون میں تھے پھر وہ آئیں اور انہوں نے اصحاب فیل کے سرورن پر صفین باندھیں پھر انہوں نے شور کیا اور جو تہرا ونگے پنجون اور جو پنجون میں تھے ڈال دیے کوئی تہرا ایسا نہ تھا کہ کسی مرد پر گرے اگر اوس کے دوسری طرف سے نکل گیا اگر مرد کے سر پر گرے تو اوس کے دیر سے نکل گیا اور اگر جسم میں سے کسی عضو پر گرے تو اوس کی دوسری طرف سے نکل گیا اور اللہ تعالیٰ نے تندہو کو بھیجا اور وہ ہوا طیرا بابل کے پاؤں پر لگی ان کے پاؤں کی شدت اور قوت کو اوس ہوانے اور زیادہ کر دیا جمیع اصحاب فیل ہلاک کر دیے گئے۔

بیہقی اور ابوالخیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ اصحاب فیل آئے یہاں تک کہ مقام صفحہ میں جو حنین اور انصاب حرم کے درمیان ہے اور ترے عبد المطلب اوس کے پاس آئے اور کہا کہ یہ بیت اس کے اللہ تعالیٰ نے اس پر کسی کو سلطان نہیں کیا اصحاب فیل نے کہا کہ جب تک ہم اس کو منہدم نہ کر ڈالیں گے ہم ہٹ کے نہ جائیں گے راوی نے کہا کہ وہ لوگ اپنے کسی فیل کو آگے نہیں بڑھاتے تھے گردہ پیچھے ہٹتا تھا اللہ تعالیٰ نے طیرا بابل کو بلا یا اور ان کو سیاہ تہر

دے گئے کہ اوپر جھگی مٹی تھی جبکہ طیرا بایبل اون لوگوں کے مقابل آئیں تو وہ پتھر اوپر پھینکے انہیں سے کوئی شخص بڑی تہمیداً دسکو خاش پید ہو گئی اور مین سے کوئی انسان اپنی بوست کو نہیں کھلاتا تھا مگر دسکا گوشت گر جاتا تھا۔

ابو نعیم نے وہ سب سے روایت کی ہے کہ اصحاب میں سے ایک شخص نے اپنی بوست کو نہیں کھلتا تھا مگر دسکا گوشت گر جاتا تھا۔

یہ باب اون آیات کے بیان میں ہے کہ جو وقت عبد المطلب نے  
زمرم کو کوہ اوہ آیات ظہور میں آئے تھیں

ابن اسحاق اور سیوطی نے علی ابن ابی طالب رضی سے روایت کی ہے کہ اوس وریان کہ عبد المطلب مقام حجون سورہ سے تھے ایک شخص آیا اوس نے کہا کہ برہ کو کوہ عبد المطلب نے پوچھا یہ کیا چیز ہے وہ کہنے والا اونکے پاس سے چلا گیا جبکہ دوسرا دن ہوا وہ اپنے اوس سونے کی جگہ سورہ سے ایک شخص آیا اور اون سے کہا کہ مفسنونہ کو کوہ عبد المطلب نے پوچھا یہ مفسنونہ کیا چیز ہے وہ شخص اونکے پاس سے چلا گیا جبکہ دوسرا دن ہوا وہ اپنے سونے کی جگہ پر آئے اور سورہ سے ایک شخص آیا اور اون سے کہا کہ خبیہہ کو کوہ اوہون نے پوچھا طیبہ کیا چیز ہے وہ شخص اونکے پاس سے چلا گیا جبکہ دوسرا دن ہوا تو عبد المطلب اپنے سونے کی جگہ پر آئے اور اوسین سورہ سے ایک شخص آیا اور اون سے کہا کہ زمرم کو کوہ اوہون نے پوچھا زمرم کیا چیز ہے اوس شخص نے کہا کہ اوسکا پانی کھینچنے سے کم نہوگا اور نہ اپنی جگہ سے ہٹے گا پھر اوس نے عبد المطلب سے زمرم کی جگہ کی صفت بیان کی یعنی اونکہ یہ تیلایا کہ زمرم فلان جگہ ہے عبد المطلب خواب سے اٹھے اور جس جگہ اوس شخص نے زمرم کی تعریف بیان کی تھی کوہ سورہ سے قریش نے اون سے پوچھا اے عبد المطلب کیا ہے اونہون نے کہا کہ زمرم کے کوہونے کے لیے چھکوا کر کیا گیا ہے جبکہ زمرم گھلا اور لوگوں نے دیکھا کنوان نکل آیا تو اونہون نے کہا اے عبد المطلب تمہارے ساتھ ہمارا ہی حق ہے اسلئے کہ زمرم ہمارا ہی باپ اسمعیل کی پانی

پینے کا کنوان ہے عبد المطلب نے کہا نعرہ تمہارے لئے نہیں ہے تمہارے سوا میں  
 نعرہ کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہوں اور انہوں نے کہا کیا تم اس معاملہ میں ہمسے محاکمہ کرتے ہو  
 عبد المطلب نے کہا بیشک اور انہوں نے کہا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان بنی سعد بن ہزیم کی  
 کاہنہ حکم رہے گی وہ فیصلہ کر دیگی وہ کاہنہ ملک شام کے قریب رہتی تھی عبد المطلب اپنے  
 بہائیوں میں سے ایک گروہ کو لیکر سوار ہوئے اور ہر ایک بطن سے ایک ایک آدمی جو قریش  
 سے تھا اونکا ایک گروہ عبد المطلب کے ساتھ سوار ہوا شام اور حجاز کے درمیان جو زمین تھی  
 وہ بیابان تھی اور شہروں کے بیابان میں سے جبکہ وہ ایک بیابان میں تھے عبد المطلب  
 اور انکے ہم راہیوں کا پانی ختم ہو گیا یہاں تک کہ انہوں نے ہلاکت کا یقین کر لیا پھر انہوں نے  
 اوس قوم کے آدمیوں سے جو انکے ساتھ تھے پانی مانگا اور انہوں نے کہا ہکو قدرت نہیں ہے کہ  
 ہم تمکو پانی بلا دیں اور ہکو اوس مصیبت کی مش کا خوف ہے جو مصیبت تمکو پہونچی ہے عبد المطلب نے  
 اپنے اصحاب سے پوچھا تمہاری کیا رائے ہے اور انہوں نے کہا ہماری کوئی رائے نہیں ہے مگر  
 آپکی رائے کی پیروی عبد المطلب نے کہا میری رائے یہ ہے کہ ہر ایک مرد تم لوگوں میں سے اپنا  
 گھڑ یا کودے جو وقت تم میں سے کوئی مرد مر جائے تو اس کے اصحاب اسکو اس کے گھر پہن  
 ڈال دیں یعنی دفن کر دیں یہاں تک کہ تم میں آخر جو شخص رہے اسکو اسکا ہمراہی دفن کر دے  
 ایک مرد کا جناح ہونا تم سب کے جناح ہونے سے آسان ہے اور سب نے اپنے اپنے گھر پہ  
 کود لیے پھر ان لوگوں نے کہا واللہ ہمارا اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو موت میں ڈالنا ہے  
 ہم زمین پر نہیں چلتے مرنے اور بانی طلب کرتے ہیں شاید اللہ تعالیٰ ہر عجم کے ہکو پانی بلا دے عبد المطلب  
 نے اپنے اصحاب سے کہا کوچ کر دو اور انہوں نے کوچ کر دیا اور عبد المطلب نے بھی کوچ کیا جو وقت  
 عبد المطلب اپنی اونٹنی پر بیٹھے اونٹنی نے اونکے لیجانے میں سرعت کی شیریں پانی کے چٹنے  
 اس کے پاؤں کے نیچے جاری ہو گئے اور انہوں نے اپنی اونٹنی کو بٹھلایا اور انکے اصحاب نے  
 اپنے اپنے اونٹ بٹھلا دئے اور سب نے پانی پیا اور بانی ہبرا اور آدمیوں اور جانوروں کو پلایا پھر

اور انہوں نے اپنے ہر ایہون کو بلایا کہ پانی کی طرف آؤ اللہ تعالیٰ نے ہیکو سیراب کیا ہے وہ لوگ آئے اور انہوں نے پانی بہرا در پیا اور پلایا پھرا دن لوگوں نے کہا کہ اے عبد المطلب تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہارے حق میں فیصلہ کر دیا جسے تمکو اس بیابان میں پانی بلایا ہے البتہ اسی نے تمکو زمزم کا پانی بلایا ہے تم چلو زمزم تمہارا ہے ہم تمسے جھگڑنے والے نہیں ہیں۔

بیہقی نے زہری سے تخریج کی ہے کہا ہے کہ پہلے جو واقعہ عبد المطلب جبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ کا ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ قریش اصحاب فیل سے بہا گئے ہوئے حرم سے نکلے اور اپنے گہر بار سے نکل کے عبد المطلب کو دور ہو گئے عبد المطلب نے کہا واللہ میں اس وقت تک حرم سے ایسے حال میں نہیں نکلونگا کہ اس کے غیر سے عزت کی خواہش کروں عبد المطلب بیت اللہ کے پاس بیٹھ گئے اور انہوں نے یہ دعا مانگی اللهم ان المریمین رحلہ فامنع حلما تک اے میرے اللہ تعالیٰ ہر ایک مرد اپنے رہنے کی جگہ کی حفاظت کرتا ہے وہ غیر کو اپنی جگہ سے روکتا ہے تو اپنے جلال سے غیر کو باز رکھ عبد المطلب اس وقت تک حرم میں ثابت قدم رہے کہ اللہ تعالیٰ نے فیل اور اصحاب فیل کو ہلاک کیا اور قریش پلٹ کر آئے عبد المطلب قریش میں اپنے صبر اور اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے محارم کی تعظیم کی عظیم مرتبہ ہوئے وہ اس حال میں رہا کرتے تھے کہ خواب میں کوئی آیا اور ان سے کہا کہ زمزم کو کو دو کہ شیخ اعظم کا چہ پایا ہوا ہے عبد المطلب خواب سے بیدار ہوئے اور انہوں نے کہا اے میرے اللہ مجھے تو ظاہر کر کہ میں کمان کو دوں او کو دو دوسری بار خواب میں دکھلایا گیا کہ اس تکتہ کو کو دو جو گوبر اور خون کے درمیان ہے جس جاے عزاب اعصم اپنی چونچ سے زمین کو یہ وہ جگہ مقام قریمہ میں بوجا کر مسخ پہروں کے سامنے ہے اسکے سنتے ہی عبد المطلب اوٹ کر گئے یہاں تک کہ مسجد حرام میں پہنچ کے بیٹھ گئے جن نشانیوں کا ادنیٰ نام بیا گیا تھا اونکا انتظار کر رہے تھے پھر انہوں نے مقام حرورہ میں ایک گائے فوج کی اور او کی تھوڑی جان رہی تھی کہ وہ گائے فوج کرنے والے سے قوت ہو گئی اور مسجد میں زمزم کی جگہ ادھر پر موت غالب آگئی وہ گائے اوسی جاے فوج کی گئی اور اس کا گوشہ ت

اوتھا لیا گیا ایک کو آیا وہ اوپر سے نیچے اتر رہا تھا یہاں تک کہ وہ کو گوبر پر اتر آیا اور مقام قریہ نخل کو  
 اوسنے اپنی چونچ سے کرید عبد المطلب یہ واقعہ دیکھ کر کہڑے ہو گئے اور اسے بگاڑ گواہوں نے  
 کہو داا و نکے پاس قریش کے لوگ آئے ادھون نے بوجہ یہ کیا کام ہے عبد المطلب نے کہا میں  
 اس کنوے کو کہو تا ہوں جبوقت کنوے کے کہو نے پر قدرت پانی اور اوپر تکلیف کی شدت  
 ہوئی تو ادھون نے یہ نذر کی کہ اپنے بیٹوں میں سے ایک کو ذبح کر دوں گا کہو نے کہا کہو دا یہاں تک  
 کہ پانی پر پہونچ گئے پانی نکل آیا عبد المطلب نے اس کنوے پر ایک حوض بن لیا اسکو  
 وہ ہر دیتے تھے اور اس حوض سے حاجی لوگ پانی پیتے تھے قریش کے حاسد لوگ رات میں  
 اس حوض کو توڑ ڈالتے تھے عبد المطلب جبوقت صبح کو اٹھتے تو اس حوض کو درست کر دیتے  
 تھے جبکہ قریش نے حوض کے فاسد کرنے میں زیادتی کی عبد المطلب نے اپنے رب سے دعا مانگی  
 خواب میں اونکو دکھایا گیا اور یہ کہا گیا کہ تم یہ دعا مانگو اللہم انی لا اعلمنا لغفل ولکن ہی شارب حل  
 وبل ثم کفیتم اے میرے اللہ تعالیٰ میں زمرم کو غسل کرنے والے کو حلال نہیں کر دوں گا لیکن زمرم  
 پانی پینے والے کیو اسطے حلال ہے اور قہری ہے ہر تو ادنکو کفایت کرے گا عبد المطلب کہڑے ہو گئے  
 جو امر ادنکو خواب میں دکھلایا گیا تھا اس کے ساتھ ادھون نے منادی کر دی ہر پلٹ کر چلے گئے  
 کوئی شخص ادنکے حوض کو فاسد نہیں کرتا تھا مگر اس کے جسم میں کوئی بیماری پیدا ہو جاتی تھی آخر میں  
 لوگوں نے ادنکے حوض کو اور اس سے پانی پلانے کو ترک کر دیا ہر عبد المطلب نے کہا اے میرے  
 اللہ تعالیٰ میں نے اپنی اولاد میں سے ایک کے ذبح کرنے کی تیرے لیے نذر کی ہے میں ادن بیٹوں کے  
 درمیان قرعہ ڈالتا ہوں جس بیٹے کو توجاہ ہے اس کے ساتھ قرعہ نکال۔

عبد المطلب نے ادنکے درمیان قرعہ ڈالا تو قرعہ عبد اللہ کے نام نکلا عبد اللہ س بیٹوں میں  
 عبد المطلب کو زیادہ دوست تھے عبد المطلب نے دعا کی اے میرے اللہ تعالیٰ تجھ کو عبد اللہ  
 زیادہ دوست ہے یا ایک سو اونٹ زیادہ دوست ہیں ہر عبد المطلب نے عبد اللہ اور سوا اونٹوں کے  
 درمیان قرعہ ڈالا تو قرعہ سوا اونٹوں پر نکلا عبد المطلب نے عبد اللہ کی جائے ادن سوا اونٹوں کو



ذبح کیا۔

ابن سعد نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے جبکہ عبدالمطلب نے زمرہم کے کہو نے بنین اپنے اعانت کرنے والوں کی کمی دیکھی تو یہ نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو کامل دس اولاد کو دے دیگا اور میں اونکو دیکھ لوں گا تو اونہیں سے ایک کو ذبح کروں گا جبکہ دس ذکور پورے ہو گئے تو عبدالمطلب نے اون سب کو جمع کیا پہرا بنی نذر سے اونکو خبر کی اونہوں نے قبول کیا اور کہا آپ اپنی نذر وفا کریں اور جو آپ چاہیں وہ کریں عبدالمطلب نے اون سب بیٹوں کے درمیان قرعہ ڈالا قرعہ عبد اللہ کے نام پر نکلا عبدالمطلب نے عبد اللہ کا ہاتھ پکڑا اور اونکو ذبح کرنے کی جاے کی طرف کینچ کرے جارہے تھے اور اونکے ساتھ چہری تھی عبدالمطلب کی بیٹھین رونے لگیں اور اونہیں سے ایک نے کہا کہ اپنے بیٹے کے معاملہ میں اس طور سے عذر کرو کہ آپ کے وہ چھوٹے ہوئے اونٹ جو حرم میں چرتے ہیں اونہیں قرعہ ڈالو عبدالمطلب نے عبد اللہ اور دس اونٹوں میں قرعہ ڈالا اور اس زمانہ میں دس اونٹ دیکھے ہوتے تھے قرعہ عبد اللہ کے نام پر نکلا عبدالمطلب ہر بار قرعہ ڈالتے تھے اور دس اونٹ اونٹ زیادہ کرتے جاتے تھے اور ہر ایک قرعہ عبد اللہ کے نام پر نکلتا تھا یہاں تک کہ سوا اونٹ کامل ہو گئے اور قرعہ اونٹوں پر نکلا عبدالمطلب نے اور اونکے ساتھ آدمیوں نے تکبیر کہی اور اونٹوں کو آگے بڑھا کے ذبح کیا جس شخص نے اول تنہا اونٹ نفس کی دیت سنت کی ہے وہ عبدالمطلب ہیں اونکی یہ سنت قریش اور کل عرب میں جاری ہو گئی اور اس سنت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برقرار رکھا حاکم اور ابن جریر نے اور اموی نے اپنے مغازی میں صنابحی کے طریق سے معاویہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے ایک اعرابی آپکے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں نے گھاس کو خشک چھڑا ہے اور پانی خشک ہو گیا ہے عیال ہلاک ہو گئے اور مال ضائع ہو گیا اے ابن قریحین اللہ تعالیٰ نے آپکو جو غنیمت دی ہے اوسیں سے مجھ کو دیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ ابن قریحین کو سن کر تبسم کیا اور اُسکے اس کلمہ پر

انکار نہیں کیا تو گوشت سے معاویہ سے پوچھا اے امیر المؤمنین دو ذبیح کون ہیں معاویہ نے کہا کہ جسوقت عبدالمطلب کو دھرم کھودنی کے لئے حکم ہوا اور انہوں نے تیرا مانی کہ اگر نرم آزمائی سے کہا جائے گا تو اپنے بیٹوں میں سے بعض کو ذبیح کروں گا جبکہ عبدالمطلب دھرم کے کھودنی سے فارغ ہوئے تو انہوں نے بیٹوں کے درمیان قرعہ ڈالا عبدالمطلب کے دس بیٹے تھے قرعہ عبد اللہ کے نام پر پڑا عبدالمطلب نے عبد اللہ کے ذبیح کرنے کا ارادہ کیا عبدالمطلب کو اونکی ماؤں نے جو بیٹی فخر دم تھی منع کیا اور انہوں نے کہا اپنے رب کو راضی کرو اور اپنے بیٹے کا فدیہ دو عبدالمطلب نے عبد اللہ کے فدیہ میں سونا نقد دے معاویہ نے کہا یہ ایک ذبیح عبد اللہ ہیں اور دوسرے ذبیح اسمعیل علیہ السلام ہیں۔

یہ باب اون معجزوں اور خصائص کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کی رات میں ظاہر ہوئے ہیں

بہت سی اور ابولغیم نے حسان بن ثابت سے روایت کی ہے کہ اسے کہیں ان کا تھا قریب بلوغ کے پہنچ گیا تھا اور میر اسن سات یا آٹھ برس کا تھا جو حیرت دیکھتا اور سنتا اس کو پہچانتا تھا ایک ایک مینے دیکھا کہ شیر بن ایک یہودی صبح کے وقت اپنے حصن پر یا معشر یہودی کے پکار رہا تھا یہودی لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے اور میں سن رہا تھا اون یہودیوں نے کہا تم کو ہلاکت ہو تجھے کیا ہوا ہے کہ پکار رہا ہے اسنے کہا احمد کا وہ ستار کہ اس کے ساتھ وہ ابجی رات پیدا ہوئے ہیں طلوع ہوا ہے۔

بہت سی اور طبرانی اور ابولغیم اور ابن عساکر نے عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میری ماں نے مجھے حدیث کی ہے کہ جس رات میں حضرت آمنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنما میری ماں اون کے جننے کے وقت حاضر ہوئی تھی میری ماں نے کہا کہ آمنہ کے گہر میں کسی شے کو میں نہیں دیکھتی تھی مگر نور نظر آتا تھا اور میں تاروں کی طرف دیکھتی تھی وہ اتنے نزدیک ہو رہے تھے کہ میں یہ کہتی تھی کہ میرے اوپر گر پڑینگے جسوقت حضرت آمنہ نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا حضرت آمنہ سے ایک ایسا نور نکلا کہ آمنہ کا حجرہ اور گہرا دوس سے روشن ہو گیا یہاں تک نور تھا کہ مین نہیں دیکھتی تھی مگر نور کو۔

احمد اور بزرگ اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی اور ابوالنعیم نے عریاض بن ساریہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اوس وقت عبد اللہ اور خاتم النبیین تھا کہ آدم اپنی ہل مٹی میں پڑے ہوئے تھے یعنی پیدا نہیں ہوئے تھے اور میں تمکو اس امر سے خبر دوں گا میرے باپ ابراہیم نے میرے لئے دعا کی تھی اور عیسیٰ علیہ السلام نے میری بشارت دی تھی اور میں اپنی مان کا درخواب ہوں کہ اونہوں نے دیکھا تھا اور ایسے ہی انبیاء کی مائیں خواب دیکھتی ہیں اور یہ امر واقع ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے جو وقت آپ کو جانا تو ایسا نور دیکھا کہ شام کے مکانات اوس نور سے روشن ہو گئے تھے۔

ابن سعد اور احمد اور طبرانی اور بیہقی اور ابوالنعیم نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ آپ کے امر کی ابتدا کیا تھی آپ نے فرمایا کہ میرے باپ ابراہیم علیہ السلام نے میرے لئے دعا کی تھی اور عیسیٰ علیہ السلام نے میری بشارت دی تھی اور میری مان جو وقت حاملہ ہوئیں تو اونہوں نے دیکھا کہ اون سے ایک ایسا نور نکلا کہ اوس نور سے شام کے قصور روشن ہو گئے۔

حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے خالد بن معدان سے اور خالد نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اپنی ذات مبارک سے ہر کوئی خبر کیجئے آپ نے فرمایا میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور عیسیٰ نے میری بشارت دی ہے اور میری مان جو وقت حاملہ ہوئیں تو اونہوں نے دیکھا کہ اوس سے ایک ایسا نور نکلا کہ اوس سے شہر بصرہ جو زمین شام سے ہے روشن ہو گیا (سیوطی فرماتے ہیں میں یہ کہتا ہوں) کہ لفظ حین حلت جو حدیث میں وارد ہے یہ وہ خواب ہے کہ حمل میں سوتے میں واقع ہوا تھا لیکن ولادت کی رات میں جو آپ کی والدہ ماجدہ نے دیکھا تو وہ شہر مدینہ

دیکھا جیسے ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں کہ جب وقت وہ حاملہ ہوئیں  
 انکو کسی نے خبر دی اوسنے کہا گیا کہ تم اس امت کے سردار کے ساتھ حاملہ ہوئی ہو اور اسکی  
 نشانی یہ ہے کہ اوس ہولو کو ساتھ ایسا نور نکلے گا کہ بصری کر تصور کر جو زمین سے ہر ہر دیگا جب وقت وہ پیدا ہوگا تو وہ

ابن سعد اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے کہا  
 کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاملہ ہوئی جب تک میں نے آپکو جنا کوئی کشتت  
 میں نے نہیں پائی جب وقت آپ مجھ سے جدا ہوئے آپکے ساتھ ایسا نور نکلا کہ اوس سے جو شے  
 مشرق سے مغرب تک تھی روشن ہو گئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ  
 زمین پر رکھ کر پیدا ہوئے پھر آپنے ایک مٹی خاک لی اور اسکو پڑی مٹی میں پکڑ لیا اور آسمان کی طرف اپنا سر اٹھا کر دیکھا  
 ابن سعد نے ثور بن یزید کے طریق سے ابو العجفا سے روایت کی ہے اور انہوں نے نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا کہ میری ماں نے جب وقت مجھ کو جنا اور انہوں نے  
 دیکھا کہ امین سے ایک ایسا نور بلند ہوا کہ بصرے کے تصور اوس سے روشن ہو گئے۔

ابو نعیم نے عطاء بن یسار سے عطاء بن مسلم سے ام سلمہ سے روایت کی ہے اور انہوں نے فرمایا کہ جس  
 رات میں آپکو جنا میں ایسا نور دیکھا کہ اوس سے شام کے تصور روشن ہو گئے یہاں تک کہ میں نے انکو دیکھا  
 ابو نعیم نے بریدہ سے بریدہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دانی سے جو نبی سعیدین سے تھیں  
 روایت کی ہے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے دیکھا گویا میرے سامنے سے ایک ایسے نور  
 کی چمک نکلی کہ اوس سے تمام زمین روشن ہو گئی یہاں تک کہ میں نے شام کے تصور دیکھے۔

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ ہر کو عمر بن عاصم الکلابی نے خبر دی عمرو نے کہا ہے  
 ہمام بن ربیع نے اسحاق بن عبد اللہ سے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ جب وقت میں نے آپکو جنا میرے سامنے سے ایسا نور نکلا کہ اوس سے شام  
 کے تصور روشن ہو گئے میں نے آپکو پاکیزہ جنا آپکے ساتھ کوئی آلائش اور پلیدی نہ تھی آپ  
 زمین پر گرے اور آپ زمین پر اپنے ہاتھوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ابن سعد نے کہا کہ ہر کو

سعادۃ العنبری نے خبر دی اور معاذ سے ابن عون نے ابن القبطیہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے میں حدیث کی ہے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا گویا مجھ سے نور کی ایسی چمک نکلی کہ اس سے تمام زمین روشن ہو گئی۔

اور ابن سعد نے حسان بن عطیہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبوت پیدا ہوئے تو آپ اپنی دو وزن ہتیلیوں اور دونوں گھٹنوں پر گرے اور آسمان کی طرف نگاہ اڑھا۔ سنئے سنئے۔

اور ابن سعد نے موسیٰ بن صبیہ سے موسیٰ نے اپنے بہائی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے زمین کی طرف گرے تو اپنے دونوں ہاتھوں پر گرے اور اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھا اٹھاے ہوئے تھے اور آپ اپنے دست مبارک میں ایک مٹھی خاک پکڑ لی بنی نب سے ایک مرد ہوتا اسکو یہ خبر پہونچی جس نے اسکو یہ خبر دی تھی اوسنے اوس سے کہا کہ اگر یہ قال صادق ہوگی تو یہ مولود ضرور اہل روئے زمین پر غالب آئیگا۔

ابونعیم نے عبدالرحمن بن عوف سے اونہوں نے اپنی ماں شفاعت عمر بن عوف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبوقت حضرت آمنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنمنا تو آپ میرے ہاتھوں پر گرے اور آپ نے آواز دی جیسے بچے ولادت کے وقت آواز دیتے ہیں ایک کہنے والے کو میں نے سنا وہ یہ کہتا تھا (رحمک اللہ ورحمک ربک) شفاعت نے کہا جو شے مشرق اور مغرب کے درمیان ہے وہ ہم پر روشن ہو گئی یہاں تک کہ میں نے روم کے بعض قصور کو دیکھا شفاعت نے کہا کہ پہرینے آپ کو لباس پہنایا اور آپ کو ٹاڈیا جھکو کچھ دیر نہیں ہوئی کہ جھکو ٹاڈیا کی اور رعب اور قشعریرہ نے وہی طرف سے ڈھانپ لیا میں نے سنا ایک کہنے والا کسی سے یہ کہتا تھا تو اس مولود کو کہاں لے گیا تھا اوسنے کہا میں اس مولود کو مغرب کی طرف لے گیا تھا اسکے بعد میری وہ حالت بدل گئی پھر رعب اور اندمیری اور قشعریرہ نے بائیں طرف سے

مجھ پر عود کیا نے سنا ایک کہنے والا کسی سے کہتا تھا تو اس مولود کو کہاں لے گیا تھا اوستے کہا مشرق کی طرف لے گیا تھا شفا نے کہا کہ ہمیشہ یہ بات میں اپنے دل سے کہا کرتی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسبوح کیا۔ اسلام لانے میں بنی بنی اول آدمیوں میں تھی۔

ابو نعیم نے عمر بن قتیبہ سے روایت کی ہے عمر نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا ہے اور میرا باپ علم کا ظرف تھا (یعنی بڑا عالم تھا) میرے باپ نے کہا جبکہ حضرت آمنہ کے جننے کا وقت آموچا ہوا اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے فرمایا کہ آسمان کو کل دروازہ کھول دو اور زمین کے کل دروازہ کھول دو اور اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حاضر ہونے کے لیے حکم کیا اور فرشتہ اترے اور بعض فرشتے بعض کو بشارت دیتے تھے اس خوشی سے دنیا کے پہاڑ بڑھ گئے اور دریا جوش مارنے لگے اور دریائی مخلوق کو بشارت دی کوئی فرشتہ باقی نہ رہا مگر وہ حاضر ہوا اور شیطان بکرا گیا اور ستر طوق اوسکو پہناے گئے اور دریاے اخضر کے قعر میں سرنگون ڈالا گیا اور دوسرے شیاطین اور دیون کو طوق پہنائے گئے اور اوسدن عظیم نور کا لباس آفتاب کو پہنایا گیا اور ستر ہزار حورین آفتاب کے سر پر ہوئیں کھڑکی کی گئیں وہ حورین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت یا سعادت کا انتظار کر رہی تھیں اور اللہ تعالیٰ نے اس سہنہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی کی وجہ سے دنیا کی کل عورتوں تک ایسے یہ اذن دیا تھا کہ وہ اولاد کو رے حاملہ ہوں اور کوئی شجر باقی نہ رہا تھا مگر اوسمین پہل آیا تھا اور کسی قسم کا خوف نہ تھا مگر اسن ہو گیا تھا جو وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے کل دنیا نور سے بھر گئی اور ملائکہ نے آپس میں بشارتیں دیں اور ہر ایک آسمان میں ایک ستون بڑھ گیا اور ایک ستون یا قوت کا قایم کیا گیا اور آپ کی ذات مبارک سے وہ ہر ایک ستون سنور ہو گیا آسمان میں وہ ستون مشہور ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماؤ کہ شب معراج میں کیا ہوا آپ شب معراج میں یہ کہا لیا کہ یہ ستون قایم نہیں کئے گئے ہیں مگر آپ کی ولادت کی خوشی کے سبب سے اور جس بات میں آپ پیدا ہوئے اللہ تعالیٰ نے نہر کوثر کے کنارہ پر ستر ہزار درخت مشک اور زعفران کے اوگائے اور اولاد درختوں کے پہلوں کو اہل جنت کا خوراک کر دانا اور اس شب میں کل اہل سموات اللہ تعالیٰ سے

سلامتی کی دعا مانگتے تھے اور کل بت اوندھے ہو گئے تھے لیکن لات اور عزی و دونوں  
 بتوں کا یہ حال تھا کہ وہ دونوں اپنے خزانوں میں سے نکل آئے تھے اور وہ دونوں یہ کہتے  
 تھے قریش کا ہلا ہوا قریش کے پاس امین آیا ہے قریش کے پاس صدیق آیا ہے قریش نہیں جانتے  
 ہیں کہ انکو کیا مصیبت پہنچی ہے اور بیت اللہ کی یہ حالت تھی کہ جوف بیت اللہ سے  
 بہت دُور تک لوگوں نے آواز سنی اور بیت اللہ یہ کہتا تھا کہ اب میرا نور مجھ کو پہنچ دیا جائیگا اب  
 میرے پاس میری زیارت کرنے والے آئیں گے۔ اب میں جاہلیت کی پنجاستون سے پاک ہو جاؤں گا  
 اسے عزی تو ہلاک ہو گیا اور تین دن اور تین راتیں بیت اللہ کا زلزلہ ساکن نہ ہوا یہ پہلی علامت  
 تھی کہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے دیکھی تھی۔

ابونعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ کے حمل کی دلائل  
 میں سے یہ امر تھا کہ قریش کا ہر ایک جو پایہ اس بات میں گویا ہو گیا اور ہر جو پایہ نے کہا کہ رب کہہ۔  
 کی قسم جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حمل ٹھیرا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی امان اور اہل دنیا کو چرخِ نبوت  
 قریش میں کوئی کاہنہ اور عرب کے قبائل میں سے کسی قبیلہ میں کوئی کاہنہ باقی نہ رہی تھی مگر  
 اپنی صاحبہ سے چپا دی گئی تھی یعنی ایک کاہنہ کا دوسری کاہنہ کو علم اور خبر نہ رہی تھی اور ہر ایک  
 کاہنہ سے اس کا علم چھین لیا گیا تھا اور دنیا کے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کا تخت  
 باقی نہ رہا تھا مگر اوند ہوا گیا تھا اور ہر ایک بادشاہ کو لگا ہو گیا تھا اور اسدن بول نہ سکتا تھا اور شرق  
 کے وحشی مغرب کے وحشیوں کی طرف بشارتیں لیکر گئے اور ایسے ہی دریاؤں کے رہنے والے تھے  
 کہ بعض کو بعض بشارت دیتا تھا۔ آپ کے حمل کے مہینوں سے ہر ایک مہینہ میں ایک نذر زمین میں تھی  
 اور ایک نذر آسمان میں یہ تھی کہ اے اہل زمین اور اہل آسمان تم کو بشارت ہو کہ ابوالقاسم کا وہ وقت  
 آگیا کہ وہ ایسے حال میں زمین کی طرف خروج کرے کہ میمون اور مبارک ہو کہ ابن عباس نے  
 کہا ہے کہ آنحضرت صلعم اپنی والدہ ماجدہ کے بطن مبارک میں کامل نو مہینہ رہے آپ کی والدہ ماجدہ  
 کسی قسم کے درد اور بیخ اور آفتوں کے درد کی شکایت نہیں کرتی تھیں اور نہ اس امر کی شکایت کرتی تھیں

جو امر حرامہ عورتوں کو واقع ہوتا ہے آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ نے ایسے حال میں وفات پائی کہ آپ اپنی والدہ ماجدہ کے شکم مبارک میں تھے فرشتوں نے اس وقت جناب کبریا سے عرض کیا اے ہمارے والدہ اور اے ہمارے سید تیرا نبی یتیم رکھیا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا میں اسکا ولی ہوں اور حافظ ہوں اور نصیر ہوں تم اس کے مولد سے برکت حاصل کرو اسکا مولد میمون اور مبارک ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے مولد کی وجہ سے اپنے آسمانوں اور اپنی بہشتوں کے دروازے کھول دیے تھے حضرت آمنہ اپنے نفس شریفہ سے باتیں کرتی تھیں اور یہ کہتی تھیں کہ جیسا کہ رسول اللہ صلعم کے محل سے چھ مہینے گزرے کوئی آنے والا آیا اور اس نے اپنے ہاتھوں سے خواب میں مجھے دیا اور اس نے مجھے کہا اے آمنہ تم کل عالمین کی خیر کے ساتھ حاملہ ہوئی ہو جیسا کہ تم دو گوجو تو اور نکانام محمد رکھو حضرت آمنہ اپنے نفاس کی باتیں کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ جو امر عورتوں کو لاحق ہوتا ہے مجھ کو لاحق ہوا اور قوم سے کسی کو میرے ساتھ علم نہ ہو کہ میری کیا حالت ہے میں نے زلزلہ شدید اور ایسا امر عظیم مناجسٹے مجھ کو ڈرا دیا میں نے دیکھا گو یا ایک سفید طاہر کا بازو میرے قلب پر ملا گیا میرا کل رعب اور کل دھو در جو میں پاتی تھی چلا گیا پھر میں نے مڑ کر دیکھا ایک سفید دودھ کا شربت میں نے پایا میں اس وقت پیاسی تھی میں نے اس شربت کو لے لیا اور اس کو پی لیا پھر مجھے ایک بلند نور چمکا پھر میں نے ایسی دراز کی عورتوں کو دیکھا کہ مثل لمبی کہ جو رکے درختوں کے تھیں گویا وہ عورتیں عبدمنان کی بیٹوں میں سے تھیں انہوں نے مجھ کو گیر لیا تھا ایسی حالت کے درمیان کہ میں اس واقعہ سے تعجب کر رہی تھی یکایک میں نے سفید دیا دیکھا کہ آسمان اور زمین کے درمیان پھیل گیا ہے اور یکایک میں نے سنا ایک کہنے والا یہ کہتا ہے اسکو آدمیوں کی آہوں سے چھپا لو حضرت آمنہ نے فرمایا کہ میں نے آدمیوں کو دیکھا کہ وہاں میں کھڑے تھے اونٹ، ہاتھوں میں چاندی کی ابر لٹین تھیں اور ایک ٹکری طایردن کی میں نے دیکھی کہ وہ سانسے آئی اور طایردن نے میری گود کو ڈھانپ لیا اور طایردن کی چونچیں زمر کی تھیں اور ان کے بازو قوت کے تھے اللہ تعالیٰ نے میری بھر سے پر دے اٹھا دیے تھے اس گھڑی میں زمین کے شارق اور کونکریاں



کو دیکھا اور میں نے تین علم دیکھے کہ وہ قائم کئے گئے ہیں ایک علم مشرق میں تھا اور ایک علم  
 مغرب میں اور ایک علم کعبہ کی پیڑہ پر تھا مجھ کو درودزدہ ہوا میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا جیکہ آپ  
 میرے پیٹ سے باہر نکلے میں نے اونکی طرف دیکھا میں نے آپ کو یکا یک سجدہ میں پایا اپنے اپنی  
 دونوں انگلیوں کو اس طور پر اڈھایا تھا جیسے عاجزی اور زاری کرنے والا اڈھاتا ہے پھر میں نے  
 ایک سفید ابرو دیکھا کہ آسمان سے آیا اور اوسنے آپ کو ڈھانپ لیا اور میرے سامنے سے آپ  
 غائب ہو گئے اور میں نے منادی کرنے والے کو سنا کہ وہ یہ منادی کرتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو شرق اور غرب زمین کا طواف کرو اور آپ کو دریاؤں میں داخل کرو تاکہ اہل دریا آپ کے نام  
 اور آپ کی صفات اور آپ کی صورت سے آپ کو پہچانیں اور اہل دریا یہ جان لیں کہ آپ کا نام دریاؤں میں  
 (داحی) رکھا گیا ہے شرک سے کوئی شے باقی نہ رہے گی مگر آپ کے زمانہ میں منادی جاے گی  
 پھر وہ ابر آپ سے بہت جلد ہٹ گیا یکا یک میں نے آپ کو دیکھا کہ سفید سوف کے پارچہ میں  
 آپ لپٹے ہوئے تھے اور آپ کے نیچے بزرگ ہوتا اور آبدار موتی کی تین کنجیں آپ پر پڑے تھے  
 میں نے یکا یک سنا کوئی کہنے والا یہ کہہ رہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مفاتیح نصرت اور مفاتیح غلبہ  
 اور مفاتیح نبوت لے لیں پھر دوسرا آیا اوس ایر سے گھوڑوں کے ہنہانے کی آواز اور طایرون  
 کے بازوؤں کی حرکت سنی جاتی تھی یہاں تک کہ اوس ایر نے آپ کو ڈھانپ لیا آپ میری آنکھوں سے  
 غائب ہو گئے میں نے منادی کرنے والا منادی کرتا تھا کہ محمد صلعم کو شرق اور غرب اور انبیاء کے  
 پیدا ہونے کی جگہ نمون بہرہ اور ہر ایک روحانی کے رب و ربوہ کہ وہ جن اور انس اور طیر اور درندوں کی  
 نوح سے ہر ایک پریش کرو اور محمد صلعم کو آدم علیہ السلام کی صدا اور نوح السلام کی رقت اور ابرہیم کی خلت اور  
 اسمعیل علیہ السلام کی زبان اور یعقوب علیہ السلام کی بشارت اور یوسف علیہ السلام کا جلال و دراء و کئی آواز اور یوحنا صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا زہر اور عیسیٰ علیہ السلام کا کرم عطا کرو اور انبیاء کے اخلاق میں آپ کو ڈھانپ لو پھر وہ  
 ابر آپ سے ہٹ گیا یکا یک میں نے آپ کو موجود پایا آپ ایک حریر سبز پر پڑے ہوئے تھے کہ وہ لپٹا  
 ہوا تھا اور یکا یک میں نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا تھا واہ واہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کل دنیا پر قبضہ

کر لیا ہے اہل دنیا میں سے کوئی مخلوق باقی نہ رہی مگر آپ کے قبضہ میں داخل ہو گئی اور کیا ایک بیٹے تین شخصوں کو دیکھا اور انہیں سے ایک کے ہاتھ میں چاندی کی ابریق تھی اور دوسرے شخص کے ہاتھ میں سبز زمرہ کا طشت تھا اور تیسرے شخص کے ہاتھ میں سفید حریر تھا اور سنے اوس حریر کو کھولا اور اوس میں سے ایک ایسی آنگوٹھی نکالی کہ دیکھنے والوں کی نگاہوں کو اس کے اسطرغ چکا چونہ ہوتی تھی آپ کو اوس ابریق سے سات بار غسل دیا پھر آپ کے دونوں شانوں کے بیچ میں آنگوٹھی سے ہر لگائی اور آپ کو حریر میں لپیٹ دیا پھر آپ کو اٹھالیا اور ایک ساعت اپنے بازوؤں میں رکھا پھر آپ کو میری طرف پلٹا دیا۔

ابو نعیم نے سند ضعیف کے ساتھ عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ جبکہ حضرت عبداللہ پیدا ہوئے حضرت عبداللہ ہم ہائیون میں زیادہ چھوٹے تھے اس کے چہرہ میں ایسا نور تھا کہ آفتاب کے نور کی مثل روشن ہوتا تھا حضرت عبداللہ کے والد نے کہا کہ اس بڑے کی البتہ بڑی شان ہوگی بیٹے اپنے خواب میں یہ دیکھا ہے کہ اس کے ننہنے سے ایک سپید طائر نکلا اور وہ اوڑا اور شرق اور غرب میں پہونچا پھر وہ طائر پلٹ کے آیا ہاتھ تک کہ وہ کعبہ پر اوڑا کر اکل قریش نے اس کو سجدہ کیا پھر وہ طائر آسمان اور زمین کے درمیان اوڑا میں نبی مخزوم کی کاہنہ کے پاس گیا اوس نے مجھے کہا کہ اگر یہ تمہارا خواب سچا ہوگا تو عبداللہ کی صلب سے ایک ایسا بیٹا پیدا ہوگا کہ اہل مشرق اور مغرب اس کے تابع اور پیرو ہو گئے جبکہ حضرت آمنہ نے رسول اللہ صلیم کو جنائے آمنہ رضی سے پوچھا کہ تم نے اپنے خون کیا امر دیکھا حضرت آمنہ رضی نے کہا جوقت مجھ کو دروزہ ہوا اور مجھ پر امر و شواہو ایسے ایک ایسی آواز اور غوغا اور ایسے کلام کو سنا کہ آدمیوں کے کلام کے مشابہ تھا اور میں نے ایک علم سندس کا دیکھا کہ یا قوت کی شاخ پر تھا اور آسمان اور زمین کے درمیان قائم کیا گیا تھا اور ایسے نور کو میں نے دیکھا کہ اس علم کے سر پر بلند ہو رہا تھا اور آسمان پہونچ گیا تھا اور میں نے ممالک شام کے کل تصور دیکھے کہ شعلہ آتش تھے اور اپنے پاس قطا کا ایک گروہ بیٹے دیکھا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا اور اپنے بازو پھیلا دیئے تھے

اور میں نے تابعہ سعیرہ کو دیکھا کہ وہ گزری اور وہ یہ کہتی تھی کہ تیرے اس فرزند سے بتوں اور کاہنوں نے جو امر دیکھا سعیرہ ہلاک ہو گئی اور بتوں کو ہلاکت ہو چیرا اور میں نے ایک نوجوان کو دیکھا کہ طول قنانت اور شدت سفیدی رنگ میں اتم انسان تھا اوس نے مولود کو مجھ سے لے لیا اور اوس کے منہ میں لعاب دہن ڈالا اوس کے ساتھ سونے کا ایک طاس تھا اوس نے مولود کا پیٹ چیرنے کے طور پر چیرا پھر اوس نے اوس مولود کا دل نکالا اور چیرنے کے طور پر اوس نے اوس کو چیرا اور اوس میں سے ایک سیاہ نقطہ کے طور پر نکالا اور اوس کو پھینک دیا پھر اوس نے سبز حریر کر ایک تیلی نکالی اور اوس کو کھواڑ کا ایک مینے دیکھا کہ اوس میں چھٹکنے کی کچھ سفید دوا تھی اوس کو اوس مولود کے دل میں بھر دیا پھر اوس نے ایک تحصیل سفید حریر کی نکالی اور اوس کو کھواڑ کا ایک مینے دیکھا کہ اوس میں ایک انگوٹھی ہے اوس نے اوس کو ہولود کے شانہ پر انڈے کی مثل وہ مسر لگا دی اور اوس نے ایک قمیص بھپنایا پس یہ وہ ہے جو کچھ میں نے دیکھا دامام سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں کہتا ہوں کہ یہ اثر اور اس اثر کے ماقبل جو وحوشین ہیں ان میں شدید نکارت ہے اور میں اپنی اس کتاب میں ان تینوں حدیثوں سے نکارت میں اشد کوئی حدیث نہیں لایا ہوں۔ اور میرا نفس ان حدیثوں کے لانے سے خوش نہ تھا لیکن میں نے اس امر میں حافظ ابو نعیم کی پیروی کی ہے کہ وہ ان حدیثوں کو اپنی کتاب میں لائے ہیں۔

حافظ ابو ذر کرایچی ابن عائد نے آپ کے پیدا ہونے میں ذکر کیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امہ رضی اللہ عنہا آپ کے پیدا ہونے کے دن کی باتیں کرتی تھیں اور جو امور عجیب ادہنوں نے دیکھے تھے ان کو بیان فرماتی تھیں کہ اس حالت کے درمیان کہ میں تعجب کر رہی تھی ایک مینے تین آدمیوں کو دیکھا مینے یہ کہاں کیا گویا آفتاب اُن کے چہروں سے طلوع کر رہا ہے ایک کے اُتھ میں چاندی کی ابرین تھی اور اوس ابرین میں مشک کی خوشبو کی

مش خوشبو تھی اور دوسرے شخص کے ہاتھ میں سبز نمرود کا طشت تھا اور اس طشت کے اوپر چار جانبین تھیں اور ہر ایک جانب پر ایک روشن ہوتی تھا اور یکا یک بیٹے سنا کہ ایک کہنے والا یہ کہتا تھا کہ اے اللہ تعالیٰ کے حبیب یہ دنیا اور اس کے مشرق اور مغرب اور صحرا اور دریا جس طرف سے تو چاہے اپنے قبضہ میں لے لے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں بیٹی تاکہ دیکھوں طشت کی کس جانب کو آپ نے پکڑا یکا یک بیٹے دیکھا کہ اپنے طشت کے وسط کو پکڑ لیا بیٹے سنا کہنے والا کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ پر قبضہ کیا قسم ہے رب کعبہ کی آگاہ ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو آپ کا قبیلہ کیا ہے اور مبارک مسکن کیا ہے اور بیٹے تیسرے شخص کے ہاتھ میں ایک سفید حریر دیکھا کہ وہ سخت ہنسا ہوا تھا اور اسے اس حریر کو کھولا اور پھیلا یا یکا یک اوسمیں ایک ایسی انگوٹھی موجود پائی لگی کہ اس کے ہر طرف میں ناظرین کی نگاہوں کو چٹکا چوند ہوتی تھی پھر میری طرف وہ آیا اور صاحب طشت نے آپ کو بے لینا اور اس امر بے آپ کو سات بار غسل دیا پھر آپ کے دونوں شانوں کے بیچ میں انگوٹھی سے ایک مہر لگا دی اور آپ کو ایسے حریر میں پٹینا لگا دیا پھر مشک خالص کا ڈورہ بند ہاتھ پڑا دینے آپ کو اٹھایا اور اپنے بازوؤں میں ایک ساعت تک داخل رکھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ وہ رضوان خازن بہشت تھا اور آپ کے گلے میں ایسی بات کہی کہ حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ بیٹے اوسکو نہیں سمجھا اور رضوان نے کہا اے محمد صلعم آپ کو بشارت ہو کہ کسی نبی کا علم باقی نہ رہا مگر آپ کو دیا گیا آپ اوس بے بنوں سے علم میں اکثر ہیں اور قاضی اشجع میں آپ کے ساتھ نصرت کی گنجیاں ہیں آپ کو خوف اور عجب کا لباس پہنا یا گیا ہے کوئی شخص آپ کا ذکر نہ سنے گا مگر اوس کا دل مضطرب ہو جائیگا اور اوس کا قلب خوف کرے گا اگر چہ اوس نے آپ کو بے خلیفہ الہی نہ کیا ہو گا ابن وحیہ نے (متنبر میں) کہا ہے کہ یہ حدیث غریبہ ہے۔

ابن سعد اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی تھا اوس نے مکہ میں سکونت اختیار کی تھی اور وہ مکہ میں تجارت کرتا تھا جبکہ وہ رات تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس دست میں پیدا ہوئے اوس نے قریش کی مجلس میں یہ پوچھا کہ حضور

قریش کیا تم لوگوں میں آجکی رات کوئی مولود پیدا ہوا تو قریش نے کہا دالہد ہکو معلوم نہیں  
 اوس یہودی نے کہا میں تم سے جرات کہتا ہوں اوس کو تم یاد کرو اس رات میں اس است  
 اخیرہ کا نبی پیدا ہوا ہے اوسکے دو وزن شانوں کے بیچ میں ایک علامت ہے اوس علامت  
 میں کثرت سے بال ہیں گویا وہ گھوڑے کی ایال ہے وہ مولود دو راتوں تک دودہ نہ پیئے گا  
 اوسکا سبب یہ ہے کہ جنات میں سے ایک عفریت نے اپنی ایک انگلی اوس مولود کے منہ  
 میں داخل کر دی ہے اور اوسکو دودہ پینے سے منع کیا ہے یہ سکر لوگ مجلس سے متفرق ہو گئے  
 اور وہ لوگ اوس یہودی کے قول سے تعجب کرتے تھے جبکہ وہ لوگ اپنے مکانات کو گئے  
 تو انہیں سے ہر ایک آدمی نے اپنے اہل کو خبر کی انکے اہل نے کہا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب  
 ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اوسکا نام محمد رکھا ہے قوم کے لوگوں نے آپس میں ملاقات کی یہاں تک  
 کہ یہودی کے پاس آئے اور اوس کو خبر کی اوس یہودی نے کہا مجھ کو اپنے ساتھ لے چلو تاکہ میں اس  
 لڑکے کو دیکھوں وہ لوگ اوس یہودی کو لے گئے یہاں تک کہ حضرت آمنہ کے پاس اوسکو داخل کیا  
 اوسنے حضرت آمنہ سے کہا کہ اپنے بیٹے کو ہماری طرف نکالو انہوں نے آپکو نکالا اور لوگوں نے  
 آپکی ہشت مبارک اوسکے سامنے کھولی اوس یہودی نے اوس علامت کو دیکھا جو پشت  
 مبارک پر یہودی دیکھ کر بہوش ہو گیا جبکہ اوسکو اتفاقہ ہوا تو لوگوں نے کہا تجھے انہوں سے تمہکو  
 کیا ہو گیا ہے یہودی نے کہا دالہد نبی اسرائیل میں سے نبوت چلی گئی اے معشر قریش کیا تم اس  
 مولود سے خوشی کرتے ہو آگاہ ہو جاؤ دالہد یہ مولود تمہارے طور سے غلبہ کرے گا کہ اوس غلبہ کی خبر  
 مشرق سے مغرب تک ظاہر ہوگی۔

بہت ہی اور ابن ہشاک نے ابوالحکم التنوخی سے روایت کی ہے کہ جو وقت قریش میں کوئی  
 بچہ پیدا ہوتا تو صبح تک قریش کی عورتوں کو دے دیا جاتا وہ اسپر بہر کی ایک ہانڈی ڈھانپ  
 دیتی تھیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو عبدالمطلب نے آپکو عورتوں کو دے  
 دیا کہ آپ پر ہانڈی ڈھانپ دیں جب عورتیں صبح کو اٹھیں اور آئیں تو انہوں نے دیکھا کہ جو ہانڈی

آپ پر ڈھانچی گئی تھی وہ ہیٹ کے دو ٹکڑے ہو گئی ہے اونہون نے آپکو ایسے حال میں پایا کہ آپکی دونوں آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور آپ نگاہ ادا دہٹاے ہوئے آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے عہد المطلب عورتوں کے لباس آئے عورتوں نے کہا کہ آپکی مثل پہنے کسی مولود کو نہیں دیکھا ہے آپکو اس طور پر پایا کہ جو ہانڈی آپ پر ڈھانچی گئی تھی وہ ہیٹ گئی تھی اور پہنے آپکو ایسے حال میں پایا کہ آپ کی دونوں آنکھیں کھلی تھیں اور نگاہ آسمان کی طرف تھی یہ سنکر عہد المطلب نے کہا اس مولود کی حفاظت کرو میں امید کرتا ہوں کہ مولود خیر کو پہونچے گا جبکہ آپکے پیدا ہونے سے ساتواں دن بھٹا تو عہد المطلب نے آپکی طرف سے ذبیحہ کیا اور قریش کو اس کے کمانے کیلئے دعوت دی جبکہ قریش نے کمانا کہا لیا تو پوچھا اے عہد المطلب تم نے اس مولود کا کیا نام رکھا عہد المطلب نے کہا میں نے محمد نام رکھا ہے قریش نے کہا کہ آپ نے اپنے اہل بیت سے کیوں اعراض کیا اور محمد نام رکھا عہد المطلب نے کہا کہ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ آسمان میں اللہ تعالیٰ آپکی مدح کرے اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق آپکی مدح کرے۔

ابو نعیم اور ابن عساکر نے شعیب بن شریک کے طریق سے محمد بن شریک سے اونہون نے عمر بن شعیب سے عمر نے اپنے باپ سے اونکے باپ نے اونکے دادا سے روایت کی ہے کہ مرطہ بن مرثدہ ایک راہب اہل شام سے تھا اور سکنا نام عیسیٰ تھا اللہ تعالیٰ نے اسکو کثیر علم دیا تھا اور وہ اپنے صومعہ میں ہمیشہ رہا کرتا تھا اور مکہ میں آیا کرتا اور آدمیوں سے ملاقات کرتا اور وہ یہ کہتا تھا کہ اے اہل مکہ قریب میں تم لوگوں میں ایک ایسا مولود پیدا ہوگا کہ عرب اسکو مطیع ہونگے اور وہ حجم کا مالک ہوگا اور یہ اسکا زمانہ ہے جو شخص اسکو پائیگا اور اسکی پیروی کریگا اپنی حاجت کو پہونچے گا اور جو شخص اسکو پائیگا اور اس سے خلاف کریگا وہ شخص اپنی حاجت سے خطا کرے گا خدا کی قسم کبھی میں نے عیش و عشرت اور اس کی زمین کو نہیں چھوڑا اور میں مشقت اور جھوک اور خوف کی سر زمین میں داخل نہیں ہوا مگر اس مولود کی طلب میں مکہ میں کوئی مولود پیدا نہیں ہوتا مگر وہ راہب اسکو پوچھتا تھا وہ یہ کہتا تھا اب تک وہ نہیں آیا جبکہ اسدن کی صبح تھی

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن پیدا ہوئے تو عبد المطلب اپنے گھر سے نکلے اور عیسیٰ راہ کے پاس آئے اور اسکے صدمہ کی جڑ میں کھڑے ہو گئے اور اوسکو پکارا اور سنے پوچھا یہ کون ہے عبد المطلب کے کما میں عبد المطلب ہوں عبد المطلب کو عیسیٰ نے صدمہ کے اوپر سے دیکھ کر کہا تم بھی اوس مولود کے باپ ہو جس مولود کی میں تم سے باتیں کیا کرتا تھا وہ مولود دوشنبہ کو پیدا ہو گیا وہ مولود دوشنبہ کے دن بنی ہو گا۔ اور دوشنبہ کے دن وفات پائے گا اوس مولود کا ستارہ آج کی رات طلوع ہوا ہے اسکی نشانی یہ ہے کہ اس وقت وہ دروشتہ ہے اور وہ تین دن علیل رہے گا پھر وہ عافیت پائے گا آپ اپنی زبان کی حفاظت کرو اس مولود کا احوال کسی سے نہ کہو) اسیلے کہ جیسے اس مولود کے ساتھ حسد کیا جائیگا اوسکی مثل کسی کے ساتھ حسد نہیں کیا گیا ہے اور جیسے اسکے ساتھ بغاوت کی جائے گی ایسی بغاوت کسی کے ساتھ نہیں کی گئی ہے عبد المطلب نے پوچھا اس مولود کی کتنی عمر ہوگی عیسیٰ راہ نے کہا اگر اوسکی عمر دراز ہوگی یا کوتاہ ہوگی وہ ستر برس کو نہ پہنچے گا ستر برس سے کم میں طاق سنون میں ساٹھ برس میں وفات پائے گا کسٹھ برس یا ترسٹھ برس اوسکی امت کی بڑی عمر دن سے ہے راوی نے کہا کہ رسول اللہ کا حمل یوم عاشورا و محرم میں ٹھہرا اور رمضان کی بارہ تاریخ دوشنبہ کے روز پیدا ہوا ابو نعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ عبد جالبیت میں یہ دستور تھا کہ جس وقت رات میں اونکے کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اوسکو ایک برتن کے نیچے ڈال دیتے تھے جب تک صبح نہ ہوتی وہ اوس مولود کو نہیں دیکھتے تھے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو آپکو ہانڈی کے نیچے رکھ دیا جو وقت لوگ صبح کو اٹھے تو ہانڈی کے پاس آئے یکا یک دیکھا کہ ہانڈی دو ٹکڑے ہو کر علیحدہ ہو گئی تھی اور آپکی دونوں انگلیں آسمان کی طرف تھیں لوگوں نے اس واقعہ سے تعجب کیا اور آپ نبی بکر کی ایک عورت کے پاس دودھ پلانے کے لیے بھیج دے گئے جبکہ اوس نے آپکو دودھ پلایا ہر ایک طرف سے اوسکو خیر آئی اور اسکے پاس بکر میں تھیں اللہ تعالیٰ نے اونہیں برکت دی اونہیں نمو ہوا اور زیادہ ہو گئیں۔

ابو نعیم نے داد بن ابی ہند سے روایت کی ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے آپ کے پیدا ہونے سے بلند ٹیلے روشن ہو گئے (یعنی آپ کے انوار اس قدر پہلے کہ اونچے ٹیلے روشن نظر آتے تھے) جو وقت آپ زمین پر گرے تو اپنی دو تہلیلین زمین پر ٹیک دین اور آپ انہی چشم مبارک سے آسمان میں دیکھتے تھے اور ایک موٹی ہانڈی آپ کے اوپر اوندھائی گئی تھی وہ ہانڈی ایسی ہٹی کہ اس کے دو ٹکڑے ہو گئے اور آپ سے علیحدہ ہو گئی۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت آپ کی والدہ ماجدہ نے جنا تو آپ کو ایک ہانڈی کے نیچے رکھ دیا اور وہ ہانڈی ہٹ کے آپ کے اوپر سے علیحدہ ہو گئی حضرت آمنہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی طرف دیکھا آپ نے اپنی آنکھیں کھول دی تھیں اور آپ آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے۔

اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں عکرمہ سے روایت کی ہے کہ ماہِ جماد الثانی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے زمین نور سے منور ہو گئی اور ابلیس لعین نے کہا کہ آج کی رات ایک ایسا لڑکا پیدا ہوا ہے کہ ہمارا مزہ بھرا سکر دینگا اس کے لشکر دن نے اوس سے کہا اگر تو اوس لڑکے کے پاس جائیگا تو اوس کی عقل کو فاسد کر دیگا جبکہ ابلیس لعین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب گیا اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو بھیجا جبریل علیہ السلام نے ایسی ٹھوکری کہ لعین عدن میں جا گرا۔

زبیر بن بکار اور ابن عساکر نے معروف بن خربوذ سے روایت کی ہے کہ ابلیس لعین ساتون آسمانوں میں چلا جاتا تھا جبکہ عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو تین آسمانوں سے روک دیا گیا جو تھے آسمان تک نہیں پہنچتا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو ساتون آسمانوں سے روک دیا گیا راوی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو شنبہ کے دن طلوع فجر کے وقت پیدا ہوئے۔

یہ سبق اور ابو نعیم اور خراطی نے ۵۱۱ھ (۱۱۱۱ھ) میں اور ابن عساکر نے ابو یوب یعلیٰ بن عمر البجلی کے طریق سے فخر دم بن ہانی الخزومی ۵۱۱ھ اور فخر دم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اور ان کی



ڈیڑھ برس کی عمر تھی اور انہوں نے کہا جبکہ وہ رات تھی کہ اوسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا  
 ہوئے ایوان کسریٰ کو زلزلہ ہوا اور اوپر چوہا اگنگوڑی گر گئے اور فارس کی آگ بجھ گئی اور اس سے پہلے جزاہر بس سے نینیں  
 بجھی تھی اور بچہ سادہ خشک ہو گیا جبکہ کسریٰ اصبح کو اٹھا تو اس واقعہ نے اسکو بے قرار کر دیا اس واقعہ پر اس نے  
 اپنے کو شجاع بنا کر صبر کیا جبکہ اسکا صبر منقطع ہو گیا تو اسنے یہ مناسب دیکھا کہ اس واقعہ کو اپنے وزیروں سے چھپائے  
 کسریٰ نے تاج پہنا اور اپنے تخت پر بیٹھا اور وزیروں کو اپنے پاس جمع کیا اور جو کچھ اس نے  
 دیکھا تھا اس سے اسکو خبر کی وہ سب اسی حالت میں تھے کہ کسریٰ کے پاس ایک خط آیا  
 اوسمین لکھا تھا کہ آتشکدہ کی آگ بجھ گئی اس خبر کے سننے سے کسریٰ کو غم پر غم زیادہ ہوا کسریٰ  
 موبدان نے وعادی کہ بادشاہ کے احوال کو اللہ تعالیٰ اچھا رکھے اور یہ کہا کہ میں آجکی رات  
 سخت اونٹوں کو دیکھا کہ وہ عربی گھوڑوں کو کنبچ رہے تھے وجہ بننے سے رگ گیا اور وہ شہر  
 میں منتشر ہو گئے کسریٰ نے پوچھا اے موبدان یہ کیا شے ہوگی موبدان نے کہا کہ عرب کی طرف  
 سے کوئی امر پیدا ہوگا کسریٰ نے نعمان بن المنذر کو لکھا کہ میرے پاس ایک ایسے مرد عالم کو  
 مسجد کے کہ جس چیز کا میں ارادہ کرتا ہوں اس سے پوچھوں نعمان نے کسریٰ کے پاس عید  
 بن عمرو بن حسان انسان کو بھیجا جبکہ عبدالمسیح کسریٰ کے پاس پہنچا تو ملک کسریٰ نے اس سے  
 پوچھا کیا تجھ کو اس چیز کا علم ہے جسکے پوچھنے کا میں تجھے ارادہ کرتا ہوں عبدالمسیح نے کہا  
 بادشاہ جس بات کو مجھ سے پوچھتا ہے اسکی خبر دے اگر مجھ کو اسکا علم ہوگا میں بیان کروں گا  
 ورنہ میں بادشاہ کو اس شخص سے خبر دے گا کہ وہ اسکو جانتا ہوگا کسریٰ نے عبدالمسیح کو خبر دی  
 عبدالمسیح نے کسریٰ سے کہا کہ اسکا علم میرے ماموں کے پاس ہے کہ شام کے بلند مقاموں میں  
 رہتا ہے اسکا نام سطیح ہے کسریٰ نے کہا اسکے پاس جاؤ اور اس سے پوچھو عبدالمسیح نکلا اور  
 سطیح کے پاس پہنچا وہ قریب مرگ تھا اسکو سلام کیا جو وقت سطیح نے عبدالمسیح کا سلام سنا اپنا  
 سر اٹھایا اور کہا عبدالمسیح قوی اور سریع اونٹ پر سطیح کی طرف ایسے حال میں آیا ہے کہ وہ قریب مرگ ہے  
 اے عبدالمسیح تجھ کو بادشاہ نبی ساسان نے ایوان کے زلزلہ کی وجہ سے اور آتشکدہ کی آگ

مجھ جانے کے سبب سے اور موبدان کے خواب دیکھنے سے یہی چاہے موبدان نے ایسے سخت  
 اونٹوں کو دیکھا ہے کہ وہ عربی گھوڑوں کو چلا رہے تھے و جملہ منقطع ہو گیا ہے اور وہ اونٹ عجم کے  
 شہروں میں منتشر ہو گئے جو قوت تلامذت کی کثرت ہو جانے لگی اور صاحب عصا ظہور کر گیا اور سادہ  
 کا دوا دی جاری ہو جائیگا اور سادہ کا بحیرہ خشک ہو جائیگا اور فارس کی آگ بجھ جائیگی تو ملک  
 شام سطح کے لیے شام نہ رہے گا ملک عجم میں سے بادشاہ مرد اور بادشاہ عورتیں کسری کے  
 ایوان کے گنگوڑوں کے حدود کے موافق ملک عجم کے مالک ہونگے اور ہر ایک آنے والی شے  
 آئے گی اس کہنے کے بعد سطح اپنی جگہ میں مر گیا اور عبدالمسیح کسری کے پاس آیا اور اسکو سطح  
 کے بیان سے خبر دی تو شیردان نے سنا کر کہا کہ جب تک ہمارے خاندان سے چودہ مالوک ہونگے  
 اس وقت تک بہت سے امور ہونگے یعنی ابھی بہت زمانہ باقی ہے ہماری سلطنت بہت  
 رہے گی کسری کے خاندان میں سے دس آدمی چار برس میں بادشاہ ہونے اور باقی لوگ حضرت  
 عثمان رضی خلیفہ سوم کے زمانہ خلافت تک بادشاہ ہونے۔

ابن عساکر نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اسکو ہم نہیں پہچانتے ہیں مگر فخر دم کی حدیث  
 سے کہ اونٹوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اور اس حدیث کے ساتھ ابوالیوب البجلی  
 متفق ہے ابن عساکر نے سطح کے ترجمہ میں اپنی تاریخ میں ایسا ہی کہا ہے اور ابن عساکر نے عبدالمسیح  
 کے ترجمہ میں کہا ہے اسکے بعد کہ اس حدیث کی تخریج اس طریق سے کی ہے اور اس حدیث  
 کو معروف بن خربوذ نے بشر بن تیم الملکی سے روایت کیا ہے کہا ہے جبکہ وہ رات تھی کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اس رات میں پیدا ہوئے اور باقی حدیث کو اس حدیث کے مثل ذکر کیا ہے  
 (امام سیوطی کہتے ہیں میں یہ کہتا ہوں) کہ اس طریق سے اس حدیث کو عبدان نے کتاب الصبیحہ  
 میں روایت کیا ہے اور ابن حجر رحمہ نے اصحاب میں کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

حزائلی نے (ہو واقف) میں اور ابن عساکر نے عروہ سے یوں روایت کی ہے کہ ایک گروہ  
 قریش میں سے جن میں سے درقین نوفل اور زید بن عمرو بن نفیل اور عبید اللہ بن نجشس

اور عثمان بن الحویرث ہے اپنے بت کے پاس تھے وہ اس کے پاس حج ہوا کرتے تھے ایک رات اس بت کے پاس گئے اور اسکو منہ کی بل اندھا دیکھا اوہنوں نے اس امر کو اوپر سمجھا اوہنوں نے بت کو لیا اور اسکو جن حال پر پہنچا تھا کہ وہ دیا کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ وہ نہایت عرصے منقلب ہو گیا اون لوگوں نے پھر اسکو پہلی حالت پر پہنچا دیا۔ تیسری بار پھر اندھا ہو گیا عثمان بن الحویرث نے یہ دیکھ کے کہا کہ تحقیق یہ کوئی ایسا امر ہے کہ حادث ہوا ہے اور یہ واقعہ اس رات میں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات میں پیدا ہوئے عثمان نے یہ اشعار کہے

ایا صنم العید الذی صف حولہ	صنادید وفد من البعید ومن قرب
اے عید کہ وہ منم جیسے اطراف صف باندھی ہے اون سرداروں نے کہ دور اور نزدیک سے آئے ہیں	
تنگس مقلوب یا فما ذاک قل لسا	اذاک شے ام تنگس للعلب
تو اندھا ہو گیا ہے ایسے حال میں کہ تیرا سر نیچے ہے اور پاؤں اوپر بہت تری کیا حالت ہے تو مجھے کو کسی شے نے تھکوا یا ہونچائی ہے یا تو مہو و لعب کی وجہ سے اندھا ہو گیا ہے	
فان کان من ذنب اسانف اتنا	نیو باقرار و نلوی عن الذنب
اگر یہ تیرا اندھا ہونا ہمارے کسی گناہ کی وجہ سے ہے تو ہم اقرار کرتے ہیں اور اپنے گناہ سے اعراض کرتے ہیں	
وان کنت مغلوبا تنکست ساغرا	فما انت فی الادثنان بالسید الرب
اگر تو مغلوب ہو گیا ہے اور ذلت سے مغلوب ہو گیا ہے تو تو بتوں میں سردار اور رب نہیں ہے۔	
عروہ نے کہا کہ اون لوگوں نے بت کو لیا اور اس کے حال پر پہنچا دیا جبکہ وہ سید ہوا ہو گیا اون لوگوں کو بت کے اندر سے ہاتھ نے بلند آواز سے پکارا اور وہ یہ اشعار کہہ رہا تھا	
تروی لمو لودا نارت بنو رہ	جميع خباج الارض بالشرق والغرب
گر گیا ہے اس مولود کی وجہ سے جس کے نور سے روشن ہو گئی ہیں سب راستے روی زمین کے شرق اور مغرب	
وخزت له الادثنان طرا و اعدت	قلوب لمو الک الارض طرا من العرب
اور دس مولود کی وجہ سے جميع بت گریڑے ہیں اور روئے زمین کے کل بادشاہوں کے دل عرب سے کاتب گئے ہیں	

وَنَارُ جَمِيعِ الْفَرَسِ بَاخْتٍ وَظَلَمَتْ	دَقِپَاتِ شَاهِ الْفَرَسِ فِي عَظْمِ الْكُرْبِ
اور کل فاس کی نگاہوں سے بھونک گئی اور تاریک ہو گئی ہے اور فاس کا بادشاہ اعظم سختیوں میں مبتلا ہو گیا ہے	
وَصَدْرَتْ عَنِ الْكُهَّانِ بِالْغَيْبِ حَبْنَا	فَلَا تَجْبِرْ مِنْهُمْ حَقَّ وَلَا كَذِبَ
کا ہونے کے پاس جو ان کے جنات غیب کی خبریں لاتے تھے وہ رک گئے اور جنات میں سے کوئی سچ اور جھوٹ کا تمیز نہیں ہے	
فِيَالِ قِصَى اَوْجُو اَعْنِ صَنَدًا لِّكَلِمٍ	وَهَبُوا اِلَى الْاِسْلَامِ وَالْمَنْزِلِ الرَّحْبِ
اے آلِ قصی تم اپنے مگر امیوں سے بٹلو۔ اور اسلام اور وسیع منزل کی طرف چلو	

خزاعی نے ہشام بن عروہ کے طریق سے روایت کی ہے ہشام نے اپنے باپ عروہ سے عروہ نے ہشام کی دادی اسمائت الیہا بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ زید بن عمرو بن نفیل اور درقہ بن نوفل دونوں یہ ذکر کیا کرتے تھے کہ وہ دونوں اسکے بعد کہ برابر رہے کہ سے بٹ کے گیا نجاشی کے پاس گئے اور انہوں نے کہا جبکہ ہم نجاشی کے پاس داخل ہوئے تو نجاشی نے کہا اے قریشیو تم مجھے سچ کہو کیا کوئی ایسا مولود تم لوگوں میں پیدا ہوا ہے کہ اس کے باپ کے ذبح کا ارادہ کیا تھا اور اس پر قرعہ ڈالا گیا اور وہ سلامت رہا اور اس کی طرف سے کثیر اونٹ ذبح کئے گئے تھے کہا بیشک ایسا ہوا ہے نجاشی نے پوچھا کیا تم دونوں کو اس کا علم ہے کہ وہ کہاں گیا ہے مجھے نجاشی سے کہا کہ اس نے ایک عورت سے بیاہ کیا ہے اس کا نام آمنہ ہے اس کو حائلہ چھوڑا ہے اور وہ مکان سے کہیں گیا ہے نجاشی نے پوچھا کیا تم کو معلوم ہے کہ وہ عورت جنی یا انہیں ورقہ نے کہا اے بادشاہ میں تجھ کو خبر دیتا ہوں کہ ہمارا بت جو تھا میں ایک رات اس کے پاس تھا اس کے درمیان سے یکایک بنے تاکہ ہاتھ یہ شعر پڑھتا تھا ۵

وَلَدَ النَّبِيِّ قَدَرْتُ الْاَمْلَاكَ	نَامِي الضَّلَالِ وَادْبَرُ الْاَشْرَاكِ
پیر وہ بت اور نہ ہو گیا اسکے بعد زید نے کہا کہ اس خبر کی مثل میرے پاس بھی خبر ہے ای بادشاہ اسی رات کی مثل ایک رات تھی کہ میں اپنے گھر سے نکلا یہاں تک کہ میں جبل البقیس کے قریب گیا ایک ایک نے ایک مرد کو دیکھا کہ وہ آسمان پر سے اتر رہا ہے اسکے دو سبز بازو ہیں وہ مرد البقیس پہاڑ پر ٹھہرا پھر وہ مشرق بہکے ہوا اور اس نے کہا شیطان ذلیل اور خوار ہو گیا اور تل	

ہو گئے اور امین پیدا ہوا پیراؤسنے ایک کپڑے کو چاؤ اسکے پاس تھا پتلا یا اور اس کپڑے کو مشرق اور مغرب کی طرف جب کھلایا مینے اس کپڑے کو دیکھا جو شے آسمان کے نیچے تھی اوسنے اسکو گمیر لیا اور ایک ایسا نور بلند ہوا قریب تھا کہ میری بینائی کو لے جائے اور جو امر مینے دیکھا اوسنے مجھکو ڈرا دیا اور ہاتھ لے اپنے دونوں بازو ہلائے یہاں تک کہ وہ کعبہ پر اتر اوسنے ایسا نور بلند ہوا کہ اوس سے تمام روشن ہو گیا اور اوسنے کہا زمین پاک ہو گئی اور اوسکی روشنی غالب ہو گئی اور اوسنے اون بتوں کی طرف جو کعبہ پر تھے اشارہ کیا وہ کل بت گر گئے سچاشی نے سنکر کہا تمہارا سہلا ہو مجھکو جو حادثہ اور مصیبت پہنچی مین تم دونوں کو اوس سے خبر دیتا ہوں تنہ جس رات کو ذکر کیا مین اوسی رات مین اپنے قہر مین خلوت کے وقت تھا میرے سامنے زمین سے ایک سر اور گردن نکلی وہ سر یہ کہتا تھا کہ اصحابِ نبیؐ پر ہلاکت نازل ہوئی اور نکو طیرا بایں نے ایسے بہتر دن سے سنگسار کیا کہ سحیل سے ہین اترم جو سرکش اور مجرم تہادہ ہلاک ہو گیا وہ نبی کہ امی اور حرمی اور مکی ہے پیدا ہوا جسے اوسکے حکم کو مانا وہ سعید ہوا اور جسے اوسکے حکم سے انکار کیا وہ دشمن ہوا یہ کہنے وہ گردن اور سر زمین مین داخل ہو گیا اور غائب ہو گیا مینے شور کرنا چاہا مجھکو کلام کرنے کی طاقت نہیں ہوئی مینے کہڑے ہونے کا ارادہ کیا مجھکو کہڑے ہونے کی طاقت نہ ہوئی میرے پاس میرے گھر کے لوگ آئے مین نے اون سے کہا کہ حبشیوں کو میرے سامنے نہ آنے دو اونہوں نے میرے پاس آنے سے اون لوگوں کو روک دیا پھر میری زبان کسل گئی مین باتیں کرنے پر قادر ہوا اور میرے پاؤں کسل گئے مجھکو چلنے پھرنے پر قدرت ہو گئی۔

یہ باب اس آیت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ختمہ

کئے ہوئے اور ناف بریدہ پیدا ہوئے

طبرانی نے اوسط مین اور ابو نعیم اور خطیب اور ابن عساکر نے مختلف طریقوں سے اس پر

اسے انراش نے نبی صلعم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ میری بزرگی اللہ تعالیٰ کے نزدیک جوتے اوس سے یہ امر ہے کہ میں ختنہ کیا ہوا پیدا ہوا اور میری شرمگاہ کسی نے نہیں دیکھی اس حدیث کو ضیاء نے (مختارہ) میں صحیح کہا ہے اور ابن سعد نے کہا ہے کہ ہکمو یونس بن عطاء نے خبر دی ہے یونس نے کہا مجھے حکم بن ابان العدنی نے حدیث کی ہے حکم نے کہا ہم سے حکم بن ابن عباس رض سے روایت کی ہے۔ ابن عباس رض نے اپنے باپ عباس بن عبدالمطلب سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کئے ہوئے آئے اور ناف بریدہ پیدا ہوئے اس امر نے عبدالمطلب کو تعجب میں ڈالا نبی صلعم نے عبدالمطلب کے پاس خط پایا اور عبدالمطلب نے کہا کہ میرے اس بیٹے کی البیڑی شان ہوگی سبقتی اور البو نعیم اور ابن عساکر نے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

ابن عدی اور ابن عساکر نے عطاء کے طریق سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کئے ہوئے آئے اور ناف بریدہ پیدا ہوئے۔

ابن عساکر نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کئے ہوئے پیدا ہوئے۔

ابن عساکر نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کئے ہوئے آئے اور ناف بریدہ پیدا ہوئے حاکم نے (مسند رک) میں کہا ہے کہ متواتر احادیث یونس داروہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کئے ہوئے پیدا ہوئے اور ابن وریک (روشح) میں یہ ہے کہ ابن ابکلی نے کہا ہے ہکمو لعبد الاحباب سے یہ خبر پہنچی ہے اور انہوں نے کہا کہ ہم اپنی بعض کتابوں میں یہ پاتے ہیں کہ آدم علیہ السلام ختنہ کئے ہوئے پیدا ہوئے اور ان کے بعد بارہ انبیاء انکی اولاد سے ختنہ کئے ہوئے پیدا ہوئے اور ان سب انبیاء سے آخر محمد صلعم ہیں وہ انبیاء ہیں حضرت شیث اور ادریس اور یحییٰ اور یونس اور یوسف اور یونس اور موسیٰ اور سلیمان اور عیسیٰ اور ہود اور صلح صلی اللہ علیہ وسلم اجمعین۔

طبرانی نے اوسطین اور البو نعیم اور ابن عساکر نے ابوہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ختنہ اس وقت کیا تھا جو وقت آپ کے قلب مبارک کو پاک کیا تھا۔

## یہ باب اس خصوصیت کے بیان میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گوارہ میں چاند سے باتیں کرتے تھے

بیہقی نے اور صابونی نے اپنی کتاب (ماؤتین) میں اور خطیب اور ابن حسا کرنے اپنی  
اپنی تاریخین حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت کی ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کی نبوت کی امارت نے مجھ کو آپ کے دین میں داخل ہونے کے لئے بلایا  
میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنے گوارہ میں چاند سے باتیں کرتے تھے اور آپ اپنی انگشت مبارک  
سے چاند کی طرف اشارہ فرماتے تھے جس طرف آپ چاند کو اشارہ فرماتے وہ اس طرف جبک  
جاتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا اور  
مجھ کو رونے سے بہلاتا تھا اور جبروت چاند عرش کے نیچے سجدہ کرتا میں اس کی آواز کو سنتا تھا۔

بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث کے ساتھ احمد بن ابراہیم الجبلی منفرد ہے اور وہ مجہول ہے  
اور صابونی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد اور متن غریب ہے اور یہ حدیث معجزات میں جن پر

## یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گوارہ میں کلام کرتے تھے

حافظ ابو الفضل بن حجر نے (شرح بخاری) میں کہا ہے کہ سیر واقدی میں ہے کہ نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اول پیدا ہونے کے وقت میں کلام کیا ہے اور ابن سبع نے (خصائص) میں  
یہ ذکر کیا ہے کہ آپ کا جہول ملائکہ کے جہلانے سے مجھوتا تھا اور آپ نے اول بار جو کلام کیا ہے  
وہ یہ تھا اللہ اکبر کبیر اور الحمد للہ کثیر۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اول آیات  
اور معجزات کے بیان میں ہے جو آپ کے سیر خوارگی کے

## زمانہ میں ظاہر ہوئے ہیں

ابن اسحاق اور ابن راہویہ اور ابو یعلیٰ اور طبرانی اور بیہقی اور ابوالنعیم اور ابن عساکر نے  
عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے طریق سے روایت کی ہے کہ حلیمہ بنت ابی اسحاق رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس والدہ سے حدیث کی گئی ہے جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا حلیمہ رضی  
لہا عنہا کہ میں نبی سعد بن کبر کی عورتوں کے گردہ میں مکہ کو آئی تھم سب عورتیں شیر خواجہوں کی تلاش  
تحت سالی میں کرتی تھیں میں نے اپنی گدھی پر آئی اور میرے ہمراہ میرا لڑکا تھا اور ہماری ایک اونٹنی تھی  
خدا کی قسم ایک قطرہ دودھ نہیں دیتی تھی ہم تمام رات مع اپنے اوس لڑکے کے نہیں سوتے  
تھے وہ اتنا دودھ میری چھاتی میں نہیں پاتا تھا کہ اوس کو بچے پر دے دیتا اور نہ ہماری اونٹنی میں  
اتنا دودھ تھا کہ اوس کو خدا ہوتی تھم کہ میں آئے خدا کی قسم ہماری سات والی عورتوں میں  
سے کسی عورت کو میں نہیں جانتی مگر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے سامنے پیش کئے  
گئے اور حیووت یہ کہا گیا کہ یہ یتیم ہیں اوس عورت نے آپ کے دودھ پلانے سے انکار کیا خدا کی قسم  
میرے ہمراہ عورتوں میں سے میرے سوا کوئی عورت باقی نہ رہی مگر اوس نے ایک شیر خواجہ بچہ لیا  
جب کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بچہ بنایا میں نے اپنے شوہر سے کہا خدا کی قسم  
میں اس امر کو مکروہ سمجھتی ہوں کہ اپنی عورتوں کے ساتھ واپس جاؤں اور میرے ساتھ کوئی  
شیر خواجہ بچہ نہ ہو میں اوس یتیم کے پاس ضرور جاؤنگی اور اوس کو ضرور لوں گی میں گئی اور میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو لے لیا میں نے کچھ تامل نہ کیا مگر آپ کو لے ہی لیا اور آپ کو اپنے کجاوہ کے پاس لے  
میری چھاتی آپ کے سامنے جو کچھ دودھ تھا اذکار لائی آپ نے دودھ پیا اور سیراب ہو گئے اور آپ کی  
رضاعی بہائی نے دودھ پیا وہ بھی سیراب ہو گیا اور میرا شوہر اوس اونٹنی کی طرف کھڑا ہوا ایک لک  
اوس کو دیکھا کہ اوس کے تھنوں میں دودھ ہوا ہے میرے شوہر نے جتنا دودھ پیا اتنا دودھ پیا اور میں نے  
دودھ پیا یہاں تک کہ ہم سیراب ہو گئے اور ہم اسی طرح رات میں رہے میرے شوہر نے مجھے کہا اے  
حلیمہ خدا کی قسم میں دیکھتا ہوں کہ تو نے مبارک جان کو لیا ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ میں نے



جس وقت اس بچہ کو لیا ہم اس رات میں اوسکے سبب سے خیر اور برکت کے ساتھ ہے ہے حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 بہن آپکی جسکے اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمارے لئے خیر کو زیادہ کرتا تھا پر ہم کہہ سے ایسے حال میں نکلے  
 کہ اپنے شہر دن کی طرف پلٹنے والے تھے خدا کی قسم میری گدہی نے قافلہ کو پیچھے چھوڑ دیا  
 یہاں تک کہ میری گدہی کے ساتھ کوئی گدہا نہ ہوا اور سب پیچھے رہ گئے میرے ہمراہی عورتیں  
 مجھ سے کہتی تھیں تجھ پر افسوس ہے کیا تیری یہ دہی گدہی ہے کہ تو ہمارے ہمراہ اور سوار ہو کے  
 نکلی تھی میں کہتی تھی بیشک واللہ دہی گدہی ہے وہ عورتیں کہتی تھیں واللہ اس گدہی کی  
 عجیب شان ہے یہاں تک کہ ہم سب عورتیں سرزمین بنی سعد میں آگئیں اللہ تعالیٰ کی زمین  
 میں سے کسی زمین کو میں سرزمین بنی سعد سے زیادہ قحط ناک نہیں جانتی تھی میری بکر مین  
 چرنے کیلئے چھوڑ دیجاتی تھیں اور شب کو ایسے حال میں آتی تھیں کہ اذ نکا پیٹ بہرا ہوا اور دودھ  
 سے بہری ہوتی تھیں ہم تھے اور ہماری بکر مین تھیں کہ خوب دودھ دیتی تھیں اور ہم کہاتے  
 پیتے تھے اور ہمارے اطراف میں کوئی شخص نہ تھا کہ اوسکی بکری ایک قطرہ دودھ دیتی اور لوگوں  
 کی بکر مین رات کے وقت بہو کی آتی تھیں وہ لوگ اپنے چرواہوں سے کہتے تھے تمہارا بہلا ہوا  
 تم دیکھو جس جگہ حلیمہ کی بکر مین جرتی ہیں اپنی بکریوں کو اور بکریوں کے ساتھ چرنے کو چھوڑ جس  
 جگہ میری بکر مین جرتی تھیں وہ چرواہے میری بکریوں کے ساتھ اذ نکا کی بکریوں کو چراتے تھے  
 شب کے وقت اذ نکا کی بکر مین بہو کی آجاتی تھیں اور مین دودھ کی کوئی بوند نہ ہوتی تھی اور میری  
 بکر مین رات کو ایسے حال میں آتی تھیں کہ اذ نکا پیٹ بہرا ہوتا اور وہ دودھ سے بہری ہوتی تھیں  
 اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمکو اپنی برکت دکھاتا تھا اور ہم اوس برکت کو پہچانتے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ  
 صلعم دو برس کے ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شباب سے اس طور سے بڑھتے تھے  
 کہ اور لڑکوں کو ویسا شباب نہوتا تھا خدا کی قسم آپ دو برس کو نہیں ہو بچے تھے کہ آپ ایسے  
 لڑکے ہو گئے تھے کہ آپکو کمانے پینے کی خوب طاقت ہو گئی تھی ہم آپکو لیکر آپکی والدہ ماجدہ کے پاس  
 آئے اور کہتے آپ مین جو برکت دیکھی تھی اوسکا ہم نقل کرتے تھے یعنی اوسکو ظاہر نہیں کرتے تھے

جبکہ آپکی والدہ ماجدہ نے آپکو دیکھا تھے اوسنے کہا اے بی بی تم کو چھوڑ دو کہ اس سال اور ہم اپنے  
 بیٹے کو نیکر بیٹ جاوین اسلئے کہ دباے مکہ کا ہلکا سپر خوف ہوتا ہے جسے خدا کی قسم ہم آپکی والدہ ماجدہ  
 سے بھی اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ آپکی والدہ ماجدہ نے فرمایا: پناہ لیجاو ادھون نے ہمارے  
 ساتھ آپ کو چھوڑ دیا تھے آپکو دو حمینہ یاتین حمینہ ٹھیرایا آپ اسی حال میں تھے اور آپ  
 اپنے دو دہ شریک بہائی کے ساتھ ہمارے مکانات کے پیچھے ہماری بکریوں میں تھے آپکا  
 دو دہ شریک بہائی ہمارے پاس دوڑتا ہوا آیا اوسنے کہا کہ میرے اوس بہائی قریشی بنتی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو مرد آئے اوسکے جسم پر سفید لباس تھا انہوں نے  
 آپکو لٹایا اور آپکا بیٹ چیر ڈالا یہ سنکے میں اور آپکا رضاعی باپ گھر سے نکل کر آپکی طرف  
 بہا گئے تھے آپکو ایسے حال میں کھڑا پایا کہ آپکا رنگ قہقہا آپکے رضاعی باپ نے آپکو  
 گلے سے لگا لیا اور پوچھا اے میرے پیارے بیٹے تیرا کیا حال ہے آپنے فرمایا میرے  
 پاس دو مرد آئے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے ادھون نے مجھکو لٹایا اور میرا پیٹ  
 چیرا ہر اون دو لون نے اوس سے کچھ لگا لا اور پھینک دیا ہر انہوں نے میرے پیٹ کو  
 پہلی حالت پر بہیر دیا ہم آپکو لیکر لپٹ آئے آپکے رضاعی باپ نے مجھے کہا اے حلیمہ مجھکو  
 یہ خوف ہے کہ میرے بیٹے کو کچھ آسیب ہو گیا ہو تو ہلکا اپنے ہمراہ نے چل قبل اسکے کہ ہم جس چیز  
 کا خوف کرتے ہیں وہ آپ میں ظاہر ہو ہم آپکو آپکے اہل کے پاس پیر دین حضرت حلیمہؓ کہا تھے  
 آپکو سوا کر کیا اور ہم آپکو آپکی والدہ ماجدہ کے پاس لے آئے ادھون نے فرمایا کس سبب سے تم آپکو  
 بلٹا کے لائے کہو تم دونوں آپ پر جرحیں تھیں کہتے کہا ہلکا آپکے تلف ہونے اور آپ پر حوادث زمانہ  
 نازل ہونے کا خوف ہوا آپکی والدہ ماجدہ نے فرمایا وہ کیا امر ہے تم دونوں اپنا دا قصہ سچ کہو آپکی  
 والدہ ماجدہ نے ہلکو چھوڑا یہاں تک کہ تھنے انکو خبر کی ادھون نے سننے کے بعد فرمایا کیا تم دونوں  
 نے آپ پر شیطان کا خوف کیا شیطان ہرگز آپ پر تسلط نہ کرے گا واللہ شیطان کو آپکی طرف راستہ  
 نہیں ہے میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہونے والی ہے کیا میں تمکو اسکی خبر نہ دوں تھے کہا



کہ میں اور آپ کا رضاعی باپ دوڑتے ہوئے گئے ناگاہ چہنچہ آپکو دیکھا کہ آپ پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھے  
ہیں اور آپ تحیر سے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں تبسم فرماتے ہیں اور ہنستے ہیں میں آپ پر  
جبکہ پڑی اور آپکی دونوں آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا اور میں نے کہا میری جان آپ پر  
فساد ہوا آپکو کیا صدمہ ہو بچا آپ نے فرمایا اے امان خیر میں اس گھڑی کھڑا تھا ایک  
تین آدمی آئے ایک کے ہاتھ میں چاندی کی ابریق تھی اور دوسرے کے ہاتھ میں سبز زعفران کا  
تھا برف سے بھرا ہوا تھا انہوں نے مجھکو پکڑا اور مجھکو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے اور مجھکو  
انہوں نے پہاڑ کے اوپر پائینہ طور پر لٹا دیا پھر انہیں سے ایک شخص نے میرا سینہ ناف تک  
چیرا اور میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا سینہ چاک ہو مجھکو محسوس ہوا اور نہ کسی قسم کا مجھکو مدح و  
ہوا بچا اور اس نے اپنا ہاتھ میرے پیٹ کے اندر ڈالا اور میرے پیٹ میں جو آنتیں اور جو چیزیں  
تھیں وہ نکالیں اور انکو اس برف سے دھویا جو ہمراہ تھا اور اچھے طور سے انکو دھویا پھر دن  
سب چیزوں کو سینہ کے اندر ویسا ہی رکھ دیا جیسی کہ تھیں اور دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے  
اول شخص سے کہا تم ہٹ جاؤ جو حکم خدا نے تمکو کیا تھا تنہے پورا کر دیا وہ دوسرا آدمی میرے قریب  
آیا اور اس نے اپنا ہاتھ میرے پیٹ کے اندر ڈالا اور میرا دل نکالا اور اسکو چاک کیا اور زمین  
سے ایک سیاہ نمک لگا لاکہ خون سے بھرا تھا اور اسکو پھینک دیا اور مجھ سے کہا اے اللہ تعالیٰ  
کہ جلیب تمہارے قلب مبارک سے یہ شیطان کا حصہ تھا پھر اسکو اس شے سے بہرہ  
کہ اس کے ساتھ تھی اور میرے دل کو اسکی جا بے بہرہ رکھ دیا پھر اس پر نور کی مہر لگادی میں  
اس وقت اس وقت خاتم کی ٹھنک اپنے تمام رنگوں اور جوڑوں میں پاتا ہوں اس کے بعد تیسرا شخص  
کھڑا ہوا اور اس نے دونوں سے کہا تم دو رہٹ جاؤ تمکو اللہ تعالیٰ نے جو حکم آپ کے معاملہ میں  
دیا تھا تنہے اسکو پورا کر دیا وہ تیسرا شخص میرے قریب آیا اور اس نے اپنے ہاتھ کو شروع سینہ  
سے انتہائے ناف تک پھیرا اور کہا کہ آپکو آپکی امت کے دل آدمیوں کے ساتھ وزن کرواؤ  
نے مجھکو وزن کیا میں اون سے بہاری نکلا پھر اس نے کہا آپکو چھوڑ دو اگر آپکو آپکی کل امت کیساتھ

وزن کر کے تب بھی آپ اذن سے بیماری ہونگے پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور اس نے مجھ کو نہایت پاکیزہ طور پر اوٹھایا اور مجھ پر وہ سب جو تک گئے اور میرے سر پر اور آنکھوں کے درمیان پوسہ دیا اور مجھے کہا اے اللہ تعالیٰ کے حبیب آپ ہرگز خوف نہ کریں اور اگر آپ یہ جان لینگے آپ کو کچھ خیر کا کیا ارادہ کیا جاتا ہے تو آپ کی آنکھیں ضرور ٹھنڈی ہو جائیں گی اسکے بعد انہوں نے مجھ کو میری اس جگہ بیٹھا چھوڑ دیا پھر وہ اوڑنے لگے اور آسمان کے مقابل پہنچ گئے حلیمہؓ نے کہا کہ میں نے آپ کو اوٹھایا اور آپ کو بنی سعد کے مکان فون بین لائی آدمیوں نے مجھے کہا کہ آپ کو کاہن کے پاس لیجا دیتا کہ وہ آپ کو دیکھے اور آپ کی دوا کرے آپ نے فرمایا جو چیز تم ذکر کرتے ہو میرے ساتھ کچھ نہیں ہے یعنی کوئی بیماری اور کہہ نہیں ہے میں اپنے نفس کو سلاست دیکھتا ہوں اور اپنے دل کو صحیح پاتا ہوں آدمیوں نے مجھے کہا آپ کو جنون ہو گیا ہے یا جن سے صدمہ پہنچا ہے وہ لوگ میری رائے پر غالب آئے میں آپ کو کاہن کے پاس لے گئی اور ادنیٰ ردبر دینے قصہ بیان کیا ہے کاہن نے کہا مجھ کو چھوڑ دین خود آپ سے سنون گا اسنے کہہ کر ہلکا اپنے معاملہ میں تم سے زیادہ بصیرت رکھتا ہے اوس نے آپ سے کہا اے لڑکے کلام کر اپنے اپنا قصہ اول سے آخر تک کہا کاہن کو دے کے اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا اور اس نے بلند آواز سے یوں پکارا یا للعرب من شر قد اقرب اور کہا اس لڑکے کو قتل کر ڈالو اور اسکے ساتھ مجھ کو بھی قتل کر ڈالو اگر تم اس لڑکے کو زندہ چھوڑ دو گے اور یہ بڑبڑا کر پورا مرد ہو جائیگا تو تمہاری عقلوں کو سبک اور حقیر کر دیگا اور تمہارے دینوں کی تکذیب کر لیگا اور تم کو اس رب کی طرف بلائیگا کہ تم اس کو نہیں پہچانتے ہو اور تم کو ایسے دین کی دعوت دیگا کہ تم اس کا انکار کرو گے حلیمہؓ نے کہا جبکہ میں نے اوس کاہن کی یہ گفتگو سنی تو میں نے آپ کو اسکے ہاتھ سے چھین لیا اور میں نے اوس سے کہا کہ تو اس لڑکے سے زیادہ مجنون اور بے عقل ہے اگر مجھ کو یہ معلوم ہوتا کہ تیری یہ باتیں ہو گئی جیسا تو نے کہا ہے تو میں تیرے پاس اس لڑکے کو نہ لاتی تو اپنے نفس کے واسطے اوس شخص کو بلائے جو مجھ کو قتل کر ڈالے ہر محمد صالح کو قتل نہ کریں گے میں نے آپ کو اوٹھایا اور میں نے

گھر میں آئی بنی سعد کے مکانوں میں سے کسی مکان میں آپ کو بین نہ لائی مگر ہم نے آپ سے شک کی پوشونگی اور ایسا امر ہوا کہ ہر روز آپ کے پاس دو مرد گورے رنگ کے اترتے تھے اور آپ کے کپڑوں میں وہ غائب ہو جاتے تھے اور ظاہر نہیں ہوتے تھے آدمیوں نے مجھے کہا اے حلیمہ آپ کو آپ کے دادا کے پاس پہنچا دو اور اپنی امانت سے نکلیا و حلیمہ رضی نے کہا کہ میں یہ ارادہ کر لیا کہ آپ کو آپ کے دادا کے پاس پہنچا دوں میں نے ایک نذر کرنے والے سے سنا وہ یہ نذر کرتا تھا

ہینا لک یا بطلی اؤ مکاتہ الیوم یوم یرد علیک النور والین والہباء والکمال فقد امنت ان تتخذ لی اذخری ابدالابین۔ گوارا ہو تجھ کو اے بطلی اؤ مکہ آج کا دن آج کے روز تیرا نور جو ہلاتا تیری طرف پیر دیا جاتا ہے اور دین اور روشنی اور کمال جو تجھے تھا وہ تجھ کو پیر دیا جاتا ہے اور لوگوں نے جو تجھ کو چھوڑ دیا تھا اور جو خواری تجھ کو تھی ہمیشہ کو تو اس خواری سے امن میں رہے گا حلیمہ رضی نے کہا کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کل باتیں عبدالمطلب سے بیان کیں عبدالمطلب نے سن کر کہا اے حلیمہ میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہوگی میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ میں اس زمانہ کو پاؤں جس زمانہ میں آپ کی شان کا ظہور ہو۔

بیہقی نے زہری سے یوں روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دادا عبدالمطلب کے آغوش میں تھے آپ کو بنی سعد کی ایک عورت نے دودھ پلایا تھا وہ عورت آپ کو بیکر سوتی عکاظہ میں اتری آپ کو ایک کاہن نے دیکھا اور اس نے کہا اے اہل عکاظہ تم اس لڑکے کو قتل کر ڈالو اسلئے کہ اس لڑکے کی بڑی حکومت ہوگی آپ کی وہ ماں جو آپ کو دودھ پلاتی تھی کاہن کے پاس سے بچا کر لے گئی اللہ تعالیٰ نے آپ کو نجات دی پھر آپ اس عورت کے پاس بڑے ہو گئے یہاں تک کہ آپ دوڑنے لگے اور آپ کی دودھ شریک بہن آپ کو دین لیا کرتی تھی آپ کی وہ بہن آئی اور اس نے کہا اے امان میں نے ایک گروہ کو دیکھا اُن لوگوں نے میرے بہائی قرشی کو ابھی پکڑ لیا اور اُنہوں نے اس کا پیٹ چاک کر ڈالا آپ کی رضا عی مان بے قرار ہو کے کٹری ہو گئی یہاں تک کہ آپ کے پاس آئی یکا یک آپ کو بیٹھا دیکھا آپ کے چہرے کا رنگ فح تھا آپ کے پاس اس وقت

کسی کو نہیں دیکھا اوسنے آپکو لیکر کوچ کر دیا یہاں تک کہ آپکو آپکی حقیقی والدہ کے پاس لائی اور  
 اوس سے کہا کہ آپ مجھے اپنے فرزند کو لے لو مجھ کو آپ پر خوف ہے آپکی والدہ ماجدہ نے فرمایا  
 تو جس چیز سے خوف کرتی ہے والد میرے بیٹے پر اوس کا اثر نہیں ہے میں نے آپکو ایسے حال میں  
 دیکھا تھا کہ آپ میرے پیٹ میں تھے آپ اس طور پر پیدا ہوئے کہ اپنے دونوں  
 ہاتھ ٹینکے ہوئے اور آسمان کی طرف اپنا سر اٹھائے ہوئے تھے پہر آپکی والدہ ماجدہ اور  
 آپکے دادا عبدالمطلب نے آپکی دودھ چڑائی کی اوسکے بعد آپکی والدہ ماجدہ نے وفات پائی  
 آپ اپنے دادا کے اعوش میں یتیم رہے آپ لڑکے تھے اور اپنے دادا کے تکیہ کے پاس  
 آتے تھے اور اس پر آپ بیٹھ جاتے تھے آپکے دادا مکان سے باہر آتے وہ کبیر السن ہو گئے  
 تھے وہ کنیز نک کہ آپکے دادا کا ہاتھ پکڑ کے لاتی آپ سے یہ کہتی کہ اپنے دادا کے تکیہ سے  
 اتر جاؤ عبدالمطلب فرماتے میرے بیٹے کو چوڑو واسلئے کہ یہ خیر سے آگاہ ہے پہر آپ کے  
 دادا نے وفات پائی اور آپکی پرورش کے ابو طالب تکفل ہوئے جبکہ آپ بلوغ کو پہنچے تو  
 ابو طالب اپنے ساتھ آپکو تجارت کے واسطے شام کی طرف لے گئے جبکہ یہ مقام تبیین اور ترے  
 تو ایک یہودی عالم نے آپکو دیکھا ابو طالب سے پوچھا یہ لڑکا تم سے کیا قرابت رکھتا ہے  
 ابو طالب نے کہا یہ میرے بہائی کا فرزند ہے اوسنے پوچھا کیا اس پر آپ شفیق ہیں ابو طالب  
 نے کہا بیشک میں شفیق ہوں اوس یہودی عالم نے کہا خدا کی قسم اگر تم اسکو شام کو بیجاؤ گے  
 تو ضرور یہودی لوگ اسکو قتل کر دالین گے یہ یہود کا عدو ہے ابو طالب یہ سنے آپکو مکہ کی طرف  
 پلٹ لائے۔

ابو یعلیٰ اور ابو نعیم اور ابن ہشام نے شہادین اوس سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد نے  
 جو بنی عامر سے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپکے امی کیا حقیقت ہو آپ نے  
 فرمایا میرے احوال کی ابتدا یہ ہے کہ میں امیر اہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور اپنے بہائی  
 عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور میں اپنی ماں کا پہلا بیٹا ہوں میری ماں میرے ساتھ حاملہ

ہوئی جیسے عورتوں کو حل کا بوجھ ہوتا ہے اوس سے زیادہ حل کا بوجھ تناسیری مان اپنی بجم  
 صحبت عورتوں سے حل کے بوجھ کی شکایت کرتی تھی پھر میری مان نے خواب میں دیکھا  
 کہ میرے پیٹ میں جو زندہ ہے وہ نور ہے میری مان نے کہا کہ میں اپنی نگاہ اوس نور کے  
 پیچھے دوڑاتی تھی وہ نور میری بھر سے آگے بڑھتا جا تا تھا یہاں تک کہ زمین کے مشارق اور  
 مغارب مجھ پر روشن ہو گئے پھر میری مان نے مجھ کو جنا میں نشوونما پایا جبکہ میں بڑھ گیا تو قریش کے  
 بت مجھ کو دشمن معلوم ہونے لگے اور شمر سے مجھ کو دشمنی ہو گئی مین بنی لیث بن بکر مین شمر خوار تھا  
 ایک دن مین اپنے اہل سے دور ایک صحرا میں اپنے ہم سن لڑکوں کے ساتھ تھا ایک ایک  
 پینے تین شخصوں کو دیکھا اونکے ساتھ سونے کا ایک طشت برف سے بھرا ہوا تھا اونہوں نے  
 میرے دوستوں کے درمیان سے مجھ کو پکڑ لیا لڑکے بہا گئے ہوئے سرعت سے قبیلہ کی طرف  
 گئے اون تین شخصوں سے ایک نے ارادہ کیا اور مجھ کو زین پر آرام سے ٹکادیا پھر اونہوں نے میرے  
 شروع سینہ سے آخر ناف تک چاک کیا اور مین اوسکی طرف دیکھ رہا تھا میں نے اس چیز نے سے  
 مس تک نہ پایا پھر اوس نے میرے پیٹ میں کی کل چیزیں نکالیں پھر اون کو اوس برف سے  
 دھویا جو اونکے ساتھ تھی اور اونکو چھٹی طرح سے دھویا پھر اون کی چیزوں کو اونکی جگہ پر پیر دیا پھر  
 دوسرا شخص کٹرا ہوا اور اوس نے اپنے ہمراہی سے کہا دو روٹ جاؤ پھر اوس نے اپنا ہاتھ  
 میرے پیٹ کے اندر ڈالا اور اوس نے میرا دل نکالا اور مین اوسکی طرف دیکھ رہا تھا اوس نے  
 اوس دل کو پھر پھر اوس میں سے ایک سیاہ مضغہ نکالا اور اوسکو پہنیک دیا پھر اوس نے اپنے  
 دھنے اور بائیں ہاتھ سے کہا گویا وہ کوئی شے لیتا ہے میں نے کیا ایک ایک انگشتری لٹوری اوسکے  
 ہاتھ میں دیکھی اوسکے ورے دیکھنے والے متحیر ہوتے تھے اوس انگشتری سے اوس نے میرے  
 دل پر مہر لگائی میرا دل نور سے بھر گیا وہ نور نبوت اور حکمت کا نور تھا پھر میرے دل کو اوس نے  
 اوسکی جاے پر پیر دیا میں نے اوس انگشتری کی سردی ایک زمانہ تک اپنے قلب میں باقی پھر  
 تیسرے شخص نے اپنے ہمراہی سے کہا دو روٹ جاؤ اور اوس نے اپنا ہاتھ میرے سینہ سے



ناف کے انتہی تک پہنچا وہ شگاف اللہ تعالیٰ کے حکم سے مل گیا پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور  
مجھ کو میری جاے سے پاکیزہ طور سے اٹھایا پھر اس نے اول شخص سے کہا اسکو اسکی امت کے  
دس آدمیوں کے ساتھ وزن کرو اور انہوں نے دس کے ساتھ مجھ کو وزن کیا میں اداں سے بہاری  
نکلا پھر اوسنے کہا اسکو اسکی امت کے ایک سو آدمیوں کے ساتھ وزن کرو اور انہوں نے  
تو آدمیوں کے ساتھ مجھ کو وزن کیا میں اداں سے بھی بہاری ہوا پھر اس نے کہا اسکو اسکی  
امت کے ہزار آدمیوں کے ساتھ وزن کرو اور انہوں نے ہزار کے ساتھ مجھ کو وزن کیا میں ہزار سے  
بھی بہاری نکلا اوس نے کہا اسکو چوڑو اگر تم اسکو اسکی کل امت کے ساتھ وزن کر دو گے  
یہ ضرور بہاری ہوگا پھر انہوں نے مجھ کو اپنے سینوں سے لٹکایا اور میرے سر کو اور میری دونوں  
آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا پھر انہوں نے کہا اے حبیب اللہ تو کچھ خوف نہ کر تیرے  
ساتھ خیر کا جواراہ کیا جاتا ہے اگر تو اسکو جاننا تو ضرور تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں پھر قبیلہ کے  
لوگ آگئے سینے اوندکو اس واقعہ سے خبر کی بعض قوم نے کہا اسکو جنوں سے صدمہ پہنچا ہو  
یا جن سے صدمہ پہنچا ہے اسکو ہماری کاہن کے پاس لے چلو تاکہ وہ اسکو دیکھے اور اس کا  
علاج کرے میں نے کہا مجھ کو نہ جنوں ہے اور نہ جن سے صدمہ پہنچا ہے میں اپنے نفس کو  
سلیمہ دیکھتا ہوں اور میرا دل صحیح ہے میری دانی کے شوہر نے کہا کیا تم لوگ نہیں دیکھتے  
ہو کہ اسکا کلام صحیح آدمی کا کلام ہے میں اس امر کی امید رکھتا ہوں کہ میرے فرزند کو کوئی خوف  
نہوگا مجھ کو لوگ کاہن کے پاس لے گئے اوسکے سامنے میرا قصہ بیان کیا اوسنے کہا تم لوگ  
چپ چوبوتا کہ میں اس لوکر سے سنوں اس لیے کہ یہ تم سے اپنے واقعہ سے زیادہ عالم ہے میں نے  
کاہن کے سامنے اپنا قصہ بیان کیا جبکہ اوس نے میرا قول سنا تو میری طرف کود کے آیا اور مجھ کو  
اپنے سینہ سے چٹپٹا لیا پھر اوس نے بکار کے کہا اے اہل عرب میری فریاد کو پہنچو تم اس طرح  
کو قتل کرو اور اوسکے ساتھ مجھ کو بھی قتل کر دو اولوات اور عری کی قسم ہے اگر تم اسکو چوڑو  
اور یہ عمر پائیگا تو تمہارے دین کو ضرور تبدیل کر دیگا اور تمہاری عقلوں اور تمہارے بالوں کی

عقلوں کو سبک کر دے گا اور تمہارے احقر سے ضرور مخالفت کرے گا اور تمہارے لیے ایسا دین لائے گا کہ تمہنے او کی مثل نہ سنا ہو گا میری دانی نے او کی یہ گفتگو سن کے ارادہ کیا اور او کی گود سے جھک چسین لیا اور او اس سے کہا کہ البتہ تو اس لڑکے سے زیادہ بے عقل اور زیادہ مجنون ہے اگر مجھ کو یہ علم ہوتا کہ تو ایسی باتیں کرے گا تو میں اسکو تیرے پاس نہ لاتی تو اپنے نفس کے واسطے او شخص کو طلب کر کہ تجھ کو قتل کر ڈالے میں اس لڑکے کو قتل کرنے والی نہیں ہوں ہر لوگ مجھ کو اٹھا کر لے آئے اور میرے اہل کے پاس مجھ کو پہنچا دیا اور او اس چاک کا نشان میرے سینہ کے درمیان سے ناف کے انتہی تک ایسا ہو گیا گویا وہ ایک تسمیہ ابو نعیم نے اس حدیث میں یہ کہا ہے کہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے حل میں گرانی پائی تھی اور باقی احادیث میں یہ وارد ہے کہ حضرت آمنہ نے حل میں نقل نہیں پایا اس حدیث اور دوسری حدیثوں میں حج یون ہو سکتا ہے کہ حل سے نقل ابتدائی حل میں تھا اور زحمت اتمرا حل کے وقت میں تھی پس دولون حالون میں وہ حل معتاد معروف سے خارج ہو گا۔

ابو نعیم نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی سعد بن بکر بن خیر غوار تھے آپ کی والدہ ماجدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی دانی سے کہا تو میرے اس بیٹے کو دیکھا اور اس کے ہاں میں کسی سے پوچھ بیٹے دیکھا تھا گویا میرے سامنے سے ایک شراب نکلا کہ او اس سے کل روے زمین منور ہو گیا تھا یہاں تک کہ میں نے شام کے قصور دیکھے تھے ایک دن آپ کی دانی کا ہن کی پاس گئی لوگ او اس سے سوال کر رہے تھے آپ کی دانی آپ کو لائی جبکہ کاہن نے آپ کو دیکھا آپ کی کلائی او اس نے پکڑ لی اور او اس نے کہا اے قوم کے لوگو اسکو قتل کرو اسکو قتل کر ڈالو آپ کی دانی نے کہا میں نے آپ کی طرف جست کی اور آپ کے دولون بازو میں نے پکڑ لئے اور ہمارے ساتھ جو آدمی تھے وہ آگئے وہ اس کاہن سے جھگڑتے رہے یہاں تک کہ آپ کو او اس کاہن سے چسین لیا اور آپ کو لے گئے۔

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے یحییٰ بن یزید السعدی سے روایت کی ہے کہ قبیلہ

بنی سعد بن بکر کی دس عورتیں مکہ معظمہ میں آئیں وہ دودھ پینے والے بچوں کو تلاش کرتی تھیں کل عورتوں نے دودھ پینے والے بچے لے لئے مگر حلیمہ رضی اللہ عنہا کو کوئی بچہ نہیں ملا حلیمہ کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کئے گئے حلیمہ کہتی تھی کہ یہ یتیم ہے اس کا کوئی مال نہیں ہے اور آپ کی مان سے امید نہیں ہے کہ وہ مال دین حلیمہ کے شوہر نے حلیمہ سے کہا آپ کو لے لے شاید اللہ تعالیٰ ہمارے واسطے آپ کی ذات میں خیر پیدا کر دے حلیمہ نے آپ کو لے لیا اور اپنی گود میں آپ کو رکھا حلیمہ کی چھاتیوں کے سامنے آپ آئے اور انکی چھاتیوں سے دودھ پینے لگا آپ نے دودھ پیا اور آپ کے رضاعی بہائی نے دودھ پیا آپ کا رضاعی بہائی بہوک سے نہیں سوتا تھا آپ کی والدہ ماجدہ نے فرمایا اے دائی تو اپنے بیٹے کے دانت کسی سے پوجہ قریب میں اس کی بڑی شان ہوگی آپ کی والدہ ماجدہ نے جو کچھ دیکھا تھا اور آپ کو جس وقت جنا تھا اور آپ کے باب میں جو کچھ اون سے کہا گیا تھا حلیمہ کو اس سے خبر کی اور آپ کی والدہ نے حلیمہ سے یہ کہا کہ مجھ سے تین رات یہ کہا گیا ہے کہ اپنے بیٹے کو بنی سعد بن بکر ال ابی ذؤب میں دودھ پلواؤ حلیمہ نے کہا کہ میرا شوہر ابو ذؤب سے پھر حلیمہ اپنی گدھی پر سوار ہوئی اور حلیمہ کا شوہر اپنی اونٹنی پر سوار ہوا اور دونوں وادی السمرین حلیمہ کی ہمراہی عورتوں کے سامنے آئے وہ عورتیں کھیل اور تفریح میں تھیں اور حلیمہ اور اون کا شوہر گردن اوٹھاے جلد جا رہے تھے اون عورتوں نے پوچھا اے حلیمہ تو نے کیا کیا یعنی تو کوئی شیر خواہ بچہ لائی یا نہیں لائی حلیمہ نے کہا کہ میں نے ایسے اچھے بچے کو لیا ہے کہ میں نے ہرگز برکت میں اس سے زیادہ عظیم کوئی بچہ نہیں دیکھا حلیمہ نے کہا کہ مجھے اپنی اوس منزل سے کوچ نہیں کیا یہاں تک کہ میں نے اپنے قبیلہ کی بعض عورتوں میں حسد دیکھا (یعنی آپ کے سبب سے اون عورتوں نے مجھ سے حسد کیا)

ابو نعیم نے واحدی کے طریق سے روایت کی ہے واحدی نے کہا مجھے عبد الصمد بن محمد السعدی نے اپنے باپ سے اور اون کے باپ نے اون کے دادا سے حدیث کی ہے کہا ہے مجھ سے بعض اون لوگوں نے حدیث کی ہے جو حلیمہ رضی اللہ عنہا کی بکریاں چراتے تھے وہ لوگ حلیمہ رضی اللہ عنہا کی

بکریوں کو دیکھتے تھے کہ وہ اپنا سر چرنے سے نہیں اٹھاتی تھیں اور انکی منہ اور منگنیوں میں  
سبزی دکھائی دیتی تھی اور ہاری بکریاں بیٹھی رہتی تھیں کوئی لکڑی تک نہیں باقی تھیں  
صبح کو جتنی بھوک جاتی تھیں اس سے زیادہ بھوک شام کو جاتی تھیں اور حلیمہ رضی کی بکریاں شام کو  
اتنی سیر کرتی تھیں کہ اونپر بدھنمی کا خوف ہوتا تھا۔

ادن لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سال تک حلیمہ کے پاس ٹھہرے یہاں تک  
کہ آپ نے دودھ چھوڑ دیا اور آپ جا رسالہ معلوم ہونے سے آپکو آپکی والدہ ماجدہ کے پاس لے  
گئے اور انکے دیکھنے کو وہ لوگ گئے اور انکو زیادہ تر حرص تھی کہ آپ حلیمہ کے پاس پہنچے  
جاوین اس وجہ سے کہ ادن لوگوں نے آنحضرت کی عظیم برکت دیکھی تھی جبکہ وہ لوگ  
وادی السدین میں تھے جبکہ کے ایک گروہ سے حلیمہ کی ملاقات ہوئی اور انکی رفیق ہو گئی جبکہ کے لوگوں  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال حلیمہ سے پوچھا اور اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو تیز نظر سے دیکھا پھر اونہوں نے آپکے دونوں شانوں کے درمیان خاتم نبوت  
کی طرف نظر کی اور آپکی دونوں آنکھوں کی سرخی دیکھی اونہوں نے پوچھا کیا آپکی آنکھیں  
آئی ہیں حلیمہ نے کہا نہیں لیکن یہ سرخی ہمیشہ رہتی ہے ادن لوگوں نے کہا واللہ یہی ہے  
حلیمہ رضی آپکو اپنے ساتھ لائیں پھر اپنے ساتھ آپکو پلٹا کے لے گئی ایک دن مقام ذی المجاز میں  
گئی ذی المجاز میں ایک عرف تھا کہ بچوں کو اس کے پاس لوگ بیجاتے تھے وہ لڑکوں کو دیکھتا  
تھا جبکہ اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظر کی اور آپکی دونوں آنکھوں میں  
سرخی دیکھی اور خاتم نبوت کو دیکھا وہ چلایا اور اس نے کہا اے معشر عرب اس لڑکے کو تم لوگ  
قتل کر ڈالو یہ لڑکا تمہارے اہل دین کو ضرور قتل کرے گا اور تمہارے بچوں کو توڑے گا اور اسکا  
اعترام لوگوں پر ضرور غالب ہوگا یہ سنکر حلیمہ رضی آپکو لیکر نکل گئی اور آپکو کسی آدمی کے سامنے نہیں  
لکھاتی تھی حلیمہ کے قبیلہ میں ایک عرف آکر اتر اوسکے پاس لوگ قبیلہ کے لڑکوں کو لے گئے  
اور حلیمہ رضی نے آپکے لکانے سے انکار کیا یہاں تک کہ حلیمہ رضی آپ سے غافل ہو گئی اور آپ خیمہ سے

خود نکل گئے عراف نے آپ کو دیکھا اور آپ کو بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس جانے سے انکار کیا اور خیمہ میں داخل ہو گئے عراف نے لوگوں سے اس امر کی کوشش کرائی کہ آپ کو خیمہ سے نکال کے اس کے پاس ملاوین حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ کے نکالنے سے انکار کیا عراف نے کہا کہ یہ نبی ہے۔

ابن سعد نے اور حسن بن الطراح نے (کتاب الشواعر) میں زید بن اسلم سے یوں روایت کی ہے کہ حلیمہ رضی اللہ عنہا نے جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لیا آپ کی والدہ ماجدہ نے حلیمہ رضی اللہ عنہا سے کہا تو اس امر کو جان لے کہ تو نے ایسے مولود کو لیا ہے کہ اس کی بڑی شان ہے خدا کی قسم میں آپ کے ساتھ حاملہ ہوئی جو مشقت اور تکلیف عورتیں حمل پر پاتی ہیں حل سے بیٹے اس مشقت کو نہیں پایا میں آئی اور مجھ سے یہ کہا گیا کہ تو قریب میں ایک لڑکے کو جنے گی اس کا نام احمد رکھ دو وہ سید العالمین ہے آپ ایسے حال میں پیدا ہوئے کہ اپنے دونوں ہاتھوں پر بیٹھ کا دے ہوئے اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے حلیمہ یہ سن کر اپنے مشوہر کے پاس گئی اور اس کو خبر کی حلیمہ کا شوہر یہ واقعہ سن کر خوش ہوا حلیمہ اور حلیمہ کا شوہر اپنے گہری اور اونٹنی پر سوار ہو کر جانے کے واسطے نکلے اور اونکی اونٹنی کا دودھ اتر آیا وہ اپنی اونٹنی کا دودھ صبح اور شام دوہتے تھے حلیمہ نے کہا کہ میں اپنے بیٹے کو پیٹ بہر کے دودھ نہیں پلاتی تھی اور وہ بہوک سے بہکسو نے نہیں دیتا تھا پہر آپ اور آپ کا دھبائی دونوں جس قدر چاہتے دودھ سے سیراب ہو جاتے تھے اور سو رہتے تھے اگر اودن دونوں کے ساتھ تیسرا لڑکا ہوتا تو وہ بھی سیراب ہو جاتا نہیل میں ایک عراف تھا حلیمہ اور اس کے پاس گئی جبکہ عراف نے آپ کی طرف دیکھا یوں شور کرنے لگا اے معشر عرب تم اس لڑکے کو قتل کر ڈالو یہ لڑکا تمہارے اہل دین کو ضرور قتل کرے گا اور تمہارے معبودوں کو ضرور توڑے گا اور اس کا امر تم پر ضرور غالب ہوگا یہ سن کر حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ کو جلد لے گئی۔

ابن سعد اور ابن الطراح نے عیسیٰ بن عبد اللہ بن مالک سے روایت کی ہے کہ شیخ الہندی

اور ان کے محبوبوں سے استخفاف کرتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ آپ آسمان سے کسی امر کے آنے کا انتظار کرتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر لوگوں کو برا آگئی تھ کرتا تھا اور سکو کچھ زمانہ نہیں گزرا کہ وہ دیوانہ ہو گیا اور اسکی عقل جاتی رہی یہاں تک وہ کافر مر گیا۔

ابن سعد اور ابن الطراح نے اسحاق بن عبد اللہ سے یون روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے جبکہ آپ کو نبی سعد کی اوس عورت کو دیا جسے آپ کو دودھ پلایا تھا اوس سے یہ فرمادیا کہ میرے فرزند کی توحفاظت کیجوا اور جو کچھ اونہوں نے دیکھا تھا اوس سے حلیمہ کو خبر کر دی حلیمہ کی طرف یہودی لوگ گزرے حلیمہ نے یہود سے کہا کہ میرے اس فرزند کے حالات تم کیوں نہیں بیان کرتے میں اس کے ساتھ ایسے ایسے حاملہ ہوئی اور ایسے ایسے مینے جنا اور مینے ایسا دیکھا غرض جیسے آپ کی والدہ ماجدہ نے حلیمہ سے وصف کیا تھا ویسے ہی حلیمہ نے یہود سے بیان کیا یہ سنکر بعض نے بعض سے کہا کہ اس لڑکے کو قتل کر ڈالو یہود نے یہ پوچھا کیا یہ یتیم ہے حلیمہ نے کہا یتیم نہیں ہے یہ اس کا باپ ہے اور میں اسکی ماں ہوں یہود نے یہ سنکر کہا کہ اگر یہ یتیم ہوتا تو ہم اسکو ضرور قتل کر ڈالتے۔

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر اور ابن الطراح نے عطاء بن ابی رباح کے طریق سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ حلیمہ نبی صلم کو نہیں چھوڑتی تھی کہ آپ دو دو جگہ جاوین ایک بار حلیمہ آپ سے غافل ہو گئی آپ نبی ہشیرہ رضاعی شیماء کے ساتھ دوپہر کو بکریوں کی طرف نکل گئے حلیمہ آپ کے ڈھونڈتے کے لئے نکلی یہاں تک کہ آپ کو آپ کی رضاعی بہن کے ساتھ پایا حلیمہ نے کہا ایسی گرمی میں تو آپ کو لائی ہے آپ کی بہن نے کہا اے امان میرے بہائی کو گرمی معلوم نہیں ہوئی مینے ایک ابر کو دیکھا کہ وہ آپ کے اوپر سایہ کئے ہوئے تھا جو وقت آپ ٹھہر جاتے تو وہ ابر ٹھہر جاتا اور جس وقت آپ چلتے تو وہ ابر چلتا تھا یہاں تک کہ آپ اس جگہ تک آہو پئے حلیمہ نے پوچھا اے میری بیٹی یہ تو بیچ کتنی ہے کہا آپ کے اوپر سایہ کئے ہوئے تھا اوس نے کہا واللہ سچ ہے۔

ابن سعد نے زہری سے روایت کی ہے کہ ہوازن کے سفیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور لوگوں میں آپ کے رضاعی چچا تھے اور ان کا نام ابو ثردان تھا اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں نے آپ کو دودھ پیتے ہوئے دیکھا تھا میں نے کوئی دودھ پینے والا آپ سے اچھا نہیں دیکھا اور میں نے آپ کو ایسے حال میں دیکھا کہ آپ نے دودھ چھوڑ دیا تھا میں نے کسی دودھ چھوڑنے والے کو آپ سے اچھا نہیں دیکھا اور میں نے آپ کو جان دیکھا میں نے کسی کو آپ سے اچھا نہیں دیکھا آپ کی ذات مبارک میں خیر کی کل خصلتیں کامل ہو گئی ہیں۔

قائدہ ابن الطراح نے کہا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ محمد بن المعلى الازدی کی (کتابا تفریح) میں دیکھا ہے کہ حلیمہ کا وہ شعر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شعر کے ساتھ کہلاتی تھی یہ ہے ۵

یا رب اذا عطیتہ فابقہ

واعلمہ الی السلۃ وارثہ

اے رب جبکہ تو نے اس کو عطا کیا ہے تو اس کو باقی رکھ۔ اور اس کو علوی طرف بلندی دے اور بلندی پر چڑھا

وارحض اباطیل العدۃ بحقہ

اور باطل کو تو دشمنوں کی جھوٹی باتوں کو اس کے سچ کے ساتھ

ابن سبع نے خصایص میں یہ ذکر کیا ہے کہ حلیمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ میں آپ کو دیتی چھاتی دیتی تھی آپ اس کا دودھ پی لیتے تھے پہر میں آپ کو بائیں چھاتی کی طرف پیر دیتی آپ اس کا دودھ پینے سے انکار کرتے تھے بعض علمائے کہا ہے کہ یہ امر آپ کے عدل سے تھا اس لیے کہ آپ کو یہ علم تھا کہ رضاعت میں آپ کا ایک شریک ہے۔

اولن معجزات اور خصایص کا ذکر جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت شریف میں تھے

یہ باب اولن احادیث کو بیان میں جو خاتم نبوت کے باب میں ہیں

شیخین نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑا ہوا میں نے آپ کی ہر نبوت کو دیکھا کہ آپ کے دونوں شانوں کے بیچ میں بک

کے انڈے کی مثل تھی۔

مسلم ابو بیہقی نے جابر بن سمیرہ سے روایت کی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کو آپ کے دونوں شانوں کے بیچ میں کبوتر کے انڈے کی مثل دیکھا اور اس کا رنگ آپ کے جسم مبارک کے رنگ کے مشابہ تھا اور ترمذی نے اس حدیث کی روایت اس لفظ سے کی ہے کہ آپ کی مہر نبوت ایک سرخ عفرہ دیکھو کبوتر کے انڈے کی مثل تھا۔

مسلم نے عبد اللہ بن سحر سے روایت کی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے بیچ میں بائیں شانہ کی چینی ٹہری کے پاس دیکھا منوں کی مثل اور ایک مٹھی خال تھی۔

احمد ابو بیہقی نے قرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی آپ مجھ کو مہر نبوت دکھلائے آپ نے فرمایا کہ تم اپنا ہاتھ داخل کر : لیک ایک مین نے دیکھا کہ مہر نبوت آپ کے شانہ کی چینی ٹہری کے اوپر انڈے کی مثل تھی۔

احمد اور ابن سعد ابو بیہقی نے بہت طریقوں سے ابی دثنہ سے روایت کی ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا میں نے آپ کے دونوں شانوں کے بیچ میں ہر کی مثل دیکھا اور ابن سعد کی روایت میں مثل قفاحہ کے داروہے یعنی مثل سیب کے اور احمد کے لفظ میں مثل ہرینہ حمامہ کے داروہے یعنی کبوتر کے انڈے کی مثل۔

بخاری نے اپنی تاریخ میں ابو بیہقی نے ابو سعید سے روایت کی ہے کہ وہ مہر نبوت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے بیچ میں تھی وہ ایک ادھر اچھا گوشت تھا اور اس کی روایت ترمذی نے اس لفظ سے کی ہے کہ آپ کی پشت مبارک میں گوشت کا ایک بلند ٹکڑا تھا اور احمد نے اس کی روایت اس لفظ سے کی ہے کہ آپ کے دونوں شانوں کے بیچ میں بلند گوشت تھا۔

بیہقی نے سلمان الفارسی سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے اپنی چادر مبارک میری طرف ڈال دی اور آپ نے فرمایا کہ جس شے کے ساتھ



جنگجو امر کیا گیا ہے تو اوسکو دیکھہ میں مہر نبوت آپ کے دونوں شانوں کے بیچ میں کبوتر کے انڈے کی مثل دیکھی۔

احمد اور بیہقی نے تنوخی ہرقل کے قاصد سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے مجھ سے فرمایا اے تنوخ کے بہائی جس چیز کے ساتھ تجھکو امر کیا گیا ہے تو وہ کہ میں آپ کی پشت مبارک کے پیچھے گیا ایک ایک میں مہر نبوت کو شانہ کے غضروف کی جگہ دیکھا کہ مثل ضخیم بچنے کی جگہ کے تھی ہشام نے کہا ہے کہ رادی کی میراد ہے کہ بچنے کا اثر ایسا تھا کہ گوشت کو پکڑے ہوئے اور ادھر اہوا تھا مہر نبوت کی شکل تھی ترمذی اور بیہقی نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت میں کہا ہے آپ کے دونوں شانوں کے بیچ میں خاتم نبوت تھی۔

ترمذی نے ابو موسیٰ سے روایت کی ہے کہ مہر نبوت آپ کے شانہ کے غضروف کے نیچے سیب کی مثل تھی۔

احمد اور ترمذی اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابو علی اور طبرانی نے علی بن احمد کے طریق سے ابو زید سے روایت کی ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک آؤ اور میری پیٹھ پر ہاتھ پیروین آپ کے نزدیک گیا اور آپ کی پشت مبارک پر ہاتھ پیرا اور میں نے اپنی انگلیوں کو آپ کی مہر نبوت پر رکھا ابو زید سے لوگوں نے پوچھا کہ خاتم کیا چیز ہے ابو زید نے کہا کہ آپ کے شانہ کے پاس مجتمع ہاں تھے۔

اور بیہقی نے سلمان رضی سے روایت کی ہے کہ آپ کے دہنے شانہ کے غضروف کے پاس خاتم نبوت انڈے کی مثل تھی اور اوسکا رنگ آپ کی جلد کا رنگ تھا۔

ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے پیچھے سوا کیا میں نے اپنا منہ آپ کی خاتم نبوت پر رکھا میرا منہ سے شک کی بو مکنے لگی۔

طبرانی اور ابن عساکر نے ابو زید بن اسخطب سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر خاتم کو دیکھا پچھنے کی جگہ سے اوہری ہوئی تھی اور ایک لفظ میں یوں وارد ہوا ہے کہ انسان نے اپنے ناخن سے اوہر مہر لگا دی ہے۔

ابن عساکر اور حاکم نے نیشاپور کی تاریخ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ مہر نبوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر گوشت کی گولی مثل تھی اور اس مہر نبوت میں گوشت کے چھ رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

ابو نعیم نے سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ کے دو لون شانوں کے بیچ میں ایک انڈا کیوتر کے انڈے کی مثل تھا اور سپر مکتوب تھا باطن میں یہ لکھا تھا اللہ وحدہ لا شریک لا محمد رسول اللہ اور اس کے ظاہر میں یہ لکھا تھا توجہ حیث شیث فاکم المنصور بہ جان چاہو متوجہ بہ راستے کہ آپ منصور ہو۔

طبرانی اور ابو نعیم نے (مرفوعہ) میں عباد بن عمرو سے روایت کی ہے کہ خاتم نبوت آپ کے بائیں شان کی طرف تھی وہ خاتم نبوت گویا بیڑ کا زانو تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم نبوت کے دکھلانے سے کراہت فرماتے تھے۔

ابن ابی خثیمہ نے اپنی تاریخ میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ مہر نبوت مثل ایک سیاہ خال کے تھی حسین کچھ زردی پائی جاتی تھی اور اس کے اطراف گتھے بال تھے گویا وہ بال گھوڑے کی عیال تھے اس سے بالوں کی کثرت مراد ہے علما نے کہا ہے کہ راویوں کے اقوال مہر نبوت کے باب میں مختلف ہیں اور یہ اختلاف نہیں ہے بلکہ ہر ایک راوی کو جو شے ظاہر ہوئی ہے اس نے اس کے ساتھ تشبیہ دی ہے ایک راوی نے کہا ہے کہ مہر نبوت کبک کے انڈے کی مثل تھی یا تشبیہ دی ہے کہ بشخانات کے انڈے کی مثل تھی اور دوسرے راوی نے تشبیہ دی ہے کہ مہر نبوت کیوتر کے انڈے کی مثل تھی کیسے تشبیہ دی ہے کہ سیب کی مثل تھی اور کسی نے کہا ہے کہ گوشت کا اوہر ہوا ایک ٹکڑا تھا اور کسی نے کہا ہے کہ اوہر ہوا گوشت

تھا اور کسی نے کہا ہے کہ بچنے کا ارتقا اور کسی نے کہا ہے کہ بہیڑ کے زانو کی مثل تھی یہ کمال تشبیہات  
وہ الفاظ ہیں کہ ان کا معنی ایک سب سے کہ وہ گوشت کا ایک ٹکڑا تھا اور جس شخص نے یہ کہا ہے  
کہ بال تھے اوس لڑاں لڑاں کہ مہربوت کے اطراف گئے بال تھے جیسے کہ دوسری  
روایت میں آیا ہے۔

قرطبی نے (المفہم) میں کہا ہے کہ احادیث ثابتہ نے اس امر پر دلالت کی ہے  
کہ مہربوت ایک سفیضہ ظاہر باینین شانہ مبارک کے پاس تھی جو وقت اوس کا جو باینین بیان  
کیا گیا تو کبوتر کے انڈے کی مقدار بیان کی گئی اور جس وقت اوس کا بڑا باینین بیان کیا گیا  
تو ایک مٹھی کی مقدار بیان کی گئی سہمیلی نے کہا ہے صحیح امر یہ ہے کہ مہربوت باینین شانہ  
کی چینی ٹھی کے پاس تھی اس لئے کہ آپ شیطان کے دوسرے معصوم تھے جس جگہ آپ کی  
مہربوت تھی وہ جگہ آپ کے جسم سے شیطان کے داخل ہونے کی تھی مہربوت کی وجہ سے  
وہ جگہ محفوظ ہو گئی تھی۔ اور اس باب میں علما نے اختلاف کیا ہے کیا آپ پیدا ہوئے  
تھے تو مہربوت آپ کے ساتھ تھی یا آپ کے پیدا ہونے کے بعد رکھی گئی کہنے والوں نے آخر قول  
کے ساتھ تمسک کیا ہے یعنی آپ کے پیدا ہونے کے بعد مہربوت رکھی گئی تھی یہ قول اوس  
روایت سے ہے کہ شداد بن اوس کی حدیث میں ہے کہ رضاع کے باب میں وہ حدیث پہلے  
آچکی ہے اور حدیث میں یہ وارد ہوا ہے کہ مہربوت آپ کی وفات کے وقت اوٹھائی گئی تھی  
اس کا ذکر وفات کے بیان میں آئے گا۔

حاکم نے اپنی مستدرک میں وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی  
کو مبعوث نہیں کیا مگر نبوت کا ایک خال اوس نبی کے سیدھے ہاتھ میں ہوتا تھا لیکن ہمارے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شان سے مبعوث نہیں کیا کہ آپ کے دست مبارک میں خال  
ہوتا اس لئے کہ نبوت کا خال آپ کے دونوں شانوں کے بیچ میں تھا۔



یہ باب معجزہ اور اون خصائص کے بیان میں کہ آپؐ کی چشمیں مبارک میں تھیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ما زاع البصر و ما طغی) ابن عدی اور بیہقی اور ابن عساکر نے حضرت عایشہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیار کی میں ایسا دیکھتے تھے جیسے روشنی میں دیکھتے تھے۔

بیہقی نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیار کی میں ایسا دیکھتے تھے جیسے دن میں روشنی میں دیکھتے تھے۔

شیخین نے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کیا تم لوگ میرے سامنے اس جگہ دیکھتے ہو واللہ تم لوگوں کا رکوع اور سجود مجھ پر مخفی نہیں رہتا ہے میں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے ٹکودیکھتا ہوں۔

سلم نے انس رضی سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا اے لوگو میں تمہارا امام ہوں تم مجھ سے رکوع اور سجدہ میں سبقت نہ کرو میں تم لوگوں کو اپنے آگے اور اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

عبدالرزاق نے اپنی (کتاب جامع) میں اوجا کم نے اور ابویغیم نے دیمان کچھ عبارت اصل کتاب میں رہ گئی ہے) ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ جیسے میں اپنے سامنے دیکھتا ہوں ویسے ہی میں اپنے پیچھے دیکھتا ہوں۔

ابویغیم نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں تم لوگوں کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

حمیدی نے اپنی (مسند) میں اور ابن المنذر نے اپنی (تفسیر) میں اور بیہقی نے مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے قول (الذی یراک حین تقوم و تغلیک فی الساجدین) میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے صفوں سے اس طور سے دیکھتے تھے جیسے اپنے سامنے دیکھتے تھے

علمائے کرام ہے کہ آپ کا یہ دیکھنا اور اک حقیقی ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے اس دیکھنے میں آپ کا خرق عادت تھا۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ یہ دیکھنا آپ کا اپنی دونوں آنکھوں کی رویت سے ہو اور اس دیکھنے میں بھی آپ کا خرق عادت ہو آپ اپنی دونوں آنکھوں سے غیر مقابلہ شے کو شے کو دیکھتے تھے اسلئے کہ اہل سنت کے نزدیک حق یہ امر ہے کہ رویت کے واسطے عقلاً مقابلہ شرط نہیں ہے اسلئے اہل سنت نے آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رویت کے جواز کے ساتھ حکم کیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک آنکھ بیٹھ کے پیچھے تھی کہ آپ اوس آنکھ سے اپنے پیچھے کی شے کو ہمیشہ دیکھتے تھے۔ اور یہ کہا گیا ہے کہ آپ کے دونوں شانوں کے پیچ میں دو آنکھیں سوئی کے ناک کے کی مثل تھیں اولں دونوں آنکھوں سے آپ دیکھتے تھے اولں آنکھوں کو کپڑا اور غیر کپڑا مانع نہ تھا۔

یہ باب آپ کے وہاں مبارک اور لعاب بہن مبارک آپ کو دندان مبارک کی آئی کے نیچے

احمد اور ابن ماجہ اور بیہقی اور ابونعیم نے وایل بن جب سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کا ایک ڈول لایا گیا آپ نے ڈول سے پانی پیا پھر ڈول کا پانی کتو سے میں آپ نے ڈال دیا یا راوی نے یہ کہا کہ آپ نے کلی پانی کے کتو سے میں ڈال دی اوس کتو سے مشک کی بو مکنے لگی۔

ابونعیم نے انس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے گھر کے کتو سے میں لعاب وہن مبارک ڈالا اوس کتو سے زیادہ شیریں مدینہ منورہ میں کوئی کتوان نہ تھا۔

بیہقی اور ابونعیم نے زرینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی سے یوں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورے کے دن اپنے شیر خوار بچوں کو اور اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شیر خوار بچوں کو پلاتے اور انکے منہ میں لعاب وہن مبارک ڈالتے اور انکی زبان سے آپ فرما رہے تھے کہ ان کو رات تک دو دو نہ پلا تا آپ کا لعاب وہن مبارک

ادن بچون کو تمام دن کافی ہوتا تھا۔

طبرانی نے عمیرہ بنت مسعود سے روایت کی ہے عمیرہ اور اونکی بہنیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیعت کے واسطے آئیں جب وہ آئیں تو اونہوں نے آپکو قدید یعنی خشک گوشت کھاتے ہوئے پایا آپنے اونکے لئے قدید کا ایک ٹکڑا چبایا عمیرہ نے کہا آپنے وہ گوشت کا ٹکڑا جھکو دے دیا میری ہر ایک بہن نے ایک ایک ٹکڑا اوس گوشت کا چبایا وہ مہرگین مگر اونکے منہ میں بدبو نہیں پائی گئی۔

طبرانی نے ابوامامہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک بد زبان عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ اوس وقت سوکھا گوشت کھا رہے تھے اوس عورت نے کہا کیا آپ مجھکو گوشت نہیں کھلائینگے آپ کے سامنے جو گوشت تھا آپنے اوسمین سے اوسکو دے دیا اوس نے اوس گوشت کے لینے سے انکار کیا اور کہا کہ وہ گوشت دیجئے کہ آپکے دہان مبارک میں ہے آپ نے اپنے دہن سے وہ گوشت نکالا اور اوس عورت کو دے دیا اوس نے اپنے منہ میں ڈال لیا اور اوسکو کھا گئی اوس عورت سے اسکے بعد کہ اوس نے گوشت کھایا یہودہ گوئی اور خروش جو اوسکی عادت تھی پھر معلوم نہیں ہوئی یعنی وہ حبیب اوس کا جاتا رہا۔

بیہقی نے عمر بن شیبہ کے طریق سے ابو عبیدہ النخعی سے یون روایت کی ہے کہ عادی بن کریر اپنے فرزند عبداللہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے عبداللہ کی عمر پانچ سال کی تھی آپ نے اوسکے منہ میں لعاب دہن مبارک ڈال دیا اوسکی ایسی برکت تھی کہ اگر وہ کسی تہر کو مارتے تھے تو اوس پر سے بانی نکل آتا تھا۔

بیہقی نے محمد بن ثابت بن قیس بن شماس سے یون روایت کی ہے کہ محمد کے باپ نے جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی کو چوڑ دیا جمیلہ محمد کے ساتھ حاملہ تھی جس وقت جمیلہ نے محمد کو جنما تو اوس نے یہ حلف کیا کہ اوسکو اپنا دودہ نہیں پلاؤں گی محمد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلوایا اور اوسکے منہ میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈال دیا اور آپنے ثابت سے فرمایا کہ محمد کو لایا کرو لیجیا یا کرو

اگر وہ اللہ تعالیٰ اسکا رازقی ہے ثابت نے کہا کہ میں محمد اپنے فرزند کو اول اور دوسرے اور تیسرے روز لایا ایک ایک مین نے دیکھا کہ عرب کی ایک عورت ثابت بن قیس کو پوچھتی ہے ثابت نے کہا مین نے اوس عورت سے بوجھاگتیرا کیا ارادہ ہے جو ثابت کو پوچھتی ہے اوس نے کہا کہ آج کی رات میں نے اپنے خواب میں دیکھا ہے گویا میں ثابت کے فرزند کو دودھ پلاتی ہوں کہ اوس کا نام محمد ہے ثابت نے اوس سے کہا کہ میں ثابت ہوں اور یہ میرا بیٹا محمد ہے۔

ابن عساکر نے ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ ایسے حال میں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یکا یک حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے ہو گئے اور انکی تشنگی نہایت درجہ کو پہنچ گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لئے پانی طلب فرمایا پانی نہ پایا آپ نے اپنی زبان مبارک انکو دے دی حضرت حسن نے اسکو چوسا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئے۔

طبرانی اور ابن عساکر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نیکے جس وقت ہم بعض راستہ میں تھے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سنی گئی اور وہ دونوں اپنی مان کے ساتھ تھے اپنے چلنے میں جلدی کی اور دونوں کے پاس آگے مین نے سنا کہ آپ دریافت فرماتے تھے کہ میرے بیٹوں کا کیا حال ہے کیون رو تے ہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پیاس ہے اسلئے روتے ہیں اپنے پانی طلب فرمایا کسی نے ایک قطرہ پانی نہیں پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ ان دونوں میں سے ایک کو مجھے دے دو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک صاحبزادہ کو بردہ کے نیچے سے اُپکودے دیا اپنے انکو لے لیا اور اپنے سینہ مبارک سے چپٹا لیا اور وہ چلا رہے تھے چپتے نہ تھے اپنے انکے لئے اپنی زبان مبارک نکال دی وہ اسکو چوسنے لگے یہاں تک کہ رونے اور چلانے سے ٹھہر گئے اور انکو سکون ہو گیا میں نے انکے رونے کی آواز نہیں سنی اور دوسرے صاحبزادے رو رہے تھے جیسے کہ وہ روتے تھے اور چپتے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ دوسرے صاحبزادے کو دے دو انہوں نے دوسرے فرزند کو

آپکو دے دیا آپ نے انکے ساتھ ویسا ہی کیا جیسے کہ پہلے صاحبزادے کے ساتھ کیا تھا دونوں صاحبزادے چپ چور ہے دونوں کی آواز میں نے نہیں سنی۔

دارمی نے اور ترمذی نے (شمائل) میں اور بیہقی نے اور طبرانی نے (اوسط) میں اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دو دانت کشادہ تھے جس وقت آپ کلام کرتے تو ایسا دیکھتا تھا گویا آپ کے اوت دونوں دانتوں کے درمیان سے نور نکل رہا ہے۔

طبرانی نے ابو قرقضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے اور میری ماں اور میری خالہ نے بیعت کی جبکہ ہم بیعت کر کے پٹے تو میری ماں اور خالہ نے مجھ سے کہا اے فرزند سہنے اس مرد کی مثل چہرہ میں احسن اور لباس میں زیادہ پاکیزہ اور کلام میں زیادہ نرمی والا نہیں دیکھا گویا اس مرد کے منہ سے نور نکلتا ہے۔

## یہ باب آپ کے چہرہ مبارک کی آیت کے بیان میں ہے

ابن عساکر نے جابر رضی سے جابر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ سے فرماتا ہے اے میرے حبیب میں نے یوسف علیہ السلام کے حن کو کرسی کے نور سے لباس پہنایا اور آپ کے چہرہ کے حن کو اپنے عرش کے نور سے لباس پہنایا ہے۔ ابن عساکر نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند میں ایک مہول راوی ہے اور یہ حدیث منکر ہے۔

ابن عساکر نے حضرت عائشہ رضی سے روایت کی ہے حضرت عائشہ رضی نے فرمایا ہے کہ میں سحر کے وقت پہرا سہی تھی میری سوئی گر گئی میں نے اسکو ڈھونڈنا تکلی کی وجہ سے وہ نہیں ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے آپ کے چہرہ مبارک بیک لوز کی شعل سے وہ سوئی ظاہر ہو گئی میں نے آپکو اس واقعہ سے خبر کی آپ نے فرمایا اے حمیرا فوس ہے پھرا فوس ہے



پھر فرس ہے اور اس شخص پر جس نے نظر کو میرے چہرہ سے حرام کیا۔

## یہ باب آپ کے بغل شریف کی آیت کی بیان میں ہے

شیخین نے انس رض سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنے دونوں ہاتھ دعائیں یہاں تک اٹھاتے تھے کہ آپ کی دونوں بغلون کی سفیدی دیکھی جاتی تھی۔

ابن سعد نے جابر رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ کرتے تھے آپ کی دونوں بغلون کی سفیدی دیکھی جاتی تھی۔ آپ کی دونوں بغلون کی سفیدی کا ذکر اون متعدد احادیث میں وارد ہوا ہے کہ صحابہ کی ایک جماعت نے اونکو روایت کیا ہے (محب طبری) نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خصایص میں سے ہے کہ آپ کی بغل کا رنگ جسم کے رنگ سے متغیر نہ تھا اور کل آدمیوں کی بغلوں کا رنگ متغیر ہوتا ہے اور قرطبی نے اسکی مثل ذکر کیا ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ آپ کی بغل شریف میں کوئی بال نہ تھا۔

## یہ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کی آیت کے بیان میں ہے

ابو احمد الخطیف نے اپنے (جزم) میں اور ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے بریدہ سے بریدہ نے حضرت عمر بن الخطاب رض سے روایت کی ہے کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کو کیا ہوا ہے کہ آپ ہم سے افصح ہیں اور آپ ہم لوگوں کے درمیان سے کہیں نہیں گئے آپ نے فرمایا کہ حضرت اسمیں کے لغات پرانے ہو گئے تھے جبریل علیہ السلام اون لغتوں کو لائے اور مجھ کو وہ لغت حفظ کر گئے اور اس حدیث کے بعض طرق میں بریدہ سے یوں روایت ہے بریدہ نے کہا میں نے سنا عمر ابن الخطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے تھے اور باقی حدیث وہی ہے جو اوپر لکھی گئی ابن عساکر نے اس حدیث کو بریدہ کی سند سے گردانا ہے۔

بیہقی نے (شعب الایمان) میں اور ابن ابی الدنیا نے (کتاب المطر) میں اور ابن ابی حاتم نے اور خطیب نے (کتاب النجوم) میں اور ابن عساکر نے محمد بن ابراہیم القیمی سے روایت کو جو کہ لوگوں نے کہنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص کو نہیں دیکھا کہ آپ سے زیادہ فصیح ہو اپنے فرمایا کون شے مجھ کو نصیح ہونے سے مانع ہوتی ہے کہ قرآن شریف میری زبان میں نازل کیا گیا ہے لسان عربی میں ہے۔

ابن عساکر نے محمد بن عبدالرحمن الزہری سے روایت کی ہے محمد نے اپنے باپ سے اور ان کے باپ نے آپ کے دادا سے روایت کی ہے کہ ایک مروئے آپ سے پوچھا ایدلک امراہ (امراتہ) آپ نے فرمایا دفعہ اذاکلن بلغیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ سے اس مرد نے کیا کہا اور آپ نے اوس سے کیا فرمایا آپ نے فرمایا اوس نے پوچھا کیا مرد اپنے اہل کا قرض دار ہو جائے یا اوس کا حق ادا کرنے میں درنگ کرے میں نے اوس سے کہا ہاں قرض دار مرد مفلس ہو۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ میں عرب میں پہرا ہوں اور فصحا عرب کی گفتگو میں نے سنی ہے آپ سے زیادہ فصیح میں نے نہیں سنا آپ نے فرمایا مجھ کو میرے رب نے ادب سکھلایا ہے اور میں نے بنی سعد بن بکر میں نشو و نما پایا ہے۔

ابن سعد نے یحییٰ بن یزید السعدی سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں تم لوگوں سے زیادہ فصیح ہوں میں قریش میں سے ہوں اور میری زبان بنی سعد بن بکر کی زبان ہے۔

طبرانی نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اعراب العرب ہوں میں قریش میں پیدا ہوا اور میں بنی سعد بن نشو و نما پایا میرے کلام میں محاورہ کی غلطی کہاں سے آئے گی۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

## کے قلب شریف کے باب میں وارد ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (الم نشرح لک صدرک) بیہقی نے ابراہیم بن طہمان کے طریق سے روایت کی ہے کہ میں نے سعد سے اللہ تعالیٰ کے قول الم نشرح لک صدرک پر چہا سعد نے مجھ سے قتادہ سے روایت کی قتادہ نے انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ مبارک آپ کے سینہ کے پاس سے اسفل بطن تک چیرا گیا اور سینہ سے آپ کا قلب مبارک نکالا گیا اور سونے کے ایک ٹشت میں وہ دھویا گیا پھر آپ کا وہ قلب مبارک ایمان اور حکمت سے بہرا گیا پھر وہ اپنی جگہ پہیر دیا گیا۔

احمد اور مسلم نے انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل علیہ السلام آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے اور انہوں نے آپ کو پکڑ لیا اور پچھاڑ ڈالا اور آپ کے قلب کی جگہ کو تیرا اور آپ کا قلب نکالا پھر آپ کے قلب کو چیرا اور قابضے علقہ نکالا اور کہا کہ یہ شیطان کا حصہ آپ کی ذات مبارک میں سے تھا پھر اس قلب کو سونے کے ایک ٹشت میں زعفران کے پانی سے دھویا پھر اس کو درست کیا اور اس کی جگہ میں اس کو رکھ دیا لڑکے آپ کی دائی کے پاس دوڑ کے گئے اور یہ کہا کہ محمد قتل کئے گئے لوگ آئے آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ اس وقت متغیر تھا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سینے کا اثر میں آپ کے سینہ مبارک میں دیکھتا تھا۔

احمد اور دارمی نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور طبرانی اور ابوالغیم نے عقب بن عبد سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری دائی نبی سعد بن بکر میں سے تھی میں اور اس کا بیٹا اپنی بکریوں کو لیکر گئے اور پہنچے اپنے چہرہ کسی قسم کا توشہ نہیں لیا میں نے اس سے کہا اے بھائی تو بجا اور ہماری جان کے پاس سے ہمارے لئے توشہ تو لے امیر اسبائی چلا گیا اور میں بکریوں کے پاس پہنچا ہمارے سامنے دو سفید طائر آئے گویا وہ دونوں طائر سرستے ان دونوں میں سے ایک نے اپنے چہرہ پر

بچھا کیا وہ وہی ہے، اوس نے کہا ہاں وہی ہے، دونوں میرے سامنے آئے اور انہوں نے  
 سرعت کی اور مجھ کو بکڑ لیا اور مجھ کو چٹ لٹایا اور دونوں نے میرا پیٹ چیرا میرا قلب نکال  
 اور اسکو پیرا اور قلب کے دو سیاہ علاقے نکالے اور دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ مجھ کو برت کا  
 پانی لا کر دوہرہ دونوں نے اس پانی سے میرے پیٹ کے اندر دھویا پھر اوس نے کہا کہ مجھ کو سرد پانی لا کر  
 دو پھر دونوں نے اس پانی سے میرا قلب دھویا پھر کیا کیا لاکر وہ پھر اسکو میرے قلب میں چھکا پھر اور دونوں نے  
 ایک سے اپنے ساتھی سے کہا اسکو سی ڈالو اوس نے اسکو سی دیا اور عمر نبوت سے اس پر  
 مہر لگا دی اور دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اسکو ایک پلہ میں رکھو اب اسکو  
 امت میں سے ہزار آدمیوں کو ایک پلہ میں رکھو جس وقت میں ہزار آدمیوں کو اپنے فوق  
 دیکھتا میں یہ خوف کرتا تھا کہ مجھ پر بعض اور میں سے گرے پڑینگے یعنی جب میں ہزار آدمیوں  
 کے ساتھ تو لا گیا تو اتنا ہماری ہو گیا کہ جس پلہ میں میں تھا وہ نیچا تھا اور وہ ہزار آدمی اسے  
 ہلکے ہو گئے تھے کہ اور کا پلہ میرے پلہ سے اونچا ہو گیا تھا اور ایسی حالت نظر آتی تھی کہ ان  
 میں سے بعض مجھ پر گر پڑیں گے وزن کرنے میں ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ہلکا پلہ اونچا جاتا ہے  
 اور بھاری پلہ نیچے رہتا ہے اس حالت کو دیکھ کر دونوں نے کہا کہ اگر اسکی کل امت  
 اس کے ساتھ تولی جائے گی جب بھی یہ ضرور ہماری رہے گا پھر وہ دونوں چلے گئے اور مجھ کو  
 انہوں نے چھوڑ دیا اور میں نہایت درجہ ڈر گیا پھر میں اپنے رضاعی مان کے پاس گیا اور  
 جو کچھ میں نے دیکھا تھا اوس سے اسکو خبر کی یہ سن کر اسکو خوف ہوا کہ میری حالت مشتبه  
 ہو گئی ہے اوس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے تیرے واسطے پناہ مانگتی ہوں اور اوس نے  
 اپنے اونٹ پر کجاہہ رکھا اور مجھ کو کجاہہ پر سوار کیا اور وہ میرے پیچھے کجاہہ پر بیٹھی یہاں  
 تک کہ ہم اپنی حقیقی مان کے پاس پہنچے اوس نے میری مان سے کہا کہ بیٹے امانت  
 ادا کر دی اور عہد پورا کر دیا کہ آپکو سلامت پہنچا دیا جو چیز میں نے دیکھی تھی میری رضاعی مان  
 نے میری حقیقی مان سے اسکو بیان کر دیا میری مان کو اس واقعہ نے خوف زدہ نہیں کیا

اور اونہوں نے یہ کہا کہ میں نے دیکھا تھا کہ مجھ سے ایسا نور نکلا کہ اوس سے شام کے قصور روشن ہو گئے۔

بیہقی نے یحییٰ بن جحدہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو فرشتے دو کلنگوں کی صورت میں میرے پاس آئے انکے ساتھ برف اور اونے تھے اور ٹنڈا پانی تھا اون دونوں میں سے ایک نے میرے سینے کو کھولا اور دوسرے نے اپنی چوہنج سے میرے سینے میں کلی سے پانی ڈالا اور اوسکو دھویا اس مقام پر اصل کتاب میں کچھ عبارت چھوٹ گئی ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

عبداللہ بن احمد نے کتاب (زوائد المسند) میں اور ابن حبان اور حاکم اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے اور ضیاء نے کتاب (المختارۃ) بن معاذ بن محمد بن معاذ بن ابی بن کعب کے طریق سے تخریج کی ہے معاذ نے اپنے باپ سے اور انکے باپ نے انکے دادا سے اونہوں نے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے امر نبوت سے جس شے کی ابتدا کی وہ کیا شے ہے آپ نے فرمایا کہ میں صحرا میں جابجا رہتا تھا میں دس سالہ تھا ایک کینے نے دو مردوں کو اپنے کمرے پر دیکھا ایک اون میں سے اپنے ساتھی سے پوچھتا تھا کیا وہی ہے اوس نے کہا ہاں وہی ہے اون دونوں نے مجھے پکڑ لیا اور مجھکو چیت لٹا دیا پھر دونوں نے میرا پیٹ چیرا اون دونوں میں سے ایک سونے کے ٹٹ میں پانی لاتا تھا اور دوسرا میرا پیٹ اندر سے دھوتا تھا اون دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے پوچھا کیا اس کا سینہ ہٹ گیا ایک ایک میں نے اوس حال میں دیکھا کہ میرا سینہ ہٹ گیا ہے اور اوس سے کسی قسم کا درد نہیں پاتا ہوں پھر اوس نے کہا اے دل کو چیرا اوس نے میرا دل چیرا اوس نے کہا اس میں سے کینہ اور حسد کو نکال ڈالو اوس نے میرے قلب سے علقہ کے مشابہ نکالا اور اوسکو پھینک دیا پھر اوس نے کہا کہ اے قلب میں رافت اور رحمت کو داخل کرو اوس نے ایک ایسی شے اوس قلب میں داخل کی



ابو نعیم نے یونس بن میسرہ بن جلیس سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ سوئے کا طشت لایا اور اس نے میرا پیٹ چاک کیا اور میرے پیٹ کے اندر کی چیزیں نکالیں اور انکو دھویا پھر اونپر وہ دوا چڑھ کر جو زخموں پر چڑھ کر جاتی ہے پھر اس نے کہا یہ قلب مضبوط ہے جو نئے اسین اور ترے گی اور اسکو محفوظ رکھنے والا ہے تیری دونوں آنکھیں دیکھتی ہیں اور تیرے دونوں کان سنتے ہیں اور تو محمد اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور تو مقفی اور حاشر ہے تیرا قلب سلیم ہے اور تیری زبان صادق ہے اور تیرا نفس مطمئنہ ہے اور تیرا خلق قیم ہے اور تو بہت بخشش والا مرد ہے۔

دارمی اور ابن عساکر نے ابن غنم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل ۴ نازل کئے گئے انہوں نے آپکا پیٹ چاک کیا پھر جبریل ۴ نے کہا کہ یہ قلب مضبوط ہے اسین دوکان ہیں کہ بہت سننے والے ہیں اور دو آنکھیں ہیں کہ بہت دیکھنے والی ہیں اسے محمد آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور مقفی اور حاشر ہو آپ کا خلق قیم ہے اور آپکی زبان صادق ہے اور آپکا نفس مطمئنہ ہے۔

مسلم نے انس سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی آیا اور میں اپنے اہل میں تھا مجھکو ہر مزم کی طرف لے گیا اور اس نے میرے سینہ کو کھولا پھر زفرم کے پانی سے دھویا پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا کہ وہ ایمان اور حکمت سے بہرہ تھا اس سے میرا سینہ بہرہ دیا گیا انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے شق صدر کا اثر دکھاتے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ فرشتہ مجھکو آسمان دنیا کی طرف لے گیا اور معراج کی حدیث کو ذکر کیا۔

بیہقی نے کہا ہے کہ یہ احتمال ہے شق صدر چند بار ہوا ہے ایک بار آپکی دودھ پلانے والی حلیمہ کے پاس اور ایک بار اسجوت ہونے کے وقت اور ایک بار شب معراج میں شیخ جلال الدین السیوطی فرماتے ہیں (میں یہ کہتا ہوں کہ رضاعت کے باب میں آپکے شق صدر کا بیان چند طریق سے آگے آچکا ہے اور احادیث نبشت اور احادیث شب معراج میں بھی اس کا ذکر آگیا اور تحقیق

حدیثوں کے درمیان جمع میں یہ ہے کہ شق صدر کو تعدد پر حمل کیا جائے اور اس امر کا وقوع تین بار مانا جائے اس امر کے دوبارہ وقوع سے جن علمائے یہ تصریح کی ہے کہ شق صدر دو بار ہوا ہے اور بن سے سہیلی اور ابن وحید اور ابن المنیر میں اور جن علمائے یہ تصریح کی ہے کہ شق صدر تین بار واقع ہوا ہے اور بنین سے ابن حجر میں اور اس تین بار شق صدر کے واسطے ابن حجر نے لطیف معنی پیدا کیا ہے وہ معنی یہ ہے کہ لٹھیر کر پورا کرنے اور تین بار کی تطہیر میں مبالغہ ہے جیسے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی شریعت میں طہارت کے باب میں ہے کہ شے کو تین بار دھوئیے شے کی کامل طہارت ہو جاتی ہے شق صدر کے واسطے تین اوقات مختص ہوئے تاکہ آپ کو شیطان سے عصمت کے ساتھ عمدہ طہولیت سے اکل احوال پر نشوونما ہوا اور جو شے اپنی طرف وحی کی جائے آپ قلب قوی کے ساتھ اس کو سکولین اور شب معراج میں مناجات کی واسطے آپ مستعد ہوں۔ اور اس میں اختلاف کیا گیا ہے آیا شق صدر اور اس کا دھونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے یا اور انبیاء و آپ کے سوا میں ان کے لئے بھی شق صدر واقع ہوا ہے ابن المنیر نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شق صدر اور اس پر آپ کا صبر کرنا اس جنس سے ہے کہ حضرت ذبیح اللہ اسکے ساتھ آزما کے گئے تھے اور انہوں نے صبر کیا تھا بلکہ آپ کا یہ شق صدر اس آزمائش سے زیادہ مشقت رکھتا ہے اور زیادہ جلیل امر ہے اس لئے کہ وہ عارضی امور تھے اور آپ کا یہ شق صدر حقیقت ہے اور یہی یہ امر ہے کہ آپ کا شق صدر رکر رہا اور ایسے حال میں واقع ہوا کہ آپ شیر خوار اور یتیم تھے اور اپنے اہل سے دور تھے۔

یہ باب اس آیت کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ مبارک میں تھے

بخاری رحمہ نے اپنی تاریخ میں اور ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں اور ابن سعد نے یزید بن الاصم سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز جمائی نہیں لی۔

اور ابن ابی شیبہ نے سلمہ بن عبد الملک بن مروان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ



علیہ وسلم نے سہ گز جانی نہیں لی۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سماعت شریف کی آیت میں

ترمذی اور ابن ماجہ اور ابو نعیم نے ابو ذر رضی سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو میں دیکھتا ہوں تم لوگ وہ نہیں دیکھتے ہو اور جو بات میں سنتا ہوں وہ تم نہیں سنتے ہو آسمان آواز دیتا ہے اور آسمان کے لیے یہ حق ہے کہ وہ آواز دے آسمان میں کوئی جگہ چار انگشت کی مقدار میں نہیں ہے مگر ایک فرشتہ اپنی پیشانی کو اوس جگہ رکھے ہوئے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کر رہا ہے۔

ابو نعیم نے حکیم بن خرام سے روایت کی ہے کہ اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں تھے آپ نے اصحاب سے پوچھا جو میں سنتا ہوں کیا تم لوگ سنتے ہو اصحاب نے کہا کہ ہم کچھ نہیں سنتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں آسمان کی آواز سنتا ہوں اور آسمان کو اس باب میں ملامت نہیں ہے کہ وہ آواز دے آسمان میں کوئی جگہ بالشت برابر نہیں ہے مگر اوس جگہ پر ایک فرشتہ سجدہ کر رہا ہے یا قیام کی حالت میں ہے۔

یہ باب آپ کی آواز کی آیت میں ہر اور اس بیان میں ہے کہ

آپ کی آواز جس جگہ پہنچتی تھی اوس جگہ آپ کے سوا کسی اور نہیں پہنچتی

بیہقی اور ابو نعیم نے ہر اے سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ہم لوگوں میں خطبہ پڑھا یہاں تک کہ پردہ نشین عورتوں کو اون کے پردوں میں سنایا۔

ابو نعیم نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی

پھر نماز سے اٹھے اور آپ نے ایسی آواز سے ندا کی کہ پردہ نشین عورتوں کو اون کے پردوں کے

درمیان اوس کو سنایا۔

ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کی سخت گرمی میں گھر سے باہر ہماری طرف نکلے آپ نے ہم لوگوں میں ایسی آواز سے خطبہ پڑھا کہ جو ان پردہ نشین عورتیں اپنے پردوں میں سنتی تھیں۔

بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع کے دن منبر پر بیٹھے اور آپ نے آدمیوں سے فرمایا بیٹھ جاؤ آپ کے فرمانے کو عبد اللہ بن رواحہ نے سنا وہ اس وقت بنی عقیل میں تھے وہ سکر اسی جگہ میں بیٹھ گئے۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے عبد الرحمن بن سعاد البیہقی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں میں منی میں خطبہ پڑھا ہمارے کان کھل گئے اور ایک لفظ میں یوں وار رہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے کان یہاں تک کھول دیے کہ آپ جو کچھ فرماتے تھے ہم اس کو سنتے تھے اور ہم اپنے مکانات میں تھے۔

ابن ماجہ اور بیہقی نے ام ہانی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت ہم لوگ آدھی رات میں کعبہ کے پاس سنتے تھے اور میں اپنی چھت پر ہوتی تھی۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل شریف کی آیت ہیں

ابو نعیم نے دحلیمین اور ابن عساکر نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ میں نے اکثر کتابیں پڑھیں ان میں کتابوں میں نے یہ پایا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ابتدا سے اس کے منقضی ہونے تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل شریف کے مقابلہ میں جمیع آدمیوں کو عقل نہیں دی مگر دنیا کے رتبوں میں سے ریت کے ایک دانہ کی مثل اور میں نے ان کتابوں میں یہ پایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عقل اور رائے میں تمام آدمیوں سے زیادہ ترجیح رکھتے ہیں اور برتر ہیں۔



## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کی آیت میں

مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور اپنے ہمارے پاس قیلولہ کیا آپ کو پسینا آگیا میری مان ایک شیشہ لائی وہ پسینہ پونچھ رہی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے آپ نے پوچھا اے ام سلیم تم یہ کیا کرتی ہو میری مان نے کہا کہ یہ عرق ہے اسکو ہم اپنی خوشبو کے لئے لیتے ہیں یہ عرق آپ کا اطیب الطیب ہے۔

اور مسلم نے دوسری وجہ سے اس حدیث کی روایت انس رضی اللہ عنہ سے کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے پاس آتے تھے اور انکے پاس قیلولہ فرماتے تھے ام سلیم آپ کے لیے ایک چمڑا بچھا دیتی تھیں آپ اسکو قیلولہ کرتے تھے اور آپ کو کثرت سے پسینا آتا تھا ام سلیم آپ کا پسینا جمع کرتی تھیں اور اسکو خوشبو میں ملاتی تھیں اور شیشہ میں رکھتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے ام سلیم یہ کیا ہے ام سلیم نے کہا آپ کا پسینا ہے اس سے میں اپنی خوشبو کو تر کرتی ہوں۔

ابو نعیم نے محمد بن سیرین کے طریق سے ام سلیم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک چمڑے پر قیلولہ فرماتے تھے جو وقت آپ کو پسینا آتا تو میں خوشبو دین لیتی اور انکو آپ کے پسینہ میں گوندھ لیتی تھی۔

دارمی اور بیہقی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسی خصلتیں تھیں کہ آپ کسی راستہ میں نہ ہوتے اور آپ کے پیچھے کوئی جاتا مگر وہ آپ کے پسینہ کی خوشبو یا آپ کے خوشبو کی استعمائی سے پہچان لیتا تھا کہ آپ اس راستہ سے گئے ہیں اور آپ کسی پتھر یا کسی درخت کے پاس سے نہیں گذرتے تھے مگر وہ پتھر اور درخت آپ کو سجدہ کرتا تھا۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حجرت سامنے سے آتے ہو آپ کی خوشبو سے آپ کو پہچان لیتے تھے۔

بزار اور ابویعلیٰ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرت مدینہ کے راستوں میں سے کسی راستہ میں گزرتے لوگ آپ کی پاکیزہ خوشبو پاتے اور یہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس راستہ سے گزرے ہیں۔

دارمی نے ابراہیم النخعی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں خوشبو سے پہچانے جاتے تھے۔

خطیب اور ابن عساکر اور ابونعیم اور دیلمی نے دو طریق سے محمد بن اسماعیل بخاری سے روایت کی ہے بخاری سے عمرو بن محمد بن جعفر نے اون سے ابو عبیدہ معمر بن المثنیٰ نے اون سے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں بیٹی سوت کات رہی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتی سیڑھ سے آپ کی پیشانی پر عرق آنے لگا اور عرق ایسا نوربیدار کرنے لگا کہ میں مبہوت ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تم کو کیا ہوا کہ مبہوت ہو گئی میں نے کہا کہ آپ کی پیشانی عرق کر رہی ہے اور آپ کا پسینا ایسا نور پیدا کر رہا ہے کہ اگر آپ کو البوکیر الہذلی دیکھتا تو اس کو یہ علم ہو جاتا کہ اس کے شر کے ساتھ آپ احق ہیں البوکیر الہذلی کہتا ہے ۵

ومیرامن کل غیہ حیضتہ	وفساد مرصنۃ وداہمتیل
وإذا نظرت الی المرۃ وجہہ	برقت برزق العارض المتہلل

اور حجرت تواء کے چہرہ کے خطون کو دیکھ لگا۔ وہ خطوط اس طور چمکیں گے جیسے خوب برسنے والا برقی بجلی چمکی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں جوشے تھے آپ نے رکب دی اور میری طرف آئے اور میری دونوں آنکھوں کے درمیان آپ نے بوسہ دیا اور آپ نے فرمایا اے عائشہ تجھ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے مجھ کو یا دہنیں ہے کہ تیرے اس کلام سے جیسا میں سرور ہوا ہوں

جھکو کہی ایسا سرور ہوا ابو علی صالح بن محمد البغدادی نے کہا ہے کہ میں یہ نہیں جانتا ہوں کہ ابو عبیدہ نے ہشام بن عروہ سے کسی شخص کو حدیث کیا ہوا ابو علی نے کہا ہے لیکن یہ حدیث میرے نزدیک حسن ہے جبکہ محمد بن اسماعیل بخاری اسکی تخریج کرنے والے ہیں۔

ابونعیم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ میں احسن الناس تھے اور رنگ میں آدمیوں سے زیادہ نورانی تھے کسی وصف کرنے والے نے آپکا وصف نہیں کیا مگر آپکے چہرہ مبارک کو چودہویں رات کے چاند کیساتھ تشبیہ دی ہو اور آپکے چہرہ مبارک میں عرق موتی کی مثل تھا اور ممکنہ میں مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

ابوعلی نے اور بطرانی نے (اوسط) میں اور ابن عساکر نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اپنی لڑکی کی تزویج کی ہے اور میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ آپ میری اعانت فرما دیں آپ نے فرمایا میرے پاس کچھ نہیں ہے لیکن تم میرے پاس ایک ایسا شیشہ لیکر آؤ کہ اس کا منہ فراخ ہو اور گسی وخت کی ایک لکڑی لے آؤ وہ مرد دو وزن چیزیں آپکے پاس لے آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کلامیوں سے عرق پونچھتے تھے یہاں تک کہ شیشہ بھر گیا آپ نے اس سے فرمایا کہ اس شیشہ کو لے لو اور اپنی بیٹی سے کدو کہ اس لکڑی کو اس شیشہ میں ڈبا کر خوشبودار گاوے جسوقت وہ لڑکی خوشبودار لگاتی تو اہل مدینہ اس خوشبودار کو سونگتے تھے کمال خوشبودار کے سبب سے لوگوں نے اس مکان کا نام بیت الطیبین رکھ دیا تھا۔

دارمی نے ایک مرد سے جو نبی حریف سے تھا روایت کی ہے کہ جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماغربین الہک کو جمع کیا میں اس وقت اپنے باپ کے ساتھ تھا جسوقت ماغرب کے پتھر لگنے لگے مجھکو عجب پیدا ہوا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹا لیا آپکی بغل مبارک کا پسینا مشک کی بو کی مثل مجھ پر بہنے لگا اور عبدان نے اس حدیث کی روایت صحابہ میں کی ہے اور کہا ہے کہ حریف سے روایت ہے۔

ہزار نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا آپ نے فرمایا میرے پاس آؤ میں آپ کے پاس گیا میں نے کسی شک اور کسی عنبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار نہیں سونگھا۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت شریف کے طول کی آیت ہے

ابن ابی غنیمہ نے اپنی تاریخ میں اور بیہقی نے اور ابن عساکر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت لانے نہ تھے اور نہ بہت چبھٹے قدر کے تھے آپ میانہ قدر کی طرف منسوب ہوتے تھے جو قوت تنہا چلتے تھے اور آپ ایسے حال پر نہیں تھے کہ آدمیوں میں سے کوئی شخص آپ کے ساتھ چلتا ہوتا اور وہ دراز قدر ہوتا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے لانے ہو جاتے تھے اور اکثر ایسا اتفاق ہوا کہ آپ کی دونوں جانب میں لانے قدر کے دو مرد ہوتے آپ ان سے لانے معلوم ہوتے تھے جو قوت وہ مرد آپ سے جدا ہو جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قدر کی طرف نسبت کئے جاتے تھے۔ ابن سبع نے اس امر کو خصائص میں ذکر کیا ہے اور اس پر یہ زیادہ کیا ہے کہ آپ جس وقت بیٹھتے تھے تو آپ کے شانے سب بیٹھنے والوں سے اعلیٰ ہوتے تھے۔

## یہ باب اس آیت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ شریف زمینیں دیکھتا رہتا

حکیم ترمذی نے ذکر ان سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ دھوپ میں نہیں دیکھتا تھا اور نہ چاندنی میں ابن سبع نے کہا ہے کہ آپ کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ آپ کا سایہ مبارک زمین پر نہیں پڑتا تھا اور آپ نور تھے جو قوت آپ دھوپ میں یا چاندنی میں چلتے تو آپ کا سایہ نظر نہیں آتا تھا بعض علمائے کرام نے کہا ہے کہ آپ کا سایہ چونہ تھا تو اس کی شاہد آپ کے قول کی وہ حدیث ہے جو دعا کے باب میں آئی ہے آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتے تھے: واجعلنی نورا۔ اے رب تو مجھ کو

## باب

قاضی عیاض نے شفا میں اور غنی نے آپ کے مولدین یہ ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ آپ کے جسم مبارک پر کبھی سین ٹہی اور اسکو ابن سبیح نے خصائص میں اس لفظ سے ذکر کیا ہے کہ آپ کے کپڑوں پر کبھی ہرگز زمین نہ تھی اور یہ زیادہ کیا ہے کہ آپ کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ آپ کو چون ایذا نہیں دیتی تھی (یعنی آپ کے کپڑوں میں چون کبھی نہیں پڑتی تھی کہ آپ کو ایذا دیتی آپ کا لباس ہمیشہ طاهر اور پاکیزہ ہوتا تھا دوسرے عظمت شان اس سے ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی چیزوں سے محفوظ رکھا تھا۔)

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موسیٰ مبارک کی آیت میں ہے

سید بن منصور اور ابن سعد اور ابو یعلیٰ اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے عبد الحمید بن جعفر سے اور انہوں نے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے کہ جنگ یرموک میں خالد بن الولید کی ٹوپی گم ہو گئی اسکو ڈھونڈنا یا شاک کہ اسکو پایا اور یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ لیا اور اپنا سر منڈوایا آدمیوں نے آپ کے بالوں کے اطراف میں سرعت کی اور آگے بڑھے آپ کی پیشانی کی طرف کے بالوں کے واسطے میں نے آدمیوں سے سبقت کی اور میں نے وہ موسیٰ مبارک لیکر اس ٹوپی میں رکھے میں کسی جنگ میں حاضر نہیں ہوا اور وہ ٹوپی میرے ساتھ رہی مگر مجھ کو نصیب نہ نصیب ہوئی۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خون منظر کی آیت میں ہے

بزار اور ابو یعلیٰ اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی نے عبد اللہ بن الزہر سے روایت کی ہے

ابن الزبیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ اوس وقت پہنچے نگارہے تھے جو بوقت  
 آپ فارغ ہوئے آپ نے فرمایا اے عبداللہ اس خون کو لیجاؤ اور اسکو ایسی جگہ بٹھاؤ کہ تمکو  
 کوئی آدمی نہ دیکھے ابن الزبیر نے وہ خون پی لیا جبکہ بن الزبیر بیٹ کے آئے آپ نے اوس سے  
 دریافت فرمایا کہ تم نے کیا کیا اونہوں نے عرض کیا کہ اوس خون کو زیادہ مخفی جگہ میں میں نے  
 رکھ دیا میں نے یہ جان لیا کہ وہ جگہ آدمیوں سے مخفی ہے آپ نے دریافت فرمایا شاید تم نے اسکو  
 پی لیا ہو گا ابن الزبیر نے کہا میں نے عرض کی ہاں پی لیا آپ نے شک سے فرمایا ویل للناس منک و ویل  
 لک من الناس لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ جو قوت کہ ابن الزبیر میں تھی وہ اوس خون ہی تھی

### یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم شریف کی آیت میں ہے

بیہقی نے ابو ہریرہ رض سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو بوقت اپنے قدم سے  
 چلتے پورا قدم کہتے تھے آپ کے قدم شریف کے تلوے میں خلونہ تھا۔  
 ابن عساکر نے ابواماتہ الباہلی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 قدم مبارک کے تلوے میں خلونہ تھا آپ پورا قدم زمین پر رکھ کے چلتے تھے۔  
 بیہقی نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 پاؤں مبارک کی خنصر اوٹھی ہوئی تھی۔

احمد نے ابن عباس رض سے یہ روایت کی ہے کہ قریش ایک کاہنہ کے پاس آئے اور اوس  
 سے کہا کہ حکوتو یہ بتلا کہ صاحب مقام نبوت سے ہم لوگوں میں ازروے مشابہت کے کون  
 شخص اقرب ہے اوس نے کہا کہ اگر تم لوگ اس نرم زمین پر اپنی چادر کو کھینچ پھراؤ اس زمین پر تم چلو تو میں  
 تمکو خبر دیتی ہوں قریش نے اپنی چادر زمین پر کھینچی پھراؤ اس زمین پر چلے کاہنہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے قدم مبارک کا نشان دیکھا اور کہا کہ صاحب مقام نبوت سے ازروے مشابہت کے  
 تم لوگوں میں محمد اقرب ہیں اسکے بعد لوگ بیس سال تک ٹھہرے رہے یا بیس سال کے قریب



ٹھہرے رہے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار شریف کی آیت میں ہے

ابن سعد نے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں ایک جنازہ میں تھا میں جب وقت چلتا تو آپ مجھے آگے بڑھاتے تھے ایک مرد جو میرے پہلو کی طرف تھا میں نے اس کی طرف التفات کر کے کہا خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام کی قسم ہے کہ آپ کے واسطے زمین لپٹی ہے۔

ابن سعد نے یزید بن مرثد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت چلتے تو سرعت فرماتے تھے یہاں تک کہ مرد آپ کے پیچھے دوڑتا اور آپ کو نہیں پاتا تھا۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کی آیت میں ہے

شیخین نے حضرت عائشہ رضی سے روایت کی ہے حضرت عائشہ رضی نے کہا یا رسول اللہ کیا وتر پڑھنے سے پہلے آپ سو جاتے ہیں آپ نے فرمایا اے عائشہ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

ابو نعیم نے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

شیخین نے انس بن مالک سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء کی آنکھیں سوتی ہیں اور ان کے قلوب نہیں سوتے۔

ابن سعد نے عطاء بن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ ہم انبیاء کے گروہ ہیں ہماری آنکھیں سوتی ہیں اور ہمارے قلوب نہیں سوتے ہیں۔

اور ابن سعد نے حسن سے مرفوعاً روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے میری آنکھیں سوتی ہیں

اور میرا دل نہیں سوتا۔

ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں اور آپ کا دل نہیں سوتا تھا ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک دن ایک جماعت یہود کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی آپ نے اون یہود سے فرمایا کہ میں تمکو اوس اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں جس نے تورات کو موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا ہے آیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ یہ نبی جو ہے اسکی آنکھیں سوتی ہیں اور اس کا دل نہیں سوتا ہے اونہوں نے کہا اللہم نعم اپنے فرمایا اللہم اشہد۔

حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سوتی تھی اور آپ کا قلب نہیں سوتا تھا۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قوت جماع کی آیت میں ہے

بخاری نے قتادہ کے طریق سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات اور دن کی ساعست واحدہ میں اپنی کل بیویوں کے پاس دورہ کرتے تھے وہ گیارہ بیویاں تھیں قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ کو اسکی طاقت تھی انس نے کہا کہ ہم باتین کرتے تھے کہ آپکو تیس آدمیوں کی قوت عطا کی گئی ہے۔

ابن سعد نے سلمیٰ کنیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں اپنی نو بیویوں سے جماع کیا۔

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ ہکو عبید اللہ بن موسیٰ نے اسامہ بن زید سے خبر دی ہے زید نے صفوان بن یسلم سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس ایک ہانڈی لاے میں نے اوس میں سے کھایا مجھکو چل عین چالیس مردوں کی قوت دی گئی۔

ابن عدی نے سلام بن سلیمان کے طریق سے غیشل سے ادھون نے ضحاک سے ضحاک نے ابن عباس رضی سے عرفو عاً اسکی مثل: روایت کی ہے اور پہلا طریق اپنے ارسال پر جمید ہے بخلاف اس طریق کے کہ یہ وہی ہے اور ابن سعد نے کہا ہے کہ ہکو وادری نے خبر دی ادھون سے موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جمل عیین اقل الناس تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قوت جماعی نازل فرمائی جمل عکا میں کسی ساعت میں ارادہ نہیں کرتا ہوں مگر اس قوت کو پاتا ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو شے نازل کی تھی وہ ایک ہانڈی تھی جس میں گوشت تھا۔ اور ابن سعد نے کہا ہے کہ ہکو وادری نے خبر دی ادھون سے ابن ابی سیرہ اور عبد اللہ بن جعفر نے صلح بن کیسان سے اسکی مثل حدیث کی ہے اور ابن سعد نے کہا ہے کہ ہکو وادری نے خبر دی اہم سے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے زہری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ میں نے دیکھا گویا مجھ کو ایک ہانڈی دی گئی ہے میں نے اس ہانڈی میں سے اس قدر کھایا کہ میں خوب سیر ہو گیا جیسے میں نے اس ہانڈی میں سے کھایا ہے جس ساعت میں ارادہ کرتا ہوں کہ عورتوں کے پاس جاؤں میں اسی وقت جمل ع کرتا ہوں۔

ابن سعد نے مجاہد واطاوس سے روایت کی ہے دو وزن راویون نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جماع میں چالیس مردوں کی قوت دی گئی تھی۔

حارث بن ابی اسامہ نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ادھون اوچاس مردوں کی قوت دیکھی تھی جو ہر ایک مرد اہل جنت سے ہے۔

اور حارث نے ابن عمر رضی سے روایت کی ہے کہ ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے فرمایا کہ دشمن پر حملہ کرنے اور دشمن کو سخت پکڑنے اور نکل ح میں چالیس مردوں کی قوت مجھ کو دی گئی ہے۔

طبرانی نے اور اسمعیلی نے اپنی (معجم) میں اور ابن عساکر نے انس سے روایت کی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محکمہ تمام آدمیوں پر چار باتوں سے فضیلت دی گئی ہے ایک عام بخشش دوسری شجاعت تیسرے کثرت جماع چوتھے دشمن پر سخت حملہ کرنا۔

یہ باب اس آیت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتلام محفوظا

طبرانی نے عکبرہ کے طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے اور دینوری نے (کتاب المجاہد) میں مجاہد کے طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ کسی نبی کو ہرگز احتلام نہیں ہوا اور احتلام نہیں ہوتا ہے مگر شیطان سے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشاب و پرخانہ معجزہ میں ہے

بیہقی نے حسین بن علوان کے طریق سے ہشام بن عروہ سے عروہ نے اپنے باپ سے اور ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی سے روایت کی ہے کہ جب وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم لٹا میں جاتے تو میں آپ کے پیچھے جاتی تھی میں کچھ نہ دیکھتی تھی مگر میں پاکیزہ ہو سکتی تھی میں نے اس امر کا ذکر آپ سے کیا آپ نے فرمایا اے عائشہ کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ ہم انبیاء کے جسم اہل جنت کی ارواح کے اوصاف پر پیدا ہوتے ہیں جو شے انبیاء کے جسموں سے نکلتی ہے اس کو زمین نگل جاتی ہے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ یہ حدیث ابن علوان کے موضوعات سے ہے شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوں کہ ہرگز ایسا نہیں جیسا کہ بیہقی نے کہا ہے اس لئے کہ اس حدیث کا دوسرا طریق حضرت عائشہ رضی سے ہے ابن سعد نے کہا ہے کہ ہر کوئی سمیع بن ابان الوراق نے خبر دی اور ان سے عتبہ بن عبد الرحمن القرشی نے محمد بن زاذان سے اور ان سے احمد بن محمد نے حضرت عائشہ رضی سے حدیث کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ بیت الخلاء میں جاتے ہیں آپ کی کوئی غرضت کی قسم سے نہیں دیکھی جاتی ہے آپ نے فرمایا کیا عائشہ کو معلوم نہیں ہے کہ جو شے انبیاء سے نکلتی ہے اس کو زمین نگل جاتی ہے اور اس سے کچھ نہیں دکھائی دیتا۔ ابو نعیم نے اس طریق سے اس حدیث کی تخریج کی ہے

اور اس حدیث کا تیسرا طریق یہ ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ ہم سے محمد بن ابراہیم نے اور اون سے علی بن احمد بن سلیمان المصری نے اور اون سے ذکر بن یحییٰ البلیعی نے ان سے شہاب بن معمر العونی نے اور اون سے عبد الکرم الخزاز نے اور اون سے ابو عبد اللہ المدینی نے اور اون سے لیلیٰ کنیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ سے حدیث کی ہے کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ بیت الخلا میں داخل ہوتے ہیں جب وقت آپ نکلتے ہیں تو آپ کے پیچھے میں بیت الخلا میں جاتی ہوں میں کوئی شے نہیں دیکھتی ہوں مگر میں مشک کی بو باقی ہوں آپ نے فرمایا ہم انبیاء کے گروہ ہیں ہمارے جسم اہل جنت کے اور احوال کے صفات پر پیدا ہوتے ہیں اور جسمون سے جو شے نکلتی ہے اس کو زمین نگل جاتی ہے اور اس حدیث کا چوتھا طریق ہے۔ حاکم نے (مسند رک) میں کہا ہے مجھ کو محمد بن جعفر نے بکھو خبر دی اور اون سے محمد بن جریر نے اور اور اون سے موسیٰ بن عبد الرحمن المسروقی نے اور اور اون سے ابراہیم بن سعد نے اور اور اون سے منہال بن عبید اللہ نے اور منہال سے اس حدیث کو لیلیٰ مولاہ حضرت عائشہ نے حضرت عائشہ سے ذکر کیا ہے حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاے حاجت کے لئے داخل ہوئے آپ کے بعد میں بھی داخل ہوئی میں نے کچھ نہیں دیکھا اور میں نے مشک کی خوشبو پائی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ میں نے کوئی شے نہیں دیکھی آپ نے فرمایا کہ زمین کو یہ امر کیا گیا ہے کہ ہم معاشر انبیاء کے فضلہ کو چھپا دے اور اس حدیث کا پانچواں طریق ہے داؤقطنی نے افراؤ میں کہا ہے ہم سے محمد بن سلیمان الباہلی نے اور اور اون سے محمد بن حسان الاموی نے اور اور اون سے عبدہ بن سلیمان نے اور اور اون سے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اور اور اون سے حضرت عائشہ نے حدیث کی ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ بیت الخلا میں داخل ہوتے ہیں بہر بیت الخلا میں وہ شخص جاتا ہے جو بعد آپ کے جاتا ہے جو شے آپ سے نکلتی ہے وہ شخص اس کا کچھ اثر نہیں دیکھتا آپ نے فرمایا اے عائشہ کیا تم کو معلوم نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے زمین کو یہ امر کیا ہے کہ انبیاء سے

جوشے ٹکھہ وہ اوسکو نگل جاے۔ یہ طریق حدیث کے طرق میں اقوامی ہے ابن وحیہ نے خصائص میں اس حدیث کے لانے کے بعد کہا ہے کہ یہ سند ثابت ہے محمد بن حسان البغدادی ثقہ اور صالح مرد ہے اور عبدہ حدیث میں فحشین کے رجال سے ہے اور اس حدیث کا چھٹا طریق ہے کہ وہ مرسل ہے حکیم ترمذی نے عبد الرحمن بن قیس الرضفانی کے طریق سے عبد الملک ابن عبد اللہ بن الولید سے اونہوں نے ذکر اوان سے یہ روایت کی ہے کہ دھوپ اور چاندنی میں رسول اللہ کا سایہ نہیں دکھتا تھا اور نہ آپ کی قضاے حاجت کا اثر دکھتا تھا اور اس حدیث کا ساتواں طریق ہے کہ سفیر جن کے یاب میں آپکا۔

### یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیشاب نشا ہوتے

حسن بن سفیان نے اپنی (مسند) میں اور ابو یعلیٰ اور حاکم اور الدقطنی اور ابو نعیم نے ام ایمن رضی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اوٹے مکان کی ایک طرف میں مٹی کی ہانڈی تھی آپ نے اوس میں پیشاب کیا ام ایمن نے کہا میں رات میں اوٹھی میں پیاسی تھی جو کچھ اوس ہانڈی میں تھا میں نے پی لیا جبکہ آپ صبح کو اوٹھے میں نے آپکو خبر کی آپ ہنس دئے اور آپ نے فرمایا کہ آج کے دن کے بعد تم اپنے پیٹ کی کسی بیماری کی عمر بھر گزر شکایت نہ کر دو گی۔

عبد الرزاق نے ابن جریر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبکہ یہ خبر ہوئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لکڑی کے ایک پیالہ میں پیشاب کرتے تھے پھر وہ پیالہ آپ کے تخت کے نیچے رکھ دیا جاتا تھا آپ آئے اور آپ نے یکا یک دیکھا کہ اوس پیالہ میں کچھ نہیں ہے اوس عورت سے جبکہ نام پر کہہ تھا اور وہ حضرت ام حبیبہ کی خدمت کرتی تھی اور ان کے ساتھ حبشہ سے آئی تھی آپ نے اوس سے پوچھا وہ پیشاب کہاں ہے جو پیالہ میں تھا اوس نے کہا میں نے اوسکو پی لیا آپ نے فرمایا اے ام یوسف ہمیشہ کے لیے جبکہ کو صحت ہو گئی اوس عورت کی کنیت ام یوسف تھی وہ کہی بیمار نہیں ہوئی اوسکو وہی مرض ہوا جس میں وہ مر گئی ابن وحیہ نے کہا ہے یہ دوسرا قصہ ہے

اور ام ایمن کے قضیہ سے غیر ہے اور برکتہ ام یوسف غیر برکتہ ام ایمن کے ہے۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت کی صفت میں جامع ہے

شیخین نے براہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ میں حسن انسان سے اور خلقت میں آدمیوں سے احسن تھے آپ اپنے لائے نہیں تھے کہ آپ کا حق مبارک زیادہ بکمال گیا ہوا ورنہ آپ ٹہنگے تھے۔

بخاری نے براہ سے روایت کی ہے کہ کسی نے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک مثل سیف کے تھا یا زونے کا سیف کی مثل نہیں تھا لیکن مثل قمر کے تھا۔

مسلم نے جابر بن عمر سے روایت کی ہے۔ (دن) سے کسی نے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک لامبا تھا یا بے کمانہ کی مثل سیف پر پاندے کے گول تھا۔

دارقطنی اور بیہقی نے جابر بن عمر سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صاف چاندنی رات میں دیکھا آپ کے جسم مبارک پر سبز حلقہ تھائیں آپ کی طرف دیکھتا تھا اور چاند

کی طرف دیکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھ میں چاند سے احسن تھے۔

بخاری نے کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت پلٹے تو آپ کا چہرہ مبارک ایسا منور ہوتا تھا گویا چاند کا ٹکڑا ہے اور اس امر کو ہم آپ سے پہچانتے تو

ابو نعیم نے حضرت ابوبکر الصدیق سے روایت کی ہے کہ آپ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک چاند کے دائرہ کی مثل تھا۔

بیہقی نے ابو اسحاق سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی ہمدان کی ایک عورت سے روایت کی ہے کہ آپ کہ

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا کہ حج کیا میں نے اس عورت سے کہا آپ کو تشبیہ دو آپ کیسے تھے اس نے کہا چاند کی مثل تھے اور میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ کے

مشرق نہیں دیکھا۔

دامی اور بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابو عبیدہ سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے ربیع بنت حمزہ سے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف مجھ سے بیان کر رہی تھی نے کہا اگر تم آپ کو دیکھتے تو یہ ضرور لکھتے کہ آفتاب نکلا ہوا ہے۔

اسلم نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے اوان سے کسی نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرو ابو الطفیل نے کہا آپ گورے اور نکمیں چہرہ تھے۔ شیخین نے اس رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوم کے لوگوں میں سے میانہ قد تھے آپ بہت لالہ تھے اور نہ ٹھنکے تھے آپ کا رنگ چمکدار روشن تھا گندمی رنگ نہ تھا اور نہ بائکل سفید رنگ تھا کہ اوسمیں سرخی اور چمک نہ ہوتی آپ کے بال تلکے اور گونگراے بالوں کے درمیان تھے نہ بالکل تلکے تھے اور نہ بالکل ہنایت گونگراے تھے جو سہاگن ایسے تھے گویا دھنیز کنگھی کی گئی جو حیر سے کچھ کنگھی ہو گئی ہو۔

بیہقی نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گورے تھے اور آپ کے رنگ میں سرخی ملی ہوئی تھی۔

ابن سعد اور ترمذی اور بیہقی نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احسن کسی شے کو نہیں دیکھا گویا آپ کے چہرہ مبارک میں ہر چاند جاری ہوتا تھا اور اپنے چلتے میں۔ میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ رفتار میں وہ آپ سے زیادہ عسرت کرتا ہو گویا آپ کے واسطے زمین لٹتی تھی ہم چلتے میں کو شہر کرتے تھے اور آپ جے پروالی سے تیز چلتے تھے۔

ابن سعد نے قتادہ سے اور ابن ہشاک نے قتادہ کے طریق سے اس سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو ہرگز معبود نہیں کیا مگر ادا کو خوش چہرہ اور خوش آواز معبود فرمایا۔ لہذا کہ تمہارے نبی کو معبود کیا پس آپ کو بولے اور تاد اور خوش آواز معبود کیا۔



ابن عساکر نے حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو ہرگز نہیں بھیجا مگر صبیح الوجہ اور کریم الحسب اور خوش آواز اور ہتھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبیح الوجہ کریم الحسب خوش آواز تھے۔

دارمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ شجاع اور زیادہ جواد اور زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔

مسلم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں مبارک وسیع تھا اور آپ کی چشمان مبارک کی سفیدی میں سرخی معروض تھی اور آپ کی اڑیوں کا گوشت کم تھا۔

بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں بڑی بڑی تھیں اور آپ کے پلک دراز تھے اور آپ کی آنکھوں میں سرخی معروض تھی۔

بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بڑی آنکھیں تھیں اور آپ کی پلک لانبے تھی اور آپ کی آنکھوں میں سرخی معروض تھی۔

ترمذی اور بیہقی نے دوسری جہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کی ہے کہ آپ بہت لانبے دلبے اور ٹٹنگے نہ تھے قوم کے آدمیوں سے میانہ قد تھے آپ کے بال بہت گھونگر دالے نہ تھے اور نہ بالکل ٹٹکے ہوئے تھے آپ کے بالوں میں یہ دونوں وصف متوسط طور سے تھے اور آپ کے چہرہ کا گوشت نرم اور ٹٹکا ہوا نہ تھا اور آپ کا چہرہ مبارک بالکل گول نہ تھا بلکہ او میں تدویر تھی آپ گورے تھے اور رنگ میں سرخی ملی تھی اور آپ کی دونوں آنکھوں کی پتلیاں سیاہ تھیں اور آپ کی پلک لانبی تھی اور آپ کی ہڈیوں کے سرگٹھنوں کلائیوں موٹے ہون میں بڑے بڑے تھے اور آپ کے شانے چوڑے اور بڑے تھے اور آپ کے جسم مبارک پر بال نہ تھے اور آپ کے سینہ مبارک سے ناف تک بال تھے اور آپ کے ہاتھ کی پتلیاں اور قدم قوی اور مضبوط تھے اور انگلیاں موٹی اور کٹری تھیں آپ جس وقت رفتار فرماتے تو قوت سے چلتے گویا آپ دہوان زمین پر

جل رہے ہیں اور حیثیت آپ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پورے طور سے متوجہ ہوتے تھے آپ کے دونوں شانوں کے بیچ میں ہر نبوت تھی۔

اور ترمذی نے دوسری وجہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی پتلیاں سیاہ تھیں اور آپ کی پلک لانبی تھی۔  
بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک چوڑی اور بڑی تھی اور آپ کی پلک لانبی تھی۔

طیاسی اور ترمذی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے ابوہریرہ نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لانبی تھے اور نہ ٹھنکنے تھے آپ کا سر مبارک بڑا تھا اور آپ کی ریش مبارک بڑی تھی آپ کے ہاتھ اوپر دون کی انگلیوں موٹی موٹی اور کڑی تھیں اور آپ کی آنحوں کے جوڑ بڑے بڑے تھے آپ کے چہرہ مبارک میں سرخی تھی اور آپ کے سینے سے ناف تک بال تھے جو وقت آپ چلتے تو جھکنے کے طور پر جبکہ چلتے گویا ڈھلوان جاے سے اور تر رہے ہیں میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ کی آنکھیں نہیں دیکھا۔

طیاسی اور احمد ابوہریرہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلاہیں چوڑی تھیں اور آپ کے دونوں شانوں کے درمیان فاصلہ تھا اور آپ کی آنکھوں کی پلک لانبی تھی اور آپ بازوؤں میں شور و غلب نہیں کرتے تھے اور نہ غش بات کہتے تھے اور نہ اپنے آپ کو فحش گو بتاتے تھے آپ کے پیچھے آپ اگر متوجہ ہوتے تو پورے طور پر متوجہ ہوتے تھے۔  
بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک سیاہ تھی اور آپ کے دندان مبارک نہایت خوبصورت تھے۔

بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور ان سے کسی نے پوچھا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوڑھے ہوئے تھے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑھاپے کا عیب نہیں لگایا تھا آپ کے سر اور ریش مبارک میں نہیں تھے مگر سرور یا اٹھارہ سفید بال۔

شیخین نے براہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قدر تھے اور آپ کے دونوں شانوں کے درمیان فاصلہ تھا یعنی آپ کے جسم مبارک کا بالائی حصہ چڑا تھا اور آپ کے سونے مبارک کا نون کی ٹونک پہنچتے تھے مین نے آپ سے احسن کوئی شے نہیں دیکھی۔  
احمد و بیہقی نے محرش الکعبی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات میں جگرانہ سے عمرہ لیا مین نے آپ کی پشت مبارک کی طرف دیکھا گویا چاندی کا ٹکڑا تھا۔  
طیالسی اور ابن سعد اور طبرانی اور ابن عساکر نے ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکم مبارک نہیں دیکھا مگر بتہ کاغذات کو جو بعض پر بعض ہوں وہ مجھے یاد آگیا۔

ترمذی اور بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے گورے تھے گویا آپ چاندی سے بنائے گئے تھے اور آپ کے سونے مبارک گہرے نگر والوں اور لٹکے ہوئے درمیان تھے آپ کا شکم مبارک ہموار تھا اور آپ کے شانوں کے جوڑے بڑے بڑے تھے آپ زمین پر پورا قدم رکھ کر رقتا فرماتے تھے جو وقت آپ سامنے آتے تو پورے طور سے سامنے آتے تھے اور جو وقت پیچھے پلٹتے تو پورے طور پر پلٹتے تھے۔

بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک بڑا تھا اور آپ کے قدم مبارک بڑے بڑے تھے اور آپ کے دست مبارک کی ہتھیلیاں دراز تھیں۔  
بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک موٹے موٹے تھے اور آپ کا چہرہ مبارک نہایت خوبصورت تھا مینے آپ کے بعد آپ کی مثل نہیں دیکھا۔

طبرانی اور بیہقی نے میمون بن زید سے روایت کی ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے قدم مبارک کی آگنت سیاہی کے طول کو مین نہیں بھولی جو تمام اونٹنوں سے بڑی تھی بیہقی نے ایک صحابی مزد سے جبر بعد دید سے روایت کی ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک آپ جھک کر ایک مرد خوبصورت جسم اور بڑی ہتھیلیاں باریک ناک

باریک ہوں۔ کے نظر آئے اور یکایک، میں نے دیکھا کہ آپ کے لبہ سے آپ کی زبان نکلتی ہے۔ بالے ڈورے کی مثل تھے۔

مہیسی نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ انہی صلی اللہ علیہ وسلم نہ ٹھٹھکتے تھے اور نہ لانبے تھے طول سے اقرب تھے اور آپ کے ہاتھ اور پیروں کی اونگلیاں موٹی اور کٹری تھیں اور آپ کے سینہ مبارک سے ناف تک بال تھے اور گویا آپ کا پسینا موتی کی مثل تھا جس وقت رفتار فرماتے تو جبک کے چلتے تھے گویا آپ دشواہی میں چلتے تھے۔

عبداللہ بن احمد و مہیسی نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طول میں بہت لانبے اور میانہ قد سے اونچے نہیں تھے جو وقت آپ قوم کے لوگوں کے ساتھ آتے تو اون سے اونچے ہوتے تھے آپ گورے تھے اور آپ کا سر بڑا تھا آپ کا رنگ روشن اور چمکدار تھا اور آپ کا شادہ ابرو تھے اور آپ کی لپک لانبی تھی، در آپ کے ہاتھوں اور پیروں کی اونگلیاں موٹی اور کٹری تھیں جس وقت آپ چلتے تو ایسی شان ہوتی کہ زمین سے اوکھڑے رہیں گویا آپ ڈبلوان زمین میں اور تر رہے ہیں اور پسینا آپ کے چہرہ مبارک پر گویا ہوتی تھا میں نے آپ سے پھلے اور آپ کے بعد آپ کی مثل نہیں دیکھا۔

سلم نے انس رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ روشن تھا گویا آپ کا پسینا موتی تھا جو وقت آپ رفتار فرماتے تو جبک کر چلتے تھے۔

بزار اور مہیسی نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس اور آپ میانہ قد تھے اور طول سے اقرب تھے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان دوڑی تھی آپ کے رخسار لانبے تھے آپ کے بالوں میں نہایت دیر سیاہی تھی آپ کی آنکھیں گہرے تھیں اور آپ کی لپک لانبی تھی جو وقت آپ چلتے تو پوری طور سے قدم رکھ کے چلتے تھے گویا آپ کو لوہے میں گولہ تھا جو وقت چاروں طرف سے ہوا سے جھڑکتے تو یہ معلوم ہوتا کہ چاندی کے پتر ہیں جو وقت آپ ہنستے تو دیوار ان پر روشنی پڑتی تھی کہ آپ کی مثل میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد نہیں دیکھا۔

شیخین نے انس رضی سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کف و مبارک سے زیادہ نرم حریر اور دیباچ بھی اس زمین کیا اور میں نے کسی مشک اور عنبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار نہیں سونگھا۔

مسلم نے جابر بن عمرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا رخسار چھوا میں نے آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک اور خوشبو اس طور سے پائی مجھ کو معلوم ہوا کہ آپ نے دست مبارک کو عطار کے ڈبرے سے نکالا ہے۔

بیہقی نے یزید بن الاسود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک مجھ کو دیا ایک ایک مین نے اس کو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور خوشبو میں مشک سے زیادہ خوشبودار پایا۔

طبرانی نے مستودین شداد سے اونہون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے آپ کا دست مبارک پکڑا ایک ایک مین نے اس کو حریر سے زیادہ نرم اور برف سے زیادہ ٹھنڈا پایا۔

احمد نے سعد بن وقاص سے روایت کی ہے کہ میں نے کہا میں ہمارا گویا میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لئے تشریف فرما ہوئے اپنے اپنا دست مبارک میری پیشانی پر رکھا اور میرے چہرہ اور سینہ اور پیٹ پر میرا مجھ کو ہمیشہ یہ خیال ہوتا ہے کہ میں اپنے کبیر پر اس ساعت تک آپ کے دست مبارک کی ٹھنڈک کو پاتا ہوں۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے گورے تھے کہ آپ کے رنگ میں سرخی تھی آپ کی انگلیں کڑی اور موٹی تھیں آپ نہ لالچے تھے اور نہ ٹھنڈے آپ کے بال نہ ٹٹکے ہوئے تھے اور نہ گھونگروالے جب وقت آپ رفتار کرتے تو آدمی آپ کے پیچھے دوڑتے تھے آپ کی مثل کہی نہیں دیکھا گیا۔

ابو موسیٰ المدینی نے (کتاب الصیاحۃ) میں آمد بن ابی الحضری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے دیکھا مینے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ کی مثل نہیں دیکھا۔  
ابن سعد نے عبدالسدر بن بریدہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
قدم مین احسن البشر تھے۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت علی رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ایسے گورے تھے کہ آپ کے رنگ مین سرخی تھی اور آپ کی آنکھیں سیاہ تھیں آپ کے سینہ سے  
ناف تک بالوں کا باریک خط تھا اور آپ کی ناک بلند اور پتلی تھی آپ کے رخسار بلند نہیں تھے  
آپ کی ریش مبارک گہنی تھی آپ کے بال کاٹن کی نو تک تھے گویا آپ کی گردن مبارک چاندی کی ابرین  
تھی آپ کے لبہ سے ناف تک ایک شلخ کی مانند بال چلے گئے تھے سوا ان بالوں  
کے آپ کے پیٹ اور سینہ پر بال نہیں تھے گویا پینا آپ کے چہرہ مبارک  
پر مونی تھی اور آپ کے پسینہ کی خوشبو مشک اور زعفران سے زیادہ پاکیزہ  
اور خوشبو دار تھی۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت علی رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مجھ کو مین کی طرف بھیجا مین ایک دن آدمیوں مین خطبہ پڑھا تھا اور یہودی علمائین سے ایک  
عالم کھڑا تھا اس کے ہاتھ مین ایک کتاب تھی آدمیوں وہ دیکھ رہا تھا جبکہ اس نے مجھ کو دیکھا تو  
مجھ سے کہا کہ آپ ابوالقاسم کا وصف بیان کیجئے مین نے کہا آپ ایسے لائے نہیں ہیں کہ  
خیف ہوں اور نہ آپ کو تارہ قد ہیں اور نہ آپ کے بال بہت گھونگروا لے اور پیچیدہ ہیں اور نہ آپ کے  
بال بالکل لٹکے ہوئے ہیں آپ کے بال ان دونوں قسموں کے درمیان ہیں یعنی گھونگروا لے  
اور لٹکے ہوئے ہیں اور زیادہ سیاہ ہیں آپ کا سر مبارک بڑا ہے آپ کا رنگ سرخی مایل ہے آپ کے  
شانہ اور گھٹنے وغیرہ کے جوڑ تو ہیں آپ کے ہاتھوں پر دن کی اونگلیاں مونی اور کٹری ہیں آپ کے  
سینہ سے ناف تک بال ہیں۔ آپ کی پلک لائیں ہیں آپ کی ابرو مین بیوستہ ہیں آپ کی پیشانی چوڑی ہے  
آپ کے دونوں شانوں کے درمیان دوری ہے جس وقت آپ چلتے ہیں تو اس طور پر جبک

جاتے ہیں گویا ڈبلوان زمین سے اتر رہے ہیں میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ کی  
 مثل نہیں دیکھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اس وصف کے بعد میں ساکت ہو گیا  
 اوس یہودی عالم نے کہا آپ نے کیا وصف بیان کیا یہ تو وہ وصف ہے جو میرے پاس موجود ہے اور  
 یہودی عالم نے کہا کہ آپ کی دونوں آنکھوں میں سرخی ہے آپ کی ریش مبارک خوبصورت ہے  
 آپ کا دہان مبارک خوبصورت ہے آپ کے دونوں کان کامل ہیں آپ سامنے پورے طور سے  
 متوجہ ہوتے ہیں اور جب پیچھے متوجہ ہوتے ہیں تو پورے طور پر متوجہ ہوتے ہیں حضرت علی  
 نے کہا واللہ یہ آپ کی صفت ہے اوس یہودی عالم نے کہا اور دوسری صفت یہی ہے  
 حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اوس عالم سے پوچھا وہ کیا شے ہے اس نے کہا آپ میں کچھ  
 خمیدگی ہے میں نے اوس سے کہا کہ یہ وہ وصف ہے جو میں نے تجھے بیان کر دیا کہ آپ کی  
 شان چلتے وقت ایسی ہوتی ہے گویا آپ ڈبلوان زمین سے اتر رہے ہیں یعنی رفتار میں خمیدہ  
 ہو کر چلتے ہیں قاسم شریف میں خمیدگی نہیں ہے اوس عالم نے کہا کہ میں اس صفت  
 کو اپنے باپ دادا کی کتابوں میں پاتا ہوں اور یہ صفت ان کتابوں میں پاتا ہوں کہ وہ نبی  
 اللہ تعالیٰ کی حرم اور اس کے اسن اور اس کے گھر کی جگہ سے مبعوث کیا جا لگا پھر وہ نبی ایک  
 حرم کی طرف ہجرت کرے گا کہ وہ اوس کو اپنی حرم ٹھہرا لے گا اور اوس حرم کی حرمت اوس حرم کی  
 سی حرمت ہوگی جس کو اللہ تعالیٰ نے حرم ٹھہرایا ہے اور ہم لوگ آپ کا یہ وصف پاتے ہیں  
 کہ آپ کے انصار وہ لوگ ہونگے جن کی طرف وہ نبی ہجرت کر لے گا وہ انصار وہ قوم ہے کہ عمر دین عامر  
 کی اولاد میں سے ہے وہ اہل نخل اور اہل زمین ہیں ان کے قبل یہود تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ  
 نے کہا کہ وہ وہی نبی ہے یہ سن کر اوس یہودی عالم نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ نبی ہے  
 اور وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے کہ کافۃ الناس کی طرف بھیجا گیا ہے۔

ابن ہشام نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک قوم یہود کی آئی وہ لوگ حضرت علی رضی  
 اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ آپ انہیں چاکریٹے کا وصف ہے بیان کیجئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بہت دینے تھے اور نہ بہت ٹھنگنے آپ میانہ قد سے فوق تھے آپ ایسے گورے تھے کہ رنگ میں سرخی تھی آپکی بال  
گھونگروا لے تھے گربا نکل چھیدہ نہیں تھے آپ اپنے بالوں کی مانگ نکالتے تھے آپکی بال دونوں کانوں تک  
آپکی پیشانی چوڑی تھی اور آپکے دونوں رخسار و خنجر تھے آپکی دونوں آنکھیں سیاہ تھیں آپکی دونوں  
ابر وین پورستھیں آپکی پلک لاجبھی تھی آپکی ناک بیچ میں سے اونچی تھی آپکے سینہ مبارک سے  
ناف تک بالوں کی باریک تحریر تھی آپکے سامنے کے دانت شفاف اور جھکارتے آپکی ریش  
مبارک گہنی تھی گویا آپکی گردن مبارک چاندی کی ابریق تھی اور آپکی ہنسیوں کی جگہ گویا سونا  
روان تھا یعنی سونے کی جھک نظر آتی تھی آپکے لبہ سے ناف تک بال تھے گویا وہ بال  
مشک سیاہ کی ایک شاخ تھی اور سوا این بالوں کے آپکے جسم اور سینہ مبارک پر بال نہ تھے  
آپ کے دونوں شانوں کے بیچ میں چودھویں رات کے چاند کے دائرہ کی مانند تھا نور سے  
دوسطین لکھی ہوئی تھیں اوپر کی سطین لا الہ الا اللہ تھا اور نیچے کی سطین محمد رسول اللہ  
ابن عساکر نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ بیت المقدس کے علمائین سے  
ایک عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت علیؑ کے پاس آیا اور  
اوس نے حضرت علی رض سے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان  
کیجئے حضرت علیؑ نے کہا آپ بہت لاجبہ نہیں تھے اور نہ آپ ٹھنگنے تھے مردوں میں  
سے میانہ قد تھے ایسے گورے تھے کہ رنگ میں سرخی تھی گھونگروا لے بال مانگ بناے  
ہوے تھے بال آپکے دونوں کانوں تک تھے آپکی پیشانی چوڑی تھی آپکے رخسار و خنجر  
تھے آپکی ابر وین پورستھیں آپکی آنکھوں کی پتلیاں سیاہ تھیں آپکی پلک لمبی تھی  
آپکی ناک بیچ میں سے بلند تھی آپ کے بال سینہ سے ناف تک باریک تحریر کے طور  
پر تھے آپکے سامنے کے دانت کشادہ تھے آپکی ریش مبارک گہنی تھی گویا آپکی گردن  
چاندی کی ابریق تھی آپکی ہنسیوں میں گویا سونا جاری ہوتا تھا پسینا آپکے چہرہ مبارک  
پر سونے کی مانند تھا آپکے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیاں کڑھی اور موٹی تھیں آپکے لبہ



درمیان سے سینہ مبارک تک بال ایک غلغلی کی مانند چلے گئے تھے آپ کے پیٹ اور پیٹھ پر سوا دن  
 بالوں کے اور بال نہیں تھے آپ سے مشک کی بو ملتی تھی جس وقت آپ کھڑے ہوتے  
 تو آدمیوں سے اونچے ہوتے جس وقت آپ چلتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ بڑے بہتر سے  
 ادا کھڑے ہیں جس وقت آپ کسی طرف متوجہ ہوتے تو ہمہ تن متوجہ ہوتے تھے اور بوقت  
 آپ چلتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ڈھلوان زمین سے اتر رہے ہیں یعنی آپ جب تک  
 قدم جمائے چلتے تھے یہ سنا کہ اوس یہودی عالم نے کہا کہ میں نے تو رات میں اس صفت کو پایا  
 ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ رسول اللہ ہیں۔

بہشتی اور ابن عساکر نے مقاتل بن حیان سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
 حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو وحی بھیجی کہ میرے امیرین جدکرنیل نکر تو میرا حکم سن  
 اور تو میری اطاعت کر اسے طاہرہ بکرہ قبول کے بیٹے میں نے تجھ کو غیر زکے پیدا کیا ہے اور عالمین  
 کے واسطے تجھ کو آیت گردانا ہے تو خاص میری ہی عبادت کر اور تو مجھے پر توکل کر اہل سوران  
 کی طرف توجہ اور ان سے یہ میرا پیام کہدے تحقیق میں وہ معبود اور وحی اور قیوم ہوں کہ ہمیشہ  
 رہنے والا ہوں تم لوگ اوس نبی امی عربی کی تصدیق کیجو کہ اونٹ پر سوار ہو گا اور کرتے پہنے گا  
 اور حمامہ باندھے گا (عامۃ تاج کو کہتے ہیں) اور وہ نبی جو تپا پہنے گا اور ہاتھ میں عصا رکھے گا  
 اس کے بال گھونگر دالے ہونگے اس کی پیشانی کشادہ ہوگی اس کی ابرو میں پیوستہ ہونگی اس کی  
 آنکھوں کے پوٹے فراخ ہونگے اس کے پلک لابی ہونگی اس کی آنکھوں کی پتلیاں سیاہ  
 ہونگی اس کی ناک درمیان سے بلند ہوگی اس کے رخسار واضح ہونگے اس کی ڈاڑھی کثیر ہوگی  
 اس کا پسینا چہرہ پر ہوتی کی مانند ہو گا اور اس سے مشک کی بو محسوس کی گویا اس کی گردن  
 چاندی کی ابرین ہوگی اور ہنسی کی جگہ میں اس طور سے چمک ہوگی گویا سونا جاری ہے  
 اس کے سینہ سے ناف تک بال اس طور سے ہونگے جیسی شاخ ہوتی ہے سوا ان بالوں کے  
 اس کے سینہ اور پیٹ پر کوئی بال نہ ہو گا اس کے ہاتھ اور پیروں کی انگلیاں کٹری اور موٹی ہونگی

جس وقت آدمیوں کے ساتھ آئیگا تو اودن سے قاست میں اوجھا ہوگا اور جس وقت وہ چلے گا تو ایسا معلوم ہوگا گویا وہ بڑے پتھر سے اڑکھڑاہے اور ڈبلوان زمین میں اتر رہا ہے اوسکی رفتار میں تھوڑی سرعت ہوگی۔

ابن سعد نے اور ترمذی نے شمال میں اویہمقی اور طبرانی اور ابونعیم نے اور ابن اسکن نے (کتاب المعرفۃ) میں اور ابن عساکر نے حضرت حسن بن علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے مامون چند ابن ابی ہالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ شریف کو پوجا وہ بڑا وصف کرنے والے تھے اونہوں نے کہا آپ خود صاحب عظمت اور لوگوں کے نزدیک مغنم تھے آپکا چہرہ مبارک چودھویں رات کے چاند کی روشنی رکستا تھا آپ میانہ قد سے زیادہ لانجے اور بہت لانجے قد والے سے کوتاہ تھے آپکا سر مبارک بڑا تھا آپکے بال کچھ نٹکے اور کچھ گونگرواے تھے وہ بال اگر مانگ کے طور سے ہوتے تو اونکو آپ مانگ کے طور پر رکھتے ورنہ ویسی ہی لٹین چھوڑ دیتے تھے اور مانگ نہیں نکالتے تھے آپکے بال کان کی لو سے متجا وز ہوتے تھے جسوقت آپ انکو دفرہ کے طور پر رکھتے تھے آپکا رنگ روشن اور چمکدار تھا آپکی پیشانی فراخ تھی آپکی ابروئیں باریک اور بڑی تھیں اونہیں بہت بال تھے اونہیں اتصال نہیں تھا اودن ابرو دن کے بیچ میں ایک رگ تھی کہ غصہ کے وقت وہ کھڑی ہو جاتی تھی آپ کی ناک لانبی اور بیچ میں بلند تھی اوس ناک پر نور اوہرا ہوا تھا جو شخص اوسکے دیکھنے میں تامل کرتا تو اونچی خیال کرتا آپکی ریش مبارک گنتی تھی آپکی آنکھوں کی پتلیاں سیاہ تھیں آپکے رخسار بلند نہیں تھے آپکا دہان مبارک فراخ تھا آپکے دانتوں میں رونق اور آبداری تھی آپکے اگلے دانت کشادہ تھے آپکے سینہ کے بالوں کی باریک تحریر تھی گویا آپکی گردن مبارک ہاتی دانت کی ہوتی کی گردن تھی اور اوسمیں چاندی کی صفائی تھی آپ مستدل الخلق تھے یعنی آپکے کل عہدہ خوبصورت اور باہم متناسب آپ فریاد اور قوی جسم تھے اور آپکا گوشت گشا ہوا تھا نرم نہ تھا آپکا پیٹ اور سینہ ہوا رہتا آپکا سینہ مبارک چوڑا اور آگے سے اوہرا ہوا تھا آپکے دو لون شانوں کے

بیچ میں فاصلہ تھا آپکی استخوانوں کے جوڑ تو می تھے آپکا جسم مبارک نور تھا اور جسم مبارک پر بال  
 نہیں تھے لمبہ سے ناف تک بالوں کا خط تھا آپکی دونوں چھاتیوں پر بال نہیں تھے اسکے سوا  
 آپکی کلائیوں اور شانوں پر اور سینہ کے اوہار کی جگہ پر بال تھے آپکی کلائی میں لمبی لمبی تھیں  
 اور آپکی ہتھیلیاں چوڑی چوڑی تھیں آپکے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیاں کڑھی اور موٹی تھیں  
 آپکی انگلی میں لمبی تھیں آپکی استخوان لمبی تھیں آپ کے دونوں تلوے زمین سے اونچے نہیں  
 رہتے تھے اور زمین گڑا تھا آپ کے دونوں قدم نرم نرم اور صاف تھے اور زمین شگاف وغیرہ  
 نہ تھا جس وقت پانی ڈالا جاتا تو دونوں قدموں سے جلد بہ جاتا تھا جس وقت آپ چلتے تو  
 ایسی قوت سے چلتے گویا دو کھڑے بہن آپ جھک کر قدم رکھتے اور بر دباری اور وقار سے  
 چلتے تھے آپکی رفتار میں سرعت تھی مستکبرانہ طور سے نہیں چلتے تھے جس وقت آپ رفتار فرما  
 تو ایسی شان ہوتی گویا آپ دہلوان زمین سے اتر رہے بہن اور جس وقت آپ کسی طرف  
 مڑتے تو پورے طور سے مڑتے تھے آپ ہمیشہ نیچی نگاہ رکھتے تھے آپ زمین کی طرف زیادہ تر  
 دیکھتے آسمان کی طرف کم دیکھتے تھے بڑا دیکھنا آپکا گوشہ چشم سے تھا آپ اپنے اصحاب کے  
 پیچھے چلتے اور جو شخص آپ سے ملاقات کرتا آپ اس سے سلام علیک کرنے میں تامل نہ کرتے  
 تھے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنے ماموں سے کہا کہ مجھ سے آپکی گفتگو کا وصف بیان  
 کیجئے انہوں نے کہا آپکے اندوہ کا سلسلہ کہی منقطع نہیں ہوتا تھا آپ دائم الفکر تھے آپکو رحمت  
 نہیں تھی غیر حاجت کے کلام نہیں کرتے تھے آپکا سکوت دراز تھا آپ کلام کو خوش تقریری سے  
 شروع فرماتے اور خوش تقریری کے ساتھ اسکو ختم کرتے اور جو امع الکلم کے ساتھ آپ کلام کرتے  
 تھے اور آپکے کلام میں فصل ہوتا تھا اور اوس میں کوئی بات زیادہ نہیں ہوتی تھی اور نہ کلام میں نرمی  
 کی وجہ سے کمی ہوتی تھی کہ آدمی سمجھنے سے عاجز رہتا آپ سختی سے کلام نہیں کرتے تھے اور نہ  
 آپ کسی کی امانت کرتے تھے نعمت کی تعظیم کرتے تھے اگرچہ تھوڑی ہوتی نعمت میں سے کسی  
 شے کی مذمت نہیں کرتے تھے آپ کھانے کی چیزوں کی نہ بُرائی کرتے اور نہ اونکی مدح جس وقت

آپ کسی شے کے ساتھ حق کے لیے غضبناک ہوتے تو کوئی آپ کے مقابل نہ ہو سکتا تھا یہاں تک کہ آپ حق کی نصرت کرتے آپ اپنے نفس کے واسطے غضبناک نہیں ہوتے تھے اور نہ اپنے نفس کے واسطے داویلتے جبوقت آپ اشارا فرماتے تو اپنے کل ہاتھ سے اشارا فرماتے اور جس وقت آپ تعجب کرتے تو اپنے ہاتھ کو پٹا دیتے تھے اور جبوقت آپ باتیں کرتے تو اپنے ہاتھ کو متصل کر لیتے اور اپنے داہنے ہاتھ کی تراگشت کو بائیں ہاتھ کی تیلی پر مارتے تھے اور جس وقت آپ غضبناک ہوتے تو اعراض فرماتے اور منقبض ہو جاتے تھے اور جس وقت آپ خوش ہوتے تو اپنی آنکھ نیچی کر لیتے تھے بڑا ہنسنا آپ کا تبسم تھا اور تبسم میں آپ کے دندان مبارک اوڑے کی مثل تازہ اور شفاف معلوم ہوتے تھے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون اسما کی

کثرت کے اختصاص میں ہے کہ مسمیٰ کد شرف پر دلالت کرتے ہیں

بعض علمائے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزار نام ہیں بعض اسما و قرآن شریف اور حدیث میں ہیں اور بعض اسما قدیم کتابوں میں ہیں۔

شیخین نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میرے بہت نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں میں وہ ماحی ہوں کہ میرے سبب سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دینگا۔ اور میں وہ حاشر ہوں کہ میرے قدم پر کل آدمی حشر کئے جائینگے اور میں عاقب ہوں عاقب وہ شخص ہے کہ اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

احمد اور طلیاسی دونوں نے اپنی اپنی سند میں روایت کی ہے اور ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے جبیر سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں حاشر ہوں اور میں ماحی ہوں اور میں خاتم ہوں اور میں عاقب ہوں۔

طبرانی نے (داوسط) میں اور ابونعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں حاشر ہوں اور میں ماحی ہوں احمد اور سلم نے ابوموسیٰ الاشعری سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذات مقدس کے بہت سے نام ہم سے بیان کئے اور ان ناموں میں سے وہ نام ہیں کہ ہم نے انکو یاد کر لیا ہے اور ان میں سے وہ نام ہیں کہ ہم نے یاد نہیں رکھے آپ نے فرمایا میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں مقفی ہوں اور حاشر ہوں اور ماحی ہوں اور نبی لمحہ ہوں اور نبی رحمت ہوں۔

احمد اور ابن ابی شیبہ نے اور ترمذی نے (شمائل) میں حدیفہ سے روایت کی ہے کہ میں مدینہ منورہ کے بعض راستوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی آپ نے فرمایا میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں نبی رحمت ہوں اور نبی تو بہ ہوں اور میں مقفی ہوں اور میں حاشر ہوں اور نبی ملاحم ہوں۔

ابونعیم نے اور ابن مردویہ نے اپنی (تفسر) میں اور ویلی نے (مسند الفردوس) میں ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رجبے پاس میرے دس نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں اور میں فاتح ہوں اور خاتم ہوں اور ابوالقاسم ہوں اور حاشر ہوں اور عاقب ہوں اور ماحی ہوں اور لیس ہوں اور طر ہوں۔

ابن سعد نے مجاہد سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ہے میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور میں رسول رحمت ہوں اور میں رسول لمحہ ہوں میں مقفی ہوں اور حاشر ہوں میں جہاد کے ساتھ بھیجا گیا ہوں کہیتی کے ساتھ نہیں بھیجا گیا۔

ابن عدی اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا نام قرآن شریف میں محمد ہے اور انجیل میں احمد ہے اور تورات میں احمید ہے میرا نام احمید اس لئے رکھا گیا ہے کہ میں اپنی امت کو ناہر جہنم سے بچاؤں گا۔



کہ آپکا مشہور اسم شریف اللہ تعالیٰ کو اسم مبارک سے مشتق ہو  
حسان بن ثابت نے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کرتے ہیں ۵

اغفر علیہ للنبوة حاتم من اللہ من نور یلوح دیشہد

آپ ایسے واضح النسب ہیں کہ خاتم نبوت اللہ تعالیٰ کے نور کی آپ پر ظاہر ہوتی ہے اور گواہی دیتی ہے

وَضَعُمُ الْاَلَاءُ اِسْمُ النَّبِيِّ اِلٰی اَسْمِهِ اِذَا قَالُ فِی الْاَحْمَسِ الْمَوْذِنِ اَشْهَدُ

اللہ تعالیٰ نے ان کو نام کے ساتھ نبی کا نام لایا ہے جو بوقت موزن نماز کو پانچ و تین اشہد لالاہ اللہ کے ساتھ پڑھتا ہے اور ساتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وَشَقَّ لِمَنْ اَسْمُهُ لِيَجْلِدَ فَنَدُو الْعَرْشَ مَحْمُودًا وَهَذَا مُحَمَّدٌ

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے آپکا نام نکالا ہے تاکہ آپکو جلجل کرے پس صاحب عرش محمود پڑھو اور یہ نبی محمد ہے

بیہقی اور ابن عساکر نے سفیان بن علی بن عیینہ کے طریق سے علی بن زید بن جعدان سے روایت کی ہے کہ لوگ جمع ہوئے اور آپس میں مذاکرہ کیا کہ عرب نے جو شعراء کہے ہیں ان میں کونسی بیت احسن ہے لوگوں نے کہا حسان رضی اللہ عنہ کا یہ قول احسن ہے (وَشَقَّ لِمَنْ اَسْمُهُ)

ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدائش کے آپ کا عقیقہ عبدالمطلب نے ایک اونٹ سے کیا اور آپکا نام محمد رکھا عبدالمطلب کسی نے پوچھا اے ابو اسحاق تم کو کس شے نے اس امر پر برا لکھینے کیا کہ تم نے آپکا نام محمد رکھا اور آپکا نام آپ کے باپ دادا کے ناموں کے ساتھ نہیں رکھا عبدالمطلب نے کہا کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں آپکی حمد کرے اور زمین پر آدمی آپکی حمد کریں۔

یہ باب اول آیات کے بیان میں ہے کہ آپ نبی والدہ ماجدہ کے  
ساتھ مدینہ میں آپر ماموں کی زیارت کیو سطر آئے تھے اس وقت ظہر ہوئی تھیں

ابن سعد نے ابن عباس اور زہری اور عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی ہے اس روایت میں بعض کی حدیث میں داخل ہوگئی ہے ان راویوں نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ

چہرہ برس کو پہنچنے تو آپکی والدہ ماجدہ آپکو لیکر آپکے مامون بنی عدی بن النجار کی طرف مدینہ منورہ میں زیارت کے لیے گئیں اور آپکے ساتھ ام ایمن تھیں آپکو نابالغ کے مکان میں اتارا اور آپکے ساتھ ایک مہینہ اونکے پاس قیام کیا جو امور کہ اس مقام میں ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون امور کو ذکر فرماتے تھے اور آپنے اس مکان کو دیکھا آپنے فرمایا کہ اس جگہ میری والدہ میرے ساتھ اتری تھیں اور میں نے بنی عدی بن النجار کے کنوے میں اچھے طور سے پیر ناسیکھا تھا اور ایک قوم یہود سے تھی وہ لوگ آتے جاتے تھے اور آپکو دیکھتے تھے ام ایمن نے کہا میں نے سنا اون یہودیوں میں سے کوئی کہتا تھا کہ آپ اس امت کے نبی ہیں اور یہ مقام یعنی مدینہ منورہ آپکی ہجرت کا گھر ہے میں نے اُنکے کلام سے اس کل تقریر کو یاد رکھا ہے پھر آپکی والدہ ماجدہ آپکو ہمراہ لیکر مکہ کی طرف بلٹیں جبکہ مقام البواہرین پہنچیں تھیں تو اونہوں نے وفات پائی البونعم نے واقدی کے طریق سے واقدی کے شیوخ سے اوپر کی حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اس حدیث پر یہ زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک یہودی مرد کو میں نے دیکھا کہ وہ آتا جاتا تھا اور مجھکو دیکھتا تھا اس نے مجھے کہا اے لڑکے تیرا کیا نام ہے میں نے کہا احمد ہے اور اونے میری پشت کو دیکھا میں اس سے سن رہا تھا وہ یہ کہتا تھا یہ اس امت کا نبی ہے پھر وہ یہودی میرے مامون کے پاس گیا اور اونکو اس امر سے خبر کی میرے مامون نے میری مان کو خبر کی میری مان نے خوف کیا اور ہم مدینہ سے نکل آئے اور ام ایمن باتیں کرتی تھی یہ کہتی تھی کہ ایک دن دو پہر کو یہودیوں میں سے دو مرد مدینہ منورہ میں میرے پاس آئے اور اونہوں نے مجھ سے کہا کہ اتم کو ہمارے پاس نکال کر لاؤ میں نے آپکو اونکے سامنے نکالا اور دونوں نے آپکی طرف دیکھا اور آپکو پھیرا یعنی کہی مٹہہ دیکھی اور کہی پیٹ دیکھا اور دونوں نے ایک نے دوسرے سے کہا یہ اس امت کا نبی ہے اور یہ مقام اس کا دار ہجرت ہے اور اس شہر میں قتل اور پردہ بنانے سے بہت قریب میں اعظم ہو گا ام ایمن نے کہا کہ میں نے اون دونوں یہودیوں کی باتوں میں سے اس کل تقریر کو یاد رکھا۔



## یہ باب اون آیات کے بیان میں ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کی وفات کے وقت واقع ہوئیں

ابو نعیم نے زہری کے طریق سے ام ساعدہ بنت ابی رہم سے روایت کی ہے ام ساعدہ نے اپنی والدہ سے روایت کی ہے کہ میں حضرت آمنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے پاس اوس بیماری میں جہین اونہوں نے وفات پائی حاضر ہوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوس وقت پانچ برس کے لڑکے تھے اور اپنی والدہ کے کچے پاس تھے آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کے چہرہ کو دیکھا پھر یہ اشعار کہے ۵

بارک اللہ فیک من غلام	یا ابن الذی من حوتہ الکمام
اے لڑکے اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت دے۔ اے بیٹے اوس شخص کے کہ وہ وفات پاچکا ہے۔	
انجا بعون الملک المنعم	فودی عداۃ الضرب بالسہام
جس کا تو فرزند ہے اوس نے اللہ تعالیٰ کی محنت سے نجات پائی تھی اور او کی دیت اوس روز دیکھی مجھ فرزند ڈالا گیا تھا	
بماتہ من ابل سوام	ان صبح ما البھرت فی المنام
او کی اون سوا دہنوں سے دیت دیکھی تھی کہ وہ چوٹے ہوئے بچے تھے جو نے بیٹے خواب میں دیکھی ہے اگر وہ صبح ہے	
قانت مبعوث الی الانام	من عند ذی الجلال والا کرام
تو مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہے۔ ذی الجلال والا کرام کی طرف سے کہ وہ مخلوق کا خدا ہے	
بتمث فی الحسل دنی الحرام	تبعث بالتحقیق والا کلام
تو حلال اور حرام شے کے باب میں بھیجا جائیگا۔ اور تحقیق حق اور اسلام کے ساتھ بھیجا جائے گا	
دین ابیک البر ابرہام	قالہ امتہ اک من الاصلنام
وہ حلال اور حرام اور تحقیق اور اسلام پرے نیکو کا باپ ابراہیم کا دین ہے اللہ تعالیٰ تم کو تینوں سے منع کرے گا یعنی تو مخلوق کے بعد دین ابراہیم جو خالص دین ہے اور اس کی ہدایت کرے گا اور حلال اور حرام کی تعلیم کرے گا اور تینوں کی عبادت سے مخلوق کو باز کرے گا	

## ان لا تو الیہ سامع الا قوام

اور اللہ تعالیٰ تجھ کو اس واسطے منع کرے گا کہ تو قوام کے ساتھ تونکا والی بنو اور اون سے شہمی کرے گا اور انکو دوست نہ بنے گا

پہر آپکی والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ ہر ایک زندہ مرنے والا ہے اور ہر ایک نئی شے پرانی ہونے والی ہے اور ہر ایک بڑی شے والا فنا ہونے والا ہے اور میں مردہ ہوں اور میرا ذکر پرانی ہو گیا اور میں نے خیر کو چھوڑا ہے اور ایک ظاہر کو چھپا ہے پہر آپکی والدہ ماجدہ نے وفات پائی ہم لوگ سنتے تھے کہ جنات اون پر نوحہ کرتے تھے جنات آپکی والدہ ماجدہ کے نوحہ میں جو اشعار کے تھے ہم نے اون میں سے یہ اشعار یاد رکھے ۵

انکلی الفتاة البرقة الایمنہ	ذات الجبال العتقة الزینہ
-----------------------------	--------------------------

ہم روتے ہیں اوس جوان عورت نیکو کارا مینہ پر کہ وہ صاحب جمال اور صاحب غفت اور صاحب قارتی

زوجۃ عبداللہ والقرینہ	ام نبی اللہ ذی السکینہ
-----------------------	------------------------

وہ عبداللہ کی زوجہ اور ادنیٰ مہر تھی - وہ اللہ تعالیٰ کے اوس نبی کی والدہ تھی جو صاحب کینہ اور وفات

وصاحب المنبر بالمدينہ	صارت لذی حفر تھا رہینہ
-----------------------	------------------------

وہ نبی صاحب منبر مدینہ میں ہوگا - اوس نبی کی والدہ ماجدہ اپنی قبر کے پاس رحمن ہو گئی : :

یہ باب اس بیان میں ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کے ساتھ بارش کیلئے دعائنگی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دادا کے ساتھ تھے اور اہل مکہ کو پانی ملا اور سیراب ہوئے اور استسقا میں جو آیات ظاہر ہوئے اون کا بیان

ابن سعد اور ابن ابی الدینا اور بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے بہت سے طرق سے مخرم بن نوفل سے اور مخرمہ نے اپنی ماں رقیقہ بنت حنیفہ سے روایت کی ہے رقیقہ عبدالطلب کی بہمن تھی اور ایک ہی سند میں پیدا ہوئی تھی رقیقہ نے کہا ہے

کہ قریش کو جی درپے ایسی قحط سالی ہوئی کہ اوس نے پوست خشک کر ڈالے اور بھیان  
گس ڈالیں اُس وقت مکہ میں سوہی تھی یا میں غنودگی میں تھی یکا یک میں نے سنا کہ ایک  
ماتف ہباری آواز سے شور کر رہا تھا اور یہ کہتا تھا اے مشر قریش یہ نبی تم لوگوں میں سے بھیجا  
گیا ہے اوسکے دن آگئے ہیں اور یہ اوسکے خروج کا وقت ہے تم لوگ بارش اور فرخ  
سالی کیون نہیں جانتے تم سنو اور ایسے مرد کو اپنے لوگوں میں سے دیکھو کہ وہ نہ بین  
قوم میں متوسط ہے اور تم سے رتبہ میں بڑا ہے اور عظیم اور جسم بے گوراہ ہے اور باریک اور نازک  
پوست والا ہے اوسکے پلک کثرت سے ہیں اور اوسکے رخسار کشیدہ ہیں اوسکی ناک  
اونچی ہے اوسکو وہ فخر ہے کہ اوس پر مخلوق کی حاجت روک دی گئی ہے اور اوس کا ایک  
راستہ ہے کہ وہ اوسکی طرف رہنمائی کرے گا چاہئے کہ خاص وہ اور اوسکے بیٹے اور اوسکے بیٹے  
کا بیٹا اس کام کے لئے خاص ہو جاوین اور عرب کے ہر ایک بطن سے ایک مرد اوسکے پاس  
اور برے اور سب لوگ بانی سے غسل کریں اور جو شبہ بولیں ہر کن کو جو سہوین اور بیت اللہ  
شریف میں سات سات بار طواف کریں ہر سب لوگ ابو قیس پہاڑ پر چڑھ جاوین وہ مرد جسکے  
اوصاف بیان کئے گئے ہیں یعنی عبد المطلب اللہ تعالیٰ سے بانی کے لئے دعا مانگے اور قوم  
آمین کہے اوس وقت جو تم چاہو گے فریاد ہی کہئے جاؤ گے رقیقہ نے کہا کہ میں صبح کو خوف زدہ  
اڑھی اور میرا رونگٹا اٹھ اٹھا اور میری عقل زائل ہو گئی تھی میں نے اپنے خواب کو بیان کیا میں  
شعب مکہ میں آئی شعب مکہ میں کوئی ابطلی باقی نہ رہا مگر لوگوں نے کہا کہ یہ مرد جسکو تو کہتی ہے  
شعبہ الحمد ہے عبد المطلب کے پاس قریش کے کل مرد لوگ گئے اور عرب کے ہر ایک بطن  
سے اوسکے پاس ایک ایک آدمی آیا اور انہوں نے بانی سے غسل کیا اور جو شبہ لگائی اور رکن کو  
بوسہ دیا اور بیت اللہ کا طواف کیا پھر وہ سب ابو قیس پر چڑھے جو قوت پہاڑ کی چوٹی پر  
اور انہوں نے قرار پڑا عبد المطلب کھڑے ہو گئے اوسکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ایسے لڑکے تھے کہ کدراے ہوئے تھے یا قریب کدراے ہونے کے تھے عبد المطلب نے

یہ دعا مانگی اللھم ساد الخلد وکاشف الکرمۃ انت عالم غیر معلوم رسول غیر مبعول و ہذہ عبد اوک  
واما وک بعد رات حرک یلکون الیک ستقم اذہبت الخفقہ و الخلف اللھم فامطن غیثا  
مغدا و مرعیا ان لوگوں نے قصد نہیں کیا یہاں تک کہ آسمان نے اپنا پانی بہایا اور جنگل میں پانی  
پہنے لگا۔

میں نے قریش کے دو بوڑھوں سے سنا عبد المطلب کے وہ یہ کہتے تھے گوارا ہوا چکوا ابو البطحا  
آپ کے سبب سے اہل بطحا زندہ ہو گئے اس باب میں رقیقہ نے اشعار کلمہ میں وہ یہ ہیں ۵

بشیرۃ الحمد استقی الذی بلدتا	لما فقدنا الحیا و احبلوذا لمطر
------------------------------	--------------------------------

غیبۃ الحمد کے سبب اللہ تعالیٰ نے بابر شہر کو میرا کیا جبکہ پہنے میر کو گم کیا اور بارش نے اپنا دامن کینچ لیا

فجدا بالما و جونی لہ سبل	سحانناشت بالالغام و اشجرا
--------------------------	---------------------------

غیبۃ الحمد کے سبب سے اوس سیاہا برنے پانی کیساتھ بخشش کی۔ اوکریے بارش زندہ ہو گئے کہ اوکریے سے حیوانات اور درخت زندہ ہو گئے

من امن السد بالمیون طایرہ	و خیر من بشرت یوما یفصر
---------------------------	-------------------------

سیاہا برکی بارش اور حیوانات اور اشجار کا زندہ ہو جانا اللہ تعالیٰ کے جس سے ہے اور بیت اوس شخص کے سبب ہے کہ

اوس کا طایر مبارک ہے اور وہ اون لوگوں سے اچھا ہے جن کی بشارت ایک دن مفر نے دی ہے

سبارک الاسم سیتقی الغام	آمانی الانام لعدل ولا خطر
-------------------------	---------------------------

وہ ایسا مبارک نام ہے کہ اوکریے کے ابر سے پانی مانگا جاتا ہے وہ ایسا ہے کہ مخلوق میں اوکریے اور اوکریے کے ہم قدر و شرف کوئی نہیں ہے

یہ باب اس میان میں ہو کہ نبی علی اللہ علیہ وسلم انبیا و ادا کی  
جن حاجت میں جاتے وہ حاجت روا ہو جاتی تھی

بخاری نے اپنی (تاریخ) میں اور ابن سعد اور ابویعلیٰ اور طبرانی اور ابن عدی اور حاکم نے  
اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے ابویعلیٰ اور ابونعیم اور ابن مندہ نے  
کنذیر بن سعید کے طریق سے اور کنذیر نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں

حج کیا ایک مزد کوینے دیکھا کہ وہ طواف کر رہا تھا اور یہ کہتا تھا روالی را کبی محمد یا رب زدہ واصطمنع  
عندی یاد پیر دے میرے را کب محمد کو اسے رب پیر دے اور میرے ساتھ بخشش اور ہلائی کر  
مین نے لوگوں سے پوچھا یہ کون شخص ہے لوگوں نے کہا یہ عبد المطلب ہیں انہوں نے اپنے  
ایک بیٹے کو اپنے اونٹ کی تلاش میں بھیجا ہے اور انہوں نے اپنے اوس بیٹے کو کسی حاجت  
میں نہیں بھیجا مگر حاجت روائی ہوئی اوسکو دیر ہو گئی ہے اسواسطے یہ دعا مانگ رہے ہیں  
کچھ دیر نہیں ہوئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اور اونٹ آگیا۔

بہیقی اور ابن عدی نے ہزن حکیم سے اونہوں نے اپنے باپے اور اونکے باپ نے  
اونکے دادا معاویہ بن حیدرہ سے روایت کی ہے کہ حیدرہ بن معاویہ جاہلیت میں عمرہ کو واسطے  
نکلایا ایک اوس نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا اور یہ کہتا تھا  
روالی را کبی محمد یا رب زدہ واصطمنع عندی یاد حیدرہ نے کہا میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے  
یہ لوگوں نے کہا کہ یہ قریش کے سردار عبد المطلب ہیں ان کے بہت سے اونٹ ہیں جو وقت  
اون اونٹوں میں سے کوئی اونٹ گم ہو جاتا ہے تو وہ اپنے بیٹوں کو بھیجتے ہیں وہ اوسکو ڈھونڈتے  
ہیں جس وقت اونکے بیٹے ڈھونڈنے سے تھک جاتے ہیں تو عبد المطلب اپنے پوتے کو  
بھیجتے ہیں اونہوں نے ہنرمند ہونے اونٹ کی تلاش میں پڑ پڑتے تو بھیجا ہے اوسکے ڈھونڈنے سے اونکے بیٹے تھک گئے  
ہیں اور اوسکو دیر ہو گئی ہے میں کہتا ہوں تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اور اپنے ساتھ اونٹ کو لائے۔

یہ باب اس بیان میں کہ عبد المطلب کو رسول اللہ صلی

## علیہ وسلم کی شان کی معرفت تھی

ابن اسحاق اور بہیقی اور ابو نعیم نے اپنے طریق سے روایت کی ہے کہ مجھ سے عباس  
بن عبد اللہ بن عبد نے بعض اپنے اہل سے حدیث کی ہے کہ عبد المطلب کے واسطے  
خل کعبہ میں فرش بچایا جاتا تھا اور عبد المطلب کے بیٹوں میں سے کوئی بیٹا اوس فرش پر اونکے

احلال کی وجہ سے نہیں بیٹھا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور اس فرش پر بیٹھ جاتے تھے آپ کے چچا جاتے اور آپ کو دہان سے ہٹاتے آپ کے دادا کہتے کہ میرے بیٹے کو چھوڑو کہ میرا چچا اور وہ آپ کی بیٹیہ پر ہاتھ پیرتے اور یہ کہتے کہ میرے اس بیٹے کی البتہ بڑی شان ہوگی عبدالمطلب نے ایسے حال میں وفات پائی کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ برس کے تھے وفات کے وقت عبدالمطلب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ابو طالب سے وصیت کی اور ابو نعیم نے عطا کے طریق سے ابن عباس رضی سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اس پر یہ زیادہ کیا ہے کہ عبدالمطلب اپنے بیٹوں سے یہ کہتے تھے کہ میرے بیٹے کو چھوڑ دو کہ فرش پر بیٹھے یہ اپنے نفس سے کسی شے کو کھڑا کرتا ہے اور میں اس امر کی امید کرتا ہوں کہ وہ ایسے شرف کو پہونچے گا کہ کوئی عربی اس سے قبل اس شرف کو نہیں پہونچا اور نہ اس کے بعد اس شرف کو کوئی پہونچے۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے زہری اور مجاہد اور نافع بن جبیر سے روایت کی ہے ان راویوں نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دادا کے چھوٹے بیٹے تھے آپ کے چچا جاتے کہ آپ کو دہان سے ہٹا دیں عبدالمطلب فرماتے کہ میرے بیٹے کو چھوڑ دو کہ وہ ملک کو دیکھتا ہے اور نبی کے ایک گروہ نے عبدالمطلب سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کیجئے اس لیے کہ ہم نے اس قدم سے کہ مقام ابراہیم میں ہے آپ کے قدم سے کوئی قدم اٹھنا نہیں دیکھا اور عبدالمطلب نے ام ایمن سے کہا اے برکت تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے غافل نہ رہو اس لیے کہ اہل کتاب یہ زعم کرتے ہیں کہ میرا بیٹا اس امت کا نبی ہے۔

ابو نعیم نے واقدی کے طریق سے واقدی نے شیعہ سے روایت کی ہے اور شیوخ نے کہا ہے کہ ایسے حال میں کہ عبدالمطلب ایک دن حجر کے پاس تھے اور ان کے پاس بخران کا اسقف تھا اور وہ ان کا دوست تھا اور ان سے باتیں کر رہا تھا اور یہ کہتا تھا کہ ہم اس نبی کی صفت پاتے ہیں کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے باقی رہ گیا ہے یہ شہر اس کے پیدا ہونے کی جگہ ہے

اوس نبی کی ایسی ایسی صفت ہے اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور آپ کی آنکھوں اور پشت اور قدموں کو دیکھا اور یہ کہا کہ وہ نبی یہی ہے اے عبد المطلب یہ تمہارا رشتہ میں کون ہے عبد المطلب نے کہا یہ میرا بیٹا ہے اسقف نے کہا آپ کا بیٹا نہیں ہے ہم اسکے باپ کو زندہ نہیں پاتے ہیں عبد المطلب نے کہا ہے کہ میرے بیٹے کا بیٹا ہے اور اس کا باپ ایسے حال میں مر گیا ہے۔ کہ اسکی ماں اسکے ساتھ حاملہ تھی اسقف نے کہا آپ نے سچ کہا عبد المطلب نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم لوگ اپنے بہائی کے بیٹے کی حفاظت کرو جو بات کہ اسکے حق میں کہی جاتی ہے کیا تم اوس کو نہیں سنتے ہو۔

بیسویں اور اونیسویں اور ابن عساکر نے عقیق بن ذرعه بن سیف بن ذی یزن سے عقیقہ اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جو وقت سیف بن ذی یزن نے حبشہ میں غلبہ کیا اوس کا یہ غلبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کے دو برس بعد ہوا سیف بن ذی یزن کے پاس مبارکباد کے لیے عرب کے سفیر آئے اور قریش کے سفیر آئے اونہیں سے عبد المطلب نے سیف نے عبد المطلب سے کہا کہ میں اپنے سر علی سے آپ کو ایک امر پہنچانے والا ہوں اگر آپ کے سوا کوئی شخص ہوتا تو میں وہ امر اوس سے ظاہر نہ کرنا کہ میں نے آپ کو اوس امر کا معائنہ دیکھا تو اوس سے آپ کو مطلع کرتا ہوں چاہیے کہ وہ امر آپ کے پاس اوس وقت تک مخفی رہے کہ اللہ تعالیٰ اوس میں اذن دے میں کتاب لکھوں اور اوس علم مخزون میں جب کو پہنچنے اپنے نفوس کے لیے ذخیرہ کیا ہے اور پہنچے اوس کو اپنے غیر سے چھپایا ہے خیر عظیم اور احسن کو پاتا ہوں اوس میں عام مخلوق کے لیے حیات کا شرف ہے اور وفات کی فضیلت ہے اور آپ کے کل گردہ کے لیے اور آپ کے لیے خاصہ شرف اور فضیلت ہے عبد المطلب نے پوچھا وہ کیا ہے سیف نے کہا جس وقت تمہا میں ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا کہ اوس کے دونوں شانوں کے بیچ میں ایک خال ہوگا اوس کے لیے امامت ہوگی اور تمہارے لیے اوس کے سب سے قیامت تک سرداری ہوگی پھر سیف نے

کہا کہ یہ اوسکا وہ وقت ہے کہ وہ اسمین پیدا ہو یا وہ پیدا ہو گیا ہے اوسکا نام محمد ہے اوسکا باپ اور  
 مان دونوں مر جائینگے اور اوسکی کفالت اوسکا دادا اور چچا کرے گا اور اللہ تعالیٰ اوسکو ظاہر  
 بھیجے گا اور ہم لوگوں میں سے اوسکے انصار بنائے گا اللہ تعالیٰ اون انصار سے اوس کے  
 دوستوں کو عزت دینگا، دراونے سببے اوسکے دشمنوں کو ذلیل کرے گا اور اللہ تعالیٰ اوسکے  
 سببے آدمیوں کو کٹا کر لڑکت سے پیہر دینگا۔ ابرہ سے پیہرے گا اور اللہ تعالیٰ اوسکے سببے  
 کریم اہل زمین کی مدد چاہینگا جن کی عبادت کی جائیگی اور شیطان دفع کیا جائیگا اور  
 تشکدے جبہ جائینگے اور بت توڑ دے جائینگے اوس نبی کا قول حق اور باطل کے درمیان  
 فاصل ہوگا اور اوسکا حکم عدل ہوگا وہ نبی امر معروف کے ساتھ حکم دینگا اور امر معروف کو کرے گا  
 اور امر منکر سے نہی کرے گا اور اوسکو باطل کرے گا اور بیت اللہ کی یہ شان ہوگی کہ اوس پر دے ڈالے  
 جائینگے یا مشرکین اوس سے روک دے جائینگے اے عبد المطلب آپ اوس نبی کے دادا ہوا اسمین  
 جوٹ نہیں ہے میں نے جو امور آپ سے ذکر کئے ہیں آیا اونہیں سے کچھ آپکو معلوم ہوا ہے عبد المطلب  
 نے کہا اے بادشاہ بیشک مجھ کو معلوم ہوا ہے میرا ایک بیٹا تھا اور میں اوس سے تعجب کرتا تھا اور  
 اوسکو تہمین زنی کرتا تھا اور میں نے اوسکے نزدیک اپنی قوم کی شریف عورتوں میں سے ایک کریمہ  
 کے ساتھ کی تھی جس کا نام آمنہ بنت وہب تھا اوس کریمہ نے ایک لڑکا جنا ہے میں نے اوسکا  
 نام محمد رکھا ہے اوسکا باپ اور مان مر گئے ہیں اوسکا تکفل میں اور اوسکا چچا کرتا ہے جیسا میں نے  
 آپ سے کہا ہے یہ وہی ہے جو میں نے آپ سے کہا ہے یہ شکے سیف نے کہا کہ آپ اوسکی حفاظت  
 کرو اور یہود سے اوسکے اوپر خوف رکھو اسیلئے کہ یہنود اوسکے دشمن ہیں اور اللہ تعالیٰ یہود کو اوس پر  
 ہرگز راہ نہ دینگا مجھ کو یہ علم ہے کہ اوسکے مبعوث ہونے سے پہلے میری موت مقدر ہے اگر یہ ہوتا  
 تو میں اپنے پیادوں اور سواروں کے ساتھ جاتا اور شرب کو میں اپنا دار ملک گردانتا میں کتاب  
 ناطق اور علم سابق میں یہ امر پاتا ہوں کہ شرب میں اوسکا امر کا مستحکم ہوگا اور اوسکے اہل نصرت  
 شرب میں ہونگے اور اوسکی قبر کی جگہ شرب میں ہوگی۔



ابو نعیم اور خرابطی اور ابن عساکر نے کلبی کے طریق سے ابی صالح سے اونہون نے ابن عباس سے اسکی مثل روایت کی ہے کچھ کمی زیادتی نہیں ہے یہ دونوں روایتیں برابر ہیں۔

واقعی اور ابو نعیم نے عبدان بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ مجھ سے میرے قوم میں کے شیوخ نے حدیث کی ہے وہ لوگ عمرہ لینے کے لیے اپنے مقامات سے نکلے اور عبدالمطلب اون : لون میں مکہ میں زندہ تھے اور ادن لوگوں کے ساتھ ہو رہے تھے وہاں سے ایک مرد ہوتا تجارت کے واسطے اونکے ساتھ ہو گیا تھا وہ مکہ کا ارادہ رکھتا تھا یا میں کا اوس نے عبدالمطلب کو دیکھا اور کہا کہ تم اپنی اوس کتاب میں جو تبدیل نہیں ہوئی ہے یہ امر پاتے ہیں کہ اس شخص کی نسل سے ایک نبی ظہور کرے گا وہ ادراؤ کی قوم کو قوم عادی کی مثل قتل کریگی۔

ابن سعد نے ابی عازم سے روایت کی ہے کہ ایک کاہن نے آپکو عبدالمطلب کے ساتھ دیکھا اور کہا کہ اے گروہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ سال کے تھے کاہن نے آپکو عبدالمطلب کے ساتھ دیکھا اور کہا کہ اے گروہ قریش تم اس نظر کے قتل کر ڈالو اسلئے کہ یہ لڑکا تم کو قتل کریگا اور پریشان کر ڈالے گا جب سے قریش کو کاہن نے ڈرایا تھا وہ آپ کے امر سے ہمیشہ خوف کرتے تھے۔

یہ باب اون آیات کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنے چچا ابوطالب کی کفالت میں تھے اوس وقت ظاہر ہوئے

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عطاء بن ابی رباح کے طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ ابوطالب کے بیٹے صبح کے وقت ایسے خیال میں اوٹھتے تھے کہ اونکی آنکھوں سے چھوٹتا ہے اور آنکھوں میں چھوٹنے لگے رہتے تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حال میں اوٹھتے تھے کہ پاک صیاف اور چمکتے ہوتے تھے ابن عباس رضی نے کہا کہ ابوطالب اپنے لڑکوں کے سامنے اونکی کبابیاں رکھ دیتے وہ لڑکے میٹھ جاتے اور کہتے کہ چھین چھینٹ کر کے کہا جاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک روک لینے اور اونکے ساتھ چھین چھینٹ نہیں کرتے تھے جبکہ آپ کے چچا نے یہ امر کہا

تو آپ کا کمانا اونہوں نے علیہ السلام کو دیا۔

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عطاء کے طریق سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے اور مجاہد وغیرہ کے طریق سے روایت کی ہے ابن راویوں نے کہا ہے کہ جب وقت ابوطالب کے عیال جمع ہو کر کمانا کھاتے یا تنہا ایک ایک کھانا اونکا پیٹ نہیں بہرتا اور جب وقت اونکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھاتے تو سب سیر ہو جاتے جب وقت ابوطالب اونکو صبح کا کھانا کھانا چاہتے یا شام کا کھانا تو اپنے لڑکوں سے یہ کہتے کہ جیسے تم میٹھے ہو جب تک بیٹھے رہو کہ میرا میٹھا آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتے اور اونکے ساتھ کھانا کھاتے وہ لڑکے اپنے کھانے میں سے چھوڑ دیتے تھے اور اگر آپ اونکے ساتھ نہ ہوتے تو اونکا پیٹ نہیں بہرتا اور اگر دودھ ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون سے اول پیتے پھر ابوطالب کے عیال دودھ کی قصبے اور اس قصب میں سے دودھ پیتے اور ایک قصب دودھ بے سب سیراب ہو جاتے تھے اور اگر ابوطالب کے عیال میں سے ایک بچہ ہوتا تو وہ تنہا ایک قصب دودھ پینی جاتا ابوطالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے کہ آپ مبارک ہیں اور رڑکے صبح کے وقت ایسے حال میں اٹھتے تھے کہ اونکی آنکھوں سے چھوٹی پتے ہوتے اور بال بکھرے ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حال میں صبح کو اٹھتے کہ آپ کے بالوں میں تیل اور آنکھوں میں سرمہ ہوتا تھا۔

ابو نعیم نے واقدی کے طریق سے روایت کی ہے واقدی نے کہا ہے کہ مجھے محمد بن الحسن بن اسماء بن زید نے اپنی اہل سے اور اونکے اہل نے ام ایمن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز نہیں دیکھا کہ اپنے بھوک اور پیاس کی شکایت کی ہو آپ جب وقت صبح کو اٹھتے تو رزم کا تھوڑا پانی پی لیتے اکثر آپ کے سامنے ہم صبح کا کھانا پیش کرتے آپ فرماتے میرا ارادہ کھانا کھانے کا نہیں ہے میرا پیٹ بہرا ہے اور اس حدیث کی روایت ابن سعد نے دوسری وجہ سے ام ایمن سے کی ہے اور اس حدیث میں یہ لفظ لا صغیر والا کبیرا وارد ہوا ہے۔

ابن سعد نے ابن القبطیہ سے روایت کی ہے کہ ابوطالب کے واسطے بطحائین دو ہزار مکہ رکما جاتا تھا ابوطالب اوپر ٹینکا لگاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور اپنے اوس مکہ کو کہولا اور بچا دیا پہر آپ اوپر چیت لیٹ گئے پہر ابوطالب آئے اور انکو خبر کی گئی ابوطالب نے کہا قسم ہے حل لٹھا کی کہ میرا یہ بیجان آسانی اور نعمت کو جس کرتا ہے اور ابن سعد نے اسی حدیث کی مثل عمرو بن سعید سے روایت کی ہے۔

طبرانی نے عمار سے روایت کی ہے کہ ابوطالب اہل مکہ کے واسطے کمانا پکواتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت آتے جب تک کوئی چیز نہ لیتے نہیں بیٹھتے تھے ابوطالب شئی کو اپنے نیچے رکھ دیتے تھے ابوطالب یہ کہتے تھے کہ میرا ہتھیار است سے معلوم کر لیتا ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے  
چچا ابوطالب کے ساتھ شام کا سفر کیا اور اس سفر میں جو آیات  
ظاہر ہوئے اور بحیرانے آپ کی نبوت کی خبر دی اوسکیاں

ابن ابی شیبہ نے اور ترمذی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو حسن کہا ہے اور حاکم نے روایت کی ہے اسکو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم اور خزاعی نے ہوا تف میں ابو موسیٰ الاشعری سے روایت کی ہے کہ ابوطالب شام کی طرف گئے انکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے اشلخ میں گئے جو وقت یہ لوگ راہب کے سامنے پہنچے وہاں اوترے اور انہوں نے اپنے کجاوے کہول دئے وہ راہب اونکی طرف آیا اور قبل اسکے وہ لوگ اوسکی طرف سے گذرتے تھے وہ انکے طرف نہیں آتا تھا اور اودن سے التفات نہیں کرتا تھا وہ راہب انکو ڈھونڈنے لگا یہاں تک کہ وہ آیا اور اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یہ سید العالمین ہے یہ رسول رب العالمین ہے یہ وہ ہے کہ اسکو اللہ تعالیٰ نے رحمت للعالمین

کر کے بھیجا ہے اوس راہب سے اشیلخ قریش نے پوچھا تجھ کو کونکر علم ہوا راہب نے کہا جبوقت  
 تم لوگ گمائی سے نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی درخت اور کسی پہر کے پاس سے نہیں  
 گزرے مگر وہ سجدہ میں گر اور درخت اور پہر دونوں سجدہ نہیں کرتے ہیں مگر نبی کو اور میں آپ کو  
 خاتم نبوت سے پہچانتا ہوں کہ آپ کے شانہ کے غضروف کے نیچے اور سب کی مثل ہے پھر وہ  
 راہب پلٹ کے گیا اور ان لوگوں کے لئے کہا نا پکوا یا جبکہ اونکے پاس کہا نا لایا اوسوقت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کی چرائی میں تھے راہب نے کہا کہ آپ کے پاس کیو بھیجیو  
 ایسے حال میں تشریف لائے کہ آپ پر ایک ابرسایہ گستر تھا راہب نے ان لوگوں سے کہا  
 آپ کی طرف دیکھو کہ آپ پر ابرسایہ کئے ہوئے ہے جبکہ آپ قوم کے نزدیک گئے تو ان لوگوں کو  
 آپ نے ایسے حال میں پایا کہ وہ ایک درخت کے سایہ کی طرف آپ سے پہلے چلے گئے تھے جب  
 آپ بیٹھے تو درخت کا سایہ آپ پر جبک گیا راہب نے کہا دیکھو درخت کا سایہ آپ پر جبک گیا  
 ہے اوس درمیان کہ راہب اونکے پاس کھڑا ہوا تھا اور اونکو قسم دے رہا تھا کہ رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم کو روم کی طرف نہ لے جاؤ ایسے کہ روم کے لوگ جبوقت آپ کو دیکھیں گے تو آپ کو  
 آپ کی صفت سے پہچان لینگے اور قتل کر ڈالینگے اوس راہب نے مرکز دیکھا ایک ایک آدمی  
 روم کے دیکھ کے سامنے سے آرہے تھے وہ راہب اونکے آگے گیا اور ان سے پوچھا تم یہاں  
 کس لیے آئے ہو رومیوں نے کہا کہ ہم اس نبی کی طرف آئے ہیں کہ وہ اس مہینہ میں خروج کرنے  
 والا ہے کوئی راستہ باقی نہ رہا مگر اوسکی طرف آدمی بھیجے گئے ہیں اور ہرکس کی خبر ملی ہے ہم تم پر  
 راستہ کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ راہب نے رومیوں سے پوچھا کیا تم نے کوئی ایسا امر دیکھا ہے کہ  
 اللہ تعالیٰ نے اوسکے جاری کرنے کا ارادہ کیا ہو کیا کوئی شخص مخلوق سے اوسکے رد کرنے کی قدرت  
 رکھتا ہے رومیوں نے کہا کوئی قدرت نہیں رکھتا راہب نے کہا تم لوگ اوس نبی سے بیعت کر لو  
 اور اوسکے ساتھ رہو وہ راہب قریش کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تم لوگوں میں کون شخص  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولی ہے قریش نے کہا ابو طالب وہ راہب ابو طالب کو قسمیں

دیتا رہا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیر دیا اور ابو بکر الصدیق نے آپ کے ساتھ بلال کو بھیجا اور راہب کے گھک اور روغن زیتون آپ کو توشہ راہ دیا بیہقی نے کہا ہے کہ یہ قصہ اہل مغازی کے نزدیک مشہور ہے شیخ جلال الدین فرماتے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اس قصہ کے متعدد دشواہد ہیں قریب میں اون شواہد کو میں لاتا ہوں کہ وہ شواہد اسکی صحت کے ساتھ حکم کرینگے مگر یہ امر ہے کہ ذہبی نے اس حدیث کو اس قول کی وجہ سے کہ حدیث کے آخرین ہے ضعیف کہا ہے کہ آپ کے ساتھ ابو بکر الصدیق نے بلال کو بھیجا ضعیف یوں ہے کہ اس وقت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ تھے اور نہ اونہوں نے بلال کو اس وقت میں خرید کیا تھا اور ابن حجر نے کتاب الاصابہ میں کہا ہے کہ اس حدیث کے رجال ثقات ہیں اور اس حدیث میں سوا اس لفظ کے کوئی لفظ منکر نہیں کہ ابو بکر الصدیق نے آپ کے ساتھ بلال کو بھیجا پس یہ لفظ اس امر پر حمل کیا جائیگا کہ اس حدیث میں یہ لفظ درج ہے اور دوسری حدیث سے یہ لفظ لیا گیا ہے یہ مقتطع ہے یہ دونوں راوی حدیث کے ایک راویوں میں سے ہیں۔

بیہقی نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ ابوطالب وہ شخص تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کے آپ کے دادا کے بعد ولی تھے ابوطالب ایک جماعت میں شام کی طرف گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لے گئے جبوقت وہ لوگ بصرے میں اترے اور اس مقام میں ایک راہب تھا کہ اسکا بحیر نام تھا وہ اپنے صومعہ میں تھا اور اہل نصرانیت میں بڑا عالم تھا اور ہمیشہ اس صومعہ میں وہ راہب رہا کرتا تھا نصرانیوں کو یہ زعم تھا کہ جو کتاب ہم وراثت میں پاتے آ رہے ہیں اس کتاب کا علم ہم لوگوں ہی میں ہمارے اکابر سے چلا آ رہا ہے وہ علم اس راہب تک منتهی ہوتا تھا جبکہ قریش اس سال میں بحیر کے پاس اترے اور قبل اسکے اکثر اوقات میں وہ لوگ اس راہب کی طرف سے گزرتے تھے وہ اون سے کلام نہیں کرتا تھا اور انکے پاس وہ نہیں آتا تھا اس سال اونکے پاس صومعہ کے قریب یہ لوگ اترے اور اس راہب نے اونکے واسطے بہت سا کھانا پکوا دیا اور اسکا کثیر کھانا پکوانا اس امر سے تھا کہ وہ

لوگ زعم کرتے تھے کہ نبوت کی علامات کو ہم پہچانتے ہیں اور اسی علم کی وجہ سے بحیرہ راہب نے جبکہ اپنے صومعہ میں تھا اور سامنے سے قافلہ آ رہا تھا اور سفید ابر قوم کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ گستر تھا اوسنے دیکھا تھا قافلہ کے لوگ آئے اور اوس راہب کے قریب ایک درخت کے سایہ میں اتر گئے جسوقت ابر نے درخت پر سایہ کیا درخت کی شاخیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھک گئیں اپنے اس درخت کے نیچے سایہ لیا بحیرہ نے اس واقعہ کو دیکھا وہ اپنے صومعہ سے اتر آیا اور اس کمانے کے واسطے اوسنے امر کیا وہ پکایا گیا پہر اوسنے اون لوگوں کی طرف کسی کو بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ اے معشر قریش میں تمہارے واسطے کمانا پکوا یا ہے اور میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ تم کل لوگ جھوٹے بڑے اور تمہارے حُر اور غلام اس کمانے پر حاضر ہوں ان لوگوں میں سے ایک مرد نے کہا کہ اے بحیرہ آج کے دن تیری عجیب شان ہے گذشتہ زمانہ میں تو یہ کمانا نہیں پکواتا تھا اور ہم لوگ تیری طرف سے اکثر گزرتے تھے آج کے دن تیرا کیا حال ہے بحیرہ نے اوس مرد سے کہا تو نے سچ کہا تو جو بات کہتا ہے وہی ہے لیکن تم لوگ میرے مہمان ہو اور میں نے اس امر کو دوست رکھا ہے کہ تمہارا اکرام کروں اور تمہارے واسطے کمانا پکواؤں تم کل لوگ اوس کمانے کو کھاؤ کل لوگ اوسکے پاس جمع ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو جدت سن کے قوم کے درمیان نہیں آئے اور درخت کے نیچے قوم کے کجاؤں میں رہ گئے جبکہ بحیرہ نے قوم کے لوگوں میں دیکھا تو جس صفت کو وہ پہچانتا تھا اور اپنے نزدیک پاتا تھا اوسکو نہیں دیکھا اوسنے کہا کہ اے معشر قریش تم لوگوں میں سے میرے اس کمانے سے کوئی شخص تخلف نہ کرے لوگوں نے کہا اے بحیرہ کسی نے تجھے تخلف نہیں کیا ہر ایک شخص کہ یہ سزاوار ہے کہ وہ تیرے پاس آئے مگر ایک لڑکا نہیں آیا ہے وہ قوم کے لوگوں میں کم سن ہے وہ لوگوں کے کجاؤں کے پاس رہ گیا ہے بحیرہ نے کہا ایسا نہ کرو کہ وہ شریک نہو اسکو بلاؤ کہ تمہارے ساتھ اس کمانے پر وہ ضرور حاضر ہو ایک قریش مرد نے جو قوم کے ساتھ تھالائے اور عوی کی قسم کھا کے کہا کہ ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب ہمارے درمیان ہیں وہ کمانے پر نہ آئیں اور ہم کجاؤں میں یہ امر چارے واسطے

شومی ہے راوی نے کہا وہ مرد اپنی طرف گیا اور آپ کو اوسنے گود میں لایا پھر وہ آپ کو لایا یہاں تک کہ آپ کو قوم کے ساتھ بٹھلایا جبکہ بحیر نے آپ کو دیکھا تو تیز نگاہ سے دیکھنے لگا اور آپ کے جسم مبارک میں کی اودن اشیاء کو دیکھتا رہا جو اپنے پاس آپ کی صفت میں پاتا تھا جو بخت قوم کا ناما کمانے سے فارغ ہو گئی اور لوگ متفرق ہو گئے تو بحیر اٹھا اور اوسنے آپ سے کہا اے لڑکے میں تجھے بلات اور عری کی قسم دیکر پوچھتا ہوں جس چیز سے زمین تجھ سے سوال کرتا ہوں تو مجھ کو اس سے خبر دے بحیر نے بلات اور عری کی قسم آپ کو اس واسطے دی تھی کہ اوسنے سنا تھا کہ آپ کی قوم کے لوگ بلات اور عری کے ساتھ حلف کرتے ہیں تو میں نے یہ زعم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحیر اسے کہا کہ بلات اور عری کی قسم دیکر مجھ سے تو کچھ نہ پوچھ اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ جس قدر مجھ کو بلات اور عری سے بغض ہے ہرگز کسی چیز سے بغض نہیں ہے بحیر نے یہ سن کر کہا کہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیکر جس چیز کو پوچھتا ہوں آپ اس سے مجھ کو خبر دیجئے آپ نے اس وقت اس سے فرمایا جو تو چاہے پوچھ بحیر آپ کے حالات سے بہت سی چیزیں آپ سے پوچھنے پر آمادہ ہوا آپ کے خواب اور آپ کی ہیبت اور آپ کے کل امور کو پوچھتا جاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کو خبر دیتے جاتے تھے بحیر کے پاس آپ کے جو صفت تھی وہ واقعات جو آپ نے بیان کئے اوسکے موافق ہوئے پھر بحیر نے آپ کی نسبت مبارک کو دیکھا اور اوسنے خاتم نبوت کو دو لون شالون کبیر میں اوسکی جگہ پر دیکھا تو آپ کی صفت میں بحیرا کے پاس تھی راوی نے کہا کہ بحیر اس وقت اس امر سے فارغ ہو گیا تو آپ کے چچا ابوطالب کے پاس آیا اور اوسنے پوچھا کہ یہ لڑکا آپ کا کون ہے ابوطالب نے کہا کہ یہ میرا فرزند ہے بحیر نے کہا کہ یہ لڑکا آپ کا بیٹا نہیں ہے اور اس لڑکے کی واسطے یہ امر سزاوار نہیں ہے کہ اس کا باپ زندہ ہو یہ سن کر ابوطالب نے کہا کہ یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے بحیر نے پوچھا اس لڑکے کا باپ کمان گیا ابوطالب نے کہا کہ ایسے حال میں مر گیا اسکی مان اس کے ساتھ حاملہ تھی بحیر نے یہ سن کر کہا کہ تم نے سچ کہا تم اپنے بیٹے کو اوسکے شہر کو بلٹا دو اور یہ وہی ہے تم اس پر ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ کی قسم ہے اگر یہ ہوا اسکو دیکھیں گے اور جس صفت کو میں نے چچا سے کہا ہے اگر یہ ہوا اس سے اس صفت کو پوچھا نیکنے تو وہ شکر رینگے اسنے کہ تمہارے اس بیٹے

کی بڑی شان ہونے والی ہے اسکو جلد اسکے شہر دن کی طرف لیجاو بحیرہ سے یہ سکر آپکے چچا ابوطالب آپکو ساتھ لیکر وہاں سے جلد نکلے یہاں تک کہ آپکو مکہ میں لے آئے جس وقت کہ شام میں تجارت سے فارغ ہو گئے اوس امر میں کہ آدمی باتیں کرتے تھے لوگوں نے یہ گمان کیا ہے کہ زبیر اور تمام اور دریس جو اہل کتاب سے ایک گروہ تھا انہوں نے اوس سفر میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ تھے بہت سی چیزیں دیکھی تھیں اور آپکے ساتھ بڑا ارادہ کیا تھا بحیرہ انے ان اہل کتاب کو آپکی طرف سے پھیر دیا اور خدا سے ڈرایا اور آپکا ذکر اور آپکی صفت جو وہ کتاب میں پانے تھے اوسکو یاد دلایا اور یہ کہا کہ تم لوگ جس امر کا ارادہ کرتے ہو اگر اوس پر سب متفق ہو ہواؤ گے آپ پر تمکو قدرت انگوں کی بحیرہ انے یہاں تک اوندکو نصیحت کی کہ جو کچہ بحیرہ انے اوند سے کہا اوندہوں نے اوسکو پہچان لیا اور جو کچہ بحیرہ انے کہا اوسکی تصدیق اوندہوں نے کی ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا اور پلٹ کے چلے گئے اس باب میں ابوطالب نے آیات کہی ہیں اوندہیں سے یہ آیات

ہیں ۵

فما رجوا حتی راؤ من محمد	احادیث تجبلو غم کل فواد
زبیر اور تمام اور دریس پلٹ کر نہیں گئے یہاں تک کہ اوندہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ باتیں دیکھیں جو ہر ایک	
دل کے غم کو زایل کرتی تھیں۔	
دحتی راو احبار کل مینیتہ	سجدوا لہ من حصبتہ و فساد
اور اوندہوں نے یہاں تک دیکھا کہ ہر ایک شہر کے علما اکٹھے اور تنہا آپکو سجدہ کرتے ہیں	
زبیر او تمام اذ قد کان شاددا	دریسا و ہوا کلمہ بفساد
زبیر اور تمام کو اور دریس کو کہ موجود تھا اور ان کل نے فساد کا ارادہ کیا تھا۔	
انقال لہم قولاً بحیرہ ادا یقنوا	لہ بعد تکذیب و طول لبعاد
بحیرہ انے ان لوگوں سے ایک بات کہی اور اوندہوں نے بعد تکذیب اور طول بعد خیالات کے اوسکی بات کا یقین کر لیا۔	



بحبایہم فی السد کل حباد	الحکم قال للرمط الذین تہودوا
جیسے کہ اوس گروہ سے کہا کہ یہودی ہو گئے تھے پس انکے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کوشش کا جو حق تھا بھرا کر کوشش کی	
فقال ولم یرک لہ انصح رده	فان لہ ارضا کل مصدا
بحیرانے کہا اور آپ کے واسطے اوسنے کوئی نصیحت نہ چھوڑی اور آپ کو پھر دیا ایسے کہ آپ کے واسطے ہر ایک شکار کی جگہ میں گمات تھی یعنی لوگ آپ کے مخالف تھے اور ضرر پہنچانے کی فکر میں تھے۔	
فانی اخاف الحاسین دانہ	نفی الکلب مکتوب بکل مداد
بحیرانے یہ کہا کہ آپ کے ساتھ جو لوگ حسد کرتے ہیں میں اونسے خوف کرتا ہوں اور خدا ایسے کرتے ہیں کہ آپ کی شان اور صفت کتابوں میں ہر ایک سیاہی سے لکھی ہوئی ہے۔	
<p>ابونعیم نے واقفی سے واقفی نے اپنے شیوخ سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور واقفی کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں کی سرخی کو بحیرا دیکھنے لگا پھر اوسنے آپ کی قوم سے کہا کہ مجھ کو خبر کر کہ یہ سرخی آتی جاتی ہے یا آپ سے مفارقت نہیں کرتی ہے آپ کی قوم نے کہا کہ ہم نے ہرگز نہیں دیکھا کہ اس سرخی نے آپ سے مفارقت کی ہو اور بحیرا نے آپ سے آپ کے سونے کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا قلب نہیں سوتا اور اس حدیث میں بحیرا کے اس قول کے بعد جو ابوطالب سے کہا کہ آپ کے اس نتیجے کی بڑی شان ہونے والی ہے (یہ وارد ہے کہ آپ کے اوصاف ہم اپنی کتابوں میں اور اس علم میں پاتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا سے میراث میں پایا ہے اور ہم سے اس امر میں عہد لئے گئے ہیں یہ سکر ابوطالب نے بحیرا سے پوچھا کہ تم سے کس نے عہد لئے ہیں بحیرا نے کہا اللہ تعالیٰ نے ہم سے عہد لئے ہیں وہ عہد عیسیٰ بن مریم علیہ السلام لائے ہیں اور اس حدیث کو ابن سعد نے اس کی مثل طوالت کے ساتھ وادین الحصین سے روایت کی ہے اور ابن سعد کی اس حدیث میں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بارہ برس کے تھے۔</p>	
ابونعیم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابوطالب شام کی طرف تجارت کے واسطے	

قریش کے ایک کرہ کے ساتھ گئے اور اپنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لیا جبکہ گرمی اور حرار کے وقت بحیرا راہب کے قریب پہنچے تو بحیرا راہب نے اپنی نگاہ اٹھائی اور یکا یک ایک ابر کو دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پرادن لوگوں کے درمیان جو آپ کے ساتھ ہیں وہ وہاں سے ساگیتر ہے بحیرا نے کہا تا پکونیا ادرادن لوگوں کو اپنے صومعہ میں بلایا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صومعہ میں داخل ہوئے تو صومعہ دوز سے منور ہو گیا بحیرا نے دیکھا کہ کہا کہ یہ وہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ابر کو عرب میں سے کل مخلوق کی طرف بھیجے گا۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے روایت کی ہے کہ ابو طالب شام کی طرف گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ تھے صاحب دیر کے پاس اترے صاحب دیر نے ابو طالب سے پوچھا یہ لڑکا آپ کا کون ہے ابو طالب نے کہا میرا بیٹا ہے صاحب دیر نے کہا یہ آپ کا بیٹا نہیں ہے اور اس لڑکے کو واسطے یہ سزا دلائیں ہے کہ اس کا باپ زندہ رہے ابو طالب نے اس سے پوچھا یہ کس واسطے ہے کہ اس کا باپ زندہ نہ رہے گا راہب نے کہا اسلئے کہ اس کا چہرہ نبی کا چہرہ ہے اور اس کی آنکھیں نبی کی آنکھیں ہیں ابو طالب نے پوچھا نبی کیا ہے۔ راہب نے کہا نبی وہ ہے کہ اس کی طرف آسمان سے وحی آتی ہے وہ نبی اوس وحی سے اہل زمین کو خبر دیتا ہے۔ ابو طالب نے کہا تو جبات کتا ہے اللہ تعالیٰ اوس سے زیادہ بزرگ ہے راہب نے کہا یہود سے اس کو بچاؤ ادرادن سے ڈرتے رہو راوی نے کہا کہ ابو طالب پہر وان سے نکلے اور دوسرے راہب کے پاس اترے وہ بھی صاحب دیر تھا اوس راہب نے پوچھا یہ لڑکا آپ کا کون ہے ابو طالب نے کہا میرا بیٹا ہے راہب نے کہا کہ یہ آپ کا بیٹا نہیں ہے اور اس لڑکے کو واسطے یہ سزا دلائیں ہے کہ اس کا باپ زندہ رہے ابو طالب نے پوچھا کس واسطے اس کا باپ زندہ نہ رہے گا راہب نے کہا اسلئے کہ اس کا چہرہ نبی کا چہرہ ہے اور اس کی آنکھیں نبی کی آنکھیں ہیں ابو طالب نے یہ سن کر سبحان اللہ کہا اور یہ کہا کہ تو جبات کتا ہے اللہ تعالیٰ اوس سے زیادہ بزرگ ہے ابو طالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے میرے بھتیجے جبات یہ لوگ کہتے ہیں

کیا تو اوسکو نہیں سنتا ہے آپ نے فرمایا اے چچا اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار نہ کرو۔

ابن سعد نے سعید بن عبد الرحمن بن ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہ راہب نے ابوطالب سے کہا کہ آپ اپنے بھتیجے کو اس جگہ تک ہرگز نہ نکالو ایسے کہ یہود اہل عداوت ہیں اور یہ اس امت کا نبی ہے یہ عرب میں سے ہے اور یہود اس سے حسد رکھتے ہیں یہود یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ نبی بنی اسرائیل سے ہوا اپنے بھتیجے کی حفاظت کرو۔

ابن سعد اور ابن ہشام نے ابی مجاہد سے یہ روایت کی ہے کہ ابوطالب نے شام کی طرف سفر کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لیا ایک منزل میں اترے آپ کے پاس اوس جگہ میں ایک راہب آیا اور اوسنے کہا کہ تم لوگوں میں ایک صلح مرد ہے پھر اوس راہب نے یہ پوچھا کہ اس لڑکے کا دلی کہاں ہے ابوطالب نے کہا میں ہوں راہب نے کہا کہ اس لڑکے کی حفاظت کرو اور اسکو شام کی طرف نہ لیجاؤ یہود حسد ہیں اور مجھ کو پھر یہود سے خوف ہے راہب نے آپکو وہاں سے پھیر دیا۔

ابن منذر نے ضعیف سند کے ساتھ ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ اٹھارہ برس کے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیس برس کے تھے ابوبکر الصدیق اوسوقت آپ کے ہمراہ ہوئے قریش کے لوگ تجارت کے لیے شام کی طرف ارادہ کرتے تھے یہاں تک گئے کہ حقیقت آپ اوس جگہ اترے جس جگہ پیری کا ایک درخت تھا آپ اوسے سایہ میں بیٹھ گئے اور ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ ایک راہب کے پاس گئے کہ اوسکا نام بجر تھا اوس سے کچھ پوچھتے تھے اوس راہب نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا وہ کون مرد ہے جو درخت کے سایہ میں بیٹھا ہے ابوبکر الصدیق نے کہا کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں راہب نے کہا واللہ یہ شخص نبی ہے عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے بعد سے کوئی شخص اس درخت کے سایہ میں نہیں بیٹھا مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپکی محبت حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے دل میں بیٹھ گئی جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم راستہ پر مسعود ہوئے ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے آپکا اتباع کیا ابن حجر نے اپنی کتاب اصحاب میں کہا ہے

کہ اگر یہ قصہ صحیح ہوگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سفر دوسرا ہے اور ابو طالب کے سفر کے بعد ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ ابو طالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

## علیہ وسلم کے ساتھ استقاکیا تھا

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں جلمہ بن عرقطہ سے روایت کی ہے جلمہ نے کہا ہے کہ میں مکہ معظمہ میں ایسے حال میں آیا کہ اہل مکہ قحط میں مبتلا تھے قریش نے کہا اے ابو طالب صحر قحطانا ہو گیا اور خیال قحط زدہ ہو گئے آپ آؤ اور پانی کے لیے دعائیں مانگو ابو طالب استقاک کے واسطے نکلے اور اونکے ساتھ ایک لڑکا تھا گویا وہ تاریکی کا ایسا آفتاب تھا کہ اوس سے غبار کا سیاہ ابر مٹ گیا تھا اور اوس لڑکے کے اطراف میں بہت سے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے ابو طالب نے اوس لڑکے کو لیا اور اپنی پیٹھ پر کعبہ سے چپٹایا اور اوس لڑکے نے اونکی اذنگلی پکڑ لی اور اوست میں ابر کا ایک ٹکڑا تھا ادھر ادھر سے ابر آیا اور مینہ قطروں سے بھر گیا اور خوب برسا اور اوس سے جنگل بہ نکلے جنگل اور شہر میں فلاحی ہو گئی اس باب میں ابو طالب نے یہ اشعار کہے ہیں ۵

واہیض لیشقی النعام لوجسہ	انما الیتامی عصمتہ للارامل
--------------------------	----------------------------

آپ ایسے گورے اور ایسے واضح النصب ہیں کہ ابر آپ کے چہرہ مبارک یا آپکی ذات اقدس کے ساتھ پانی جاتا ہے اور آپ یتیموں کی پناہ ہیں اور بیوہ عورتوں کی نگاہبانی ہیں ۱۱

یلوذ بہ الہلاک من آل ہاشم	فہم عندہ فی نعمتہ وفواہم
---------------------------	--------------------------

آپ کے ساتھ وہ لوگ جو آل ہاشم سے ہیں اور ہلاک ہونے والے ہیں پناہ چاہتے ہیں سودہ ایکے پاس نعمت اور عظیم نعمتوں میں ہیں۔

## باب

ابو نعیم نے ابن عون کے طریق سے عمرو بن سعید سے روایت کی ہے کہ یود ابو طالب نے

پاس آئے ابوطالب سے سامان مول لیتے تھے اونکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگئے آپ  
 اوسوقت لڑکے تھے جبکہ یہود نے آپکو دیکھا تو جس کارمین وہ مشغول تھے اوسکو چوڑا دیا اور بہا گئے  
 ہوئے نکلے ابوطالب نے ایک مرد سے جو اونکے پاس تھا کہا کہ توجا اور اون ادن استون سے  
 اونکے آگے پہونچ جا جوقت وہ یہود تجھکو لمجا دیں تو تو اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مار اور اون  
 کو کہہ مینے نہایت تعجب خیز امر دیکھا اور تو دیکھ کہ وہ تجھکو کیا جواب دیتے ہیں وہ مرد اون راستوں  
 سے جن جن راستوں سے ابوطالب نے اوس سے کہا تھا گیا اور جو کچھ کھا تھا اوس نے یہود  
 کے ساتھ دیا یہی کیا یہود نے اوس مرد سے پوچھا تو نے کونسی عجیب بات دیکھی تو نے جو کچھ  
 دیکھا ہے سمجھنے اوس سے زیادہ تعجب خیز امر دیکھا ہے اوس مرد نے پوچھا تم نے کیا شے دیکھی  
 اونہوں نے کہا کہ ہم نے اسی وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ زمین پر پڑ رہے تھے۔

## باب

ابن حاکم نے ابی الزناوہ سے روایت کی ہے کہ ابوطالب اور ابولہب نے کشتی لڑی  
 ابولہب نے ابوطالب کو چھار ڈالا اور ابوطالب کے سینہ پر چڑھ کے بیٹھ گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 اوس دن لڑکے تھے آپ نے ابولہب کی زلفوں کے بال پکڑے کہنچے ابولہب نے آپ سے کہا کہ میں  
 آپکا چچا ہوں اور ابوطالب بھی آپکے چچا ہیں آپ نے کس واسطے اونکی احانت کی اور میری احانت  
 نہ کی آپ نے ابولہب سے کہا ابوطالب مجھکو تجھ سے زیادہ دوست ہیں یہ سنکر اسی روز سے  
 ابولہب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کی اور اپنے دلیین اس بات کو اوسنے چھپا رکھا۔

## باب

ابن سعد نے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر الغدیری سے یہ روایت کی ہے کہ جبکہ ابوطالب کی  
 وفات کا وقت آگیا تو اونہوں نے نبی عبد المطلب کو بلایا اور کہا کہ تم لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہو

جب تک تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنو گے اور جب تک اونکا اتباع محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرو اور آپ کی اعانت کرو تم ہدایت پاؤ گے مسلم نے عبد سے روایت کی ہے کہ اس نے اپنے پوچھایا رسول اللہ اپنے ابوطالب کو کچھ نفع پہ ابوطالب آپ کی خبر گیری کرتے تھے اور آپ کے واسطے لوگوں پر غصہ کرتے تھے آپ نے فرمایا بیشک میں نے ابوطالب کو نفع پہنچایا ہے وہ دوزخ میں مقام مخصف صلیح میں ہیں اور اگر میں نہ ہوتا تو ابوطالب دوزخ کے درک اسفل میں ہوتے۔

ابن سعد نے کہا ہے کہ عکوف عوف بن مسلم نے خبر دی اور ادن سے حماد بن سلمہ نے ثابت البنانی سے اور ابن عباس سے اسحاق بن عبداللہ بن الحارث نے حدیث کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھایا رسول اللہ کیا آپ ابوطالب کے واسطے خیر کی امید رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ہر ایک خیر کی امید میں اپنے رب سے رکھتا ہوں اس حدیث کو ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

ابن عساکر نے عمر بن العاص سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میرے نزدیک ابوطالب کی واسطے ضرور رحم ہے جو حق صلہ رحمی کا ہے میں اس کو ادا کروں گا تمام نے اپنے فواید میں اور ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو وقت قیامت کا دن ہو گا تو میں اپنے باپ اور اپنی ماں اور اپنے چچا ابوطالب اور اپنے رضاعی بہائی کے لیے کہ جاہلیت میں تھا شفاعت کروں گا تمام نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند میں ولید بن سلمہ منکر الحدیث ہے۔

خطیب اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میں نے اس گروہ کے باب میں شفاعت کی ہے یعنی اپنے باپ اور اپنے چچا ابوطالب اور اپنے دودھ شریک بہائی حکیمہ سعدیہ کے فرزند کے لیے کہ یہ لوگ بعث یعنی ادا ٹھٹھنے کے بعد پر اگندہ نہو گے جیسے عبا پر اگندہ ہوتا ہے خطیب

حدیث کی اسناد میں خطاب بن جبہ الدائم الارسوتی ہے وہ ضعیف ہے  
 اہل الصنعاہی سے مناکیر احادیث کی روایت کرنے میں معروف ہے اور یحییٰ  
 ہے وہ منصور بن المعتمر سے اور منصور لیث بن ابی سلیم سے روایت کرتا ہے منصور لیث  
 سے کوئی روایت نہیں کی لیث میں ضعف ہے۔

## باب

ابن عساکر نے حسن کے طریق سے بن عمارہ سے بن عمارہ نے ادن رجال سے جنکے نام بیان  
 کئے ہیں یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور علی بن ابی طالبؓ ابو طالب کی قبر پر گئے  
 تاکہ ابو طالب کے واسطے دعائے مغفرت کریں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ماکان للنبی والدہ  
 امنوا ان یستغفروا للمشرکین آخر آیت تک نبی اور اہل ایمان کو یہ حق نہیں ہے کہ مشرکوں کے  
 لیے دعائے مغفرت کریں ابو طالب کی موت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سخت ہوئی اللہ تعالیٰ  
 نے یہ آیت نازل فرمائی انک لا تہدی من حیث۔ اسے محمد بن لوگون کو آپ دوست رکھتے ہیں  
 اونکی ہدایت آپ نہیں کر سکتے یعنی ابو طالب کی ہدایت نہیں کر سکتے وکن اللہ یدی من یشاء  
 ولیکن اللہ تعالیٰ جن لوگون کو چاہتا ہے اونکی ہدایت کرتا ہے اس سے عباس بن عبد المطلب  
 مراد ہیں عباس بن عبد المطلب ابو طالب کے عوض میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ابو طالب کی  
 جگہ ہیں عباس ابو طالب کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب چچاؤں سے  
 زیادہ دوست تھے۔

## باب

ابن عساکر نے عبد اللہ بن جعفر سے روایت کی ہے کہ جبوقت ابو طالب مر گئے قریش کے  
 سفہا میں سے ایک سفیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور اسنے آپ پر مٹی ڈالی  
 ابھی لڑکیوں میں سے ایک عورت آئی اسنے آپ کے چہرہ مبارک سے وہ مٹی بونچہ ڈالی اور وہ روئی

تھی آپ نے فرمایا اسے میری بیٹی تو نہ رو اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو مانع ہے کہ کسی کو مجھے شرم

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں ہو کہ  
جو پیر میں اہل جاہلیت میں تہین اللہ تعالیٰ نے شباب کے زمانہ میں  
آپ کو اون سے محفوظ رکھا تھا

شیخین نے جابر بن عبد اللہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف  
کے واسطے پتھر اٹھا کے لیجا رہے تھے اور آپ کے جسم مبارک پر ایک تھمد تھا آپ کے چچا عباسؓ نے  
آپ کے کہا اے بیٹے اگر تو اپنا تھمد کہوں گے اپنے کاندھوں پر رکھ لیتا تو تجھ کو پتھر کی رگڑ وغیرہ سے  
بچاتا آپ نے تھمد کو کہہ کر اپنے دونوں کاندھوں پر رکھ لیا آپ بیہوش ہو کے گر پڑے اور سدن  
کے بعد کسی نے آپ کو برہنہ نہیں دیکھا۔

شیخین نے جابر رض سے روایت کی ہے کہ جبکہ کعبہ معظمہ بنایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم اور عباس رض گئے پتھر اٹھا رہے تھے عباس رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ  
اپنا تھمد اپنے کاندھ پر رکھ دو پتھر کی رگڑ وغیرہ سے تھمد تلک بچاؤ گا آپ نے اپنا تھمد کاندھ پر رکھ لیا  
آپ زمین پر گر پڑے اور آپ کی آنکھیں آسمان کو لگ گئیں پھر آپ اٹھے اور پوچھا کہ میرے  
کہان ہے اور تھمد لیکر اپنے جسم پر باندھ لیا۔

بیہقی اور ابوالنعیم نے حضرت عباس رض سے روایت کی ہے کہ میں اور میرا بیٹا اپنے  
گردنوں پر پتھر اٹھا رہے تھے اور ہمارے تھمد پتھروں کے نیچے رکھے تھے جو وقت آدمیوں کا ہجوم  
ہوتا ہم اپنے تھمد باندھ لیتے تھے اوس درمیان کہ میں جارہا تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے  
آگے جارہے تھے آپ گر پڑے میں آپ کے ڈھونڈنے کو آیا میں نے دیکھا کہ آپ آسمان کی طرف دیکھ  
رہے ہیں میں نے پوچھا آپ کا کیا حال ہے آپ کہہ پڑے ہو گئے اور اپنا تھمد لے لیا اور آپ نے فرمایا کہ  
مجھ کو برہنہ چلتے پھرنے سے حماقت کی لگتی ہے میں اس قصہ کو آدمیوں سے اس خوف سے



چہا تا تھا کہ لوگ سنکر آپکو مجنون کہیں گے۔

حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ جس وقت قریش نے کعبہ کی بنا ڈالی تو ابیاد الضواہی سے پہرا دٹھائے اور اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہرا دٹھا رہے تھے آپکی شرمگاہ کھل گئی آپکو نڈا کی گئی اسے محمد اپنی شرمگاہ کو چہاؤ یہ اول نڈا تھی جو آپکو کی گئی آپکی شرمگاہ اسکے بعد اور اسکے قبل نہیں دیکھی گئی۔

ابن سعد اور ابن عدی اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابو نعیم نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابو طالب زمزم کی درستی کر رہے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہرا دٹھا رہے تھے آپ اس وقت لڑکے تھے اپنے اپنا تھمرا لیکر پہرا سے حفاظت کی آپ بیہوش ہو گئے جبکہ آپکو بیہوشی سے افاقہ ہوا ابو طالب نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ ایک آنے والا میرے پاس آیا وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا اور نے مجھ سے کہا اپنے ستر کی جاے چہاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کی یہ پہلی چیز دیکھی کہ آپ سے ستر پوشی کے لئے کہا گیا اور آپ اس وقت لڑکے تھے راوی نے کہا اس دن سے آپکی شرمگاہ کسی نے نہیں دیکھی۔

ابن سعد نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے حضرت عائشہ نے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرمگاہ نہیں دیکھی۔

ابن راہویہ نے اپنی (مسند) میں اور ابن اسحاق اور یزید اور بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے حضرت علی ابن ابی طالب رض سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اہل جاہلیت جن چیزوں کا قصد عورتوں سے کرتے تھے میں نے کسی شے کے ساتھ قصد نہیں کیا مگر دو راتوں میں اور اون دو لون راتوں میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اہل جاہلیت کے شغل سے بچایا ہم اپنے گھر کی بکریاں چرانے میں تھے ایک رات میں نے

اپنے ساتھی سے جو مکہ کا تھا کہا کہ میری بکریاں تو دیکھتا رہو تاکہ میں مکہ میں جاؤں اور جیسے جوان اوبھ  
 قصہ کہانی سنتے ہیں میں ہی سنوں اور سننے کہا بہترین مکہ میں داخل ہوا یہاں تک کہ مکہ کے  
 مکانوں میں سے میں پہلے مکان کو آیا میں نے کیسل کو دوہڑ پڑے اور زامیر کے ساتھ سنابین نے  
 پوچھا یہ کیا ہے مجھے کہا کہ فلاں نے فلاں عورت کے ساتھ بیاہ کیا ہے میں دیکھنے کے لیے بیٹھ  
 گیا مجھ کو اللہ تعالیٰ نے سلا دیا اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ مجھ کو بیدار نہیں کیا مگر وہ دھوپ لگنے نے  
 پہر میں اپنے ساتھی کی طرف پلٹ کے گیا اور سننے مجھے پوچھا تم نے کیا کیا میں نے کہا میں نے کچھ نہیں  
 کیا پہر میں نے جو امر دیکھا تھا اس سے اس کو خبر کی پہر میں نے اپنے ساتھی سے دوسری رات کو کہا کہ میری  
 بکریاں تو دیکھتے رہنا تاکہ میں مکہ میں قصہ کہانی سنوں وہ میری بکریاں دیکھتا رہا جبکہ میں مکہ میں  
 داخل ہوا میں نے اس رات میں جو سنا تھا اس کی مثل اس رات میں ہی سنا میں دیکھنے کے لئے  
 بیٹھ گیا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو سلا دیا اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ مجھ کو بیدار نہیں کیا مگر وہ دھوپ لگنے نے  
 پہر میں اپنے ساتھ کے پاس پلٹ کے گیا اور سننے مجھے پوچھا تم نے کیا کیا میں نے اس سے  
 کہا میں نے کچھ نہیں کیا پہر میں نے اس کو جو خبر تھی اس سے خبر کی اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں نے  
 ان دنوں کے بعد تماشے اور کیسل سے کسی شے کا قصد اور اعادہ نہیں کیا یہاں تک  
 کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اپنی نبوت سے مکرم کیا۔ ابن حجر نے کہا ہے کہ اس حدیث کی متابعت  
 اور متصل ہے اور اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔

طبرانی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے عمار بن یاسر سے روایت کی ہے اصحاب نے پوچھا  
 یا رسول اللہ جاہلیت میں عورتوں کے کھیل تماشے میں کیا آپ گئے تھے آپ نے فرمایا نہیں  
 مجھ کو دو وقت اتفاق ہوا ایک وقت تو میں سو گیا اور دوسرے وقت میرے اور اون آدمیوں  
 کے درمیان قوم کا قصہ گوحایل ہو گیا۔

شیخین نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ آپ کے حبوت یہ آیت وانذر عشیرتک  
 الاقرین نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش میں ہر ایک بطن میں بکار اور اون کے

پوچھا کیا تم لوگ یہ یقین کرتے ہو کہ اگر میں تمسے کہوں کہ اس پہاڑ کے نیچے سوار ہیں کیا تم لوگ سیری تصدیق کرو گے قریش نے کہا بیشک ہم آپکے اس قول کی تصدیق کرینگے ہننے آپسے جھوٹ کو ہرگز نہیں آزمایا آپنے فرمایا کہ میں تم لوگوں کو ڈرانے والا ہوں میرے سامنے عذاب شدید ہے یہ سنکر ابوہریرہ نے کہا آپکو ہلاکت ہو کیا اسواسطے آپنے ہلکو جمع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے سورہ قہمت یہ الہی نصیب کو نازل فرمایا۔

ابو نعیم نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ زید بن عمرو بن نفیل اوس ذبیحہ کے کمانے کی بُرائی کرتا ہے کہ نغیر اللہ ذبح کیا گیا ہو تہا لون پر جو جانور ذبح کئے جاتے ہیں میں نے اونہیں سے کچھ نہ چکھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کیساتھ مجھکو بزرگی دی۔

ابو نعیم اور ابن عساکر نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کیا آپنے کہی تیوں کی پوجا کی ہے آپنے فرمایا ہرگز نہیں صحابہ نے پوچھا کیا آپنے کہی شراب پی ہے آپنے فرمایا ہرگز نہیں اور علیہ میں اس امر کو پہچانتا تھا کہ جو شخص بت پرستی اور شراب پینے کا قصد کرے گا کفر ہوگا اور میں نہیں جانتا تھا کہ کتاب کیاشے ہے اور نہ میں ایمان کو پہچانتا تھا۔

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ اسے کہ مجھے ام امین نے حدیث کی ہے کہ بوانہ ایک بت تھا کہ اوسکے پاس سال میں ایک دن قریش حاضر ہوتے تھے اور ابو طالب اوس بت کے پاس اپنی قوم کے ساتھ حاضر ہوتے تھے اور ابو طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہتے تھے کہ اس عید میں تو تم کیساتھ حاضر ہو آپ انکار کرتے تھے یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ ابو طالب نے آپ پر غصہ کیا اور آپکی بہویوں نے اوسدن سخت غصہ کیا اور آپکی بہویں یہ کہنے لگیں کہ آپ ہمارے معبود ہیں جو اجتناب کرتے ہو ہلکو آپ پر غوف ہوتا ہے یعنی (آپکو کچھ ضرر نہ ہو پنے اور یہ کہنے لگیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کا کیا ارادہ ہے کہ اپنی قوم میں عیدین آپ حاضر نہوں اور انکی جماعت کو زیادہ مکر و دھبی کتی رہیں یہاں تک کہ آپ چلے گئے اور لوگوں سے اتنی دیر تک غائب رہے جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ام ایمن نے کہا کہ پھر آپ ایسے حال میں ہماری طرف پلٹ کے آئے کہ آپ پر عرب اور خوف تھا آپ کی بہویوں نے پوچھا آپ کو کیا صدمہ پہنچا ہے آپ نے فرمایا مجھ کو یہ خوف ہے کہ مجھ کو جنوں نہو جائے آپ کی بہویوں نے کہا اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے گا کہ آپ کو شیطان کے ساتھ مبتلا کرے اور آپ میں خیر کی وہ خصلتیں ہیں جو آپ ہی میں ہیں آپ نے کیا دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ جو وقت میں بتوں میں سے ایک بت کے پاس گیا مجھ کو ایک مرد گورا دراز قد نظر آیا اور اس نے مجھ کو زور سے آواز دی اے محمد اس بت سے علیحدہ رہو اور اس کو نہ چومو و ام ایمن نے کہا کہ پھر ادوں لوگوں کی عیدین آپ نہیں گئے یہاں تک کہ آپ نبی ہو گئے۔

ابو نعیم نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبیر نسل اور میکائیل میرے پاس سے گزرے اور میں ایسی حالت میں تھا کہ کوئی سورا ہو اور بیدار ہی ہو میں اس وقت رکن اور زمزم کے درمیان تھا ایک نے دو سے پوچھا کیا وہ وہی ہے جو دو سے نے کہا ہاں وہ وہی ہے اور وہ اچھا مرد ہے اگر بتوں کو نہ چومے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بتوں کو نہ چومو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو نبوت کیساتھ بزرگی دی۔

ابو نعیم اور ابن عساکر نے عطاء بن ابی رباح کے طریق سے ابن عباس رض سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا زاد بہائیوں کے ساتھ (اساف بت) کے پاس کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی طرف اپنی نگاہ ایک ساعت تک اڑھائے رہے پھر آپ پلٹ کے چلے آئے آپ کے چچا زاد بہائیوں نے آپ سے پوچھا اے محمد آپ کو کیا ہو گیا ہے آپ نے فرمایا مجھ کو اس بت کے پاس کھڑے ہونے سے مانعیت کی گئی ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح کہا ہے اور ابو نعیم اور بیہقی نے زید بن حارثہ سے روایت کی ہے کہ اس بت کا تھا اور اسکا نام (اساف) تھا یا (نایلہ)۔

جس وقت مشرکین کعبہ کا طواف کرتے تو اس بت کو چھوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کا طواف کیا اور آپ کے ساتھ بیٹھے ہی طواف کیا جو وقت میں اس بت کی طرف سے گدرا تو بیٹے اور سکو چھو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اس بت کو تم چھو و زید نے کہا کہ بیٹے آپ کے ساتھ طواف کیا پر بیٹے اپنے دلیں کہا کہ میں اس بت کو ضرور چھونگا تاکہ دیکھوں میں کیا ہوتا ہے میں نے اور سکو چھو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمکو بیٹے منع نہیں کیا تھا زید نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ اوسنے آپکو بزرگی دی ہے اور آپ پر کتاب نازل کی ہے بیٹے بت کو بوسہ نہیں دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو جس امر کیساتھ بزرگی دی اور اس امر کیساتھ بزرگی دی اور آپ پر اس امر کو نازل کیا۔

احمد نے عروہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھے خدیجہ بنت خویلد کے ایک بڑوسی نے حدیث کی اوسنے کہا کہ بیٹے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ سے فرماتے تھے اے خدیجہ واللہ میں لا بت کو کبھی نہ پوچھوں گا والدین عرسے کو کبھی نہ پوچھوں گا۔ ابو یعلیٰ اور ابن عدی اور بیہقی اور ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے حاضر ہونے کی جگہ نہیں حاضر ہوتے تھے دو فرشتے آپ کے پیچھے تھے آپنے سنا ایک اونہیں سے اپنے ساتھی سے کہتا تھا ہمارے ساتھ چلو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کڑے ہوں اوسنے کہا ہم آپ کے پیچھے کیونکر کڑے ہوں کہ آپ کا عہد استلام اصنام کیا تھا آپ کے آگے ہے آپنے یہ نکر اس کے بعد اعادہ نہیں کیا کہ مشرکین کے ساتھ اونکے مشاہدین حاضر ہوتے۔

طبرانی اور بیہقی نے کہا ہے کہ یہ قول کہ (آپکا عہد استلام اصنام کے ساتھ ہے) اس سے یہ مراد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون لوگوں کے ساتھ حاضر ہوئے تھے جنہوں نے بتوں کو بوسہ دیا تھا یہ مراد نہیں ہے کہ آپنے بتوں کو بوسہ دیا تھا اور مشاہد مشرکین سے مراد وہ مشاہد ہیں جو مشاہد حلف ہیں اور وہ مشاہد ہر ادہین جو مشاہد حلف کی مثل ہیں مشاہد سے بیان پر

استلام اصنام کے مشاہدہ اور انہیں ہین اور ابن حجر نے (مطالب عالیہ) میں کہا ہے کہ یہ حدیث جو ہے علمائے اسکا انکار عثمان بن ابی شیبہ سے کیا ہے اور اسکے منکر ہونے میں مبالغہ کیا ہے اور عثمان سے جو لفظ منکر روایت کیا گیا ہے وہ یہ لفظ ہے کہ فرشتہ کے قول کو بیان کرتا ہے کہ (آپ کا عہد استلام اصنام کے ساتھ) ہے اسلئے یہ لفظ منکر ہے کہ ظاہر اس قول کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استلام اصنام کی مباشرت کی ہے یہ مراد ہی نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ مشرکین نے جہان استلام اصنام کی مباشرت کی تھی آپ وہاں حاضر ہوئے تھے۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابو نعیم نے جابر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عہد جاہلیت میں دیکھا آپ عرفات میں قوم کے درمیان اپنے اونٹ پر سوار ہوئے کھڑے ہوئے تھے یہاں تک آپ ٹھہرے گا ارادہ کرتے تھے کہ آپ کی قوم کے لوگ عرفات سے چلے جاتے اور آپ کو وہ لیجاتے تھے آپ کا وہاں پر قیام یہ امر اللہ تعالیٰ کی ادس توفیق سے تھا جو آپ کو دی گئی تھی۔

شیخین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ آپ کہ قریش اور وہ لوگ کہ قریش کے دین کے مطیع تھے وہ لوگ قبیلہ جس کے تھے مزدلفہ میں ٹھہرتے تھے اور یہ دعویٰ کرتے تھے کہ ہم لوگ اہل حرم ہیں۔

حسن بن سفیان نے ابنی (مسند) میں اور بخاری نے ابنی (معجم) میں اور باری نے (صحاح) میں ربیعۃ الحجری سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عہد جاہلیت میں دیکھا کہ عرفات میں کھڑے تھے یہ پہچانا کہ اللہ تعالیٰ نے اس امر کی توفیق آپ کو دی ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت میں ہے کہ آپ کی قوم آپ کے شباب کے زمانہ میں آپ کی تعظیم کرتی اور آپ کو حکم ٹھہراتی اور آپ کے دعا کی التماس کرتی تھی اور قوم نے آپ کا نام امین رکھا تھا یعقوب بن سفیان اور بیہقی نے ابن شہاب سے یہ روایت کی ہے کہ قریش نے جو وقت کہہ کر بنا لیا

وہ بناتے بناتے رکن کی جگہ تک پہنچ گئے اونہون نے آپسین مفتام رکن میں یہ جگہ کیا کہ قبل  
میں کون قبیلہ اسکو اڑھٹاے اونہون نے آپسین کہا کہ آؤ اول جو شخص ہمارے آگے سے آوے ہم  
اوسکو حکم ٹھیرا دیں گے اونکے آگے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اور آپ اوسوقت لڑکے  
تھے قریش نے آپکو حکم ٹھیرایا اپنے رکن کے واسطے امر فرمایا وہ ایک کپڑے میں رکھا گیا پھر ہر ایک  
قبیلہ سے ایک ایک سردار کو نکالا اور اوسکو کپڑے کی ایک ایک طرف دی کہ وہ کپڑے پھر رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم اوپر چڑھے اور ان سرداروں نے رکن کو آپکی طرف اٹھایا پھر رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے اوسکو رکھ دیا ان لوگوں کی زبانوں پر کوئی لفظ زیادہ نہوتا تھا مگر آپکی جانب سے خوشنودی  
یا یہ کہ آپکا سن مبارک جتنا بڑھتا جاتا تھا وہ لوگ آپسے خوشنود ہوتے جاتے تھے  
یہاں تک کہ وہ لوگ آپکی تعظیم کرتے تھے کہ وحی نازل ہونے سے قبل اونہون نے آپکا نام امین رکھ دیا  
اور لوگوں نے یہ ارادہ کر لیا کہ کسی اونٹ کو وہ ذبح نہیں کرتے مگر اوسمیں دعائے برکت کیلئے آپسے  
التماس کرتے تھے۔

ابولینیم اور ابن سعد نے ابن عباس رض سے اور محمد بن جیسرین مطعم سے روایت کی ہے ان  
دونوں راویوں نے کہا ہے کہ جب وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکن کو رکھا تو ایک  
مرد اہل نجد سے گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ پتھر دے تاکہ اوس پتھر کے ساتھ رکن کو آپ مضبوط  
کر دیں حضرت عباس رض نے اوس نجدی کو پتھر دینے سے منع کیا اور خود حضرت عباس نے نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پتھر سے رکن کو مضبوط جما دیا  
اس امر سے مرد وہ نجدی غضبناک ہوا اور اوسنے کہا بڑا تعجب اوس قوم سے ہے کہ اہل شرف اور  
اہل عقول اور اہل سن اور اہل اموال ہوا اور وہ قوم ایسے شخص کی اطاعت کا قصد کرے جو  
اوسنے سن میں اصغر ہوا اور مال میں اقل ہوا ان لوگوں نے اس شخص کی اس درجہ تکریم کی ہے  
اور انہی نگاہ میں اسکو رکھا ہے کہ اپنا رئیس بنا لیا ہے اور یہ گویا اوسکے خادم میں آگاہ ہو جاؤ اللہ  
یہ لڑکا ان سے ایسی سبقت کر لیا کہ سب سے بڑھ جائیگا اور ان لوگوں کے درمیان انکے حصے

اور نصیب تقسیم کر لیا یہ مرد بخیری مخالف گفتگو کرنے والا کہا جاتا ہے کہ ابلیس لعین تھا۔  
 ابن سعد اور ابن عساکر نے داد بن اخصمین سے روایت کی ہے کہا ہے کہ راویوں نے  
 کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شان سے جوان ہوئے کہ مروت میں اپنی قوم  
 سے افضل تھے اور خلق میں اذن سے احسن تھے اور مخالفت میں اذن سے اکرم تھے اور  
 ہمسایگی میں اذن سے احسن تھے اور حلم اور امانت میں اذن سے اعظم تھے اور بات میں اذن  
 زیادہ صادق تھے اور خش اور بری بات کہنے میں اذن سے زیادہ بعید تھے اور ایسی حالت میں  
 کبھی نہیں دیکھے گئے کہ کسی کیساتھ جنگ و جدال اور خصومت اور دشنام دہی کی ہو یا شک  
 کہ آپ کی قوم نے آپ کا نام امین رکھا۔

ابو نعیم نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھے میرے مولیٰ عبداللہ بن اسحاق نے  
 حدیث کی ہے کہا ہے کہ میں جاہلیت کے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک تھا  
 جبکہ میں مدینہ میں آیا تو آپ نے مجھ سے پوچھا تم مجھ کو پہچانتے ہو میں نے عرض کیا بیشک میں  
 پہچانتا ہوں آپ میرے شریک تھے آپ بہت اچھے شریک تھے۔

ابوداؤد اور ابویعلیٰ اور ابن مندہ نے (کتاب المغرقہ) میں اور خزاعی نے (مکام الاغلاقیہ)  
 میں عبداللہ بن ابی الجہا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 آپ کے مبعوث ہونے سے پہلے ایک قسم کی بیج کی میرے ذمہ آپ کی کچھ شے رہ گئی میں نے آپ سے  
 یہ وعدہ کیا کہ آپ کی جگہ پر میں اوس شے کو لیکر آتا ہوں میں حسب لایا اور میں نے جسد کا وعدہ کیا  
 تھا اوس دن کو اور اسکے دوسرے دن کو میں بھول گیا میں آپ کے پاس تیسرے دن آیا اور  
 آپ کو میں نے آپ کی اسی جاے میں پایا جس جگہ آپ کو میں چھوڑ گیا تھا آپ نے مجھے فرمایا کہ تم نے مجھ کو  
 تکلیف دی میں اس جگہ تین دن سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔

ابن سعد نے ربیع بن خثیم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
 عہد جاہلیت میں اسلام کے قبل محاکمہ کیا جاتا تھا (یعنی جب آدمیوں میں کسی معاملہ کی نسبت



جنگل میں ہوتا تو آپ اس کا فیصلہ فرماتے تھے)

یہ باب اون آیات کے بیان میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کے واسطے میسرہ کے ہمراہ سفر کیا تھا  
اور اوس سفر میں وہ نشانیں ظاہر ہوئی تھیں

ابن اسحاق نے کہا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رو برو یہ امر پیش کیا کہ  
آپ اذ نکا مال لیکر تجارت کے واسطے شام کی طرف جا دیں آپ شام کی طرف نکلے اور آپ کے  
ہمراہ تیسرہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا یہاں تک کہ آپ شام میں آ گئے اور ایک درخت کے سایہ میں  
جو ایک راہب کے صومعہ کے قریب تھا آپ اترے راہب نے میسرہ کو اوپر سے دیکھا اور ادا سنے  
بوجہ کہ یہ مرد کون ہے جو اس درخت کے سایہ کے نیچے اتر رہا ہے میسرہ نے کہا کہ یہ مرد قریش میں  
اہل حرم سے ہے یہ سنکر راہب نے کہا کہ اس درخت کے نیچے ہرگز کوئی شخص نہیں اترتا مگر نبی  
لوگ جس امر میں زعم کرتے تھے یعنی آپ کی نبی ہونے کا لوگوں کو زعم تھا میسرہ جو وقت دوپہر کا وقت  
ہو تا اور گرمی کی شدت ہوتی تھی تو دو فرشتوں کو دیکھتا تھا کہ دھوپ سے آپ پر وہ سایہ کرتے  
تھے اور آپ اپنے اونٹ پر سوار جاتے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کا مال  
لیکر آئے آپ جو کچھ لائے تھے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ نے اوس کو فروخت کیا وہ گنا نفع ہوا اور میسرہ نے  
راہب کا قول حضرت خدیجہ سے بیان کیا اور ادا سننے دو فرشتوں کو سایہ کرتے ہوئے دیکھا  
تھا وہ بیان کیا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ نے میسرہ سے یہ سنکر آپ کے ساتھ نکاح کرنے میں رغبت کی مہیچی  
نے اس حدیث کو ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے نفیہ بنت منیہ یعلیٰ بن منیہ کی بہن سے روایت کی ہے  
کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچیس سال کی عمر کو پہنچے اور آپ کا نام مبارک مکہ میں نہ تھا مگر  
امین آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کی تجارت کے واسطے شام کی طرف گئے اور آپ کے ساتھ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کا

غلام میسرہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میسرہ یحییٰ بن آئے اور ایک درخت کے سایہ میں اترے آپکو دیکھ کر نسطور الراہب نے کہا کہ اس درخت کے نیچے ہرگز نہیں اترتا مگر نبی پر راہب نے میسرہ سے پوچھا کیا آپکی دونوں آنکھوں میں سرخی ہے میسرہ نے کہا ہاں سرخی ہے وہ جدا نہیں ہوتی راہب نے یہ سن کر کہا آپ نبی ہیں اور آپ آخر انبیاء ہیں ہر آپ نے اپنا سامان فروخت کیا آپکے اور ایک مرد کے درمیان خصوصت واقع ہوئی اوسنے آپکے کہا کہ آپ لات اور عزیٰ کے ساتھ حلف کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد سے فرمایا کہ میں نے لات اور عزیٰ کے ساتھ ہرگز حلف نہیں کیا ہے اور میں تجھ کو امر کرتا ہوں تو ان دونوں بیسی لات اور عزیٰ سے اعراض کر یہ سن کر اس مرد نے کہا کہ بات آپ ہی کی باجی یعنی آپ سچ فرماتے ہیں اور حق پر ہیں پھر اس مرد نے میسرہ سے کہا کہ والدیر شخص نبی ہے کہ ہمارے احباب اپنی کتابوں میں آپکو موصوف پاتے ہیں میسرہ جبکہ دوپہر کا وقت ہوتا اور حرارت کی شدت ہو جاتی تو دو فرشتوں دیکھتا تھا کہ دھوپ سے آپ پر سایہ کرتے تھے میسرہ نے ان سب باتوں کو محفوظ رکھا پھر آپ اور سب لوگ جو آپکے ساتھ تھے شام سے مکہ کی طرف چلے اور مکہ میں دوپہر کے وقت داخل ہوئے اسوقت خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے بالاخانہ پر تھیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے اونٹ پر سوار ہیں اور دو فرشتے آپ پر سایہ کئے ہوئے ہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنی قرابتی یا اپنے پاس کی عورتوں کو آپکو دکھلایا اور عورتوں نے اس امر سے تعجب کیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اس واقعہ سے میسرہ کو خبر کی میسرہ نے کہا کہ میں نے اسوقت سے یہ امر دیکھا ہے کہ مکہ سے شام کو گئے تھے اور میسرہ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اس بات سے خبر کی جو راہب نے کسی تہی اور دو سے اس شخص نے جو کچھ کہا تھا اور آپکو بیچ میں حلف دیا تھا اس سے خبر کی۔

یہ باب اس آیت کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا۔

ابن سعد نے سعید بن جبیر کے طریق سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ اہل مکہ کی

عورتوں نے اپنی عید میں جو رجب میں ہوتی تھی اختلاف کیا اس درمیان کہ وہ عورتیں ایک بت کے پاس ٹھہری ہوئی تھیں اونکو ایک مرد کی مثل نظر آیا یہاں تک کہ وہ اون سے وہ قریب ہو گیا پھر اوسنے بلند آواز سے پکارا (اے تیرا کی عورت) قریب ہے کہ تمہارے شہر میں ایک نبی ہوگا اوسکا نام احمد ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کی رسالت کے ساتھ مبعوث ہوگا جو کوئی عورت اس مرد کی قدرت رکھتی ہو کہ اوسکی زوجہ بن سکے اوسکو چاہیئے کہ اوسکی زوجہ ہو جائے یہ سکر عورتوں نے اوسکے کنکریاں ماریں اور اوسکو مبرا کہا اور سختی کی اور حضرت خدیجہ رضی نے اوسکے قول سے چشم پوشی کی اور عورتیں جس امر میں اوسکے ساتھ جس طور پر پیش آئیں حضرت خدیجہ رضی اوسکے ساتھ اس امر میں اوس طور پر پیش نہیں آئیں۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون معجزات اور خصوصیات کے بیان میں ہے کہ مبعوث ہونے کے وقت ظہور میں آئے

شیخین نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اول جس چیز کیساتھ وحی کی ابتدا کی گئی وہ رویاے صالحہ خواب میں تھا آپ کوئی خواب نہیں دیکھتے تھے مگر سپیدہ صبح کی مثل ظہور میں آتا تھا پھر آپکو خلوت سے محبت ہو گئی آپ حرامین جاتے اور وان پر چند راتوں میں عبادت کرتے تھے اور اس عبادت کے واسطے توشہ لیجاتے تھے عبادت کرنے کے بعد پھر آپ حضرت خدیجہ کے پاس واپس آتے تھے اور وہ آپکو پہلے کی مثل توشہ دیتی تھیں یہاں تک کہ آپکے پاس یکایک حق آگیا اسوقت آپ غار حرا میں تشریف رکھتے تھے آپکے پاس ایک فرشتہ آیا اور اسنے آپکے کہا پڑھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اوس فرشتہ سے کہا مجھکو پڑھنا نہیں آتا اوس فرشتہ نے مجھکو پکڑا اور مجھکو دو بچا یہاں تک دیا کہ مجھ میں طاقت نہ رہی پھر اوس فرشتہ نے مجھکو چھوڑ دیا اور کہا پڑھو میں نے کہا مجھکو پڑھنا نہیں آتا اوس فرشتہ نے مجھکو پکڑا اور بار بار ناتی دو بچا یہاں تک دیا کہ مجھ میں طاقت

نہ ہی پہر اوسنے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھو۔ میں نے کہا مجھ کو پڑھنا نہیں آتا پہر اوس فرشتہ نے مجھ کو پکڑا  
اور تیسری بار دو پہر بیا تنک دیا یا کہ میں بے طاقت ہو گیا پہر اوسنے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھو  
اقربا سم ربک الذی خلق بیا تنک کہ وہ فرشتہ مام یعلّم تک پہونجا۔ سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اس سورۃ کے ساتھ پلٹ کر آئے اوس وقت آپ کا دل کانپ رہا تھا بیا تنک کہ آپ حضرت خدیجہؓ  
کے پاس آئے اور اپنے زلمونی۔ زلمونی فرمایا بیا تنک آپ کو کپڑے اوڑھائے گئے کہ آپ کا  
خوف دفع ہو گیا آپ نے حضرت خدیجہ رضہ کو اس واقعہ سے خبر کی اور اوس سے فرمایا کہ مجھ کو  
اپنی جان کا خوف ہو گیا ہے حضرت خدیجہ رضہ نے کہا ہرگز آپ کی جان کا خوف نہیں ہے واللہ آپ کو اللہ تعالیٰ  
کبھی خواہ کرے گا آپ صلہ رحمی کرتے ہیں اور سچی بات کہتے ہیں اور سختی کی برداشت کرتے ہیں اور  
محدوم شے کو کسب کرتے ہیں اور ہمان کو کمانا کہلاتے ہیں اور جو شخص حق پر ہوتا ہے اور مصیبت  
میں مبتلا ہوتا ہے اوس کی آپ اعانت کرتے ہیں یہ کہ کہ حضرت خدیجہ آپ کو درقہ بن نوفل بن اسد بن  
عبد العزیٰ کے پاس لائیں درقہ ایک ایسا مرد تھا کہ عہد جاہلیت میں نصرانی ہو گیا تھا اور وہ عربی  
کتاب کو لکھتا تھا اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ جابا تھا کہ وہ لکھ وہ انجیل سے عربی میں لکھتا تھا حضرت  
خدیجہ نے درقہ سے کہا اے میرے ابن عم تو اپنے بہتیجے سے سن یہ کیا کہتا ہے درقہ نے آپ سے  
پوچھا آپ کیا دیکھتے ہیں جو شے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی تھی اوس سے درقہ کو خبر کی  
ورقہ نے مسکرایا یہ وہ ناموس ہے کہ موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی تھی کاشکے میں اوس وقت میں  
جوان ہوتا کاش میں زندہ رہتا جس وقت آپ کی قوم کے لوگ آپ کو نکالنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے درقہ سے پوچھا کیا میری قوم کے لوگ مجھ کو نکالنے والے ہیں درقہ نے کہا بیشک نکالیں گے  
جو شے آپ لائے ہیں اُسکی مثل کوئی مرد نہیں لایا مگر اوس سے لوگوں نے عداوت کی ہے اگر  
اگر اہل نبوت کے دن میں رسولوں کا تو آپ کی پورے طور سے نصرت کروں گا پہر اس کے بعد درقہ زیادہ زندہ  
نہ رہا مر گیا۔

احمد اور بیہقی نے ذہری کے طریق سے عروہ رضہ سے اوسہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے

اسکی مثل روایت کی ہے اور اس حدیث کے آخر میں یہ زیادہ کیا ہے کہ وحی آنے میں سستی کے طور پر سستی ہو گئی راوی نے کہا ہے کہ ہکو یہ خبر ہوئی ہے کہ وحی کی سستی سے آپ کو کمال درجہ حزن ہوا آپ نے بارہا یہ ارادہ کیا کہ بلند پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنا آپ کو گرا دین جبوقت آپ پہاڑ کی بلندی پر پہنچتے کہ اپنے آپ کو گرا دین جبریل علیہ السلام آپ کو ظاہر ہو جاتے اور یہ کہتے تھے اے محمد آپ تحقیق اللہ تعالیٰ کے رسول حق ہیں اس بات سے آپ کے قلب مبارک کو تسکین ہو جاتی اور آپ کا نفس شریف قرار پکڑ لیتا اور آپ اپنے دولت خانہ کو پلٹ کے چلے جاتے تھے جبوقت وحی کے آنے میں زیادہ سستی ہو جاتی تو آپ اسکی مثل ارادہ کرتے اور جبریلؑ ظاہر ہو کے ایسے ہی کہتے جیسے کہ پہلے آپ سے کہا تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول حق ہیں (حافظ ابن حجر نے بخاری شریف کی شرح میں کہا ہے کہ بعض علمائے ذکر کیا ہے کہ وہ دلو چنا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ابتدا و وحی میں واقع ہوا ہے وہ آپ کے خصائص میں سے ہوا جس کے انبیاء میں سے کسی نبی سے یہ نقل نہیں کیا گیا کہ ابتدا و وحی میں اسکی مثل جاری ہوا ہو اور اس دلو چنے میں یہ حکمت آئی تھی کہ آپ دوسری شے کی التفات سے فارغ رہیں اور اس امر میں شدت اور کوشش کا اظہار اس امر کی تنبیہ کے واسطے تھا کہ وہ قول ثقیل جو آپ کو آئینہ الفا کیا جا آپ اس کے متحمل نہ ہو سکیں اور یہ کہا گیا ہے کہ ابتدا و وحی میں جو آپ کی ایسی حالت ہوتی تھی کہ آپ دلو چے جاتے تھے یہ امر اس سبب سے تھا کہ تخیل اور وسوسہ کے ظن کو دور کرنا تھا اسلئے کہ تخیل اور وسوسہ دونوں جسم کے صفات سے نہیں ہیں جبکہ آپ دلو چ لے جاتے اور آپ کے جسم مبارک پر وحی کی وہ کیفیت طاری ہوتی تھی تو اس کیفیت سے آپ نے یہ جان لیا کہ یہ حالت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے۔

شیخین نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرمت وحی سے حدیث فرماتے تھے آپ نے کلام کرنے میں فرمایا کہ اس درمیان کہ میں جابر ہوتا ہوں آسمان سے ایک آواز سنی میں نے اپنا سر اٹھا کے دیکھا دیکھا کہ میں

دیکھا کہ وہ فرشتہ جو میرے پاس حرامین آیا تھا وہ ایک کرسی پر آسمان اور زمین کے درمیان بیٹھا ہے  
میں اوسکو دیکھ کر ڈر گیا میں اپنے مکان کو پلٹ کے آیا میں نے اپنے اہل سے کہا زلمونی زلمونی مجھکو  
میرے اہل نے کپڑے اوڑھا دے اور دبلوچ لیا پس اللہ تعالیٰ نے سورۃ یا ایہا المدثر رقم فائدہ  
فاہر تک نازل فرمائی پھر توحی پے در پے نازل ہونے لگی۔

احمد بن حنبل اور یعقوب بن سفیان نے اپنی اپنی تاریخوں میں اور ابن سعد اور بیہقی نے  
شعبی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ایسے حال میں نازل ہوئی  
کہ آپ چالیس سال کے تھے آپ کی نبوت کے ساتھ اسرافیل علیہ السلام تین سال تک رہے اور قس  
میں قرآن شریف نازل نہیں ہوتا تھا اسرافیل آپکو کلمہ اور کسی شے کی تعلیم دیتے تھے جبکہ تین سال  
گزر گئے تو جبریل علیہ السلام آپکی نبوت کیساتھ ہوئے جبریل علیہ السلام کی زبان سے بیس سال  
تک قرآن شریف نازل ہوتا رہا دس سال مکہ میں اور دس سال مدینہ میں۔

ابو نعیم نے علی بن حسین سے روایت کی ہے کہ اسے کہ پہلی شے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس آئی وہ روایے صحاحہ تھا آپ خواب میں کوئی شے نہیں دیکھتے تھے مگر ویسے ہی ہوتی  
تھی جیسے آپ دیکھتے تھے۔

ابو نعیم نے عقبہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ انبیا علیہم السلام کو اول جو شے دی جاتی  
وہ خواب میں دی جاتی تھی خواب دیکھتے دیکھتے اونکے قلوب ٹہیر جاتے اور اونکو سکون ہو جاتا اور سکے  
بعد پھر انبیا علیہم السلام پر وحی نازل ہوتی تھی۔

بیہقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن خباب سے روایت کی ہے کہ اسے  
کہ ہکو یہ خبر پہونچی ہے کہ اول بار جو شے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو  
سونے میں ایک روایہ کہلایا وہ روایہ آپ پر دشوار ہوا آپنے اوس روایہ کا ذکر حضرت خدیجہ رضی  
سے کیا حضرت خدیجہ رضی نے کہا آپکو بشارت ہوا سنے کہ اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ ہرگز نہ کرے گا مگر ہلائی  
پھر رسول اللہ حضرت خدیجہ رضی کے پاس سے نکلا کہ باہر تشریف لے گئے پھر اونکے پاس پلٹ کر

آئے اور انکو یہ خبر کی کہ میں نے دیکھا میرا پیٹ چاک کیا گیا پھر وہ دھویا گیا اور پاک کیا گیا پھر وہ اپنی جگہ پر پھیر دیا گیا یہ سنکر حضرت خدیجہ نے کہا دادا اسدی خیر ہے آپکو بشارت ہو پھر جبریل علیہ السلام علانیہ طور سے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ مکہ میں تھے جبریل علیہ السلام نے آپکو ایسی بزرگ جاے پر بٹھلایا کہ تعجب خیر یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ مجھکو جبریل علیہ السلام نے ایسے بساط پر بٹھلایا تھا کہ وہ بساط درنوک کی ہیئت میں تھا درنوک کپڑو کی قسم یا بساط کی قسم میں سے ہے اور اس بساط میں یا قوت اور موتی لگے تھے اور بساط پر بٹھلانے کے بعد جبریل نے آپکو رسالت کی بشارت دی یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مطمئن ہو گئے پھر جبریل علیہ السلام نے آپسے کہا پڑھو اپنے جبریل سے پوچھا کیونکر پڑھوں جبریل نے کہا پڑھو اقرا باسم ربک الذی خلق اور ما لم یعلم تک پڑھ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی رسالت کو قبول فرمایا اور اپنے مکان کو پلٹ کر تشریف لائے آپ کسی درخت اور کسی تہر کی طرف سے نہیں گذرتے تھے مگر وہ درخت اور تہر آپکو سلام کرتا تھا آپ اپنے اہل کی طرف سرور کی حالت میں پلٹ کر آئے اور آپنے جو امر عظیم دیکھا تھا اسکا آپکو پورے طور سے یقین تھا جبکہ آپ حضرت خدیجہؓ کے پاس آئے اور اون سے کہا کہ جس امر کی میں نے تمکو خبر دی تھی کہ میں نے اوکو خواب میں دیکھا تھا وہ جبریل علیہ السلام ہیں کہ علانیہ طور سے مجھکو دعائی دے کر میرے رہنے اوکو میرے پاس بھیجا تھا جو امر کہ جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی جانب سے لائے تھے اور جو کچھ آپ نے اون سے سنا تھا اس سے آپنے حضرت خدیجہؓ کو خبر کی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے سنکر کہا آپکو بشارت ہو خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ نکر لگا کر خیر جو امر اللہ تعالیٰ کی جانب سے آپکو آیا ہے آپ اوکو قبول کریں وہ امر حق ہے اور آپکو بشارت ہو کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول برحق ہیں پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مکان سے گئیں اور عقبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے غلام کے پاس آئیں کہ وہ نصرانی تھا اور غنوی کا رہنے والا تھا اسکا نام عداس تھا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا اے عداس میں تجھکو خدا کی قسم دیتی ہوں تو مجھکو خبر دے

کیا تم لوگوں میں جبریل کا علم ہے عداس نے سکر کہا قدوس قدوس جبریل کی ایسی شان نہیں ہے  
 کہ اونکا ذکر ایسی زمین پر کیا جائے کہ اہل زمین بت پرست ہوں حضرت خدیجہؓ نے عداس سے کہا کہ  
 تجھ کو جبریل کے باب میں جو علم ہے تو اس سے مجھ کو خبر دی عداس نے کہا کہ جبریل علیہ السلام  
 اللہ تعالیٰ اور انبیا علیہم السلام کے درمیان امین ہیں اور جبریل علیہ السلام حضرت موسیٰ اور  
 حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے وزیر اور دوست ہیں اور ہم صحبت ہیں یہ سکر حضرت خدیجہ رضی  
 او سکے پاس سے پلٹ آئیں اور ورق بن نوفل کے پاس گئیں اور ورقہ کو خبر کی ورقہ نے سکر کہا  
 یقین ہے کہ تمہارے صاحب وہ نبی ہیں کہ اہل کتاب اونکا انتظار کرتے ہیں اور اونکو اپنے  
 پاس قورات اور بخیل میں مکتوب پاتے ہیں ہر ورقہ نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی اور کہا کہ اگر  
 آپکی دعوت نبوت ظاہر ہوگی اور میں زندہ رہوں گا اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی طاعت میں اور اچھے  
 طور سے اسکی مدد کرنے میں مجھ کو آزمائے گا اور اسکی مدد میں مجھ کو کافی کر دے گا اسکے بعد ورقہ  
 مر گیا پھر بیٹھی اور ابونعیم نے دوسری وجہ سے عروہ بن الزبیر سے اوپر کے قصہ کی مثل روایت کی ہے  
 اور اس قصہ کے اول میں یہ ہے کہ آپ نے خواب میں جو امر دیکھا وہ آپ پر دشوار ہوا اور آپ نے  
 یہ دیکھا اس درمیان کہ آپ مکہ میں تھے ایک شخص آپکے مکان کی چھت کی طرف آیا اور اس نے ایک  
 ایک لکڑی چھت کی نکالنی شروع کی یہاں تک کہ جبوقت اس نے کل چھت نکال ڈالی تو اس  
 چھت میں چاندی کی ایک سیڑھی داخل کی گئی اور آپکی طرف دو مرد اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا بیٹے اونکو دیکھ کہ یہ ارادہ کیا کہ فریاد کروں اور کسی کو پکاروں میں کلام کرنے سے روک دیا گیا  
 اون دونوں مردوں میں سے ایک مرد میرے سر کی طرف بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پہلو کی طرف  
 بیٹھ گیا اون دونوں میں سے ایک مرد نے اپنا ہاتھ میرے پہلو میں ڈالا اور اس سے دو پلسٹین  
 نکال لین پھر اسنے اپنا ہاتھ میرے پیٹ کے اندر ڈالا اور میں اسکے ہاتھ کی سرور کی کہ پاتا ہوں  
 اس نے میرا دل نکال لیا اور اسکو اپنی تہلی پر رکھا اور اپنے ساتھ سے اسنے کہا کہ اس  
 مرد وصلح کا قلب کیا اچھا قلب ہے پھر اسنے میرے قلب کو اسکی ہاتھ سے اٹھا کر دیا



اور دونوں پالیسین چونکالی تھیں اونکو اونکی جاے پر پہر دیا پہر وہ اوپر چلے گئے اور انہوں نے اپنی سیر بھی کو اوٹھا لیا مین میدار ہو گیا اور مینے مکان کی چہت کو اوسکی جاے پر پہر ویسے ہی دیکھا جیسے پہلے تھی اس قصہ کو حضرت خدیجہ رضی سے ذکر کیا حضرت خدیجہ رضی نے سنا کہ انا اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ نہیں کریگا مگر سہلائی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کے پاس سے نکلے اور پہر پلٹ کر آئے اور حضرت خدیجہ رضی کو خبر کی کہ میرا بیٹ چہر گیا پہر وہ پاک کیا گیا اور دھویا گیا اور دل پہر اپنی جاے پر رکھ دیا گیا جو واقعات اوپر کی حدیث مین ذکر کئے گئے وہ سب آپنے حضرت خدیجہ سے کہے راوی نے اس حدیث مین یہ زیادہ کیا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے بانی کا ایک چشمہ کھولا اور وضو کیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونکی طرف دیکھ رہے تھے جبریل نے اپنا منہ دھویا اور دونوں ہاتھ کلائیوں تک دھوئے اور اپنے سر پر مسح کیا اور دونوں پر ٹخنوں تک دھوئے پہر انہوں نے اپنی شرمگاہ کو دھویا اور کعبہ کے سوا جہہ مین دو سجده کئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کو جو عمل کرتے دیکھا وہ عمل کیا اور ابونعیم نے اس حدیث کی روایت تیسری وجہ نہ ہری سنی بڑی غزوہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کی ہے یہ بطریق موصول ہے اور اس حدیث مین زیادتی اخیر ہے بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث مین شق بطن کا جو واقعہ ذکر کیا گیا ہے یہ احتمال رکھتا ہے کہ اس شق بطن کی حکایت ہو جو زمانہ لوطی مین شق بطن مبارک ہوا تھا اور یہ احتمال رکھتا ہے کہ دوسرا بار شق بطن ہوا ہو پہر تیسری بار شق بطن مخرج مین آسمان پر جاتے وقت ہوا ہو۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہ اسے کہ مجھے عبد الملک بن عبد اللہ بن ابی سفیان بن العلاء مین جاریۃ الشقی نے بعض اہل علم سے یہ روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت کا جو وقت ارادہ کیا اور اہل نبوت کی ابتداء کی آپ کسی درخت اور کسی پہر کے پاس نہیں جاتے تھے مگر وہ درخت اور پہر آپ کو سلام کرتا تھا اور آپ اوس سلام کو سنا کر اپنے پیچھے اور واہنے اور بائیں طرف مڑ کر دیکھتے تھے اور نہیں دیکھتے تھے مگر درخت کو یا درخت کے اطراف پہر کو درخت اور پہر نبوت کے تحیہ کیا تھا لیون تحیہ بھیجتے تھے السلام علیک

یا رسول اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غارِ اکی طرف ہر سال ایک مہینہ کے لیے عبادت کرنے کے واسطے جایا کرتے تھے اور غارِ حرا میں عبادت کرتے تھے یہاں تک کہ حقیقت وہ مہینہ آیا جمہین اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ جو ارادہ کیا وہ ارادہ کیا اور وہ مہینہ اوس سال سے تھا جمہین آپ سمعوث ہوئے وہ مہینہ رمضان کا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ جیسے مکان سے نکلا کرتے تھے نکلے یہاں تک کہ حقیقت وہ رات آئی جمہین اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالت سے بزرگی دی اور آپ کے سبب اپنے بندوں پر رحم کیا جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے امر کے ساتھ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس ایسے حال میں آئے کہ میں سو رہا تھا جبریل نے مجھ سے کہا پڑھو میں نے اذن سے پوچھا کیا پڑھوں اور انہوں نے مجھ کو دو پوچھا اور اتنا دو پوچھا کہ میں نے اوس کو موت لگان کیا پھر وہ مجھ سے الگ ہو گئے اور مجھ سے کہا پڑھو میں نے اذن سے پوچھا کیا پڑھوں جس طور سے انہوں نے مجھ کو دو پوچھا پھر ویسا ہی دو پوچھا پھر الگ ہو گئے کہا پڑھو میں نے پوچھا کیا پڑھوں اور انہوں نے کہا پڑھو اقرأ باسم ربک الذی خلق ما لم یعلم تک پڑھو پھر انتہی کی اور میرے پاس سے پلٹ کے چلے گئے اور میں اپنی منید سے بیدار ہوا گویا میرے دل میں کتاب کا نقش بندہ گیا تھا اور میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے زیادہ دشمن شاعر اور مجنون سے کوئی شخص نہ تھا مجھ کو یہ طاقت نہ تھی کہ شاعر اور مجنون کی طرف دیکھ سکتا مینے اپنے دل سے کہا کہ خدا کی راہ سے تو زیادہ دور ہے تو ضرور شاعر ہے یا مجنون ہے پھر مینے اپنے دل میں کہا کہ قریش میرے اس واقعہ کا کہی ذکر نہ کریں میں ضرور ایک بلند پہاڑ کا ارادہ کروں گا اور اوس کے اوپر سے اپنے آپ کو ضرور گرداؤں گا اور اپنے نفس کو ضرور ہلاک کر ڈالوں گا اور میں آرام پالوں گا میں اپنے مکان سے نکلا اور اس ارادہ کے سوا مینے کوئی ارادہ نہیں کیا اس درمیان کے اپنے ہلاک کرنے کا قصد کرنے والا تھا یکا یک میں نے سنا کہ ایک نذا کرنے والا آسمان سے پکار رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے اے محمد آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور میں جبریل ہوں مینے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور میں دیکھتا تھا یکا یک میں نے دیکھا کہ جبریل علیہ السلام ایک صاف مرد کی صورت میں ہیں اور ان کے

دو وزن پانوں آسمان کے کنارے میں ہیں اور وہ یہ کہہ رہے ہیں اے محمد آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور میں جبریل ہوں اونکے اس کہنے نے مجھ کو اس امر سے جبکا میں ارادہ کرتا تھا غافل کر دیا یہ سنکر میں اپنی جگہ بٹھ گیا اور مجھ کو یہ قدرت نہ رہی کہ آگے بڑھوں یا پیچھے ہٹوں آسمان کی کسی طرف میں اپنے اپنا منہ نہیں پھیرا مگر میں نے جبریل کو اس طرف میں دیکھا میں کھڑا ہوا دیکھتا ہی رہا یہاں تک کہ قریب تھا کہ دن گزر جائے پھر جبریل میری طرف سے پلٹ کے چلے گئے اور میں اپنے اہل کی طرف پلٹ کر آگیا میں حضرت خدیجہؓ کے پاس بیٹھا اونہوں نے مجھے پوچھا آپ کہاں تھے میں نے کہا میں خدا کے راستے سے دور ہوں اور ضرور شاعر ہوں یا مجنون ہوں یہ سنکر خدیجہؓ نے کہا اللہ تعالیٰ سے آپکے واسطے اس امر سے میں پناہ مانگتی ہوں اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ آپکے ساتھ ایسا معاملہ کرے گا مجھ کو یہ علم ہے کہ آپ سچی بات کہتے ہیں اور بڑے امانت دار ہیں اور آپ میں حسن خلق ہے اور آپ صلہ رحمی کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خدیجہؓ کو اس خبر سے خبر کی اونہوں نے سنکر کہا اے ابن عم آپ کو بشارت ہو اور آپ اس امر پر ثابت قدم رہیں میں یہ امید کرتی ہوں کہ اس امت کے آپ نبی ہونگے پھر خدیجہؓ رضہ ورقہ کے پاس گئیں اور ورقہ کو خبر کی ورقہ نے خدیجہؓ سے کہا کہ اگر تم مجھ کو سچا سمجھتی ہو تو میں یہ کہتا ہوں کہ آپ اس امت کے نبی ہیں اور آپکے پاس وہ ناموس اکبر آتا ہے جو حضرت موسیٰ کے پاس آتا تھا۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے ابن اسحاق نے کہا ہے مجھ سے اسمعیل بن ابی حکیم مولیٰ الزبیر نے حدیث کی ہے اونہوں نے حضرت خدیجہؓ رضہ سے حدیث کی ہے کہ حضرت خدیجہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے ابن عم جس شخص کو آپ ثابت کرتے ہیں کیا آپ کو یہ قدرت ہے کہ اپنے اس صاحب کے آپکے پاس آتا ہے حیو قت وہ آوے آپ مجھ کو خبر کر سکتے ہیں اپنے فرمایا ہاں خبر کر سکتا ہوں حضرت خدیجہؓ رضہ نے کہا حیو قت وہ آوے تو مجھ کو آپ خبر کر دیجئے اوس درمیان کہ آپ حضرت خدیجہؓ رضہ کے پاس تھے یکایک جبریل علیہ السلام

آگے اپنے فرمایا اے خدیجہ یہ جبریل ہیں حضرت خدیجہ نے پوچھا آپ اس وقت اونکو دیکھ رہے ہیں آپ نے فرمایا بیشک میں دیکھ رہا ہوں حضرت خدیجہ نے کہا میرے سید ہی جانب آپ بیٹھ جاویں آپ اس طرف کو پھر گئے اور بیٹھ گئے حضرت خدیجہ نے پوچھا کیا اس وقت آپ جبریل کو دیکھ رہے ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں دیکھ رہا ہوں حضرت خدیجہ نے کہا آپ میری آغوش میں بیٹھ جاویں آپ پھر کے اذکی آغوش میں بیٹھ گئے حضرت خدیجہ نے پوچھا کیا اس وقت آپ جبریل کو دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں دیکھتا ہوں حضرت خدیجہ نے اپنا سر کھول دیا اور اپنا رخار علیحدہ کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذکی آغوش میں بیٹھے ہوئے تھے حضرت خدیجہ رض نے پوچھا کیا اس وقت جبریل کو آپ دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں دیکھتا ہوں حضرت خدیجہ نے یہ سنکر کہا یہ شیطان نہیں ہے یہ فرشتہ ہے اے ابن عم آپ ثابت قدم رہیں اور آپکو بشارت ہو پھر حضرت خدیجہ آپ پر ایمان لائیں اور یہ گواہی دی جو امر کہ آپ کے پاس آیا ہے وہ ضرور حق ہے ابن اسحاق نے کہا ہے کہ اس حدیث کے ساتھ عبداللہ بن المحسن سے منے حدیث کی ادھونوں نے کہا کہ میں نے فاطمہ بنت المحسن سے سنا ہے وہ خدیجہ سے حدیث کرتی تھیں فاطمہ نے کہا مگر یہ امر ہے میں نے خدیجہ سے سنا ہے وہ یہ کہتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کرتے اور اپنے درمیان داخل کیا اس وقت جبریل علیہ السلام چلے گئے اور اس حدیث کو طبرانی نے اپنی ماسد میں اور ابونعیم نے دوسری وجہ سے اسمعیل بن ابی حکیم سے اسمعیل نے عمر بن عبدالعزیز سے ادھونوں نے ابوبکر بن عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام سے اور ادھونوں نے ام سلمہ سے اور ادھونوں نے حضرت خدیجہ سے روایت کی ہے۔

بیہقی نے اور ابونعیم نے ابومیسرہ عمر بن شرجیل سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رض سے کہا کہ جو وقت میں تمنا خلوت میں بہتا ہوں میں ایک ندا سنتا ہوں واللہ میں ڈرتا ہوں کہ یہ کوئی بُرا امر ہو یہ سنکر حضرت خدیجہ رض نے آپ سے کہا سعاد اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ آپ کے ساتھ بُرا معاملہ کرے خدا کی قسم ہے آپ امانت

ادا کرتے ہیں اور صلہ بھی فرماتے ہیں اور سچی بات کہتے ہیں جسوقت حضرت ابو بکر الصديق آئے  
 اودن سے حضرت خديجہ نے آپ کی بات کا ذکر کیا اور اودن سے کہا کہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ  
 ورقہ کے پاس جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر الصديق ورقہ کے پاس گئے اور ورقہ  
 سے قصہ بیان کیا اور آپ نے فرمایا کہ جسوقت میں تمنا خلوت میں ہو تا ہوں اپنے پیچھے یا محمد  
 یا محمد کی ندا سنتا ہوں میں زمین پر بھاگتا ہوا چلا جاتا ہوں ورقہ نے کہا ایسا آپ نہ کریں جسوقت  
 آپ کے پاس کوئی آدمی آپ اپنی جگہ ثابت قدم رہیں اور آپ سنیں کہ وہ کیا کہتا ہے پھر آپ میرے  
 پاس آویں اور مجھ کو خبر کریں ورقہ کی اس گفتگو کے بعد جسوقت آپ خلوت میں گئے آپ کو یا محمد کہہ کے  
 ندا کی اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبیدہ و رسولہ پھر آپ کے کہا پڑھو بسم اللہ الرحمن  
 الرحیم الحمد للہ رب العالمین یہاں تک کہ آپ دلائل الضالین تک پہنچے پھر آپ سے کہا لا الہ  
 الا اللہ کہو آپ اس کے بعد ورقہ کے پاس آئے اور ورقہ سے اسکا ذکر کیا ورقہ نے آپ سے کہا  
 آپ کو بشارت ہو پھر آپ کو بشارت ہو میں گواہی دیتا ہوں آپ وہی ہیں جنکی بشارت ابن مریم علیہا السلام  
 نے دی ہے اور آپ موسیٰ علیہ السلام کی ناموس کی مثل پر ہیں اور آپ نبی ہیں اور آپ کو آپ کے  
 آج کے دن کے بعد قریب میں جہاد کے واسطے امر کیا جائیگا اور اگر وہ دن مجھ کو یا عیسا اور میں موجود  
 ہوں گا میں آپ کے ساتھ رہ کر جہاد ضرور کروں گا جسوقت ورقہ نے وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ میں نے قس کو دیکھا کہ حریر کے کپڑے پہنے تھا اسلئے کہ وہ قس مجھ پر ایمان لایا تھا اور اسنے  
 میری نبوت کی تصدیق کی تھی قس سے ورقہ مراد ہے (قس ترسان کا سردار اور اودن کا عالم) ہے  
 بیہقی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ ابی مسیرہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 جسوقت باہر نکلتے تو اودن شخص کے پکارنے کو سنتے تھے جو شخص آپ کو یا محمد کہے ندا کرتا تھا جسوقت  
 آپ یہ آواز سنتے تو بھاگتے چلے جاتے آپ نے اس راز کو حضرت ابو بکر سے بیان کیا ابو بکر فرما  
 جا جاہلیت کے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تھے اور ابو نعیم نے اس حدیث کی  
 مثل بریدہ سے سند موصول کے ساتھ روایت کی ہے۔

ابو نعیم نے عبداللہ بن شداد سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ ورقدہ نے حضرت خدیجہ سے پہچا  
کیا تمہارے شوہر نے اپنے صاحب کو بنز لباس میں دیکھا ہے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں دیکھا  
ہے ورقدہ نے کہا کہ تمہارا شوہر نبی ہے اور اسکو واسکی است سے بلا ہو چکے گی۔

ابو نعیم نے عروہ کے طریق سے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ جب وقت حضرت خدیجہ رضی  
نے ورقدہ سے ذکر کیا تو ورقدہ نے حضرت خدیجہ سے جبریل علیہ السلام کا ذکر کیا اور کہا جبریل صبح  
صبح ہے اور یہ کہا جبریل کی ایسی شان نہیں ہے کہ اس زمین پر کہ اس میں تینوں کی عبادت کیجاتی  
ہے اور انکا ذکر کیا جائے جبریل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کا امین ہے  
اے خدیجہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جاسے پر لیجاؤ جس جاسے آپ نے جو کچھ کہ دیکھا  
ہے وہ دیکھا ہے جب وقت آپ اسکو دیکھیں تو تم اپنا سر کرکول دیجیو اگر اللہ تعالیٰ کے پاس سے  
بھیجا ہوا ہوگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو نہ دیکھیں گے ورقدہ نے جس طور پر کہاتا حضرت  
خدیجہ نے ویسی ہی کیا حضرت خدیجہ نے کہا جس وقت میں اپنا سر کرکول دیا جبریل علیہ السلام غائب  
ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو نہیں دیکھا حضرت خدیجہ (ہلٹ گئیں اور) اس کے واقعہ سے  
ورقدہ کو خبر کی ورقدہ نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ناموس اکبر آتا ہے پھر ورقدہ ٹھہرا رہا  
اور اٹھا روضت کا انتظار کرتا رہا اور اس باب میں ورقدہ نے اشعار کئے وہ یہ ہیں ۵

بجنت و كنت في الذي ليجب  
لهم طال ما بلغ النشيجا

ووصف من خديجة بعد وصف	فقد طال انتظارى يا خديجا
بطن المكين على جبانى	حديثك ان ارى منه خروجا
بما خبرت من قول تسر	من الرهبان كره ان يوجبا
بان محمدا سيمو وقوما	ويخضم من يكون له حجب

جنگلہ کیا میں نے اور میں ذکر میں بڑا جنگلہ لوتھا وہ جنگلہ اس غم کے سبب کیا تاکہ وہ گلا گھٹنے کی حرکت

ہو بیچ گیا تھا اور اوس وصف کے سببے میں نے جگہ کر کیا تھا جو خدیجہ نے ایک وصف کے بعد کیا تھا اے خدیجہ تمہارے اوس وصف کی وجہ سے میرا انتظار دراز ہو گیا اے خدیجہ میرا انتظار بطن مکین میں میری اوس امید پر ہے جو تمہاری بات کے واسطے ہے میں اوس سے نکل جانا چاہتا ہوں یعنی تم نے جو بات کہی ہے اوس کا ظہور ہو جائے اور میری امید برآوے مکین اعلیٰ اور اسفل مکہ کو کہتے ہیں اور مکہ کی دونوں جانبوں کو کہتے ہیں اسلئے مکہ کا مشنہ کیا ہے خدیجہ تمہاری وہ بات اوس واقعہ کے متعلق تھی کہ تم نے ایک نعرانی عالم کے قول سے خبر دی تھی وہ عالم رہبان سے ہے میں اس امر کو مکر وہ سمجھتا ہوں کہ وہ عالم کجی پر ہو یعنی وہ راست گفتار ہے اوس عالم نے یہ خبر دی ہے کہ محمد صلعم قوم کے سردار ہونگے اور انکی طرف جو شخص قصد کر لگیا اوس سے لوگ خصومت کریں گے۔

اور نظر فی البلاد ضیاء نور	تقام بہ البریۃ ان توحبا
محمد صلعم کے سببے شہرون میں ضیاء کے نور ظاہر ہوگی۔ اور مخلوق کجی سے سیدھی ہو جائیگی۔	
فیلقی من بحار بحر ارا	ویلقی من یاملہ فلو جا
جو شخص محمد صلعم سے جنگ کر لگا وہ نقصان پائیگا۔ اور جو شخص آپ صلعم کرے گا وہ فتح مندی پائیگا۔	
نی لیتی اذا ما کان ذاکم	شہدت و کنت اولہم و لوجبا
کاش جب وہ زمانہ ہوتا کہ محمد صلعم سے لوگ جنگ کرتے ہیں حاضر ہوتا اور جو لوگ آپ کی نصرت کریں گے ان میں پہلے میں داخل ہوتا۔	
اولہبانی الذی کرہت قریش	اولو عجت بکلتہا عجیبا
میرا داخل ہونا اوس امر میں جبکہ قریش مکر وہ سمجھتی۔ اگرچہ قوم قریش اپنے مکہ میں چھپنے کے طور پر چھپتی ہیں اپنے ا۔ ا۔ دہ کو پورا کرتا	
ارجی بالذی کرہوا جمیعا	الی ذی نعرش ان سلفوا عروجا
میں اوس امر کی تھامید کرتا ہوں جبکہ سب مکر وہ سمجھا ہوا وہ امید ذی نعرش سے ہے اگرچہ وہ لوگ عروج میں گزرا ہوا	

واہل امر السفاہتہ غیر کفر | یمن بختار من سبک البروجا

اور سفاہت کا امر سوا کفر کے نہیں ہے۔ اوس شخص کو واسطے جس نے اوس ذات کو اختیار کیا ہے جس نے  
بروج کو بلند کیا ہے یعنی اوس خدا کو اختیار کیا ہے جس نے بروج فلک کو بلند کیا ہے

فان یبقوا دایق تکلن امور | یفج اکافر ون لہا فنجیبا

اگر وہ لوگ زندہ ہونگے اور یمن زندہ رہوں گا تو بہت ایسے امور ہونگے کہ کافراؤں امور سے فریاد کریں گے

وان اہلک فکل فتی سلیقتی | من الاقدار اسلفہ خروجا

اور اگر مین ہلاک ہو جائیگا اور وہ وقت مہمکو میرا آئینہ گاجس کا مینے ذکر کیا ہے میرے بعد ہر ایک جوان  
اون اقدار کو پائیگا جو خروج کو تلف کرنے والے ہیں یعنی جو امور ہونے کے ہیں وہ ہو کر ہیں گے کسی کو  
قضا و قدر کے خلاف قدرت نہیں ہے۔

طیالسی اور حارث بن ابی اسامہ اور ابوالنعیم نے یزید بن یانوس کے طریق سے حضرت عائشہ سے روایت  
کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نذر کی تھی کہ ایک مہینہ آپ اور حضرت خدیجہ جراحین اعتکاف  
کریں گے آپکی یہ نذر رمضان کے مہینہ کے مطابق آئی آپ ایک رات باہر نکلے آپنے السلام علیک کی  
آواز سنی آپنے فرمایا مینے اوس سلام علیک کو سنکر یہ گمان کیا کہ جن نے سلام علیک کی ہے مین  
دوڑ کر حضرت خدیجہ کے پاس آیا اور انہوں نے پوچھا آپکا کیا حال ہے مین نے اونکو واقعہ سے خبر کی  
خدیجہ رض نے کہا آپکو بشارت ہو اس لیے کہ سلام خیر ہے پھر مین دوسری بار گھر سے نکلا ایک مین نے  
جبریل ؑ کو آفتاب کے اوپر دیکھا ایک بازو اونکا شرق مین تھا اور ایک بازو مغرب مین مین اون سے  
ڈر گیا اور مین جلدی سے آیا ایک مین نے جبریل کو دیکھا کہ وہ میرے اور دروازہ کے درمیان ہیں  
اور انہوں نے مجھ سے کلام کیا یہاں تک کہ مجھکو اونکے ساتھ انس پیدا ہو گیا پھر جبریل علیہ السلام نے  
مجھ سے ایک جگہ ملنے کا وعدہ کیا مین اوس جگہ جبریل کے واسطے گیا اور انہوں نے مجھ سے ملنے مین  
دیر کی مینے ارادہ کیا کہ ہلٹ جاؤں یکا یک مین نے جبریل ؑ اور میکائیل علیہما السلام کو ایسی شان  
مین دیکھا کہ انہوں نے آسمان کے کنارے کو گھیر لیا تھا جبریل علیہ السلام اوترے اور میکائیل علیہ السلام



آسمان اور زمین کے درمیان ہے جبریلؑ نے مجھ کو پکڑا اور مجھ کو چٹ لٹایا پہرہ اونوں نے دل کی جگہ کو چیرا اور دلوں کو لٹکا لاپہر دل میں سے اونوں نے اوس شے کو نکالا جس شے کو اللہ تعالیٰ نے جباہ تھا کہ نکلے پہرہ اونوں نے دل کو سونے کے ٹشت میں زعفران کے پانی سے دھویا پہرہ اوس کو اوس کی جباہ پر پہیر دیا اور زخم کی اصلاح کر دی پہرہ مجھ کو اس طور سے جھکایا جیسے برتن جھکایا جاتا ہے پہرہ میری پیٹھ پر مہر لگائی یہاں تک کہ میں نے مہر کے لگنے کا اثر اپنے دل میں پایا پہرہ میرا حلق پکڑا یہاں تک کہ میں نے رونے کے واسطے بلند آواز نکالی پہرہ مجھ سے کہا پڑھو میں نے ہرگز کوئی کتاب نہیں پڑھی تھی مجھ کو پڑھنے کی قدرت نہ ہوئی پہرہ مجھ سے کہا پڑھو میں نے پوچھا کیا پڑھوں کہا پڑھو اقرآن باسم ربک یہاں تک کہ پانچ آیتوں تک انتہی کی پہرہ مجھ کو ایک آدمی کے ساتھ وزن کیا میں اوس سے بہاری نکلا پہرہ دوسرا آدمی کیساتھ مجھ کو وزن کیا میں اوس سے بھی بہاری نکلا پہرہ میں سوا آدمیوں کے ساتھ وزن کیا گیا اور اون سے بھی بہاری ہوا میرا کیل نے دیکھ کر کہا قسم ہے رب کعبہ کی کہ اس کی امت نے اس کی پیروی کر لی کوئی پتھر اور کوئی درخت مجھے نہیں ملتا مگر وہ اسلام علیک یا رسول اللہ کست اتھا۔

احمد اور ابن سعد اور ابونعیم نے ابن عباس رضی عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی عنہا سے کہا کہ میں ایک آواز سنتا ہوں اور فکوک دیکھتا ہوں حضرت خدیجہ نے اس کو ورقہ سے ذکر کیا ورقہ نے سن کر کہا یہ ناموس موسیٰ علیہ السلام ہے اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم جوت ہونگے اور میں زندہ رہوں گا تو میں آپ کو قوت اور نصرت دوں گا اور آپ کی اعانت کروں گا۔

ابونعیم نے معمر بن سلیمان کے طریق سے روایت کی ہے معمر نے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے کہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا اور ایک ایسے بساتر پر بٹلایا کہ درخت کی حیثیت میں تھا اوس بساتر میں موتی اور یاقوت تھے اور آپ سے کہا پڑھو اقرآن باسم ربک الذی خلق اللہ تعالیٰ کے قول ما لم یعلم تک پڑھایا پہرہ آپ کے کہا اے محمد آپ خوف نکرین آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ جبریل کے پاس سے پلٹ کر ایسے حال میں آئے کہ آپ کسی درخت اور کسی پہرہ

کے پاس سے نہیں گزرتے تھے مگر وہ سجدہ کرتا تھا اور وہ درخت اور پتھر اسلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا آپ کا نفس شریف مطمئن ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کی خاص کرامت جو آپ کے ساتھ ہوئی آپ نے اس کو پہچان لیا۔

طبرانی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ درقہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کے پاس جبریل کیونکر آتے ہیں آپ نے فرمایا میرے پاس آسمان سے آتے ہیں ان کے دونوں بازو موتی کے ہیں اور ان کے دونوں قدموں کے تلوے سبز ہیں۔ ابن رستہ نے (کتاب المصاحف) میں زہری سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حرامین تھے آپ کے پاس ایک فرشتہ ایک کپڑا دیباچ کا لایا اور اسم اقرار باسم ربک الذی خلق اللہ تعالیٰ کے قول مالم یعلم تک لکھا تھا۔

اور ابن رستہ نے عبید بن عمیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا لائے اور آپ سے کہا پڑھو آپ نے فرمایا میں قاری نہیں ہوں جبریل نے کہا اقرار باسم ربک پڑھو۔

ابن سعد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس دوسیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت پر تھے اور آپ مقام اجیاد میں تشریف فرما تھے یکایک آپ نے ایک فرشتہ کو ایسے حال میں دیکھا کہ وہ آسمان کے کنارہ میں اپنا ایک پیروہ سپر پر رکھے ہوئے ہے اور وہ لپکا رہا ہے اے محمد میں جبریل ہوں اس واقعہ کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ڈر گئے بحقوق آپ اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھاتے جبریل کو دیکھتے رہتے آپ جلدی سے حضرت خدیجہ کی طرف پلٹ کر گئے اور آپ نے اس خبر سے ان کو مطلع کیا اور فرمایا واللہ اے خدیجہ مجھ کو کسی شے سے ہرگز ایسا بغض نہیں ہوا جیسے میں ان بتوں اور کامنوں سے بغض کیا ہے اور میں اس امر سے خوف کرتا ہوں کہ میں کاہن ہوں حضرت خدیجہ نے کہا ہرگز ایسا نہ ہو گا کہ آپ کا ہن ہوں آپ یہ نکمیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ایسا امر ہرگز نہ کرے گا اس لئے کہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں اور سچی بات کہتے ہیں

اور امانت ادا کرتے ہیں اور آپ کا خلق کریم ہے پر حضرت خدیجہ ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں اور یہ اول باب ہے جو حضرت خدیجہ ورقہ کے پاس گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ کو جو خبر دی تھی ادا ہونے والی ورقہ کو اس سے خبر دی ورقہ نے سن کر کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صادق ہیں اور یہ امر نبوت کی ابتدا ہے اور آپ کے پاس ناموس اکبر آتا ہے اے خدیجہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دو کہ وہ اپنے دل میں کوئی بات خیر کے سوا نہ لادیں۔

ابن سعد نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چراغین جبوقت وحی نازل ہوتی آپ بہت دن ٹھیرے رہے کہ جبریلؑ کو نہیں دیکھتے تھے آپ کو نہایت درجہ حزن ہوا یہاں تک کہ آپ ایک مرتبہ شبیہ پہاڑ کی طرف جاتے اور دوسری مرتبہ چراغ کی طرف جاتے اور یہ ارادہ کرتے تھے کہ اپنے آپ کو ان پہاڑوں پر سے گرا دیں آپ ایسے حال میں تھے کہ ان دونوں پہاڑوں میں سے بعض پہاڑ کا ارادہ کر رہے تھے یکایک اپنے آسمان سے ایک آواز سنی آپ نے اپنا سر اٹھایا یکایک آپ نے جبریلؑ کو آسمان اور زمین کے درمیان کسی پر مربع بیٹھا دیکھا اور وہ کہہ رہے ہیں اے محمد آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہر حق ہیں اور میں جبریلؑ ہوں یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پلٹ آئے اور آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں اور آپ کے قلب مبارک کو سکون ہوا پھر وحی کے بعد وحی آنے لگی۔

حاکم نے ابن اسحاق کے طریق سے ابن اسحاق سے ابن اسحاق نے کہا مجھے عبد الملک بن عبد اللہ بن ابی سفیان الثقفی نے حدیث کی ہے وہ بڑی یاد دلائے تھے کہا ہے کہ حضرت خدیجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ام کو ورقہ بن نوفل سے جو ذکر کرتی تھیں اس باب میں ورقہ نے یہ اشعار کہے ہیں ۵

یا للربال و لصف الدہر و القدر	و ما لشیء قضاه اللہ من خفیہ
-------------------------------	-----------------------------

مردوں کا کیا حال ہے اور جو حادثہ زمانہ کا کیا حال ہے اور قدر کا کیا حال ہے کہ مرد و حادثہ دہر و قدر میں کلام کرتے ہیں جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے اس حکم کو تنصیر نہیں ہے۔

حتیٰ خدیجہ تدخونی لاخیرہا	والسباخفی الغیب من خبرہ
یہاں شک کہ خدیجہ مجھ کو بلاتی ہے کہ میں اس کو خبر دوں خدیجہ کو غیب مخفی سے خبر نہیں ہے	
جابر تثار لعی عنہ لاخیرہا	امرا راہ سیاتی الناس من اخر
خدیجہ میرے پاس محمد صلعم کا احوال پوچھنے کے لئے آئی تاکہ میں خدیجہ کو خبر دوں اس امر کی جھکو میں دیکھتا ہوں کہ وہ آدمیوں کے پاس آخر زمانہ میں آئے گا۔	
وخبر قننی باحرقت سمعت بہ	فیما مضی من قدیم الدہر والعصر
اور خدیجہ نے مجھ کو ایسے امر سے خبر دی ہے کہ جس کو میں قدیم زمانہ سے سنتا ہوں	
بان احمد یا یتہ ونجسہ	جبریل انک مبعوث الی البشر
خدیجہ نے مجھ کو جس امر کی خبر دی ہے وہ یہ ہے کہ احمد کے پاس جبریل علیہ السلام آتے ہیں اور خبر دیتے ہیں کہ آپ آدمیوں کی طرف بھیجے گئے ہیں	
فقلت علی الذی ترجین بخبرہ	لک اللہ فرجی الخیر وانتظری
سو میں نے خدیجہ سے کہا یقین ہے وہ احرر کی تو امید رکھتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو تیرے واسطے پورا کرے گا تو خیر کی امید رکھ اور منتظر رہو	
دارسلتہ الینا کے نایله	عن امرہ ما یری فی النوم واسہر
اور خدیجہ نے احمد کو ہمارے پاس بھیجا تاکہ ہم احمد سے اونکے اوس امر کو پوچھیں جس کو خواب اور بیداری میں وہ دیکھتے ہیں۔	
فقال حسین انا مانطقا عجبا	یقف منہ اعالی الحب لدوا شعر
احمد حیرت بہار پواس آئے انہوں نے مجھے ایسی تعجب خیز گفتگو کی جس سے پست اور بدن کے بال کھڑے ہو جاتے ہیں	
انی رايت امین اللہ داہرہنی	فی صورۃ اکملت من ایب الصور
جینے امین اللہ کو دیکھا جو میرے روپر آئے ایسی شکل میں تہ جو ہیبت ناک صورتوں میں کامل تھی	

ما یسلم ما حولی من الشجر	ثم استمر فکان الخوف یذعر فی
پہر ہمیشہ رہے امین الصل یعنی مین اونکو دیکھتا تھا اور خوف مجھکو ڈراتا تھا اوس درخت سے جو میرے اطراف مین ہوتا اور مجھکو سلام کرتا تھا	
ان سوف تبعث متلو منزل السور	افقلت ظنی و ما دری لصد قنی
مین نے احمد سے کہا میرا گمان ہے جو شے مین جانتا ہوں وہ میری یہ تصدیق کرتی ہے کہ آپ قریب مین مبعوث ہونگے اور جو سورتین نازل ہونگی وہ آپ پڑھیں گے	
من احب اذ بلا من و لا کبر	و سوف آتیک ان اعلت دعوتهم
اور میں نے یہ کہا کہ قریب مین آپ کے پاس مین آؤں گا اگر آپ کفار کو دعوت اسلام کا اعلان جہاد سے کریں گے میرا آپ کے پاس آنا بلا منت اور بلا کدورت کے ہوگا۔	
طیاسی اور ترمذی اور بیہقی نے جابر بن عمرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مکہ معظمہ مین ایک پہر ہے مین جن راتون مین مبعوث ہوا وہ پہر مجھکو سلام کرتا تھا جو وقت مین اوس کے پاس سے گذرتا ہوں اوسکو پہچانتا ہوں اور اسی حدیث کی سلم نے اس لفظ سے روایت کی ہے کہ مین مکہ مین اوس پہر کو پہچانتا ہوں کہ قبل اسکے کہ مین مبعوث ہوں وہ مجھکو سلام کرتا تھا اور مین اوس پہر کو اب بھی پہچانتا ہوں۔	
دارمی نے اور ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اسکو حسن کہا ہے اور حاکم نے روایت کی ہے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور طبرانی اور ابونعیم اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مین تھے آپ مکہ کے بعض اطراف مین گئے آپ کے سامنے کوئی درخت اور کوئی ڈھیلہ اور کوئی سبائٹہ آیا مگر اوسنے آپ کے اسلام علیک یا رسول اللہ کہا اور مین اوسکو سستا تھا اور اسی حدیث کی روایت بیہقی نے دوسری وجہ سے اس لفظ سے کی ہے مین نے دیکھا مین آپ کے ساتھ جنگل کو گیا آپ کسی پہر اور کسی درخت کے پاس نہیں گزرتے تھے مگر وہ یہ کہتا تھا اسلام علیک	

یا رسول اللہ اور میں اوسکو سنتا تھا۔

بزار اور ابونعیم نے حضرت عائشہ رضی سے روایت کی ہے کہ اہل بیت کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبوقت اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی میں کسی تہراور کسی دخت کی طرف سے نہیں گذرتا مگر وہ السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا۔

ابن سعد اور ابونعیم نے برہ بنت ابی حترہ سے روایت کی ہے کہ اہل بیت کی روایت ہے کہ جبوقت اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کراست کا ارادہ کیا اور آپ کی ابتداء نبوت سے کی جبوقت آپ حاجت کے واسطے نکلتے تو آپ اتنے دور چلے جاتے تھے کہ کوئی مکان و کملائی نہ دیتا تھا آپ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور صحرا کے نشیب میں پہنچ جاتے تھے آپ کسی تہراور کسی دخت کے پاس سے نہیں گذرتے مگر وہ تہراور دخت السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا آپ اپنی دہلیز اور پائین جانب اور اپنے پیچھے دیکھتے کسی کو نہیں پاتے تھے اور اسی حدیث کی روایت ابونعیم نے دوسری وجہ سے اس کی مثل کی ہے اور اسکے آخر میں یہ زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب یوں دیتے تھے وعلیک السلام اور جبریل علیہ السلام آپکو تحیۃ تعلیم کرتے تھے۔

ابن سعد اور بیہقی نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ کے طریق سے روایت کی ہے کہ اہل بیت کی روایت ہے کہ طلحہ بن عبید اللہ نے کہا ہے کہ میں بصرے کے بازار میں حاضر ہوا ایک ایک راہب کو میں نے اس کے منہ میں دیکھا وہ یہ کہتا تھا کہ اس موسم کے لوگوں سے پوچھو کیا اون لوگوں میں کوئی شخص اہل حرم میں سے ہے طلحہ نے کہا میں نے کہا ہاں اہل حرم میں ہوں راہب نے مجھ سے پوچھا کیا احمد نے ظہور کیا میں نے پوچھا کون احمد اوسنے کہا ابن عبد اللہ بن عبد المطلب جس مہینہ میں وہ ظہور کرے گا اوسکا وہ یہی مہینہ ہے اور وہ آخر انبیاء ہے اوسکے ظہور کی جگہ حرم ہے اور اوسکی ہجرت کی جگہ غلہ اور بیتیریل اور شورہ زار زمین ہے تم کو چاہیے کہ اوسپر ایمان لانے میں تم سبقت کرو طلحہ نے کہا کہ اوس راہب نے جو بات کہی وہ میرے دل میں بیٹھ گئی میں جلدی سے نکلا یہاں تک کہ میں مکہ میں آیا اور میں نے لوگوں سے پوچھا کیا کوئی نئی بات پیدا ہوئی ہے لوگوں نے کہا ہاں محمد بن عبد اللہ امین نبی ہو گئے ہیں اور اوسکا اتباع

ابن ابی قحافہ نے کیا ہے میں نکلا اور ابو بکر رض کے پاس گیا اور راہب نے مجھ سے جو کچھ کہا تھا میں نے اوس سے ابو بکر رض کو خبر کی یہ سنکر ابو بکر رض اپنی جگہ سے نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو خبر کی آپ سنکر مسرور ہوئے اور طلحہ نے اسلام اختیار کیا تو فضل بن العذریہ نے ابو بکر رض اور طلحہ کو پکڑا اور دونوں کو ایک رسی میں باندھ دیا اس واسطے ابو بکر صدیق اور طلحہ کا نام قرنین رکھا گیا۔

ابو نعیم نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عباس رض نے کہا ہے کہ میں تجارت کیواسطے یمن کی طرف اوس جماعت میں گیا جہم بن ابوسفیان بن حرب تھے ایک خطا حفظہ بن ابی سفیان کا پوچھا اوس میں یہ لکھا تھا کہ محمد ابیطیع بن کثرے ہوئے اور یہ کہا کہ میں رسول اللہ ہوں اور تم لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں یہ واقعہ یمن کے محاسین فاش ہو گیا ہمارے پاس ایک یہودی عالم آیا اور اوس نے کہا کہ مجھ کو یہ خبر پونچی ہے کہ تم لوگوں میں اوس مرد کا چچا ہے جس نے کہا ہے جو کچھ کہا ہے (یعنی نبوت کا دعویٰ کیا ہے) عباس رض نے کہا میں نے اوس سے کہا ہاں میں اوس مرد کا چچا ہوں اوس یہودی نے کہا میں نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں کیا آپ کے پیچھے یمن جو انی کی نادانی یا عقل کی سبکی ہے عباس نے کہا میں نے کہا عبد المطلب کے الہ کی قسم نہیں ہے اور اوس نے کہی جہوٹ نہیں کہا اور کہی خیانت نہیں کی اور اوس کا نام قریش کے پاس امین ہے اوس یہودی عالم نے پوچھا کیا اوس نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے عباس رض نے کہا کہ اوس کے اس پوچھنے سے میں نے گمان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اپنے ہاتھ سے لکھنا اچھا ہوگا میں نے یہ ارادہ کیا کہ اوس یہودی سے کہوں ہاں اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں میں ابوسفیان سے ڈرا کہ کہیں مجھ کو جھٹلا دیں اور میری بات کو رد کر دیں میں نے اوس سے کہہ دیا وہ نہیں لکھتے وہ یہ سنکر اپنی جگہ سے اوجھلا اور اپنی جگہ کو چھوڑ کر چلا گیا اور یہ کہتا تھا کہ یہود و زنج کر ڈاے گئے یہود قتل کر ڈاے گئے عباس رض نے کہا کہ جس وقت ہم اپنے اوتارنے کی جگہ میں پلٹ کر آئے تو ابوسفیان نے کہا اے ابوافضل تمہارے پیچھے سے یہود خوف کرتے ہیں میں نے ابوسفیان سے کہا کہ تم نے یہی دیکھا جو کچھ کہ دیکھا کیا ابوسفیان تم کو خواہش ہے کہ تم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اگر نبوت حق ہے تو تم حق کی طرف سبقت کرو گے اور اگر یہ میرا باطل ہوگا تو تمہارے ساتھ جو لوگ تمہارے سوا تمہارے ہمسر وں سے ہیں وہ شریک ہونگے جو حال اذن کا ہوگا وہ تمہارا ہوگا ابوسفیان نے کہا کہ آپ پر میں جب تک ایمان نہ لاؤں گا کہ سوار دن کو مقام کد اومین نہ دیکھ لوں گا۔ میں نے ابوسفیان سے کہا تم کیا کہتے ہو ابوسفیان نے کہا کہ یہ ایک کلمہ ہے جو میرے منہ پر لکھا ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سوار دن کو پھوٹے گا کہ وہ کد اومین ظہور کریں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا اور ہم نے دیکھا کہ سوار دن نے کد اومین ظہور کیا ہے میں نے ابوسفیان سے پوچھا کیا تم کو وہ کلمہ یاد ہے ابوسفیان نے کہا والحدیث اوس کلمہ کو یاد کر رہا ہوں۔

ابونعیم نے محمد بن ہشام بن مسلم المخزومی کے طریق سے معاویہ بن ابوسفیان سے اونہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں اور امیہ بن ابی الصلت شام کی طرف تجارت کے واسطے گئے امیہ نے مجھے پوچھا کیا تم کو علمائے نصاریٰ میں سے اوس عالم سے ملنے کی خواہش ہے کہ علم الکتاب اوس تک منتهی ہو تا ہے اوس سے ہم کچھ پوچھیں گے ابوسفیان نے کہا میں امیہ سے کہا مجھ کو اوس سے پوچھنے کی کوئی حاجت نہیں ہے امیہ گیا اور پھر پلٹ کر آیا اور مجھے کہا کہ میں اوس عالم کے پاس گیا اور میں نے اوس سے بہت چیزوں کو پوچھا پھر میں نے اوس سے کہا کہ مجھ کو اوس نبی کی خبر دو کہ اسکا انتظار کیا جاتا ہے اوس عالم نے کہا کہ وہ نبی عرب میں سے ایک مرد ہے میں نے پوچھا کون سے عرب میں سے ہے اوس نے کہا اوس اہل بیت اللہ میں سے ہے جبکہ عرب حج کرتے ہیں اور وہ تمہارے بہائیون میں قریش سے ہے میں نے اوس سے کہا اوس کی تعریف کرو اوس نے کہا وہ مرد جوان ہے جو وقت وہ کہوت کو پہنچے گا تو اوسکا اصر ظاہر ہوگا وہ مرد مظالم اور محارم سے اجتناب کرے گا اور صلہ رحمی کرے گا اور صلہ رحمی کے واسطے اصر کرے گا۔ وہ کریم الطیفین ہے اور قبیلہ میں متوسط ہے اکثر شکر اوسکا ملا کہ یہ تھے میں نے پوچھا اسکی کیا نشانی ہے اوس نے کہا جیسے عیسیٰ علیہ السلام نے وفات پائی ہے شام میں تیس زلزلے آئے ہیں ہر ایک



زلزلہ اوس کا ایک اصیبت تھا ایک زلزلہ باقی رہ گیا ہے کہ وہ عام طور سے ہوگا اوسین بہت سے  
 مصائب ہونگے یوسفیان نے کہا میں نے کہا والدہ امیر باطل ہے امیہ نے کہا قسم ہے اوس ذات  
 کی کہ اوس کے ساتھیوں حلف کرتا ہوں یہ ویسے ہی ہے جیسے میں نے کہا ہے ابوسفیان نے کہا پھر ہم شام سے نکلے گا ایک  
 ہفتے تک ایک شہر سوار ہمارے پیچھے سے کہتا تھا کہ تمہارے بعد اہل شام میں ایک ایسا زلزلہ آیا  
 کہ اہل شام ہلاک ہو گئے اور اوس زلزلہ سے اہل شام کو عام مصیبتیں پہنچی ہیں ابوسفیان نے  
 کہا کہ امیہ میرے روبرو آیا اور اوس نے مجھے کہا کہ نصرانی کے قول کو تم کیونکر دیکھتے ہو میں نے کہا  
 والدہ قول حق ہے اسکے بعد میں مکہ میں آیا جو سامان میرے ساتھ تھامیٹے اوسکو ادا کیا پھر میں  
 یمن کو تجارت کے واسطے گیا اور یمن میں پانچ ہمدیہ ٹھہرا ہوا پھر میں مکہ میں آیا لوگ میرے پاس آئے  
 مجھے سلام علیک کرتے اور اپنے مال کو پوچھتے تھے پھر میرے پاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف  
 لائے اور مجھ سے سلام علیک کی اور مر حبا کہا اور مجھے میرے سفر کا احوال اور میرے قیام کی  
 جگہ کو پوچھا کہ تم کہاں تھے اور اپنے مال کو مجھے نہ پوچھا پھر آپ کھڑے ہو گئے میں نے ہند سے  
 کہا واللہ مجھ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تعجب ہوتا ہے قریش میں سے کوئی شخص نہیں ہے مگر  
 اوسکا مال میرے پاس ہے اور ہر ایک نے اپنے مال کو مجھ سے پوچھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اپنے مال کو مجھ سے نہ پوچھا ہند نے کہا تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو نہیں جانا ہے  
 وہ زعم کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ہوں ہند گفتگو میں مجھے غائب ہو گئی اوس وقت میں نے  
 نصرانی کے قول کو یاد کیا اور میں نے ہند سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ ہونے کا زعم جو کرتے  
 ہیں وہ اس سے زیادہ عاقل ہیں کہ یہ کہیں کہ میں رسول اللہ ہوں ہند نے کہا بیشک ایسا ہی ہے  
 واللہ وہ یہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ہوں۔

طرائی اور ابو نعیم نے عروہ بن الزبیر کے طریق سے معاویہ بن ابی سفیان سے اونہوں نے  
 اپنے باپ ابوسفیان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم غزوہ میں تھے یا یلیا میں تھے مجھ سے  
 امیہ بن الصلت نے کہا اے ابوسفیان عتبہ بن ربیعہ کا حال بیان کرو میں نے امیہ سے کہا تم

عتبہ بن ربیعہ کا حال بیان کرو امیہ نے کہا عتبہ کریم الطرفین ہے اور مغالہ اور محارم سے اجتناب کرتا ہے سینے کا بیشک ایسا ہی ہے اور میں نے کہا عتبہ اس نے شرف کو زیادہ کیا شریف اور سن ہے امیہ نے کہا سن عتبہ کو عیب لگا تا ہے میں نے امیہ سے کہا تم نے جوٹ کہا بلکہ یہ بات ہے کہ جتنا سن زیادہ ہوا اس نے شرف کو زیادہ کیا امیہ نے کہا تم گفتگو میں مجھ سے جلدی نہ کرو تمکو خبر دیتا ہوں کہ میں اپنی کتابوں میں ایک نبی کو پاتا ہوں کہ وہ ہمارے اس حرہ سے مبعوث ہوگا میں یہ گمان کرتا تھا کہ وہ نبی میں ہی ہوں جبکہ اہل علم سے میں سبق پڑا تو مجھ کو معلوم ہوا کہ وہ نبی بنی عبد مناف میں سے ہے میں نے بنی عبد مناف میں غور کیا سوا عتبہ بن ربیعہ کے کسی کو نہیں پایا کہ وہ نبی ہونے کی صلاحیت رکھتا ہو جبکہ تم نے مجھ کو عتبہ کے سن سے خبر کی تو میں یہ پہچانا کہ عتبہ وہ نبی نہیں ہے جبکہ اس کا سن چالیس سے متجاوز ہو گیا ہے اور اس کی طرف کوئی وحی نہیں بھیجی گئی ہے ابوسفیان نے کہا میں سفر سے ایسے حال میں ہلٹا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرہ، وحی بھیجی گئی تھی میں تاجردن کی ایک جماعت میں تجارت کے واسطے نکلا اور امیہ کی طرف گیا اور میں نے امیہ سے ٹھٹھا کرنے والے کے طور پر کہا جس نبی کی تم حدیث بیان کرتے تھے اس نے خروج کیا ہے امیہ نے کہا آگاہ ہو جاؤ وہ نبی برحق ہے تم اس کا اتباع کرو اور تم یہ یقین کر لو میں ہی تمہارے ساتھ اس کا متبع ہوتا ہوں اے ابوسفیان اگر تم اس نبی سے خلاف کرو گے تو اس طور سے باندھے جاؤ گے جیسے بٹیر کا بچہ باندھا جاتا ہے یہاں تک کہ تم اس نبی کے پاس لاے جاؤ گے اور وہ جو ارادہ کرے گا تمہارے باب میں حکم دے گا۔

حادث بن ابی اسامہ نے اپنی (مسند) میں عکرمہ بن خالد سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے وقت قریش میں سے کچھ لوگ دریا میں سوار ہوئے اور انکو ہوا نے سمندر کے جزیرہ میں سے کسی جزیرہ میں ڈال دیا لیکہ ایک اونٹوں نے اس جزیرہ میں ایک مرد کو دیکھا اسنے ان لوگوں سے پوچھا تم کون لوگ ہو انہوں نے کہا ہم لوگ قریش میں سے ہیں اس مرد نے پوچھا قریش کون لوگ ہیں انہوں نے کہا قریش

اہل حرم مین اور ایسے ایسے امور کے اہل مین جو بوقت اوس نے پہچانا تو اوس نے کہا ہم لوگ اہل حرم مین نہ تم لوگ اذکویہ معلوم ہوا کہ وہ مرد جبرہم مین سے ہے اوس مرد نے اون سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ گھوڑوں کا نام جیا دکیون رکھا گیا ہمارے گھوڑے تیز رفتار تھے اسکے بعد قریش کے لوگوں نے اوس مرد سے کہا کہ ہم لوگوں مین ایک مرد ظاہر ہوا ہے وہ یہ زعم کرتا ہے کہ وہ نبی ہے اور آنحضرت کے امر کو اس مرد سے ذکر کیا اوس مرد نے منکر کہا اوس نبی کا تم لوگ اتباع کرو جس حال پر مین ہوں اگر میرا وہ حال نہ ہوتا تو مین تمہارے ساتھ اوس نبی کے پاس پہنچتا۔

ابن عساکر نے عبدالرحمن بن حمید بن عبدالرحمن بن عوف کے طریق سے روایت کی ہے عبدالرحمن نے اپنے باپ سے اور انکے باپ سے اُنکے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے ایک سال مین کھڑی تھیں عسکلان بن عواکن الحمیری کے پاس اوترا عسکلان شیخ کبیر السن تھا اور مین ہمیشہ جو بوقت مین کی طرف جاتا تو اسکے پاس اوترا کرتا تھا وہ مجھ سے کہہ اور کعبہ اور زعم کا احوال پوچھتا تھا اور یہ پوچھتا تھا کیا تم لوگوں مین کوئی مرد ظاہر ہوا ہے کہ اسکے واسطے ایک خبر ہے اسکے واسطے ایک کتاب ہے کیا تم لوگوں مین سے کسی نے تمہارے دین مین تم سے خلاف کیا ہے مین اوس سے کہدیتا تھا اب تک ایسا احزاب مین ہوا یہاں تک کہ مین اسکے پاس اوس آنے مین آیا میرے جس آنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے مین اوس کے پاس گیا وہ اوس وقت مین ضعیف ہو گیا تھا اور اسکے نقل سماعت ہو گیا تھا مین اوس کے پاس اوترا اوس کے پاس اسکے بیٹے اور پوتے اکٹھے ہوئے اور ادھنوں نے اوسکو میری جگہ سے خبر کی اوسنے آنکھوں پر ایک پٹی باندھی اور تکیہ لگایا اور بیٹھا اور اوس نے مجھ سے کہا اے قریش کے بہائی تو اپنا نسب بیان کر مینے کہا مین عبدالرحمن بن عوف بن عبدعوف ابن عبدعبار بن زہرہ ہوں اوسنے کہا تم کو یہ نسب کافی ہے اے زہرہ کے بہائی کیا تجھ کو مین ایک ایسی بشارت سے خوش کر دوں کہ وہ تیرے واسطے تجارت سے اچھی ہے مین نے کہا بیشک وہ بشارت دینی چاہیئے اوسنے کہا تم کو مین ایک عجیب امر سے خبر دیتا ہوں اور ایک خواہش کی چیز سے بشارت دیتا ہوں وہ یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے مہینہ میں تیری قوم میں سے ایک نبی کو مبعوث کیا ہے اور سکو برگزیدہ اور اپنا خالص دوست کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اوپر اپنی ایک کتاب نازل کی ہے اور اس کے واسطے ثواب گردانا ہے وہ نبی تہوں کی عبادت سے منع کرتا ہے اور اسلام کی طرف بلاتا ہے وہ حق کے ساتھ امر کرتا ہے اور امر حق کرتا ہے اور امر باطل سے ہی کرتا ہے اور اسکو باطل کرتا ہے میں نے اس سے پوچھا وہ نبی کن لوگوں میں سے ہے اس نے کہا نہ ازو سے ہے اور نہ ثمالہ سے نہ سرو سے ہے اور نہ بتالہ سے وہ نبی ہاشم سے ہے اور تم لوگ اس کے منہمیاں ہو اسے عبدالرحمن کہ قیام کرو اور جلد پلٹ کر چلے جاؤ پھر تم جاؤ اور اسکی مدد کرو اور اسکی تصدیق کرو اور اس نبی کے پاس یہ آیات لے جاؤ

اشہد باللہ ذی المعالی	دقائق السیل والصلح
گواہی دیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کیساتھ کہ وہ صاحب بلند یوں کا ہے اور نکالنے والی رات اور صبح کا ہے	
انک فی السرون قریش	یا ابن المقدی من الذباح
آپ شرف اور جو انغروی میں قریش سے ہیں اور فرزند اس شخص کے کہ فرج سے جس کا فدیہ دیا گیا ہے۔	
ارسلت دعوانی یقین	ترشد للمحق والفساح
آپ خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہیں مخلوق کو یقین کی طرف بلا تے ہیں اور حق اور فلاح کے واسطے بتائی کر تو ہیں	
اشہد باللہ رب موسیٰ	انک ارسلت بالبطاح
میں اس اللہ کیساتھ گواہی دیتا ہوں کہ وہ موسیٰ کا رب ہے تحقیق آپ بطحا میں بھیجے گئے ہیں۔	
فکن شفیع اے ملیک	یدعوا لبرا یا اے الفلاح
آپ ملیک یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس میری شفاعت فرما دیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو فلاح کی طرف بلاتا ہے	
عبدالرحمن نے کہا میں ان آیات کو حفظ کر لیا اور میں نے اپنی حاجت ردائی میں سرعت کی اور میں پلٹا اور کہ عظیمین آیا اور ابو بکر الصدیق رضی سے ملاقات کی اور اس خبر سے اونکو خبر کی حضرت ابو بکر الصدیق رضی نے کہا کہ یہ محمد بن عبداللہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی طرف اپنا	

رسول کر کے آپکو بھیجا ہے تم آپکے پاس چلو میں آپکے پاس گیا آپ اوس وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں تھے جو وقت آپ نے مجھکو دیکھا آپ ہنسے اور آپ نے فرمایا کہ میں ایک چکنارونی دے دوں چہرہ دیکھتا ہوں میں اوسکے واسطے خیر کی امید رکھتا ہوں کیا خبر ہے کہو میں نے کہا وہ کیا باسکے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا کہ تم میری طرف کوئی امانت لاسے ہو یا کسی بھیجنے والے نے تمکو میری طرف رسالت کیساتھ بھیجا ہے جو کچھ ہے اوسکو بیان کرو میں نے اوس مرد کے اشعار پڑھے اور آپکو خبر کی اور میں نے اسلام قبول کیا آپ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ حمیر کا بہائی خواص مومنین سے ہے پھر آپ نے یہ فرمایا کہ بہت سے لوگ مجھ پر ایمان لاتے ہیں اور انہوں نے مجھکو نہیں دیکھا ہے اور وہ میری نبوت کی تصدیق کرتے ہیں اور وہ میرے پاس حاضر نہیں ہوئے ہیں وہ لوگ میرے پسے بہائی ہیں۔

## یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے وقت کا مہنوں سے آپکے ظہور کے باب میں سنا گیا اور آوازیں غیب سے آئیں

بخاری رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے انکی طرف سے ایک خوبصورت مرد گذرا اوس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اوسکا احوال پوچھا اوس نے کہا میں عہد جاہلیت میں عرب کا کاہن تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اوس سے پوچھا کہ تمہاری جینیہ جو تمہاری پاس لائی تھی او میں زیادہ تعجب نہیں کیا شے ہے تم بیان کرو اوسنے کہا اس حال میں کہ ایک روز میں بازار میں تھا وہ جینیہ آئی اُسکے آنے سے جو گھبراہٹ مجھکو ہوئی میں ہیچا تھا ہوں اوس جینیہ نے یہ اشعار پڑھے ۵

الم تر انا نحن وابلہا سہما ویا سہامن بعد انکا سہما ولجو قہما بالانقلاص و احلا سہا کیا تو نے جن کو اور اوسکے بے خیر ہونے کو نہیں دیکھا اور اوکو اندھا ہونے کے بعد اوسکے پاس کو نہیں دیکھا اور جن کا اونٹوں اور اونٹوں کے بالان کیا تھا لاجن ہونا نہیں دیکھا یعنی وہ مایوسی کی حالت میں آدھ بفر ہو کر ہیں اب وہ جاہل ہیں

عمر رضی اللہ عنہ نے سن کر فرمایا سچ کہا اس درمیان کہ عرب کے معبودوں کے پاس میں سورہہ تھا یکا یک بیٹے  
 دیکھ کر ایک مرد گائے کا بچہ لایا اور اسکو اس نے فوج کیا اور گائے کے بچہ میں سے ایک شوہر  
 کر لیا لے لے ایسا شوہر کیا کہ بیٹے کسی شوہر سے زیادہ کی ویسی شدید آواز نہیں سنی تھی وہ شوہر کرتے  
 والا یہ کہتا تھا یا صبیح امر نجج جہل نصیح یقول لا الہ الا اللہ اسے جلیج یہ امر نجات دینے والا ہے مرد  
 نصیحت کرنے والا ہے وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے یہ سن کر لوگ کو دے کے ہائے میں نے کہا میں نہ  
 جابجا ہنگامان تک کہ مجھ کو علم ہو جائے کہ اس کا انجام کیا ہے پھر اس نے اسی طرح دوسری بار  
 اور تیسری بار شوہر کیا میں اپنی بیگم سے اٹھا ہنگو کچہ زمانہ نین گذرا ہم نے سنا لوگوں نے کہا کہ یہ  
 نبی ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر پہنچے سنی۔

ابن سعد اور بیہقی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی ہفتار نے گائے کے ایک بچہ کی نذر  
 کی کہ اپنے پوجا کے پتھروں میں سے ایک پتھر کے پاس اس کو فوج کرین گے اس درمیان کہ وہ  
 گائے کا بچہ کھڑا تھا یکا یک اس نے پکارا اور کھایا الذریع امر نجج صابح یصبح بلسان فصیح  
 یہ جو بھلا ان لا الہ الا اللہ یہ آواز سن کر لوگ اس کے فوج کرنے سے باز رہے اور چلے گئے وہ دیکھ رہے  
 تھے یکا یک اور ان کو یہ معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے ہیں۔

احمد اور بیہقی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم سے ایک ایسے بوڑھے شخص نے  
 حدیث کی ہے جس نے جاہلیت کے زمانہ کو پایا تھا اس نے کہا کہ میں اپنی ایک گائے کو جو میری  
 آل کے واسطے تھی ہانک رہا تھا میں نے اس کے پیٹ میں سے یہ آواز سنی یا الذریع قول فصیح  
 رحل یصبح ان لا الہ الا اللہ ہم کہ میں آئے ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں ایسے حال میں پایا کہ  
 آپ نے ظہور فرمایا تھا۔

بیہقی نے ہراء سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سوا دین قارب سے کہا کہ اپنے  
 ابتدائی اسلام کی بات کو سوا دین قارب نے کہا کہ جنات میں سے میرا ایک جن تھا اس درمیان  
 کہ میں ایک رات سورہہ تھا یکا یک میرے پاس وہ آیا اور اس نے مجھ سے کہا اٹھو اور سمجھو اور

جان لو اگر تم جانتے ہو لوئی ابن غالب میں سے ایک رسول مبعوث کیا گیا ہے پہر اس نے یہ  
اشعار پڑھے

عجبت للجن وانجا	رشد العیس با حنا سما
-----------------	----------------------

جنات سے میں تعجب کرتا ہوں اور جنات کے نجس لوگوں سے تعجب کرتا ہوں اور اس استر ز تعجب  
کرتا ہوں کہ وہ اپنے اونٹ پر کجاوے باندھتے ہیں

تہوے الے مکہ تغنی السمر	الرشد العیس با حنا سما
-------------------------	------------------------

وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہیں اور ہدایت کن ٹھاپش کرتے ہیں اور جنات میں جو دشمن ہیں  
وہ اوکو نجس جنات کی مثل نہیں ہیں

فانقض الی الصفوة من ہاشم	واسم یمنیک الے براسما
--------------------------	-----------------------

تو اس خلاصہ کی طرف جا جو ہاشم سے ہے اور اپنی آنکھوں کو زور دہ ہاشم کی طرف اٹھا کے دیکھ یعنی  
نبی صلعم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کہ نبی ہاشم کے راس میں اور اس قبیلہ کا زور دہ میں پہر اس نے  
مجھ کو بیدار کیا اور ڈرا کر کہا اے سواد ابن قارب اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کو مبعوث کیا ہے تو اس  
کے پاس جائو ہدایت پائے گا اور مجھ کو بزرگی حاصل ہوگی جبکہ دوسری رات آئی وہ میرے پاس  
آیا اور اس نے مجھ کو بیدار کیا اور یہ اشعار پڑھے

عجبت للجن وتطلبا	رشد العیس با قتا ہا
------------------	---------------------

میں جنات سے اور اون کی طلب سے تعجب کرتا ہوں اور جنات اوٹھون پراون کے کجاوے بانہتو ہیں  
اس سے تعجب کرتا ہوں یعنی آمادہ سفر میں

تہوے الے مکہ تغنی السدی	ما صا دو القن کلذا ہا
-------------------------	-----------------------

وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہیں اور ہدایت کی خواہش کرتے ہیں جنات میں کے صادق لوگ  
اون کے کذابوں کی مثل نہیں ہیں

فازحل الی الصفوة من ہاشم	لیس قداما کا ذنا ہا
--------------------------	---------------------

ہاشم سے جو خلاصہ مرد ہے اوس کی بیعت نہ کر، چکر سے چھڑات کے لگے لوگ اون کے بعد کے  
لوگوں اور تبلیغ کی مثل نہیں ہیں۔ جبکہ تیسری رات آنے پر جن میرے پاس آیا اور اوس نے مجھ کو  
بیدار کیا پھر یہ اشعار پڑھے۔

عجبت للجن وحب اربا	وشدوا العیس باکواربا
--------------------	----------------------

جنات کو میں تعجب کرتا ہوں اور انکی دلیری سے تعجب کرتا ہوں اور اس امر سے تعجب کرتا ہوں کہ وہ اپنا اونٹوں پر  
کجاوے باندھتے ہیں یعنی آمادہ سفر ہیں۔

اتوی الے مکتہ بنی الہدنی	لیس ذووالشکر کاخیاربا
--------------------------	-----------------------

وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہیں اور ہدایت کی خواہش کرتے ہیں جو جنات شر والے ہیں  
وہ جنات کے اختیار کی مثل نہیں ہیں۔

فانقض الی والصفوة من ہاشم	امرونا لجن کلکاربا
---------------------------	--------------------

ہاشم سے جو خلاصہ مرد ہے تو اوس کی طرف کوچ کر دے جو جنات ایمان والے ہیں وہ اون  
جنات کی مثل نہیں جو کافر ہیں۔

سوا دین قارب نے کہا جبکہ میں نے اوس جن سے سنا کہ وہ ایک رات کے بعد دوسری رات  
میں مجھ سے کہتا ہے میرے دل میں اسلام کی محبت بیٹھ گئی میں گیا بیان تک کہ میں نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس گیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا مجھ سے فرمایا مرحبا اے سوا دین قارب  
جو شے تجھ کو لائی ہے ہم کو اوس کا علم ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اشعار کہے ہیں  
آپ وہ اشعار مجھ سے سنئے۔

اتانی ربی بعد لیل وجمعتہ	ولم یک فیما قد بلوت بکاذب
--------------------------	---------------------------

میرے پاس ایک اچھی صورت والا سو جانے اور رات کے بعد آیا جس امر میں میں نے اسکو آزمایا  
ہے وہ جو مانہیں ہے۔

ثلاث لیل قولہ کل لیلستہ	اتاک رسول من لوی ابن غالب
-------------------------	---------------------------



وہ اچھی صورت والا تین رات آیا اور اوس کا قول ہر ایک رات یہ تھا کہ تیرے پاس ایک رسول آیا ہے جو لوئی ابن غالب کی اولاد سے ہے۔

نشرت عن ساقی الازار ووسط	بی الذعلب الوجناء عندا ساسب
--------------------------	-----------------------------

میں نے اپنی پتہ ملی سے اپنے تھم کو بانہ یعنی میں آمادہ سفر ہوا اور تیز رفتار اونٹنی جو بڑے چہرہ والی ہے اوس نے میدانوں کے قطع کرنے کے وقت مجھ کو بیچ میں لاپونچا دیا ۵

فاشہد ان اللہ لا رب غیرہ	وانک مامون علی کل غالب
--------------------------	------------------------

میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ رب ہے اور اوس کے سوا کوئی رب نہیں ہے اور آپ ہر ایک غالب پر مامون ہیں یعنی ہر ایک غالب آپ پر بہرہ دے سکتے ہوئے ہے ۵

وانک اونی المسلمین شفاعتہ	الی اللہ یا ابن الاکرمین الاطایب
---------------------------	----------------------------------

اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ از روئے شفاعت کے اللہ تعالیٰ کے پاس مسلمانوں سے زیادہ قریب ہیں اسے اگر میں اور پاکوں کے بیٹے ۵

فرناہما یتیک یاخیر من شعی	وان کان فیما جاثیب الذایب
---------------------------	---------------------------

جو شے آپ کے پاس آئی ہے اسے خیر مخلوق کے اوس کے ساتھ کہو اور فرما جیٹھ چوہیز کہ آئی ہے اگرچہ اس میں ایسی محنت اور دشواری ہے کہ آدمی بوڑھا ہو جاوے ۵

وکن لی شفیعاً یوم لاؤ وشفاعۃ	سواک بمغن عن سواد ابن قارب
------------------------------	----------------------------

اور آپ میری شفاعت اوس دن فراوین کہ کوئی صاحب شفاعت اوس دن آپ کے سوا سواد ابن قارب کو بے نیاز کرنے والا نہیں ہے۔ اس حدیث کے متعدد طرق ہیں اسکی روایت ابن شاہین نے (صحابہ) میں فضل بن عیسیٰ القرشی کے طریق سے علاء بن زید سے اور علاء نے انس بن مالک سے کی ہے کہا ہے کہ سواد ابن قارب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اس قصہ کو ابن شاہین نے طول کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اور اس حدیث کی روایت حسن بن سفیان نے اپنی (مسند) میں حسین بن عمارہ کے طریق سے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے

کی ہے کہا ہے کہ سواد بن قارب حضرت عمرؓ کے پاس آئے حسن نے اس حدیث کو طول کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس حدیث کی روایت بخاری نے اپنی تاریخ (مین اور بغوی اور صبرانی نے عباد بن عبد الصمد کے طریق سے کی ہے کہ مین نے سعید بن جبیر سے مناسعہ نے کہا مجھ کو سواد بن قارب نے خبر کی اور کہ مین سورہ تھا اس حدیث کو طول کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس حدیث کی روایت حسن بن سفیان اور ابو نعیم اور حاکم اور بیہقی اور طبرانی نے عثمان بن عبد الرحمن الباقصی کے طریق سے محمد بن کعب القرظی سے کی ہے کہ سواد بن قارب حضرت عمرؓ کے پاس آئے اس حدیث کو طول کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس حدیث کی روایت ابن ابی خثیمہ اور رویانی نے اپنی (مسند) مین اور خلیل نے ابو جعفر الباقری کے طریق سے کی ہے کہ سواد بن قارب حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور اس حدیث کو ذکر کیا۔

بیہقی نے ہشام بن محمد الکلبی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی طی کے شیوخ مین سے بہت سے شیوخ نے مجھ سے یہ حدیث کی ہے کہ مازن الطائی سرزمین عمان میں تھا اور اپنے اہل کے بنوں کی خدمت کیا کرتا تھا اوس کا ایک بت تھا کہ اوس کا نام ناجز تھا مازن نے کہا مین نے ایک دن ایک ذبیحہ کیا بت کے اندر سے مین نے متناوہ یہ کہتا تھا اے مازن تو میرے پاس آ تو میرے پاس آ تو وہ بات سے گناہ مخفی رہنے کے قابل نہیں ہے تو سن لے یہ نبی مرسل ہے وہ ایسے حق کو لایا ہے کہ خدا کی طرف سے نازل کیا گیا ہے تو اوس نبی پر ایمان لاتا کہ اوس آگ کی حرارت سے بچے کہ وہ بھڑکتی ہے اور اوس آگ کا ایندھن پتھر مین مازن نے کہا مین نے یہ سن کر اپنے دل مین کہا واللہ یہ عجیب امر ہے پہر کچھ دنوں کے بعد مینے دوسرا ذبیحہ کیا مینے ایک ایسی آواز سنی کہ اول کی آواز سے زیادہ ظاہر تھی اور وہ بت یہ کہتا تھا اے مازن تو سن لے تو غوش ہو گا وہ یہ امر ہے کہ خیر ظاہر ہوئی ہے اور شر پوشیدہ ہو گیا ہے ایک نبی مضر مین سے خدا کے اکبر کے دین کے ساتھ مبعوث ہوا ہے وہ بت کہ پتھر سے تراشے جاتے ہیں تو ان کو ترک کر دے اور دوزخ کی حرارت سے سلامت رہو مازن نے کہا مین نے یہ سن کر اپنے دل مین کہا واللہ یہ

عجیب امر ہے اور یہ ضرور وہ خبر ہے جس کا میرے واسطے ارادہ کیا جاتا ہے۔ اسی حال میں ہمارے پاس حجاز سے ایک مرو آیا ہم نے اوس سے پوچھا تمہارے اوس طرف کیا خبر ہے اوس نے کہا کہ ایک مرد نے تہامہ میں ظہور کیا ہے جو لوگ اوس کے پاس آتے ہیں اور اسے وہ یہ کہتا ہے کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کی دعوت کرنے والے کی بات قبول کرو اس کا نام احمد ہے میں نے اپنے دل میں کہا واللہ یہ وہی خبر ہے جس کو میں نے سنا ہے۔ یہ کہہ کر دیا یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے مجھ سے اسلام کی شرح فرمائی میں اسلام قبول کیا میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں ایسا مرد ہوں کہ مجھ کو طرب اور شراب کے ساتھ فریفتگی ہے اور عورتوں کی محبت میں میں ہلاک ہوں۔ تھوڑے عرصے میں ہم پر غلبہ کیا ہے وہ تھوڑے سالیان مال کو لے گئیں اور انہوں نے ہمارے بچوں اور عورتوں اور حرموں کو مملوک کر دیا اور میرا کوئی بیٹا نہیں ہے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرماؤں کہ اللہ تعالیٰ اوس مصیبت کو دفع کر دی جس کو میں پاتا ہوں اللہ تعالیٰ میںہر سواے اور مجھ کو کوئی بیٹا بخشے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اللہم ابدلہ بالطرب قراۃ القرآن و بالحمائم الحلال و اکتہ بالحمائم و ہب لہ ولدا مازن نے کہا جس شے کو میں پاتا تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کی برکت سے مجھ سے اوس کو دفع کر دیا اور عمان سرسبز ہو گیا اور میں نے چار بیویوں سے نکاح کیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حیان بن مازن عطا فرمایا اور اسی حدیث کی تخریج طبرانی اور ابونعیم نے ہشام بن العکلی کے طریق سے کی ہے ہشام نے اپنے باپ سے اور ان کے باپ نے عبد اللہ العمانی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہر لوگوں میں سے ایک مرد تھا اوس کا نام مازن تھا وہ ایک بت کی خدمت کیا کرتا تھا اوس نے کہا کہ میں نے ایک ذبیحہ کیا اسکے بعد اس حدیث کو اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا۔

ابن سعد اور احمد و ابو طبرانی (اور اوسط) میں اور بیہقی نے اور ابونعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ اہل مکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی وہ خبر جو مدینہ میں آئی یہ تھی کہ ایک عورت اہل مدینہ سے تھی ایک جن اوس کا تابع تھا وہ جن ایک ظاہر کی صورت میں آیا یہاں تک کہ وہ اوس کے

مکان کی دیوار پر چڑھ گیا اور اس سے کہا اور اس کو اس سے کہہ نہیں سکتا اس لئے کہ مکہ میں ایک ایسا بچہ عورت ہو جس سے ہم لوگوں سے بچہ نہ ہو گا اور نہ اس کو جو پر حرام کی حد میں نہ ہو۔ روایت ابن اسحاق اور بیہقی سے ہے کہ یہ بچہ سے علی بن الحسین سے مرسل حدیث پر ہے۔

ابو نعیم نے روایت ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ اس نے زمین کے سطح سے سنا ہے وہ یہ کہتے تھے کہ وہ بچہ مرد یا عورت تھی کہ اس سے ایک جن جنم کیا کرتا تھا وہ جن جنم ہو گیا اور اس نے زمین کی جس قدر دیر کی اور اس عورت کے پاس وہ نہیں آتا تھا پھر عہد جن ایک سو راج میں سے ظاہر ہوا اس عورت نے اس سے کہا کہ تیری یہ عادت نہ تھی کہ تو سو راج سے نکلتا اس لئے کہ ایک نبی کو میں ظاہر ہوا ہے اور کچھ دیر ہی دیا ہے میں نے اس کو سنا ہے وہ کہتا ہے کہ اس عورت نے یہ حدیث اسلام کہہ سکے گا۔

ابو نعیم نے حضرت عثمان ابن عفان رضی سے روایت کی ہے کہ اس نے ہم ایک قافلہ میں شام کی طرف اس کے قبل کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معبود ہونے لگے جبکہ ہم ابواب شام میں تھے اور وہاں ایک کاہنہ تھی وہ ہمارے سامنے آئی اور اس نے کہا کہ میرا صاحب میرے پاس آیا اور میرے دروازہ پر وہ کھڑا ہو گیا میں نے اس سے کہا تو مکان میں نہیں آئے گا اس نے کہا اس کی طرف جھک کر راستہ نہیں ہے احمد نے ظہور کیا ہے ایک ایسا امر آیا ہے کہ اس کی برداشت نہیں ہو سکتی ہے یہ کہہ کہ وہ کاہنہ پلٹ کے چلی گئی حضرت عثمان رضی نے کہا کہ میں مکہ کی طرف پلٹ کر آیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حال میں پایا کہ آپ نے مکہ میں ظہور کیا ہے اور آپ مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں۔

ابن شاہین نے (صحابہ) میں اور ابن مندہ نے (دلائل النبوة) میں اور معانی (در جلیس) میں ابو نعیم سے ابو نعیم نے عبد الرحمن ابن ابی سبرہ سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے ابی بن الحارث الصمائی رضی اللہ عنہ نے حدیث کی جو کہا ہے کہ ابن وقشہ کا ایک اچھی صورت والا

اچھی صورت والا جن تک جوشے ہوتی تھی وہ اوس کی خبر دیتا تھا وہ ایک دن اوس کے پاس آیا اور اوس نے اوس کو کسی شے کی خبر دی اور اوس کی طرف دیکھا اور کہا یا ذیاب تو عجب العجب کر سن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتاب کے ساتھ مبعوث کئے گئے ہیں کہ میں وہ لوگوں کو اپنی طرف بلاؤں میں مگر لوگ قبول نہیں کرتے میں نے اوس سے پوچھا یہ کیا بات ہے اوس نے کہا میں نہیں جانتا ایسا ہی لوگوں نے کہا ہے تھوڑا ہی دیر لگا کر کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کو سنا میں مسلمان ہو گیا۔

عمر بن شیبہ نے جموح بن عثمان الغفاری سے روایت کی ہے کہ اہل کربلا نے جاپلیت میں ہم اپنے مکانوں میں تھے یکایک ہم نے سنا ایک شور کرنے والی رات میں شور کر رہا تھا اور اسے اشعار ذکر کئے پھر وہ دوسری رات اور تیسری رات کو پکار رہا تھا ہم کچھ زمانہ نہیں ٹھہرے کہ یکایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر ہمارے پاس آئی۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے یزید بن رومان سے روایت کی ہے کہ اہل کربلا نے عثمان بن عفان اور طلحہ بن عبد اللہؓ اپنے گھروں سے نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوئے اور دونوں اسلام لے آئے اور عثمانؓ نے کہا یا رسول اللہ میں شام سے نیا آیا ہوں جبکہ ہم لوگ مقام معان اور زرقا کے درمیان تھے اور ہم سوئے ہوئے کی مثل تھے یکایک میں نے سنا کہ ہکو ایک منادی کرنے والا یوں پکار رہا تھا اے سوئے والو بیدار ہو جاؤ احمد نے مکہ میں ظہور کیا ہے ہم مکہ میں آئے اور ہم نے آپ کا حال سنا۔

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے سفیان الثمالی سے روایت کی ہے کہ اہل کربلا نے اپنے قافلہ میں شام کی طرف گئے جبکہ ہم مقام زرقا اور معان کے درمیان تھے ہم رات کو اتر چرے یکایک ہم نے سنا ایک سواریوں کہتا تھا اے سوئے والو بیدار ہو جاؤ یہ وقت سوئے کا نہیں ہے اس وقت میں احمد نے ظہور کیا ہے اور جنات ہنگال دینے کے طور پر ہنگال دے گئے ہیں۔ یہ سن کر ہم بڑھ گئے اور ہم کل رفیق قوی جوان تھے ہر ایک نے یہ سنا ہم اپنے اہل کی طرف پلٹے آکر

آئے اور یکایک ہم نے اپنے اہل سے سنا وہ یہ ذکر کرتے تھے کہ قریش کے درمیان مکہ میں اوس بنی کے ساتھ جس نے ظہور کیا ہے اور وہ بنی عبد المطلب سے ہے اور اوس کا نام احمد ہے اختلاف ہے۔

ابو نعیم نے یعقوب بن یزید بن طلحہ القیمی سے یوں روایت کی ہے کہ ایک مرد حضرت عمرؓ کی طرف سے گذرا اور انہوں نے اوس مرد سے پوچھا کیا تو کاہن ہے تیرا زمانہ تیری صاحبہ کے ساتھ کب سے ہے اوس نے کہا قبل اسلام کے وہ میرے پاس آئی اور یا سلام یا سلام کہہ کر اوس نے پکارا اور کہا الحق البین وانحیہ الدائم غیر علم النایم اللہ اکبر یہ سن کر قوم کے لوگوں میں سے ایک مرد نے کہا اے امیر المؤمنین اس واقعہ کی مثل کیا آپ سے میں بیان نکرون والٹر ہم ایک بیابان شفاف اور چکدار میں جا رہے تھے ہم اوس بیابان میں کچھ نہیں مٹتے تھے مگر ایک آواز یکایک ہم نے دیکھا کہ ایک شتر سوار سامنے سے آرہا ہے اوس نے یہ کہا یا احمد یا احمد اللہ اعلیٰ و امجد تاکہ ما و عدک من الخیر یا عذریہ کسروہ چلا گیا یہ سن کر انصار میں سے ایک مرد نے کہا اے امیر المؤمنین اس کی مثل میں آپ سے کہتا ہوں میں شام کی طرف گیا جبکہ ہم ایک چٹیل زمین میں تھے یہاں تک کہ ہم نے سنا کہ غیب سے آواز دینے والا ہمارے پیچھے یہ اشعار کہہ رہا ہے

قد لاج بحرنا و مشر قہ	یخرج من ظلمات عسوت موبقہ
-----------------------	--------------------------

ایک ستارہ ظاہر ہوا ہے اوس نے اپنے مشرق کو روشن کر دیا ہے اور وہ ستارہ مخلوق کو سخت ظلمت ہٹا کرنے والی سے نکالتا ہے ۵

واک رسول یخلف من صہرہ	اللہ علی امرہ وحقہ
-----------------------	--------------------

وہ رسول ہے جس نے اوس کی تصدیق کی وہ فلاحیت پائے والا ہے اللہ تعالیٰ نے اُسکے امر کو بلند کیا ہے اور ثابت کیا ہے۔

ابو نعیم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ماہی کجیات میں سے ایک آواز دینے والے نے مکہ میں ابوقیس عطار پر یہ آواز دی اور یہ اشعار پڑھے۔

ما رقی العتول والاحلام	قیج اللہ رائے کعب بن قمر	
بڑا کرے اللہ تعالیٰ رائے کعب بن قمر کو یہ لوگ کتنے صُکب عقل ہیں ۵		
دین ابایا الحماة الکرام	دینا انہا الغیف فیہا	
نبی کعب کا دین اون کے آبا سے کرام حمایت کرنے والوں کا دین ہے وہ اوس دین میں ملاست کئے جاتے ہیں ۵		
درجال النخیل والاطام	حالف ابجن حین یقضی علیکم	
تمہارا ساتھ جنات دین گے جس وقت تم پر حکم کیا جائے گا اور وہ مرتہ تمہارا ساتھ دین گے جو نخیل اور اطام کے ہیں ۵		
انقل القوم فی السلا والعظام	یوشک انخیل ان تراہم تنادی	
قریب ہے کہ تو سواروں کو دیکھے گا کہ وہ خرام کریں گے ایسی حالت میں کہ تو بچہ چڑھے شہرہوں میں قتل کریں گے ۵		
ماجد الوالدین ۱۰ غمام	ہل کریم منکم لہ نفس حر	
کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا کریم ہے کہ اوس کا نفس آزاد ہے اور اس کے ماں باپ اور چچا شریف ہیں۔		
ورواح من کریتہ واعتصام	ضارب ضربتہ تکون نکالا	
وہ کریم ایسی ضرب لگانے والا ہو کہ وہ ضرب عذاب اور خوشی ہو سختی اور غم سے۔		
یہ حدیث کہ میں شائع ہو گئی اور مشرکین ان اشعار کو آپس میں پڑھتے تھے اور انہوں نے مومنین کا قصد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ شیطان ہے کہ بتوں کے اندر سے آدینوں سے کلام کرتا ہے اوس کا نام مسعر ہے اللہ تعالیٰ اوس شیطان کو ذلیل کرے گا تین دن تک لوگ ٹھہری رہے یکا یک سنا گیا کہ ایک ہاتھ پھاڑ پھریہ اشعار پڑھ رہا ہے ۵		
لما طفی واستکبرا	نخن قلنا مسعرا	
ہم نے مسعر شیطان کو قتل کر دیا جبکہ اوس نے سرکشی اور تکبر کیا ۵		

قنقنہ سینا جبروفا متبر

وسمعتی ومن المنکرا

اور مسر شیعان سننے کو سبک سمجھا اور منکر کو سنت ٹھیرایا بیٹے مسر کا قنقنہ اوس تنوار سے بنایا کہ وہ بنید ہستی کہہ دینے والی اور قنطاع ہے۔

بشتمہ نبینا المطمرا

اوس شیطان کو اس سبب سے مینے قتل کیا کہ اوس نے ہمارے ہی مطر کو برا کہا تھا۔  
یہ اشعار جن کر سیں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنات میں سے یہ وہ عفریت ہے کہ اسکا نام سچ ہے نہ سچو آتش بخونہ عبد اللہ کہتا ہے یہ مجہول کہاں آیا ہے اس نے مجھ کو خبر کی ہے کہ وہ اوس شیطان کی جستجو میں چند روز سے ہے۔

فاکھی نے مکہ کے اخبار میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے روایت کی ہے عامر بن ربیع سے روایت ہے کہ اوس درمیان کہ ابتدا سے اسلام میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھے یہ ایک ہم نے سنا کہ ہاتھ نے مکہ کے بعض پہاڑ پر آواز دی اور اوس نے مسلمانوں میں فساد ڈالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان ہے اور کسی شیطان نے کسی نبی کے ساتھ فساد کرنے کے واسطے اعلان نہیں کیا مگر اللہ تعالیٰ نے اوس کو قتل کر ڈالا اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اوس شیطان کو جنات میں سے اوس مرو کے ہاتھ سے قتل کر ڈالا جسکا نام سچ ہے اور میں نے اوس کا نام عبد اللہ کہا ہے جبکہ رات ہوئی میں نے ایک ہاتھ کو اوس نگہ میں سنا کہ وہ یہ اشعار پڑھتا تھا۔

لما طغی واستکبرا

نحن قتلنا مسعرا

بشتمہ نبینا المطمرا

وسمعتی ومن المنکرا

ابو نعیم نے اور فاکھی نے (اخبار مکہ) میں عبد الرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہ اوس نے جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امر ظاہر ہوا ایک مرو جنات میں سے جسکا نام مسعرب ابو قیس پہاڑ پر کھڑا ہوا اوس نے یہ اشعار پڑھے قبح اللہ اے کعب بن قریظ اشعار اوپر نہ کر



انگوٹھین یہ اشعار سن کر قریش آپس میں کہنے لگے کہ تم لوگوں نے یہاں تک سستی کی کہ تم کو  
 بن نے برا ٹھیکینہ کیا جبکہ آنے والی رات آئی تو ایک مرد بنات میں سے جس کا نام سحج ہے  
 مقام پر پہنچا ہوا اور اس نے یہ اشعار پڑھے ۵

نخن قتلنا مسعرا	مناطفے واستکبرا
-----------------	-----------------

ہم نے قتل کیا مسعر کو جبکہ اس نے مسر کشی کی اور تکبر کیا۔

بشتمہ نبینا المطمرا	اور دتہ سیفا جردفا متبرا
---------------------	--------------------------

اور ہم نے مسعر کو اس سبب سے قتل کیا کہ اس نے ہمارے نبی مطر کو بڑا کہا میں اس کو کو ایسی تلوار  
 کے پاس لایا کہ وہ سیلاب کی مثل فنا کرنے والی ہے اور قاطع ہے۔

انا نذہ ومن اراد المبطرا
--------------------------

ہم اور ان لوگوں کو دفع کرنے ہیں جو لوگ اس چیز کو کہہ سجتے ہیں جو کہ وہ سمجھنے کو لائق نہیں ہے  
 ابوسعہ نے کتاب (مشرق المصطفیٰ) میں جنید بن نضار سے روایت کی ہے کہ نضار  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ میرا ایک دوست جنات میں سے تھا وہ یکایک میری  
 پاس آیا اور اس نے کہا ۵

ہب فقد لاح سراج الدین	لصادق مذهب امین
-----------------------	-----------------

اوپر تحقیق دین کا چراغ روشن ہوا ایسے پیغمبر کے سبب جو صادق اور مذهب اور امین ہے۔

فارحل علی ناجیۃ امون	تمشی علی الصصحیح والحزون
----------------------	--------------------------

سو ایسی اوشنی پر کوچ کر جو نجات دینے والی اور خلقت میں مضبوط ہے اور وہ نرم زمین اور سخت  
 زمین دونوں پر چلتی ہے۔

میں ایسے حال میں مبدار ہوا کہ خوف زدہ تھا میں نے پوچھا کیا واقعہ ہے اس نے کہا و ساطح  
 الارض وفارض الغرض لقد بعث محمد فی الطول والعرض نشانی الحرات العظام و ہاجر الی طبیعتہ امینہ  
 قسم ہے زمین کے سطح کو نیوالے اور فرض کے فرض کرنے والے کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تمام روئے زمین میں مبعوث کئے گئے ہیں محمدؐ نے عظیم حرمت یعنی مکہ میں نشوونما پایا ہے اور طیبہ  
ایسہ کی طرف ہجرت کی ہے یہ سن کر میں روانہ ہو گیا ایک ایک میں نے سنا کہ ایک ہاتھ شیعہ چڑھ رہا تھا۔

یا ایہا الزکاب المذبحی مطیۃ	نحو الرسول نقد و فقط للرشد
-----------------------------	----------------------------

اے وہ شتر سوار جو اپنی اونٹنی کو رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی طرف لیجانے والا ہے تحقیق تو نے ہدایت  
کی توفیق پائی ہے۔

ابن الکلبی نے عدی بن حاتم سے روایت کی ہے کہ ہے کہ نبی کلب میں سے میرا ایک  
غلام یا ایک مزدور تھا اوس کا نام حابس بن دغنتہ تھا اس درمیان کہ میں ایک دن اپنے نمکان  
کے صحن میں تھا ایک ایک میں نے اوس کو خوف زدہ دیکھا اوس نے مجھ سے کہا آپ اپنے اونٹ  
لے لو میں نے اوس سے کہا تو کیوں غضبناک ہوا ہے اوس نے کہا اس درمیان کہ میں جنگل میں  
تھا ایک ایک میں نے ایک بوڑھے شخص کو ہارٹی گھاٹی میں سے اپنے مقابل دیکھا گویا اوس مرد کا  
سر رخہ کے سر کی مثل تھا۔

وہ اوس جگہ سے نیچے اتر کر وہاں سے عقاب پسل جائے وہ اپنی جگہ سے نکل رہا تھا  
اور ہٹتا نہ تھا یہاں تک کہ اوس کے دونوں قدم زمین پر ٹھہر گئے جو کچھ میں نے دیکھا اوس سے اوسکو میں  
عظیم جانتا ہوں یعنی وہ نہایت درجہ عظیم تھا اوس نے مجھ سے کہا۔

یا حابس بن دغنتہ یا حابس	لا تعرفن الیک الوساوس
--------------------------	-----------------------

اے حابس بن دغنتہ اے حابس تو دوسرا اے نہ کر۔

ہذا سنا النور کیف قابس	فاجح الی الحق ولا تواس
------------------------	------------------------

یہ روشنی نور کی آگ لینے والے کے ہاتھ میں ہے تو حق کی طرف میل کر اور فریب نہ کر۔  
حابس نے کہا کہ وہ بوڑھا ہے کہہ کر غایب ہو گیا میں اپنے اونٹ پر میرے گیا اور اون کو دوسرے  
جنگل میں چرایا اور اوس جنگل میں میں نے تین چرایا پھر میں سو گیا ایک ایک ایک شتر سوار نے  
میرے ٹوک کر ماری میں بیدار ہو گیا ایک ایک میں نے دیکھا کہ میرا وہی صاحب ہے اور وہ یہ کہہ رہا ہے۔

لیس ضلول حایر کہستدی

یا حابس اسمع ما قول ترشد

اے حابس جو بات میں کہتا ہوں تو اسکو سن لے تو ہدایت پائے گا جو شخص گمراہ اور تخریر ہے وہ اوس شخص کی مثل نہیں جو ہدایت پائے ہوئے ہے ۵

قد نسخ الدین بدین احمد

لا تترکن نج الطريق الا قصدا

تو میانہ روی کے راستہ پر گھبر نہ چھوڑا سائے کد کل دین احمد کے دین کو ساتھ منسوخ کو کھٹکے ہیں حابس نے کہا میں یہ اشعار سن کر بے ہوش ہو گیا پہر مجھ کو زمانوں کے بعد افاقہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کے واسطے میرے قلب کا امتحان کیا۔

طبرانی اور ابو نعیم نے عمرو بن مرة الجعفی سے روایت کی ہے کہ اہے کہ میں حج کے واسطے نکلا میں مکہ معظمہ میں تھا میں نے خواب میں ایسا نور دیکھا کہ وہ کعبہ سے بلند ہو رہا تھا یہاں تک کہ شرب کے پہاڑ مجھ پر روشن ہو گئے میں نے اوس نور میں ایک آواز سنی کہنے والا یہ کہتا تھا انقضت الظلم و سطع الضیاء و بعث خاتم الانبیاء تارکی ہٹ گئی اور نور بلند ہو گیا اور خاتم الانبیاء مبعوث ہو گئے پھر وہ نور دوسری بار روشن ہونے کے طور پر روشن ہوا یہاں تک کہ میں نے حیرہ کے قصور اور ابیض المدین کو دیکھا میں نے اوس نور میں ایک آواز سنی کہنے والا یہ کہتا تھا ظلم الاسلام و کسرت الاصلنام و وصلت الارحام۔ اسلام ظاہر ہوا اور بت پھوٹ ڈالے گئے اور صلہ رحمی کیا گیا۔ میں ایسے حال میں بیدار ہوا کہ خوف زدہ تھا میں نے اپنے قوم سے کہا واللہ قریش کے اس قبیلہ سے کوئی نیا امر ضرور حادث ہوگا اور جو کچھ میں نے دیکھا تھا اپنے لوگوں کو اوس سے میں نے خیر کی جبکہ ہم اپنے شہر دن کو پہنچ گئے تو ہمارے پاس یہ خبر آئی کہ ایک مرد جس کا نام احمد ہے وہ مبعوث کیا گیا ہے میں آپ کے پاس آیا اور جو کچھ میں نے دیکھا تھا اوس سے آپ کو خبر کی پھر میں مسلمان ہو گیا۔ زمین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو میری قوم کی طرف بھیجے آپ نے مجھ کو میری قوم کی طرف بھیجا میں نے اودن لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا وہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا مگر ان میں سے ایک مرد کو کھڑا ہو گیا اور

اوس نے کہا اے عمرو بن مرہ تیری زندگی کو اللہ تعالیٰ تلخ کر دے کیا تو ہم کو یہ امر کرتا ہے کہ ہم اپنے  
 مسیودوں کو چھوڑ دیں اور تو ہمارے باپ دادا کے دین سے خلاف کرے پھر اوس مرد نے یہ اشعار کہے

ان ابن مرہ قد اتی بمقلاتہ	لیست مقالۃ من یرید صلاحاً
---------------------------	---------------------------

ابن مرہ ایسی باتیں کرتا ہے کہ وہ باتیں اوس شخص کی باتیں نہیں ہیں جو صلاح کا ارادہ کرتا ہے۔

اننا حسب قولہ وفعالہ	ایوما وان طال الزمان یریا حاکم
----------------------	--------------------------------

ابن مرہ کے قول اور فعل کو ایک دن ہوا خیال کروں گا اگر چہ زمانہ دراز ہو جائے۔

ایسفنہ الاشیخ من قدضی	من رام ذلک الاصاب فلاحا
-----------------------	-------------------------

جو شیوخ بزرگ چکے ہیں کیا وہ یہ قوت قرار دیئے جا دیں جو شخص اس امر کا قصد کرتا ہے وہ فلاح  
 کو نہیں پہنچتا۔

عمرو بن مرہ نے اوس مرد سے کہا مجھ اور تجربہ میں جو شخص کا ذب ہے اللہ تعالیٰ اوس کے  
 پیش رو تلخ کر دے اور اوس کی زبان گونگی کر دے اور اوس کی بصر کو اندھا کر دے واللہ وہ مرد نہیں  
 فرما رہا ہے کہ اس کا دماغ موہم کر گیا وہ کہنے کا مزا نہیں پاتا اس اور وہ اندھا اور گونگا ہو گیا۔

ابو حنیفہ اور خراسانی اور ابن عباس کہتے ہیں غریبہ کی طرح طریق سے ایک مرد سے جو نبی ختم  
 سے تمہارا وایت کی ہے کہ سب کعب لوگ حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں کرتے تھے وہ  
 لوگ بتوں کی عبادت کرتے تھے اور بتوں سے محالہ چاہتے تھے اوس درمیان کہ ہم لوگ ایک  
 رات اپنے ایک بت کے پاس بیٹھے تھے اور ایک شے میں اوس بت سے ہم تقاضا کر رہے تھے  
 یہ ایک ایک ہاتھ لے آواز دی وہ یہ کہتا تھا۔

یا ایہا الناس ذوو الاجسام	وہستدوا حکم الی الاصلام
---------------------------	-------------------------

تم لوگ صاحب اجسام ہو اور بتوں کی طرف احکام کی سنت کرتے ہو۔

ما اتم طایف الا سلام	ہذا نبی سید الانام
----------------------	--------------------

تم لوگ سب عقل نہیں ہو تم سنو نبی سید الانام ہے۔

اعدل ذمی حکم من الحکام یصدع بالنور وبالاسلام

یہ نبی اودن حاکمون میں سے جو صاحب حکم ہے زیادہ عادل سے یہ نبی نور اور اسلام کو ظاہر کرتا ہے۔

ویردع الناس من الانام مستعلن فی السبل الحرام

یہ نبی آدمیوں کو بتوں سے روکتا ہے اور منع کرتا ہے اور بلکہ حرام میں کہ مکہ معظمہ ہے اظہار حق کرتا ہے راوی نے کہا یہ اشعار سن کر ہم ڈر گئے اور اوس بت کے پاس سے متفرق ہو گئے اور یہ اشعار بڑی بات ہو گئے کہ لوگ اس کا چرچا کرنے لگے یہاں تک کہ ہمسکویہ خبر ہو چکی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں ظہور کیا ہے پر آپ مدینہ میں آگئے میں مدینہ میں آیا اور میں مسلمان ہو گیا۔

ابن سعد اور بزار اور ابو نعیم نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ایک مہینہ قبل اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں ہم لوگ ایک بت کے پاس پوانہ میں بیٹھے تھے اور ہم نے اونٹ ذبح کئے تھے یکا یک ہم نے سنا کہ ایک آواز کہنویالات کے پیٹ میں آواز کر رہا ہے

وہ یہ کھڑا ہے الا اسمعوا الی العجب ذہب استراق السمع للوحی ویرمی بالشب لبنی بکۃ اسمہ احمد ماجرہ الی شیرب۔ تم لوگ سنو تعجب کی بات ہے وحی کے واسطے جو استراق سمع تھا یعنی شیاطین آسمان پر ہونچکر وحی کو سنتے تھے وہ اہرجا تا رہجات پر آگ کے شعلے مارے جاتے ہیں اوس نبی کے سبب سے جو مکہ میں ہے اوس کا نام احمد ہے اوس کی ہجرت کی جگہ شیرب کی طرف ہے۔ جبیر نے کہا یہ سن کر ہم لوگ رُکے رہے اور ہم تعجب کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا۔

ابو نعیم نے تمیم الدارمی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں شام میں تھا جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے میں اپنی بعض حاجتوں کی طرف گیا اور جبکہ رات ہو گئی میں نے دل میں کہا کہ میں اس عظیم جنگل کے جو امین ہوں جبکہ میں اپنی جگہ پر لیٹا یکا یک میں نے سنا کہ ایک ندا کرنے والا ندا کر رہا ہے میں اوس کو نہیں دیکھتا تھا اوس نے کہنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ ڈھونڈو اس لئے کہ جن کسی شخص کو اللہ تعالیٰ سے نجات نہیں دلا سکتا ہے میں نے کہا تجھ کو خدا کی

قسم ہے کہ تو کیا کہتا ہے اوس نے کہا کہ رسول امین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا ہے اور ہم نے مقام حچان میں آپ کے پیچھے نماز پڑھی ہے ہم مسلمان ہو گئے ہیں اور آپ کا ہم نے اتباع کیا ہے اور جنات کا مکمل چلا گیا اور جنات آگ کے شعلوں سے مارے جاتے ہیں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول رب العالمین کی طرف جا اور مسلمان ہو جا۔ تیم نے کہا جبکہ میں صبح کو اٹھا میں ایک راہب کے پاس گیا اور اوس کو اس خبر سے میں نے خبر کی اوس نے کہا تجھ سے جنات نے سچ کہا ہے وہ نبی حرم سے ظہور کرے گا اور اوس کی ہجرت کی جگہ حرم ہوگی اور وہ خیر الانبیاء ہے تو آپ کی طرف کیوں نہیں جاتا۔

ابو نعیم نے غیلہ الضمری سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ہم ایک بت کے پاس بیٹھ ہوئے تھے یکا یک ہم نے اوس بت کے اندر سے ایک آواز کرنے والے کی آواز سنی وہ یہ کہتا تھا

وہب اشتراق السبع للوحی ورے بالشنب لبني بکۃ اسمہ احمد وما جردہ الی شیرب یا مر بالصلوۃ و

الصیام والبر والصلوات الارحام۔ یہ سن کر ہم اوس بت کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم نے لوگوں سے پوچھا اونہوں نے کہا کہ اوس نبی نے مکہ میں ظہور کیا ہے جس کا نام احمد ہے۔

ابو نعیم اور ابن جریر اور معانی بن زکریا نے اور ابن الطراح نے (کتاب الشواعر) میں اپنے اپنے اسناد کے ساتھ اس حدیث کی روایت عباس بن مرواس سے کی ہے کہ اسے کہ میرے اول اسلام کا یہ امر تھا کہ میرے باپ کے مرنے کا جب وقت آیا اوس نے مجھ سے ایک بت کے واسطے وصیت کی اوس کا نام شمار تھا میں نے اوس بت کو مکان میں رکھ لیا اور اس کے پاس میں ہر روز آیا کرتا تھا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا میں نے اوس بت کے اندر سے ایک آواز رات میں سنی وہ یہ کہتا تھا

قل للقبائل من سلیم کلہا	ہلک الانیس وعاش اہل المسجد
-------------------------	----------------------------

سلیم کے کل قبیلوں سے کہدو کہ انیس ہلاک ہو گیا اور اہل مسجد زندہ ہو گئے

اودی شمارو کان یعد مرقۃ	قبل الکتاب الی النبی محمد
-------------------------	---------------------------

خمار ہلاک ہوا عمار عبادت کیا جاتا تھا ایک مرتب قبل نازل ہونے اوس کتاب کے جو نبی محمد صلعم کی طرف نازل کی گئی ہے ۵

ان الذی ورث النبوة والهدی	بعد ابن مریم من قریش ہندی
---------------------------	---------------------------

تحقیق جو شخص قریش سے ہے اوس نے ابن مریم عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبوت اور ہدایت میراث پائی ہے وہ ہدایت یافتہ ہے۔

عباس نے کہا کہ میں نے اس امر کو آدمیوں سے چھپایا اور کسی سے اس کا ذکر نہیں کیا جبکہ آدمی غزوہ احزاب سے ہٹ کے آئے اس درمیان کہ میں اپنے اونٹوں میں مقام عقیق کی طرف جو ذات عرق سے ہے تھا۔ میں نے ایک شدید آواز سنی میں نے اپنا سراوٹھایا کیا کیا میں نے ایک مرد کو شتر مرغ کے دونوں بازوؤں پر سوار دیکھا وہ یہ کہتا تھا۔ النور الذی وقع یوم الاثنين دلیلة الثناء مع صاحب الناقة الغصبار فی دیار نبی اخی العتقاء اوس کہنے والے کو ایک ہاتھ نے اوس کے شمالی جانب سے جواب دیا۔ میں اوس کو نہیں دیکھتا تھا اس نے یہ کہا

بشہ الحین وابلہا	ان وضعت المطی احلاہا
------------------	----------------------

بشارت دے جانتا کو اور اون کے ناٹھید کو گون کو کہ سواری نے اپنے بچے کو رکھ دیا۔

وبنیت السمار احراہا
---------------------

ظاہر کر دیا آسمان نے اپنے نگاہبانوں کو۔ عباس نے کہا کہ میں خوف سے اوچھل پڑا اور میں نے یہ جان لیا کہ محمد مرسل ہیں۔

خرابی اور طہرائی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے عباس بن مرواس سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں اپنی اونٹنیوں میں دو پہر کے وقت پہرہ تھا جبکہ ایک سفید شتر مرغ جو روئی کی مثل تھا نظر آیا اس پر ایک شخص سوار تھا اور اوس سوار کے جسم پر سفید کپڑے روئی کی مثل تھے اس نے کہا اے عباس بن مرواس الم تر ان السرا وقد حفت احرا سموا وان الحرب جرت انفا سہا وان انخیل وضعت احلا سہا وان الذی جاہ بالبر ولد یوم الاثنين فی لیلۃ الثناء مع صاحب الناقة

المقصود آسمان کو اوس کے نگاہ بانوں نے گمیر لیا ہے اور لڑائی اپنی سان سون کو منگل گئی ہے یعنی اب لڑائی موقوف ہو گئی اور گھوڑوں نے اپنے پالانوں کو رکھ دیا ہے اور وہ شخص کنکلی کو لایا ہے وہ دو شنبہ کے دن منگل کی رات میں پیدا ہو گیا ہے وہ صاحب نامہ قصو ہے۔ عباس نے کہا کہ میں یہ واقعہ دیکھ کر خوف زدہ اپنی جگہ سے نکلا میان تک کہ میں ایک بت کے پاس جبکا نام صمہ تھا گیا ایک کین نے سنا کہ ایک آواز کرنے والا اوس کے درمیان سے آواز کر رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے قل للقبائل یعنی جو اشعار اوپر لکھے گئے وہ ان اشعار و پڑھ رہا تھا۔

ابو نعیم نے تیسری وجہ سے عباس بن مرواس سے روایت کی ہے کہ اسے اس درمیان کہ دوپہر کے وقت میں ایک درخت کے سایہ میں بیٹھا تھا ایک کین میرے رو برو ایک سفید شتر مرغ نمودار ہوا اوس شتر مرغ پر ایک گورا آدمی سوار تھا اوس کے جسم پر سفید چڑے تھے

اوس نے مجھ سے خطاب کر کے یوں کہا۔ عباس یا عباس یا ابن قیل مرواسنا الم ترالی اکمن و

ابلا سنا والحرب قد رجعت انفا سنا وان السنا منعت احرا سنا۔ اسے عباس اسے بیٹے سرور

کے جس کا نام مرواس ہے کیا تو نے جنات کو اور اون کو کون کو نہیں دیکھا جو خیرے مایوں میں لڑائی نے اپنے انفا منگل لئے ہیں اور آسمان کو اوس کے حارسوں نے منع کیا ہے۔

عباس بن مرواس نے کہا میں وہاں سے پلٹا اور میں ہمیشہ آدمیوں سے پوچھتا رہتا تھا میان تک

کہ میرے پاس میرے چچا کا بیٹا آیا اور اوس نے مجھ کو یہ خبر کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدمیوں کو ایسے حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے ہیں کہ چھپے ہوئے ہیں۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے سعید بن عمرو المذلی سے سعید نے اپنے باپ سے روایت کی ہے

کہ اسے کہ میں نے ایک ذبیحہ ایک بت پر ذبح کیا میں نے اوس کے درمیان سے یوں آواز

سنی العجب کل العجب خرج نبی من بنی عبد المطلب بحرم الزنا و بحرم الذبح لا احصا م و حرس

السماء و رمنا بالشہب۔ بڑے تعجب کا امر ہے نبی عبد المطلب میں سے ایک نبی نے ظہور کیا

ہے وہ زنا کو حرام کرتا ہے اور تہون کے واسطے جو ذبیحہ ہے اوس کو وہ حرام کرتا ہے آسمانوں



کی نگاہ بانی کی گئی ہے اور ہم جنات پر آگ کے شعلے مارے جاتے ہیں۔ سعید کے باپ نے کہا کہ یہ عین کرم لوگ متفرق ہو گئے اور مکہ معظمہ میں آئے ہم نے کسی شخص کو نہیں پایا کہ ہم کو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر دیتا یہاں تک کہ ہم نے حضرت ابوبکر الصديق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ہم نے ان سے پوچھا اے ابوبکر کیا کہ میں کسی نے ظہور کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے طرف بڑھتا ہے اوس کا نام احمد ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہم سے پوچھا وہ کیا واقعہ ہے میں نے اوکو اس واقعہ سے خبر کی انہوں نے کہا بیشک محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں اور وہ رسول اللہ ہیں اور ابن سعد اور ابو نعیم دونوں نے دوسری وجہ سے اس حدیث کی روایت عبد اللہ بن ساعدہ النہدلی سے کی ہے عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمارا ایک بت تھامین اوس کے پاس تھامین نے اوس بت کے درمیان سے سنا ایک پکارنے والا پکار رہا تھا۔

قد زہب کید الحزن ورمیت بالشہب لنبی اسمہ احمد تحقیق جنات کا کمر جاتا رہا اور ہم جنات پر آگ کے شعلے مارے جاتے ہیں اوس نبی کے سبب سے کہ اوس کا نام احمد ہے۔ میں یہ عین کرم لوگ اور میں نے ایک مرد سے ملاقات کی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے مجھ کو خبر کی۔

ابن مندہ نے بکربن جلد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمارا ایک بت تھامین نے اوس کے پاس ایک ذبیحہ کیا میں نے ایک آواز سنی وہ یہ کہتا تھا اے بکربن جب کیا تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتے ہو۔

بیہقی اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ میں عہد جاہلیت میں اپنے اونٹ کے ڈھونڈنے کے واسطے نکلا جا ہوا گیا تھا صبح کے وقت ایک ہاتھ نے مجھ کو آواز دی وہ یہ کہتا تھا

یا ایہا الراقد فی اللیل الاحم	قد بعث اللہ نبیا فی الحرم
اے سوئے والو تار یک رات میں	اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کو حرم میں مبعوث کیا ہے
من ہاشم اہل الوفاء	یہ بھلو و جنات الدیاجی و انظلم

وہ نبی ہاشم سے ہے جو اہل وفا اور کرم سے ہیں وہ نبی تاریکیوں اور ظلمت کو روشن کر دیتا ہے۔  
میں نے اپنی آنکھ پھیر کر میں نے اوس کھنے والے کا جسم نہیں دیکھا میں نے یہ اشعار کہے ۵

یا ایہا الماتع فی واجبی الظلم | اہلا وسلا بک من طیف الم

اے آواز دینے والے اندھیری راتوں میں تو اہل کے پاس آیا ہے اور نرم زمین کو تو نے طے  
کیا ہے تو وہ خیال ہے جو آپہنچا ہے ۵

امین ہدایہ اللہ فی سخن الکلم | ما اذ الذی تدعو الیہ یفتنم

تجسّم کہ اللہ تعالیٰ ہدایت کرے بیان کر خوش بینی سے وہ کیا چیز ہے جس کی طرف تو بلاتا ہے  
کہ وہ غنیمت جانی جائے۔

یہ کیا ہے میں نے سنا کہ کوئی اپنا گلا صاف کر رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے ظہر النور و بطل الزور و بعث اللہ  
محمد اباحیورہ نور ظاہر ہوا اور کر باطل ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایتوں کے  
ساتھ بھیجا۔ پھر اوس نے یہ اشعار کہے ۵

الحمد للہ الذی خلق الخلق عبث | ارسل نبیاً احمد خیر نبی قد بعث

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے وہ اللہ کہ اوس نے مخلوق کو عبث پیدا نہیں کیا۔  
ہم لوگوں میں اللہ تعالیٰ نے احمد کو بھیجا آپ اچھے نبی ہیں کہ خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہیں ۵

صلی علیہ اللہ ما | حج لہ ركب و حش

احمد پر اللہ تعالیٰ درود بھیجے جب تک اللہ تعالیٰ کے واسطے ایک جماعت حج کرے اور پراگٹھ ہو۔  
پھر صبح ظاہر ہو گئی اور میرا اونٹ مجھے مل گیا۔

ابو سعید نے کتاب (شرف المصطفیٰ) میں جعفر بن قیس لمرادی سے روایت کی ہے  
کہا ہے کہ ہم چار آدمی جاہلیت میں حج کے ارادہ سے نکلے ہیں کیے جنگلون میں سے ایک  
جنگل میں ہم گزرے جبکہ رات آئی ہم نے ایک بڑے صحرا کے ساتھ پناہ لی اور ہم نے اپنے  
اونٹوں کو بانہ دیا جبکہ رات کو سکون ہوا اور میرے ہمراہی سو گئے یکا یک میں نے جتنا کہ

صحرا کے بعض اطراف سے آواز آرہی ہے ایک ہاتھ یہ اشعار پڑھ رہا ہے ۵

الایا ایہا الکرہ المعرس بلغوا	اذا ما وقفتم بالخطیم وزمنا
-------------------------------	----------------------------

اے رات میں مقام کرنے والے لوگو جس وقت تم خطیم اور زمزم میں ٹھہرو پونچا دو ۵

محمد المبعوث منا تحیتہ	تشیعہ من حیث سار ویمیا
------------------------	------------------------

محمد صلعم کو جو مبعوث ہوئے ہیں ہمارا تحیہ پونچا دو محمد صلعم جس جگہ سے جاوین اور قصد کریں وہ تحیہ انکی مشایعت کرو

وقولہ انالہ نیک شیعۃ	بذلک اوصانا السیخ بن مریا
----------------------	---------------------------

اور محمد صلعم سے یہ کہہ دو کہ ہم لوگ آپ کے دین کا گروہ ہیں اس بات کو ساتھ لے کر علیہا السلام نصیحت کی ہو  
ابوسعبد نے شرف المصطفیٰ میں ضعیف سند سے یہ روایت کی ہے کہ جندع بن الصمیل کو  
پاس کوئی آنے والا آیا اور اون سے کہا۔ یا جندع بن الصمیل اسلام تسلیم و تغنم من حرارت تضرم اے  
جندع بن الصمیل تو مسلمان ہو جا سلامتی پائیگا اوس آگ کی حرارت سے جو بھر کائی جائے گی  
اور غنیمت پائے گا یعنی کامیاب ہوگا۔ جندع نے اوس سے پوچھا اسلام کیا شے ہے اوس  
نے کہا اسلام یہ ہے کہ تو بتوں سے بری ہو جائے اور ملک علام کے ساتھ اخلاص رکھے جندع  
نے اوس سے پوچھا اسلام کی طرف راستہ کیونکر ہے اوس نے جواب دیا کہ ایک روشن ستارہ  
کا ظہور عرب سے قریب آگیا ہے وہ کریم النسب ہے اوس کا نسب مجبول نہیں جو وہ حرم سے ظہور کریگا  
عرب اور عجم اوس کے مطیع ہوں گے جندع نے اپنے چچا زاد بھائی رافع بن خدش کو اوس واقعہ سے  
خبر کی جبکہ اون کو یہ خبر پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنے مدینہ منورہ میں ہجرت کی ہے تو وہ  
آئے اور مسلمان ہو گئے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونیکے  
وقت بتاؤ نہر ہو گئے اور ان واقعات کے بیان میں جو کسر ملی پر گزرے

ابن اسحاق اور ابو نعیم نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ اے جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ

خلیہ وسلم کو مبعوث کیا کسریٰ صبح کو ایسے حال میں اڑتا کہ اوس کے ملک کا حاق شکستہ ہو گیا تھا اور درجہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا جبکہ کسریٰ نے یہ واقعہ دیکھا اوس کو اس واقعہ نے اند و گھین کیا اور اپنے دل میں اوس نے کہا کہ میرے ملک کا حاق بغیر کسی بوجہ کے شکستہ ہو گیا اور درجہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا میرا یہ ملک شکستہ ہو گیا پھر کسریٰ نے کاهنوں اور نجومیوں اور ساحروں کو بلایا اور ان سے کہا اس امر میں تم لوگ غور کرو ان لوگوں نے غور کیا تو ان پر آسمان کے اطراف بند کر دیئے گئے تھے اور زمین تاریک ہو گئی تھی اور وہ نجومی علم میں ذلیل اور خوار ہو گئے کسی جادوگر کا جادو نہیں چلتا تھا اور کسی کاہن کی کمانت اور کسی نجومی کا علم نجوم کام نہ دیتا تھا اور سائب نامی زاندہیری رات میں زمین کے ایک ٹیلہ پر رات گذاری وہ ایک بجلی کو دیکھتا تھا کہ حجاز کی جانب سے پیدا ہوئی پہرہ بجلی پھیل گئی یہاں تک کہ مشرق میں پہنچ گئی جبکہ وہ صبح کو اٹھا تو اپنے دو نون قدموں کے نیچے دیکھنے لگا ایک اوس نے ایک سرسبز باغ دیکھا جو اخلاط طبیعت تھا اوس کے باب میں اوس نے کہا کہ چوتھے میں دیکھتا ہوں اگر وہ صادق ہوئی تو حجاز سے ایک ایسا سلطان ظہور کرے گا کہ مشرق کو پہنچنے کا اور اوس سے قبل جو بادشاہ تھا اور اوس کے عہد میں زمین سرسبز اور آباد تھی اوس سے زیادہ بہتر اوس بادشاہ کے عہد میں سرسبز ہو جائے گی جبکہ بعض کاہن اور نجومیوں نے بعض سے تھلیہ کیا تو بعض نے بعض سے یہ کہا تم جانتے ہو کہ تمہارے اور تمہارے علم کے درمیان کوئی شے حائل نہیں ہوئی ہے مگر ایک ایسا امر حائل ہوا ہے کہ آسمان سے آیا ہے اور وہ امر ایک نبی ہے کہ مبعوث کیا گیا ہے وہ اس ملک کو سلب کر لے گا اور اس کو شکستہ کر دے گا۔

واقعی اور ابو نعیم نے محمد بن کعب سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں مدائن کسریٰ میں شہر میں داخل ہوا میں نے کسریٰ کی عمارت کی طرف دیکھا تعجب کیا مجھ میں سے ایک بوڑھا شخص تھا اوس نے مجھ سے کہا کہ کسریٰ نے اپنے امر سے جس شے کو اول بار منکر سمجھا وہ یہ شے تھی کہ جس رات میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی بھیجی اوس کے دل میں

رضہ پیدا ہو گیا اور اوس کے ملک کا طاق بھٹ گیا واقدی نے اوپر کی حدیث کے شل واقعہ کو بیان کیا ہے۔

واقدی اور ابو نعیم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہونے پر ایک بت صبح کو اوندھ ہو گیا تھا شیاطین ابلیس لعین کے پاس گئے اور اوس کو خبر کی اوس ملعون نے کہا کہ یہ امر ایک نبی ہے جو مبعوث ہوا ہے تم اوس کو ڈھونڈو انہوں نے کہا ہم نے اوس کو نہیں پایا ابلیس نے کہا میں اوس نبی کو ڈھونڈ رہا ہوں وہ اپنی جگہ سے نکلا اور ڈھونڈ رہا تھا اوس نے آپ کو مکہ میں پایا ہر شیاطین کی طرف گیا اور ان سے کہا کہ میں نے اوس نبی کو پایا اوس کے ساتھ جبریل علیہ السلام ہیں۔

ابو نعیم نے حلیہ میں مجاہد سے روایت کی ہے کہ اے کہ ابلیس لعین نے چار بار فریاد کی ہر جس وقت ملعون ہوا اوس وقت فریاد کی اور جس وقت زمین پر اوتا را گیا اوس وقت فریاد کی اور جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے اُس وقت فریاد کی اور جس وقت سورہ احمد للشر رب العالمین نازل کی گئی اوس وقت فریاد کی۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت شریف کے سبب سے آسمان کی حراست کی گئی تاکہ شیاطین آسمانوں کی باتوں کا سہ قہ نکالیں

اللہ تعالیٰ نے جنات کے احوال سے جو خبر دی ہے اوس باب میں فرمایا ہے کہ روا نا المستا السماء فوجدناہا ملحت حرسا شدیداً وشہباً واناکنا نقعد منہا مقاعد للسمع فمن سمع الآن یجد لہ شہباً باصدا ہم نے آسمان کو چھوا ہے ہم نے آسمان کو ایسا پایا ہے کہ وہ سخت نگاہ بانوں اور آگ کے شعلوں سے بھرا ہوا ہے اور ہم جنات لوگ سننے کی جگہ آسمان میں بیٹھا کرتے تھے اب جو شخص ہم لوگوں میں سے آسمان کی بات سنتا ہے وہ اپنے لئے آگ کے شعلہ کو منتظر پاتا ہے۔

احمد اور بیہقی نے سعید بن جبیر کے طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ شیاطین آسمان کی طرف چڑھتے تھے وحی کے کھلے سنتے تھے اور زمین کی طرف اترتے تھے اور جو کھلے وہ سنتے اوس پر زیادہ کر دیتے تھے وہ ہمیشہ یہی کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا جن جگہوں میں شیاطین جاتے تھے اون جگہوں سے روک دئے گئے اس واقعہ کو شیاطین نے ابلیس لعین سے ذکر کیا اوس ملعون نے سن کر کہا کہ زمین پر کوئی عظیم حادثہ پیدا ہوا ہے اوس نے شیاطین کو دریافت کے واسطے بھیجا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حال میں پایا کہ آپ قرآن شریف پڑھ رہے تھے اور شیاطین نے قرآن کو پایا اونہوں نے دیکھ کر کہا واللہ وہ حادثہ یہی ہے اور شیاطین انگاروں سے مارے جاتے ہیں جس وقت کوئی ستارہ تم سے چپ جائے تو یہ جان لو کہ اوس نے شیطان کو پایا وہ ستارہ کبھی خطا نہ کرے گا لیکن وہ ستارہ اس کو قتل نہ کرے گا اوس کے چہرہ اور پسلی اور ہاتھ کو جلا دیگا۔

ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے سعید سے سعید نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جنات میں ہر ایک گروہ کو لئے بیٹھنے کی ایک جگہ آسمان میں تھی وہ لوگ اوس جگہ سے وحی کو سنتے تھے اور اوس سے کامنوں کو خبر کرتے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا شیاطین دفع کر دئے گئے جس وقت جنات نے عرب لوگوں کو خبر نہیں پہنچائی تو اونہوں نے کہا جو لوگ آسمان پر تھے وہ ہلاک ہو گئے اونہوں نے فی طریق اختیار کیا کہ جس کے پاس اونٹ تھے وہ ہر روز ایک اونٹ ذبح کرتا اور جس کے پاس گائیں تھیں وہ گائے ذبح کرتا اور جس کے پاس بکریں تھیں وہ بکری ذبح کرتا تھا اور ابلیس لعین نے کہا کہ زمین پر کوئی بڑا حادثہ پیدا ہوا ہے اوس نے شیاطین سے کہا کہ ہر ایک زمین کی مٹی میرے پاس لاؤ شیاطین مٹی لائے وہ ہر ایک زمین کی مٹی سو گلتا تھا جبکہ لعین نے مکہ معظمہ کی مٹی سو گلی تو یہ کہا کہ اس جگہ سے حادثہ آیا ہے وہ شیاطین نہایت سرعت سے مکہ کو گئے یکا یک انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں۔

بیہقی نے عوفی کے طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے درمیان موقوفی وحی کا جو زمانہ تھا اوس زمانہ میں آسمان کی حراست نہیں کی جاتی تھی شیاطین سنے کی جگہوں میں آسمان میں بیٹھا کرتے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو آسمان کی حراست شدید حراست کے طور پر کی گئی اور شیاطین سنگسار کئے گئے۔

واقدمی اور ابو نعیم نے ابن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ وہ دن تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن میں نبی ہوئے شیاطین آسمان پر جانے سے منع کئے گئے اور اون پر آگ کے شعلے مارے گئے شیاطین نے اس واقعہ کو ابلیس لعین سے ذکر کیا اوس نے کہا کہ تم لوگوں پر ایک نبی زمین مقدسہ میں مبعوث کیا گیا ہے۔ شیاطین گئے اور پہرہ لٹ کے آئے اور اونہوں نے کہا کہ اوس سرزمین میں کوئی شخص نہیں ہے یہ سن کر ابلیس آپ کی جستجو میں لکھ گیا ایک ایک اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حراست سے نیچے اتر رہے تھے اور آپ کے ساتھ جبریل علیہ السلام تھے ابلیس لعین اپنے اصحاب کے پاس پلٹ کے آیا اور کہا کہ احمد مبعوث کئے گئے ہیں اور اون کے ساتھ جبریل ہیں۔

واقدمی اور ابو نعیم نے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے کہا ہے جبے عیسیٰ علیہ السلام اُٹھائے گئے کوئی ستارہ نہیں ہینکا گیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے تو ستارے پھینکے گئے قریش نے ستاروں کے پھینکے جانے سے ایک ایسے امر کو دیکھا کہ اوس کو وہ نہیں دیکھتے تھے عرب اپنے چار پائیوں کو چوڑے اور غلاموں کو آواز کرنے لگے وہ اس امر سے یہ گمان کرتے تھے کہ اب فنا کا وقت آگیا ہے پھر اس کے بعد نبی ثقیف نے اپنے چار پائیوں اور غلاموں کو آواز کرنا شروع کیا یہ ضمیر عبد البیل کو پہنچی اوس نے کہا تم لوگ اس کام میں جلدی نہ کرو اور تم دیکھو جو ستارہ پھینکے جاتے ہیں اگر وہ ستارے پہچانے جاتے ہیں تو یہ امر آدمیوں کی فنا کا وقت ہوگا اور اگر ستارے نہیں پہچانے جاتے ہیں تو یہ واقعہ ایک ایسے امر کی وجہ سے ہے کہ جو حادثہ ہوا ہے عرب نے

یہ سن کر غور کیا تو یکا یک اوتھوئے دیکھا کہ جو ستارے پھینکے جاتے ہیں وہ نہیں پھیلنے جاتے عرب نے عبد یلیل کو خبر کی اوس نے سن کر کہا کہ یہ امر ایک نبی کے ظہور کے وقت ہوا ہے اب لوگ نہیں ٹھہرے مگر تھوڑے زمانہ تک یہاں تک کہ ابوسفیان بن حرب طایف کو گئے اور یہ کہا کہ محمد بن عبد اللہ نے ظہور کیا ہے اور وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ میں نبی مرسل ہوں یہ سن کر عبد یلیل نے کہا کہ آپ کی نبوت کے وقت ستارے پھینکے جاتے ہیں۔

سعید بن منصور اور بیہقی نے شعبی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ستارے نہیں پھینکے جاتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا ستارے پھینکے گئے عرب نے اس کے معانی سے اپنے چار پانچوں کو چھوڑنا اور اپنے غلاموں کو آزاد کرنا شروع کیا پس اس واقعہ کو عبد یلیل نے عرب سے کہا تم ستاروں میں غور کرو اس حدیث کو اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا ہے ابن سعد نے یعقوب بن حصیب بن المغیرہ بن احنس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عرب میں پہلے جو لوگ ستاروں کے ٹوٹے کو دیکھ کر ڈرے تھے وہ بنی ثقیف تھے بنی ثقیف عمرو بن امیہ کے پاس گئے اور اوس سے کہا جو شے نئی حادث ہوئی ہے کیا تو نے نہیں دیکھی اُس نے کہا ہاں میں نے دیکھی ہے تم لوگ غور سے دیکھو اگر وہ بڑے بڑے ستارے ہیں جن سے راہبری ہوتی تھی اور اون سے گرمی اور جاڑوں کے موسم پھیلنے جاتے تھے اگر وہ کبھرتے ہیں تو یہ امر دنیا کے طے ہونے اور اس خلق کے گزر جانے کا ہے اور اگر اون مشہور ستاروں کے سوا اور ستارے ٹوٹتے ہیں تو یہ وہ امر ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے اور ایک نبی ہے کہ عرب میں مبعوث ہوگا اُس نبی کے پیدا ہونے کی وجہ سے یہ امور حادث ہوتے ہیں۔

خراطی نے (ہو اقف) میں اور ابن عساکر نے مرواس بن قیس الدوسی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ کے پاس میں نے کمانت اور کمانت میں آپ کے ظہور کے وقت جو کچھ تغیر ہو گیا تھا اوس کو ذکر کیا میں نے آپ سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس کمانت سے ایک شے تھی میں آپ کو خبر



دیتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہم لوگوں میں سے ایک جاریہ تھی اوس کا نام خلعہ تھا ہم کو کوئی امر برا  
 سوا خیر کے اوس سے معلوم نہ تھا یکا یک وہ جاریہ ہمارے پاس آئی اور اوس نے کہا اے  
 معشر دوس تم نے مجھ سے کوئی شے نہیں معلوم کی ہے مگر خیر ہم نے اوس سے پوچھا وہ کیا امر  
 اُس نے کہا جسکی وجہ تو ایسا کہتی ہے اوس نے کہا کہ میں اپنی بکریوں میں تھی یکا یک مجھ کو  
 ایک تاریکی نے ڈھانپ لیا اور میں نے ایسی حالت پائی جیسے مرد کا حس عورت کے ساتھ  
 ہوتا ہے (یعنی جامع کی کیفیت مجھ کو محسوس ہوئی) میں نے یہ خوف کیا کہ میں حاملہ ہو گئی ہوں  
 یہاں تک کہ جب اوس کے جننے کا وقت قریب ہوا تو اوس نے ایک ایسا لڑکا جنما کہ اوس کے  
 کان لٹک رہے تھے اور اوس کے دونوں کان کٹے کے کانوں کی مثل تھے وہ لڑکا ہم لوگوں  
 میں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ وہ لڑکا لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا یکا یک اُس نے جست کرنے  
 کے طور پر جست کی اور اپنا تھمہ پٹنیک دیا اور اپنی بلند آواز سے اوس نے یا ولیہ یا ولیہ کہہ کر یہ کہا  
 واللہ پہاڑ کی اس گھاٹی کے اوس طرف سوار ہیں اون سواروں میں حسین نجیب جوان ہیں ہم  
 لوگ یہ سن کر سوار ہوئے اور اون کو ہم نے پالیا ہم نے اون کو بہکا دیا اور اون کا مال ہم نے لوٹ  
 لیا اور وہ لڑکا ہم سے کوئی بات نہ کہتا تھا مگر جیسا وہ کہتا دلیسا ہی ہوتا تھا یہاں تک کہ جس وقت  
 یا رسول اللہ آپ کے مبعوث ہونے کا وقت تھا وہ ہم کو خبر دیا کرتا تھا اور جو بٹ کہتا تھا ہم نے  
 اوس سے کہا جھکو ہلاکت ہو یہ کیا بات ہے کہ تو جو کچھ کہتا ہے وہ جو بٹ ہوتا ہے اوس نے کہا  
 میں نہیں جانتا ہوں مجھ کو جس نے سچا کیا تھا اوس نے ہوتا کیا ہے تم لوگ مجھ کو میرے گھر میں  
 تین دن تک قید کر کے رکھو پھر تم لوگ میرے پاس آؤ ہم نے اوس کے مکان میں اوس کو قید  
 کر دیا پھر ہم لوگ تین دن کے بعد آئے اور ہم نے اوس کے مکان کو کھولا یکا یک ہم نے اُس  
 کو ایسا پایا گویا وہ آگ کا انکار تھا اوس نے کہا اے معشر دوس آسمان کی حراست کی گئی ہے  
 اور خیر الانبیاء نے ظہور کیا ہے ہم نے اوس سے پوچھا کہاں ظہور کیا ہے اوس نے کہا کہ میں ظہور کیا  
 ہے اور میں اب مردہ ہوں تم لوگ مجھ کو ایک پہاڑ کی چوٹی پر دفن کر دیجیو اس لئے کہ میں آگ

کو بڑکان کا جس وقت تم لوگ میرے آگ بھڑکانے کو دیکھو تو مجھے یہ پتہ چلے گا کہ وہ اور ہر ایک پتھر کے ساتھ بائیسک اللہ کو میں بھڑکنے سے ساکن ہو جاؤں گا اور جب بڑکانہ لوگوں کو دیکھ کر کیا اور ہم اس انتظار میں رہے کہ اوس نے جس نبی کی خبر دی ہے، اوس کا ظہور آج ہوتا ہے یہاں تک کہ ہمارے پاس حاجی لوگ آئے اور انہوں نے یا رسول اللہ آپ کے مبعوث ہونے کی ہم کو خبر دی۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ وحی سنی جاتی تھی جبکہ اسلام آیا تو جنات روک دئے گئے نبی اسدین سے ایک عورت تھی اوس کا نام سیرہ تھا جنات میں سے ایک اوس کا تابع تھا جبکہ جن نے دیکھا کہ وحی کی مجھ کو قدرت نہیں ہے تو وہ جن سیرہ کے پاس آیا اور اوس کے سینے میں داخل ہو گیا اور پکارنے لگا وضع العناق و رفع الرقاق وجاء امر الیطاق احمد حرم الزنا۔ باہم معانقہ موقوف ہو گیا یعنی رسم اتحاد جاتی رہی اور تلواریں بلند کی گئی مین یعنی جنگ کا وقت آگیا ہے اور ایسا امر آیا ہے کہ اوس کی کسی کو طاقت نہیں ہے احمد نے زنا کو حرام کر دیا ہے۔

بہیقی نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیاطین کو وحی کے سننے سے ان ستاروں سے روک دیا کہ ان کے منقطع ہو گئی کاہن اور کمانت اب نہیں ہے۔

واقفی اور ابو نعیم نے نافع بن جبر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ شیاطین زماہ فترت میں وحی کو سنتے تھے اور آگ کے شعلوں سے نہیں مارے جاتے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے تو شیاطین پر آگ کے شعلہ مارے گئے۔

واقفی اور ابو نعیم نے عطاء کے طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ شیاطین وحی کو سنتے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو شیاطین وحی کے سننے سے روک دئے گئے شیاطین نے اس کی شکایت ابلیس سے کی اس ملعون نے یہ سنا کہ کوئی بڑا حادثہ ہوا ہے وہ ملعون ابلیس پر چڑھا اور اوس نے دیکھا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم مقام کے پیچھے ناز پر رہے میں اوس نے کہا میں جاتا ہوں اور آپ کی گردن توڑے ڈالتا ہوں اور وہ اس حال میں آیا کہ جبریل علیہ السلام آپ کے پاس تھے جبریل علیہ السلام نے ملعون کے ایک ایسی ٹوکری ماری کہ اوس کو ایسی ایسی جگہ پر ہینک دیا اور واقعہ اور ابو نعیم نے اسی حدیث کی مثل مجاہد سے روایت کی ہے۔

ابو نعیم حجاج صوف کے طریق سے ثابت بنانی سحر ثابت نے انس رض سے روایت کی ہے کہ ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو ابلیس آپ کے پاس آیا اپنا مکہ کہو ہا تھا جبریل علیہ السلام اوس پر ٹوٹ پڑے اور اپنے شانے سے اوس کو اس طور پر دفع کیا کہ اوس ملعون کو وادی اردن میں ڈال دیا۔

ابو اسحق نے کتاب (عظمت) میں اور طبرانی نے (اوسط) میں اور ابو نعیم نے عثمان بن مطر کے طریق سے ثابت سے ثابت نے انس رض سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں سجدہ کی حالت میں تھے ابلیس لعین آیا اور اوس نے یہ ارادہ کیا کہ آپ کی گردن مبارک کھیل دے جبریل علیہ السلام نے ایک ایسی پونک ماری کہ ملعون کے قدم نہیں چھری یہاں تک کہ اردن میں پہنچ گیا۔

یہ باب قرآن شریف کے اعجاز اور اس بیان میں ہے کہ شکیں قریش نے قرآن کے اعجاز کا اعتراف کیا اور قرآن کلام بشر سے کچھ مشابہ نہیں ہے اور ان لوگوں کا بیان کہ قرآن کے سبب مسلمان ہوئے

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا ہے قل لئن اجمعت الانس والجن علی ان یاتوا بشئ من هذا القرآن لا یاتون بشئ ولو کان بعضهم بعض ظمیر۔ اگر انسان اور جنات اس امر پر متفق ہو جاویں کہ وہ اس قرآن کی مثل لاویں وہ اس کی مثل نہ لائیں گے اگرچہ بعض ان کے بعض کو مدد کریں۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وان کنتم فی سب ممانزلنا علی حبیدنا فتوا بسورۃ من مثله وادعوا  
 شہدا کم من دون اللہ ان کنتم صادقیین فان لم تفعلوا اولن تفعنوا فانا لا نقبوالا۔ اگر تم لوگ  
 شک کرو اوس چیز سے جس کو ہم نے اپنے بندہ محمد صلعم پر نازل کی ہے تم ایک سورۃ اوسکی  
 مثل لاؤ اور اپنے گواہوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا بلاؤ اگر تم لوگ سچے ہو اگر تم نہ کرو گے اور ہرگز ایسا  
 نہ کرو گے کہ اوسکی مثل کوئی لاؤ تو آتش دوزخ سے ڈرو۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قلیا تو ابجدیث مثله ان کا نواصدا دتین۔ چاہیے کہ وہ لوگ  
 اس حدیث کی مثل لاویں اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔

اور بخاری رحم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا ہے کہ انبیاء میں سے کوئی نبی نہیں ہے مگر اوس نبی کو وہ شے دی گئی ہے کہ اوسکی  
 مثل ہے اوس پر بشر ایمان لائے میں اور مجھ کو جو شے دی گئی ہے وہ وہ وحی ہے کہ اللہ تعالیٰ  
 نے میری طرف بھیجی ہے میں یہ امید کرتا ہوں کہ کل انبیاء سے میرے تابع اکثر ہوں علمائے  
 کہا ہے کہ آپ کے اس قول کو یہ معنی ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اون کے زمانے  
 گذر جانے کے بعد باقی نہ رہے اور معجزات کا مشاہدہ نہیں کیا ہے مگر اون لوگوں نے جو اون  
 معجزات کے وقت موجود تھے اور قرآن شریف کا معجزہ قیامت تک مستقر ہے اور قرآن شریف  
 اپنے اسلوب کلام اور بلاغت اور امور مغیبات کی خبر دینے میں خرق عادت ہے زمانوں میں  
 سے کوئی زمانہ نہیں گذرتا ہے مگر اوس زمانہ میں اون اشیاء میں سے کوئی شے ظاہر ہوتی ہے  
 جس کی قرآن نے خبر دی ہے کہ آئندہ زمانہ میں وہ شے ہونے والی ہے اور وہ شے قرآن  
 کے صحیح دعوے پر دلالت کرتی ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلعم کے قول شریف کے  
 یہ معنی ہیں کہ معجزات ماضیہ حیرت سے وہ نگاہوں سے مشاہدہ کئے جاتے تھے جیسے صالح  
 علیہ السلام کا ناقہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہے اور قرآن شریف کے معجزات  
 بصیرت سے مشاہدہ ہوتے ہیں پس جو لوگ قرآن شریف کا اتباع بصیرت سے کرتے ہیں

بوجہ بصیرت کے دوسروں سے اکثر ہوں گے اس لئے کہ وہ امر سر کی انگلیہ سے مشاہدہ کیا جاتا ہے تو وہ مشاہدہ کرنے والے کے گزر جانے سے گزر جاتا ہے اور وہ امر عقل کی انگلیہ سے مشاہدہ کیا جاتا ہے تو وہ ہمیشہ باقی رہتا ہے۔ جو لوگ کہ اول مشاہدہ کرنے والے کے بعد آتے ہیں اوس کا مشاہدہ استمرارہ کرتے ہیں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ان دونوں قولوں کا انتظام کلام واحد میں ممکن ہے اس لئے کہ ان دونوں قولوں کا جو محصل ہے اوسکا بعض بعض کا منافی نہیں ہے۔

حاکم اور ہیثمی نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ولید بن مغیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے اوس کے سامنے قرآن شریف پڑھا اوس کو اوس سے رقت ہوئی یہ خبر ابوہریرہؓ کو پہونچی ابوہریرہؓ نے اوس کے پاس گیا اور کہا اے چچا تیری قوم یہ ارادہ کرتی ہے کہ تیرے واسطے مال جمع کرے ولید نے پوچھا یہ کس واسطے ہے ابوہریرہؓ نے کہا ایں واسطے جمع کرتے ہیں کہ تجھ کو وہ مال دین اس لئے کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تھا جو شے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہے اوس سے تو تعرض کرتا ہے ولید نے یہ سن کر کہا کہ قریش کو علم ہے کہ میں مال میں اون سے اکثر ہوں ابوہریرہؓ نے کہا کہ تو کوئی ایسی بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں کہ تو تیری قوم کو یہ خبر پہونچے کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر ہے یا اون سے کراہت کرتا ہے ولید نے ابوہریرہؓ سے کہا میں کیا بات کہوں واللہ تم لوگوں میں کوئی مرد اشعار میں اور رجز اور قصیدہ میں مجھ سے زیادہ عالم نہیں ہے اور نہ اشعار جن میں حوایات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں واللہ وہ اشعار سے کچھ شائبہ نہیں ہے واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو قول کہتے ہیں اوس کی بڑی حلاوت ہے اور اوس میں بڑی خوبی ہے اور خوش دلی ہے اور اوس کا اعلیٰ ثمر دار ہے اور اوس کا اسفل پہلون سے بہرا ہوا ہے اور وہ قول سب اقوال پر فوق ہے اور اوس پر کوئی قول فوق نہیں کرتا اور اپنے ماتحت قول کو ضعیف اور پامال کرتا ہے۔ ابوہریرہؓ نے یہ سنا کہ تیری قوم تجھ سے راضی نہ ہوگی

یہاں تک کہ محمد صلعم کے باب میں کچھ کہو ولید نے کہا مجھ کو تو مہلت دے تاکہ میں اس کے باب میں فکر کروں جبکہ ولید نے فکر کی تو یہ کہا کہ یہ قول وہ سحر ہے کہ نقل کیا جاتا ہے اور محمد صلعم اس سحر کو اپنے غیر سے نقل کرتے ہیں یعنی یہ سحر آپ کا ذاتی ساحری سے نہیں ہے پس یہ آیت شریفہ نازل ہوئی ذرئی ومن خلقت وحیداً چوڑ تو مجھ کو اور اس شخص کو جس کو میں نے پیدا کیا ہے اکیلا۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے عکرمہ یا سعید کے طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ ولید بن مغیرہ اور قریش کا ایک گروہ جمع ہوا اور ولید اون لوگوں میں من تھا اور حج کا زمانہ آجود ہوا ولید نے کہا کہ عرب کے قاصد تم لوگوں کے پاس حج میں آئین گے اور اون لوگوں نے تمہارے اس صاحب کا امر سنا ہے (یعنی محمد صلعم کی نبوت کا امر سنا ہے۔ اس امر میں تم سب لوگ متفق الراے ہو جاؤ اور اختلاف نہ کرو اختلاف میں بعض کی بعض تکذیب کریگا۔ اور بعض کا قول بعض رد کرے گا سب نے سن کر یہ کہا اے ابو عبید شمس تو ہی کہو اور ہمارے لئے کوئی ایسی راے قائم کر کہ ہم اس کے ساتھ قائم رہیں ولید نے کہا بلکہ تم لوگ کہو تاکہ میں سنوں تم کیا کہتے ہو لوگوں نے کہا ہم یہ کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہن بین ولید نے کہا آپ کا ہن نہیں بین میں نے کا ہنوں کو دیکھا ہے وہ قول کا ہنوں کے زمرہ سے نہیں ہے اور نہ کا ہن کے سحر کی قسم سے ہے۔ لوگوں نے کہا ہم کہیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجنون ہیں ولید نے کہا آپ مجنون نہیں بین ہم نے جنوں کو دیکھا ہے اور اس کو پہچاننا ہے مجنون غصہ کی شدت اور دل کی کشاکش اور وسوسہ سے بات کرتا ہے۔ آپ کی بات ایسی نہیں ہے لوگوں نے کہا ہم کہیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شاعر ہیں ولید نے کہا آپ شاعر نہیں ہیں ہم نے شعر کو اس کے رجز اور ہزج اور قریض اور مقبوض اور مسبو ط سے پہچان لیا ہے آپ کا قول شعر نہیں ہے لوگوں نے کہا ہم کہیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساحر ہیں ولید نے کہا آپ ساحر ہیں میں ہم نے ساحرون اور اون کے سحر کو دیکھا ہے وہ قول ایسا نہیں

ہے جیسے ساحر ہونگے ہیں اور دم کرتے ہیں اور اون کے سحر کے عقد سے ہوتے ہیں یہ جواب سن کر لوگوں نے ولید سے کہا اے اباعبد شمس تو کیا کہتا ہے ولید نے کہا واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی عجیب حلاوت ہے اور اوس قول کی جڑ پہلون سے بہری ہے اور اس کی شاخ تر و تازہ شہ دار ہے تم نے جو یہ باتیں کی ہیں انہیں سے کوئی بات نہ کہو گے مگر یہ بھی تا جابائے گا کہ وہ بات باطل ہے اور اقرب قول یہ ہے اگر تم لوگ یہ کھو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساحر ہیں پس تم یہ کہو کہ یہ وہ ساحر ہے کہ مرد اور اوس کے باپ کے درمیان اور مرد اور اوس کے بہائی کے درمیان اور مرد اور اوس کی زوجہ کے درمیان اور مرد اور اوس کے قبیلہ کے درمیان تفریق پیدا کرتا ہے اور آپس سے جدا کرتا ہے یہ بات سن کر سب لوگ متفرق ہو گئے جس وقت حج کے لئے آدمی آئے ان لوگوں نے اُن آدمیوں کے بہکانے کے واسطے بیٹھنا اختیار کیا اون کی طرف سے کوئی شخص نہیں گذر تا مگر اوس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ ڈراتے اور اون سے آپ کا ذکر کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ولید بن مغیرہ کے باب میں خورنی ومن خلقت وحیداً صلیہ قمر تک نازل فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پاس سے جو شے لائے تھے اور ولید اوس شے میں آپ کے باب میں باتیں کرتا تھا اور وہ لوگ اوس کے قول کی تعریف کیا کرتے تھے۔ اوس گروہ کے باب میں اللہ تعالیٰ نے یہ نازل کیا الذین جعلوا القرآن عضین فوریباک لفسا النعم جمعین۔ یعنی جن لوگوں نے قرآن شریف کو اقسام گردانا ہے کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ کہتا ہے تیرے رب کی قسم ہے ہم اون سب لوگوں سے پوچھیں گے یہ گروہ وہ لوگ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں اون آدمیوں سے جو ان سے ملتے تھے باتیں کہتے تھے راوی نے کہا ہے کہ عرب کے لوگ اس حج سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کے ساتھ اپنے مقامات کو پلٹ کر گئے اور کل بلاد عرب میں آپ کا ذکر منتشر ہو گیا۔

ابو نعیم نے عوفی کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ولید

بن مغیرہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا قرآن شریف کے احوال اون سے پوچھتا تھا جبکہ ابوبکر الصدیق نے ولید کو خبر کی تو قریش کے پاس گیا اور کہا جو بات ابن ابی کثیر کہتا ہے بڑے تعجب کی بات ہے واللہ وہ قول نہ شعر ہے اور نہ سحر ہے اور نہ مثل جنون کے یہودہ بات ہے تحقیق اوس کا قول کلام الہی سے ہے۔

ابو نعیم نے سعدی صغیر کے طریق سے کلبی سے کلبی نے ابو صالح سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ ولید نے اپنی قوم سے کہا کہ حج میں کل کے دن آدمی جمع ہوں گے اور اس مرد کا قول آدمیوں میں فاش ہو گیا ہے اور آدمی تم لوگوں سے کل کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال دریافت کریں گے تم لوگ اون کو کیا جواب دو گے ولید کے قوم نے کہا ہم کہیں گے کہ جنون ہے اور غصہ کی خدشہ سے کلام کرتا ہے ولید نے کہا وہ لوگ محمد صلعم کے پاس آئیں گے اور آپ سے کلام کریں گے اور وہ آپ کو نصیح اور عاقل پائیں گے اور تم کو جو ناٹھیرائیں گے ولید نے قوم سے کہا ہم کہیں گے کہ شاعر ہے ولید نے کہا وہ لوگ عرب ہیں انہوں نے شعر کی روایت کی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قول شعر نہیں ہے وہ لوگ تم کو جو ناٹھیرائیں گے ولید کی قوم نے کہا ہم کہیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہن ہین جو شے کل کے دن ہونے والی ہے اوس کی ہم کو خبر دیتا ہے ولید نے کہا اون لوگوں نے کاہنوں سے ملاقات کی ہے جو قوت وہ لوگ آپ کا قول سنیں گے اور اوسکو کھات کے مشابہ نہ پاویں گے تو تم کو جو ناٹھیرائیں گے۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نضر بن حارث بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی کھڑا ہوا اور اوس نے کہا اے گروہ قریش واللہ تم پر ایسا امر نازل ہوا ہے کہ تم اوس کی مثل کے ساتھ مبتلا نہیں ہوئے ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں میں کم سن لڑکے تھے تم لوگوں میں زیادہ پندیدہ تھے اور بات میں تم سے زیادہ سچے اور امانت میں تم سے اعظم تھے یہاں تک کہ جس وقت تم لوگوں نے آپ کی کنپٹیوں



میں سفیدی دیکھی یعنی بڑا پے کو آنتار دیکھ اور جو شے تمہارے پاس لائے وہ شے لائے تم  
 لوگوں نے آپ کو ساحر کہا واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساحر نہیں ہیں ہم نے جادو گروں کو اور ان  
 کے سحر و عقدوں کو دیکھا ہے اور تم لوگوں نے کہا آپ کا ہن میں واللہ آپ کا ہن نہیں ہیں  
 ہم نے کاہنوں اور اوزن کے حال کو دیکھا ہے اور ہم نے ان کا سماع سنا ہے کہ وہ مسجع عبارت  
 میں مطلب کو ادا کرتے ہیں اور تم لوگوں نے کہا آپ شاعر ہیں واللہ آپ شاعر نہیں ہیں ہم نے  
 شعر کی روایت کی ہے اور شعر کے کل اقسام اوس کے رجز اور اوس کے ہزج کو سنا ہے۔  
 اور تم نے کہا آپ مجنون ہیں واللہ آپ مجنون نہیں ہیں ہم نے جنون کو دیکھا اور مجنون کی شدت  
 غصہ اور اوس کے وسوسہ اور کلام مخلوط کو سنا ہے کہ مجنون ایک بات میں دوسری بات ملا  
 دیتا ہے اسی معشر قریش تم اپنے احوال میں غور سے نظر کرو واللہ تم پر ایک اعظم نازل ہوا ہے۔  
 ابن ابی شیبہ نے اپنی (مسند) میں اور بیہقی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی  
 ہے کہ آپ کو ابو جہل اور قریش کے ایک گروہ نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امر ہم لوگوں میں  
 پھیل گیا ہے کاش تم لوگ ایک ایسے مرد کو ڈھونڈ لو کہ وہ سحر اور کمانت اور شعر میں عالم ہوتا  
 اور وہ آپ سے کلام کرتا اور پھر ہمارے پاس آکر آپ کے امر کو بیان کرتا یا رس کر عتبہ نے کہا  
 کہ قول سحر اور کمانت اور شعر کو میں نے سنا ہے اور ان چیزوں کا مجھ کو بڑا علم حاصل ہے اگر  
 ایسا امر ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساحر ہیں یا کاہن ہیں یا شاعر ہیں تو مجھ پر مخفی نہ رہے گا عتبہ  
 آپ کے پاس آیا جبکہ عتبہ آپ کے پاس آیا تو عتبہ نے آپ سے پوچھا اے محمد آپ خیر ہیں یا  
 ہاشم آپ خیر ہیں یا عبد المطلب آپ خیر ہیں یا عبد اللہ آپ نے عتبہ کو جواب نہیں دیا عتبہ نے  
 کہا پھر کس سبب سے آپ ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں اور ہمارے باپ دادوں کو گمراہ ٹھہراتے  
 ہیں اگر آپ کو ریاست کی خواہش ہے تو ہم لوگ اپنے جہتت آپ کے واسطے کھڑی کر دیں گے  
 جب تک آپ زندہ رہیں گے آپ ہمارے سردار رہیں گے اگر آپ کو باہ ہے تو قریش  
 میں کی جن لڑکیوں میں سے آپ چنگر چاہیں گے ہم دس لڑکیاں آپ کے ساتھ بیاہ دیں گے

اور اگر آپ کو مال کی خواہش ہے تو ہم اپنے مالون میں سے اتنا مال آپ کے واسطے جمع کر دینگے کہ آپ اور آپ کے پس ماندے آپ کے بعد اوس سے استعانت پاسکین گے عتبہ یہ باتیں کہہ رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساکت تھے کلام نہیں کرتے تھے جبکہ عتبہ نے کلام کرنے سے فراغت پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ الرحمن الرحیم تم تنزیل من الرحمن الرحیم فصلت آیاتہ قراناً عربیاً لعلکم تعقلون پڑھا اور فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد و ثمود تک پہنچے عتبہ نے اپنا مونہ روک لیا اور آپ کو قسم دی کہ آپ رحم کریں اور مجھ سے باز رہیں ایسا نہ کہ مجھ پر عذاب نازل ہو جائے عتبہ اپنے اہل کی طرف نہیں گیا اور اون کے پاس جانے سے شرم رہا ابو جہل نے کہا کہ اے مشعر قریش ہم عتبہ کو نہیں دیکھتے ہیں واللہ مگر عتبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مائل ہو گیا ہے اور آپ کا طعام اوس کو پسند آ گیا ہے اور یہ امر نہیں ہے مگر کسی حاجت کے سبب سے ہے کہ عتبہ کو وہ حاجت درپیش ہوئی ہے ہمارے ساتھ عتبہ کی طرف چلو قریش کے لوگ عتبہ کے پاس آئے ابو جہل نے کہا اے عتبہ واللہ ہم نے تیری نسبت گمان نہیں کیا مگر کیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مائل ہو گیا ہو اور تجھ کو آپ کا امر بہلا معلوم ہوا ہے اگر تجھ کو کوئی حاجت ہے تو ہم اپنے مالون میں سے تیرے واسطے اتنا جمع کر دیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طعام سے تجھ کو بے نیاز کر دے گا عتبہ ابو جہل کے کلام کو سن کر غضب میں آیا اور اللہ تعالیٰ کی قسم کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے میں کبھی کلام نہ کروں گا اور یہ کہا کہ تم لوگوں کو معلوم ہے کہ میں قریش میں زیادہ مالدار ہوں و لیکن میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے مجھ کو ایسی شے کے ساتھ جواب دیا کہ واللہ وہ شے واللہ نہ سحر ہے نہ شاعر ہے اور نہ کھانا ہے آپ نے میرے سامنے بسم اللہ الرحمن الرحیم تم تنزیل من الرحمن الرحیم کتاب فصلت آیاتہ کو پڑھایا تک کہ آپ فقل انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد و ثمود تک پہنچے میں نے اپنا منہ روک لیا اور میں نے آپ کو قسم دی کہ آپ رحم فرما وین اور مجھ سے باز رہیں تم لوگوں کو علم ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت

کچھ کہا ہے تو جو بوٹ نہیں کہا ہے مجھ کو یہ خوف ہوا ایسا نہ ہو کہ تم لوگوں پر غضب نازل ہو جا  
 ابن اسحاق اور بیہقی نے محمد بن کعب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھ سے یہ حدیث  
 کی گئی ہے کہ عتبہ بن ربیعہ نے ایک دن قریش سے اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 مسجد میں تشریف رکھتے تھے یہ کہا اے مشعر قریش سنو میں رسول اللہ کے پاس جاتا ہوں  
 اور آپ سے کلام کرتا ہوں اور بیت سے امداد آپ کے رو برو پیش کرتا ہوں شاید آپ اون امور  
 میں سے بعض کو قبول فرما دیں اور مجھ سے باز رہیں قریش نے کہا اے ابوالولید تو بیشک جاؤ اور کلام کر عتبہ کٹر ہو گیا  
 یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھ گیا عتبہ نے جس بابہیں آپ کے کہا اور مال اور ملک وغیرہ جو  
 آپ کے حضور میں پیش کر نیکی کہا اس حدیث کو محمد بن کعب نے ذکر کیا ہے یہاں تک کہ جس وقت عتبہ اپنے کلام کو فراغ ہو گیا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے دریافت فرمایا اے ابوالولید کیا تو فراغ ہو گیا عتبہ نے  
 کہا ہاں فراغ ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اب مجھے سن عتبہ نے کہا فرمایا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم حم نزل من الرحمن الرحیم کتاب فصلت آیاتہ  
 قرأتا عربیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے چلے گئے اور اس سورۃ کو عتبہ کے سامنے پڑھا جبکہ  
 عتبہ نے اس سورۃ کو سنا تو اوس کے لئے چپ رہا اور اوس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی پیٹھ  
 کے پیچھے ڈال کے اون پر ٹیکا لگالیا اور آپ سے ستارہا بیان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیت  
 سجدہ تک پہنچے اور آپ نے سجدہ کیا نہ آپ نے عتبہ سے پوچھا اے ابوالولید کیا تو نے سنا  
 عتبہ نے کہا میں نے سنا آپ نے فرمایا تو ہے اور یہ امر ہے تو جو چاہے اختیار کر عتبہ اٹھ کر اپنے  
 اصحاب کی طرف گیا بعض نے بعض سے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ حلف کرتے ہیں کہ عتبہ  
 جس مٹہ سے گیا تھا بغیر اوس کے آیا ہے جبکہ عتبہ اپنے اصحاب کے پاس بیٹھا اونہوں نے پوچھا  
 اے ابوالولید کیا خبر ہے اوس نے کہا یہ خبر ہے واللہ میں نے ایسا قول سنا ہے کہ اوس کی  
 مثل ہرگز نہیں سنا واللہ وہ قول نہ شعر ہے اور نہ سحر ہے اور نہ کہانت ہے اے گروہ قریش میں  
 تم سے جو کچھ کہتا ہوں تم لوگ اوس میں میرے مطیع رہو اس مرد کے درمیان اور جس شے میں

یہ مرد ہے اس کے درمیان تم لوگ مجھ کو چھوڑ دو اور اوس کو کیسورہنے دو۔ وہ قول کر مین نے اس مرد سے سنا ہے واللہ اوس قول کی ضرور کوئی عظیم خیر ہونے والی ہے اگر عرب لوگ اس مرد کو کوئی صدمہ پہنچائیں گے تو تم لوگ اپنے خیر کے ساتھ اس مرد کو کفایت کرو گے اور اگر یہ مرد عرب پر غلبہ کرے گا تو اوس کا ملک تمہارا ملک ہو گا اور اوس کی عزت تمہاری عزت ہوگی اور اوس کے سبب سے تم سب لوگ اسعد الناس ہو گے ولید کی یہ رائے سن کر لوگوں نے کہا واللہ اے ابوالولید اس مرد نے اپنی زبان سے تجھ پر جادو کیا ہے ابوالولید نے کہا تمہارے حق میں میری یہ رائے اب جو امر کو ظاہر ہوا ہے تم وہ کرو۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عمر رضی عنہما سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن ربیعہ کے سامنے تم تنزیل من الرحمن الرحیم کو پڑھا عقبہ اپنے اصحاب کے پاس آیا اور ان سے کہا اے قوم آج کے دن تم میری اطاعت کرو اور اس کے بعد میری نافرمانی کرو واللہ میں نے اس مرد سے ایسا کلام سنا ہے کہ میرے قانون سے اوس کی مثل ہرگز کوئی کلام نہیں سنا اور میں یہ نہیں جانتا کہ اوس کی کیا تردید کروں۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھ سے یہ حدیث کی گئی ہے کہ ابو جہل اور ابوسفیان اور اخنس بن شریق ایک رات میں اس لئے نکلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنیں اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں رات میں نماز پڑھ رہے تھے ان مردوں میں سے ہر ایک مرد اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تاکہ آپ کے چڑھنے کو سنے اور کسی کو انہیں نہ علم نہ تھا کہ فلان کمان بیٹھا ہے اور فلان کمان بیٹھا ہے یہ سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چڑھنے کو رات میں سنتے رہے یہاں تک کہ جس وقت انہوں نے صبح کی اور فجر طلوع ہوئی اپنی اپنی جگہوں سے چلے گئے اور ایک راستہ میں سب اکٹھے ہو گئے جبکہ ایک نے دوسرے کو دیکھا تو آپس میں ایک دوسرے کو ملا مت کرنے لگا اور بعض نے بعض سے کہا کہ یہ عود نہ کیجوا اگر تمہارے کم عقل لوگوں میں سے بعض شخص تم کو دیکھ لیا تو تم کو

نفس میں تم لوگ کوئی بات پیدا کرادو گے پھر وہ یہ گفتگو کر کے اپنے اپنے گھروں کو پلٹ کے چلے گئے یہاں تک کہ جبکہ دوسری رات تھی تو ان میں سے ہر ایک مرد نے اپنی اپنی جگہ پر عود کیا اور یہ سب لوگ رات بہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چڑھنا سنتے رہے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی یہ لوگ متفرق ہو گئے اور ایک راستہ میں اکٹھے ہو گئے جیسے پہلی بار بعض نے بعض سے کہا تھا اوس کی مثل ہر ایک نے ایک سے کہا پھر اپنے اپنے مکانوں کو پلٹ کے چلے گئے جبکہ تیسری رات تھی تو ان لوگوں میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر آیا اور سب آپ کا چڑھنا سنتے رہے یہاں تک کہ جس وقت فجر طلوع ہوئی سب متفرق ہو گئے اور ایک راستہ میں اکٹھے ہو گئے اور آپس میں کہا کہ جب تک یہاں سے ہم نہ جائیں گے کہ آپس میں ہم معاہدہ نہ کر لیں کہ پھر پلٹ کے نہ آئیں گے سب نے اس امر پر عہد کیا کہ پھر نہ آئیں گے اس کے بعد سب متفرق ہو گئے جبکہ اخنس بن شریق صبح کو اٹھا اوس نے اپنی لاٹھی لی پھر اپنے مکان سے نکلا یہاں تک کہ ابوسفیان کے پاس اون کے گھر میں گیا اور ابوسفیان سے کہا اے ابو حنظلہ تو نے جو شے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اوس میں تیری جو راے ہو مجھ کو اوس سے خبر دے ابوسفیان نے کہا اے ابو ثعلبہ میں نے اون اشیا کو سنا ہے کہ میں اون کو جانتا ہوں اور اون اشیا کے ساتھ جو امر کہ ارادہ کیا جاتا ہے اوس کو جانتا ہوں اخنس نے سن کر کہا کہ میں حلف کرتا ہوں میں ہی اوس امر کو جانتا ہوں پھر اخنس ابوسفیان کے پاس سے نکلا اور ابو جہل کے پاس گیا اور اوس کے پاس اس کے مکان میں داخل ہوا اور ابو جہل سے پوچھا اے ابو احکم جو شے تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اوس میں تیری کیا راے ہے ابو جہل نے کہا میں نے کیا سنا ہی ہے اور یہی عہد منافات شرف میں مناجعت کرتے ہیں اونہوں نے لوگوں کو کمانا کھلایا ہم نے بھی لوگوں کو کمانا کھلایا اونہوں نے لوگوں کو سوار یوں پر سوار کرایا ہم نے بھی لوگوں کو سوار یوں پر دین اونہوں نے لوگوں کے ساتھ عطاک کی ہم نے بھی عطاک یہاں تک کہ ہم اور وہ ہم زانو بیٹھے یعنی برابر رہے ہم اور وہی عہد منافات گھڑ دوڑ کے دو گھوڑے تھے اور برابری کا دعویٰ کرتے تھے

بنی عبد مناف نے کہا کہ ہم لوگوں میں سے نبی ہے اور اسکے پاس آسمان سے وحی آتی ہے یہ بات جب ہم پائین گئے واللہ ہم اس نبی پر کبھی ایمان نہ لائیں گے اور نہ اس کی تصدیق کریں گے یس کر اخش بن مشرق کہڑا ہو گیا۔

مسیحی نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم نے اس اول دن کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا وہ دن تھا کہ میں اور ابو جہل بن ہشام مکہ شریفہ کی بعض گلیوں میں جا رہے تھے یکایک ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جہل سے فرمایا اے ابو الحکم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف آؤ میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں ابو جہل نے کہا اے محمد کیا آپ ہمارے معبودوں کو بڑا کرنے سے باز نہ آئینگے آپ ارادہ نہیں کرتے ہیں مگر یہ کہ ہم لوگ آپ کی گواہی دین کہ آپ مرتبہ کمال کو پہنچ گئے ہیں یا آپ نے تبلیغ رسالت کر دی ہے۔ ہم لوگ یہ گواہی دیتے ہیں کہ آپ مرتبہ کمال کو پہنچ گئے ہیں یا آپ نے رسالت کو پہنچا دیا ہے واللہ اگر مجھ کو یہ علم ہو جائے کہ جو کچھ آپ کہتے ہیں وہ حق ہے تو البتہ میں آپ کا اتباع کروں گا یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پلٹ کے چلے گئے اور ابو جہل مجھ سے مخاطب ہوا اور کہا کہ واللہ میں یہ جانتا ہوں کہ جو بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں وہ حق ہے لیکن بات یہ ہے کہ بنی قصی نے کہا کہ ہم لوگوں میں حجاب ہے ہم نے کہا بیشک بنی قصی نے کہا ہم لوگوں میں ندوہ ہے ہمنے کہا بیشک بنی قصی نے کہا ہم لوگوں میں لوہا ہے ہم نے کہا بیشک بنی قصی نے کہا ہم لوگوں میں سقایہ ہے ہم نے کہا بیشک پھر بنی قصی نے عرب کو کمانا کھلایا ہم نے بھی عرب کو کمانا کھلایا جبکہ ہم اور وہ برابر ہو گئے انکے زانوں سے ہمارے زانور گڑے گئے یعنی ہم اور وہ برابر ہو گئے تو انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں میں سے نبی ہے واللہ میں اس امر کا اقرار نہ کروں گا۔

مسلم نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میرا بھائی انیس مکہ کی طرف گیا پھر وہ میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے مکہ میں ایک ایسے مرد سے ملاقات کی کہ وہ یہ دعویٰ کرتا ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو رسالت پر بھیجا ہے مینے انہیں سہی پوچھا کہ آدمی کیا کہتے ہیں اس نے کہا کہ آدمی کہتے ہیں کہ وہ شاعر ہے اور ہر ہے اور کاہن ہے اور انہیں شعر امین ایک شاعر تھا اس نے کہا کہ میں نے کاہنوں کا قول سنا ہے جو قول اس مرد کا ہے وہ کاہنوں کا سا قول نہیں ہے میں نے اس کے قول کو شعر کہہ کر اور انہیں سے آزمایا واللہ وہ قول کسی کی زبان سے مناسبت نہیں رکھتا ہے کہ وہ شعر ہو واللہ وہ مرد صادق ہے اور وہ لوگ جو بڑے ہیں جو شاعر کہتے ہیں ابو ذر نے کہا میں نے کوئی نہ کر دیا اور میں کہ میں آیا اور میں تیس دن اور میں اتون تک ٹھہرا ہوا اور میرے لئے کسی قسم کا کمانہ تھا کہ مرزم کا پانی میں اس پانی سے اتنا موٹا ہو گیا کہ زہری سے میرے پیٹ کی بیٹوں میں خشکین پیدا ہو گئیں اور میں نے بہوک سخی ضعف اور لا غری اپنے جگر میں نہیں پانی ابو نعیم نے زہری سے یہ روایت کی ہے کہ اسعد بن زرارہ نے یوم العقیدہ میں عباس سے کہا کہ ہم نے قریب اور عبید اور ذی رزم سے قطع تعلق کر لیا اور ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس سے آپ کو بھیجا ہے آپ جو بڑے طہین ہیں اور جو شے آپ لائے ہیں وہ بشارت کلام سے شاہد نہیں رہتی ہے۔

ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہ اسے مجاہد سے اسحاق بن یسار نے ایک ایسے مرد سے حدیث کی ہے جو بنی سلمہ سے تھا اس نے کہا جبکہ بنی سلمہ کے جوان سلمان بلوگ ہو گئے تو عمرو بن الجوح نے اپنے بیٹے سے کہا کہ تو نے اس مرد یعنی محمد صلعم کا جو کلام سنا ہے اس سے مجاہد کو خبر دے اس نے عمرو کو رو برواً الحمد للہ رب العالمین کو صراط المستقیم تک پڑھا عرو نے سن کر کہا یہ کس قدر احسن اور اجل کلام ہے اور پوچھا کیا کل کلام اس مرد کا اسکی مثل ہے اس نے کہا اے بابا اس کلام سے بھی احسن ہے۔

ابن سعد نے یزید بن رومان اور محمد بن کعبہ اشجعی اور زہری وغیرہم سے روایت کی ہے ان راویوں نے کہا ہے کہ بنی سلیم میں سے ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس کا نام قیس بن نسیب تھا اس نے آپ کا کلام سنا اور بہت سی چیزیں آپ سے پوچھیں آپ نے

اوس کو جواب دیا وہ مسلمان ہو گیا اور اپنی قوم کی طرف پلٹ کر گیا اور اوس نے اپنی قوم سے کہ  
 کہیں نے روم کی باتیں اور فارس کی نرم باتیں اور اشعار عرب اور کاہن کی کسالت اور حیز کی  
 جڑی باتیں کرنے والوں کا کلام سنا ہے ان لوگوں کے کلام سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام کچھ  
 مشابہت نہیں رکھتا تم لوگ میری اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا حصہ  
 حاصل کرو بنی سلیم کے لوگ فتح مکہ کی سال میں آئے اور مسلمان ہو گئے وہ کچھ سات سو تھے  
 اور یہی کہا گیا کہ وہ لوگ ایک نزار تھے۔

**فصل** کل عقلا نے اس امر پر اجماع کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب وہ معجزہ ہے کہ کوئی  
 شخص اوسکے معارضہ پر قادر نہ ہو سکا باوجود صفے کفصحاے عرب سے اوس کی برابری کرنے کے  
 واسطے کہا گیا اور اوس کا جواب چاہا گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وان احد من المشکرین استبارک  
 فاجره حتی یسمع کلام اللہ اگر کوئی شخص مشرکین سے آپ کا جواب چاہے تو اوس کو اپنے جوار میں  
 اجازت دو تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو سنے اگر کلام اللہ شریف کا سننا اوس پر محبت نہ ہوتا تو امر  
 دین کلام اللہ شریف کے سننے پر موقوف نہ ہوتا اور محبت نہ ہوگی مگر معجزہ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے  
 ولولا انزل علیہ آیت من ربہ قل انما الآیات عند اللہ انما انا نذیر مبین اولکم فہم انما اتوا ان علیک الکتاب  
 بتلی علیہم پس اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے ایک  
 بڑی آیت ہے دلالت میں کافی ہے وہ معجزات کہ غیر قرآن سے ظہور میں آئے ہیں اور وہ آیات  
 کہ اوس کے سوا جو انبیاء میں اون سے ظاہر ہوئے ہیں یہ کتاب ان کل معجزات اور آیات کی  
 قائم مقام ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کتاب کو اہل عرب کے پاس لائے ہیں اہل  
 عرب انفع الفصی اور خوش تفریح خطبا تھے اون سے اس کتاب کی برابری کرنے اور اسکی مثل  
 لانے کے واسطے کہا گیا اور اس کے لئے اون کو برسوں کی محنت دی گئی اون کو اس کی مثل  
 لانے پر قدرت نہ ہوئی اور اون لوگوں کا ایسا حال تھا کہ کتاب اللہ کے نور  
 کے بجائے اور اوس کے امر کے چپانے میں وہ بڑے حریص تھے اگر اون کی قدرت



میں کتاب اللہ کا معارضہ ہوتا تو معارضہ کی طرف متوجہ ہو کر قطع حجت کر دیتے اور لوگوں میں سے کسی صحیحہ بات نقل نہیں کی گئی کہ کسی کے نفس نے کتاب اللہ کا معارضہ کرنے کے واسطے اس سے بات کی ہو اور نہ کسی نے معارضہ کا قصد کیا بلکہ کبھی انہوں نے عناد کی طرف میل کیا اور کبھی استہزاء کی طرف جبکہ کئے کبھی انہوں نے کہا جا دو ہے اور کبھی انہوں نے کہا شعر ہے اور کبھی انہوں نے کہا پہلے لوگوں کے افسانے ہیں یہ اور ان کی کل باتیں تحیر اور لاجواب ہونے سے تین پروردہ لوگ اس امر پر راضی ہو گئے کہ ان کی گردنوں پر تلوار حاکم بنائی جائے اور ان کی اولاد میں اور ان کی بیبیاں قیدی ہوں اور ان کے مال مباح ہو جاویں اور وہ لوگ بڑے غیرت مند اور صاحب حمیت تھے اگر ان کو یہ علم ہوتا کہ کتاب اللہ کی مثل لانا ان کی قدرت میں ہے تو وہ ضرور اس امر کی طرف مبادرت کرتے اس لئے کہ مثل کا لانا بحالت قدرت اور پیر آسان تھا۔

حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا عرب کی یہ حالت تھی کہ وہ اکثر شاعر تھے اور خطیب تھے اور زیادہ لغت دان تھے اور ان کے پاس اس کا بڑا سامان تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے دور اور نزدیک والوں کو معارضہ کے واسطے بلایا پھر معارضہ کے بعد ان کے واسطے جنگ قائم کی باوجودیکہ عرب کثیر الکلام تھے اور ان کے لغات محال تھے اور ان پر لغات کا استعمال اسل امر تھا اور ان کے شاعر کثرت سے تھے اور خطیب کثرت سے تھے معارضہ کے بعد آپ نے اہل عرب کے واسطے جنگ قائم کی یہ امر عاقل کے نزدیک قوم عرب کے عاجز ہونے پر دلالت کرتا ہے اس لئے کہ اگر اہل عرب کو معارضہ کی قدرت ہوتی تو وہ ایک سورۃ اور توہمی آیتیں معارضہ میں پیش کر دیتے وہ ایک سورۃ اور توہمی آیتیں بمقابلہ اس کے کہ عرب لوگ اپنی جانبین دیتے اور اپنے وطنوں سے نکلتے اور اپنے اموال خرچ کرتے آپ کے قول کے واسطے زیادہ ناقص اور آپ کے امر کے واسطے زیادہ فاسد اور آپ کے پیروں کے پر آگندہ کرنے میں زیادہ سرعت کرتے (عرب نے کل نقصانات اختیار کئے مگر معارضہ میں کوئی

سورۃ اور توڑی آیتیں پیش نہ کر سکے اس سے ثابت ہوا کہ قرآن شریف بشارت کا قول نہیں ہے اور کسی کو اوس کے معارضہ کی قدرت نہیں ہے (شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ جس وجہ کے ساتھ قرآن شریف کا اعجاز واقع ہوا ہے اوس وجہ میں آدمیوں نے اختلاف کیا ہے اور اوس میں بہت سے اقوال ہیں میں نے اون اقوال کو کتاب الاتقان میں بسط کے ساتھ بیان کیا ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن شریف کا اعجاز متعدد وجہوں سے واقع ہوا ہے اول وجہوں میں سے ایک وجہ اعجاز یہ ہے کہ قرآن شریف کا حسن تالیف اور اوس کے کلمات کی باتم تمام سب اور اوس کی فصاحت ہے اور اوس کے اعجاز کی وجہیں اور اوس کی بلاغت اون عربوں کی عادت کے خلاف ہے جو میدان کلام کے شمسوار ہیں اور اس شان کے وہ صاحب ہیں اور اعجاز کی اُن وجہوں میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف کی نظم کی صورت عجیب اور اُس کا اسلوب غریب کلام عرب کے اسلوبوں سے مخالف ہے اور قرآن کی نظم اور شکر راستہ جس پر قرآن آیا ہے اور اوس پر قرآن شریف کے مقاطع آیات موقوف ہیں اور اوس راستہ کی طرف فواصل کلمات قرآن ختمی ہوتے ہیں (عرب کے کلام میں ایسے مقاطع اور فواصل واقع نہیں ہوئے) اور اوس کی نظیر اوس سے پہلے اور اوس کے بعد نہیں پائی گئی اُن وجہ اعجاز میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ امور غیب کی خبر سے خبر دینا اور جو شے موجود نہیں ہوئی تھی اوس کی خبر قرآن شریف میں دی گئی تھی جیسے قرآن شریف میں وارد ہوا تھا وہ شے ویسی پائی گئی اور اون وجہ اعجاز میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرون ماضیہ اور شرایع سابقہ کی خبریں اوس قبیل سے تھیں کہ اون خبروں میں سے ایک خبر کوئی نہیں جانتا تھا مگر اکیلا شخص اون کتابی علما میں سے کہ اپنی عمر اون اخبار اور شرایع کے سیکنے میں قطع کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون اخبار اور شرایع کو جس وجہ پر وہ تھے اون کی وجہ اور نص پر لاتے تھے اور آپ امی تھے کہ نہ پڑھتے تھے اور نہ لکھتے تھے اور اون وجہ اعجاز میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف اخبار اور لوگوں کے دلوں کی باتوں کو متضمن ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول (اذہمت طایفان مکرم ان تغشلا) ہے اور اللہ تعالیٰ

کا یہ قول (و یقولون فی انفسہم لولا ینذربنا اللہ یا نقول) ہے اور اون وجوہ اعجاز میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ بہت سی آستین ہیں کہ قوم کے عاجز کرنے میں قضا یا مین اور انکے آگاہ کرنے میں ہیں کہ وہ اُن امور کو نہ کریں گے سوا ان لوگوں نے اون امور کو نہیں کیا اور اون کو اون امور کی قدرت نہ ہوئی جیسے اللہ تعالیٰ کا قول یہود کے باب میں (ولن تمینوہ ابدا) ہے اور اون وجوہ اعجاز میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ اہل عرب کی خواہشیں وافر تھیں اور اون کو خشد حاجت تھی باوجود اس کے انہوں نے قرآن شریف کا معارضہ ترک کیا اور وجوہ اعجاز میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف سننے والوں کے دلوں کو قرآن شریف کے سننے کے وقت خوف دلاتا ہے اور قرآن شریف کی تلاوت کے سننے کے وقت ہیبت طاری ہوتی ہے جیسے کہ جبر بن مطعم کو واسطے واقع ہوا تھا کہ جب میرے منسا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے وقت سورہ طور پڑھ رہے تھے جب میرے کما جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت پر پہنچے ام غلقو اس غیر شئی ام ہم انخالقون مطہرون تک یہ سن کر قریب تھا کہ میرا دل اوڑھا جائے جب میرے کما یہ اول مرتبہ تھا کہ اسلام کا وقار میرے دل میں پیدا ہوا۔ اور وجوہ اعجاز میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف کا پڑھنے والا اس کے پڑھنے سے طویل نہیں ہوتا اور اس کا سننے والا اس کو ناگوار نہیں سمجھتا ہے بلکہ قرآن شریف کی تلاوت پر جبک جانا حلاوت کو زیادہ کرتا ہے اور اس کا بار بار پلٹا کے پڑھنا قرآن کی محبت کو واجب کرتا ہے اور قرآن شریف کے سوا جو کلام ہوتا ہے جس وقت اس کا عادہ کرتے ہیں تو وہ ناگوار ہوتا ہے اور بار بار پلٹا کے پڑھنے سے پڑھنے والا طویل ہو جاتا ہے اسی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کا یہ وصف فرمایا ہے کہ قرآن شریف بار بار پلٹا کے پڑھنے سے پُرانا نہیں ہوتا ہے اور وجوہ اعجاز میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف باقی رہنے والی ایک ایسی آیت ہے کہ جب تک دنیا باقی رہے گی قرآن شریف معدوم نہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے اس کے حفظ کی کفالت فرمائی ہے اور وجوہ اعجاز میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف اور معارف کا جامع ہے جن علوم اور معارف کو کتابوں میں سے کسی

کتاب نے جمع نہیں کیا اور ان علوم اور معارف کا احاطہ کسی نے متوڑے کلمات اور معدودہ حروف میں نہیں کیا ہے (قرآن شریف کے کلمات تلیل ہیں اور حروف تعدادی میں یہ جمع علوم اور معارف کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور ان وجوہ اعجاز میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف جزالت اور عذوبت کی دونوں صفتوں کا جامع ہے جزالت اور عذوبت یہ دونوں ایسے متضاد صفتیں ہیں کہ بشر کے کلام میں غالباً جمع نہیں ہوتی ہیں اور ان وجوہ اعجاز میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف آخر کتاب گردانا گیا ہے اور اپنے خیر سے غنی ہے اور قرآن شریف کے مابچہ قدیم کتاب میں ہیں وہ اکثر ایسے بیان کی محتاج ہیں کہ قرآن شریف کی صاف اوس بیان میں عذوبت کیا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ان هذا القرآن یقیناً علیٰ نبی منہم وعلیٰ ائمتہم الذین ہم فیہ یخلفون)

**قاضی عیاض** نے کہا ہے کہ اول چار و حسین قرآن شریف کا پنج زمین جمعہ علیہا ہیں اور باقی و حسین جو ہیں وہ قرآن شریف کے خصائص میں ہیں اور ان کا ذکر آگے آچکا ہے اور قرآن شریف کے خصائص میں سے یہ امر باقی رہ گیا ہے کہ قرآن شریف سات لغات پر نازل ہوا ہے اور قرآن شریف کے خصائص میں سے یہ ہے کہ قرآن شریف متفرق اور پارہ پارہ نازل ہوا ہے اور قرآن کے خصائص میں سے یہ ہے کہ حفظ کے واسطے قرآن میں آسانی ہے اور باقی کتابیں ان تین امور میں قرآن کو خلاف ہیں شیخ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ میرے کتاب الاتقان میں اول کی دو خصوصیتوں کے بیان میں کلام کو بسط دیا ہے وہ دو خصوصیتیں یہ ہیں کہ قرآن سات لغات پر نازل ہوا ہے اور متفرق پارہ پارہ نازل ہوا ہے اور خصائص کے باب میں جن کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام سے ممتاز ہیں قرآن کے خصائص کو بیان کروں گا۔

**فصل قاضی عیاض رحمہ** نے کہا ہے کہ اعجاز قرآن کی جو و حسین ذکر کی گئی ہیں اور ان کو جبکہ تم نے پہچان لیا تو تم نے اس امر کو ضرور پہچان لیا کہ قرآن شریف کے معجزات کی تعداد ہزار

اور دوا ہزار یا اس سے اکثر ہین احصائی کی جائے گی اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی ایک سورۃ کے واسطے اہل عرب سے مقابلہ چاہا وہ لوگ اس سورۃ سے عاجز ہو گئے اہل علم نے کہا ہے کہ سورتوں میں زیادہ چوٹی سورۃ انا اعطیناک الکوشر ہے ہر ایک آیت یا زیادہ آیتیں قرآن شریف کی جو اس سورۃ کے عدد اور مقدار میں ہین وہ معجزہ ہین پر یہ جان لو کہ اس سورۃ کو ثمرین نفس آیات معجزات ہین اس طرح پر کہ سابق میں اس کا بیان ہو چکا ہے شیخ جلال الدین سیوطی رحم فرماتے ہین۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جس وقت سورہ الکوشر کے کلمات شمار کرو گے تو دس سے بھی کم کلمات پاؤ گے علمائے قرآن شریف کے کلمات کو گنا ہے ستر ہزار نو سو چونتیس کلمات ہین پس وہ مقدار کہ معجزہ ہے شمار میں تقریباً سات ہزار ہو گئی اور ان سات ہزار کو آٹھ و ہون میں ضرب دو گے اُن آٹھ و ہون میں اول کی دو و ہون اور تو ساتوین اور اٹھوین اور نویں اور دسویں دیکھا ہوں اور باہون و ہون تو چہین ہزار معجزات ہون گے پر ان چہین ہزار کے ساتھ اگر وجہ ثالث اور رابع اور خامس اور سادس جملہ واخرہ کے طور پر منضم کر دی جاوین تو معجزات قرآن ساٹھ ہزار کو پہنچین گے یا ساٹھ ہزار سے اکثر ہون گے اور جو شخص یہ ارادہ کرتا ہے کہ اول دو و ہون کی حیثیت سے معجزات قرآن سے واقف ہو تو وہ ہماری کتاب اتقان کو معاینہ کرے پر ہماری دوسری کتاب اسرار التفسیر کو غور سے دیکھے وہ شخص وہ شے پائے گا جس سے اس کی پیاس بجھ جائے گی اور مجھ کو اتفاق ہوا ہے کہ میں نے ایک آیت سے انواع بلاغت ایک سو بیس استخراج کئے ہین وہ آیت اللہ تعالیٰ کا یہ قول (واللہ ولی الذین امنوا) آخر آیت تک ہے اور میں نے اس آیت شریفہ کو اپنی تالیف میں جدا طور سے لکھا ہے تم اس کی طرف رجوع کرو اور دیکھو۔

**فصل** احمد وغیرہ نے عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر قرآن شریف چمڑے میں ہوگا تو اس چمڑے کو آگ نہ جلانے لگی اور طبرانی نے اس حدیث کو سہل بن سعد سے اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ اس چمڑے کو

آگ مس نہ کرے گی اور طبرانی نے اس حدیث کو حصص بن مالک کی حدیث سے اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ اگر قرآن شریف کسی چڑے میں جمع کیا جائے گا تو اس کو آگ نہ جلائے گی ابن اثیر نے کتاب (نہایت الغریب) میں کہا ہے کہ بعض علمائے یہ ذکر کیا ہے کہ قرآن شریف کا یہ معجزہ فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا۔

## یہ باب اُن آیات کے بیان میں ہے کہ وحی کے وقت ظاہر ہوئی تھیں

ابن ابوداؤد نے (کتاب المصاحف) میں ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ اس کے حضرت جبریل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راز کی جو باتیں کرتے ان کو حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ تھے اور ان کو نہیں دیکھتے تھے۔

احمد اور ترمذی اور نسائی اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے جید سند سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اس کے جب وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی ہے ایسی آواز سنتے تھے جیسے شہد کی مکھون کی بہن بننا ہٹ ہوتی ہے اور ایک لفظ میں یہ وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کے پاس شہد کی مکھون کی بہن بننا ہٹ سنی جاتی تھی۔

شیخین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کے پاس وحی کیونکر آتی ہے آپ نے فرمایا کہ کبھی وحی میرے پاس جبرس کی آواز کی مثل آتی ہے اور وہ وحی مجھ پر زیادہ سخت ہوتی ہے اور پھر منقطع ہو جاتی ہے اور جو کچھ مجھ سے فرشتہ کہتا ہے میں اس کو محفوظ رکھتا ہوں اور کبھی وحی اس طور سے آتی ہے کہ فرشتہ ایک مرد کی صورت میں مثل ہو کر میرے پاس آتا ہے اور وہ مجھ سے کلام کرتا ہے وہ جو کچھ مجھ سے کہتا ہے میں اس کو محفوظ رکھتا ہوں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ سخت جاڑے کے دن میں آپ پر وحی نازل ہوتی ہے اور پھر منقطع ہو جاتی ہے اور آپ کی پیشانی سے پسینا جاری رہتا ہے۔

ابن سعد نے ابوسلمہ سے روایت کی ہے ابوسلمہ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میرے پاس وحی دو طریق پر آتی تھی ایک طریق یہ تھا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس وحی لاتے تھے اور ابوسلمہ کا القاب مجھ پر اس طور سے کرتے تھے جیسے کوئی مرد کسی مرد کو القاب کرتا ہے وہ وحی فوت ہو جاتی تھی اور دوسرے طریق سے وحی جس کے آواز کی مثل آتی تھی یہاں تک کہ میرے قلب سے مخالفت کرتی تھی یہ وہ وحی ہے کہ مجھ سے فوت نہیں ہوتی تھی۔

مسلم نے عبادہ ابن الصامت سے روایت کی ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ پر اس سے سختی ہوتی تھی اور چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا۔ ابونعیم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ ثقل پاتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (انا سنقئ نعلک قولاً ثقیلاً) قول ثقیل اسی وحی سے مراد ہے۔

ابونعیم نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو اسکی وجہ سے آپ کے جسم مبارک پر گرانی ہو جاتی تھی اور آپ کی پیشانی مبارک سے پسینا بھستتا تھا اگرچہ وحی سردی کے موسم میں نازل ہوتی گویا پسینے کے قطرے چھوٹے چھوٹے موتی ہوتے تھے۔

طبرانی نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی لکھتا تھا جس وقت آپ پر وحی نازل ہوتی تو آپ کو شدید تپ کی سختی ہوتی تھی اور آپ کو نہایت درجہ پسینا آتا تھا اور اس کے قطرے چھوٹے چھوٹے موتیوں کی مثل ہوتے تھے یہ وہ حالت بدل جاتی تھی اور میں وحی کو لکھتا اور آپ مجھ سے اوس کا اظہار فرماتے تھے میں وحی کے لکھنے سے ابھی فارغ نہیں ہوتا یہاں تک کہ قرآن شریف کے ثقل سے میرے پاؤں کی یہ حالت ہو جاتی کہ وہ ٹوٹ جاتے اور میں گئے اوس حالت سے میں اپنے دل میں کہتا کہ میں

اپنے پاؤں سے کبھی چل نہ سکون گا۔

احمد بن ابی عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو لوگ اس امر کو آپ کے جسم مبارک کے پوست کے متغیر ہونے سے پہچان لیتے تھے۔

ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو اوس کے سبب سے آپ کا چہرہ مبارک اور آپ کا جسم شریف متغیر اللون ہو جاتا اور آپ کے اصحاب آپ کے رنگ جاتے اور نوین سے کوئی شخص آپ سے اوس وقت کلام نہیں کرتا تھا۔

احمد اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپ کو وحی عسوس ہوتی ہے آپ نے فرمایا بیشک محسوس ہوتی ہے میں آواز سنتا ہوں اور وقت میں استقلال اختیار کرتا ہوں کوئی مرتبہ وحی نازل نہیں ہوتی مگر میں یہ گمان کرتا ہوں کہ اوس سے میری روح قبض ہو جائیگی۔

ابو نعیم نے فلتان بن عاصم سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جس وقت وحی نازل کی جاتی تو آپ کی نگاہ اور آپ کی دونوں آنکھیں گہلی رہتی تھیں اور جو شے اللہ تعالیٰ ان کی زبان پر سے آتی اوس کے واسطے آپ کے کان اور آپ کا دل فارغ رہتا تھا یعنی آپ کسی کی بات اوس وقت نہیں سنتے تھے اور کسی شے کا خیال آپ کے قلب مبارک میں نہیں رہتا تھا۔

شیخین اور ابو نعیم نے یحییٰ بن امیہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسے حال میں نظر کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ کے خراٹوں اور ڈنٹ کے خراٹوں کی مثل تھے اور آپ کی دونوں آنکھیں اور پیشانی مسرت تھیں۔

ابن سعد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے



کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو رہی تھی اور آپ اپنے شتر پر سوار تھے وہ شتر بلبلا رہا تھا اور اوس کی کھائیں دوہری ہو جاتی تھیں میں نے یہ دیکھ کر گمان کیا کہ اونٹ کی کھائیاں ٹوٹ جائیں گی وہ اونٹ اکثر بار بیٹھ گیا اور اکثر بار ایسے حال میں کھڑا ہوا کہ وحی کے ثقل کی وجہ سے اپنے دونوں ہاتھوں کو میخ کی طرح تان دیتا تھا یہاں تک کہ وحی کی حالت آپ سے کھل گئی اور آپ سے پسینا موتی کی مثل بہ رہا تھا۔

احمد اور بیہقی نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی نازل کی جاتی آپ اپنی اونٹنی پر سوار رہتے تھے آپ کی طرف وحی جو بھی جاتی اوس کے ثقل سے اونٹنی اپنی گردن کو زمین پر رکھ دیتی اور سردی کے دن میں آپ کی پیشانی مبارک سے پسینا بہتا تھا جس وقت آپ کی طرف وحی بھیجی جاتی تھی۔

ابن سعد نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہ اسے کہ جب وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ اپنے سر مبارک کو ڈھانپ لیتے تھے اور آپ کے چہرہ مبارک میں تغیر پیدا ہو جاتا تھا اور آپ اپنے آگے کے دانتوں میں سردی پاتے تھے اور آپ کو پسینا آ جاتا یہاں تک کہ آپ سے پسینا موتیوں کی مثل بہتا تھا۔

طبرانی نے اسما بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ اسے کہ جب وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی قریب ہوتا کہ آپ بیہوش ہو جاویں۔

احمد اور طبرانی اور بیہقی نے (کتاب الشعب) میں اور ابو نعیم نے اسما بنت یزید سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناقہ کی مہار کھڑے ہوئی تھی جب وقت سورۃ مائدہ آپ پر نازل کی گئی قریب تھا کہ اوس اونٹنی کا بازو سورۃ کے بوج سے ٹوٹ جائے۔ ابو نعیم نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ اسے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی آپ کے سر مبارک میں درد پیدا ہو جاتا آپ اپنے سر مبارک پر مہندی لگاتے تھے۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی نازل کی جاتی تو ایک ساعت تک اوس وحی کا غلبہ آپ پر ایسا ہوتا تھا جیسے نشہ والے پر نشہ کا غلبہ ہوتا ہے۔

مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی کی جاتی ہم لوگوں میں سے کسی کو یہ طاقت نہوتی تھی کہ آپ کی طرف نگاہ اڑتا کر دیکھتا یہاں تک کہ وحی گزر جاتی تھی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ جبریل علیہ السلام جس صورت پر پیدا کئے گئے ہیں آپ نے اُن کو اوس صورت پر دیکھا ہے

احمد اور ابن ابی حاتم نے اور ابو الشیخ نے (کتاب العقیقۃ) میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو اُن کی اصلی صورت میں نہیں دیکھا ہے مگر دو بار ایک بار آپ نے یوں دیکھا کہ آپ نے جبریل ؑ سے یہ سوال کیا کہ اپنے آپ کو دیکھاؤ جبریل علیہ السلام نے اپنی اصلی صورت آپ کو دکھائی جبریل علیہ السلام اتنے عظیم تھے کہ آسمان کے افق کو گمیر لیا تھا اور دوسری بار یوں دیکھا کہ آپ شب معراج میں تشریف لے گئے اور آپ نے اُن کو سترۃ المنقبتی کے پاس اصلی صورت میں دیکھا۔

احمد نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو اُن کی صورت اصلی پر دیکھا ہے جبریل علیہ السلام کے چہرہ سوا بازو تھے اُن بازوؤں میں سے ہر ایک بازو ایسا تھا کہ اوس نے افق کو گمیر لیا تھا اور اُن کے بازو سرور مختلف رنگ کی چیزیں اور موتی اور یاقوت جڑتے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

احمد اور طبرانی نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے یہ سوال کیا کہ وہ اپنی اصلی صورت میں آپ کو دکھلا دیں حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ اپنے رب سے دعا فرمائیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے استعاضیٰ کی جانب سے ایسی سیاہی آپ پر ظاہر ہوئی کہ بلند ہوتی اور منتشر ہوتی جاتی تھی۔

شیخین نے حضرت عائشہ رضی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو اون کی اوس صورت میں جس صورت پر وہ پیدا کئے گئے ہیں نہیں دیکھا مگر وہ بارے حال میں آپ نے اون کو دیکھا ہے کہ وہ آسمان سے زمین کی طرف اتر رہے تھے اونکی خلقت عظیم نے آسمان اور زمین کو گھیر لیا تھا۔

احمد نے حضرت عائشہ رضی سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جبریل علیہ السلام کو ایسے حال میں دیکھا ہے کہ وہ آسمان سے اتر رہے تھے آسمان اور زمین اون سے بگڑ گیا تھا اور اون کے جسم پر سندس کے کپڑے تھے اون میں موتی اور یاقوت لٹک رہے تھے۔

ابو الشیخ نے (کتاب العظیم) میں حضرت عائشہ رضی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ آپ کو آپ کی صورت اصلی میں دیکھوں جبریل علیہ السلام نے اپنے بازوؤں میں سے ایک بازو کو پھیلا دیا کہ اوسے افق آسمان کو گھیر لیا یہاں تک کہ آسمان سے کچھ نہیں دیکھتا تھا۔

ابو الشیخ نے ابن عباس رضی سے ابن عباس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا ہے اون کے چہرہ سو بازو موتی کے تھے اونہوں نے اون بازوؤں کو طاؤسوں کے پروں کی مثل پھیلا دیا تھا۔

ابو الشیخ نے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے



یہ اُن خصائص اور معجزات کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
مبعوث ہونے اور ہجرت کے درمیان مکہ میں واقع ہوئی کہیں  
یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درخت کو کرا آیا تھا

ابن ابوشیبہ اور ابو یعلیٰ اور دارمی اور بیہقی اور ابو نعیم نے اعمش کے طریق سے ابو سفیان  
سے ابو سفیان نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہا ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس ایسے حال میں آئے کہ آپ مکہ سے باہر گئے ہوئے تھے اہل مکہ نے آپ کو خون آلود  
کر دیا تھا مالک نے کہا کہ آپ نے جبریل سے فرمایا کہ اون لوگوں نے مجھ کو خون آلود کر دیا ہے  
اور جو کچھ آپ کے ساتھ اہل مکہ نے کیا تھا آپ نے جبریل سے کہا جبریل علیہ السلام نے  
آپ سے پوچھا کیا آپ ارادہ کرتے ہیں کہ میں آپ کو کوئی آیت دکلاؤں آپ نے فرمایا ہاں  
دکلاؤ جبریل نے کہا کہ اوس درخت کو آپ بلاؤ آپ نے درخت کو بلایا وہ درخت زمین پر  
چلتا ہوا آیا اور آپ کے روبرو کھڑا ہو گیا جبریل نے آپ سے کہا کہ آپ اس درخت کو امر  
کرو تاکہ پلٹ جائے آپ نے اوس درخت سے فرمایا اپنی جاے پلٹ جا وہ درخت اپنی  
جاے پلٹ کر چلا گیا آپ نے فرمایا مجھ کو یہ کافی ہے۔

بیہقی نے حسن سے روایت کی ہے کہ اسے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی بعض  
گھاٹیوں کی طرف تشریف لے گئے آپ کی قوم نے آپ کی تکذیب کی تھی اوس سے آپ  
اوس قدر غمگین تھے جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا تھا آپ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی اے  
رب مجھ کو وہ شے دکلا جس سے مجھ کو اطمینان ہو اور میرا یہ غم چلا جائے اللہ تعالیٰ نے آپ  
کی طرف یہ وحی بھیجی کہ اس درخت کی شاخوں میں سے جس شاخ کو آپ چاہیں بلائیں آپ  
نے ایک شاخ کو بلایا وہ شاخ اپنی جگہ سے جدا ہو گئی اور اس طور پر چل رہی تھی کہ اوسکی

رفتار سے زمین میں شق پیدا ہوتا تھا وہ شاخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شاخ سے فرمایا کہ اپنی جاے پر پلٹ جا وہ شاخ پلٹ گئی اور اس نے زمین میں شق پیدا کر دیا اور جیسے پہلے تھی پہر درخت میں مل گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور آپ کا نفس مبارک خوش ہو گیا اور آپ پلٹ کر اپنے مکان کو آ گئے۔

ابن سعد اور ابو یعلیٰ اور بزار اور بیہقی اور ابو نعیم نے سند حسن سے حضرت عمر ابن الخطاب رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام حجون میں غمگین تھے اسکا سبب یہ تھا کہ مشرکین نے آپ کو ایذا دی تھی آپ نے دعا مانگی اے میرے اللہ آج کے دن تو مجھ کو کوئی ایسی آیت دکلا کہ اس کے بعد جو شخص میری تکذیب کرے میں اس کی پرواہ نہ کروں آپ کو امر کیا گیا آپ نے ایک درخت کو جنگل کی جانب سے بلایا وہ اس طور پر آیا کہ زمین کو چیرنے کے طور پر چیرتا تھا یہاں تک کہ وہ درخت اگر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور آپ کو سلام کیا پھر آپ نے اس کو امر کیا وہ درخت اپنی جگہ کی طرف پلٹ کر چلا گیا آپ نے فرمایا کہ میری قوم میں سے جو شخص اس کے بعد میری تکذیب کرے گا میں پرواہ نہ کروں گا اور ایک نسخہ میں یوں ہے کہ آپ نے دعا کی اے میرے اللہ تعالیٰ مجھ کو کوئی آیت دکلا حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا جس درخت کو آپ چاہیں بلائیں درختوں میں سے آپ نے ایک درخت کو بلایا وہ آیا یہاں تک کہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اسکے بعد اوپر کی حدیث کی مثل آخر حدیث میں ہے کہ تکذیب کرنے والے کی پرواہ نہ کروں گا ابو نعیم نے جابر سے روایت کی ہے کہ ماہیہ کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچایا جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور آپ کو ایسے صحرا کے کنارے کی طرف لے گئے جس میں بہت سے درخت تھے اور آپ سے کہا کہ جس درخت کو آپ چاہیں بلائیں آپ نے ان درختوں میں سے ایک درخت کو بلایا وہ آپ کے سامنے سے آیا اور آپ کے رو برو کھڑا ہو گیا جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ تحقیق آپ حق ہیں۔

## یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نوع عمر بکری کا دودھ دوبا تھا

طیالسی اور ابن سعد اور ابن ابی شیبہ اور سیقی اور ابو نعیم نے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہیں میں ایسا لڑکا تھا کہ قریب بلوغ کے تھا اور عقبہ ابن ابی معیط کی بکریاں مکہ میں پرانا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہما سے ہباگ کر میرے پاس آئے آپ نے اور حضرت ابو بکر صدیق نے مجھ سے پوچھا اے لڑکے کیا تیرے پاس دودھ ہے تو ہکو پڑھ لے گا میں نے کہا کہ میں امانت دار ہوں آپ نے اور حضرت ابو بکر الصدیق نے مجھ سے پوچھا کیا تیرے پاس کوئی ایسی نئی عمر والی بکری ہے کہ نہ نے جس سے اب تک جفتی نہیں کی ہے میں نے کہا ہاں ہے میں اس بکری کو دو دنوں حضرات کے پاس لایا حضرت ابو بکر الصدیق نے اس کو باندھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تہنوں کو پکڑا اور اون کو کھنے لگے اور دعا کی سوا اسکے تہن دودھ سے بہر گئے حضرت ابو بکر الصدیق آپ کے پاس ایک ایسا پتھر لائے جس میں گڑھا تھا آپ نے اس پتھر میں دودھ دوبا پھر آپ نے اور حضرت ابو بکر الصدیق نے دودھ پیا اور مجھ کو پلایا پھر آپ نے بکری کے تہنوں سے فرمایا سکر جاؤ وہ سکر گئے اور جیسے پہلے تھے ویسے ہی ہو گئے۔

## یہ باب خالد بن سعید بن العاص کے خواب کی کہنے میں ہے

ابن سعد اور سیقی نے محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان سے روایت کی ہے کہ اسے کہ خالد بن سعید بن العاص کا اسلام قدیمی تھا اور خالد اپنے اون بہائیوں میں اول تھے جو اسلام لائے تھے اور خالد کے اسلام کی ابتدا یہ تھی کہ خالد نے خواب میں دیکھا کہ میں دوزخ کے کنارہ

کھڑا کیا گیا ہوں اور خالد نے دوزخ کی اتنی وسعت کو بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ اوس کو جانتا ہے اور خواب میں خالد نے دیکھا کہ ادن کا باپ ادن کو دوزخ میں ڈھکیلتا ہے اور یہ دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالد کے دونوں کو لے پکڑے ہوئے ہیں تاکہ دوزخ میں نہ گرے خالد اپنے خواب سے ڈر گئے اور کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ حلف کرتا ہوں کہ یہ رویہ حق ہے خالد حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور اس خواب کو حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خالد سے کہا کہ میں تمہارے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہوں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں تم آپ کا اتباع کرو خالد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے پوچھا اے محمد صلعم آپ کس چیز کی طرف بلا تے ہیں آپ نے فرمایا میں اوس اللہ تعالیٰ کی طرف بلا تا ہوں کہ وہ ایک ہے اوس کا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اوس کا رسول ہے توجہ تہرون کی عبادت کرتا ہے اوس کو چھوڑ دے کہ وہ نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں اور نہ ضرر پہنچا سکتے ہیں اور نہ نفع اور وہ یہ نہیں جانتے ہیں کہ ادن کی عبادت کرنے والے کون ہیں اور عبادت نہ کرنے والے کون ہیں یہ سن کر خالد مسلمان ہو گئے اور ادن کے باپ کو اسلام کی خبر کی گئی ادن کے باپ نے کسکو اوس کے ڈھونڈنے کے واسطے بھیجا اور ادن کو زیر کیا اور مارا اور کہا واللہ میں تیرا قوت موقوف کر دوں گا خالد نے اپنے باپ سے کہا اگر تم میرا قوت موقوف کر دو گے تو مضایقہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو اتنا رزق دے گا کہ میں اپنی زندگی اوس سے بسر کر لوں گا۔

ابن سعد نے صالح بن کیسان سے روایت کی ہے کہ خالد بن سعید نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میوٹ ہونے سے قبل خواب میں ایسی تاریکی دیکھی کہ اس نے مکہ معظمہ کو ڈھانپ لیا تھا میں نہ پہناڑ کو دیکھتا تھا اور نہ زم زم کو پہر میں نے ایک ایسا نور دیکھا کہ وہ نور چراغ کی ضو کی مثل زم زم سے نکلا جس وقت وہ بلند ہوا عظیم ہوتا جاتا تھا وہ بلند ہوا ایسا تک کہ وہ نہایت بلند ہو گیا جو شے کہ مجھ کو اول بار روشن نظر آئی وہ



بیت اللہ تھا پھر ضو اتنی عظیم ہو گئی کہ کوئی نرم زمین اور کوئی پہاڑ باقی نہ رہا مگر زمین اوسکو دیکھتا تھا  
پھر وہ نور آسمان میں بلند ہوا پھر وہ نور نیچے آ کر ایسا تک کہ شرب کے وہ نخل مجھ پر روشن  
ہو گئے کہ ان میں بسر تے (یعنی خام کھجوریں تھیں ابھی بچتے نہیں ہوئی تھیں) اور میں نے  
سنا کہ ایک کینے والا اوس ضرور میں یہ کہتا تھا سبحانہ سبحانہ ثقت الکلمۃ و ہلک ابن مارہوضبۃ

الحصا میں اور ج والا کہ سعدت ہذا الامۃ جابر بنی الامیین و بلغ الکتاب اجلہ کذبۃ القریۃ  
تعذب مرمین تہوب فی الثالثۃ لث لثبتۃ ثقتان بالمشرق و واحدۃ بالمغرب پاک ہے  
وہ پاک ہے وہ کلمہ پورا ہو گیا اور ابن مارہوضبۃ الحصا میں اور ج اور اکہ کے درمیان ہلاک  
ہو گیا یہ امت سعید ہو گئی نبی امیوں کا آیا اور کتاب اپنی مدت کو پہنچ گئی اوس نبی کی تکذیب  
اس قریہ کے لوگوں نے کی اس قریہ کے لوگوں کو دو بار عذاب دیا جائے گا اور تیسری بار اس  
قریہ کے لوگ توبہ کریں گے وہ میں عذاب باقی رہ گئے ہیں دو عذاب مشرق میں ہوں گے  
اور ایک عذاب مغرب میں۔ خالد نے اس قصہ کو اپنے بہائی عمر بن سعید سے بیان کیا اس  
نے سن کر کہا کہ تم نے عجیب امر دیکھا ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ یہ امر نبی مطلب میں ہو گا  
اس لئے کہ تم نے دیکھا ہے کہ نور زمزم سے نکلا ہے اور اسی حدیث کی روایت داری قطنی نے  
(افراد) میں اور ابن عساکر نے واقدی کے طریق سے کی ہے کہا ہے کہ مجھ سے اسمعیل بن  
ابراہیم ابن عقبہ نے اپنے چچا موسیٰ بن عقبہ سے حدیث کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ میں ام  
خالد بنت خالد بن سعید بن العاص سے سنا ہے وہ کہتی تھیں اور اس حدیث کو ذکر کیا اس روایت  
میں اس حدیث کے آخر یہ ہے کہ خالد نے کہا کہ یہ امر اوس قسم سے ہے کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ  
نے مجھ کو اوس کے سبب سے اسلام کی ہدایت کی ہے ام خالد نے کہا کہ جو شخص اول مسلمان  
ہوا وہ میرا باپ ہے اور پہلے اسلام لانا اون کا یوں ہوا کہ میرے باپ نے اپنے خواب کو رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے شکر فرمایا اے خالد واللہ وہ نور میں ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کا  
رسول ہوں پس خالد مسلمان ہو گئے۔

## یہ باب سعد بن قاص کے خواب کیلئے کیا نہیں ہے

ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تین سال قبل اس کے کہ میں مسلمان ہوا کون میں نے خواب میں دیکھا گیا کہ میں ایسی تاریکی میں ہوں کہ میں کسی شے کو نہیں دیکھتا تھا پہر مجھ کو ایک چاندروشن نظر آیا میں اس کے پیچھے گیا تو میں ان لوگوں کو دیکھ رہا تھا جو کہ اس چاند کی طرف منہ سے آگے جا رہے تھے میں زید بن حارثہ اور حضرت علی اور حضرت ابوبکر الصدیق کی طرف دیکھ رہا تھا اور گویا میں ان صاحبوں سے پوچھ رہا تھا کہ تم لوگ اس طرف کب آئے ہو ان صاحبوں نے مجھ کو جواب دیا کہ ہم اسی گھڑی آئے ہیں پہر مجھ کو یہ خبر ہو چکی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کی طرف پوشیدہ ہلاتے ہیں میں نے آپ سے اجاڑ دی گئی ہوں میں ملاقات کی میں نے آپ سے پوچھا آپ کس چیز کی طرف ہلاتے ہیں آپ نے مجھے فرمایا تشہد ان لا الہ الا اللہ والی رسول اللہ میں نے اسکی شہادت دی کہ کوئی معبود نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معجزہ میں ہے کہ آپ نے ایک بڑے پیالہ میں اپنی قوم کے چالیس آدمیوں کو کمانا کھلایا وہ سیر ہو گئے

ابن اسحاق نے اور بیہقی نے اپنے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھ سے اس شخص نے حدیث کی ہے جس نے عبد اللہ بن الحارث بن نوفل سے سنا ہے اور عبد اللہ نے ابن عباس سے اور انہوں نے حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت شریفہ وانذر عشیرتک الاقرین نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا اے علی بکری کے پاس اور ایک صاع غلہ لیکر تم کمانا تیار کر لو اور ایک بڑا پیالہ دودھ کا ہمارے واسطے مہیا کر پھر نبی عبد المطلب کو جمع کر دینے آپ کے ارشاد کے موافق سب تیار کیا اور

بنی عبدالمطلب جمع ہوئے بنی عبدالمطلب اوسدن چالیس مرد تھے یا چالیس پر ایک نے یادہ ہو گیا ایک کم ہو گا اون میں آپ کے چچا ابوطالب اور حمزہ اور عباس تھے اور ابولہب تہامین کہانی کا وہ بڑا پیالہ اون کے آگے لے گیا آپ نے اوس پیالہ میں سے گوشت کا ایک لہب اٹھا لیا اور اپنے دندان مبارک سے اوس کو چیرا اور اوس کو پیالہ کے احزان میں ڈال دیا اور آپ نے اون سے فرمایا بسم اللہ کھاؤ لوگوں نے کہا تاکہ یا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے ہم نہیں دیکھتے تھے مگر ان لوگوں کی انگلیوں کے نشان (یعنی جب اونہوں نے کھانا کھا لیا اور وہ سیر ہو گئے پیالہ میں اتنا کھانا باقی رہ گیا تھا کہ اوسکے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ فقط اونگلیوں کے نشان لگے ہیں کھانا ویسے ہی علی حالہ ہے) اور وہ کھانا واللہ اتنا تھا کہ اگر اون میں کا ایک مرد ہوتا تو اوس کی مثل کھا جاتا پھر آپ نے فرمایا اے علی تم ان لوگوں کو دودہ پلاؤ جس پیالہ میں دودہ تھا اوس پیالہ کو میں ان کے پاس لے گیا اونہوں نے اوس دودہ میں سے پیالہ یا یہاں تک کہ وہ سب سیراب ہو گئے خدا کی قسم ہے اگر ایک مرد اون میں کا ہوتا تو اوس دودہ کی مثل تنہا پی جاتا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگوں سے یہ ارادہ کیا کہ کلام کرین تو ابولہب نے کلام کرنے میں ابتدا کی اور اون لوگوں سے کہا کہ تمہارے صاحب نے تم پر جادو کیا ہے یہ سن کر وہ سب لوگ متفرق ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کلام نہیں کیا جبکہ دوسرا اون ہمارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی کل کے دن کی مثل کھانا اور پینا تیار کرو میں نے تیار کیا پھر میں نے اون لوگوں کو آپ کے واسطے جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے گذشتہ دن کیا تھا ویسے ہی کیا اون سب لوگوں نے کھانا کھا لیا اور دودہ پیالہ یا یہاں تک کہ وہ سب سیر ہو گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی عبدالمطلب واللہ سب میں سے میں کسی نوجوان کو نہیں جانتا ہوں کہ جو شے میں تمہارے واسطے لایا ہوں وہ جوان اوس سے افضل اپنی قوم کے واسطے لایا ہو میں تمہارے واسطے دنیا اور آخرت کے امر کو لایا ہوں۔ ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے عبد الغفار بن القاسم سے اونہوں نے مہال بن عمرو سے اور اونہوں نے عبد اللہ بن حارث

بن نوفل سے اس حدیث کی روایت کی ہے۔

ابن سعد نے تافع کے طریق سے سالم سے اونہون نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا انہوں نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ بنی مطلب کو میرے پاس دعوت دو میں نے چالیس مردوں کو دعوت دی جب وہ لوگ آگئے تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تم اپنا کھانا لاؤ میں اون کے پاس اوس قدر سرید لایا کہ اگر اونہین کا ایک آدمی ہوتا تو اسی مثل کھا جاتا سب آدمیوں نے اوس خرید میں سے کھایا یہاں تک کہ وہ کھانے سے رگ رہی پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اون کو دودھ پلاؤ میں نے اون کو اوس برتن سے دودھ پلایا جو ایک آدمی کی سیرابی اون لوگوں میں سے ہوتی اون سب نے اوس دودھ میں سے پیایا یہاں تک کہ پینے سے ہٹ گئے ابو لب نے لوگوں سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سحر کیا ہے یہ سن کر سب لوگ چلے گئے اور اون کو آپ نے دعوت نہیں دی کچھ دنوں وہ لوگ ٹھیرے رہے پھر آپ نے اون لوگوں کے واسطے پہلے کھانے کی مثل کچھ لایا پھر مجھ کو امر کیا میں نے سب کو جمع کیا سب نے کھانا کھا یا پھر آپ نے اون سے فرمایا کہ جس امر پر میں ہوں اوس پر کوں شخص مجھ کو مدد دے سکتا ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں مدد دے سکتا ہوں اور میں ان لوگوں میں کم سن تھا اور سب لوگ چپ رہے پھر اونہوں نے کہا اے ابو طالب کیا تم اپنے بیٹے کو نہیں دیکھتے ہو وہ کیا کہتا ہے ابو طالب نے کہا اوسکو چھوڑ دو اوس کا ابن عم خیر میں ہرگز نقصہ نہ کرے گا۔ اور ابو نعیم نے اس حدیث کی مثل ربیعہ بن ناجد کے طریق سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے اور مسرقہ العبیدی کے طریق سے حضرت علی سے روایت کی ہے اور اس روایت میں یہ لفظ ہے کہ ایک مدغلہ تھا اور اوپر کی حدیث میں ایک صاع غلہ وارد ہوا ہے۔ ابو نعیم نے اعمش کے طریق سے منہال بن عمرو سے انہوں نے عباد بن عبد اللہ الاسدی سے اور اونہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ واندر عشرتک

الاقربین نازل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت میں سے چالیس آدمیوں کو دعوت دی اون میں سے ہر ایک مرد ایک فرقہ دودہ پینے والا اور ایک جوان بکری کھانے والا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے سامنے بکری کے پاس رکھے اونہوں نے کھانا کھایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے پھر میں ایک پیالہ دودہ کالایا اون سب نے دودہ پیا یہاں تک کہ وہ سب سیراب ہو گئے ابوبہ نے کہا جیسا سحر ہے آج کے دن دیکھا ہے کبھی نہیں دیکھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی جو کھانا تم نے کھوایا تھا اوس کی مثل کل کے دن کھو کھانا کھوایا گیا اور آدمیوں نے جیسے پہلی بار کھایا تھا ویسے ہی کھایا اور جیسے پہلی بار دودہ پیا تھا ویسے ہی دودہ پیا پھر آپ نے اون کے روبرو جو امر کر پیش کیا وہ پیش کیا۔

ابونعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے برابر ابن عازب سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ یہ آیت وانت عشیہ تک الاقربین نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آل عبدالمطلب کو جمع کیا وہ لوگ اوس دن چالیس مرد تھے اون میں سے وہ لوگ تھے کہ ایک جوان بکری کھالیتے تھے اور بڑا قدح دودہ کاپی لیتے تھے آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بکری کے پاؤں کے واسطے فرمایا حضرت علی نے اون کو کھوایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے آپ نے اون میں سے ایک ٹکڑا لیا اور اوس میں سے کھایا اور پھر اوس ٹکڑے میں سے پیالہ کے اطراف کھانے میں ڈال دیا پھر آپ نے فرمایا کہ دس آدمی کھانے کے قریب آجاؤ میں قوم کے دس مرد قریب آئے اور کھانا کھایا یہاں تک کہ کھاکر اوٹھ گئے پھر دودہ کی قعب مشکائی اور آپ نے اوس میں سے ایک گھونٹ پیا اور اون کو دے دیا اور فرمایا بسم اللہ پو سب نے وہ دودہ پی لیا اور سب سیراب ہو گئے ابوبہ نے کہا کہ اس مرد کی مثل تم لوگوں کو کسی نے سحر نہیں کیا پھر دوسرے دن اون کو مثل اوس کھانے اور دودہ کے واسطے دعوت دی پھر اون کے ساتھ آپ نے کلام کی ابتداء کی۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے زمین سحر پانی نکلا

ابن سعد نے کہا کہ اسحاق بن یوسف الارزق نے ہکمو خبر دی اور اسحاق سے عبد اللہ بن عوف نے اور اون سے عمر بن سعید نے یہ حدیث کی ہے کہ ابوطالب نے کہا کہ میں مقام ذی الحجاز میں اپنے بھتیجے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جبکہ تشنگی معلوم ہوئی مینو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی اور میں نے کہا اے بھتیجے میں پیاسا ہوں اور میں نے آپ سے اپنی تشنگی کو نہیں کہا اور میں گمان کرتا تھا کہ آپ کے پاس کوئی شے ہے مگر ایک جستر ع ابوطالب نے کہا کہ آپ نے اپنے پاؤں کو پھیرا ہر آپ اونٹ پر سے اترے اور مجھ سے پوچھا اے چچا کیا آپ پیاسے ہو گئے ہیں کہ میں نے کہا ہاں پیاسا ہوں آپ اپنے چچے زمین کی طرف جھکے ایک ایک مینے پانی موجود دیکھا آپ نے فرمایا اے چچا پانی پو ابوطالب نے کہا میں نے پانی پیاسا اس حدیث کی روایت ابن عساکر نے کی ہے اور اس حدیث کا دوسرا طریق ہے خطیب احمد ابن عساکر نے ابن جریر الطبری کے طریق سے یون روایت کی ہے جسے سفیان بن کعب نے اون سے ازہر بن سعد السمان نے اون سے ابن عوف نے عمرو بن سعید سے روایت کی ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کی شفا کے واسطے دعا مانگی تھی

ابن عدی اور بیہقی اور ابو نعیم نے ہشیم بن حماد کے طریق سے ثابت سے ثابت نے انس رض سے یہ روایت کی ہے کہ ابوطالب بیمار ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی عیادت کی ابوطالب نے کہا اے بھتیجے جس رب کی تو عبادت کرتا ہے اوس سے تو دعا کر کہ وہ مجھ کو عافیت دے آپ نے فرمایا اللھم اشفع عی ابوطالب اوسی وقت وہ کھڑے ہو گئے گویا سی من بند ہے تھے اوس سے کھل گئے اور آپ سے ابوطالب نے کہا اے بھتیجے جس رب کی تو عبادت کرتا ہے

وہ تیرا مطیع ہے آپ نے فرمایا ہے چچا اگر تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو گے اللہ تعالیٰ ضرور تمہاری اعانت کرے گا اس حدیث کے روایت کرنے میں ہمیں متفرد ہے اور ہمیں ضعیف الروایت ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ ابوطالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پانی کے لئے دعا مانگی تھی

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں جلیلم بن عرفطہ سے روایت کی ہے کہ میں مسجد حرام کو گیا یکا یک میں نے قریش کو دیکھا اون کا شور و غوغا بلند ہو رہا تھا پانی مانگ رہے تھے اون میں سے ایک کتے والا یہ کہتا تھا کہ لات اور عزیزی کا ارادہ کرو اور اوس سے پانی مانگو اور اون میں سے دوسرا کتے والا یہ کہہ رہا تھا کہ منات جو تیسرا بت ہے اوس کی طرف قصد کرو اور اوس سے پانی مانگو اور اون میں سے ایک بوڑھے خویبر و صاحب جمال خوبصورت حیدر اے والے نے کہا کیوں ایسی ضعیف رائے دیتے ہو تم لوگوں میں ابراہیم علیہ السلام کے باقیات میں سے اور سلالہ اسمعیل علیہ السلام موجود ہے اس بوڑھے سے لوگوں نے پوچھا گو یا تیری مراد ابوطالب ہیں اون سے مرد لینے کو کہتا ہے اوس بوڑھے نے کہا ہاں یہ سن کر سب لوگ کھڑے ہو گئے اور اون کے ساتھ میں بھی اوٹھا ہم نے ابوطالب کے دروازہ پر دستک دی ہماری طرف ایک خوبصورت مرد نکلا اور اوس کے جسم پر زرد تہمد تھا جسکو اوس نے ہار کے طور پر اپنے گلے میں ڈال لیا تھا سب لوگ اوس مرد کے پاس گئے اور اوس سے کہا اے ابوطالب جنگل قحط ناک ہو گیا اور عیال قحط زدہ ہو گئے استسقا کے واسطے آؤ ابوطالب نے کہا زوال آفتاب اور ہوا چلتے تک ٹھیر و جبکہ آفتاب کو زوال ہوا تو ابوطالب نکلے اور اون کے ساتھ ایک لڑکا تھا گو یا وہ تاریکی کا آفتاب تھا سیاہ ابراہیم سے ہٹ گیا تھا اور اوس لڑکے کے اطراف چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے ابوطالب نے اوس لڑکے کو پکڑا اور اپنی پیٹھ کعبہ شریفہ سے لگائی اور لڑکے نے ابوطالب کی اونگلی پکڑ لی اور اوس کے اطراف لڑکوں نے چاروں طرف سے اوس کو گھیر لیا اوس وقت آسمان میں ابراہیم کا کوئی منکھڑا نہ تھا ابراہیم سے اور وہاں سے آیا اور پانی

سے بہر گیا اور اس سے جنگل بنے لگے اور شہر اور صحرا سرسبز ہو گئے ابو طالب نے اس باب میں یہ اشعار کہے ہیں ۵

وابيض مستقى انعام بوجه شمال اليتامى عصمة للارامل

آپ ایسے پاک ناموس ہیں کہ اگر آپ کے چہرہ مبارک کے سبب پانی چاہتا ہے اور آپ یتیموں کے فریاد رس ہیں اور یہ عورتوں کی عصمت ہیں ۵

تطيف به الهلاك من آل هاشم انهم عنده في نعمة وفضيل

آل ہاشم کے ہلاک لوگ آپ کو گمیرے رہتے ہیں وہ آپ کے پاس نعمت اور فضایل میں ہیں ۵

وميزان عدل لا يخفى شعيرة ووزان صدق وزنه غير باطل

اور آپ عدل کی ترازو ہیں جو برابر کم نہیں ہوتی ہے اور آپ سچائی کے وزن کرنے والے ہیں جسکا وزن غیر حائل ہے ۱۲

یہ باب اس بیان میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت جبریلؑ کو دکھلایا تھا

ابن سعد اور بیہقی نے عمار بن ابی عمار سے یوں روایت کی ہے کہ حمزہ بن عبد المطلب نے کہا یا رسول اللہ مجھے جبریل علیہ السلام کو اون کی اصلی صورت میں دکھلاؤ آپ نے فرمایا تم کو جبریل کے دیکھنے کی طاقت نہیں ہے حضرت حمزہ نے کہا ضرور آپ مجھ کو دکھلاؤ آپ نے حمزہ سے کہا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے جبریل علیہ السلام اوس لکڑی پر اترے جس لکڑی پر شکرین کعبہ کو طواف کے وقت اپنے کپڑے ڈالتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ سے کہا اپنی آنکھ اٹھا کر دیکھو حضرت حمزہ نے اپنی آنکھ اٹھائی حضرت جبریل علیہ السلام کے دونوں قدم دیکھے سبز زبرجد کی مثل تھے حضرت حمزہ دیکھ کر بیہوش ہو گئے یہ حدیث مرسل ہے۔



## یہ باب قمر کے شق ہونیکے بیان میں ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اقربت الساعة وانشق القمر شیخین نے انس رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے اہل مکہ کو دو بار چاند کا شق ہونا دکھلایا۔

شیخین نے ابن مسعود رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے اہل مکہ کو دو بار چاند کا شق ہونا دکھلایا۔ شیخین نے ابن مسعود رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے اہل مکہ کو دو بار چاند کا شق ہونا دکھلایا۔ شیخین نے ابن مسعود رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے اہل مکہ کو دو بار چاند کا شق ہونا دکھلایا۔ شیخین نے ابن مسعود رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے اہل مکہ کو دو بار چاند کا شق ہونا دکھلایا۔

شیخین نے ابن مسعود رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے اہل مکہ کو دو بار چاند کا شق ہونا دکھلایا۔ شیخین نے ابن مسعود رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے اہل مکہ کو دو بار چاند کا شق ہونا دکھلایا۔ شیخین نے ابن مسعود رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے اہل مکہ کو دو بار چاند کا شق ہونا دکھلایا۔ شیخین نے ابن مسعود رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے اہل مکہ کو دو بار چاند کا شق ہونا دکھلایا۔

میں نے ابن مسعود رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے اہل مکہ کو دو بار چاند کا شق ہونا دکھلایا۔ میں نے ابن مسعود رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے اہل مکہ کو دو بار چاند کا شق ہونا دکھلایا۔ میں نے ابن مسعود رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے اہل مکہ کو دو بار چاند کا شق ہونا دکھلایا۔ میں نے ابن مسعود رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے اہل مکہ کو دو بار چاند کا شق ہونا دکھلایا۔

میں نے ابن مسعود رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے اہل مکہ کو دو بار چاند کا شق ہونا دکھلایا۔ میں نے ابن مسعود رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے اہل مکہ کو دو بار چاند کا شق ہونا دکھلایا۔ میں نے ابن مسعود رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے اہل مکہ کو دو بار چاند کا شق ہونا دکھلایا۔ میں نے ابن مسعود رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے اہل مکہ کو دو بار چاند کا شق ہونا دکھلایا۔

سحر کیا ہے مسافروں سے پوچھا گیا اور وہ ہر طرف سے آئے اونہوں نے کہا کہ ہم نے شق قمر دیکھا ہے۔

شیخین نے ابن عباس رض سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند شق ہو گیا تھا۔

مسلم نے ابن عمر رض سے یہ روایت کی ہے کہ چاند شق ہوا اور اوس کے دو ٹکڑے ہو گئے ایک ٹکڑا اوس کا پہاڑ کے سامنے تھا اور ایک ٹکڑا اپناڑ کے پیچھے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہم اشہد۔

بشیر بن معتمر سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ہم لوگ مکہ میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چاند شق ہوا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر تھا اور دوسرا ٹکڑا اوس پہاڑ پر تھا کفار لوگوں نے دیکھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں پر جادو کیا ہے یہ سن کر ایک مرد نے کہا کہ اگر تم پر سحر کیا ہے تو کل آدمیوں پر تو سحر نہیں کیا ہو (یعنی اوروں نے کیوں کر دیکھا کہ چاند شق ہو گیا ہے)

ابو نعیم نے عطاء وضحاک کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ اس کا بشیر بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوئے اور آپ سے کہا کہ اگر آپ صادق ہیں تو ہماری واسطے چاند کو ایسا شق کر دیں کہ دو ٹکڑے ہو جائے آدھا ابوقبیس پر رہے اور آدھا قعقعان پر رہے وہ رات چودھویں تھی چاند پورا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے سوال کیا کہ جو شے ان لوگوں نے چاہی ہے وہ آپ کو عطا کرے سو چاند دو نصف ہو گیا ایک نصف ابوقبیس پر تھا اور دوسرا نصف قعقعان پر تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم لوگ گواہ ہو ابو نعیم نے دوسری وجہ سے ضحاک سے ضحاک نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا صفا پر تھا اور دوسرا ٹکڑا وہ پر تھا اور اتنی دیر تک شق رہا حتیٰ کہ دیر وقت عصر سے رات تک ہوتی ہے لوگ اوس کی طرف دیکھتے تھے پھر غائب ہو گیا علمائے

کہا ہے کہ چاند کا شق ہونا ایک عظیم آیت ہے کہ انبیاء کی جو آئین تھیں وہ اس آیت کے ساتھ برابر نہیں ہو سکتیں اس لئے کہ چاند کا شق ہونا ملکوت سما میں ظاہر ہوا ہے اس عالم کرب میں جتنی طبیعتیں ہیں اون جملہ طبیعتوں سے عالم ملکوت خارج ہے وہ عالم اوس قسم سے نہیں ہو کہ کسی حیلہ سے اوس کی طرف پہنچنے کے واسطے طبع کیا جائے اس واسطے شق قمر سے اظہر برہان ہو گئی ہے۔

یہ باب اس خصوصیت کی بیان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کے شر سے آپ کو محفوظ رکھنے کی واسطے خاص آپ کے وعدہ فرمایا ہے

ترجمہ اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے حضرت عائشہ رضی سے روایت کی ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حراست کی جاتی تھی یہاں تک کہ یہ آیت شریفہ واللہ یعصمک من الناس نازل ہوئی آپ نے اپنا سر مبارک قبہ سے نکالا اور حار سین سے فرمایا اے لوگو تم چلے جاؤ اللہ تعالیٰ نے میری نگاہ بانی کر لی ہے (یعنی مجھ کو اذکر شر سے بچایا ہے)

احمد اور طبرانی اور ابونعیم نے جعدہ سے روایت کی ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا ایک مرد لایا گیا اور آپ سے کہا گیا کہ اس نے یہ ارادہ کیا تھا کہ آپ کو قتل کرے آپ نے فرمایا تو ہرگز نہ ڈر ہرگز نہ ڈر اگر تو یہ ارادہ کرتا ہو اللہ تعالیٰ تجھ کو مجھ سے مسلط نہ کرتا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو جہل کے شر سے محفوظ رکھا اور جو معجزات اوس موقع پر آپ سے ظاہر

ہوئے اون کا بیان

مسلم نے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جہل سے پوچھا کیا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کے سامنے اپنا چہرہ گرداؤ کر دیتے ہیں یعنی نماز میں سجدہ کرتے ہیں لوگوں نے کہا ہن ہمارے سامنے آپ سجدہ کرتے ہوتے ہیں ابو جہل نے سن کر کمالات اور عزائی کی قسم ہے اگر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں گا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں میں اون کی گردن کچل دوں گا یا اون کے چہرہ کو خاک سے گرداؤ کر دوں گا ابو جہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آیا کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے اور اوس نے یہ ارادہ کیا کہ آپ کی گردن کو کچل ڈالے ابو جہل کی کوئی خبر لوگوں کے پاس نہ آئی مگر خود ابو جہل پیچھے ہٹتا چلا آتا تھا اور اپنے آپ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے بچا رہتا لوگوں نے ابو جہل سے پوچھا تجھ کو کیا ہو گیا ہے اوس نے کہا کہ میرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان آگ کا ایک ہونٹا خندق ہے اور طایرون کے بازو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ میرے نزدیک آتا تو ملائکہ اوس کے ایک ایک عضو کو اچھک کر لے جاتے اس وقت میں اللہ تعالیٰ نے کھانا انسان لطفی آخر سورت تک نازل فرمایا۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابوجہل نے کہا اے گروہ قریش محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو شے لائے ہیں تم لوگ دیکھتے ہو کہ ہمارے دین کا حیب کرتے ہیں اور ہمارے باپ دادا کو برا کہتے ہیں اور ہماری عقلوں کو سبک ٹھیراتے ہیں اور ہمارے معبودوں کو گالیان دیتے ہیں میں اللہ تعالیٰ سے حمد کرتا ہوں کہ محمد کو اسطے کل کے دن ایک پتھر لیکر ضرور بیٹھوں گا جس وقت محمد اپنی نماز میں بیٹھیں گے اوس پتھر سے اونکا سر کھل ڈالوں گا اس کے بعد نبی عبد مناف کو جو امر ظاہر ہو وہ کہیں جس وقت ابوجہل صبح کو اٹھا اوس نے ایک پتھر لیا پھر وہ بیٹھ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو گئے اور قریش صبح کو اٹھے اور اپنی اپنی مجلسوں میں بیٹھ گئے اور وہ دیکھ رہے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ابوجہل نے پتھر اٹھایا پھر وہ آپ کی طرف آیا یہاں تک کہ جس وقت وہ آپ کے قریب آیا تو بھونچکا ہو کر ایسے حال میں بیٹھا کہ اوس کے چہرہ کا رنگ اڑ گیا تھا

اور خوف زدہ تھا اور اس کے دونوں ہاتھ تہہ پر خشک ہو گئے تھے اور اس نے تہہ کو ہاتھ سے ڈال دیا اور قریش کے مرد اوٹھ کر ابو جہل کی طرف گئے اور اس سے پوچھا تم کو کیا ہو گیا ابو جہل نے کہا جبکہ تہہ لیکر میں آپ کی طرف اوٹھا تو آپ کے اس طرف ایک نراوٹ میرے آگے آیا واللہ میں نے اس اوٹ کی کہو پری اور اس کی گردن کی جڑ اور اس کے دانتوں کی مثل کسی نراوٹ کی کہو پری اور گردن کی جڑ اور دانت ہرگز نہیں دیکھے اور اس اوٹ نے یہ قصد کیا کہ جبکہ کما جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے اگر ابو جہل میرے قریب آتا تو وہ اس کو کپڑ لیتے۔

بخاری نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ابو جہل نے کہا کہ اگر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کے پاس نماز پڑھتے دیکھوں گا تو آپ کی گردن کچل ڈالوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر بھیجی آپ نے فرمایا کہ اگر ابو جہل ایسا فعل کرے گا تو اس کو سزا ملے گا ظاہر میں پکڑ لیں گے۔

بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) میں اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس رضی کے طریق سے حضرت عباس سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ایک دن میں مسجد میں تھا ابو جہل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا حق میرے ذمہ یہ ہے کہ اگر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ میں دیکھوں گا تو آپ کی گردن کچل ڈالوں گا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ کو میں نے خبر کی کہ ابو جہل ایسا کہتا ہے آپ غضب کی حالت میں مکان سے باہر نکلے یہاں تک کہ مسجد میں آئے آپ مسجد میں دروازہ سے جلد داخل ہونا چاہتے تھے مگر آپ مسجد کی دیوار سے بے اندیشہ داخل ہونے لگے میں نے دیکھ کر کہا کہ یہ جبراً ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ ابراہیم ربک پڑھنے لگے جبکہ آپ ابو جہل کے احوال تک پہنچے اور اس کا احوال کلا ان الانسان لیطغی ہے ایک انسان نے ابو جہل سے کہا یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ابو جہل نے لوگوں سے کہا جو شے میں دیکھتا ہوں کیا تم لوگ اس کو نہیں دیکھتے ہو واللہ آسمان کا کنارہ مجھ پر گمیر لیا گیا ہے۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس کے طریق سے روایت کی ہے کہ اسے کہ

عبدالملک بن ابوسفیان ثقفی نے حدیث کی ہے کہ ایک مرد صحرائی اپنا ایک اونٹ لیکر مکہ میں آیا۔ ابوجہل بن ہشام نے اس مرد سے اونٹ خرید کیا اور اس کی قیمت دینے میں جلد واکرنا شروع کیا وہ مرد قریش کی مجلس میں آکر ٹھہر گیا اور اس نے کہا کون مرد ہے کہ ابوجہل کے مقابل میری مدد کرے گا میں مسافر ہوں غیر ملک کا رہنے والا ہوں ابوجہل نے میرے حق پر غلبہ کیا ہے مجھ کو نہیں دیتا اہل مجلس نے سن کر اس سے کہا کہ تو اس مرد کو دیکھتا ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہے اس وقت لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی ایک طرف میں تھے اور وہ لوگ جنہوں نے اس مرد سے اس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوجہل کے درمیان جو عداوت تھی اس کو جانتے تھے اس مرد سے انہوں نے کہا تو آپ کے پاس جا وہ مرد نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوجہل کے مقابل مدد دین گے وہ مرد آپ کے پاس آیا اور آپ سے اپنے واقعہ کو بیان کیا آپ سنا کہ اس کے ساتھ کہہ رہے ہو گئے یہاں تک کہ ابوجہل کو پاس گئے اور ابوجہل کا دروازہ مارا ابوجہل نے پوچھا یہ کون شخص ہے آپ نے فرمایا میں محمد ہوں ابوجہل سن کر آپ کی طرف نکل کے آیا اس وقت اس کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا تھا آپ نے ابوجہل سے فرمایا کہ اس مرد کا حق دے دو ابوجہل نے آپ سے کہا بہتر ابوجہل مکان میں گیا اور اس کا حق لے کر آپ کے پاس آیا آپ نے اس مرد کو اس کا حق دیدیا پھر آپ اپنی جائے پلٹ کے چلے آئے لوگوں نے ابوجہل سے کہا اے ابوالحکم تو نے بڑی تعجب کا کام کیا ابوجہل نے کہا تمہارا بھلا ہو واللہ واقعہ یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ مارتے ہی میں رعب سے بھر گیا ہر مین مکان سے نکل کے آپ کے پاس آیا اور میرے سر کے اوپر اوٹھون میں سے ایک نرا اونٹ تھا میں نے اس اونٹ کی مثل کسی اونٹ کی کوہری اور گردن کی جڑ اور دانت ہرگز نہیں دیکھے واللہ اگر میں حق سے انکار کرتا تو وہ اونٹ مجھ کو کھا جاتا۔

ابونعیم نے سلام بن مسکین کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھ سے ابو زید المدنی اور ابو قرحۃ الباہلی نے یہ حدیث کی ہے کہ ایک مرد کا قرض ابو جہل کے ذمہ تھا ابو جہل نے اوس کو نہیں دیا تھا اوس سے لوگوں نے کیا ہم تجھ کو ایسے شخص کی طرف رہبری نہ کریں کہ تیرا حق ابو جہل سے نکال کر دیدے اوس نے کہا کیا بیشک آپ لوگ بتاؤ وہ کون شخص ہے لوگوں نے کہا کہ تو محمد بن عبداللہ کو نہ چھوڑا وہ نہیں سوا کیا یہ ہوگا وہ مرد آپ کے پاس آیا آپ کو ساتھ ابو جہل کو پاس تشریف لینگے اور اس سے کہنا کہ اس کا حق دیدو ابو جہل نے کہا بہتر اور ابو جہل اپنے مکان میں گیا اور اوس کے درہم نکالے اور اوس کو دیدے لوگوں نے ابو جہل سے کہا تو محمد صلعم سے بالکل ڈر گیا ابو جہل نے کہا قسم ہے اوس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسے مردوں کو دیکھا کہ اون کے پاس چمک دار حربے تھے اگر میں اوس کا حق نہ دیتا تو مجھ کو یہ خوف تھا کہ ان حربوں سے میرا پیٹ چیر ڈالا جاتا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عوراء بنت حرب کی آنکھوں سے رسول اللہ علیہ وسلم کو چھپا دیا تھا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واذا قرأت القرآن جعلنا بینک و بین الذین لا یؤمنون بالآخرۃ حجابا مستورا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وجعلنا من بین یدیم سدا ومن خلفہم سدا فاغشینا ہم فہم لا یبصرون ابو نعیم اور ابن ابی حاتم اور بیہقی اور ابو نعیم نے اسما بنت ابوبکر سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ سورہ تہمت پیدا ابی لبس نازل ہوئی تو عوراء بنت حرب دلوں کی حالت میں آئی اور اوس کے ہاتھ میں ایک پتھر تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ تھے جس وقت حضرت ابوبکر نے عوراء کو دیکھا تو گویا رسول اللہ عوراء آگئی مجھ کو یہ خوف ہے کہ آپ کو دیکھ لے گی آپ نے حضرت ابوبکر

صدیق سے فرمایا وہ مجھ کو ہرگز نہ دیکھے گی آپ نے قرآن شریف پڑھا اور اس سے اعتصام کیا عورت ابوبکر الصدیق کے پاس کھڑی ہو گئی اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا عورت نے حضرت ابوبکر الصدیق سے کہا کہ مجھ کو یہ خبر ہوئی ہے کہ تمہارے صاحب نے میری ہجو کی ہے حضرت ابوبکر الصدیق نے کہا قسم ہے رب البیت کی تیری ہجو نہیں کی ہے یہ سن کر وہ پلٹ گئی اور اسی حدیث کی سیاق سے دوسری وجہ بھی اسی کی مثل اسما سے روایت کی ہے اور اس میں یہ وارد ہے کہ حضرت ابوبکر الصدیق نے عورت سے کہا واللہ میرا صاحب شاعر نہیں ہے اور وہ نہیں جانتا کہ شعر کیا شے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم عورتوں سے پوچھو تو میرے پاس کسی شخص کو دیکھتی ہے وہ مجھ کو ہرگز نہ دیکھے گی میرے اور اس کے درمیان حجاب کیا گیا ہے ابوبکر الصدیق نے عورتوں سے پوچھا عورتوں کو کہا کیا آپ مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں واللہ میں تمہارے پاس کسی شخص کو نہیں دیکھتی ہوں۔

ابن ابی شیبہ اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ سورہ تبت یہ الی لمب نازل ہوئی تو ابوبکر لمب کی عورت آئی ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ اگر آپ اس کے سامنے سے ہٹ جاتے تو بہتر ہوتا اس لئے کہ یہ عورت بد زبان ہے آپ نے ابوبکر الصدیق سے فرمایا کہ میرے اور اس کے درمیان حجاب حائل ہو جائے گا اس نے آپ کو نہیں دیکھا اور اس نے ابوبکر الصدیق سے کہا کہ تمہارے صاحب نے ہماری ہجو کی ہے ابوبکر الصدیق نے اس سے کہا واللہ آپ شعر نہیں کہتے اور نہ شعر پڑھتے ہیں اس نے سن کر کہا کہ تم ضرور تصدیق کرنے والے ہو وہ پلٹ کر چلی گئی ابوبکر الصدیق نے عرض کی یا رسول اللہ اس نے آپ کو نہیں دیکھا آپ نے فرمایا کہ میرے اور اس کے درمیان ایک فرشتہ تھا کہ مجھ کو اپنے بازو سے چھپا رہا تھا یہاں تک کہ وہ چلی گئی۔



## یہ باب اس بیان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخزومین کے شے بچا یا تھا

بہیقی نے صدی صغیر کے طریق سے کلبی سے کلبی نے ابو صلح سے ابو صلح نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ کے قول وجلنا من بین ایدہم سدا کے باب میں روایت کی ہے کہ اسے کہ وہ لوگ کفار قریش میں جن کے درمیان اللہ تعالیٰ نے پردہ کر دیا تھا فاغشینا ہم یعنی ہم نے اون کی بصرہ کو چھپا دیا ہے وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھتے ہیں کہ آپ کو ایذا پہونچا وین واقعہ یہ ہے کہ بنی مخزوم میں سے کچھ آدمیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے شوری کیا تاکہ آپ کو قتل کریں اون آدمیوں میں سے ابوجہل اور ولید بن مغیرہ تھا ایسے حال میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے ان لوگوں نے آپ کی قرأت سنی اور ولید کو آپ کی طرف بھیجا تاکہ آپ کو قتل کر ڈالے ولید گیا بیان تک کہ جس جگہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے آیا ولید آپ کی قرأت سن رہا تھا اور آپ کو نہیں دیکھتا تھا پھر وہ پلٹ کر چلا گیا اور اون لوگوں کو اس واقعہ سے آگاہ کیا وہ لوگ آپ کے پاس آئے جبکہ وہ لوگ اس جگہ تک پہونچے جس میں آپ نماز پڑھ رہے تھے اونہوں نے آپ کی قرأت سنی وہ آواز کی طرف جاتے تھے یکایک وہ آواز کو اپنے پیچھے سنتے تھے سو وہ اس طرف کو جاتے تھے پھر بھی پیچھے سنتے تھے یہ واقعہ دیکھ کر پلٹ کے چلے گئے اور آپ کی طرف اونہوں نے راستہ نہیں پایا پس اللہ تعالیٰ کا قول وجلنا من بین ایدہم سدا ومن خلفہم سدا فاغشینا ہم یہ ہے بہیقی نے کہا ہے کہ عکرمہ سے جو روایت کیا گیا ہے وہ اس کا مؤید ہے شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ فرماتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ بہیقی اس روایت کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ ابن جریر نے اسکی تخریج اپنی تفسیر میں عکرمہ سوکی ہے عکرمہ نے کہا ہے کہ ابوجہل نے کہا کہ اگر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں گا تو ضرور ایسا کروں گا اور ایسا کروں گا پس یہ آیت شریفہ

انا جعلنا فی اعناتہم اعداؤا للہ تعالیٰ کے آخر قول لایجبہون تک نازل ہوئی لوگ بتلاتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہیں اور ابو جہل اون سے کہتا تھا کہ آپ کہاں ہیں آپ کہاں ہیں اور آپ کو نہیں دیکھتا تھا۔

ابو نعیم نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں پڑھتے اور قراءت میں جہر کرتے تھے یہاں تک کہ قریش کے لوگوں نے آپ کو ایذا دی اور آپ کے کپڑے ہونگے یکا یک اون کے ہاتھ اوٹنی گردنوں میں طوق ہو گئے اور وہ ایسے اندھے ہو گئے کہ نہیں دیکھتے تھے جب اون کی یہ حالت ہوئی تو وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اونہوں نے کہا کہ ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتے ہیں آپ رحم فرماؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے واسطے دعا کی وہ حالت اون کی جاتی رہی پس لیس و القرآن الحکیم آخر آیات تک نازل ہوئی۔

ابو نعیم نے معمر بن سلیمان کے طریق سے روایت کی ہے معمر نے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے کہ بنی مخزوم میں سے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف کھڑا ہوا اور اسکے ہاتھ میں ایک پتھر تھا تاکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر مارے جبکہ وہ مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سجدہ میں تھے اوس نے اپنا ہاتھ اوٹھایا اوس کا ہاتھ پتھر پر خشک ہو گیا اوس کو اپنے ہاتھ سے پتھر چوڑنے کی قدرت نہ ہوئی وہ اپنے اصحاب کی طرف پلٹ کے چلا گیا اور اسکے اصحاب نے کہا کہ تو نے اس مرد سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نامردی کی اوس نے کہا میں نے نامردی نہیں کی و لیکن یہ پتھر میرے ہاتھ میں ہے میں اس کے چوڑنے کی قدرت نہیں رکھتا ہوں لوگوں نے اس واقعہ سے تعجب کیا اور اوس کی اونگلیوں کو پتھر پر خشک پایا اور انہوں نے اوس کی اونگلیوں کا علاج کیا یہاں تک کہ اوس کی اونگلیوں کو پتھر سے چھڑایا اور اون لوگوں نے کہا یہ وہ شے ہے جس کا اللہ تعالیٰ فرارادہ کیا تھا



یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر کے شر سے بچے تھے

واقدی اور ابو نعیم نے عروہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہ اسے کہنا ہے کہ نضر بن الحارث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیا کرتا تھا اور آپ سے متعرض ہوتا تھا ایک دن دو پہر کے وقت شدید گرمی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے ارادہ سے مکان سے نکلے تنبیہ انجون کے اسفل تک پھونچ گئے اور آپ کی عادت شریف یہ تھی کہ جس وقت حاجت کے واسطے جاتے تو دو درچلے جاتے تھے آپ کو اس وقت نضر نے دیکھا نضر نے اپنے دل سے کہا کہ جیسے اس گھڑی آپ تنہا ہیں کہی میں آپ کو ایسا تنہا اچانک قتل کرنے کے لئے نہ پاؤں گا نضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا پہلے اسے حال میں اپنے مکان کو ملتا کہ خوف زدہ تھا۔ ابو جہل سے اس نے ملاقات کی ابو جہل نے پوچھا کہان سے آتا ہے نضر نے کہا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا کیا تھا مجھ کو یہ اسید تھی کہ اچانک قتل کر ڈالوں گا اس وقت آپ تنہا تھے یکایک میں نے شیروں کو دیکھا کہ وہ اپنے منہ کھولے ہوئے تھے اور میرے سر پر دانت مار رہے تھے میں اون شیروں سے ڈر گیا اور میں بیٹھ بھیر کر لیٹ آیا یہ سنکر ابو جہل نے کہا یہ امر آپ کا بعض جادو ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کے شر سے محفوظ رہے تھے

طبرانی نے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے قیس بن جابر کے طریق سے روایت کی ہے کہ اسے کہنا ہے کہ حکم کی بیٹی نے کہا کہ میرے دادا حکم نے مجھ سے کہا اے میری بیاری بیٹی میں نے اپنی این دو نوں آنکھوں سے جو امر دیکھا ہے میں تجھ سے کہتا ہوں کہ ایک دن رہنے آپس میں عہد کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑیں گے ہم آپ کی طرف آئے ہم نے ایک

ایسی مصیبت آواز سنی ہم نے یہ گمان کیا کہ تمامہ مین کوئی پہاڑ باقی رہا ہو مگر وہ ریزہ ریزہ نہ ہو گیا ہو  
 ہم وہ آواز سن کر بے ہوش ہو گئے اور ہماری عقل برباد نہ ہوئی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے اپنی ناز پڑھ لی اور آپ اپنے اہل کی طرف پلٹ کر چلے گئے پھر ہم نے آپس میں  
 آپ کے واسطے دوسری رات میں عہد کیا جبکہ آپ آئے تو ہم لوگ آپ کی طرف اٹھ کر  
 گئے ہم نے دیکھا کہ صفا اور مروہ دونوں پہاڑ آئے یہاں تک ایک دوسرے کے ساتھ  
 مل گیا اور ہمارے درمیان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان وہ دونوں حائل ہو گئی  
 واللہ ہم کہ اس ارادہ نے کچھ نفع نہیں دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اسلام نصیب کیا  
 اور اسلام میں داخل ہونے کو اذن دیا۔

## یہ باب اس آیت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکاز پہلوان کو کشتی میں پچھاڑا تھا

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہ میرے باپ اسحاق  
 بن یسار نے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکاز بن عبدیزید سے فرمایا کہ  
 تو مسلمان ہو جاؤ رکاز نے کہا کہ اگر مجھ کو یہ علم ہو جائے کہ آپ جو بات کہتے ہیں وہ حق ہے تو میں  
 مسلمان ہو جاؤں گا رکاز نے آدمیوں میں نہایت شدید تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اس سے کہا کہ اگر میں تجھ کو پچھاڑ ڈالوں تو کیا تو اس امر کو حق جانے گا اس نے کہا بیشک  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفر سے ہو گئے اور اس کو پچھاڑ ڈالا رکاز نے کہا اے محمد پھر رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پھر لڑے اور اس کو دوسری بار پکڑ کے زمین پر پچھاڑ ڈالا رکاز نے  
 چلا گیا اور وہ یہ کہتا تھا کہ یہ شخص ساحر ہے اور اس کے سحر کی مثل میں نے ہرگز سحر نہیں دیکھا جس  
 وقت میں زمین پر گرا واللہ مجھ کو اپنے نفس پر کچھ اختیار نہ رہا۔

بیہقی نے رکاز بن عبدیزید سے روایت کی ہے رکاز نا اشد الناس تھا رکاز نے کہا کہ

میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو طالب کی بکریوں میں تھے اور ان کو ہم چارہ سے تھے اول بار  
 جو امرو دیکھا گیا یہ تھا کہ مجھ سے ایک دن آپ نے کہا کیا تجھ کو مجھ سے کشتی لڑنے کی خواہش  
 ہے میں نے آپ سے پوچھا کیا آپ مجھ سے لڑیں گے آپ نے فرمایا میں لڑوں گا میں نے  
 آپ سے پوچھا کس شرط پر آپ لڑینگے آپ نے فرمایا ان بکریوں میں سے ایک بکری پر  
 میں نے آپ سے کشتی لڑی آپ نے مجھ کو بچھاڑ ڈالا اور آپ نے مجھ سے ایک بکری  
 لے لی پہر آپ نے مجھ سے پوچھا کیا دوسری بار تجھ کو لڑنے کی خواہش ہے میں نے کہا ہاں  
 لڑتا ہوں میں آپ سے لڑا آپ نے مجھ کو بچھاڑ ڈالا اور مجھ سے ایک بکری لے لی میں ادھر  
 اودھر دیکھنے لگا کہ مجھ کو کوئی انسان دیکھ رہا ہو گا آپ نے مجھ سے فرمایا تجھ کو کیا ہوا ہے  
 کہ تو ادھر ادھر دیکھ رہا ہے میں نے کہا کہ میں بعض چرواہوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ مجھ کو نہ  
 دیکھ لیں پھر وہ میری ساتھ جرات کریں گے اور میں اپنی قوم میں اشد ہوں آپ نے مجھے  
 پوچھا کیا تجھ کو تیسری بار لڑنے کی خواہش ہے تیرے لئے ایک بکری ہے میں نے کہا  
 ہاں لڑتا ہوں میں آپ سے لڑا آپ نے مجھ کو بچھاڑ ڈالا اور مجھ سے ایک بکری لے لی  
 رکاز نے کہا کہ میں غم اور حزن کی حالت میں بیٹھ گیا آپ نے مجھ سے پوچھا تجھ کو کیا ہو گیا  
 ہے میں نے کہا کہ میں عبد بنید کے پاس پلٹ کے جاتا ہوں میں نے اوس کی بکریوں  
 میں سے تین بکریاں دے دی ہیں میں گمان کرتا تھا کہ میں قریش میں شدید قوت دار  
 ہوں آپ نے مجھ سے پوچھا کیا تجھ کو چوتھی بار لڑنے کی خواہش ہے میں نے کہا تین بار  
 کے بعد خواہش نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ بکریوں کو باب  
 میں جو تو نے کہا میں تیری بکریں پھیر دیتا ہوں آپ نے میری بکریں مجھ کو پیر دین آپ  
 کچھ مدت نہیں ٹھہرے کہ آپ کا امرا ظاہر ہو گیا میں آپ کے پاس آیا اور میں مسلمان ہو گیا  
 جن پیروں کی اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ہدایت کی اور میں سے ایک یہ امر تھا کہ میں نے یہ جان لیا  
 کہ آپ نے اوس دن مجھ کو اپنی قوت سے نہیں بچھاڑا اور آپ نے مجھ کو اوس دن نہیں بچھاڑا

مگر آپ نے غیر کی قوت سے۔

میں بھی اور ابو نعیم نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہ اسے کعب بنی ہاشم میں سے ایک مرد تھا کہ اوس کا نام رکانہ تھا اور رکانہ اشد الناس تھا اور آدمی کو اچانک مار ڈالتا تھا اور وہ شکر تھا اور وہ اپنی کبریائیں اس جنگل میں جب کا نام ہاشم تھا چرایا کرتا تھا ایک دن نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان سے نکلے اور اوس جنگل کی طرف متوجہ ہوئے آپ کو رکانہ مل گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوس وقت کوئی شخص نہ تھا رکانہ آپ کی طرف کھڑا ہوا اور آپ سے کہا اے محمد آپ ہی وہ شخص ہیں کہ ہمارے معبودوں لات اور عزری کو برا کہتے ہیں اور آپ اپنے اوس الہ کی طرف بلا تے ہیں کہ وہ عزیز اور حکیم ہے اگر آپ کے اور میری درمیان صلہ رحمی نہ ہوتا تو میں آپ کو قتل کر ڈالتا اور آپ سے کلام نہ کرتا لیکن آپ اپنے الہ عزیز اور حکیم سے آج کے دن دعا مانگیں کہ وہ مجھ سے آپ کو نجات دلائے میں آپ کے روبرو ایک امر پیش کرتا ہوں کیا آپ کی یہ خواہش ہے کہ میں آپ سے کشتی لڑوں اور آپ اپنے الہ عزیز اور حکیم سے دعا کریں کہ وہ آپ کو میرے مقابلہ میں بردے اور میں لات اور عزری سے دعا مانگتا ہوں اگر آپ مجھ کو بچا ڈالیں گے تو میری ان بکریوں میں سے دس بکریاں آپ کے واسطے ہیں آپ ان کو چن کر لے لیں اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں کشتی لڑتا ہوں اگر تو چاہتا ہے ایک نے دوسرے کو پکڑا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے الہ عزیز اور حکیم سے دعا مانگی کہ آپ کی اعانت رکانہ کے مقابلہ میں کرے اور رکانہ نے لات اور عزری سے دعا کی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں اوس کی اعانت کریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ کو پکڑا اور پچا ڈالا اور اوس کے سینہ پر بیٹھ گئے رکانہ نے آپ سے کہا آپ میرے سینہ سے اٹھ جاؤ آپ وہ نہیں ہیں کہ آپ نے میرے ساتھ یہ امر کیا ہے یعنی مجھ کو پچا ڈالو اسے مجھ کو آپ کے الہ عزیز اور حکیم نے پچا ڈالا ہے اور لات و عزری نے میری یاری چھوڑ دی آپ سے پہلے کسی نے میرا پہلو نہیں پر

ہرگز نہیں لگایا پھر رکانہ نے آپ سے کہا پھر لڑو اگر آپ مجھ کو چھپاڑ ڈالیں گے تو دوس  
 بکریان دوسری آپ کے واسطے ہیں اون کو چن کر لے لینا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 دوسری بار اوس کو کپڑا اور جیسے پہلی بار ہر ایک نے مدد کے واسطے اپنے اپنے محبوبوں  
 سے دعا کی تھی دعا کی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ کو چھپاڑا اور اس کے سینہ پر ہتھ پڑھ  
 رکانہ نے آپ سے کہا میری سینہ پر سے اٹھو آپ وہ نہیں ہیں کہ آپ نے میرے ساتھ یہ  
 امر کیا ہے بلکہ یہ آپ کے اوس اللہ نے کیا ہے جو عزیز اور حکیم ہے اور لات اور عزلی نے  
 میری یاری چھوڑ دی ہے اور آپ سے پہلے کسی نے ہرگز میرے پہلو کو زمین سے نہیں  
 لگایا پھر رکانہ نے آپ سے کہا پھر لڑو اگر آپ مجھ کو چھپاڑ ڈالیں گے تو دوسری دس  
 بکریان آپ کے واسطے ہیں اون کو چن کر لے لینا نبی اللہ نے رکانہ کو کپڑا اور تیسری بار  
 چھپاڑا رکانہ نے کہا آپ وہ نہیں ہیں کہ آپ نے میرے ساتھ یہ امر کیا ہے آپ کے  
 اوس اللہ نے یہ امر کیا ہے کہ وہ عزیز اور حکیم ہے اور میری یاری لات اور عزلی نے چھوڑ دی  
 ہے میری بکریوں میں سے آپ تیس بکریان لے لین اور اون کو چن سین نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے رکانہ سے فرمایا کہ میں بکریان لینے کا ارادہ نہیں کرتا ہوں لیکن میں تجھ کو  
 اسے رکانہ اسلام کی طرف بلاتا ہوں میں تیرے واسطے دینے کرتا ہوں کہ تو دوزخ کی  
 طرف جائے اگر تو اسلام قبول کرے گا تو دوزخ سے سلامت رہے گا رکانہ نے آپ سے  
 کہا میں اسلام قبول نہیں کرتا مگر آپ مجھ کو کوئی آیت دکھلا دیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 رکانہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر گواہ ہے اگر میں اپنے رب سے دعا کروں اور تجھ کو کوئی نشانی  
 دکھلاؤں جس شخص کی طرف میں تجھ کو بلاتا ہوں کیا تو اوس کو قبول کرے گا اوس نے کہا  
 بیشک قبول کروں گا ایک درخت سمہ کا آپ کے قریب تھا اور اوس میں شاخیں اور پتے  
 تھے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس درخت کی طرف اشارہ کیا اور اوس سے کہا اللہ تعالیٰ  
 حکم سے اگر آجادہ چر کر دو ٹکڑے ہو گیا اور نصف اوس کا شاخون اور پتے کے ساتھ آگے

کو آگیا یہاں تک آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور رکانہ کے درمیان تھارکنا  
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ نے امر عظیم حکم کو دکھلایا آپ اس کو امر کرین  
 کہ پہر پلٹ کے چلا جائے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر  
 گواہ ہے اگر میں اپنے رب سے دعا مانگوں اور یہ درخت پلٹ کر چلا جائے اور جس شے  
 کی طرف میں تجھ کو بلاتا ہوں کیا تو اس کو قبول کرے گا رکانہ نے کہا بیشک قبول کروں گا  
 وہ درخت اپنے پتوں اور شاخوں کے ساتھ پلٹ کے چلا گیا یہاں تک کہ وہ اپنے دوسری  
 حصے سے مل گیا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ سے فرمایا کہ مسلمان ہو جا تو سلامت رہیگا  
 رکانہ نے آپ سے کہا نہیں ہے میرے واسطے کوئی امر مگر یہ کہ میں نے ایک امر عظیم کو دیکھا  
 و لیکن میں گمان کرتا ہوں کہ مدینہ کی عورتیں اور ارحہ کے یہ باتیں کرین گئے کہ آپ کا رعب میری  
 دل میں داخل ہوا ہے اوس کے سبب سے میں آپ کے دین میں آیا ہوں اور میں ایسا  
 ہوں کہ مدینہ کی عورتوں اور لڑکوں نے یہ امر جان لیا ہے کہ کسی شخص نے میرے پہلو کو زمین  
 سے ہرگز نہیں لگایا ہے اور ہرگز کسی گھڑی رات اور دن میں میرے دل میں رعب  
 داخل نہیں ہوا ہے و لیکن آپ اپنی بکریاں چن کر لیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے رکانہ سے فرمایا جبکہ تو نے مسلمان ہونے سے انکار کیا تو مجھ کو تیری بکریوں کی حاجت  
 نہیں ہے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس سے پلٹ کے چلے آئے حضرت  
 ابو بکر الصدیق اور حضرت عمر فاروق دونوں آپ کے سامنے آئے آپ کو ڈھونڈتے تھے اور  
 ان دونوں حضرات کو لوگوں نے یہ خبر دی تھی کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی اضم کی طرف  
 متوجہ ہوئے ہیں ان دونوں حضرات نے یہ پہچان لیا کہ وہ جنگل رکانہ کا جنگل ہے ایسا  
 نہ ہو گا کہ آپ کو رکانہ نہ ملے اس لئے آپ کے ڈھونڈنے کے واسطے دونوں حضرات نکلے  
 تھے اور دونوں حضرات اس امر سے ڈرتے تھے کہ رکانہ آپ کو مل جائے اور قتل کر ڈالے  
 یہ دونوں حضرات ہر ایک ٹیلہ پر چڑھ کر دیکھتے تھے اور آپ کے نکلنے کی جگہ کو دیکھتے تھے



ایک ایک دونوں حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا کہ آپ سامنے سے آ رہے ہیں دونوں حضرات نے کہا اے نبی اللہ آپ تنہا اس جنگل کی طرف کیونکر نکل کے آتے ہیں اور آپ کو یہ معلوم ہے کہ یہ جنگل رکاز کی جہت ہے رکاز بڑا خونریز ہے اور آپ کی تکذیب میں اشد الناس ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں حضرات کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگے اور یہ فرمایا کیا یہ امر نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واللہ یصمک من الناس وہ مجہم تک نہیں پہنچ سکتا اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے اور آپ نے اون سے اوس کے ساتھ کشتی جو لڑی تھی اور اوس کو بچھاڑا تھا اور آپ نے درخت کو اوس کے رو بروں بلایا تھا ان کل امور کو کہنا شروع کیا دونوں حضرات نے ان واقعات سے تعجب کیا اور پوچھا کیا رسول اللہ آپ نے رکاز کو بچھاڑ ڈالا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہم کو یہ علم نہیں ہے کہ ہرگز کسی انسان نے رکاز کے پہلو کو زمین سے لگایا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا مانگی میرے رب نے میری اعانت کی اور میرے رب نے انیس فرشتوں کے ساتھ میری اعانت کی اور مجھ کو دس کی قوت دی۔

یہ باب اوس شو کے بیان میں ہو کہ عثمان بن عفان کے اسلام لانے میں واقع ہوئی تھی

ابن عساکر نے حضرت عثمان بن عفان رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں عورتوں کے ساتھ فریفتہ تھا ایک رات میں قریش کے ایک گروہ میں کعبہ کے صحن میں بیٹھا ہوا تھا ایک ہمارے پاس یہ خبر آئی کسی نے ہم کو یہ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رقیہ بنتی صاحبزادی کا نکاح عتبہ بن ابولہب کے ساتھ کر دیا اور حضرت رقیہ ایسی صاحب جمال تھیں کہ دیکھنے والوں کو اچنبھا ہوتا تھا یہ سن کر مجھ کو اس سبب سے حسرت ہوئی کہ میں نے اس امر کی طرف سبقت نہیں کی کچھ دیر نہیں گزری کہ میں اپنے مکان کی طرف پلٹ کے گیا اور میں

اپنی خالہ کے پاس پہنچا وہ بیٹی ہوئی تھی اور میری خالہ اپنی قوم کے نزدیک کاہنہ تھی جبکہ  
اوسنے مجھ کو دیکھا یہ شعر ترپ ہے ۵

ابشرو حییت ثلثا تتری	ثم ثلثا و ثلثا اخری
----------------------	---------------------

بشارت ہو تم کو اوس عثمان اور اکرام کئے جاؤ تم تین بار پے در پے بہترین بار اور دوسری تین بار ۵

ثم باخری کے تتم عشا	اتاگ خیر و دقیت شرا
---------------------	---------------------

پھر تمہارا اکرام کیا جاؤ دوسری تحیہ کے ساتھ تاکہ دس تحیہ پورے ہو جاوین تمہاری بہلائی  
آئی ہے اور تم شر سے بچائے گئے ہو ۵

انکحت واللہ حضنا زہرا	انت بکرو لقییت بکرا
-----------------------	---------------------

تمہارا نکاح واللہ اوس اچھی عورت سے ہو گا جو صاحب حسنی جمال ہے تم بکر ہو یعنی ناکتخدا  
ہو اور ناکتخدا سے ملو گے یعنی ناکتخدا کے ساتھ تمہاری شادی ہوگی۔

وافیتما بنت عظیم قدرا	
-----------------------	--

پایا تم نے اوس عورت کو ایسی شان میں کہ وہ عظیم القدر کی بیٹی ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنی خالہ کے قول سے تعجب کیا اور

میں نے اوس سے پوچھا اے خالہ تم کیا کہتی ہو میری خالہ نے کہا اے عثمان تو صاحب جمال

اور صاحب لسان ہے اور اس نبی کے ساتھ برہان ہے ویاں نے اپنے حق کے ساتھ

اس نبی کو بیجا ہے اور اس نبی کے پاس تنزیل اور قرآن آیا ہے تو اس نبی کی پیروی کر

ایسا نہ کہ تجھ کو یہ بت دہو کے سے ہلاک کر ڈالیں میں نے کہا اے خالہ تم اوس شے کو ذکر کرتی

ہو کہ اوس کا ذکر ہمارے شہر میں واقع نہیں ہوا تم مجھ سے اوس کو بیان کرو میری خالہ نے

مجھ سے کہا کہ محمد بن عبد اللہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تنزیل کو لائے

ہیں انہیں اس تنزیل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف مخلوق کو بلائے ہیں پھر میری خالہ

نے کہا کہ محمد کا چراغ چراغ ہے اور آپ کا دین فلاح ہے اور آپ کا امر فتح مند ہے اور

آپ کا زمانہ لڑائی اور سختی کا ہے اور بطاح آپ کی مطیع ہے معنی یہ کل سرزمین آپ کی فرمانبردار ہے اگر ذباح واقع ہوگا یعنی جہاد میں کفار قتل کئے جاویں گے اور تلواریں گھنچیں جاویں گی اور نیزے دراز کئے جاویں گے معنی تلواروں اور نیزوں سے لڑائی ہوگی تو اس وقت چلاتا اور فریاد کرنا نفع نہ دے گا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ سنکر میں پہر اور میری خالہ کا وہ کلام میرے دل میں بیٹھ گیا اور میں اس میں فکر کرنے لگا اور میری نشست گاہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تھی میں اون کے پاس گیا اور میں نے اپنی خالہ سے جو کچھ سنا تھا اس سے اونکو خبر کی حضرت ابوبکر الصدیق نے مجھ کو کما حقہ عثمان تیرا بھلا ہوتا صاحب حزم مرد ہے تو حق اور باطل کو جانتا ہے وہ تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے یہ بت کیا تھے ہیں کہ ہماری قوم ان کو پوچھتی ہے کیا یہ بت ٹھوس پتہ کے نہیں ہیں نہ وہ سنتے ہیں اور نہ وہ دیکھتے ہیں اور نہ ضرر دیتے ہیں اور نہ نفع دیتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے کہا بیشک واللہ بت ایسے ہی ہیں حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ اے عثمان تم سے تمہاری خالہ نے سچ کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محمد بن عبد اللہ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالت کے ساتھ اپنی مخلوق کی طرف بھیجا ہے کیا عثمان تم کو یہ خواہش ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ کا کلام سنو میں نے کہا بیشک مجھ کو اس کی خواہش ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے فرمایا اے عثمان اللہ تعالیٰ تم کو جنت کی طرف بلاتا ہے تم فرمانبرداری کرو اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تمہاری طرف اور اپنی مخلوق کی طرف ہدایت کے واسطے بھیجا ہے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جس وقت میں نے آپ کا کلام سنا میں بے اختیار ہو گیا اور میں مسلمان ہو گیا پھر مجھ کو کچھ زمانہ نہیں گزرا کہ میں نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ شادی کی لوگ میری شادی کو بعد کیے تھے کہ رقیہ اور عثمان نہایت اچھا جوڑا ہیں۔

یہ باب دن آیات کے بیان میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے  
اسلام لانے میں واقع ہوئیں

ابن سعد اور ابو یعلیٰ اور حاکم اور بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ کر عمر رضی اللہ عنہ  
حال میں مکان سے نکلے کہ تلوار پرستے میں تھی بنی زہرہ میں سے ایک مرد نے اُسے ملاقات  
کی اور اوس نے پوچھا ہے عمر کہاں کا قصد کیا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ ارادہ رکھتا ہوں کہ محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم کو قتل کروں اوس مرد نے پوچھا کہ بنی ہاشم اور بنی زہرہ سے کیونکر امن میں رہو گے  
عمر رضی اللہ عنہ نے اوس مرد سے کہا کہ میں تجھ کو گمان نہیں کرتا ہوں مگر یہ کہ تو صابی ہو گیا ہے یعنی بدوین  
ہو گیا ہے اور تو نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے اوس مرد نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تم کو ایک  
تعجب خیز امر کی طرف رہبری نہ کروں وہ یہ ہے کہ تمہاری بہن اور بہنوئی دونوں صابی  
ہو گئے ہیں اور دونوں نے تمہارا دین چھوڑ دیا ہے یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ غضب کی حالت میں چلے  
گئے یہاں تک کہ دونوں کے پاس آئے اور ان دونوں کے پاس خواب تھے جسوقت  
عمر رضی اللہ عنہ آہٹ خواب نے سنی تو وہ مکان میں چسپ گئے عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کے پاس داخل  
ہوئے اور ان سے پوچھا کہ یہ آہستہ باتیں تمہارے پاس کیا تھیں جنکو میں نے سنا ہے اور  
خواب اور عمر رضی اللہ عنہ کی بہن اور بہنوئی سورہ (طلہ) کو اسوقت پڑھ رہے تھے انہوں نے کہا کہ  
ہم باتیں کر رہے تھے باتوں کے سوا اور کچھ نہ تھا عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں سے پوچھا شاید تم دونوں  
صابی ہو گئے ہو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر رضی اللہ عنہ اگر حق تمہارے دین کے غیر میں ہو تو کیا  
کہو گے عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہنوئی کی یہ بات سن کر ان پر حملہ آور ہوئے اور ان کو کچلنے کے طور پر بچلا  
حضرت عمر کی بہن آمنیہ تاکہ ان کو اپنے شوہر سے باز رکھیں عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اسے  
مارا کہ ان کی بہن کا چہرہ خون آلود ہو گیا پھر ان سے کہا کہ وہ کتاب کہ تمہارے پاس سے  
وہ مجھے دو میں اوس کو پڑھتا ہوں عمر رضی اللہ عنہ کی بہن نے کہا کہ آپ بے طہارت ہیں اور

کتاب کو کوئی نہیں چھوتا ہے مگر طاہر لوگ اوٹھو اور وضو کرو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور وضو کیا  
 پھر کتاب لی اور سورہ (طہ) پڑھی یہاں تک کہ اس آیت تک پہنچے انشی انا للہ لا الہ  
 الا انا فاعبدنی و اقم الصلوٰۃ لذكری اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے کہا لا تجکدو محمدی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے پاس لے چلو جبکہ خباب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات سنی وہ گمرین سے باہر نکل آئے  
 اور کہا اے عمر تم کو بشارت ہو میں امید کرتا ہوں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ  
 دعا ہوں کہ اپنے شب بخشنے کو آپ کے لئے مانگی تھی وہ دعا یہ ہے اللهم اعز الاسلام بعمر  
 بن الخطاب ابو عمرو بن ہشام یہ سنکر حضرت عمر مکان سے نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے پاس آئے اور مسلمان ہو گئے

بزار اور بیہقی اور طبرانی نے اور ابو نعیم نے (حلیہ) میں حضرت عمر بن الخطاب سے روایت  
 کی ہے کہ اے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے تھا مثل انسان تھا ایک دن نہایت  
 گرمی کی شدت تھی دوپہر کے وقت میں کہہ کے بعض راستوں میں تھا اس حال میں ایک  
 قریشی مرد مجھ سے ملا اور اس نے مجھ سے پوچھا اے ابن الخطاب کہاں کا ارادہ رکھتے ہو میں نے  
 کہا کہ اپنے معبودوں کی نصرت کا ارادہ رکھتا ہوں اس نے سنکر مجھ سے کہا ای ابن الخطاب  
 تم سے یہ عجیب ہے تم یہ زعم کرتے ہو کہ میں ایسا ہوں کہ اپنے معبودوں کی نصرت کرتا ہوں اور  
 تمہارے گمراہی میں تم پر ایک امر داخل ہوا ہے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس مرد  
 سے پوچھا وہ کیا امر ہے اس نے کہا کہ تمہاری بہن سلمان ہو گئی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سنکر میں غضب  
 کی حالت میں بیٹھا اور میں نے دروازہ مارا اور اس وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ  
 طریقہ تھا کہ جن لوگوں کے پاس کچھ نہ ہوتا جب اون میں سے ایک یا دو مرد مسلمان ہو جاتے  
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون دونوں کو اس شخص کے ساتھ شریک فرما دیتے تھے  
 جس کو فراخ دستی ہوتی تھی وہ دونوں آدمی اس کا بچا ہوا کانا لے لیا کرتے تھے اور کمالیتے  
 تھے میرے بہنوئی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کو شریک کر دیا تھا

جس وقت میں نے دروازہ مارا تو مجھ سے پوچھا گیا یہ کون ہے بیٹے کہا عمر ہے اوتمون نے جلدی کی اور مجھ سے چپ گئے اور وہ اوس وقت ایک صحیفہ پڑھ رہے تھے جو ان کے سامنے رکھا تھا اوس کو اوتمون نے چوڑ دیا یا وہ اوس کو ہول گئے میری بہن دروازہ کھولنے کے واسطے اوٹھی میں نے اوس سے کہا اے اپنے نفس کی دشمن تو صابہ ہو گئی میرے ہاتھ میں جو شے تھی بیٹے اوس کے سر پر اوس سے مارا اوس کے سر سے خون بہنے لگا جس وقت اوس نے خون کو دیکھا وہ رونے لگی اور اوس نے کہا اے ابن الخطاب تو جو کچھ کرتے والا ہے کر میں تو دوسرے دین میں ہو گئی عمر نے کہا کہ میں مکان میں داخل ہوا اور تخت پر بیٹھ گیا بیٹے صحیفہ کو دیکھا مکان کے وسط میں رکھا ہوا تھا بیٹے اپنی بہن سے پوچھا یہ کیا شے ہے مجھ کو دو میری بہن نے کہا تم اس کے اہل سے نہیں ہو تم جنابت سے طارت نہیں کرتے ہو اور یہ وہ کتاب ہے کہ اس کو نہیں چوتے ہیں مگر طاهر لوگ میں صحیفہ کے واسطے اصرار کرتا رہا یہاں تک کہ میری بہن نے مجھ کو دیدیا بیٹے اوس کو کھولا لیک ایک میں نے دیکھا کہ اوس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا ہے جبکہ میں اللہ تعالیٰ کے اسم میں سے ایک اسم پکڑا تو میں اوس سے ڈر گیا بیٹے صحیفہ کو رکھ دیا پہر میں نے اپنے آپ کو سنبھالا اور بیٹے اوس صحیفہ کو لیا یکا یک بیٹے دیکھا کہ اوس میں سجد للہ فانی السموات والارض لکھا ہوا ہے جبکہ میں اسماء الہی میں سے ایک اسم پکڑا میں ڈر گیا پہر میں نے اپنے آپ کو سنبھالا اور بیٹے اوس صحیفہ کو پڑھا یہاں تک کہ آمنوا باللہ ورسولہ آخریت تک میں پھونچا میں نے کہا اشد ان لا الہ الا اللہ و اشد ان محمد عبده ورسولہ وہ لوگ جو چپ گئے تھے جلدی سے میری طرف منکل کے آئے اور انہوں نے تمکیر کہی اور مجھ سے کہا اے ابن الخطاب آپ کو یہ بشارت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شنبہ کے دن یہ دعا کی تھی اللہم اعز و تیک باحب الرجبین الیک ابو جہل بن ہشام وانا عمر بن الخطاب او ہم ہم امید کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا مبارک آپ کے واسطے

قبول ہوئی ہے۔

احمد نے عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہا ہے کہ قبل اس کے کہ میں اسلام قبول کرتا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درپے تھا میں نے آپ کو ایسے حال میں پایا کہ آپ مجھ سے آگے مسجد کی طرف چلے گئے میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا آپ نے سورہ الحاقہ کو شروع فرمایا میں سن کر قرآن شریف کی تالیف سے تعجب کرتا تھا میں نے کہا جیسے قریش نے کہا ہے واللہ یہ شخص شاعر ہے آپ نے یہ پڑھا لَقَوْلِ رَسُولٍ كَرِيمٍ وہاں ہوں قبول شاعر قلیلًا ما تو ممنون میں نے کہا آپ کا بہن بہن آپ نے پڑھا وَلَا يَقُولُ كَا هُنَّ قُلُوبًا تاکہ کروں تنزیل من رب العالمین آخر سورہ تک یہ سن کر اسلام میرے قلب میں جیسا چاہئے تھا واقع ہو گیا ابن ابی شیبہ نے اپنی مسند میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رات میں میری بہن کو دروازہ ہوا میں اپنے مکان سے نکلا یہاں تک کہ میں کعبہ شریف میں آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے نماز پڑھی میں نے ایسی شے سنی کہ اس کی مثل نہیں سنی تھی پھر آپ پلٹ کے چلے گئے میں آپ کے پیچھے ہو گیا آپ نے مجھے فرمایا اے عمر تم رات میں مجھ کو چوڑے ہو اور دن میں ہر وقت میری فکر میں رہتے ہو میں یہ سن کر ڈر گیا کہ آپ مجھ پر بدعلا کرین میں نے کہا اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله۔

ابو نعیم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہا ہے کہ میں ابو جہل اور شیبہ بن ربیعہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا ابو جہل نے یہ کہا ابے گروہ قریش محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے معبودوں کو جڑا کہا ہے اور تمہاری عقلوں کو سبک ٹھیرا ہے اور یہ زعم کیا ہے کہ تمہارے وہ باپ دادا جو گذر چکے ہیں وہ دوزخ میں گر پڑے ہیں آگاہ ہو جاؤ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرے گا اور اسکے واسطے میرے ذمہ سونا تاقہ سرخ اور سیاہ رنگ کے واجب ہوں گے اور ایک ہزار اوقیہ چاندی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اپنی تلوار پر تلہ میں ڈالے ہوئے اور تیر دان کو اونڈا کئے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادہ سے نکلا اور میں گائے کے ایک پیچڑے کی طرف سے گذرا کہ

اوس کو لوگ ذبح کر رہے تھے میں کھڑا ہو کر اون لوگوں کی طرف دیکھنے لگا یکا یک میں نے سنا کہ ایک پکارنے والا اوس بچے کے اندر سے پکار رہا ہے اور یہ کہتا ہے یا اللہ ذبح امر نجس جبل نصیح بلسان فصیح یہ عوالی شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میں نے اوس کی اواز سن کر یہ جانتا کہ اوس نے میرے سنائے کا ارادہ کیا ہے پھر میں ایک بکری کے پاس سے گذرا یکا یک میں نے سنا کہ ہاتھ آواز دے رہا ہے اور وہ یہ اشعار پڑھ رہا ہے ۵

یا ایہا الناس ذوالاجسام	ما تموا طائیش الاحلام
اے جسم والے لوگو تم میں اور سب عقل لوگوں میں کچھ فرق نہیں ہے۔	
و مسند و احکم الی الاصلنام	انکلم اورہ کالغنام
اور تم لوگ بتوں کی طرف حکم کی نسبت کرتے والے ہو اور تم لوگوں میں کل شتر مرغ کی طرح ہو تو فہین	
اماترون مارے امامی	من ساطع بحلو و حی الظلام
کیا تم لوگ وہ شے نہیں دیکھتے ہو جس شے کو میں اپنے آگے دیکھتا ہوں وہ شے اس بلند ہونیوالو نور سے ہے کہ ظلمتوں کی تاریکی کو دفع کر دیتا ہے۔	
قد لاح لناظر من تمام	اکرم ببلد من امام
وہ نور دیکھنے والے کے واسطے تمام سے ظاہر ہوا ہے کتنا بزرگ ہے وہ امام اللہ تعالیٰ کے واسطے اوس امام کی نبی ہے۔	
قد جاء بعد الکفر بالاسلام	والبر والصلا للاحرام
وہ امام کفر کے بعد اسلام اور نبی اور صلہ رحمی کو لایا ہے۔	
عمرؓ نے کہا کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ ایں کو میں گمان نہیں کروں گا مگر یہ کہ اس نے میرے سنائے کا ارادہ کیا ہے پھر میں ضاربت کی طرف گیا یکا یک میں نے سنا کہ ایک ہاتھ اوس کے پیٹ کے اندر سے یہ اشعار کہہ رہا ہے۔	



ترک الضمار وکان یعبد وحده	بعد الصلوۃ مع النبی محمد
---------------------------	--------------------------

چھوڑ دیا گیا ضماریت اور وہ تنہا عبادت کیا جاتا تھا بعد نماز کے جو نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئی ہے۔

ان الذی ورث النبوة والہدی	بعد ابن مریم من قریش ہمدی
---------------------------	---------------------------

وہ شخص کہ نبوت اور ہدایت کا ابن مریم کے بعد وارث ہوا ہے وہ قریش سے ہے اور ہدایت یافتہ ہے۔

سیقول من عبد الضمار و مثلہ	لیت الضمار و مثلہ لم یعبد
----------------------------	---------------------------

قریب ہے وہ شخص کہ ضمار اور مثل ضمار کی عبادت کرتا تھا یہ کہے گا کاش ضمار اور مثل ضمار کی عبادت نہ کیا جاتا۔

فاصبر یا حفص فانک آمن	یا تیک غر غیر غر بنی عدی
-----------------------	--------------------------

صبر کرو اے ابو حفص تو ایمان لائو الا ہے تجہ کو وہ عزت آئے گی جو بنی عدی کی عزت کو سوا ہے۔

لا تعجلن قانت ناصر دینہ	حقا لیقینا باللسان وباللید
-------------------------	----------------------------

تو جلدی نہ کرو تو اوس نبی کے دین کی نصرت کرنو الا ہے زبان اور ہاتھ سے یہ بات حق اور یقین ہے۔

عمرؓ نے کہا واللہ یتھے یہ جانا کہ اوس نے میرے سنانے کا ارادہ کیا ہے میں اپنی بہن کے پاس آیا ایک ایک بیتے دیکھا کہ خباب بن الارت اور اوس کا شوہر اوس کے پاس ہے خباب نے مجھ سے کہا اسی عمر تمہارا بہلا ہو تم مسلمان ہو جاؤ میں نے پانی مانگا اور وضو کیا اور میں مکان سے نکل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گیا آپ نے مجھے فرمایا اے عمر تمہارے حق میں میری دعا قبول کی گئی تم مسلمان ہو جاؤ میں مسلمان ہو گیا جو لوگ مسلمان ہوئے تھے اون میں سے میں چالیسواں مرد تھا مجھ سے چالیس مرد پورے ہو گئے اور اوس وقت یہ آیت شریفہ نازل ہوئی یا ایہا النبی حسب اللہ ومن ابتغى من المؤمنین۔

ابن سعد اور احمد اور ترمذی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے

اور ابن حبان اور بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی تھی اللہم اعز الاسلام یا حب بنی الحلبین الیک یا بانی حبل ابن ہشام اور عمر بن الخطاب۔ اور بیہقی نے اس حدیث کی مثل اس حدیث سے روایت کی ہے جو حضرت عمر نے خود اور انس رضی اللہ عنہ نے اس کی روایت کی ہے۔

ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یوں روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اللہم اعز الاسلام بعمیر خاصۃ اور حاکم نے اس حدیث کی مثل ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

طبرانی اور حاکم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اللہم اعز الاسلام بعمیر او بانی حبل اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی دعا حضرت عمر کے حق میں قبول کی اور حضرت عمر سے ملک اسلام کا بتا گیا۔

نجاری نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب عمرؓ مسلمان ہوئے ہم لوگ ہمیشہ معزز رہے۔

ابن سعد اور حاکم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ واللہ ہم کو یہ قدرت یہ تھی کہ ہم کعبہ کے پاس ظاہر میں نماز پڑھتے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے۔

عالم نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں اسلام اوس مرد کی مثل تھا کہ رو برو سے آ رہا ہو اور اوس کا قرب زیادہ ہوتا جاتا ہو جبکہ حضرت عمرؓ شہید ہوئے تو اسلام اوس مرد کی مثل ہو گیا کہ پیچھے ہٹتا جاتا ہو اور اُس کی دوری زیادہ ہوتی جاتی ہو

ابن سعد نے عثمان بن الارقم سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اللہم اعز الاسلام یا حب الرحلین الیک عمر بن الخطاب او عمرو بن ہشام دوسرے دن حضرت عمرؓ اول صبح آئے اور مسلمان ہو گئے۔

طبرانی نے (اوسط) میں انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

شب پچھنبہ کو یہ دعا کی اللہم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او عمرو بن ہشام حضرت عمرؓ جمعہ کے دن صبح کو آئے اور مسلمان ہو گئے۔

ابن سعد نے صہیب بن سنان سے روایت کی ہے جبکہ حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے تو اسلام ظاہر ہو گیا اور اسلام کی طرف لوگوں کو علانیہ طور سے بلایا اور بیت اللہ شریف کی اطراف میں ہم لوگ حلقہ بانہ کر بیٹھے اور ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور جس شخص نے ہمارے ساتھ خلافت اور کینہ کیا ہم نے اس سے انتقام لیا اور جس نے ہمارے ساتھ جیسا کیا ہم نے بھی اس کے ساتھ ویسا ہی کیا۔

ابن سعد نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عمرؓ چالیس مردوں اور دس عورتوں کے بعد مسلمان ہوئے حضرت عمرؓ کے مسلمان ہونے کے ساتھ ہی اسلام مکہ معظمہ میں ظاہر ہو گیا۔

حاکم اور ابن ماجہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ کہا اسے محمدؐ حضرت عمرؓ کے اسلام سے اہل آسمان خوش ہوئے ہیں۔

یہ باب اس شے کے بیان میں ہے کہ ضداد کے اسلام لانے میں واقع ہوئی

احمد اور مسلم اور بیہقی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ضداد کہ شریفیہ میں آیا اور وہ ازوشنورہ میں سے ایک مرد تھا اور وہ جن اور آسیب کے لئے منتر پڑھا کرتا تھا اس نے بیوقوف کینہ لوگوں سے یہ سنا تھا وہ کہتے تھے کہ محمدؐ صلعم مجنون میں ضداد نے کہا میں آپ کے پاس جاؤں گا شاید اللہ تعالیٰ آپ کو میرے ہاتھ سے شفا دے ضداد نے کہا کہ میں نے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور میں نے آپ سے کہا کہ میں اس ہوا یعنی جنات کے لئے منتر پڑھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے جسکو

چاہتا ہے شفا دیتا ہے آپ میرے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا الحمد للہ محمدہ نستعینہ ونستعینہ برہ وتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمال من یدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبیدہ ورسولہ ضما دے سن کر کہا آپ ان کلمات کو پھر پڑھیں آپ نے پھر ان کا اعادہ کیا ضما دے سنکر کہا واللہ سیئۃ کا ہنوں کا قول اور ساحرون کا قول اور شاعرون کا قول سنا ہے ان کلمات کی مثل میں نے نہیں سنا یہ کلمات دریا کی نجد ہار کو پہنچ گئے ہیں آپ اپنا ہاتھ دیکھ دیجئے میں آپ سے اسلام پر بیعت کرتا ہوں ضما دے آپ سے بیعت کی۔

## یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے کہ عمرو بن عبد القیس کے اسلام میں واقع ہوئی

ابن شاہین نے حسین بن محمد کے طریق سے روایت کی ہے حسین نے کہا مجھ سے میرے باپ نے اون سے جعفر بن الحکم العبیدی نے اون سے صحابہ بن العباس اور مزیدہ ابن مالک نے عبد القیس کے ایک گروہ میں یہ حدیث کی ہے اونہوں نے کہا ہے کہ اشجع عبد القیس ایک راہب کا دوست تھا اور دارین میں وہ اتر کر تا تھا ایک سال اشجع نے اوس راہب سے ملاقات کی راہب نے اوس کو یہ خبر دی کہ ایک ایسا نبی مکہ میں ظہور کرے گا کہ وہ ہر یہ کھائے گا اور صدقہ نہ کھائے گا اسکے دونوں شانوں کے چچ میں ایک علامت ہوگی اور وہ نبی کل ادیان پر غالب آئے گا پھر وہ راہب مر گیا اشجع نے اپنے بھانجے عمرو بن عبد القیس کو بھیجا عمرو امامہ بنت الاشجع کا شوہر تھا عمر و سال ہجرت میں مکہ میں آیا اور اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور اوس نے صحیح نشانی دیکھی سو مسلمان ہو گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو سورہ الحمد للہ اور سورہ اقرأ باسم ربک پڑھائی اور

اوس سے آپ نے فرمایا کہ تو اپنے ماموں کو اسلام کی طرف بلا وہ پلٹ کے گیا اور اشج کو اس خیر سے خبر کی اشج مسلمان ہو گیا اور اوس نے اپنے اسلام کو ایک زمانہ تک چھپایا پھر اشج سولہ مردوں کے ساتھ نکلا اور مدینہ منورہ میں آیا جس رات کی صبح کو یہ لوگ مدینہ میں آئے اسی رات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر آئے اور آپ نے فرمایا کہ شرق کی جانب سے ایک قافلہ ضرور آئے گا اہل قافلہ اسلام سے کراہت نہ کریں گے اور صاحب قافلہ کی ایک علامت ہوگی وہ لوگ آئے ان لوگوں کا آنا سال فتح مکہ میں تھا۔ اور اس حدیث کو ابن سعد نے اپنے مطبقات میں بلا اسناد کے ذکر کیا ہے۔

یہ باب اون آیتوں کے بیان میں ہے کہ طفیل بن عمرو الدوسی کے اسلام میں واقع ہوئی ہیں

بخاری نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ اے طفیل بن عمرو الدوسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ بنی ہوس نے تافرمائی کی ہے اور اسلام سے انکار کیا ہے آپ اون پر بدعا کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر رو بقبلہ ہو گئے اور آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا مانگی اللھم اھ دو سادات بہم۔

بیہقی نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ اے طفیل بن عمرو الدوسی یہ باتیں کرتے تھے کہ میں مکہ میں ایسے حال میں آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے قریش کے لوگ طفیل کے پاس گئے طفیل مرد شریف اور شاعر اور عقلمند تھا قریش کے مردوں نے طفیل سے کہا کہ تم ہمارے شہر میں آئے ہو اور یہ مرد جو ہمارے درمیان میں ہوا سنے ہماری جماعت کو متفرق کر دیا ہے اور ہمارے امر کو پریشان کر دیا ہے اور اس مرد کا قول مثل ایسے جادو کر ہے کہ مرد اور مرد کے باپ کے درمیان اور مرد کے بھائی کے درمیان اور مرد اور اوس کی زوجہ کے درمیان جدائی ڈالتا ہے جو مصیبت ہم پر ہے ہم ڈرتے ہیں کہ

تم پر اور تمہاری قوم پر نہ آئے تم ہرگز اس مرد سے کلام نہ کیجیو اور اس کی بات نہ سنو طفیل  
 نے کہا واللہ قریش کے لوگ مجھ سے یہی کہتے رہے یہاں تک کہ میں نے فیہ قصد کیا کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ سنوں اور آپ سے بات نہ کروں یہاں تک کہ جس وقت میں  
 مسجد کی طرف گیا تو میں نے اپنے کانوں میں کپڑے بھر لئے کہ آپ کی کوئی بات میرے  
 کانوں میں نہ پہنچے میں مسجد کی طرف گیا کیا ایک بیٹے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کعبہ کے پاس کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں میں آپ کے قریب کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ  
 نے یہ نہ چاہا کہ میں نہ سنوں مگر یہی چاہا کہ مجھ کو آپ کا بعض قول سنا دے میں نے کلام حسن  
 سنا اور سننے کے بعد میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں عقلمند اور شاعر مرد ہوں کلام قبیح کلام  
 حسن سے مجھ پر مخفی نہیں ہے جو بات یہ مرد کہتا ہے میں اس کو سنوں اس امر سے کون  
 شے مجھ کو مانع ہے جو بات کہ یہ مرد کہتا ہے اگر وہ حسن ہے تو میں اس کو قبول کروں گا  
 اور اگر وہ قبیح ہے تو اس کو ترک کروں گا میں اتنی دیر ٹھہرا ہوا کہ آپ اپنے مکان کی طرف  
 پلٹے میں آپ کے پیچھے ہولیا اور میں نے آپ سے کہا کہ آپ کی قوم کے لوگوں نے مجھ سے  
 ایسا کہا ایسا کہا آپ اپنے ام کو مجھ پر ظاہر فرمائیں آپ نے اسلام کو پیش کیا اور میرے  
 سامنے قرآن شریف پڑھا واللہ میں نے قرآن سے احسن کوئی قول ہرگز نہیں سنا اور کوئی امر  
 اسلام سے اعلیٰ نہیں سنا میں مسلمان ہو گیا اور میں نے آپ سے عرض کی اے نبی اللہ  
 میں اپنی قوم میں ایک ایسا مرد ہوں کہ سب میری اطاعت کرتے ہیں اور میں اپنی قوم  
 کی طرف پلٹ کے جانے والا ہوں اور ان کو اسلام کی طرف بلائے والا ہوں آپ میرے  
 واسطے اللہ تعالیٰ سے ایسی دعا فرماؤں کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ کوئی ایسی نشانی پیدا  
 کر دے کہ میری قوم کے مقابلہ میں وہ مدد ہو سکے آپ نے میرے واسطے یہ دعا فرمائی  
 اللہم اجعل لہ آیتہ میں اپنی قوم کی طرف گیا یہاں تک کہ جس وقت میں شنیہ کہ ارمین تمہاری  
 دونوں انگلیوں کے بیچ میں ایک نور چراغ کی مثل واقع ہوا میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی اے

میرے اللہ یہ نور میرے چہرہ میں نہ رہے بلکہ غیر جگہ رہے میں اس امر سے ڈرتا ہوں کہ لوگ یہ گمان کریں گے کہ وہ مثلہ ہے جو میرے چہرہ میں واقع ہوا ہے وہ نور میرے چہرہ سے میرے کوڑے کے سرے کی طرف پھر کر مثل ایک قندیل معلق کے ہو گیا پھر میں نے اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلایا انہوں نے اسلام قبول کرنے میں تاخیر کی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی کہ بنی دوس نے مجھ پر غلبہ کیا ہے آپ اُن پر بدو عاکرین آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم اہد دوسا اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی قوم کی طرف پلٹ جاؤ اور اون کو اسلام کی طرف بلاؤ اور اون کے ساتھ نرمی کرو میں پلٹ کر گیا اور بن دوس کی سرزمین میں مقیم رہا اور اون کو اسلام کی طرف بلاتا رہا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی پھر میں اون لوگوں میں سے جو میری قوم میں سے تھے ستر یا اسی گھرانے دوس کے اپنے ساتھ لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خیبر میں آیا۔ اس حدیث کی روایت ابو نعیم نے واقدی کے طریق سے کی ہے کہا ہے کہ مجھ سے عبداللہ بن جعفر نے عبدالواحد بن ابی عون الدوسی سے اس حدیث کو ساتھ حدیث کی ہے اور ابن اسحاق نے مغازی کے بعض نسخوں میں صالح بن کیسان کے طریق سے طفیل بن عمرو الدوسی سے اسی اسناد کے ساتھ موصول روایت کی ہے اور یہ حدیث باقی نسخوں میں بلا اسناد کے ہے۔

ابو الفرج اصفہانی نے کتاب (اغانی) میں کہا ہے کہ میرے چچا نے مجھ کو خبر دی ہے کہ ہم سے خزعل بن عمرو بن ابی عمرو نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے اور لفظ اُسی کرہن اور ابو الفرج نے کہا ہے مجھ کو محمد بن الحسن بن درید نے خبر کی ہے کہ میرے چچا نے مجھ سے عباس بن ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہ طفیل بن عمرو الدوسی اپنے مکان سے نکلے یہاں تک کہ مکہ معظمہ میں ایسے حال میں آئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو چکے تھے اور مدینہ کی طرف آپ نے ہجرت فرمائی تھی طفیل کو قریش نے بنی

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور اون سے کہا کہ تم ہمارے واسطے اس مرد کو اور جو شے اسکے پاس ہے اوس کو جانچو اور غور کرو طفیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اسلام کو پیش کیا طفیل نے کہا کہ میں مرد شاعر ہوں میں جو کچھ کہتا ہوں آپ سنئے آپ نے ارشاد فرمایا چڑھو طفیل نے اشعار پڑھے طفیل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی پڑھتا ہوں تم سنو یہ آپ نے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر قل ہو اللہ احد اللہ الصمد کو آخر سورہ تک پڑھا پھر قل اعوذ برب الفلق کو پڑھا اور طفیل کو اسلام کی طرف بلایا طفیل نے سنا ہو گئے اور اپنی قوم کی طرف پلٹ کر گئے اور ایسے حال میں قوم کے پاس آئے کہ اندھیری رات تھی پانی برس رہا تھا طفیل نے نہیں دیکھا کہ کہہ رہا تھا کہ اوس وقت ان کے کوڑے کی جانب میں ایک نور روشن ہو گیا طفیل اپنی قوم کے لوگوں کے پاس آئے لوگ اون کو لپٹ گئے اور اون کے کوڑے کو پکڑنے لگے وہ نور اون لوگوں کی انگلیوں کے درمیان سے نکل رہا تھا طفیل نے اپنے ماں باپ کو اسلام کی طرف بلایا طفیل کا باپ مسلمان ہو گیا اور ماں مسلمان نہ ہوئی پھر طفیل نے اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دی کسی نے قبول نہیں کیا مگر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

ابن جریر نے ابن الکلبی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ طفیل کو ذی النور جو کہتے ہیں اون کے اس نام کا سبب یہ ہے کہ طفیل جب وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اون کی قوم کے واسطے دعا کی طفیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجھ کو میری قوم کی طرف آپ بھیجئے اور مجھ کو کوئی نشانی دیجئے آپ نے یہ دعا فرمائی (اللهم نورہ) طفیل کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک نور بلند ہو گیا طفیل نے کہا اے رب مجھ کو خوف ہوتا ہے کہ لوگ اس نور کو دیکھ کر یہ کہیں کہ یہ شیطان ہے پس وہ نور طفیل کے کوڑے کی طرف پہر گیا اور وہ نور اندھیری رات میں طفیل کو واسطے



چمکتا تھا اور روشن ہوتا تھا۔

ابو الفرج اصفہانی نے (کتاب اغانی) میں ابن الکلبی سے یہ روایت کی ہے کہ طفیل جب وقت مکہ معظمہ میں آئے تو قریش کے آدمیوں نے اون سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کو ذکر کیا طفیل آنحضرت صلعم کے پاس آئے اور آپ کے سامنے اپنے اشعار پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طفیل کے روبرو سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھی طفیل سکر اوسی وقت مسلمان ہو گئے اور اپنی قوم کی طرف عود کیا راوی نے طفیل کے کوڑے اور اون کے نور کے قصہ کو ذکر کیا ہجو اور کہا ہے کہ طفیل نے اپنے باپ اور ماں کو اسلام کی طرف بلایا طفیل کا باپ مسلمان ہو گیا اور اون کی ماں مسلمان نہ ہوئی اور طفیل نے اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلایا اونہوں نے اسلام قبول نہیں کیا پھر طفیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو خبر کی جبکہ آنحضرت صلعم نے طفیل کی قوم کی ہدایت کے واسطے دعا فرمائی تو طفیل نے آپ سے کہا کہ میں اس امر کو دوست نہیں رکھتا تاکہ آپ اونکے لئے بہتری کی دعا فرماوین آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اون لوگوں میں تمہاری مثل بہت لوگ ہیں۔

یہ باب عثمان بن مظعون کے اسلام لانے میں جو امر واقع ہوا اوس

کے بیان میں ہے

احمد اور ابن سعد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اپنے مکان کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے آپ کی طرف عثمان بن مظعون گزرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ کر تبسم کیا آپ نے عثمان سے فرمایا کیا تم نہیں بیٹھو گے عثمان نے کہا ہاں بیٹھوں گا عثمان آپ کے پاس بیٹھ گئے اس درمیان کہ آپ عثمان سے باتیں کر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان

کی طرف نگاہ اٹھائی اور آپ نے ایک ساعت آسمان کی طرف دیکھا پھر آپ نے اپنی نگاہ مبارک کو آسمان سے زمین کی طرف لانا شروع کیا یہاں تک کہ آپ نے اپنی نگاہ کو اپنی دہنی طرف زمین پر اتارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس نشست سے جو عثمان کی طرف بیٹھ ہوئے تھے اوس طرف کو پہر گئے جس طرف آپ نے اپنی نگاہ مبارک اتواری تھی آپ اپنے سر مبارک کو ہلارہے تھے گویا آپ سے کوئی کچھ کہہ رہا ہے اور آپ اوس کو سمجھ رہے ہیں اور ابن مظعون دیکھ رہے تھے جبکہ آپ نے اپنی حاجت کو پورا کر لیا جیسے پہلی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک آسمان کی طرف اٹھی تھی آپ کی نگاہ آسمان کی طرف اٹھی اور آپ کی نگاہ اوس فرشتہ کے پیچھے تھی یہاں تک کہ وہ آسمان میں چپ گیا اور آپ پہلی نشست کے موافق عثمان کی طرف متوجہ ہوئے عثمان نے کہا اے محمد آپ نے جو فعل صبح کے وقت کیا میں نے آپ کا ایسا فعل نہیں دیکھا آپ نے عثمان سے پوچھا تم نے مجھ کو کیا فعل کرتے دیکھا عثمان نے آپ کو آپ کی اوس حالت سے خبر کی آپ نے عثمان سے پوچھا کیا تم اوس کو سمجھ گئے عثمان نے کہا ہاں میں سمجھ گیا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس ابھی آئے عثمان نے آپ سے پوچھا جبریل نے آپ سے کیا کہا آپ نے فرمایا جبریل نے کہا ان اللہ یا میر بالعدل والاحسان وایتاؤ ذی القربىٰ وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغیٰ یعظکم لعکم تذکرون عثمان نے کہا کہ یہ وہ وقت تھا کہ اسلام نے میرے دل میں قرار پکڑا اور میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھا۔

یہ باب جنات کے اسلام لانے اور ان آیتوں کے بیان میں ہے کہ  
جنات کے اسلام میں واقع ہوئیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واذ صرنا الیک نصرامن یحییٰ لستمعون القرآن آخر آیات تک

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قل اوجی الی انا استمع نفر من الجن آخر آیات تک  
شیخین نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اپنے اون اصحاب کے گروہ میں جو شوق عکاظ کا قصد کر کے جانے والے تھے تشریف  
لے گئے یہ وہ وقت تھا کہ شیاطین اور آسمان کی خبر کے درمیان ایک امر حائل ہو گیا تھا  
اور شیاطین پر آگ کے شعلے مارے جاتے تھے شیاطین اپنی قوم کی طرف پلٹ کر گئے  
تھے شیاطین کی قوم نے اون سے پوچھا تھا تم کو کیا ہو گیا ہے کہ آسمان کی خبر نہیں لانا  
ہو شیاطین نے کہا کہ ہمارے درمیان اور آسمان کی خبر کے درمیان ایک امر حائل ہو گیا  
ہے ہم پر آگ کے شعلے مارے جاتے ہیں اون کی قوم نے کہا کہ تمہارے اور آسمان  
کی خبر کے درمیان کوئی امر حائل نہیں ہوا ہے مگر وہ تھے کہ نئی ظہور میں آئی ہے تم  
لوگ زمین کے مشرق و اور مغربوں میں جاؤ اور تم دیکھو کہ وہ کیا شے ہے جو تمہاری اور  
آسمان کی خبر کے درمیان حائل ہوئی ہے شیاطین گئے اور مشرق اور مغرب روئے  
زمین میں پھر رہے تھے وہ گروہ جو تہامہ کی جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف  
گیا تھا اور آپ اوس وقت مقام نخلہ میں تشریف رکھتے تھے اور اپنے اصحاب کو فجر  
کی نماز پڑھا رہے تھے جبکہ اوس گروہ نے قرآن شریف آپ سے سنا تو اوس پر کان  
لگا دے اور شیاطین نے آپس میں کہا کہ واللہ یہ وہ امر ہے جو تمہارے درمیان اور  
آسمان کی خبر کے درمیان حائل ہوا ہے اس جگہ سے جس وقت وہ شیاطین اپنی  
قوم کی طرف پلٹ کر گئے تو اپنی قوم سے انہوں نے یہ کہا یا قوم نانا سمعنا قرانا عجبا یہی  
الی انرشد فامنا بہ ولن نشکرک برئنا احدنا۔

شیخین نے مسروق سے روایت کی ہے کہ اس نے ابن مسعود رضی سے  
سوال کیا کہ جس رات میں جنات نے قرآن شریف سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو کس نے جنات کی خبر دی تھی ابن مسعود رضی نے کہا کہ ایک درخت نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو جنات کی خبر دی تھی۔

مسلم اور احمد اور ترمذی نے علقمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تم لوگوں میں سے کوئی شخص لیلة الجن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا تھا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم لوگوں میں سے کوئی شخص آپ کی صحبت میں نہیں رہا لیکن ایک رات کو مکہ معظمہ میں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گم کیا ہم نے کہا آپ کو کسی نے دھوکہ سے قتل کر ڈالا یا کوئی اوڑا کر لے گیا آپ کہاں گئے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے بڑی رات میں شب باشی کی جس رات میں قوم نے شب باشی کی یعنی وہ رات بہت بڑی تھی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے چلے گئے تھے جبکہ اول صبح ہوئی یکا یک ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ حرامی کی طرف سے آرہے ہیں ہم نے اپنی پریشانی سے جو آپ کی وجہ سے شب بہرہی تھی آپ کو خبر کی اپنے فرمایا کہ میرے پاس جنات کی طرف سے ایک بلانے والا آیا تھا میں جنات کے پاس گیا اور میں نے اون کے رو برو قرآن شریف پڑھا اسکے بعد آپ تشریف لے گئے اور ہم کو جنات کے قدموں کے نشانات اور جنات نے جو آگ جلائی تھی اسکے آثار کو کھلائے۔

ابن جریر اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابو عثمان انحرافی کے طریق سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا اور آپ اوس وقت مکہ معظمہ میں تھے کہ تم لوگوں میں جو شخص اس امر کو دوست رکھتا ہے کہ آج کی رات جنات کے امر میں حاضر رہے اوس کو چاہیے کہ وہ حاضر رہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اصحاب میں سے کوئی شخص میرے سوا حاضر نہ ہوا ہم گئے یہاں تک کہ جس وقت ہم اعلیٰ کہ میں پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس مبارک سے میرے واسطے ایک خط کہنیا پہر آپ نے مجھ سے اوس خط کے درمیان بیٹھنے کے لئے فرمایا پھر

آپ چلے گئے یہاں تک کہ آپ پہونچ کر ٹھہرے ہو گئے اور آپ نے قرآن شریف شروع فرمایا اور آپ کو کثیر جاعتوں نے گمیر لیا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ میرے اور آپ کے درمیان حائل ہو گئے اور میں آپ کی آواز نہیں سُن سکتا تھا پہر وہ چلے گئے اور جیسے ابر کے ٹکڑے ہوتے ہیں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر جا رہے تھے یہاں تک کہ اون میں سے ایک گروہ باقی رہ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے ساتھ فارغ ہو گئے پھر آپ آئے اور ظاہر ہو گئے اور میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے دریافت فرمایا کہ وہ گروہ کہاں گیا میں نے بتلایا یا رسول اللہ وہ لوگ وہ ہیں پھر آپ نے ہڈی اور گوہر لیا اور ہڈی اور گوہر اون کو دیا پھر آپ نے ہڈی اور گوہر سے طہارت کرنے کے واسطے مانعت فرمائی (یعنی ڈھیلے کی جائے آدمی ہڈی اور گوہر استعمال نہ کریں)۔

بیہقی اور ابو نعیم نے علی بن رباح کے طریق سے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے کے لئے خواہش کی آپ نے فرمایا کہ جنات کا گروہ پندرہ برادر زادے اور بنی عم ہین آج کی رات میرے پاس وہ آئیں گے میں اون کے سامنے قرآن شریف پڑھوں گا آپ نے جس جگہ کا ارادہ فرمایا تھا میں آپ کے ہمراہ وہاں گیا آپ نے میرے واسطے ایک خط کھینچا اور مجھ کو اوس کے بیچ میں بٹھلادیا اور آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اس خط سے باہر نہ نکلیو میں اوس خط میں رات بھر رہا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے جبکہ صبح ہو گئی تو میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ تشریف فرما تھے میں ضرور اوس کو معلوم کروں گا میں گیا اور میں نے ستر اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ دیکھی۔

بیہقی نے ابو الجوزاء کے طریق سے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ لیلۃ الیجن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ میں گیا یہاں تک کہ آپ مقام حجون

تہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے جلاوسے جبریل علیہ السلام کے پاس آئے اور آپ سے کہہ کر اسے نچوڑ چڑھوا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نیا ذرہ من برولا فاجر من مشرک مطلق و ذرا دو برابر من مشرق عن النیل الی النار و من مشرک مطلق لا طارقا بطریق نجس یہ حسن آپ نے ان کلمات کو چربا شیائین کی آگ مجھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بھگادیا۔

عجرازی اور ابو نعیم نے ابو زید کے طریق سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ اوس درمیان کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھے اور آپ اپنے اصحاب کے ایک گروہ میں تھے اسوقت آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ تم لوگوں میں سے ایک مرد چھو اور میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جس کے دل میں بمقدار ذرہ آلودگی ہو میں آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور میں نے ایک چھانگل لے لی اور میں اوسکو گمان نہیں کرتا تھا کہ بانی میں آپ کے ہمراہ نکلا یہاں تک کہ اسوقت ہم اعلیٰ مکہ میں پہنچے میں نے کثیر جماعتوں کو مجتمع دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے واسطے ایک خط کھینچا پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اس جگہ ٹھہرے رہو یہاں تک کہ میں تمہارے پاس آؤں میں تمہیں گھیر گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات کی طرف تشریف لے گئے میں نے جنات کو دیکھا کہ جنات آپ کے پاس حجوم کر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ رات بہر باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ میرے پاس صبح کے وقت تشریف لائے اور مجھ سے دریافت فرمایا کیا تم اے ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی جگہ بیٹھے رہے میں نے عرض کیا کیا آپ نے مجھ سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ میرے آنے تک تم یہیں بیٹھے رہو پھر آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس وضو کیا پانی ہے میں نے کہا ہاں ہے میں نے آفتاب کو کھولا دیکھا ایک میں نے دیکھا کہ وہ نبیہ تھی میں نے کہا واللہ میں نے آفتاب کو لیا تھا اور میں اوسکو گمان نہیں کرتا تھا کہ بانی وہ نبیہ تھی آپ نے فرمایا

حرفہ نصیب و ما و طور پہر آپ نے اوس سے دیکھو کیا جب آپ نماز پڑھتے تھے تو ہونے لگتے تھے  
 میں سے وہ شخص آپ کے پاس آئے اور وہ نوٹ سے کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 رکعت میں کہ نماز میں آپ ہماری امامت کریں آپ نے ان کو پہنچے صحت دے کر  
 پہر آپ نے ہکو نماز پڑھائی پہر آپ وہاں سے پہرے میں آپ سے پوچھا یہ کون ہوگا  
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نصیبین کے جنات میں بہت سے ایسے  
 امور ان کے پاس میں تھے کہ جن میں جگہ اتنا یہ میرے پاس فصل خصوصیت کیا دے  
 آئے تھے اور انہوں نے مجھ سے زوراء کے باب میں سوال کیا میں نے ان کو توشہ دیا  
 میں نے آپ سے پوچھا آپ نے ان کو کیا توشہ دیا آپ نے فرمایا گو بر اور چوٹے گو بر کی قسم  
 سے ہوا اوس کو وہ پادین اوس کو قمر پادین گے اور چوٹے بڑی کی قسم سے پادین گے جسکو  
 گوشت و رہی پادین گے ان چیزوں کے بیان کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے گوبر اور بڑی سے حمارت کرنے کے واسطے مانعت فرمائی۔

ابو نعیم نے ابو معلی کے طریق سے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا جو کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم قبل ہجرت کے مکہ کے فواحی کی طرف تشریف لے گئے میرے واسطے  
 ایک خط کہنیا اور مجھ سے فرمایا بیان تک کہ میں ان کوں کچھ بات نہ کہو پہر آپ نے فرمایا کہ  
 جس شے کو تم دیکھو اوس سے ہرگز نہ ڈیو پہر آپ آگے کو توڑے بڑے پر بیٹھ گئے  
 یکا یک میں دیکھ کر کالی صورت والے مرد گویا وہ جٹ تھے موجود تھے اور وہ ویسے تھے  
 جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے رکادوا نکیہ قریب علیہ لبداء میں یہ ارادہ کیا کہ میں قریب  
 جاؤں اور آپ سے اون کو دفع کروں اور وہاں تک پہنچ جاؤں جہاں تک میں  
 پہنچ سکوں پہر مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عہد لیتا یا دیا کہ آپ نے اپنے  
 آنے تک مجھ سے ٹھیرنے کے واسطے فرمایا تھا اس وجہ سے میں اپنی جاسے پر تھیرا رہا  
 پہر میں دیکھا وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے متفرق ہو کر پٹے گئے

مین نے سنا وہ لوگ یہ کہتے تھے یا رسول اللہ ہمارا سفر دور و دراز ہے اور ہم جانیا والے  
ہیں آپ ہم کو زراہ دین آپ نے اون سے فرمایا کہ تمہارے واسطے گوبر ہے اور وہ ڈھری  
ہے جس کے پاس تم لوگ پہنچو گے تمہارے لئے اوس پر گوشت موجود ہو جائیگا۔  
اور وہ گوبر تمہارے لئے ہے جسکو تم پاؤ وہ تمہارے واسطے تم ہو جائے گا جس وقت  
اونہوں نے پیٹھ پیر می من نے آپ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ  
لوگ نصیبین کے جنات ہیں۔

ابو نعیم نے ابو ظبیان کے طریق سے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے اور اپنے ساتھ مجہد کو لے گئے یہاں تک کہ آپ کشادہ  
میدان میں آئے پھر آپ نے میرے واسطے ایک خط کھینچا پھر آپ نے فرمایا کہ جب تک  
میں تمہارے پاس پلٹ کر آؤں تم ہمیں ٹھیرے رہو آپ سحر تک نہیں آئے جب آپ  
آئے تو آپ نے فرمایا میں جنات کی طرف بھیجا گیا تھا میں نے آپ سے دریافت کیا  
کہ یہ کیا آوازیں ہیں جن کو میں سنتا ہوں آپ نے فرمایا کہ جس وقت اونہوں نے مجہد کو  
رخصت کیا اور مجہد سے سلام علیک کی تھی اون کی یہ آوازیں تھیں۔

طبرانی اور ابو نعیم نے ابو عبد اللہ الجذلی کے طریق سے ابن مسعود رضی سے روایت کی  
ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الجن میں مجھ کو اپنے ہمراہ لے گئے مین  
آپ کے ساتھ گیا یہاں تک کہ ہم اعلیٰ مکہ میں پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
میرے واسطے ایک خط کھینچا اور مجہد سے فرمایا تم ہمیں ٹھیرے رہو کہیں نہ جاؤ پھر آپ  
جلدی سے پہاڑوں میں چلے گئے مین نے دیکھا کہ پہاڑ کی چوٹی پر سے مرد آپ کے  
پاس اتر رہے تھے اتنے آدمی اترے کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
درمیان حائل ہو گئے میں تلوار نیام سے نکالی اور بیٹھے کہا کہ ان کو یہاں تک ماروں گا  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے چھڑاؤں گا پھر میں نے آپ کے اوس ارشاد



کو یاد کیا کہ آپ نے جاتے وقت مجھ سے فرمایا تھا کہ میں جب تک آؤں تم اسی جگہ ٹھہرے رہو میں اسی حالت میں رہا یہاں تک کہ فجر روشن ہو گئی اور آپ تشریف لائے اور میں اپنی جگہ ٹھہرے ہوا تھا آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تم اسی حالت پر رات بھر رہے بیٹے کہا اگر میں ایک مہینہ ٹھہرنا تب بھی میں رہتا یہاں تک کہ آپ تشریف لائے پھر میں نے جس امر کے کرنے کا ارادہ کیا تھا آپ کو اس سے خبر کی آپ نے فرمایا کہ اگر تم اس خط سے نکلے تو روز قیامت تک زمین تم سے ملتا اور تم مجھ سے ملتے پھر آپ نے اپنے دست مبارک کی انگلیاں میری انگلیوں میں ڈالیں اور مجھ سے فرمایا کہ مجھ سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ جن اور اس مجھ پر ایمان لاؤں میں کن انسان جو چین رہے تو ایمان لے آئے لیکن جتنا جو میں اون کو تم نے دیکھ لیا۔

طبرانی اور ابو نعیم نے عمر و البکالی کے طریق سے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہما ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے ہمراہ لیا ہم گئے یہاں تک کہ ہم ایسی ایسی جگہ میں پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط کھینچی اور آپ نے فرمایا کہ اس خط کے درمیان بیٹھو اور اس سے باہر نہ نکلیو اگر تم اس خط سے باہر نکلو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے میں اس خط میں رہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قسم کی چال سے چلے گئے پھر ابن مسعود رضی نے اون اشخاص کو ذکر کیا گویا وہ جٹ تھے نہ ان کے جسم پر کوئی کپڑا تھا اور نہ اون کی شرمگاہ وغیرہ دکھتی تھی لہٰذا بے قد کے لوگ تھے اون کے جسم پر قلیل گوشت تھا وہ لوگ اس طور پر واللہ جمع ہو کر آئے کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سوار ہوئے جاتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے سامنے قرآن شریف پڑھنے لگے اور جنات میرے پاس آتے اور میرے اطراف بیٹھتے اور میرے سامنے آتے تھے میں اون سے نہایت درجہ ڈرا جس وقت صبح کا عود شق ہوا وہ لوگ جانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک

میری آغوش میں کہا پھر ایسے توڑے اشخاص آئے جن کے جسموں پر سفید چڑے تھے اور وہ لمبے قد والے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پہلی بار میں جیسے ڈرا تھا اوس سے زیادہ ان لوگوں سے ڈرا بعض نے بعض سے کہا نہ ہم آپ کے واسطے ایک مثال بیان کرتے ہیں بعض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسے تم مثل کو ہم اوس مثل کی تاویل کریں گے یا ہم مثل کہتے ہیں تم لوگ اب اس کی تاویل کرو اون میں سے بعض نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل ایسی ہے جیسے کہ ایک سردار مرد نے ایک مضبوط بنا قائم کی پہر اوس سردار نے ایک شخص کو آدمیوں کے پاس کھانا کھانے کی دعوت دینے کے واسطے بھیجا آدمیوں میں سے جو شخص اوس سردار کے کھانے پر نہیں آیا تو وہ سردار اوس کو نہایت عذاب دیگا یہ مثل سن کر دوسرے لوگوں نے کہا کہ سید رب العالمین ہے اور بنا اسلام ہے اور کھانا جنت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوت دینے والے ہیں جو شخص آپ کا اتباع کرے گا وہ جنت میں ہوگا اور جو شخص آپ کا اتباع نہ کرے گا اوس کو عذاب دیا جائیگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان ہو گئے اور آپ نے دریافت فرمایا اے ابن ام عیث تم نے کیا دیکھا میں نے آپ سے بیان کیا کہ ایسا دیکھا ایسا دیکھا آپ نے فرمایا جو باتیں انہوں نے کیں مجھ سے پوشیدہ نہیں رہیں وہ باتیں کرنیوالے ملائکہ کا ایک گروہ تھا۔

ابو نعیم نے ابو رجا کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم سفر میں تھے یہاں تک کہ ہم ایک پانی پر اترے ہم نے اپنے ڈیرے کھڑے کئے اور میں قیلو کہ کرنے کے واسطے گیا یکا یک میں نے ایک سانپ کو دیکھا کہ وہ ڈیرے میں داخل ہوا اور وہ سانپ ٹرپ رہا تھا میں نے اپنا لوٹا لیا اور اوس سانپ پر پانی پھر کا جس وقت میں نے اوس پر پانی چڑکا اوسکو سکون ہو گیا جبکہ میں نے پانی روک لیا وہ ٹرپنے لگا جبکہ میں نے عصہ کی نماز پڑھی وہ سانپ گر گیا میں نے اپنی جامہ والی کا قصد کیا اور اوس میں سے ایک سفید کچھڑا نکالا اور اوس سانپ کو

پیشہ و کھن پٹیا اور وٹے وٹے سے ایک گڑبگڑا اور اوس کو سینہ و تن کر دیا پھر ہم اپنے  
 دس دن اور رات چلتے رہے میان تک کہ جس وقت سائینہ صبح کی اور ایک پانی پر ہم  
 سب لوگ اترے اور ہم نے اپنے ڈیرے لگائے مین قیدیہ کرے کو گیا یکا یک سینے  
 یہ آواز مین سنیں تم پر سلام دوبارہ ایک بار اور نہ دس بار اور نہ سو بار اور نہ ہزار بار اس تعداد  
 سے نہ یہ وہ سلام تمپر ہے مینے پوچھا تم کون لوگ ہو اہنوں کی جواب دیا کہ ہم جن لوگ  
 ہین بارک اللہ علیک تو نے ہمارے ساتھ ایسا احسان اور نیکی کی ہے کہ ہمہ طاقت  
 نہیں ہے کہ ہم اوس کا بدل دے سکیں مینے پوچھا مین نے کیا احسان کیا ہے انہوں  
 نے کہا کہ وہ سانپ کہ تمہارے پاس مگر گیا جن جنات نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 بیعت کی تھی اور اومین سے جو باقی رہ گئے تھے ان کا آخر وہ شخص تھا۔

ابو نعیم نے معاذ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین حضرت  
 عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا ایک مرد آیا اور اس نے کہا اے امیر المؤمنین  
 ایسے حال مین کہ مین ایک جنگل مین تھا یکا یک مینے دیکھا دو گبولے سامنے سے آئے  
 ایک ایک مکان سے آیا اور دوسرا ایک مکان سے آیا دونوں بڑگئے اور بڑنے لگے  
 پہر وہ دونوں جدا ہو گئے اور اون دونوں مین کا ایک جس وقت آیا دوسرے سے کم تھا  
 مین گیا میان تک کہ اون دونوں کے بڑنے کی جگہ آیا یکا یک مینے سانپوں کی قسم  
 سے کچھ شے دیکھی مینے اوسکی مثل ہرگز کوئی شے نہیں دیکھی مشک کی بو کو مینے اوسکے  
 بعض سے پایا یعنی نہایت درجہ اوس مین خوشبو تھی مین اون سانپوں کو پلٹنے لگا کہ  
 دیکھو کون سے سانپ کی یہ خوشبو ہے یکا یک مجھ کو معلوم ہوا کہ وہ خوشبو اوس زرو  
 سانپ کی تھی جو بار یک تھا مین نے یہ گمان کیا کہ یہ خوشبو اوس خیر کی وجہ سے ہے جو  
 اس سانپ مین ہے مینے اوس سانپ کو اپنے عمامہ مین لپیٹا پھر مینے اوس کو دفن  
 کر دیا اس درمیان کہ مین جارا تھا یکا یک ایک منادی کرے والے نے مجھ کو ندا کی

اور میں اوسکو نہیں دیکھتا تھا اوس ندا کرتے والے نے مجھ سے پوچھا اے عبداللہ یہ کیا کام ہے جو تو نے کیا میں نے جواب دیکھا تھا اوس سے اوس کو خبر کی اوس نے کہا کہ تحقیق تو نے ہدایت پائی یہ دو سانپ اون جنات میں سے تھے جو بنی شعیبان اور بنی اقیس سے ہیں یہ دونوں آپس میں لڑے اور مقتولین سے وہ تھا جس کو تو نے دیکھا اور جس کو تو نے لیا وہ شہید ہو گیا تھا اور وہ شہید اون جنات میں سے تھا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی سنی تھی۔

ابو نعیم نے ابراہیم الخنقی سے روایت کی ہے کہ اے عبداللہ کے اصحاب میں سے ایک گروہ نکلا وہ لوگ حج کا ارادہ رکھتے تھے حیو قت وہ بعض راستہ میں تھے یکایک وہ ایک ایسے سانپ کے پاس موجود ہو گئے کہ وہ راستہ میں بل کھا رہا تھا اور سفید تھا اور مشک کی بو اوس سے مہک رہی تھی میں نے اپنے ہمراہی دوستوں سے کہا کہ تم چلے جاؤ میں نہ جاؤں گا یہاں تک کہ میں دیکھوں گا کہ اس سانپ کا کیا انجام ہوتا ہے مجھ کو دیر نہیں گذری کہ وہ سانپ مر گیا میں نے ایک سفید کپڑے کا قصد کیا اور اوس کو اوس کپڑے میں لپیٹا پہر میں نے راستہ سے اوس کو علیحدہ کیا اور دفن کر دیا اور میں اپنے دوستوں سے جا ملا واللہ ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے یکایک چار عورتیں مغرب کی طرف سے آئیں اور اون میں سے ایک عورت نے پوچھا کہ تم لوگوں میں سے کس شخص نے عمر کو دفن کیا ہم نے پوچھا کون عمر و اوس نے کہا تم لوگوں میں سے کس نے سانپ کو دفن کیا میں نے کہا میں نے دفن کیا اوس عورت نے کہا سنو تم نے ایسے شخص کو دفن کیا کہ وہ بہت روزہ رکھنے والا اور بڑا نماز پڑھنے والا تھا اور جو شے کہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے اوس کے ساتھ وہ امر کرتا تھا اور وہ تمہارے نبی پر ایمان لایا تھا اور چار سو برس قبل اسکے کہ تمہارے نبی مبعوث ہوں اوس نے تمہاری نبی کی صفت آسمان میں سنی تھی ہم نے سن کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی پھر ہم نے اپنا حج

اداکیا پر مین مدینہ منورہ مین حضرت عمر بن الخطاب رضی کی خدمت مین گیا اور اس سانپ کے واقعہ سے آپ کو خبر کی حضرت عمر رضی نے فرمایا کہ اوس عورت نے سچ کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ چار سو برس پہلے اس سر کہ مین مبعوث ہوں وہ مجھ پر ایمان لایا تھا۔

حاکم اور طبرانی اور ابن مردویہ نے صفوان بن المعطل سے روایت کی ہے کہ اس سانپ کو ایک پارچہ مین لپیٹا اور دفن کر دیا پر ہم لوگ مکہ معظمہ مین آئے اور ہم مسجد الحرام مین تھے یہ یکا یک ہم نے دیکھا کہ ایک شخص ہمارے پاس آکر کھڑا ہو گیا اور اوس نے پوچھا کہ تم لوگوں مین سے کون شخص عمرو بن جابر کا صاحب ہے ہم نے کہا کہ ہم عمرو کو نہیں پہچانتے اوس نے پوچھا تم لوگوں مین کون شخص سانپ کا صاحب ہے لوگوں نے نہ کیا یہ شخص ہے اوس نے کہا آگاہ ہو جاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنات مین سے نو اشخاص جو آئے تھے اور آپسے قرآن شریف سنتے تھے ان نو مین سے یہ آخر مرنے والا شخص تھا۔

ابو نعیم اور ابن مردویہ نے ثابت بن قطیبہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ابن مسعودؓ کے پاس ایک مرد آیا اور اوس نے کہا کہ ہم لوگ سفر مین تھے ایک ایسے سانپ کے پاس سے گذرے کہ مقتول اور خون آلود تھا ہم نے اوس کو دفن کر دیا جب وقت ہمارے ساتھی اوترے اون کے پاس عورتیں یا مرد آئے اور انہوں نے پوچھا کہ عمرو کا صاحب تم لوگوں مین کون ہے ہم نے پوچھا کون عمرو انہوں نے کہا عمرو وہ سانپ ہے جس کو تم نے کل کے دن دفن کیا تھا یہ سانپ ان لوگوں کے گروہ مین سے تھا جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف سنا تھا ہم نے اون سے پوچھا کہ

اوس کا کیا واقعہ ہے اونہوں نے کہا کہ جنات کے دو قبیلوں میں جو ایک مسلمان  
 ہے اور دوسرا مشرک جنگ تھی وہ اوس جنگ میں مارا گیا اونہوں نے ہم سے کہا  
 اگر تم لوگ چاہتے ہو تو ہم اس کا عوض تم کو دیتے ہیں ہم نے کہا ہم عوض نہیں چاہتے۔  
 ابو نعیم نے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک قوم حج کے ارادہ  
 سے نکلی وہ راستہ بھول گئی جبکہ اون لوگوں نے موت کو دیکھ لیا یا یہ کہ قریب مرنے کے  
 تھے اونہوں نے اپنے کفن پہن لئے اور موت کے واسطے لیٹ گئے ایک جن  
 نکل کے اون کے پاس آیا جو ایک درخت کے درمیان آ رہا تھا اور اوس نے کہا کہ  
 میں اوس گروہ میں کا باقی رہا ہوا ہوں جنہوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور  
 میں قرآن شریف سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے  
 تھے المؤمن اخ المؤمن عینہ و ولیئہ لا یخذلہ یعنی مومن مومن کا بھائی ہے اوس کا  
 دیدبان اور رہبر ہے اوس کو خوار نہیں چھوڑتا دیکھو یہ پانی ہے اور یہ راستہ ہے پر اس  
 جن نے پانی کی طرف رہبر کی اور اون کو راستہ بتلادیا۔

عقیلی اور مبستی اور ابو نعیم نے ابو معشر المدنی کے طریق سے نافع سے نافع  
 نے ابن عمرؓ سے ابن عمرؓ حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اس  
 درمیان کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمامہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر  
 بیٹھے ہوئے تھے یکا یک ہم نے دیکھا کہ ایک بوڑھا شخص سامنے سے آیا اوس کے  
 ہاتھ میں عصا تھا اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام علیک کی آپ نے  
 اوس کے سلام کا جواب دیا پھر آپ نے فرمایا جنات کی آواز اور اون کا لہجہ ہے تو کون  
 ہے اوس نے کہا میں ہامہ بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس ہوں رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ تیرے اور ابلیس کے درمیان نہیں مگر دو باب  
 کہ تو ہم کا بیٹا ہے اور ہم لاقیس کا بیٹا تجھ کو کتنا زمانہ دنیا میں گزرا ہامہ نے کہا کہ دنیا

کی تمام عمر کو مینے فنا کیا ہے مگر وہ تو ہوا زمانہ جس میں قابیل نے ہابیل کو قتل کیا میں  
 اوس وقت چند سالہ لڑکا تھا میں باتوں کو سمجھتا تھا اور ٹیلیون پر جاتا تھا اور لوگوں کا کہنا نا  
 فاسد کرنے اور قطع ارحام کرنے کے واسطے میں امر کرتا تھا یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا جو بوڑھا ایسی بری امور کے کہ جو میں رہتا ہے اوس کا یہ عمل بد  
 ہے اور جو جوان ایسے امور میں قیام کرنے والا ہے اوس کا یہ عمل بد ہے ہاں میں نے کہا  
 مجھ کو چوڑ دیجے ملامت نہ کیجے میں نے ایسے اعمال سے خدا سے توبہ کی ہے نوح علیہ السلام  
 کی قوم سے جو لوگ اون پر ایمان لائے تھے میں اون کے ساتھ نوح علیہ السلام کی  
 مسجد میں تھا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے واسطے جو بد دعا کی تھی میں ہمیشہ اون پر  
 عتاب کرتا تھا یہاں تک کہ نوح علیہ السلام روئے اور انہوں نے مجھ کو رولایا اور  
 نوح علیہ السلام نے فرمایا میں اس امر سے کہ میں نے قوم کے واسطے بد دعا کی ہے  
 میں ضرور نادین سے ہوں اور میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلین  
 سے ہوں نوح علیہ السلام سے مینے کہا کہ جو لوگ سعید شہید ہابیل ابن آدم علیہ السلام  
 کے خون میں شریک تھے میں اون میں سے ہوں کیا آپ اپنے رب کے پاس میری  
 واسطے توبہ کو پاؤں ہیں (یعنی میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کروں اور اللہ تعالیٰ میری توبہ کو  
 قبول فرمائے) حضرت نوح علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اے ہامہ تو خیر کا قصد  
 کر اور خیر کو اختیار کر قبل اس کے کہ تو حسرت کرے اور تجھ کو ندامت ہو جو شے  
 اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل فرمائی ہے میں نے اوس میں یہ پڑا ہے کہ جس بندہ نے  
 انتہا درجہ گناہ کیا ہے اور اوس نے اللہ تعالیٰ سے توبہ کی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے  
 اوس کی توبہ کو قبول فرمایا ہے تو اوٹھ اور وضو کر اور دو سجدے کر نوح علیہ السلام فرما  
 جو کچھ مجھ سے فرمایا میں نے اسی وقت کیا نوح علیہ السلام نے مجھ کو پکارا کہ تو اپنا  
 سر سجدہ سے اوٹھا تیری توبہ آسمان سے نازل ہو گئی میں ایک سال تک اللہ تعالیٰ





کی ہے مگر اتنی بات ہے کہ وہ ضعیف ہے بیہقی نے کہا ہے کہ یہ حدیث دوسری وجہ سے  
 ہی روایت کی گئی ہے یہ طریق اور طریق سے اقویٰ ہے (شیخ جلال الدین رحمہ فرماتے ہیں )  
 میں یہ کہتا ہوں کہ ابو نعیم نے محمد بن بکر کلابی کے طریق سے عبد العزیز بن سلیمان الموصلی سے  
 انہوں نے یقوب ابن نعیم سے انہوں نے عبد اللہ بن نوح البغدادی سے انہوں نے  
 عیسیٰ بن سوادہ سے انہوں نے عطاء خراسانی سے انہوں نے ابن عباس رضی  
 انہوں نے حضرت عمر رضی سے اس کے ساتھ روایت کی ہے اور یہی ابو نعیم نے اس  
 حدیث کی روایت ابو سلمہ بن عبد اللہ الانصاری کے طریق سے کی ہے انہوں نے  
 مالک بن دینار سے انہوں نے انس سے روایت کی ہے اور ابو نعیم نے زید بن ابی الزرقاء  
 موصلی کے طریق سے عیسیٰ بن حمان سے انہوں نے انس رضی سے طول کے ساتھ اس  
 کی روایت کی ہے۔ اور عبد اللہ بن احمد نے زواید الزہد میں اس حدیث کی روایت کی  
 ہے کہا ہے کہ مجھ سے محمد ابن صالح مولیٰ بنی ہاشم البصری نے حدیث کی ہے اور ان سے  
 ابو سلمہ محمد بن عبد اللہ الانصاری نے حدیث کی ہے ان سے مالک بن دینار فی انس  
 سے اس کے ساتھ حدیث کی ہے۔

بیہقی نے اسیدہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ عمر ابن عبد العزیز  
 مکہ معظمہ کو جا رہے تھے اور زمین کے کسی صحرا میں تھے یکا یک آپ نے ایک مردہ سانپ  
 دیکھا عمر ابن العزیز نے کہا کہ گڑھا کمود نے کالہ لاؤ اوس کے واسطے گڑھا کمود اور اوس کو  
 ایک پارچہ میں لپیٹا اور دفن کر دیا یکا یک ایک ہاتھ نے جس کو لوگ نہیں دیکھتے تھے  
 یہ کہا خدا کی رحمت ہو تجھ پر اے سرق میں گواہی دیتا ہوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے سرق تو روے زمین کے کسی صحرا میں مرے گا اور  
 میری امت کا خیر تجھ کو دفن کرے گا یہ سن کر عمر ابن عبد العزیز نے اوس سے پوچھا تو  
 کون شخص ہے خدا تجھ پر رحم کرے اوس نے جواب دیا کہ جنات میں سے میں ایک

مرد ہوں اور یہ سانپ سرق ہے اون جنات میں سے ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اسکے اور میرے سوا اب کوئی نہیں رہا تھا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے سرق تو روز زمین کے کسی صحرا میں مرے گا اور میری امت کا خیر تجھ کو دین کرے گا۔

بیہقی نے ابوراشد سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ کر عمر ابن عبدالعزیز ہمارے پاس آئے جس وقت انہوں نے کوچ کیا تو میرے مولیٰ نے مجھ سے کہا تم عمر ابن عبدالعزیز کے ساتھ سوار ہو جاؤ اور ان کی مشافعت کروین اون کے ساتھ سوار ہو گیا ہم ایک صحرا میں گئے یکا یک ہم نے ایک ایسے مردہ سانپ کو دیکھا جو راستہ پر پڑا تھا عمر ابن عبدالعزیز اترے اور اوس کو راستہ سے دور ہٹا دیا اور اوس کو دفن کر دیا پھر سوار ہو گئے اس درمیان کہ ہم جا رہے تھے یکا یک ہم نے سنا کہ ایک ہاتف آواز دے رہا ہے اور یا خرقا یا خرقا کہہ رہا ہے ہم نے دامن بائیں دیکھا ہم نے کسی کو نہیں دیکھا عمر ابن عبدالعزیز نے کہا اے ہاتف میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں اگر تو اون لوگوں میں سے ہے کہ ظاہر ہوتے ہیں تو تو ظاہر ہو جا اور اگر تو اون لوگوں میں سے ہے کہ ظاہر نہیں ہوتے ہیں تو تو ہم کو خبر دے کہ خرقا کون ہے ہاتف نے کہا کہ خرقا وہ سانپ ہے جس کو آپ نے فدان مقام میں دفن کیا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ خرقا سے فرماتے تھے اے خرقا تو روے زمین کے ایک بیابان میں مرے گی اور تجھ کو روے زمین کے ایک مومنوں میں سے جو نیک ہے اوس دن دفن کرے گا عمر رضی اللہ عنہ نے اوس سے پوچھا تو کون ہے مجھ پر خدا تعالیٰ رحم کرے اوس نے کہا کہ نو شخصوں نے اس جگہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بیعت کی تھی میں اون میں سے ہوں عمر رضی اللہ عنہ اس سے کہا تجھ کو اللہ تعالیٰ کی قسم کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے اس نے کہا بیشک میں نے یہ سنا ہے یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو بہ آئے اور ہم لوگ

ربان سے پہرے۔

یہ باب اہل روم کے قصہ اور ان آیات کے بیان میں ہے جو اسمین ظاہر ہوئی ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الم غلبت الروم آخر آیات تک۔ احمد اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ مسلمان اس امر کو دوست رکھتے تھے کہ اہل روم فارس پر غالب ہو جاوین اس لئے کہ اہل روم اہل کتاب تھے اور مشرکین اس امر کو دوست رکھتے تھے کہ اہل فارس روم پر غالب ہو جاوین اس لئے کہ اہل فارس بت پرست تھے اس امر کو مسلمانوں نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی سے ذکر کیا ابوبکر الصدیق نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر الصدیق رضی سے فرمایا تم سنو اہل روم قریب میں فارس پر غالب ہو جاوین گے ابوبکر الصدیق نے یہ مشرکین سے ذکر کیا انہوں نے ابوبکر الصدیق رضی سے کہا کہ ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت معین کیجئے اگر اہل روم فارس پر غالب ہو جائیں گے تو آپ کو اتنا اتنا ہم دین گے اور اگر ہم لوگ غالب ہو جائیں گے تو ہم کو آپ اتنا اتنا دیجئے ابوبکر الصدیق نے ان کے درمیان پانچ سال کی مدت معین کی اس مدت میں اہل روم فارس پر غالب نہیں ہوئے ابوبکر الصدیق رضی نے اس امر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ تم نے جو مدت معین کی تھی دس سال سے کم کیوں مدت معین نہیں کی اس کے بعد اہل روم اہل فارس پر یوم بدر میں غالب ہو گئے۔

بیہقی نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ مشرکین مسلمانوں سے مجادل کرتے تھے اور وہ کہہ میں تھے یہ کہتے تھے کہ اہل روم اہل کتاب ہیں اور انہیں فارس کے لوگ غالب ہو گئے ہیں اور تم مسلمان لوگ یہ زعم کرتے ہو کہ وہ کتاب کہ تمہارے نبی پر نازل ہوئی ہے اس کے سبب سے تم ہم پر غالب ہو جاو گے تم لوگ تم پر ایسے

غالب ہو جائیں گے جیسے اہل فارس اہل روم پر غالب ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ نے  
 الم غلبت الروم فی اونی الارض و ہم من بعد علیہم سیغلبون فی بضع سنین کو نازل فرمایا۔  
 ابن شہاب نے کہا ہے کہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود رضی نے مجھ کو یہ خبر دی  
 ہے کہ جس وقت یہ دو آئین نازل ہوئیں ابو بکر الصدیق رضی نے بعض مشرکین سے قبل  
 اس کے قمار حرام کیا جاے کچھ شے معین کر کے یہ شرط باندھی کہ اہل فارس سا تھہ برس  
 میں غالب نہوں گے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر تم نے  
 ایسا کیوں کیا کہ سات برس پر شرط باندھی جو عدد کہ دس سے کم ہے وہ بضع ہے فارس  
 کا غلبہ روم پر نو برس میں ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے روم کو فارس پر حدیبیہ کے زمانہ میں غلبہ دیا  
 اہل کتاب کے غلبہ سے مسلمان خوش ہوئے۔

بیشقی نے قتادہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے ان آیتوں  
 کو نازل فرمایا تو مسلمانوں نے اپنے رب کی تصدیق کی اور یہ پہچان لیا کہ اہل روم اہل فارس  
 پر غالب ہو جائیں گے مسلمانوں نے مشرکین سے قمار کیا اور مشرکین نے پانچ اونٹ ٹھیراے  
 اور اوسکے واسطے آپس میں پانچ سال کی مدت مقرر کی مسلمانوں کے قمار کا حضرت ابو بکر الصدیق  
 مختار ہوئے اور مشرکین کے قمار کا ابی بن خلف والی ہوا اور یہ قمار اس سے قبل تھا کہ  
 شرع شریف میں اوس سے نہی کی جاے جو وقت ٹھیرایا گیا تھا وہ آگیا اور اہل روم اور اہل  
 فارس پر غالب نہیں ہوئے مشرکین نے مسلمانوں سے اپنے قمار کا مطالبہ کیا اس واقعہ  
 کو اصحاب رضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ وہ لوگ  
 اس کے مستحق نہ تھے کہ دس سال سے کم مدت کو وقت معین قرار دیتے اس لئے کہ لفظ (بضع)  
 تین عدد سے دس تک ہے تم لوگ مدت قمار مشرکین کو زیادہ کر دو اور ان کے وقت معینہ  
 کو بڑھا دو اصحاب نے مدت معینہ میں زیادتی کر دی اللہ تعالیٰ نے توین سال کے آغاز  
 میں روم کو فارس پر اول قمار میں غلبہ دیا روم کا یہ غلبہ اوس وقت واقع ہوا کہ مسلمان حدیبیہ

سے واپس آرہے تھے اہل کتاب جو مجوس پر غالب ہوئے اس سے مسلمانوں کو نصرت ہوئی اہل کتاب کا یہ غلبہ اوس قبیل سے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اوس سے اسلام کو مضبوط اور محکم کر دیا۔

میسقی نے زمیر سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں نے دیکھا کہ فارس روم پر غالب ہو گیا پہر میں نے دیکھا کہ روم فارس پر غالب ہو گیا پہر میں نے دیکھا کہ مسلمان روم اور فارس دونوں پر غالب ہو گئے اور مسلمانوں نے شام اور عراق پر غلبہ کیا یہ کل واقعات پندرہ سال کی مدت میں ہوئے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتحان سوال سے کیا تھا

ابن اسحاق اور مسیقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی سے یہ روایت کی ہے کہ مشرکین قریش نے نصر بن الحارث اور عقبہ بن المعیط کو اون احبار یہود کے پاس جو مدینہ میں تھے بھیجا اور اون دونوں سے یہ کہا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اون یہودی علماء سے پوچھو اور آپ کی صفت اون سے بیان کرو اور اون کو آپ کی گفتگو سے خبر کرو کہ ایسا ایسا فرماؤ ہیں اس لئے کہ یہود اہل کتاب اول ہیں اور علماء یہود کے پاس انبیاء علیہم السلام کا جو کچھ علم ہے وہ ہمارے پاس نہیں ہے وہ دونوں اپنے مقام سے نکلے یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں آئے اور اون دونوں نے علماء یہود سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں پوچھا اور اون علماء سے آپ کے امر کا وصف کیا علماء یہود نے نصر اور عقبہ دونوں سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین باتیں پوچھو اگر تم کو وہ تین باتوں سے خبر دینگے تو وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اگر تین باتیں نہ بتلائیں گے تو یہ جان لیجو کہ ایک باتیں بنانے والا مرد ہے نبی نہیں ہے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے اون جو انون کے باب میں پوچھو کہ اول زمانہ میں وہ گزر گئے ہیں اون کا امر کیا ہے اس لئے کہ اون جو انون کا عجیب قصہ ہے اور تم آپ سے اوس مرد کا احوال پوچھو جو بہت پہرنے والا تھا اور وہ مشارق اور مغارب زمین میں پہنچا تھا اور جو خبر اوس کی ہے اوس کو پوچھو یعنی ذوالقرنین کا احوال دریافت کرو اور تم آپ سے روح کو پوچھو کہ روح کیا شے ہے نظر اور عقبہ دونوں آئے یہاں تک کہ مکہ میں قریش کے پاس آئے اور دونوں نے کہا اے معشر قریش ہم تمہارے پاس اس لئے آئے ہیں کہ تمہارے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جو امر ہے اوس کا فیصلہ کر دیں پھر نظر اور عقبہ نے اون باتوں کو جسکے ساتھ علمائے یہود نے امر کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جبریل علیہ السلام آپ کے پاس سورہ کیف کو اور اون جو انون کی خبر کو جسکو نظر اور عقبہ نے آپ سے پوچھا تھا اور اوس مرد کی خبر کو جو دنیا میں پہرا تھا یعنی ذوالقرنین کی خبر کو اور اللہ تعالیٰ کے اس قول ویسا لوتک عن الروح قل الروح من امر ربی کو آپ کے پاس لائے۔

احمد اور نسائی اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ قریش نے یہود سے کہا کہ ہکو کوئی شے عطا کرو کہ ہم اس مرد سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس کو پوچھیں یہود نے قریش سے کہا کہ آپ سے روح کو پوچھو پس یہ آیت نازل ہوئی ویسا لوتک عن الروح قل الروح من امر ربی آخر آیت تک۔

ابو نعیم نے سعدی صغیر کے طریق سے کلبی سے کلبی نے ابو صالح سے ابو صالح نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ قریش نے ایک گروہ کو مدینہ کی طرف بھیجا کہ یہود سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں اور آپ کے امر اور آپ کی صفت اور آپ کے سبوت ہونے کی جگہ کو اون سے پوچھو اور آپ کی تعریف یہود سے صدق سے کیجیو اون لوگوں نے یہود سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ زعم کرتے ہیں کہ وہ

نبی مرسل ہیں اور اون کا نام احمد ہے اور آپ یتیم اور محتاج میں اور آپ کے دونوں شانوں کے بچ میں مہر نبوت ہے اور لوگوں نے یہود سے آپ کے باب میں پوچھا اور اون سے آپ کی صفت بیان لی یہود نے سن کر کہا کہ آپ کی تعریف اور صفت اور مبعوث ہونے کی جائے کو ہم تورات میں پائے ہیں اور خاتم نبوت آپ کے دونوں شانوں کے بچ میں ہوگی جیسا تم نے ہمارے سامنے آپ کا وصف کیا ہے اگر آپ ویسے ہی ہیں تو وہ نبی مرسل ہیں اور آپ کا امر حق ہے، لیکن تم لوگ امتحان کے طور پر آپ سے تین چیزوں کو پوچھو اگر وہ نبی ہونگے تو تم لوگوں کو دو خصلتوں سے خبر دین گے اور تیسری کو بیان نہ کریں گے وہ تین چیزیں یہ ہیں ذوالقرنین اور روح اور اصحاب کھف وہ لوگ مکہ معظمہ کی طرف پہرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تینوں چیزوں کو اونہوں نے پوچھا آپ نے ذوالقرنین اور اصحاب کھف کے احوال سے اون کو خبر کی اور اون سے فرمایا کہ روح امر رب سے ہے روح کا علم تم کو نہیں ہے جبکہ یہود کا قول اسباب میں موافق ہوا کہ تیسری چیز کی خبر آپ نہ دین گے تو اون لوگوں نے کہا کہ آپ ساحر ہیں تورات اور قرآن شریف دونوں نے اس باب میں آپ کو مرد دی ہے اور اونہوں نے کہا کہ ہم تورات اور قرآن ہر ایک سے منکر ہیں۔

طبرانی اور ابو نعیم نے محمد بن حمزہ بن یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے محمد نے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن سلام نے علمائے یہود سے کہا کہ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اپنے باپ ابراہیم کی مسجد میں ایک عہد کو بیان کروں عبد اللہ بن سلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے اور آپ مکہ معظمہ میں تشریف رکھتے تھے عبد اللہ بن سلام آپ سے ایسے حال میں ملے کہ آدمی آپ کے اطراف میں تھے عبد اللہ بن سلام آدمیوں کے ساتھ کھڑے ہو گئے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ کی طرف دیکھا اور ان سے پوچھا کیا تم عبد اللہ بن سلام ہو اونہوں نے کہا ہاں میں عبد اللہ

بن سلام ہوں آپ نے اون سے فرمایا نزدیک آؤ وہ آپ کے نزدیک گئے آپ نے  
 عبد اللہ سے فرمایا کہ میں تم کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تم مجھ کو تورات میں اللہ تعالیٰ  
 کا رسول نہیں پاتے ہو عبد اللہ نے کہا ہم سے آپ اپنے رب کی تعریف بیان کیجئے  
 اتنے میں جبریل علیہ السلام آگئے اور آپ سے کہا کہ قُلْ ہُوَ اللہ احد اللہ الصمد آخر سورت  
 تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ قل ہو اللہ کو پڑھا بن سلام نے سن کر کہا  
 اشد ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ ہر عبد اللہ بن سلام مدینہ کی طرف پلٹ کے  
 چلے گئے اور اپنے اسلام کو اونہوں نے چھپایا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت  
 فرمائی اور مدینہ میں آئے ابن سلام نے کہا کہ میں اوس وقت اپنے کچور کے درخت پر تھا  
 خرے توڑ رہا تھا میں نے اپنے نفس کو درخت پر سے گرا دیا میری مان نے مجھ سے کہا کہ  
 تیری بھلائی خدا کے واسطے ہے اگر حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام ہوتے تو ہم یہ گمان  
 نہیں کرتے کہ تو درخت پر سے اپنے آپ کو گرا دیتا میں نے اپنی مان سے کہا واللہ میں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے موسیٰ بن عمران سے زیادہ سرور ہوں اس لئے کہ  
 آپ رسالت پر مبعوث کئے گئے ہیں۔

یہ باب اول آیا ہے بیان میں ہر کہ مشرکین کی ایذا رسانی کے وقت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر چوٹی تھین

ابن اسحاق اور مسیقی اور ابو نعیم نے عروہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے عبد اللہ  
 بن عمرو بن العاص سے پوچھا کہ اکثر تم نے قریش کو دیکھا کہ وہ عداوت ظاہر کرتے تھے  
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچاتے تھے عبد اللہ بن عمرو نے کہا میں نے  
 قریش کو دیکھا ہے ایک دن اشرف قریش مقام حجر میں جمع ہوئے اور اونہوں نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اور کہا کہ ہم نے جیسا صبر رسول اللہ کے سبب سہی



کیا ہے ہم نے اپنے صبر کی مثل نہیں دیکھا ہمارے عقلموں کو سبک کر دیا اور ہمارے باپ  
 دادا کو گالیوں میں ڈال دیا اور ہمارے دین کو عیب لگایا اور ہماری جماعت پر انگڑی کر دی ہے  
 اور ہمارے معبودوں کو دشنام دی گئی ہے اور ہم نے عظیم امر پر آپ سے صبر کیا ہے وہ  
 لوگ آپس میں ان باتوں میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے آپ  
 سامنے سے آ رہے تھے یہاں تک کہ اپنے رکن کو بوسہ دیا پھر اون لوگوں کے پاس سر  
 بیت اللہ کا طواف کرتے گذرے اون لوگوں نے بعض قول سے آپ پر طعنہ کیا مینے  
 آپ کے چہرہ مبارک سے اس قول کے ناگوار ہونے کو چھپانا آپ طواف کرتے ہوئے  
 چلے گئے جبکہ آپ دوسری بار طواف کرتے اون کے پاس سے گذرے پہلی بار کی  
 مثل اون لوگوں نے آپ پر طعنہ کیا مینے آپ کے چہرہ مبارک سے اوس بات کو ناگوار  
 ہونے کو چھپانا آپ طواف کرتے ہوئے چلے گئے پھر آپ تیسری بار اون لوگوں کی طرف  
 سے طواف کرتے ہوئے گذرے اون لوگوں نے مثل پہلے کے طعنہ کیا آپ تیسری بار  
 ٹھہر گئے اور آپ نے فرمایا اے گروہ قریش آگاہ ہو جاؤ قسم ہے اوس ذات کی کہ میری  
 جان اوس کے ہاتھ میں ہے تحقیق میں تمہارے واسطے فوج کو لایا ہوں آپ کے کلمہ  
 نے قوم کے لوگوں میں یہ اثر کیا کہ اون میں سے کوئی مرد نہ تھا مگر اوس کی حالت ایسی  
 تھی گویا اوس کے سر پر ایک طائر بیٹھا ہے وہ اوس کے سبب سے سر نہیں اٹھا سکتا ہر  
 یہاں تک کہ اون لوگوں میں جو زیادہ شان دار آدمی تھا اوس نے آپ کی اس بات  
 کو قبول کر لیا تا وہ جو قول احسن پائے آپ کے ساتھ کلام میں نرمی اختیار کرے  
 یہاں تک اوس نے صلاحیت اختیار کی کہ اوس نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا اے  
 ابوالقاسم آپ رشد کی حالت میں پٹ جاوین آپ جہالت کرنے والے نہیں  
 ہیں اور اسی حدیث کی روایت ابونعیم نے دوسری وجہ سے عبد اللہ بن عمرو سے کی  
 ہے۔ اور یہی ابونعیم نے دوسری وجہ سے اس حدیث کی روایت عمرو بن معاص

سے کی ہے اور اس روایت میں آپ کے قول کے بعد یہ ہے میں تمہاری طرف نہیں  
بھیجا گیا ہوں مگر ذبح کے ساتھ یہ سن کر ابو جہل نے کہا اے محمد آپ جہول نہیں ہیں  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جہل سے فرمایا تو او نہیں جاہل لوگو نہیں سے ہے۔

ابو نعیم نے عروہ کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عجمہ سے عمرو بن عثمان  
بن عفان نے عثمان بن عفان سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو قریش نے جو کچھ ناگوار باتیں سنائیں اور انہیں اذیت دینا چاہا تو آپ نے آپ  
کو ایک دن دیکھا کہ آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور مقام حجر میں تین آدمی  
بیٹھے تھے عقیقہ بن معیط اور ابو جہل اور انس بن خلف جس وقت رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم ان لوگوں کے مقابل آئے تو انہوں نے بعض مکروہ بات آپ کو سنائی اس  
کی ناگواری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے پہچانی گئی اور اس کی  
مثل دوسری بار اور تیسری بار کے طواف میں ان لوگوں نے وہی مکروہ بات سنائی  
آپ سنا کر ٹھہر گئے اور آپ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ واللہ تم لوگ مستنبہ نہ ہو گے یہاں  
تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب فوراً نازل کرے عثمان نے کہا واللہ ان لوگوں میں  
سے کوئی آدمی نہ تھا مگر اس کو لرزہ نے پکڑا وہ کانپ رہا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اپنے مکان کو پلٹ کے چلے گئے اور ہم آپ کے پیچھے ہو لئے آپ نے ہم سے فرمایا  
کہ تم لوگوں کو بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب کرنے والا ہے اور اپنے  
کلمہ حق کو پورا کرنے والا ہے اور اپنے دین کو نصرت دینے والا ہے اور ان لوگوں کو  
جو تم دیکھتے ہو یہ ان لوگوں میں سے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں سے جلد ان کو  
ذبح کرے گا عثمان نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے  
ہمارے ہاتھوں سے ان لوگوں کو ذبح کرایا۔

ابو نعیم نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابو جہل نے یہ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یہ زعم کرتے ہیں کہ اگر تم لوگ اون کی اطاعت نہ کرو گے تو تم لوگ اون کے ہاتھوں سے فوج کئے جاؤ گے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں وہ بات کہتا ہوں اور تو اسے ابو جہل اور نہین فوج ہونے والوں میں سے ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں ایسے حال میں ابو جہل کی طرف دیکھا کہ وہ مقتول تھا تو آپ نے فرمایا اے میرے اللہ تعالیٰ تو نے جو وعدہ مجھ سے کیا تھا اسکو وفا کیا۔

احمد اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس کے طریق سے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ماہیہ کنز شریکین قریش مقام حجر میں جمع ہوئے اور آپس میں کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت تم لوگوں کے پاس سے گزرین تو ہر ایک آدمی ایک اچھی ضرب آپ پر لگا دے میں نے اس بات کو سنا اور میں اپنے باپ کے پاس آئی اور میں نے اس بات کو آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اے میری بیٹی تو چپ رہو ہر آپ مکان سے نکلے اور اون لوگوں کے پاس مسجد میں گئے جسوقت اون لوگوں نے آپ کو دیکھا تو آپس میں پوچھا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں اور اپنی نگاہیں نیچی کر لیں اور اون کی ٹھور میں اون کے سینوں پر لگ گئیں اور اپنے بیٹھنے کی جگہوں میں ایسی ہو گئے کہ اون کی کوئی جگہ نہ ہو اور آپ کی طرف انہوں نے اپنی نگاہ نہ اٹھائی اور کوئی مرد اون میں سے آپ کی طرف نہ اٹھا آپ آگے بڑھے یہاں تک کہ آپ اون کے سروں پر آکر کھڑے ہو گئے اور آپ نے ایک مٹھی خاک لی اور اس کو اون لوگوں کی طرف پھینکا پھر آپ نے شاہت الوجہ فرمایا آپ نے جو کنکریاں اون کی طرف پھینکی تھیں اون میں سے کوئی کنکری کسی مرد کو نہیں لگی مگر وہ جنگ بدر میں بجا لبت کفر قتل کیا گیا۔

یہ سختی نے جناب سرورایت کی ہو کہا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آیا کہ آپ ظل کعبہ میں اپنی چادر مبارک کا ٹکڑا لٹکائے ہوئے

تھے اور ہم مسلمانوں نے مشرکین سے نہایت شدت اور سختی دیکھی تھی میں نے کہا  
یا رسول اللہ کیا ہمارے واسطے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا نہ مانگیں گے یہ سن کر آپ  
بیٹھ گئے اور آپ کا چہرہ مبارک اوسوقت سرخ تھا آپ نے یہ فرمایا کہ تم لوگوں سے  
پہلے یہ تھا کہ لوہے کے کنگے سے ایک شخص کا گوشت اور پٹے بڑی تک ٹوپے جاتے  
تھے مگر یہ ایذا اور تکلیف اوس کو اپنے دین سے نہیں پھیرتی تھی اور وہ اپنے دین پر  
ثابت رہتا تھا اور ایک کے پیچ سر پر آ کر جاتا اور وہ برابر ڈوٹکڑے چیر ڈالا جاتا اوس کو  
یہ ایذا دین سے نہیں پھیرتی تھی اللہ تعالیٰ سے امید ہو کہ اس امر دین کو وہ اس طور  
سے پورا کرے گا کہ ایک شتر سوار تنہا صناء سے حضرموت تک چلا جائیگا وہ کسی سے  
خوف نہ کرے گا مگر اللہ تعالیٰ سے (یعنی راستہ ایسے امن سے ہو جاوے گا کہ کسی تنہا سفر  
کرنے والے کو کسی طرح کا خوف اللہ تعالیٰ کے خوف کے سوا نہ رہے گا اور اللہ تعالیٰ  
سے خوف نہ کرے گا مگر مسلمان شخص اور وہ کسی سے نہ ڈرے گا۔

بیشکی نے اسرائیل کے طریق سے ابواسحاق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم ابو جہل اور ابوسفیان کے پاس سے گزرے وہ دونوں بیٹھے ہوئے  
تھے ابو جہل نے کہا اے نبی عبد شمس یہ تمہارا نبی ہے ابوسفیان نے کہا یہ تعجب ہے  
کہ ہم لوگوں میں سے نبی ہو ابو جہل نے کہا کہ میں تعجب کرتا ہوں کہ ایک لڑکا یوڈ ہوں  
کے درمیان سے ظہور کرے کہ وہ نبی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان باتوں کو سن  
رہے تھے آپ اون کے پاس آئے اور اون سے فرمایا اے ابوسفیان تو نے اللہ تعالیٰ  
اور اللہ تعالیٰ کے رسول پر غضب نہیں کیا ہے لیکن تو نے اصل کی حمایت کی ہے  
اور اے ابوا حکم تو واللہ تھوڑا ہنسے گا اور بہت روئے گا ابو جہل نے سن کر کہا اے میرے  
بہتیجے توجہ وعدہ اپنی نبوت سے کرتا ہے کہ میں تھوڑا ہنسوں گا اور بہت روؤں گا  
یہ بڑا وعدہ ہے۔

بزار نے طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ مشرکین کا ایک گروہ کعبہ کے اطراف میں تھا اور اون میں ابو جہل تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اون کے پاس کھڑے ہو گئے اور آپ نے فرمایا بھت الوجہ وہ سب گونگے ہو گئے اون میں سے کوئی آدمی نہ تھا کہ کسی کلمہ کے ساتھ کلام کرتا اور میں نے ابو جہل کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معذرت کرتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ آپ باز رہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے کہ میں تم لوگوں سے باز نہ رہوں گا یا تم کو قتل کروں گا ابو جہل نے آپ سے کہا کیا آپ ہمارے قتل پر قدرت رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو قتل کرے گا۔

بخاری نے تاریخ میں اور ابو نعیم اور بیہقی نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو مبعوث فرمایا اور آپ کا امر کہ میں ظاہر ہوا تو میں شام کی طرف گیا جبکہ میں مقام بصری میں تھا ایک جماعت نصاریٰ لوگوں کی میرے پاس آئی اونہوں نے مجھ سے پوچھا کیا تم حرم کے رہنے والوں میں سے ہو میں نے کہا ہاں اونہوں نے کہا کیا تم اوس شخص کو پہچانتے ہو کہ تم لوگوں میں اوس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے میں نے کہا ہاں پہچانتا ہوں اونہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجھ کو اپنے دیر میں لے گئے اوس میں تصویریں نہیں اونہوں نے مجھ سے کہا تم دیکھو کیا تم اوس نبی کی صورت کو دیکھتے ہو جو تم لوگوں میں مبعوث ہوا ہے میں نے نظر کی آپ کی صورت میں نے نہیں دیکھی میں نے اون سے کہا کہ میں اوس نبی کی صورت نہیں دیکھتا ہوں وہ لوگ مجھ کو اس دیر سے ایسے دیر میں لے گئے جو اوس سے اکبر تھا ایک ایک نے دیکھا کہ اوس بڑے دیر میں اوس دیر سے کثیر صورتیں اور تصویریں ہیں اونہوں نے مجھ سے کہا تم نظر کرو کیا تم اوس نبی کی صورت کو دیکھتے ہو میں نے نظر کی ایک ایک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اور صورت کو دیکھا اور ایک ایک نے حضرت ابو بکر صدیق کی صفت اور صورت

کو دیکھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے اونہوں نے مجھے پوچھا کیا تم اوس نبی کی صفت کو دیکھتے ہو یعنی کہا بان دیکھتا ہوں اونہوں نے مجھ سے پوچھا کیا وہ یہ ہے اور اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا اے میرے اللہ بیشک میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ وہی ہیں اونہوں نے مجھ سے پوچھا کیا تم اوس شخص کو پہچانتے ہو جو آپ کے پیچھے کھڑا ہے میں نے کہا ہاں پہچانتا ہوں اون نصاریٰ نے مجھ سے کہا کہ ہم شہادت دیتے کہ یہ تمہارا صاحب ہے اور یہ شخص اوس کا اس کے بعد خلیفہ ہے۔

طبرانی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے جبیر ابن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ایذا دیتے تھے میں اس کو کمرہ سمجھتا تھا جبکہ میں یہ گمان کر لیا کہ قریش آپ کو قتل کر ڈالینگے میں اپنی جگہ سے چلا گیا یہاں تک کہ دیر دن میں سے ایک دیر میں پہونچا اہل دیر اپنے سردار کے پاس گئے اور اوس کو خبر کی پہر وہ مجھ کو اپنے صاحب کے پاس لے گئے جبیر نے صورت کے قصہ کو ذکر کیا اور کہا جبکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک دیکھی تھے کہ میں نے کوئی شے کسی شے کے ساتھ شبہ اس صورت سے نہیں دیکھی گویا آپ کے قدم مبارک کا طول اور دونوں شانوں کے درمیان جو فاصلہ تھا وہ دیکھ اوسے مجھ سے پوچھا کیا تم یہ خوف کرتے ہو کہ لوگ آپ کو قتل کر ڈالیں گے میں نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ وہ آپ کے قتل سے فارغ ہو گئے ہوں گے اوس نے کہا واللہ وہ لوگ اوس نبی کو قتل نہ کریں گے اور جو شخص اوس کے قتل کا ارادہ کرے گا وہ قتل کیا جائے گا اور آپ نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور غلبہ دینگا۔

طبرانی نے تیسری وجہ سے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں تجارت کے واسطے شام کی طرف گیا جبکہ میں شام کے قریب تھا ایک مرد اہل کتاب سے مجھے ملا اور اوس نے مجھ سے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی ایسا مرد ہے جس نے نبوت کا

دعویٰ کیا ہے میں نے کہا ہاں ہے اوس نے مجھ سے پوچھا جس وقت تم اوس نبی کی صورت دیکھو گے کیا تم اوس کو پہچان لو گے میں نے کہا بیشک میں پہچان دوں گا میں مرد نے مجھ کو اوس گھر میں داخل کیا جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت تھی ہم وہ صورت دیکھ رہے تھے کہ یکایک ایک مرد اور نہیں نوگوین میں سے ہمارے پاس آیا اور اوس نے ہم سے پوچھا کس شغل میں تم لوگ ہو ہم نے اوس کو خبر کی وہ مرد ہکو اپنے مکان کی طرف لے گیا جس گہری میں اوس کے مکان میں داخل ہوا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک دیکھی اور یہ ایک میں نے دیکھا کہ ایک مرد آپ کے پیچھے کھڑا ہے میں نے پوچھا یہ کون مرد ہے کہ آنحضرت صلعم کے پیچھے کھڑا ہے اوس نے کہا کہ یہ نبی نہیں ہے اگر آنحضرت کے بعد کوئی نبی ہوتا تو یہی شخص نبی ہوتا اس لئے کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور یہ شخص آپ کے بعد آپ کا خلیفہ ہے یکایک میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صفت دیکھی۔

یہ یا باس آیت کو بیان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی گالیوں کو آپ سے پھیر دیا تھا

بخاری۔ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم تعجب نہ کرو گے کہ کیونکر اللہ تعالیٰ قریش کی گالیوں اور لعنت کو مجھ سے پھیر دیتا ہے وہ لوگ اوس شخص کو گالیاں دیتے ہیں جو برائی کے لائق ہو اور وہ لوگ اوس کو لعنت کرتے ہیں جو مذہبم ہو اور میں محمد ہوں۔

یہ باب اللہ تعالیٰ کے اس قول کفنیاک المستترین کے بیان میں ہے اور  
اُن آیات کو بیان میں ہے کہ اس باب میں ظاہر ہوئی ہیں

بیمبختی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ کے قول کفنیاک من المستترین میں  
 روایت کی ہے کہا ہے کہ استہزائے والے لوگوں میں ولید بن مغیرہ اور اسود بن عبد یغوث  
 اور اسود بن المطلب اور حارث بن عطل السہمی اور عاص بن وائل تھا جبریل علیہ السلام  
 آپ کے پاس آئے آپ نے اون سے شکایت کی اور ولید کو بتلایا جبریل علیہ السلام  
 نے ولید کی شاہ رگ کی طرف اشارہ کیا آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا تم نے  
 کیا کیا اونہوں نے آپ سے کہا کہ میں نے اوسکو کفایت کی ہے آپ نے اسود بن المطلب  
 کو جبریل علیہ السلام کو دکھلایا جبریل علیہ السلام نے اسود بن المطلب کی آنکھوں کی  
 طرف اشارہ کیا آپ نے اون سے پوچھا تم نے کیا کیا جبریل علیہ السلام نے کہا میں نے اوسکو  
 کفایت کی ہے آپ نے اسود بن عبد یغوث کو جبریل علیہ السلام کو دکھلایا جبریل علیہ السلام  
 نے اوس کے سر کی طرف اشارہ کیا آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا تم نے کیا کیا  
 اونہوں نے کہا میں نے اوس کو کفایت کی ہے آپ نے حارث کو جبریل علیہ السلام کو دکھلایا  
 جبریل علیہ السلام نے اوس کے پیٹ کی طرف اشارہ کیا آپ نے جبریل علیہ السلام  
 سے پوچھا تم نے کیا کیا اونہوں نے کہا میں نے اوس کو کفایت کی اور عاص آپ کے پاس  
 سے گذرا جبریل علیہ السلام نے اُس کے پاؤں کے تلوے کی طرف اشارہ کیا آپ نے  
 جبریل علیہ السلام سے پوچھا تم نے کیا کیا اونہوں نے کہا میں نے اوسکو کفایت کی ان  
 لوگوں کا یہ واقعہ ہوا کہ ولید کی طرف سے بنی خزاعہ کا ایک مرد گذرا وہ اپنے تیر کو پر لگا رہا  
 تھا وہ تیر ولید کی شاہ رگ میں لگا اوسکی شاہ رگ کو تیر نے قطع کر ڈالا اور اسود بن المطلب  
 درخت سمہ کے نیچے اُتر اور یہ کہنے لگا اے میری بیٹیو! مجھ سے تم دفع نہ کرو گے مائیں کے



بیٹوں نے پوچھا ہم کس شے کو دفع کریں ہم کچھ شے نہیں دیکھتے ہیں وہ یہ کہتا تھا کہ میں ہلاک ہو گیا وہ شے یہ ہے میری آنکھوں میں کانٹا چبھ گیا وہ یہی کہتا تھا یہاں تک کہ اوس کی دونوں آنکھیں اندھی ہو گئیں اور اسود بن عبد یغوث کے سر میں زخم پیدا ہو گئے وہ اون زخموں سے مر گیا حارث کے پیٹ میں زرد پانی پیدا ہو گیا یہاں تک کہ اوس کے منہ سے وہ پانی نکلا وہ اوس سے مر گیا عاص طالیث کی طرف گدھے پر سوار ہو کر گیا اور شہرہ جو قسم نبات خاوار سے ہے اور اوس کو ملک حجاز میں کہاتے ہیں اُس میں وہ اُترا اوس کے تلوے میں شہرہ کا ایک کانٹا چبھ گیا اور اوس کانٹے نے اوس کو مار ڈالا (شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ فرماتے ہیں کہ) اس حدیث کے ابن عباس اور اون کے سوا اوروں سے بہت طرق ہیں میں اون طرق کو (تفسیر سند) میں لایا ہوں یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو لہب کے بیٹے پر بد دعا کی تھی اور وہ ہلاک ہو گیا

بسیقی اور ابو نعیم نے ابو نوفل بن ابو عقرب کے طریق سے ابو نوفل نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ لہب بن ابی لہب سنانے سے آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے رہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا اللہم سلط علیہ کلبک راوی نے کہا کہ ابو لہب شام کی طرف پارچہ لیجا یا کرتا اور اپنے بیٹے کو اپنے وکیلوں اور اپنے غلاموں کے ساتھ بھیجا کرتا تھا اور ابو لہب یہ کہتا تھا کہ میں اپنے اس بیٹے پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دعا سے خوف کرتا ہوں اون لوگوں نے ابو لہب کے ساتھ معاہدہ کیا کہ ہم اوس کی حفاظت کریں گے جس وقت وہ منزل پر اترے تو ابو لہب کے بیٹے کو ٹھہرنے کے مکان کی دیوار سے چٹا دیتے اور اوس پر کپڑے اور سامان ڈھانپ دیتے تھے اون ہمارے ہوں نے ابو لہب کے بیٹے کے ساتھ ایک زمانہ تک ایسا عمل کیا ایک روز

آیا اور اوس نے اوسکو بچھاڑا اور قتل کر ڈالا یہ خبر ابو لبب کو پہنچی تو اوس نے لوگوں سے کہا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ مجھکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اوس پر خوف ہے۔

بیشقی نے قتادہ سے یہ روایت کی ہے کہ عتبہ بن ابی لبب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غلبہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک درندہ کو اس پر مسلط کرے عتبہ قریش کی ایک جماعت کے ساتھ سفر کو نکلا یہاں تک کہ شام کے ایک مکان میں جس کا نام زرقاء تھا رات کو سب اترے ایک شیر اون لوگوں کی طرف پھرتا ہوا آیا عتبہ نے یاویل امی کہہ کر کہا واللہ وہ شیر مجھ کو کھانے والا ہے جیسے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر بددعا کی ہے محمد نے مجھ کو قتل کر ڈالا اور وہ مکہ میں ہیں اور میں ملک شام میں ہوں شیر اوس پر قوم کے درمیان دوڑا اور عتبہ کے سر کو پکڑ لیا اور دانتوں سے جیسا پکڑنا چاہے تھا پکڑ لیا اور اوسکو مار ڈالا۔

بیشقی نے عروہ رضی سے یہ روایت کی ہے کہ شیر جب وقت اون لوگوں کے پاس گردش کرنے لگا اوس رات کو اون لوگوں کے پاس سے پلٹ کے چلا گیا وہ لوگ کھڑے ہوئے اور اونہوں نے عتبہ کو اپنے پیچ میں کر لیا پھر شیر سامنے سے آیا اور ان لوگوں پر قدم رکھتا ہوا آیا یہاں تک کہ عتبہ کا سراوس نے پکڑ لیا اور چاب ڈالا۔

ابو نعیم اور ابن عساکر نے عروہ رضی کے طریق سے ہسار بن الاسود سے روایت کی ہے کہ جب کہ ابو لبب اور اوس کے بیٹے عتبہ نے ملک شام کی طرف سامان لیجائے کی تیاری کی اور میں نے بھی اون دونوں کے ساتھ سامان لیجانے کی تیاری کی ابو لبب کے بیٹے نے کہا کہ میں محمد صلعم کے پاس ضرور جاؤنگا اور اوس کے رب کے معاملہ میں ضرور ایذا پہونچاؤں گا وہ گیا یہاں تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے محمد ہو کینر بالذی دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے سن کر یہ دعائ مانگی اللہم البعث علیہ کلبا من کلابک پہر وہ پلٹ کر چلا گیا ابوس کے  
 باپ نے اوس سے پوچھا اے میرے بیٹے تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہا اور  
 اونہوں نے تجھ سے کیا کہا اوس نے اپنے باپ کو خبر کی ابوہلب نے سن کر کہا اے  
 میرے بیٹے محمد صلعم نے تجھ پر جو بدعالمی ہے بھہ کو اون کی دعا سے تجھ پر خوف ہوتا ہے  
 راوی نے کہا ہم چلے گئے یہاں تک کہ ہم مقام سہ اربعہ میں تھے سر اہ شیرون کی جگہ  
 ہے ہم سے ابوہلب نے کہا کہ تم لوگوں نے میرے سن کو اور میرے حق کو پہچان لیا ہے  
 اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بیٹے پر بدعالمی ہے میں اس دعا سے اوس پر خوفناک  
 ہوں تم لوگ اپنے سامان کو اس صومعہ میں جمع کر لو پھر میرے بیٹے کے واسطے اوس پر  
 فرش بچا دو پھر اوس کے اطراف میں تم لوگ اپنے بستر بچا دو ہم نے ویسے ہی کیا اور  
 سامان پر رات کو ابوہلب کا بیٹا رہا اور ہم اوس کے اطراف میں تھے رات میں شیر آیا  
 اور اوس نے ہمارے منہ سوٹ گئے جبکہ شیر نے اوس شے کو نہ پایا جس کے پکڑنے کا  
 وہ ارادہ کرتا تھا اوس نے جست کی لیک ایک وہ شیر سامان کے اوپر تھا اوس نے  
 عقبہ کا منہ سوٹ لیا پھر اوس نے اوس کو چابنے کے طر پر چاب ڈالا اور اوس کا سر ٹکڑے  
 ٹکڑے ہو گیا شیر چلا گیا ابوہلب نے کہا واللہ میں نے پہچانا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا  
 فوت نہ ہوگی اور اسی حدیث کی این اسحاق اور ابو نعیم نے دوسرے طرق سے مسل طور پر محمد  
 بن کعب القرظی وغیرہ روایت کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ احسان ابن ثابت نے اس باب میں یہ اشعار کہیں ہیں

سائل بنی الاشقر ان حیستم	ماکان ابنا ابی واسع
--------------------------	---------------------

پوچھ تو بنی الاشقر سے اگر تو اونکے پاس آوے یہ پوچھ کہ ابی واسع کی کیا خبر ہے

لاوسع الله له قبره	بل ضيق الله على القاطع
رسم بني جده ثابت	يدعو الى نور له ساطع

اللہ تعالیٰ ابو واسع کی قبر کو فراخ نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ اوس کی قبر کو تنگ کر دے کہ وہ اوس بنی کے رسم

کا قاطع تھا جس نبی کی کوشش امدین میں ثابت ہے اور وہ نبی اپنے ایسے نور کی طرف بلاتا ہے جو  
بلند ہو رہا ہے ۵

اسبل بالجہر بتکذیبہ	درون قریش ننزۃ القاروع
---------------------	------------------------

مقام حجرین ابوداسع نے اوس نبی کی تکذیب میں کلام کی کثرت کی ۵

فاستوجب الدعوة منه یا	میت للناظر واسع
-----------------------	-----------------

سو اوس نبی کی طرف سے دعا کرنا واجب ہوا اوس شخص کے ساتھ کہ وہ دیکھنے والے اور سننے والے کیواسطے ظاہر ہوئی۔

ان سلط اللہ بہ کلبہ	بمشى ہو ینامشیۃ الخاروع
---------------------	-------------------------

وہ دعایہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ابوداسع پر اپنے ایک درندہ کو مسلط کر دے وہ درندہ آہستہ آہستہ اس طور پر چلتا تھا جیسے  
دھوکہ دینے والا چلتا ہے ۵

حتى اتاه وسطا صحابہ	وقد علمتم متۃ المہاجع
---------------------	-----------------------

یہاں تک کہ وہ درندہ ابوداسع کے پاس اوسکے اصحاب کے درمیان آیا ابوداسع کے اصحاب پر اوس وقت نیند  
غالب ہو گئی تھی ۵

فالتقم الراس بیا فوخہ	والخمر متۃ فغرة المجایع
-----------------------	-------------------------

اوس درندہ نے ابوداسع کے سر کو مع تالو کے لقمہ کر لیا اور اوسکے گلے کو ایسی حالت میں کہ وہ درندہ ہو کر کی مش  
منہ کھولے ہوئے تھا۔

ابو نعیم نے طائوس رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ  
والنجم اذا ہوئی پڑھی عتبہ بن ابولہب نے کہا کفرت برب النجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس  
سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے درندوں میں سے ایک درندہ کو تجھ پر مسلط کرے گا عتبہ اپنے اصحاب کے  
ساتھ شام کی طرف گیا شیر نے آواز دی ڈور سے عتبہ کے شانے کا پینے لگے لوگوں نے اوس سے پوچھا  
کس شے سے تو کانپتا ہے واللہ ہم اور تو نہیں ہیں مگر برابر عتبہ نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر بدو عا  
کی ہے واللہ محمد صلعم سے زیادہ صادق کسی صاحب لہجہ پر اس آسمان نے سایہ نہیں ڈالا ہے (یعنی

آسمان کے نیچے جتنے باتین کرنے والے اشخاص ہیں اون سب سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ صادق ہیں ہر لوگوں نے عشا کا کمانا کہا عتبہ نے اپنا ہاتھ کھائے میں تمہیں ڈالا جبکہ نیند آئی تو اون لوگوں نے اطراف میں اپنے سامان سے احاطہ کیا اور عتبہ کو اپنے درمیان لے لیا اور سو گئے شیر آیا آہستہ چلتا تھا اور ہر ایک مرد کے سر کو سونگھتا تھا یہاں تک کہ عتبہ کے پاس پہنچا اور اوس کے سر کو پکڑنے کے طور پر دانتوں سے پکڑ لیا عتبہ خواب سے چونک پڑا اور وہ آخر زمین میں تھا اور وہ یہ کہتا تھا کیا میں نے تم لوگوں سے نہیں کہا تھا کہ محمد صلعم اصدق الناس امین اور مر گیا۔

ابو نعیم نے ابو النضی سے روایت کی ہے کہ ابوبس کے بیٹے نے کہا کہ جس نے وانجھ اذابھوی کہا ہے میں اوس سے منکر ہوں (یعنی اللہ تعالیٰ سے مجھ کو انکار ہے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب میں اللہ تعالیٰ اپنے درندوں میں سے ایک درندہ عتبہ کی طرف بھیجے گا یہ خبر عتبہ کے باپ کو پہنچی تو اوس نے اپنے اصحاب کو وصیت کی کہ جس وقت تم لوگ کسی منزل پر آؤ تو عتبہ کو اپنے پیچ میں رکھو اور انہوں نے ویسا ہی کیا یہاں تک کہ جس وقت ایک رات تھی تو اللہ تعالیٰ نے اسے پاس ایک درندہ بھیجا اور اسے اوسکو قتل کر ڈالا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کیواسطے قحط سالی کی دعا کی تھی

شیخین نے ابن مسعود رضی سے یہ روایت کی ہے کہ جبکہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور اسلام کے قبول کرنے سے دیر کی تو آپ نے یہ دعا مانگی اللہم اعنی علیہم بسبب کسبہ یوسف وہ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے وہ قحط سالی قریش کی ہر ایک شے کو لئے گئی اور وہ خوار ہو گئے یہاں تک کہ انہوں نے مردار اور مردہ جانوروں کو کھایا یہاں تک اون کی قحط سالی کی توبت پہنچی کہ انہیں کاہر ایک آدمی اپنے اور آسمان کے درمیان بہوک سے دوہون

کی ہیئت کی مثل دیکھتا تھا پہر او نہوں نے یہ دعا کی ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ اگر ہم عذاب کو اداں سے دفع کر دین گے تو وہ پہر ویسے ہی ہو جاوینگے  
اور کفر کرینگے وہ عذاب اداں کا دفع کیا گیا پہر وہ ویسے ہی کا فر ہو گئے جیسے پہلے کا فر تھے پہر اداں سے  
جنگ بدر میں انتقام لیا گیا اللہ تعالیٰ کا وہ قول اداں کے حق میں یہ ہے یوم تاتی السما برخان مبین  
اللہ تعالیٰ کے قول یوم نہطش البطشۃ الکبریٰ انا منتقمون تک۔

بیہقی نے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے آدمیوں سے اداں کو ملاحظہ فرمایا تو آپ نے یہ دعا کی اللهم سبع سبع یوسف او کو قحط سالی  
نے لے لیا بیان تک اداں کی نوبت پہنچی کہ اداں نے مردہ جانوروں اور چرچرے اور پڑیوں  
تک کو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ابوسفیان اور دوسرے آدمی مکہ کے آئے  
اور اداں نے کہا اے محمد آپ یہ زعم کرتے ہیں کہ میں رحمت کر کے سب کوٹ کیا گیا ہوں اور  
آپ کی قوم ہلاک ہو گئی آپ اداں کی بہتری کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا فرماوین رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی وہ بارش سے سیراب کئے گئے اور سات برس تک برابر پانی  
برسا لوگوں نے مینہ کی کثرت کی شکایت کی آنحضرت صلعم نے یہ دعا کی اللهم جوالینا لا علینا ابر  
آپ کے سر پر سے چلا گیا اور اطراف کے لوگ سیراب ہوئے راوی نے کہا کہ دخان کی آیت  
گزر گئی کہ وہ بہوک تھی کہ اوس سے قریش کو مصیبت پہنچی تھی اور روم کی آیت اور بطش کبریٰ اور  
انشقاق قمر کی آیت ہی گزر چکی ہے۔

شیخین نے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ پانچ چیزیں گزر چکی ہیں نواہم اور  
روم اور دخان اور بطشۃ اور قمر بیہقی نے کہا ہے کہ ان چیزوں کے ساتھ مراد یہ ہے کہ یہ آیات  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پائی گئی ہیں جیسے کہ آپ نے ان آیتوں کے وجود سے پہلے  
ان کی خبر دی تھی۔

نسائی اور حاکم اور بیہقی نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابوسفیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے محمد میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں آپ رحم فرما دین ہم نے ظہر تک کہا یا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ولقد اخذناہم بالظہر فما استکثروا الہم ویا تیضعون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عافرائی بیان تک کہ اللہ تعالیٰ نے اون سے عذاب کو دفع کر دیا بیہقی نے کہا ہے کہ ابوسفیان کے قصہ میں وہ امر روایت کیا گیا ہے جو اوس پر دلالت کرتا ہے کہ یہ ہجرت کے بزرگ اور شاید یہ امر دو بار واقع ہوا ہو کہ دو بار عذاب قحط نازل ہوا ہو۔

یہ باب اوس عورت کے بیان میں ہے کہ مسلمان عورت تو نہیں کرتی اور یا مینا ہو گئی تھی اور اوسکی بیٹائی اُسکو پیہر دیکھتی تھی

بیہقی نے عروہ رضی عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ ابو بکر الصدیق رضی عنہ نے اون آدمیوں میں سے سوائے کو آڑا کیا تھا جو اللہ تعالیٰ کے معاذ میں کفار کے ہاتھ سے عذاب دئے جاتے تھے اون میں سے ایک عورت زینرہ تھی کہ اوس کی بیٹائی جاتی رہی تھی اور اون کو لون میں سے تھی کہ اللہ تعالیٰ کے معاذ میں عذاب دئے جاتے تھے اوس نے مشرکین کی ہر ایک بات سے انکار کیا مگر اسلام کو نہ چھوڑا مشرکین نے کہا کہ اوس عورت کی بیٹائی کو صدمہ نہیں پہونچایا مگر لات اور عزائے اوس عورت نے مشرکین سے کہا واللہ ہرگز ایسا نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اُسکی بیٹائی اُسکو بچھیر دی۔

یہ باب اون آیات کے بیان میں ہے کہ ملک حبشہ کی ہجرت میں واقع ہوئی ہیں

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ جعفر بن ابوطالب مسلمانوں کے ایک گروہ میں اپنے دین کے ساتھ ہماگ کے سرزمین حبشہ کو اس واسطے گئے کہ اپنے دین سے فتنہ میں نہ پڑیں اور قریش نے عمرو بن العاص اور عمارہ ابن الولید بن مغیرہ کو بھیجا اور قریش نے ان دونوں کو یہ امر کیا کہ جانے میں سرعت کریں وہ دونوں جلد گئے اور قریش نے نجاشی حبشہ

کے واسطے ایک گھوڑا اور ایک جبریل کا بھی اور عظماء حبشہ کے واسطے ہر نئے بھیجے جبکہ یہ دونوں نجاشی کے پاس آئے تو نجاشی نے قریش کے ہریون کو قبول کیا اور اس نے عمرو بن العاص کو اپنے تخت پر بٹھلایا عمرو بن العاص نے کہا کہ ہم لوگوں میں سے کم عقل جو لوگ ہین وہ آپ کی سرزمین میں ہین وہ آپ کے دین پر نہیں ہین اور وہ ہمارے دین پر ہین اون کو ہمارے والدہ کر دیئے عظماء حبشہ نے کہا کہ سچ کہتے ہین وہ لوگ حبشہ میں ہین اون کو انہیں دے دیجئے نجاشی نے کہا نہیں واللہ میں اون کو نہ دوں گا یہاں تک کہ میں اون سے باتیں کروں گا اور میں یہ جان لوں گا کہ وہ کس شے پر ہین یہ سکر عمرو بن العاص نے کہا کہ وہ لوگ اوس مرد کے اصحاب ہین کہ اوس نے ہم لوگوں میں خروج کیا ہے میں آپ کو ایسی چیزوں سے خبر دوں گا کہ اون سے اون لوگوں کی سفاہت کو آپ پہچان لین گے اور یہ پہچان لین گے کہ وہ خلاف حق پر ہین وہ لوگ اس امر کی شہادت نہیں دیتے ہین کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کے فرزند ہین اور جس وقت آپ کے پاس وہ آئیں گے تو آپ کو سجدہ نہ کریں گے جیسے کہ لوگ آپ کو سلطنت میں آتے ہین اور وہ آپ کو سجدہ کرتے ہین یہ سن کر نجاشی نے کسی کو جعفرؓ سے سوا اور اون کے اصحاب کے پاس بھیجا اور نجاشی نے اس وقت عمرو بن العاص کو اپنے تخت پر بٹھلایا تھا جعفرؓ اور اون کے اصحاب نے نجاشی کو سجدہ نہیں کیا اور سلام کے ساتھ اوس کی تعظیم کی عمرو بن العاص اور عمارہ دونوں نے کہا کیا ہم نے آپ کو اس قوم کی خبر نہیں دی تھی نجاشی نے کہا اے گروہ کیا تم مجھ سے باتیں نہ کرو گے نکل گیا ہوا ہے کہ تم میری تعظیم جیسے میرے پاس تمہاری قوم کے آنے والے کرتے ہین کیوں نہیں کرتے ہو تم لوگ مجھ کو خبر کرو کہ تم حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے حق میں کیا کہتے ہو اور تمہارا دین کیا ہے کیا تم لوگ نصاریٰ ہو انہوں نے کہا ہم نصاریٰ نہیں ہین نجاشی نے پوچھا کیا تم لوگ یہود ہو انہوں نے کہا ہم یہود نہیں ہین نجاشی نے پوچھا کیا تم لوگ اپنی قوم کے دین پر ہو انہوں نے کہا ہم اپنی قوم کے دین پر ہی نہیں ہین نجاشی نے پوچھا تمہارا کیا دین ہے انہوں نے کہا ہمارا دین اسلام ہے نجاشی نے



پوچھا اسلام کیا شے ہے اونہوں نے کہا کہ ہم اوس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں جو ایک ہے اور اوس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اوس کے ساتھ کسی شے کو ہم شریک نہیں کرتے نجاشی نے پوچھا یہ اسلام کون شخص تمہارے پاس لایا ہے اونہوں نے کہا کہ اس دین کو ایک ایسا مرد لایا ہے کہ وہ ہماری ذات میں سے ہے ہم نے اوس مرد کی ذات اور نسب کو پہچان لیا ہے اللہ تعالیٰ نے اوس کو ہماری طرف اوس شان سے بھیجا ہے جیسے رسولوں کو اللہ تعالیٰ نے اون لوگوں کی طرف بھیجا تھا جو ہم سے پہلے تھے ہکو اوس نے والدین کے ساتھ نیکی کرنے اور صدقہ دینے اور وفائے عہد اور ادائے امانت کی واسطے امر کیا ہے اور ہم کو اس امر سے ممانعت کی ہے کہ ہم بتوں کی عبادت کریں اور ہم کو یہ امر کیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ واحد کی عبادت کریں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کریں ہم نے اوس رسول کی تصدیق کی ہے اور ہم نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو پوچھا ہے کہ ہے اور ہکو یہ علم ہو گیا ہے کہ جو شے وہ رسول لایا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے لایا ہے جبکہ ہم نے یہ امور کئے تو ہماری قوم نے ہم سے عداوت کی اور اوس نبی صادق سے عداوت کی اور اوس کی تکذیب کی اور اوس کے قتل کا ارادہ کیا اور ہم سے بتوں کی عبادت کے واسطے ارادہ کیا ہم اپنے دین اور خونوں کے ساتھ اپنی قوم سے ہماگ کے آپ کے پاس آئے ہیں نجاشی نے سن کر کہا واللہ اگر یہ امر ظاہر ہوا ہے تو اوس چراغ سے ہوا ہے جس سے موسیٰ علیہ السلام کا امر ظاہر ہوا ہے جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تحیہ اور تعظیم جو ہے ہمارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اوس کی ہکو خبر دی ہے کہ اہل جنت کا تحیہ السلام ہے ہکو اس کے ساتھ امر کیا ہے ہم نے آپ کا تحیہ اوس شے سے کیا جو ہم لوگوں میں کا بعض بعض کے واسطے کرتا ہے لیکن عیسیٰ علیہ السلام جو میں وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کا وہ کلمہ ہیں کہ مریم علیہا السلام کی طرف القا کیا گیا تھا اور عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ میں اور عذراء بتول کے فرزند میں یہ سن کر نجاشی نے اپنا ہاتھ زمین کی طرف جھکا یا اور زمین پر سے ایک لکڑی لی اور کہا کہ واللہ ابن مریم نے اس امر پر اس لکڑی کو وزن کو نہادہ نہیں کیا عظامے جیشہ نے سن کر کہا واللہ اگر اہل حبشہ یہ بات سن لیں گے تو آپ کو

سلطنت سے معزول کر دین گے نجاشی نے کہا واللہ غیر اس بات کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں کبھی نہ کہوں گا پھر نجاشی نے کہا کہ عمرو بن العاص کا ہدیہ اس کی طرف پٹنا دو واللہ اگر اس باب میں وہ لوگ مجھ کو سونے کا پہاڑ رشوت دین گے تو میں اس کو قبول نہ کروں گا نجاشی نے جعفر اور اون کے اصحاب سے کہا کہ تم لوگ ٹھیرے رہو تم کو امن ہے اور جو شے قسم رزق سے اون کے احوال کی اصلاح کرتی اس کے واسطے نجاشی نے امر کیا اور یہ کہا کہ جو شخص اس گروہ کی طرف ایذا رسانی کی نظر سے نظر کرے گا وہ میری نافرمانی کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے عمرو بن العاص اور عمارہ کے درمیان قبل اس کے کہ وہ دونوں نجاشی کے پاس جاوین سفر میں عداوت ڈال دی تھی پھر اون دونوں نے آپس میں جسوقت وہ نجاشی کے پاس آئے تھے صلح کر لی تھی تاکہ جس حاجت کے واسطے وہ نکلے ہیں اس کو پاوین اون کی حاجت مسلمانوں کا طلب کرتا تھا جبکہ اون دونوں کو یہ بات حاصل نہ ہوئی تو وہ دونوں جس عداوت پر تھے اس سے سخت عداوت کے ساتھ نجاشی کے پاس سے نکلے عمرو بن العاص نے عمارہ کے ساتھ لڑ کر کیا اور اس سے کہا اے عمارہ تو خوبصورت مرد ہے تو نجاشی کی عورت کے پاس جا جس وقت اس کا شوہر اس کے پاس سے چلا جاوے تو تو اس سے باتیں کرتیرا اس سے باتیں کرنا ہماری حاجت کے واسطے عمن ہوگا یعنی اس سے نفع پہونچے گا یا وہ مسلمانوں کے سپرد کرانے میں سعی کرے گی عمارہ نے نجاشی کی عورت سے خط و کتابت کی یہاں تک کہ اس کے پاس داخل ہو گیا جبکہ عمارہ اس کے پاس داخل ہوا عمرو بن نجاشی کے پاس گیا اور اس سے اس نے کہا کہ میںرا ہر ای عورتوں کے ساتھ مصاحبت رکھتا ہے اور وہ تیری عورت کا ارادہ رکھتا ہے نہ کہو اس بات کا علم ہے یہ سن کر نجاشی نے کسی کو دیکھنے کی واسطے بھیجا اس نے یکایک عمارہ کو نجاشی کی عورت کے پاس موجود دیکھا نجاشی نے عمارہ کے واسطے حکم دیا اس کے اخیل میں ہوا ہر دی گئی پھر عمارہ دریا کے ایک جزیرہ میں ڈال دیا گیا وہ مجنون ہو گیا اور وحشیوں کے ساتھ وحشی بن گیا اور عمرو کہ کی طرف پٹ کے آیا اللہ تعالیٰ نے اس کے ہمراہی کو ہلاک

کیا اور اوس کے سفر کو تباہ کیا اور اوس کی حاجت کو منع کیا اور اسی حدیث کی مثل طرق موصولہ سے ابن مسعود اور ابو موسیٰ اور ام سلمہ رضی سے وارد ہوا ہے۔

یہ باب ان آیات کے بیان میں ہے جو صحیفہ کے قصہ میں واقع ہوئی ہیں ۴

بہیقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ شکر بن جس شدت پرستے اوس سے زیادہ اونہوں نے مسلمانوں پر شدت کی یہاں تک کہ مسلمانوں کو نہایت مشقت اور سختی پہونچی اور اون پر سخت بلا آئی یہ اوس وقت ہوا کہ مسلمان لوگ ہجرت کر کے نجاشی کے پاس گئے تھے اور شکر بن کو یہ خبر پہونچی تھی کہ نجاشی نے مسلمانوں کا اکرام کیا تھا قریش لوگ اس امر پر متفق ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علانیہ طور سے قتل کر ڈالیں جبکہ ابو طالب نے قوم کے عمل کو دیکھا تو بنی عبدالمطلب کو جمع کیا اور اون کو امر کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے شعب میں داخل کر لیں اور جن لوگوں نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا ہے آپ کو اون سے بچا دیں اس امر پر مسلمان اور کافراؤں کے متفق ہو گئے جبکہ قریش نے یہ امر بچان لیا کہ قوم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا ہے تو وہ جمع ہو گئے اور اپنے امر میں یہ اتفاق کر لیا کہ اون کو اپنے پاس نہ بٹھلاویں اور اون سے بیع وغیرہ نہ کریں اور اون کو اپنے مکانوں میں نہ آنے دیں یہاں تک کہ وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کے واسطے حوالہ کر دیں اور قریش نے اون کے ساتھ مکر کرنے میں ایک صحیفہ لکھا اور عدا اور موافق لکھے کہ بنی ہاشم سے کبھی صلح کو قبول نہ کریں گے یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالہ قتل کے واسطے کر دیں گے بنو ہاشم اپنے شعب میں تین سال تک ٹھہرے رہے اور بنی ہاشم پر سخت بلا اور مشقت رہی اور اون لوگوں نے بنی ہاشم سے بازار قطع کر دئے وہ لوگ غلہ کو نہیں چھوڑتے تھے کہ کہ میں آؤں اور کوئی ربیع کی شے نہیں ہوتی تھی مگر وہ اوس کی طرف پہلے پہونچ جاتے اور اوس کو خرید کر لیتے تھے جبکہ نیسرے

سال کا آغاز تھا تو بنی عبد مناف اور بنی قصی اور اون کے سوا جو مرد قریش میں سے تھے اور اون کو بنی ہاشم کی عورتوں نے جنا تھا اونہوں نے آپس میں ایک دوسرے کو طاعت کی اور اونہوں کو اس امر کو دیکھا کہ اون لوگوں نے قطع رحم کیا اور حق کو حقیر سمجھا اون لوگوں نے غدر اور براءت سے جو عہد کیا تھا اس عہد کے توڑنے پر ان لوگوں نے رات میں اتفاق کیا۔ اور جو صحیفہ کہ قریش نے لکھا تھا اللہ تعالیٰ نے اس پر دیکھ کر بھیج دیا جو کچھ عہد اور میثاق اس صحیفہ میں تھا اس کو دیکھنے چاہا لیکن وہ صحیفہ مکان کی چھت میں لٹک رہا تھا دیکھنے والے اس صحیفہ میں اللہ تعالیٰ کا کوئی نام نہ چوڑا لکھا تھا اسے حسنہ چوڑ دے اور شرک اور ظلم اور قطع رحم کی قسم سے جو باتیں لکھی تھیں وہ باقی رہ گئیں اور اللہ تعالیٰ نے جو امر اس صحیفہ کو ساتھ کیا تھا اس سے اپنے رسول کو مطلع فرما دیا اس واقعہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب سے ذکر کیا ابوطالب نے سن کر کہا قسم ہے ثاقب کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے جھوٹ نہیں کہا ابوطالب بنی عبدالمطلب کی ایک جماعت کو لے کر گئے یہاں تک کہ مسجد میں آئے اور مسجد اس وقت قریش سے بھری ہوئی تھی جبکہ قریش نے اون کو جماعت کے ساتھ قصد کرنے والا دیکھا اونہوں نے اس امر کو منکر سمجھا اور یہ گمان کیا کہ وہ لوگ شدت بلا کی وجہ سے نکل کے ہمارے پاس آئے ہیں اور وہ اس واسطے آئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالہ کر دیں آئے کے بعد ابوطالب نے گشتگو کی اور کہا کہ بہت سے امور تمہارے درمیان پیدا ہوئے ہیں ہم اون امور کو تم سے ذکر نہیں کرتے ہیں جس صحیفہ میں تم نے معاہدہ کیا ہے اس کو لیکر آؤ شاید وہ صحیفہ ہمارے اور تمہارے درمیان صلح کا سبب ہو جائے ابوطالب نے یہ اون سے خوف سے اس واسطے کہا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ صحیفہ کے لانے سے پہلے صحیفہ کو دیکھ لیں وہ لوگ اپنا صحیفہ لے آئے اور اس پر اون کو فخر تھا اور اون کو اس باب میں کچھ شک نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے حوالہ کر دے گئے ہیں اونہوں نے اس صحیفہ کو اون کے درمیان میں رکھ دیا

ابو طالب نے کہا کہ میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں تاکہ تم کو ایک ایسے امر کی خبر دوں کہ  
اوس میں تمہارے لئے انصاف ہے تحقیق میرے بیٹے نے مجھ کو خبر دی ہے اور اس نے  
مجھ سے جھوٹ نہیں کہا ہے اللہ تعالیٰ اس صحیفہ سے جو تمہارے ہاتھ میں ہے بری ہے اور  
اللہ تعالیٰ نے اپنا ہر ایک اسم جو صحیفہ میں تھا اوس کو مٹا ڈالا ہے اور اوس میں تمہاری بیوفائی  
اور قطع رحم جو تم نے ہمارے ساتھ کیا ہے اور ظلم سے تم نے ہم پر غلبہ کرنا چاہا ہے اوسکو چھوڑ دیا  
ہے جیسے میرے بیٹے نے کہا۔ بے اگر وہی بات ہے تو تم لوگ ہوش میں آنا دو اللہ وہ  
کبھی تمہارے حوالہ نہ کیا جائے گا یہاں تک کہ ہم سب لوگ مر جاویں گے اور اگر وہ بات جو  
میرے بیٹے نے کہی ہے وہ باطل ہوگی تو ہم اوس کو تمہارے حوالہ کر دیں گے تم اوس کو قتل  
کر ڈالو یا اوس کو زندہ رکھو تم کو اختیار ہے ابو طالب کی یہ گفتگو سنکر اونہوں نے کہا کہ ہم اس  
بات پر راضی ہیں جو تم نے کہی ہے اونہوں نے صحیفہ کو کہو لا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
صادق و مصدوق پایا کہ صحیفہ کی خبر آپ نے دی تھی جبکہ قریش نے اوس صحیفہ کو دیکھا اور  
ویسے ہی پایا جیسا کہ کہا تھا تو یہ کہا واللہ یہ ہرگز نہیں ہے مگر تمہارے صاحب کا سحر جو گروہ کہ  
بنی عبد المطلب سے تھا اوس نے کہا کہ کذب اور سحر کے ساتھ سزاوار ہمارا غیر ہے ہم یہ  
خوب جانتے ہیں کہ جس امر پر تم نے اتفاق کیا ہے کہ ہمارے ساتھ تم قطع رحم کرو وہ امر سحر اور فال گوئی  
سے زیادہ قریب ہے اور اگر یہ امر نہ ہو تاکہ تم لوگ سحر پر اجتماع دکرے تو تمہارا صحیفہ فاسد نہ ہوتا صحیفہ  
تھا۔ ہاتھوں میں رہا اللہ تعالیٰ نے اپنے نام مبارک کو اوس میں سے مٹا دیا اور جو شے  
تمہاری بغاوت کی تھی اوسکو چھوڑ دیا یا ہم لوگ جادوگر میں یا تم لوگ جادوگر ہو اس وقت میں  
بنی عبد مناف کے ایک گروہ اور بنی قصی کے گروہ نے کہا کہ ہم سب لوگ اس صحیفہ سے بری  
ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے نکلے اور آپ کا گروہ نکلا اور چلے گئے اور آدمیوں سے  
نخا لٹت کی این سعد نے کہا ہے کہ محمد بن عمر نے ہیکو خبر دی محمد سے حکم بن القاسم نے ذکر کیا  
بن عمرو سے ذکر کیا بن قریش کے ایک شیخ سے یہ حدیث کی ہے جبکہ قریش نے صحیفہ کو لکھا

اور تین سال گزر گئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اونکے صحیفہ کے امر سے اور اس امر سے اطلاع دی کہ صحیفہ میں جو کچھ جو راہ اور ظلم کی قسم سے تھا اس کو دیکھ لے کر لایا اور اس میں اللہ تعالیٰ کا جو کچھ ذکر تھا وہ باقی رہ گیا ہے اس واقعہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب سے ذکر کیا ابو طالب نے سن کر کہا واللہ میرے ہمتی نے مجھ سے ہرگز جھوٹ نہیں کہا پھر ابو طالب قریش کی طرف گئے اور اون کو خبر کی وہ صحیفہ لایا گیا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی پایا گیا وہ صحیفہ آدمیوں کے ہاتھوں میں گر اور انہوں نے اپنے سر پر کھینچ کر لئے اور سوقت ابو طالب نے کہا اے معشر قریش کس بات پر ہم روکے جاتے ہیں اور بند کئے جاتے ہیں تحقیق جو امر تھا وہ ظاہر ہو گیا اور یہ ظاہر ہوا کہ تم لوگ قطع رحم اور ظلم اور زبانی کے ساتھ سزاوار ہو۔

ابن سعد نے ابن عباس اور عاصم بن عمر بن قتادہ اور ابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام اور عثمان بن ابوسلیمان ابن جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے اس حدیث شریف میں بعض کی حدیث بعض کی حدیث میں داخل ہو گئی ہے ان راویوں نے کہا ہے کہ جبکہ قریش کو نجاشی کے فعل کی خبر پہنچی کہ جعفر رضی اللہ عنہ اور اونکے اصحاب کے ساتھ وہ غلبی ہو پیش آیا اور اون کا اکرام کیا ہے یہ امر قریش پر ناگوار گذر اور انہوں نے بنی ہاشم کے نقصان پہنچانے کے واسطے ایک تحریر کی جس کا یہ مضمون تھا کہ اون کے ساتھ قریش نکاح نہ کریں یعنی قریش اور بنی ہاشم میں جو شادی بیاہ ہوتے تھے وہ آئندہ نہ ہوں اور اون سے بیع نہ کی جائے اور اون سے مخالفت نہ کی جائے اور جس شخص نے صحیفہ لکھا تھا وہ منصور ابن حکم بن العبدری تھا اس صحیفہ کے لکھنے کے بعد اس کا ہاتھ نکل گیا اور قریش نے اس صحیفہ کو جو بنی ہاشم میں لٹکا دیا اور بنی ہاشم کو شعب ابو طالب میں غرہ محرم کی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کے ساتویں سال میں روک دیا اور آنے جانے والوں اور تجارت کو قطع کر دیا بنی ہاشم نہیں نکلتے تھے مگر ایک موسم سے دوسرے موسم تک یعنی حج کے زمانہ میں باہر نکلتے

تھے اوسکے بعد نہیں نکلتے تھے پہر جب دوسرے حج کا زمانہ آتا تو وہ نکلتے تھے یہاں تک کہ اونکو مشقت نہایت درجہ پہونچی قریش میں سے جن لوگوں کو یہ امر مرہ معلوم ہوا اونہوں نے کہا کہ دیکھو کہ منصور بن عکرمہ کو کیا مصیبت پہونچی ہے بنی ہاشم اپنے شعب میں تین سال مقیم رہے پہر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اون کے صحیفہ کے امر پر اطلاع دی اور یہ خبر دی کہ دیکھنے جو شے کہ جو اور ظلم کی قسم سے اوس میں تھی اوسکو کھایا اور اللہ تعالیٰ کا جو ذکر اوس میں تھا وہ باقی رہ گیا ہے۔

ابن سعد نے عکرمہ اور محمد بن علی سے روایت کی ہے دونوں راویوں نے کہا ہر کہ اللہ تعالیٰ نے صحیفہ پر ایک کیڑے کو بھیج دیا جو شے اوس صحیفہ میں تھی اوس کیڑے نے اوس کو کھالیا مگر اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک نہیں کھایا اور ایک روایت میں یہ وارد ہے کہ مگر لفظ (باسم اللہ) کو نہ کھایا۔

ابن عساکر نے زبیر بن بکارسے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابو طالب نے صحیفہ کے باب

میں کہا ہے

الم یا کل من الصحیفۃ مزقت	وان کل ما لم یرضہ اللہ یفسد
---------------------------	-----------------------------

یہ شعر ابو طالب کا آخری بات میں واقع ہوا ہے۔

ابو نعیم نے عثمان بن ابوسلیمان بن جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ صحیفہ کا کاتب منصور بن عکرمہ الغبیری تھا اوس کا ہاتھ شل ہو گیا یہاں تک کہ خشک ہو گیا وہ اپنے اوس ہاتھ سے امتقل نہیں پاتا تھا قریش کے لوگ اپنے آپس میں کہتے تھے کہ جو معاملہ ہم نے بنی ہاشم کے ساتھ کیا البتہ وہ ظلم ہے تم لوگ دیکھو کہ منصور بن عکرمہ کو کیا صدمہ پہونچا۔



یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے ساتھ  
مخصوص تھو اور آپنے ان ب کی آیات کبریٰ شش معراج میں کیا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے سبحان الذی اسری بعبدہ لیلۃ من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی  
بارکنا و لکنہ من آیاتنا ذہو السبع البصیر حیاں لو کہ شب معراج کے واقعات مطول اور  
مختصر وارد ہوئے ہیں اور شب معراج میں جو حدیثیں کہ اصحاب اور صحابیات نے روایت  
کی ہیں وہ انسؓ اور ابی بن کعبؓ اور جابر بن عبد اللہؓ اور حذیفہ بن الیمانؓ اور عمرہ  
بن جذبؓ اور شہل بن سعدؓ اور شداد بن اوسؓ اور صہبؓ اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ  
اور ابن عمروؓ اور ابن مسعودؓ اور عبد اللہ بن اسعد بن زرارہؓ اور عبد الرحمن بن قرطؓ اور علیؓ  
بن ابی طالبؓ اور عمرؓ بن الخطابؓ اور مالک بن صعصعہؓ اور ابو امامہؓ اور ابو ایوبؓ الانصاریؓ  
اور ابو جہمؓ اور ابو العمراءؓ اور ابو ذرؓ اور ابو سعیدؓ الخدریؓ اور ابوسفیان بن حربؓ اور ابولیلیؓ  
الانصاریؓ اور ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ اور اسما دختر جعفرؓ اور ابوبکر الصدیقؓ اور ام ہانیؓ اور اسمہؓ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ہم ترتیب مذکور سے ان اصحاب کی احادیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی معراج کے بیان میں لکھتے ہیں۔

### حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسلم نے ثابت کے طریق سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ میرے پاس ایک براق لایا گیا براق ایک چار پایہ سفید رنگ لانا گدھے سے اونچا  
اور خیر سے نیچا وہ براق اپنا قدم جہان اوس کی نگاہ کی انتہی ہوتی رہتا تھا میں اوسپر سوار ہوا  
یہاں تک کہ میں بیت المقدس میں آیا میں اوس براق کو اوس حلقہ سے باندھ دیا جس حلقہ  
سے انبیاء علیہم السلام اپنی سواری کے جانور باندھتے تھے پھر میں مسجد میں داخل ہوا میں نے



دو رکعت نماز پڑھی پھر میں مسجد سے نکلا جبریل علیہ السلام دو برتن لائے ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا میں نے دودھ کو اختیار کیا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ نے فطرت کو اختیار کیا پھر مکہ و دنیا کے آسمان کی طرف لے گئے جبریل علیہ السلام نے آسمان کا دروازہ کھولنے کو کہا اون سے پوچھا گیا کہ تم کون ہو اونہوں نے کہا میں جبریل ہوں اون سے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے جبریل نے کہا محمد صلعم میں اون سے پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل نے کہا آپ کے پاس بھیجا گیا ہے ہمارے واسطے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا یکا یک میں نے آدم علیہ السلام کو دیکھا آدم نے مجھ سے مرچا کہا اور میرے واسطے خیر کی دعا کی پھر ہم کو دوسرے آسمان کی طرف لے گئے جبریل نے آسمان کا دروازہ کھولنے کے واسطے کہا اون سے پوچھا گیا تم کون ہو اونہوں نے کہا میں جبریل ہوں اون سے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے اونہوں نے کہا محمد صلعم میں اون سے پوچھا گیا کیا کوئی آپ کے پاس بھیجا گیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا بھیجا گیا ہے ہمارے واسطے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا یکا یک میں نے دو خالہ زاد بھائیوں عیسیٰ ام اور یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو دیکھا اون دونوں نے مجھ سے مرچا کہا اور میرے واسطے خیر کی دعا کی پھر ہم کو تیسرے آسمان کی طرف لے گئے جبریل نے آسمان کا دروازہ کھولا ناچا با اون سے پوچھا گیا تم کون ہو اونہوں نے کہا میں جبریل ہوں اون سے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے اونہوں نے کہا محمد صلعم میں اون سے پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل نے کہا کہ بھیجا گیا ہے ہمارے واسطے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا یکا یک میں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا اور یکا یک میں نے دیکھا کہ اون کو حسن کا ایک حصہ دیا گیا ہے اونہوں نے مجھ سے مرچا کہا اور میرے واسطے خیر کی دعا کی پھر چھوچو تے آسمان کی طرف لے گئے جبریل علیہ السلام نے آسمان کا دروازہ کھولنے کے واسطے کہا اون سے پوچھا گیا کون ہے اونہوں نے کہا جبریل ہے اون سے پوچھا گیا کہ تمہارے ساتھ کون شخص ہے

اونہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اون سے پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا  
 ہے اونہوں نے کہا یہی گیا ہے ہمارے واسطے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا یکا یک مینے  
 اور یس ع کو دیکھا اونہوں نے مجھ سے مرحبا کہا اور میرے واسطے خیر کی دعا کی پہر ہکو پانچویں  
 آسمان کی طرف لے گئے جبریل ع نے آسمان کا دروازہ کھولنے کو کہا اُن سے پوچھا گیا  
 کون ہے اونہوں نے کہا جبریل ہے اون سے پوچھا گیا کہ تمہارے ساتھ کون شخص ہے  
 اونہوں نے کہا محمد صلعم میں اون سے پوچھا گیا کیا کوئی آپ کے پاس بھیجا گیا ہے انہوں نے  
 کہا یہی گیا ہے ہمارے واسطے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا یکا یک میں نے ہارون ع  
 کو دیکھا اونہوں نے مجھ سے مرحبا کہا اور میرے واسطے دعاے خیر کی پہر ہکو چٹے آسمان کی  
 طرف لے گئے جبریل ع نے آسمان کا دروازہ کھولنے کو کہا اون سے پوچھا گیا کون ہے  
 اونہوں نے کہا جبریل ہے اون سے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے انہوں نے  
 کہا محمد صلعم میں اون سے پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے اونہوں نے کہا یہی  
 گیا ہے ہمارے واسطے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا یکا یک مینے موسیٰ ع کو دیکھا انہوں نے  
 مجھ سے مرحبا کہا اور میرے واسطے دعاے خیر کی پہر ہم کو ساتویں آسمان کی طرف لے گئے  
 جبریل ع نے آسمان کا دروازہ کھلوانا چاہا وہ نے پوچھا گیا کون ہے اونہوں نے کہا جبریل  
 ہے اون سے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے اونہوں نے کہا محمد صلعم میں اون  
 سے پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے اونہوں نے کہا یہی گیا ہے ہمارے واسطے  
 آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا یکا یک مینے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ بیت المعمور سے  
 پیٹھ لگاے ہوئے تھے بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور وہ پہر  
 اوس کی طرف عود نہیں کرتے پہر جبریل ع مجھ کو سدرۃ المنتقی کی طرف لے گئے یکا یک  
 میں نے دیکھا کہ سدرۃ المنتقی کا پتہ اتنی کے کانوں کی مثل تھا اور یکا یک اوس کے پہل  
 کو میں نے دیکھا کہ پیار کی چوٹی کی مثل تھا سدرۃ المنتقی کو اللہ تعالیٰ کے امر سے جس

شے نے ڈھانپا ہے اوس نے ڈھانپا ہے مخلوق الہی میں سے کوئی شخص یہ طاقت نہیں  
 رکھتا ہے کہ سدرۃ المنتہی کے جسٹن کی تعریف کر سکے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وحی بھیجی جو کچھ کہ وحی  
 یہ بھی ہر دن اور رات میں مجھ پر پچاس نمازین فرض کی گئیں میں وہاں سے نیچے اتر آیا ہاں  
 تک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس میں آیا اونہوں نے مجھ سے پوچھا آپ کے رب نے  
 آپ پر کیا فرض کیا اور آپ کی امت پر کیا فرض کیا میں نے کہا پچاس نمازین فرض کی ہیں -  
 موسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ اپنے رب کے پاس پلٹ کے جائے اور رب سے تخفیف  
 نماز چاہیے اس لئے کہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی ہے کہ پچاس نمازین  
 رات اور دن میں پڑھے میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے اور اون کا امتحان کر لیا ہے  
 میں موسیٰ علیہ السلام کے کہنے سے اپنے رب کی طرف پلٹ کر گیا اور میں نے کہا اے میرے  
 رب میری امت سے نماز کی تخفیف فرما میرے ذمہ سے پانچ نمازین کم کر دیں گیں میں  
 موسیٰ کی طرف پلٹ کر آیا اور میں نے اون سے کہا کہ مجھ سے پانچ نمازین کم کر دی گئیں  
 موسیٰ علیہ السلام نے سن کر کہا کہ آپ کی امت کے لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے ہیں  
 آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کر جاویں اور تخفیف چاہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ میں اپنے رب کے پاس پلٹ کے جاتا اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس آتا تھا  
 یہاں تک کہ میرے رب نے فرمایا اے محمد ہر ایک رات دن کی پانچ نمازین میں اور ہر ایک  
 نماز دس نمازین میں سو وہ سب پانچ نمازین پچاس نمازین ہیں اور جو شخص آپ کی امت  
 میں سے اگر ایک حسنہ کا قصد کرے گا اور اوس کو نہ کرے گا تو اوس کے واسطے ایک حسنہ لکھا  
 جائے گا اور اگر وہ شخص اوس حسنہ کو کرے گا تو اوس کے واسطے دس حسنات لکھ جائیں گے  
 اور جو کوئی شخص بیٹہ کا قصد کرے گا اور اوس کو نہ کرے گا تو اوس کے واسطے کچھ نہ لکھا جائے گا  
 اور اگر وہ اوس بیٹہ کو کرے گا تو ایک بیٹہ لکھا جائے گا میں اتر آیا یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام  
 کے پاس آیا اور میں نے اون کو خبر کی موسیٰ علیہ السلام نے سن کر کہا کہ آپ اپنے رب کے

پاس پلٹ کر جاوین اور تخفیف نماز کے واسطے سوال کریں میں نے کہا کہ میں یہاں تک اپنے رب کے پاس پلٹ کے گیا کہ مجھ کو اوس سے حیا آگئی۔

بخاری اور ابن جریر نے شریک بن عبداللہ بن ابونمر کے طریق سے انس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے جس رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی مسیحی کعبہ سے آپ کو لے گئے تین شخص آپ کے پاس قبل اسکے کہ آپ کی طرف وحی پہنچی جاے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام میں استراحت فرما رہے تھے اون تین شخصوں میں جو شخص اول تھا اوس نے اپنے ہمراہی سے پوچھا کہ ان لوگوں میں وہ کون شخص ہے کہا کہ ان لوگوں میں جو اوسط ہے وہ خیر ہے اون میں سے ایک نے کہا کہ جو خیر ہے اوس کو لے لو جو وقت وہ تین فرشتے آئے تھے رات تھی آنحضرت صلعم نے اون کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ وہی فرشتے دوسری رات کو آپ کے پاس آئے آپ کا قلب مبارک دیکھ رہا تھا اور آپ کی چشمان مبارک سو رہی تھیں اور آپ کا قلب نہیں سوتا تھا اور ایسی ہی کل انبیاء کی شان ہے کہ اون کی آنکھیں سوتی ہیں اور اون کے قلوب نہیں سوتے ہیں اون فرشتوں نے آنحضرت صلعم سے کلام نہیں کیا یہاں تک کہ انہوں نے آپ کو اوٹھالیا اور آپ کو چاہہ زمزم کے پاس رکھا اون میں سے حضرت جبریل آپ کے معاملہ کے والی ہوئے جبریل علیہ السلام نے آپ کے سینہ مبارک سے ہنسنے کی شکست کیا یہاں تک کہ آپ کے سینہ مبارک اور اندرون شکم مبارک سے فارغ ہو گئے اور جبریل علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے زمزم کے پانی سے آپ کے قلب مبارک اور جوف کو دھویا یہاں تک کہ آپ کے جوف کو پاک صاف کر دیا ہر ایک طشت سونے کا لایا گیا کہ وہ ایمان اور حکمت سے بہا تھا آنحضرت صلعم کا سینہ مبارک اس سے بہر گیا اور آپ کے علق مبارک کی رگین اوس سے بہر دین پر اوس کو برابر کر دیا پھر جبریل آپ کو آسمان دنیا کی طرف لے گئے اور آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کو

کشتکھٹایا پوچھا گیا یہ کون ہے کہا جبریل ہے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے جبریلؑ  
 نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل علیہ السلام  
 نے کہا ہاں بھیجا گیا ہے اہل آسمان نے مرحبا اور اہل کما اور دنیا کے آسمان میں حضرت  
 آدم علیہ السلام پائے گئے جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یہ  
 آپ کے باپ آدم علیہ السلام ہیں آپ نے آدم علیہ السلام کو سلام کیا آدم علیہ السلام نے  
 آپ کے سلام کا جواب دیا اور کہا مرحبا و اہلایا نبی اور کہا اے میرے پیارے بیٹے تو اچھا بیٹا  
 ہے آنحضرت صلعم نے یکایک دونوں دیکھیں وہ دونوں نہرین جاری تھیں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ دونوں نہرین کیا ہیں جبریلؑ نے  
 کہا یہ دونوں نیل اور فرات کے عنصر ہیں پھر جبریل علیہ السلام آپ کو آسمان میں لگئے  
 یکایک آپ نے ایک دوسری نہر موجود پائی اوسکے اوپر لوہا اور زبرجد کا ایک قصر تھا آپ  
 نے اپنا دست مبارک اوس نہر پر اڑا یکایک اوس کو مشک اذ فرمایا۔ آپ نے پوچھا  
 اے جبریل یہ کیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ وہ کوثر ہے کہ آپ کے رب نے آپ کے  
 واسطے اس کو چنپا رکھا ہے پھر جبریل علیہ السلام آپ کو دوسرے آسمان کی طرف لگئے  
 پوچھا گیا یہ کون ہے کہا جبریل ہے یہ پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے جبریلؑ نے کہا  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریلؑ نے کہا ہاں  
 بھیجا گیا ہے اہل آسمان ثانی نے مرحبا اور اہل کما پھر جبریل علیہ السلام آپ کو تیسرے آسمان  
 کی طرف لے گئے جبریل علیہ السلام سے دیے ہی پوچھا گیا جیسے پہلے اور دوسرے آسمان پر  
 پوچھا گیا تھا پھر جبریل علیہ السلام آپ کو چوتھے آسمان کی طرف لے گئے جبریل علیہ السلام  
 اوس کی مثل پوچھا گیا پھر جبریل علیہ السلام آپ کو پانچویں آسمان کی طرف لے گئے اور اوسکی  
 مثل جبریلؑ سے پوچھا گیا پھر جبریل علیہ السلام آپ کو چھٹے آسمان کی طرف لے گئے اور  
 اون سے اوس کی مثل پوچھا گیا پھر جبریل علیہ السلام آنحضرت صلعم کو ساتویں آسمان کی

طرف لے گئے اون سے اوس کی نسل پوچھا گیا ہر ایک آسمان میں انبیاء علیہم السلام میں  
اون کے نام جبریل ؑ نے آپ سے بیان کئے پھر جبریل علیہ السلام آنحضرت صلعم کو  
اوس سے اتنے فوق پر لے گئے کہ سوا اللہ تعالیٰ کے اوس کو کوئی نہیں جانتا ہے بیان  
تک کہ مقام سدرة المنتہی میں آپ آئے پھر ناز کی نزہت کو راوی نے اوس طریق پر  
بیان کیا کہ اوپر کی حدیث میں گزر چکا ہے۔

نسائی نے یزید بن الکلب کے طریق سے انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک ایسا چوپایہ لایا گیا کہ وہ گدھے سے اونچا اور  
نچرے سے نیچا تھا اوس کا قدم اوس کی منتہی نظر پر پڑتا تھا میں اوس پر سوار ہوا اور جبریل ؑ  
میرے ساتھ تھے میں گیا مجھ سے جبریل ؑ نے کہا اتر بیٹے اور نماز پڑھے میں نے اتر کے  
نماز پڑھی جبریل ؑ نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کمان نماز پڑھی ہے آپ نے  
طیبہ میں نماز پڑھی ہے طیبہ کی طرف آپ کی ہجرت ہوگی پھر جبریل علیہ السلام نے مجھے  
کہا اتر بیٹے اور نماز پڑھیے میں نے اتر کے نماز پڑھی جبریل ؑ نے مجھ سے پوچھا کیا آپ جانتے  
ہیں آپ نے کمان نماز پڑھی ہے آپ نے طور سینا میں نماز پڑھی ہے جس جگہ اللہ تعالیٰ  
نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا پھر جبریل علیہ السلام نے کہا اتر بیٹے اور  
نماز پڑھیے میں نے اتر کر نماز پڑھی جبریل ؑ نے مجھ سے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں آپ نے  
کمان نماز پڑھی ہے آپ نے بیت لحم میں نماز پڑھی ہے جس جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
پیدا ہوئے تھے پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا جبریل نے انبیاء علیہم السلام کو میری  
واسطے جمع کیا جبریل ؑ نے مجھ کو مقدم کیا یہاں تک کہ میں نے انبیاء کی امامت کی پھر جبریل ؑ مجھ کو  
آسمان دنیا کی طرف لے گئے یکایک میں نے حضرت آدم علیہ السلام کو اوس میں دیکھا پھر جبریل ؑ  
مجھ کو دوسرے آسمان کی طرف لے گئے یکایک میں نے اوس میں دو خاندان دیکھے حضرت عیسیٰ  
اور حضرت یحییٰ علیہما السلام پھر جبریل علیہ السلام مجھ کو تیسرے آسمان کی طرف لے گئے یکایک

میں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا پہ جبریل علیہ السلام مجھ کو چوتھے آسمان کی طرف لینگے یکایک  
 میں نے ہارون علیہ السلام کو اوس میں دیکھا پہ جبریل علیہ السلام مجھ کو پانچویں آسمان کی  
 طرف لے گئے یکایک میں نے اوریس علیہ السلام کو وہاں دیکھا پہ جبریل علیہ السلام مجھ کو چھٹے  
 آسمان کی طرف لینگے یکایک میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس میں دیکھا پہ جبریل ۷  
 مجھ کو ساتویں آسمان کی طرف لے گئے یکایک میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اوس میں دیکھا  
 پہ جبریل علیہ السلام مجھ کو ساتویں آسمانوں کے اوپر لے گئے اور میں سدرۃ المنتقی کے پاس  
 آیا وہاں پر مجھ کو رقیق ابر نے ڈھانپ لیا میں سجدہ میں گر اچھ سے کہا گیا کہ میں نے جسدن آسمانوں  
 اور زمین کو سپہ کیا میں نے آپ پر اور آپ کی امت پر پچاس نمازین فرض کی ہیں آپ اور  
 آپ کی امت اولن نمازون کو قایم رکھیں میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف پلٹ کے آیا انہوں نے  
 مجھ سے پوچھا کہ آپ کے رب نے آپ پر اور آپ کی امت پر کیا فرض کیا میں نے کہا پچاس نمازین  
 فرض کی ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ اور آپ کی امت یہ طاقت نہیں رکھتے  
 ہیں کہ پچاس نمازون کو قایم رکھیں اس لئے کہ بنی اسرائیل پر دو نمازین فرض کی گئی تھیں۔  
 اوتھوں نے اون دو نمازون کو قایم نہ رکھا آپ اپنے رب کی طرف پلٹ کے جاوین اور تخفیف  
 چاہیں میں پلٹ کے گیا مجھ سے دس اور ہر دس اسی طور پر تخفیف کی گئیں یہاں تک کہ  
 میرے رب نے فرمایا کہ وہ پانچ نمازین پچاس نمازون کی برابر ہیں میں نے جان لیا کہ وہ نمازین  
 اللہ تعالیٰ و تبارک کی طرف سے حتمی ہیں بہرین تخفیف کے لئے پلٹ کے نہ گیا۔

ابن ابوحاتم نے دوسری وجہ سے یزید بن مالک سے یزید نے انس رضی سے روایت کی ہے  
 کہ اسے جبکہ وہ رات تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی جبریل علیہ السلام آپ کے  
 پاس ایک چوہا لائے کہ گدبے سے اونچا اور خیر سے نیچا تھا جبریل علیہ السلام نے آپ کو اس پر  
 سوار کرایا اوس کا قدم وہاں پڑتا تھا جہاں اوس کی نگاہ کی انتہی ہوتی تھی جبکہ آپ بیت المقدس  
 میں پہنچے تو اوس پتھر کے پاس آئے کہ اوس جگہ تھا جبریل علیہ السلام نے اپنی اونگلی

اوس پتر میں گاڑ ہی اوس میں سوراخ ہو گیا پھر اوس چار پایہ کو اوس سے باندھ دیا پھر اسے  
 بعد اوپر چڑھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام پر مبین قرار پڑا جبریل علیہ السلام  
 نے پوچھا اے محمد کیا آپ نے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ آپ کو جو عرصہ و کلام آپ نے فرمایا  
 ہاں میں نے یہ سوال کیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ اور عورتوں کی طرف چلے  
 اور اوس سے سلام علیک کیجئے وہ عورتیں صحرا کی بائیں جانب بیٹھی ہوئی تھیں میں اوس سے  
 پاس گیا اور اوس سے سلام علیک کی اور انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا میں نے عورتوں  
 سے پوچھا تم کون ہو اور انہوں نے کہا ہم خیرات حسان ہیں ہم ابراہیم کی بیویاں ہیں کہ وہ  
 پاک ہیں اور آلودہ نہیں ہوتیں اور وہ ہمیشہ ٹھہرے بائیں گے کہیں کو چہ نہ کریں گے اور  
 ہمیشہ زندہ رہیں گے اور نہ مرن گے پھر میں وہاں سے پٹا میں نہیں ٹھہرا مگر تھوڑی دیر  
 یہاں تک کہ کشمیر آدمی جمع ہو گئے پھر موزوں نے اذان دی اور صلوٰۃ قائم کی گئی ہم صفیں بانٹ کر  
 کھڑے ہو گئے یہ انتظار کرتے تھے کہ کون شخص ہماری امامت کریگا جبریل علیہ السلام نے  
 میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو آگے کیا میں نے اوس سب کو نماز پڑھائی جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا جبریل علیہ السلام  
 نے مجھ سے پوچھا اے محمد کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے پیچھے کن لوگوں نے نماز پڑھی میں نے  
 کہا نہیں جانتا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ ہر ایک نبی نے جسکو اللہ تعالیٰ نے مبعوث  
 کیا ہے آپ کے پیچھے نماز پڑھی پھر جبریل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو آسمان کی طرف  
 لے گئے جبکہ ہم آسمان کے دروازہ تک پہنچے تو جبریل نے دروازہ کھولنے کے واسطے  
 کہا اہل آسمان نے پوچھا تم کون ہو کہا جبریل ہے اور انہوں نے پوچھا تمہارے ساتھ کون شخص  
 ہے جبریل نے کہا محمد صلعم میں اور انہوں نے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی بھی گیا ہے جبریل نے  
 کہا ہاں بھی گیا ہے اور انہوں نے اوس کے واسطے دروازہ آسمان کا کھول دیا اور انہوں نے  
 جبریل سے کہا کہ تم کو اور تمہارے ساتھ جو شخص ہے اوسکو مہربان ہے جبکہ آسمان کی پٹیہ پر  
 جبریل نے قرار پڑا ایک ایک اوس آسمان میں آدم علیہ السلام موجود تھے جبریل علیہ السلام



نے نجمہ سے کہا کیا اپنے باپ آدم علیہ السلام کو آپ سلام ذکرین گئے مینے کہا بیشک میں سلام کروں گا میں آدم علیہ السلام کے پاس گیا اور اذن کو سلام کیا آدم نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہا اے میرے فرزند اور بنی صلح پہر جبریل علیہ السلام مجھ کو دوسرے آسمان کی طرف لے گئے اور اوس کا دروازہ کھولنے کو کہا اور مثل پہلے کے پوچھا گیا کیا ایک دوسرے آسمان میں حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام موجود تھے پہر جبریل علیہ السلام مجھ کو تیسرے آسمان کی طرف لے گئے اور اوس کا دروازہ کھلوانا چاہا اذن سے پہلے کی مثل پوچھا گیا کیا ایک مینے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا پہر جبریل علیہ السلام مجھ کو چوتھے آسمان کی طرف لے گئے اور اوس کا دروازہ کھلوانا چاہا اذن سے اوس کی مثل پوچھا گیا کیا ایک مینے حضرت ادیس کو موجود پایا پہر مجھ کو پانچویں آسمان کی طرف لے گئے جبریل علیہ السلام نے اوس کا دروازہ کھلوانا چاہا اذن سے ویسے ہی پوچھا گیا کیا ایک اوسمین حضرت ہارون موجود تھے پہر مجھ کو چھٹے آسمان کی طرف لے گئے اور اوس کا دروازہ کھولنے کے واسطے کہا اور اونسے ویسے ہی پوچھا گیا کیا ایک مینے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام موجود ہیں پہر جبریل علیہ السلام مجھ کو ساتویں آسمان کی طرف لیگئے اور اوس کا دروازہ کھولنے کو کہا اذن سے ویسے ہی پوچھا گیا کیا ایک مینے دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں موجود ہیں پہر جبریل علیہ السلام مجھ کو ساتویں آسمان کی پشت پر لے گئے یہاں تک کہ میں اوس نہر تک پہنچ گیا جس پر بقوت اور لولہ و عوارز و زبرجد کے خیمے تھے اور اوس پر سبز پرند تھے مینے جو طایر دیکھے تھے وہ اذن سے بہتر طایر تھے مینے جبریل علیہ السلام سے کہا کہ یہ طایر البتہ نازک اور پروردہ نعمت ہیں اور ان کی خوش زندگی ہے جبریل علیہ السلام نے کہا اے محمد ان طائرون کا کھانے والا ان سے زیادہ خوش عیش اور خوش زندگانی والا ہوں پہر جبریل علیہ السلام نے نجمہ سے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ نہر کون سی ہے میں نے کہا مجھ کو علم نہیں ہے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ وہ کوثر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص اسکو عطا فرمایا ہے کیا ایک مینے دیکھا کہ اوس نہر میں سوسے اور چاندی کے ظروف ہیں وہ نہر

یا قوت اور زمرہ کے ریزون پرستی ہے اور اوس کا پانی سفیدی میں دودھ سے زیادہ سفید ہے  
 میں نے اوس نہر کے ظروف میں سے ایک ظرف لیا اور اوس پانی سے پانی لیا پھر اوس کو میں نے  
 پی لیا میں نے اسکو شہد سے زیادہ شیریں اور شک سے زیادہ خوشبودار پایا پھر جبریل علیہ السلام  
 مجھ کو لے گئے اور شجرہ تک پہنچ گئے ایک ابر نے مجھ کو ڈھانپ لیا اور میں ہر ایک قسم کا  
 رنگ تما وہاں پر مجھ کو جبریل نے چھوڑ دیا میں اللہ تعالیٰ کے واسطے سجدہ میں گرا اللہ تعالیٰ نے  
 مجھ سے فرمایا اے محمد جب دن میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور دن میں آپ پر اور  
 آپ کی امت پر چاس نمازین فرض کی ہیں آپ اور آپ کی امت اور نمازوں کو قائم رکھیں پھر  
 وہ ابر مجھ سے ہٹ گیا اور جبریل نے میرا ہاتھ پکڑ لیا میں جلدی سے پلٹا میں ابراہیم علیہ السلام  
 کے پاس آیا انہوں نے مجھ سے کچھ نہ کہا پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا موسیٰ علیہ السلام  
 نے مجھ سے پوچھا اے محمد آپ نے کیا کیا میں نے کہا میرے بچے مجھ پر اور میری امت پر چاس  
 نمازین فرض کی ہیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ نہ آپ طاقت رکھتے ہیں کہ چاس نمازین ادا  
 کریں اور نہ آپ کی امت یہ طاقت رکھتی ہے آپ اپنے رب کی طرف پلٹ کے جائیے اور سوال  
 کیجئے کہ آپ سے نمازوں کی تخفیف کرے میں سرعت سے پلٹا یہاں تک کہ میں اوس شجرہ تک پہنچا  
 مجھ کو ایک ابر نے ڈھانپ لیا اور میں اللہ تعالیٰ کے واسطے سجدہ میں گرا اور میں نے کہا اے رب ہم  
 سے نماز کی تخفیف کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم سے یعنی آپ اور آپ کی امت سے دس دس  
 نمازین میں معاف کر دین پھر وہ ابر مجھ سے ہٹ گیا اور میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف پلٹ کر آیا  
 اور میں نے اوسے کہا کہ مجھ کو دس نمازین معاف کی گئیں یہ سکر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ آپ  
 اپنے رب کے پاس پلٹ کے جائیے اور آپ سوال کیجئے کہ آپ کا رب آپ اور آپ کی امت  
 سے نمازوں کی تخفیف کرے پھر اس حدیث کو یہاں تک ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پانچ  
 نمازین چاس نمازوں کی برابر ہیں پھر آپ آسمان پر سے نیچے اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ مجھ کو کیا ہو کہ میں اہل آسمان کے پاس نہیں آیا اگر انہوں نے

مجھ سے مر جا کما اور جبکو دیکھا کہ منہ سے گمراہ ایک مرد تھا کہ میں سنے اور میں سے سلام علیک کی بات  
 نے میری سلام کا جواب دیا اور مر جا کما اور دوسری طرف دیکھا کہ منہ سے جبریل علیہ السلام نے  
 فرمایا کہ وہ نالک ہے کہ جنم کا خازن ہے جسے جہنم پیدا ہوا ہے وہ نہیں ہنسنا ہے اور اگر وہ  
 کسی کی طرف دیکھ کر ہنستا تو آپ کی طرف دیکھ کر ضرور ہنستا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا کہ میں پلٹ آنے کے واسطے سوار ہوا اس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض  
 راستہ میں تھے کہ قریش کے اونٹوں کے قافلہ کے پاس سے آپ گزرے وہ اونٹ قافلہ لادے  
 ہوئے تھے اس قافلہ میں سے ایک اونٹ تھا کہ اس پر دو گونین تھیں ایک گون سیاہ  
 تھی اور ایک گون سفید جبکہ آپ اس قافلہ کے مقابل ہوئے تو وہ اونٹ آپ سے بہا گے  
 اور حکمران نے لگے اور جس اونٹ پر دو گونین لدی تھیں گر پڑا اور اس کے ہاتھ پر ٹوٹ گئے پھر  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چلے گئے جب آپ صبح کو اٹھے جو کچھ واقعہ تھا اس سے  
 خبر کی جبکہ مشرکین نے آپ کے قول کو سنا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا اے  
 ابو بکر کیا تم کو اپنے صاحب کے باب میں کچھ شک ہے وہ خبر دیتی ہیں کہ وہ اپنی اس رات میں  
 ایک مہینہ کے راستہ کو گئے اور پھر اسی رات میں پلٹ کے آگئے مشرکین سے ابو بکر نے کہا کہ  
 اگر آپ یہ کہتا ہے تو سچ کہتا ہے اور میں آپ کے قول کی تصدیق اس سفر میں کرتا ہوں جو اس  
 سے زیادہ دور ہو ہم آپ کی تصدیق آسمان کی خبر میں کرتے ہیں مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے کہا آپ جو بات کہتے ہیں اس کی علامت کیا ہے آپ نے فرمایا کہ قریش کے اونٹوں  
 کے قافلہ کے پاس سے میں گزرا وہ قافلہ ایسے ایسے مکان میں تھا اور اس کے اونٹ ہم سے ڈر کے  
 بہا گے اور وہ حکمران نے لگے اور اسی قافلہ میں ایک اونٹ تھا کہ اس پر دو گونین تھیں ایک  
 سیاہ گون تھی اور ایک سفید گون وہ گر پڑا اور اس کے ہاتھ پر ٹوٹ گئے جبکہ اونٹوں کا قافلہ  
 قریش کا آیا اور اہل قافلہ سے مشرکین نے پوچھا تو انہوں نے اس طریق پر ان کو خبر دی جیسے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے باتیں کی تھیں اس تصدیق کے سبب ابو بکر کا نام

صدیق رکھا گیا اور لوگوں نے آپؐ کو چما کر جو انبیا آپؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے کیا اون میں حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام تھے آپؐ نے فرمایا ہاں تھے لوگوں نے کہا کہ آپ ان دونوں پیغمبروں کا وصف بیان کریں آپؐ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام گندم گہن مردہ بن گیا وہ از و عمان کے مردوں میں سے ہیں لیکن عیسیٰ علیہ السلام میانہ قد میں اون کے بال ٹھکے ہوئے ہیں اون کے رنگ پر سرخی غالب ہے گویا عیسیٰ علیہ السلام کی ڈاڑھی سے موتی جھڑتے ہیں۔

ابن جریر اور ابن مردودہ دونوں نے اپنی اپنی تفسیروں میں اور بیہقی نے عبد الرحمن بن ہاشم بن عقبہ کے طریق سے انس رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اے جبکہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس براق کو لائے تو اس نے اپنے کان نہ ٹسے کئے جبریل علیہ السلام نے کہا اے براق ٹھیکہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل تجھ پر کوئی سوار نہیں ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر روانہ ہوئے یکایک آپؐ نے ایک بڑھیا کو راستہ کی ایک جانب موجود پایا آپؐ نے پوچھا اے جبریل یہ بڑھیا کون ہے جبریل علیہ السلام نے کہا اے محمد آپ جلتے جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ جاوین آپؐ کے یکایک ایک شے موجود ہوئی کہ وہ باؤاگر یہ آپؐ کو راستہ ہو بھارتی تھی وہ یہ کہتی تھی اے محمد او جبریل علیہ السلام نے آپؐ کے کہا اے محمد آپ جلتے سبقت اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ جاوین آپؐ کے آپؐ ایک خلق مخلوق الہی میں سے ملی او اس خلق نے کہا سلام علیک یا اول اسلام علیک یا آخر اسلام علیک یا حاضر جبریل علیہ السلام نے آپؐ کے کہا کہ آپ سلام علیک کا جواب دیجئے آپؐ نے جواب دیا ہر آپؐ کے دوسری مخلوق ملی جیسے کہ پہلی مخلوق نے آپؐ کو سلام کیا تھا ویسے ہی سلام کیا پھر تیسری مخلوق ملی تو انہوں نے بھی ویسے ہی سلام علیک کی یہ ان تک کہ آپ بیت المقدس تک پہنچے وہاں شراب اور پانی اور وہ موجود تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لے لیا آپؐ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ کو فطرت کی اصابت ہوئی اگر آپ پانی پی لیتے تو آپ کی نفل امت غرق ہو جاتی اور اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ کی نفل امت گمراہ ہو جاتی پھر آپؐ کے واسطے آدم اور آدم کے سوا جو انبیا علیہم السلام ہیں وہ مبعوث نہ ہو گئے

اوس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون انبیاء کی ہامست کی پھر جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ وہ طرہیا جو اپنے راست کی جانب دیکھی تھی دنیا سے کچھ باقی نہیں رہا ہے مگر اوس قدر کہ اوس طرہیا کی عمر سے باقی رہا ہے اور وہ شخص جس فزیہ ارادہ کیا کہ آپ اوس کی طرف میل کریں وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ابلیس لعین تھا اوس نے یہ ارادہ کیا تھا کہ آپ اوس کی طرف میل کریں اور جن لوگوں نے آپ کو سلام کیا تھا وہ ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام تھے۔

احمد اور حمید بن حمید اور ابن جریر اور ترمذی اور بیہقی اور ابن مرویہ اور ابو نعیم نے قتادہ کے طریق سے انس رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ جس شب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی ایک براق آپ کے پاس لایا گیا اوس پر زین کسا ہوا تھا اور اوس کے لگام لگی ہوئی تھی تاکہ آپ اوس پر سوار ہوں براق نے شوخی کی اور آپ کو سوار نہ ہونے دیا جبریل علیہ السلام نے براق سے کہا اے براق کیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی شوخی کرتا ہے واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اکرم اللہ تعالیٰ کے نزدیک مخلوق میں سے تجھ پر گزرتی سوار نہیں ہوا اس بات کے سنتے ہی براق کو پسینا آگیا۔

احمد اور ابو داؤد نے عبد الرحمن بن حمیر کے طریق سے انس رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت جبریل علیہ السلام کو معراج کو لے گئے میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گذرا کہ جن کے ناخن تانبے کے تھے وہ اپنے سینوں اور چہروں کو ان ناخنوں سے چیلے تھے میں نے پوچھا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں جبریل نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ آدمیوں کا گوشت کھاتے تھے یعنی اداں کی غیبت کرتے تھے اور لوگوں کی بے آبروئی کرتے تھے۔

مسلم نے انس رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شب معراج میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس میں گذرا وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے تراز پڑھ رہے تھے۔

ابو یعلیٰ اور بیہقی نے انس رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب

نے مجھ سے یہ حدیث کی ہے کہ جس رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی آپ موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرے وہ اپنی قبر میں ناز پڑھ رہے تھے انس نے کہا مجھ سے صحابی نے ذکر کیا کہ آپ کو براق پر سوار کیا گیا آپ نے فرمایا کہ میں نے گھوڑے کو یا فرمایا چار پایہ کو حراہ سے باندھ دیا ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ حراہ کی تعریف فرمائیے کہ وہ کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اسکی اور اس کی مثل ہے صحابی نے کہا کہ ابو بکر الصدیق نے اس حراہ کو دیکھا تھا اس واسطے اس کا وصف پوچھا۔

ابن مروویہ نے قتادہ اور سلیمان التیمی اور شامہ اور علی بن زید کے طریق سے انس رضی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات مجھ کو معراج ہوئی میں ایسے آدمیوں کی طرف سے گذرا جن کے ہونٹ آتش کی مقرر اخون سے کاٹے جاتے تھے جس وقت اون کے ہونٹ کاٹے جاتے پھر ویسے ہی ہو جاتے جیسے کاٹنے سے پہلے تھے میں نے پوچھا ہے جبریل یہ کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ آپ کی امت کے خطیب ہیں جو بات یہ لوگ کہتے تھے خود نہیں کرتے تھے۔

ابن مروویہ نے قتادہ کے طریق سے انس رضی سے یہ روایت کی ہے کہ جس رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اس رات کو آپ پر نماز فرض کی گئی۔

ابن ماجہ نے اور حکیم ترمذی نے (نوادرا الاصول) میں اور ابن ابی حاتم اور ابن مروویہ نے زید بن ابی مالک کے طریق سے انس رضی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس رات مجھ کو معراج ہوئی میں نے جنت کے دروازہ پر لکھا دیکھا کہ ایک صدقہ درجہ میں دس حصہ نیکیوں کے ہے اور قرض اٹھارہ حصہ درجہ میں ہے میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ قرض کا کیا حال ہے کہ صدقہ سے افضل ہے جبریل نے کہا قرض صدقہ سے ثواب میں اس لئے افضل ہے کہ سائل سوال کرتا ہے اور اس کے پاس ہوتا ہے اور قرض لینے والا قرض نہیں لیتا ہے مگر حاجت کے وقت۔

ابن مروویہ نے محمد کے طریق سے انس رضی سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جیکر سدرۃ المنتہی کو پہنچے تو اپنے سونے کے پتنگے دیکھے کہ او سکولپٹ رہے تھے۔

ابن مرویہ نے ابو ہاشم کے طریق سے انس رضی عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سے معراج ہوئی تو آپ کی خوشبودنہن کی خوشبو کی سی تھی اور عروس کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ تھی۔

بزار نے قتادہ کے طریق سے انس رضی عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو دکھایا۔

ابن سعد نے اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں اور بزار اور بیہقی اور ابن مرویہ اور ابن عساکر نے حارث ابن عبید کے طریق سے ابو عمران الجونی سے انہوں نے انس رضی عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس درمیان کہ میں سورہا تھا ایک جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے میرے دونوں شانوں کے سچے میں دبایا میں ایک درخت کی طرف آؤ تھکرایا اوس میں طایر کے دو آشیانوں کی مثل جگہ تھی ایک آشیانہ میں جبریل علیہ السلام بیٹھے اور دوسرے میں میں بیٹھ گیا میں بلندی پر گیا اور اونچا ہوا یہاں تک کہ سینے آسمان اور زمین کے کناروں کو گہیر لیا اور میں اپنی نگاہ چاروں طرف پھیرتا رہتا اور دیکھتا تھا اور اگر میں یہ چاہتا کہ آسمان کو چھو لوں تو میں چھو لیتا میں نے جبریل کو دیکھا وہ چھٹے ہوئے اور دبے ہوئے بیٹھے تھے جو علم کہ جبریل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ تھا اون کی اوس حالت سے اوسکے فضل کو میں نے پہچانا اور میرے واسطے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا گیا میں نے اعظم نور کو دیکھا اور ایک ایک نے حجاب کے اس طرف میں موتی اور یاقوت کے زعفران کو دیکھا اور جو شے اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کرنی چاہی وہ وحی کی گئی بیہقی نے کہا ہے ایسے ہی حارث بن عبید نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور حماد بن سلمہ نے ابو عمران الجونی سے انہوں نے محمد بن عمیر بن عطار سے اس حدیث کو یوں روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ایک گروہ میں تھے جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے آپ کی پشت مبارک میں اونگلی لگائی

اور آپ کو ایک شجرہ تک لے گئے اوش شجرہ میں طائر کے آشیانہ کی مثل دو آشیانے تھے آپ نے فرمایا میں ایک میں بیٹھ گیا اور جبریل دوسرے میں بیٹھ گئے وہ درخت ہم کو لیکر دوڑا یہاں تک کہ آسمان کے کنارے تک پہنچ گیا اگر میں اپنا ہاتھ بڑھاتا تو آسمان کو پکڑ لیتا ایک رسی ٹٹکا لی گئی اور نور نیچے اُترا جبریل علیہ السلام بیہوش ہو کر گر گئے گویا وہ اسی جگہ میں جم ہوئے تھے کچھ حس و حرکت نہیں کرتے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ کا جو کچھ خوف تھا میں نے جبریل علیہ السلام کے خوف کی فضیلت اوس پر پجانی اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی مجھے کونبی بادشاہ خطاب کیا یا نبی عبدوالی جنت خطاب فرمایا جبریل علیہ السلام لیٹے ہوئے تھے انہوں نے اس وقت میری طرف اشارہ کیا کہ آپ تواضع اختیار کریں میں نے عرض کی بلکہ میں بنی عبد ہونا چاہتا ہوں حافظہ عماد الدین ہاں کثیر نے کہا ہے کہ یہ دوسرا واقعہ ہے اور شب معراج کے قصہ سے غیر ہے۔

یہ ابی ابن کعب کی حدیث معراج کے بیان میں ہے ابو ذر کی حدیث کے بعد اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جائیگا

ابن مروویہ نے عبید بن عمیر کے طریق سے ابی ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شب مجھ کو معراج ہوئی میں نے جنت کو دیکھا کہ درہ بیضا سے تھی میں نے جبریل علیہ السلام سے کہا کہ لوگ مجھ سے جنت کا احوال پوچھیں گے جبریل علیہ السلام نے کہا آپ ان لوگوں کو خبر کر دیں کہ اوس کی زمین وسیع میدان ہے اور اوس کی مٹی مشک ہے۔

ابن مروویہ نے قتادہ کے طریق سے مجاہد سے مجاہد نے ابن عباس سے اور انہوں نے ابی ابن کعب سے ابی ابن کعب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ جس شب مجھ کو معراج ہوئی میں نے پاکیزہ خوشبو پائی میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا خوشبو ہے کہا کہ یہ کنگھی کرنے والی ہے اور اوسکا شومہ اور اوس کی مٹی ہے اوس درمیان کہ وہ ماضطہ فرعون کی بیٹی کے کنگھی کر رہی تھی اتفاق سے کنگھی اوس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑی اوس کنگھی کرنیوالی



نے کہا کہ فرعون کو ہلاکت ہو فرعون کی بیٹی نے اپنے باپ کو خبر کر دی فرعون نے اوس ماشطہ کو قتل کر ڈالا۔

## بریدہ رضی کی حدیث معراج کے بیان میں

ترمذی نے اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابو نعیم اور ابن مروویہ اور بزار نے بریدہ رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ وہ رات تھی کہ مجھ کو معراج ہوئی جبریل علیہ السلام اوس صخرہ کے پاس آئے جو بیت المقدس میں ہے اور اپنی اونٹنی اوس پر رکھی اور اوسکو شوق کر دیا اور اوس سے براق کو باندھا۔

## جابر رضی کی حدیث معراج کے بیان میں

شیخین نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ قریش نے میری تکذیب کی جسوقت کہ معراج میں مجھ کو بیت المقدس کی طرف لے گئے میں مقام حجرین پہنچا ہوا اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کے حجاب کو مجھ پر کھول دیا میں قریش کو بیت المقدس کی نشانیوں سے خبر دیتا تھا اور میں بیت المقدس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

ابن مروویہ نے اور طبرانی نے (اوسط) میں صحیح سند سے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات مجھ کو معراج ہوئی ملا اعلیٰ کو گیا یکایک میں نے دیکھا کہ جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس پر لے کھل کی مثل تھے جو اونٹ کے کجاوہ کے نیچے پشت پر چسپیدہ رہتا ہے (یعنی بالکل بے حس و حرکت تھے۔

## حدیقہ بن الیمان کی حدیث معراج کو بیان میں

احمد نے اور ابن ابوشیبہ نے اور ترمذی اور حاکم نے روایت کی ہے اور ان دونوں علمائے اس

حدیث کو صحیح کہا ہے اور نسائی اور ابن جریر اور ابن مردویہ اور بیہقی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے جس رات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اوس سے حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم براق پر تھے یہاں تک کہ آپ کے واسطے آسمانوں کے دروازے کھولے گئے آپ نے جنت اور دوزخ کو دیکھا اور کل آخرت کا وعدہ آپ کے کیا گیا اور اوسکی خوشخبری آپ کو دی گئی پھر آپ پلٹے آگئے اور اس حدیث میں ابن مردویہ کا لفظ یہ ہے کہ جو شے آسمانوں میں ہے اور جو شے زمین میں ہے وہ آپ کو دکھائی گئی آپ نے چاہا کیا کون سا چوپایہ براق ہے آپ نے فرمایا کہ ایک چوپایہ لانا سفید رنگ ہے اس کا قدم مدبصر ہے یعنی جہان نگاہ پہنچتی ہے وہاں پر براق کا قدم پڑتا ہے۔

### سمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث معراج کے بیان میں

ابن مردویہ نے سمہ بن جندب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات مجھ کو معراج ہوئی میں نے ایک مرد کو دیکھا کہ وہ ایک نہر میں پیرہا تھا اور تپڑوں کو لقمہ کرتا تھا میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے مجھ سے کہا گیا کہ یہ سود خوار ہے۔

### سہل بن سعد کی حدیث معراج کے بیان میں

ابن عساکر نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات جبریل علیہ السلام کو معراج کولے گئے میں نے سماوات علی میں تسبیح سنی میرے اوّل دھڑکنے لگا جبریل نے مجھ سے کہا اے محمد آگے بڑھیے اور خوف نہ کیجئے اس لئے کہ آپ کا اسم مبارک عرش پر لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

## شہادین اوس کی حدیث معراج کے بیان میں

ابن ابوجاتم نے اور بیہقی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ربیع اور طبرانی اور ابن مردویہ نے شہادین اوس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ کہ کیا تم نے آپ کو معراج ہوئی آپ نے فرمایا کہ عشا کی نماز میں نے اصحاب کو مکہ میں چڑھائی میں عمامہ باندھے ہوئے تھا میرے پاس جبریل علیہ السلام ایک چوہا پیسہ رنگ لائے گدھے سے اونچا بچہ سے نیچا تھا مجھ سے کہا کہ آپ سوار ہو جاوین اوس نے شوخی کی مجھ کو سوار نہ ہونے دیا جبریلؑ فرمایا کہ کان پکڑ کے اصلاح کی پھر جبریلؑ نے مجھ کو اوس پر سوار کرایا وہ چلنے لگا ہم کو وہ اوپر لیجا رہا تھا جس جگہ اوس کی آنکھ پڑتی تھی اوس کا سم وہاں پڑتا تھا یہاں تک کہ ہم ایسی سسر زین میں پہونچے کہ وہاں نخل تھے جبریلؑ نے مجھ کو براق سے اوتارا اور کہا کہ نماز پڑھئے میں نے نماز پڑھی پھر ہم سوار ہوئے جبریلؑ علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں آپ نے کہاں نماز پڑھی میں نے کہا میں نہیں جانتا کہا کہ آپ نے ثیرب میں نماز پڑھی آپ نے طیبہ میں نماز پڑھی براق ہلکا آسمان پر لیجا رہا تھا پہرہم ایک زمین میں پہونچے جبریلؑ نے مجھ سے کہا کہ اترئے میں براق سے اتر پڑا پہرہم سے کہا نماز پڑھئے میں نے نماز پڑھی پہرہم سوار ہو گئے جبریلؑ نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں آپ نے کہاں نماز پڑھی میں نے کہا میں نہیں جانتا جبریلؑ نے کہا آپ نے شجرہ موسیٰؑ کو پاس نماز پڑھی پھر ہم ایک زمین میں پہونچے وہاں قصور ہلکا ظاہر ہوئے جبریلؑ نے مجھ سے کہا اترئے میں اتر ا مجھ سے کہا نماز پڑھئے میں نے نماز پڑھی پھر ہم سوار ہو گئے جبریلؑ علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں آپ نے کہاں نماز پڑھی میں نے کہا میں نہیں جانتا جبریلؑ نے کہا آپ نے بیت لحم میں نماز پڑھی جس جگہ عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں پھر جبریلؑ علیہ السلام مجھ کو لے گئے یہاں تک کہ ہم ایک شہر میں اوس کے دوسرے دروازہ سے داخل ہوئے جبریلؑ مسجد کے سامنے آئے اور وہاں براق کو باندھ دیا اور ہم مسجد میں اوس دروازہ سے داخل ہوئے

جس میں سورج اور چاند جبک جاتا ہے میں نے مسجد میں اس جگہ نماز پڑھی جس جگہ اللہ تعالیٰ نے چاہا مجھ کو ایسی شدت سے پیاس معلوم ہوئی کہ ہرگز ایسی پیاس معلوم نہیں ہوئی تھی میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شہد تھا میرے پاس وہ دونوں بھیجے گئے تھے میں نے اون دونوں کو برابر بٹھیرایا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ہدایت کی میں نے دودھ کو لے لیا اور پیامیان تک کہ اس ظرف سے میری پیشانی لگ گئی (یہ وہ حالت ہے کہ جب آدمی پانی یا شربت وغیرہ پیالہ سے پیتا ہے تو آخر میں پیالہ آدمی کی پیشانی سے لگ جاتا ہے اور پیالہ میں کچھ باقی نہیں رہتا) اور میرے سامنے ایک بوڑھا شخص تھا کہ وہ اپنے منبر سے نکلے لگائے ہوئے تھا اوس نے کہا اے جبریل تمہارے صاحب نے فطرت کو لیا وہ مخلوق کو ضرور ہدایت کرے گا پھر جبریل علیہ السلام مجھ کو لے گئے یہاں تک کہ ہم اوس صحرا میں آئے جس میں ایک شہر تھا ایک ایک مینے جنم کو دیکھا کہ وہ مثل کھلے ہوئے قریش کے منکشف ہو گئی تھی راوی نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے جنم کو کس طور پر پایا آپ نے فرمایا کہ کھولتے ہوئے چشمہ کی مثل تھی پھر جبریل نے مجھ کو بٹھایا ہم قریش کے اونٹوں کے قافلہ کے پاس سے گزرے وہ قافلہ ایسی ایسی جگہ میں تھا اہل قریش کا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا فلان شخص نے اوس کو جمع کیا میں نے اون لوگوں سے سلام علیک کی اون میں سے بعض نے کہا یہ تو محمد کی آواز ہے پھر میں اپنے اصحاب کے پاس مکہ میں صبح کے قبل آ گیا میرے پاس ابو بکر آئے مجھ سے پوچھا یا رسول اللہ آج کی رات آپ کہاں تھے جس جگہ آپ کے ہونے کا گمان تھا میں نے وہاں آپ کو ڈھونڈا آپ نے فرمایا کیا تم کو معلوم ہے کہ آج کی رات میں بیت المقدس کو گیا تھا ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ بیت المقدس ایک مہینہ کا راستہ ہے آپ مجھ سے اوس کی حفت بیان فرماؤ میں آپ نے فرمایا کہ میرے واسطے راستہ کہولہ پانگیا گویا میں اوس کو دیکھ رہا تھا مجھ سے ابو بکر کسی چیز کو نہیں پوچھتے تھے مگر میں اون کو اوس سے خبر دیتا تھا ابو بکر نے سن کر کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ رسول اللہ ہیں مشرکین نے شکر

کہا کہ ابن ابی کثیر نے فرمایا کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے آج کی رات بیت المقدس کو گیا تھا آپ نے مشرکین سے فرمایا کہ جو کچھ میں کہتا ہوں اوس کی نشانی سے یہ ہے کہ میں تمہارے اونٹوں کے قافلہ کے پاس سے گذر دو فلاں فلاں جگہ میں تھا اون قافلہ والوں کا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا اوس کو فانی شخص نے جمع کیا اور اون قافلہ والوں کا سفر اور اون کا اثر نا ایسی ایسی جگہ میں ہے اور وہ بگڑا ہوا تھا آپ سے پاس فلاں روڑ میں آوین گے اون سے آگے ایک اونٹ گم ہو گیا ہو گا اوس پر ایک سیاہ کبیل اور دو سیاہ گونین ہون گی جبکہ وہ دن تھا اون کی دیکھنے کے واسطے بلند یوں پر چڑھے یہاں تک کہ وہ پہر دن تک قریب تھا کہ اونٹوں کا قافلہ آیا اور حسیہ ایڈمٹ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصف فرمایا تھا وہ اون سے آگے تھا۔

## صہیب کی حدیث معراج کے بیان میں

طبرانی اور ابن مردودہ نے صہیب بن سنان سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ شب معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی پیش کیا گیا پھر شراب پھر دودھ آپ نے دودھ لے لیا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ نے اچھا قصد کیا فطرت کو لیا دودھ کے ساتھ ہر ایک جاندار کی اغذا ہے اگر آپ غم کو لے لیتے تو آپ اور آپ کی امت گمراہ ہو جاتی اور جبریل نے ایک صحرا کی طرف اشارہ کر کے کہا جس میں جہنم تھا کہ آپ اسکا اہل سے ہو جائے آپ نے جہنم کی طرف دیکھا کہ وہ ایک ایسی جگہ تھی کہ بڑک رہی تھی۔

## ابن عباس کی حدیث معراج کے بیان میں

احمد اور ابو نعیم اور ابن مردودہ نے صحیح سند سے قابوس کے طریق سے قابوس نے اپنے باپ سے اونہوں نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ جس رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی آپ جنت میں داخل ہوئے آپ نے جنت کی ایک طرف میں ایک خفیف آواز سنی آپ نے

جبریل سے پوچھایا کیا آواز ہے جبریل نے کہا کہ یہ بلاں میون ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت آدمیوں کی طرف آئے تو آپ نے فرمایا کہ بلاں نے فلاحیت پائی میں نے بلاں کے واسطے ایسا اور ایسا دیکھا آپ نے موسیٰ علیہ السلام نے ملاقات کی اونہوں نے کہا مرحبا بالنبی الامی آپ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام ایک لائبہ قد کے گندم گون مرد میں اون کے بال لگتے ہوڑ کا نون تک تھے یا کانون سے اونچے تھے آپ نے پوچھا ہے جبریل یہ کون شخص ہے جبریل نے کہا یہ موسیٰ بن آپ چلے گئے آپ کے ایک بوڑھا حلیل الشان صاحب مہبت ملا اوس نے آپ سے مرحبا کہا آپ سلام علیک کی جبریل علیہ السلام سے آپ نے پوچھایا کون شخص ہے جبریل نے کہا یہ آپ کے باپ ابراہیم علیہ السلام میں راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ پر نظر کی دیکھا ایک قوم کو دیکھا کہ وہ مردار کھا رہے تھے آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھایا کون لوگ ہیں جبریل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ آدمیوں کا گوشت کھاتے تھے (یعنی غیبت کرتے تھے) اور آپ نے ایک ایسے مرد کو دیکھا کہ وہ سرخ رنگ ہے اور اوس کی نیلی آنکھیں میں آپ نے پوچھا ہے جبریل یہ کون شخص ہے جبریل نے کہا کہ یہ حضرت صالح علیہ السلام کے ناکہ کا کوچے کاٹنے والا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد اقصیٰ کے پاس آئے آپ نماز پڑھنے کے واسطے کھڑے ہو گئے ایک ایک کل انبیا جمع ہو گئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے جبکہ آپ نماز سے پھرے تو دو پیالے لائے گئے ایک پیالہ دہنی طرف سے اور دوسرا پیالہ بائیں طرف سے لایا گیا ایک پیالہ میں دودھ تھا اور دوسرے میں شہد تھا آپ نے دودھ لے لیا اور اوس میں سے پی لیا جس شخص کے پاس پیالہ تھا اوس نے کہا کہ آپ فطرت کو پہنچ گئے۔

احمد اور ابو نعیم اور ابو نعیم اور ابن مردویہ نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو رات میں بیت المقدس تک سیر کرائی گئی آپ اسی رات کو آگئے اور لوگوں سے اپنے اپنے جانے کے باب میں حدیث کی اور بیت المقدس کی علامت اور ان کے قافلہ کو میان فرمایا آدمیوں نے سن کر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ کہتے ہیں ہم اس

کی تصدیق نہیں کرتے وہ مرتد ہو گئے اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کے ساتھ ان کا فزون کی گروہ میں مارین اور ابوجہل نے کہا کہ محمد صلعم بحکمہ دخت زبیر سے ڈراتے ہیں تم لوگ تمہارے مسک لڑکوں اور لڑکیوں کے گمراہ اور اپنے دجال کو اس کی عقیقتی صورت میں روایت عینی سے دیکھا خواب کی روایت سے نہیں دیکھا اور حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کو کسی نے پوچھا آپ نے فرمایا میں نے دجال کو دیکھا نہایت عظیم الجثہ تھا اور اس کی ثبابت اور برائی ظاہر تھی اس کی ایک آنکھ قائم ہو گویا وہ ایک روشن ستارا تھا اور اس کے بال گویا دخت کی شاخیں تھیں اور میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا اور ان کا رنگ گورا گنگروالے بال تھے تیز نظر تھے بڑا بیٹ تھا اور میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا اور ان کے بال سیاہ تھے گندم گون کثیر بال قوی خلقت تھے اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا وہ شکل و شمائل میں مجھ سے اقرب تھے گویا ابراہیم علیہ السلام تمہارے صاحب ہیں یعنی میری مثل تھے جبریل نے مجھ سے کہا اپنے باپ کو سلام کیجئے میں نے اون کو سلام کیا۔

بخاری نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو قول ماجلنا الربوا لشی  
ارینا کلا فتنہ للناس کی معنی میں روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ وہ روایات میں مشاہدہ ہے جو رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں ہوا۔

شیخین نے قتادہ کے طریق سے ابوالعالیہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت  
کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس رات مجھ کو معراج ہوئی مینی  
موسیٰ بن عمران کو دیکھا دراز قدم دھین گنگروالے بال ہیں گویا وہ شنوہ کے مردوں میں سے  
ہیں اور عیسیٰ بن مریم کو میں نے دیکھا میانہ قدر رنگ مائل بصرخی و سپیدی ہے اور ان کے  
سر کے بال لٹکے ہوئے ہیں اور مالک خازن جہنم کو میں نے دیکھا اور دجال کو دیکھا ان کا دیکھنا ان  
آیات میں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو مجھے دکھایا ہے فرمایا فلا تکن فی مرتبہ من لقاء  
قتادہ اس آیت کی تفسیر یہ کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ کو دیکھا ہے۔

احمد و نسائی اور بزار اور طبرانی اور بیہقی اور ابن مردویہ نے صحیح سند سے سعید بن جبیر کی طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ جو معراج ہوئی میرے پاس ایک پاکیزہ خوشبو آئی میں نے پوچھا یہ کیا خوشبو ہے مجھے کہنے والوں نے کہا کہ فرعون کی بیٹی کی ماشطہ اور اسکی اولاد کی خوشبو ہے اور اسکی گنگھی اسکے ہاتھ پر گر پڑی تھی اسنے بسم اللہ کہا فرعون کی بیٹی نے پوچھا کیا میرا باپ اللہ ہے اس ماشطہ نے کہا میرا رب تیرا اور تیرے باپ کا رب ہے فرعون کی بیٹی نے اس سے پوچھا کیا تیرا رب میرے باپ کے سوا ہے اس نے کہا بیشک فرعون نے اسے اس کو بلایا اور اس سے پوچھا کیا تیرا رب میرے سوا ہی ہے اس نے کہا بیشک میرا رب اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے فرعون نے تانبے کی ایک گائے کے واسطے امر کیا کہ وہ سرخ کی گئی پھر اس ماشطہ کے واسطے فرعون نے امر کیا کہ اس میں ڈالی جائے اور اسکی اولاد ہی جوئی جائے لوگوں نے ایک ایک کو ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ اون میں شیر خوار بچے کی نوبت آئی اس نے کہا اے اماں میں اتر آؤر پیچھے نہٹ اس لئے کہ توحی پر ہے فرمایا کہ چار شخصوں نے باتین کی ہیں وہ چاروں صغیر تھے ایک یہ بیہ ماشطہ کا اور دوسرا یوسف علیہ السلام کا گواہ اور تیسرا صاحب جریح اور چوتھا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا شاہد۔

احمد اور ابن ابوشیبہ اور نسائی اور بزار اور طبرانی اور ابو نعیم نے صحیح سند سے زرارہ بن ابی اوفی کے طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ جس رات میں مجھ کو معراج ہوئی میں نے مکہ میں صبح کی مین نے گمان کیا اور بچا نا کہ آدمی میری تکذیب کریں گے آپ سب کے علیحدہ حزن کی حالت میں بیٹھ گئے آپ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کا دشمن ابوجہل گذرا اور آپ کے پاس آیا یہاں تک کہ آپ کے پاس وہ بیٹھ گیا اور آپ سے اس نے ٹھٹھا کرنے والے کے طور پر کہا کیا کوئی شے ہے آپ نے فرمایا ہاں ہے ابوجہل نے پوچھا وہ کیا شے ہے آپ نے فرمایا کہ آج کی رات مجھ کو معراج ہوئی ابوجہل نے پوچھا آپ کو کہاں تک سیر کرائی گئی آپ نے فرمایا بیت المقدس تک ابوجہل نے کہا کہ آپ رات



میں بیت المقدس تک گئے پہر آپ نے ہمارے پاس صبح کی آپ نے فرمایا بیشک ابوجہل نے اس خوف سے آپ کی تکذیب مناسب نہ دیکھی کہ اگر قوم کے لوگوں کو وہ بلا سے تو آپ اپنی اس بات سے کہیں انکار نہ فرمائیں ابوجہل نے آپ سے کہا کیا آپ یہ مناسب خیال کرتے ہیں کہ اگر میں آپ کی قوم کے لوگوں کو بلاؤں تو جو بات کہ آپ نے مجھ سے کہی ہے اور لوگوں سے آپ کہہ دیں گے آپ نے فرمایا بیشک میں کہوں گا ابوجہل نے کہا اے گروہ بنی کعب بن لویٰ او اوس کی طرف مجلسین ٹوٹ پڑیں اور کثرت کے لوگ آئے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوجہل کے پاس سب بیٹھ گئے ابوجہل نے آپ سے کہا جو باتیں مجھ سے آپ نے کہی ہیں وہ اپنی قوم کے لوگوں سے کہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کی رات مجھ کو سیر کرانی گئی لوگوں نے پوچھا کہاں تک آپ نے فرمایا بیت المقدس تک لوگوں نے کہا پھر آپ نے ہمارے درمیان صبح کی آپ نے فرمایا بیشک راوی نے کہا کہ کچھ لوگوں کی سن کر یہ حالت تھی کہ اپنا ہاتھ ہاتھ پر مارتے تھے اور کچھ لوگ اپنے ہاتھ اپنے سر پر رکھ کر سر کو کپڑے ہوئے تعجب میں تھے انہوں نے آپ سے پوچھا کیا آپ بیت المقدس کی تعریف کر سکتے ہیں اور قوم کے لوگوں میں وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے بیت المقدس کا سفر کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بیت المقدس کی تعریف شروع کی میں تعریف کرتا جاتا تھا یہاں تک کہ اوس کی بعض تعریف مجھ پر ملے ہو گئی میرے روبرو مسجد لائی گئی اور میں اوس کی طرف دیکھ رہا تھا یہاں تک کہ وہ مسجد عقیل کے یا عقال کے مکان کے اس طرف رکھ دی گئی قوم کے لوگوں نے سن کر کہا واللہ مسجد کی تعریف میں آپ کو اصابت ہوئی یعنی سچی تعریف کی۔

ابن مردویہ نے شہر بن حوشب کے طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھ کو معراج ہوئی میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس گیا ابراہیم علیہ السلام نے مجھ سے کہا اے محمد اپنی امت کو آپ خبر کر دیجئے کہ جنت ہموار میدان ہے اور سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اسکے پودے ہیں۔

ابن مردویہ نے سعید بن جبیر کے طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہما  
ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی آپ ہر ایک نبی اور انبیاء کے پاس سے  
گذرتے تھے ان کے ساتھ قبیلے اور گروہ تھے اور ایک نبی اور انبیاء ایسے تھے جن کیساتھ  
قوم تھی اور نبی بہت ایسے تھے جن کے ساتھ کوئی نہ تھا نہ تنگ کیا کہ عظیم گروہ گذرنا چاہیہ کہ گروہ ہر جسے  
کہا گیا کہ موسیٰؑ اور ارون کی قوم ہے ولکن آپ اپنا سر اٹھائے اور دیکھے یکا یک سینے  
ایسے عظیم گروہ کو دیکھا کہ اوس طرف اور اس طرف سے اوس نے افق کو گھیر لیا تھا مجھے کہا  
گیا کہ یہ لوگ آپ کی امت ہیں اور ان لوگوں کے سوا ستر ہزار آپ کی امت میں سے وہ  
لوگ ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

طبرانی نے ابن عباس رضی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ علیہ السلام  
کے پاس سے گذرے موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

احمد نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہما ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر نازل فرما  
کی وہ پچاس نمازین تھیں آپ نے اپنے رب سے سوال کیا اللہ تعالیٰ نے ان پچاس نمازوں  
کو پانچ کر دیا۔

طبرانی نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہما ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جبکہ جبکہ معراج ہوئی میں سترہ اللہ تعالیٰ تک گیا یکا یک  
میں دیکھا اوسکا بر بھلاؤ کی چوٹیوں کی مثل تھا۔

احمد نے صحیح سند سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہما ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

طبرانی نے (اوسط) میں صحیح سند سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے ابن عباس رضی  
کہا کرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دوبارہ دیکھا ہے ایک بار اپنی بصر سے دیکھا  
ہے اور دوسری بار اپنے قلب سے دیکھا ہے اور ہی طبرانی نے ابن عباس رضی سے روایت

کی ہے کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی طرف دیکھا عکرمہ نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ابن عباس نے کہا بیشک دیکھا اللہ تعالیٰ نے کلام موسیٰ علیہ السلام کی واسطے اور غلت ابراہیم علیہ السلام کے واسطے اور نظر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے مخصوص کی ہوا اور یہی ہے اس حدیث کی روایت (کتاب البروتہ) میں اس نقطہ سے کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ابراہیم علیہ السلام کو غلت کے ساتھ بگڑیدہ کیا اور موسیٰ علیہ السلام کو کلام کے ساتھ بگڑیدہ کیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو روتہ کے ساتھ بگڑیدہ کیا اور اس حدیث کی روایت یہی ہے اس نقطہ سے کہ ہر کیا تم اس امر سے تعجب کرتے ہو کہ ابراہیم علیہ السلام کے واسطے غلت ہو اور موسیٰ علیہ السلام کے واسطے کلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے روتہ ہو۔

مسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے قول مکنذب الفواد ماری ولقد راہ نزلة آخری کے معنی میں روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دو بار اپنے فواد سے دیکھا ہے۔

ابن مردویہ نے واہی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات مجھ کو معراج ہوئی اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یا جوج اور با جوج کی طرف بھیجائے ان کو اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی عبادت کی دعوت دی انہوں نے فرمایا کہ وہ میری دعوت کو قبول کریں یا جوج اور با جوج ان لوگوں کے ساتھ دفع میں جاویں گے جو لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد اور ابلیس لعین کی اولاد سے ہونگے اور انہوں نے معصیت کی ہوگی۔

## ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث معراج کے بیان میں

طبرانی نے (اوسط) میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وقت آسمان کی سیر کوئے گئے آپ کو اذان کی وحی کی گئی آپ اوس کو لیکر اترے جبریل علیہ السلام نے

آپ کو اذان سکھائی۔

ابوداؤد اور بیہقی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ پچاس نمازیں تھیں اور غسل جنابت سات بار تھا اور کپڑے سے پیشاب کا دھونا سات بار تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے باب میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے رہے یہاں تک کہ نمازیں پانچ کی گئیں اور غسل جنابت ایک بار اور پیشاب کے کپڑے کا دھونا ایک بار پھر لایا گیا۔

### ابن عمرؓ کی حدیث معراج کے بیان میں

ابن مردودہ نے عمرو بن شعیب سے عروہؓ نے اپنے باپ کے اون کے باپ کے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت سے پہلے سترہ تا بیس ماہ ربیع الاول کی شب میں معراج ہوئی۔

بیہقی نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ کو ایک سال قبل جانے سے بیت المقدس تک شب میں سیر کرائی گئی اور بیہقی نے اس حدیث کی مثل عروہ سے روایت کی ہے۔

بیہقی نے سدی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ سولہ مہینے پہلے ہجرت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی۔

### ابن مسعودؓ کی حدیث معراج کو بیان میں

مسلم نے عمرہ الہمدانی کے طریق سے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی آپ سدرۃ المنتہیٰ تک تشریف لے گئے اور سدرۃ المنتہیٰ تک اوس شے کی انتہی ہو جاتی ہے جو شے اوپر لیجاتے ہیں اور ایک لفظ میں یہ وارو ہے کہ جو شے ارواح کی قسم سے اوپر لیجاتے ہیں وہ ان اوسکی انتہی ہو جاتی ہے اور وہ ان روک لی جاتی ہے۔

اور جو شے اس پر سے نیچے اترتی ہے سدرۃ المنتہی تک منتہی ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ ٹھوکر کھلی جاتی ہے اس لئے کہ سدرۃ کو جس شے سے ٹکڑا ہوتا ہے اس سے ٹکڑا ہونے سے پہلے اس کا علم خدا سے تعالیٰ کو ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ سدرۃ کو سونے کے پتھروں سے ڈھانپ لیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیا بیچ نمازین اور سورۃ بقرہ کی خواتیم عطا کئے گئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ شریک نہ کرے گا اور آپ کی امت میں سے ہو گا اور اس سے گناہ صادر ہوں گے اس کی بخشش کی جائے گی۔

ابن عرفہ نے اپنے جزمین اور ابو نعیم نے اور ابن عساکر نے ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود کے طریق سے روایت کی ہے عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل ایک ایسا چوبیہ لائے گا گھر سے لے آئے گا اور پھر سے نیچا تھا مجھ کو اس پر سوار کیا وہ گیا اور حکم آسمان کی طرف لیا ہوا تھا جس وقت وہ کسی گھاٹی پر چڑھتا تو اس کے دونوں پاؤں اس کے ہاتھوں کے مساوی ہو جاتے اور جس وقت وہ گھاٹی سے اترتا تو اس کے دونوں ہاتھ پاؤں کے مساوی ہو جاتے تھے یہاں تک کہ ہم ایک ایسے مرد کے پاس سے گزرے کہ طویل القامت تھا اور اس کے سر کے بال لٹکے ہوئے تھے اور گندم گون تھا گویا وہ مرد شنوہ کے مردوں میں سے تھا اور وہ یہ کہتا تھا اور اپنی آواز کو بلند کرتا تھا اگر تہ و فسلط ہم اس کے پاس تیزی سے آہوں نیچے ہم نے اس کو سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا اس نے پوچھا اے جبریل تمہارے ساتھ کون شخص ہے جبریل نے کہا یہ احمد بن اس نے کہا کہ اس نبی امی عربی کو مر جا کہ اس نے اپنے رب کی رسالت پہنچا دی اور اپنی امت کو نصیحت کی پھر ہم تیزی سے چل دئے میں نے پوچھا اے جبریل یہ کون شخص ہے کہ امی بن عمران علیہ السلام میں نے پوچھا کس پر یہ عتاب کرتے تھے جبریل علیہ السلام نے کہا اپنے رب پر آپ کے معاملہ میں عتاب کرتے تھے میں نے جبریل علیہ السلام سے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام آپ پر آواز بلند کرتے ہیں جبریل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حدت کو پہچان لیا ہے پر ہم تیزی سے چل دئے

یہاں تک کہ ہم ایک شجرہ کے پاس پہنچے گویا اوس کا پہل چراغ کی مثل تھا اوس شجرہ کے نیچے ایک شیخ اور اوس کے عیال تھے جبریل ؑ نے مجھ سے کہا کہ آپ اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی طرف قصد کیجئے ہم اون کے پاس تیزی سے پہنچے ہتے اون کو سلام کیا اوتھوں نے سلام کا جواب دیا ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا اے جبریل تمہاری ساتھ یہ کون شخص ہے جبریل نے کہا کہ یہ آپ کے فرزند احمد ہیں ابراہیم ؑ نے کہا اس نبی اُمّی کو مر جا کہ اس نے اپنے رب کی رسالت کو سوچا دیا اور اپنی امت کو نصیحت کی اور کہا اے میرے پیارے بیٹے تو آج کی رات اپنے رب سے ملاقات کرنے والا ہے اور تیری امت کل امتوں کے آخر ہے اور اُن امتوں سے زیادہ ضعیف ہے اگر تجھ کو قدرت سے تو تیری کُش حاجت اور بڑی حاجت جو ہو تیری امت کے معاملہ میں ہو تو اوسی کو طلب کیجو پھر ہم تیزی سے چلے گئے یہاں تک کہ ہم سجدہ اقصیٰ تک پہنچے مین براق سے اُترا اور اوس کو اوس حلقہ سے باندھ دیا جو مسجد کے دروازہ مین تھا اور اس سے کل انبیا علیہم السلام اپنی سواری کے چوہا یون کو باندھتے تھے پھر مین مسجد مین داخل ہوا اور مینے انبیا کو اون کے درمیان پہچانا جو قیام اور رکوع اور سجدہ مین تھے پھر مجھ کو دو پیالے شہد اور دودھ کے دو گئے مینے دودھ کو لے لیا اور پی لیا جبریل ؑ نے میرے دو لون شانے ٹھو کے اور کہا کہ آپ فطرت کو پہنچ گئے پھر غار قایم کی گئی مین نے اون کی امامت کی پھر ہم پرے اور اپنی جائے آگئے۔

احمد اور ابن ماجہ اور سعید بن منصور اور حاکم نے موثر بن غفارہ کے طریق سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے موثر نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ مین نے شب معراج مین ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات کی اِن انبیا نے آپ مین قیامت کا تذکرہ کیا اِن سب نے اپنے امر کو حضرت ابراہیم ؑ کی طرف رو کیا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھ کو قیامت کا علم نہیں ہے پھر اِن انبیا نے اپنے او کو موسیٰ ؑ کی طرف رو کیا موسیٰ ؑ نے فرمایا کہ مجھ کو قیامت کا علم نہیں ہے

پھر انہوں نے اپنے امیر کو عیسیٰؑ کی طرف رو کیا عیسیٰؑ نے کہا قیامت کب واجب ہوگی  
 اس کا کسی کو علم نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کو اور جس باب میں مجاہد سے میرے رب نے عہد کیا ہے وہ  
 یہ ہے کہ وہ جہاں ظہور کرنے والا ہے اور میرے ساتھ دو ملو اربعین ہوں گی جس وقت وہ جھکودیکھوگا  
 تو وہ اس طور سے گھل جائیگا جیسے رنگ گھل جاتا ہے جس وقت وہ مجاہد کو دیکھے گا اللہ تعالیٰ  
 اس کو ہلاک کر دے گا یہاں تک کہ ہر ایک پتھر اور ہر ایک درخت مسلمان آدمی سے یہ کہے گا اے  
 سلم میرے نیچے کافر چپا ہے تو آ اور اس کو قتل کر ڈال اللہ تعالیٰ کل کافروں کو ہلاک کر دیگا  
 پھر آدمی اپنے اپنے شہروں اور وطنوں کی طرف پٹ کر جاویں گے اس وقت میں یا جوج  
 اور ماجوج نکلیں گے وہم من کل حذب یفسدون یا جوج اور ماجوج آدمیوں کے شہروں کو روند  
 ڈالیں گے کسی شے کے پاس وہ نہ آویں گے مگر اس کو ہلاک کر ڈالیں گے اور کسی پانی پر وہ  
 نہ گزریں گے مگر اس کو پی جاویں گے پھر آدمی میرے پاس پلٹ کے آویں گے اور یا جوج  
 اور ماجوج کی شکایت کریں گے میں اللہ تعالیٰ سے اون پر بدعا کروں گا اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک  
 کر دے گا اور بارگاہے گایمان تک کہ کل زمین اون کی بدبو سے خراب ہو جائے گی پس  
 اللہ تعالیٰ میں کو نازل کرے گا وہ اون کے سب جسموں کو ہا کر لیجائے گا یہاں تک کہ اون کو دیا  
 میں پہنیک دیگا جس شے میں میرے رب نے مجاہد سے عہد کیا ہے کہ یہ امر جس وقت ایسا ہوگا  
 تو قیامت پورے دنوں کی حاملہ عورت کی مثل ہوگی کہ اس کے اہل اس کی ولادت کو  
 نہیں جانتے ہوں گے کہ وہ کب یکایک عینتی ہے رات میں جنتی ہے یا دن میں یعنی رقیامت  
 کی خبر کسی کو نہ ہوگی کہ رات میں آئے گی یا دن میں یکایک آجائے گی

بزار اور ابو یعلیٰ اور حارث بن ابواسامہ اور طبرانی اور ابو نعیم اور ابن حسا کر نے علقمہ کے طریق  
 سے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے  
 پاس براق لایا گیا میں اس پر سوار ہوں یا جس وقت وہ پہاڑ پر آیا تو پاؤں اونچے ہو گئے اور جس  
 وقت وہ پہاڑ سے اُترتا اس کے ہاتھ اونچے ہو گئے وہ براق جھکوا یک ایسی زمین میں لگ گیا

کہ اندر ہناک اور بدبودار تھی پہراوس نے ہکلو ایک ایسی زمین میں پہنچایا کہ فراخ اور پاکیزہ  
 تھی میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا جبریل ؑ نے کہا کہ وہ بدبو زمین دوزخ کی زمین ہے  
 اور یہ زمین جنت کی زمین ہے میں ایک مرد کے پاس آیا کہ وہ کھڑا تھا اور نماز پڑھ رہا تھا اور سنا  
 پوچھا اے جبریل یہ کون شخص تمہارے ساتھ ہے جبریل ؑ نے کہا کہ تمہارے بھائی محمد صلعم  
 ہیں اوس نے فوجہ کو مرحبا کہا اور میرے واسطے برکت کی دعا کی اور مجھ سے کہا کہ آپ اپنی برکت  
 اپنی امت کے واسطے آسانی چاہیے میں نے جبریل ؑ سے پوچھا یہ کون شخص ہے کہا کہ یہ  
 آپ کے بھائی عیسیٰ علیہ السلام ہیں ہم چلے گئے میں نے ایک آواز اور غصہ اور فسوس کی حالت کو  
 سنا ہم ایک مرد کے پاس آئے اوس نے جبریل ؑ سے پوچھا تمہارے ساتھ یہ کون شخص ہے  
 کہا کہ یہ آپ کے بھائی محمد صلعم ہیں اوس مرد نے سلام علیک کی اور برکت کے واسطے دعا کی اور  
 مجھ سے کہا کہ اپنی امت کے واسطے آسانی چاہیے میں نے جبریل ؑ سے پوچھا یہ کون شخص ہے  
 کہا کہ یہ آپ کے بھائی موسیٰ علیہ السلام ہیں میں نے پوچھا کہ موسیٰ کا غصہ کس شخص پر تھا کہا اپنی  
 رب پر میں نے پوچھا کیا اپنے رب پر غصہ تھا کھا ہاں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کی حدت کو پہچان لیا  
 ہے پہر ہم چلے گئے میں نے چراغ اور روشنی دیکھی میں نے جبریل ؑ سے پوچھا یہ کیا شے ہے کہا کہ  
 آپ کے باپ ابراہیم علیہ السلام کا یہ شجرہ ہے اسکے پاس آپ جائیے میں اوس کے قریب گیا  
 مجھ کو مرحبا کہا اور میرے واسطے برکت کی دعا کی پہر ہم چلے گئے یہاں تک کہ ہم بیت المقدس  
 میں آئے میں نے پوچھا یہ کواوس حلقہ سے باندھا جس حلقہ سے انبیاء اپنی سواری کے جانور  
 باندھتے تھے پہر میں مسجد میں داخل ہوا میرے واسطے وہ انبیاء شہر کے گئے جبکہ نام اللہ تعالیٰ  
 نے لیا اور جن کا نام نہیں لیا میں نے ان سب انبیاء کو نماز پڑھانی مگر یہ تین انبیاء ابراہیم ؑ اور  
 موسیٰ ؑ اور عیسیٰ ؑ نماز میں نہ تھے۔

ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اوس کو حسن کہا ہے اور ابن مردودہ نے  
 عبد الرحمن کے طریق سے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



نے فرمایا کہ جس رات مجھ کو معراج ہوئی میں نے ابراہیمؑ سے ملاقات کی انہوں نے کہا محمدؐ اپنی امت سے میرا سلام کہہ دیجئے اور اون کو خبر کر دیجئے کہ جنت کی پاکیزہ مٹی اور شیریں پانی ہے اور جنت ہموار زمین ہے اور اوس کے پودے سبحان اللہ والحمد للہ وللا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم ہیں۔

مسلم نے زر کے طریق سے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ تعالیٰ کو قول بقدر اسی من آیات ربہ الکبریٰ کے معنی میں روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریلؑ کو دیکھا کہ اونکے چہرہ سوا بازو تھے۔

بہیقی اور ابو نعیم نے زر کے طریق سے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول ولقد راہ نزلة آخری کے معنی میں روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جبریلؑ کو سدرۃ المنتہی کے پاس دیکھا اون کے چہرہ سوا بازو ہیں اون کے پروں سے طرح طرح کے رنگ کے موتی اور یاقوت جھڑتے ہیں۔

بخاری نے علقمہ کے طریق سے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول بقدرای من آیات ربہ الکبریٰ کے معنی میں روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارفزف اخضر کو دیکھا جس نے آسمان کے کنارہ کو گھیر لیا تھا۔

### عبداللہ بن اسعد بن زرارہ کی حدیث معراج کو بیان میں

بزرا اور ابن قانع اور ابن عدی نے عبداللہ بن اسعد بن زرارہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھ کو معراج ہوئی میں لوہے کے ایک قصر تک پہنچا کہ اوس کا فرش سونے کا تھا وہ قصر نور سے چمک رہا تھا اور مجھ کو تین چیزیں دی گئیں ایک سید المرسلین اور دوسرے امام المتقین اور تیسرے قاید العزائمین اور اس حدیث کی روایت بقوی اور ابن عساکر نے اس لفظ سے کی ہے کہ مجھ کو لوہے کے ایک

ایک قفس میں سیر کرائی گئی کہ اسکا فرش سوئے کا تھا۔

## عبدالرحمن بن قرق الثمالی کی حدیث معراج کو بیان

سعید بن منصور نے اپنے سنن میں اور طبرانی اور ابن مردویہ نے اور ابو نعیم نے (معرفت) میں عبدالرحمن بن قرق سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس رات مسجد اقصیٰ تک معراج ہوئی اوس رات آپ مقام اور زمزم کے درمیان تھے جبریل علیہ السلام آپ کی دہنی جانب اور میکائیل آپ کی بائیں جانب تھے دونوں آپ کو لیکر اوڑے یہاں تک کہ آپ سموات علیٰ تک پہنچے جبکہ آپ وہاں سے پہرے آپ نے فرمایا کہ میں نے سموات علیٰ میں کثیر تسبیحون کے ساتھ یہ تسبیح سنی (سبحت السموات العلیٰ من ذی المہابۃ مشفقات من ذی العلو بما علا سبحان العلیٰ الا علی سبحانہ وتعالیٰ)

حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی حدیث

## معراج کے بیان میں

اس حدیث کا ذکر اول کتاب میں اذان کے بارہ میں آچکا ہے حسین بن علی رضی کے طریق سے اس کی روایت ہے۔

ابو نعیم نے محمد بن اخصیہ کے طریق سے روایت کی ہے یہ کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت معراج میں آسمان کی طرف لے گئے آسمان کے ایک مکان تک آپ پہنچے اور اوس میں آپ ٹھہر گئے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو بھیجا وہ فرشتہ آسمان کے ایک ایسے مقام میں کھڑا ہوا کہ اس سے قبل وہاں نہیں کھڑا ہوا تھا اوس سے کہا گیا کہ آپ کو اذان کی تعلیم کہ اوس فرشتہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندہ نے سچ کہا اللہ اکبر اوس فرشتہ نے اشدان لا الہ الا اللہ کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندہ نے سچ کہا

اَنَا اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا اَوْسُ فَرَشْتَهٗ نَعْنِي كَمَا اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ اَللهُ تَعَالٰی نے فرمایا میرے بندہ نے سچ کہا اَنَا رَسُوْلَتُهُ وَاَنَا اَخْرَجْتُهُ اَوْسُ فَرَشْتَهٗ نے سچی عَلَی الصَّلَاةِ کہا اَللهُ تَعَالٰی نے فرمایا کہ میرے بندہ نے سچ کہا وَاَعَالِی فَرِیضَتِی وَحَقِّی مَنْ اَتَانَا مُحْتَسِبًا کَانَ تَکْفَارًا لِّکُلِّ ذَنْبٍ پھر اَوْسُ فَرَشْتَهٗ نے سچی عَلَی الْفَلَاحِ کہا اَللهُ تَعَالٰی نے فرمایا کہ میرے بندہ نے سچ کہا اَنَا اَمْتُ فَرِیضَتِیَا وَعَدْتَا وَمَا وَاقَتْہِیَا پھر رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا گیا کہ آپ آگے بڑھیے آپ آگے بڑھے اور اہل آسمان کی آپنے امامت کی آپ کا شرف آپ کے واسطے تمام مخلوق پر پورا ہو گیا۔

ابن مردویہ نے زید بن علی کے طریق سے روایت کی ہے زید نے اپنے آبا سے اور اونہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ روایت کی ہے کہ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شب معراج میں اذان کی تعلیم کی گئی اور نماز آپ پر فرض کی گئی۔

ابن مردویہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جس رات مجھ کو معراج ہوئی میں فرشتوں کے کسی گروہ کی طرف نہیں گذرا مگر فرشتوں نے مجھ سے کہا کہ آپ اپنی اُمّت کو بچنے لگانے کے واسطے امر کیجیے اور اسی حدیث کی روایت احمد نے اور حاکم نے کی ہے اور اس کو حدیث صحیح کہا ہے اور ابن مردویہ نے اس حدیث کی مثل ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کی ہے۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث معراج

کے بیان میں

احمد نے عبید بن آدم سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جابہ میں تھے فتح بیت المقدس کا ذکر کیا گیا کعب رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کہاں مناسب دیکھتے ہو میں نماز پڑھوں کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ صحرہ کے پیچھے پڑھیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں لیکن میں اوس جگہ

نماز پڑھوں گا جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھو اور نماز پڑھی۔

ابن مردویہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی آپ نے مالک خازن دوزخ کو دیکھا آپ نے اونکو ایک ایسا ترشہ و مرد پایا جو اوس کے چہرہ سے غضب پھیانا جاتا ہے۔

ابن مردویہ نے مغیرہ بن عبد الرحمن کے طریق سے اونہوں نے اپنے باپسے انہوں نے حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات مجھ کو معراج ہوئی میں نے مقدم مسجد نماز پڑھی پھر میں صخرہ کے پاس داخل ہوا یہاں تک کہ میں نے ایک فرشتہ کو دیکھا کہ کھڑا ہے اور اس کے ساتھ تین برتن ہیں میں نے شہد کو لے لیا اور اوس سے تھوڑا پیا پھر میں نے دوسرے برتن کو لے لیا میں نے اوس سے اُتار پیا کہ میں سیراب ہو گیا یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ وہ دودھ تھا اوس نے مجھ سے کہا دوسرے ظرف سے پیجئے یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ وہ خمر ہے میں نے اس فرشتہ سے کہا کہ میں سیراب ہو گیا اوس نے کہا سنئے اگر آپ اس برتن سے پی لیتے تو آپ کی اُمت فطرت پر کبھی مجتمع نہ ہوتی پھر مجھ کو آسمان کی طرف لے گیا مجھ پر نماز فرض کی گئی پھر میں حضرت خدیجہؓ کے پاس پلٹ کے آگیا خدیجہؓ نے اپنی دوسری کروٹ نہیں بدلی تھی۔

### مالک بن صعصعہ کی حدیث معراج کو بیان نہیں

احمد اور شیعین اور ابن جریر نے قتادہ کے طریق سے انس سے یہ روایت کی ہے کہ مالک بن صعصعہ نے انس سے یہ حدیث کی ہے کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے شب معراج کی باتیں کیں فرمایا اوس درمیان کہ میں جطیم میں تھا اور قتادہ نے اکثر مقام چکرے آپ نے فرمایا میں لیٹا ہوا تھا یہاں تک کہ ایک ایک آنیو الامیرے پاس آیا اوس نے اپنے ساتھی سے جو وسط میں تھا

باتین کرنی شروع کیں وہ میرے پاس آیا اور اوس نے مقدم سینہ سے وہاں تک شق کیا جہاں تک  
 بال تھے اوس نے میرے قلب کو نکالا ایک طشت سونے کا لایا گیا کہ وہ ایمان اور حکمت سے  
 بہرہ ہوا تھا اوس نے میرے قلب کو دھویا پھر ایمان اور حکمت سے بہرہ دیا پھر اوس کو اُسکی جائے  
 پر رکھ دیا پھر ایک چوپایہ لایا گیا جو چرے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا جہاں اوس کی نگاہ کی انتہی  
 ہوتی وہاں پر اوس کا قدم پڑتا تھا میں اوس پر سوار ہو گیا جبریل مجھ کو اپنے ساتھ لے گئے یہاں  
 تک کہ دنیا کے آسمان تک مجھ کو لائے اور آسمان کا دروازہ کھولنے کو کہا پوچھا گیا یہ کون شخص ہے  
 کہا جبریل ہے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے جبریل نے کہا محمد بن پوچھا گیا اوس کے  
 پاس کوئی بھیجا گیا تھا جبریل نے کہا ہاں بھیجا گیا تھا کہا گیا محمد کو مرحبا اور آپ اچھے آنے والے  
 ہیں کہ آئے ہیں آسمان کا دروازہ کھول دیا جبکہ میں اوپر پہنچا میں نے یکایک آسمان میں آدم  
 علیہ کو دیکھا جبریل نے مجھ سے کہا کہ یہ آپ کے باپ آدم علیہ السلام ہیں ان کو سلام کہجئے میں نے  
 ان کو سلام کیا آدم نے سلام کا جواب دیا پھر کہا فرزند صلاح اور نبی صلاح کو مرحبا پھر جبریل نے اوپر  
 گئے یہاں تک کہ دو آسمان تک آئے اور اوس کا دروازہ کھولا ناچا پوچھا گیا یہ کون ہے  
 کہا جبریل ہے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے کہا محمد بن پوچھا گیا آپ کے پاس کوئی بھیجا  
 گیا تھا کہا ہاں بھیجا گیا تھا کہا محمد کو مرحبا اور آپ اچھے آنے والے ہیں کہ آئے ہیں آسمان کا دروازہ  
 کھول دیا جبکہ میں آسمان پر گیا یکایک میں نے نبی اور عیسیٰ علیہما السلام کو دیکھا یہ دونوں بیغیر خال زاد  
 بہائی ہیں جبریل نے کہا کہ یہ حضرت نبی اور عیسیٰ علیہما السلام ہیں آپ ان دونوں کو سلام علیک  
 کیجئے میں نے سلام علیک کی دونوں نے میرے سلام کا جواب دیا پھر دونوں نے کہا کہ رخ صلاح  
 اور نبی صلاح کو مرحبا پھر جبریل نے اوپر چڑھے یہاں تک کہ تیسرے آسمان تک آئے اور اوس کا دروازہ  
 کھولا ناچا پوچھا گیا یہ کون ہے کہا جبریل پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہے کہا محمد بن پوچھا گیا  
 کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا تھا جبریل نے کہا ہاں بھیجا گیا تھا کہا محمد صلعم کو مرحبا اور کیا اچھے  
 آنے والے ہیں کہ آئے ہیں آسمان کا دروازہ کھول دیا جبکہ میں اوپر گیا یکایک میں نے یوسف علیہ السلام

کو دیکھا مینے اون سے سلام علیک کی اونہوں نے سلام علیک کا جواب دیا پھر یوسف ؑ نے  
 کہا اے صالح اور نبی صالح کو مرحبا پھر جبریل ؑ اور پھر کو چڑھتے یہاں تک کہ چوتھے آسمان تک آ کر  
 اور اوس کا دروازہ کھلو انا چاہا پوچھا گیا یہ کون ہے کہا جبریل ہے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون  
 شخص ہے کہا محمد بن پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھی گیا تھا کہا ہاں بھی گیا تھا کہا گیا محمد  
 کو مرحبا اور کیا اچھے آنے والے ہیں کہ آئے ہیں آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا جبکہ میں اوپر گیا  
 یکایک مینے اور میں کو دیکھا میں نے اون سے سلام علیک کی اونہوں نے سلام کا جواب  
 دیا پھر اونہوں نے کہا اے صالح اور نبی صالح کو مرحبا پھر جبریل ؑ اور پھر کو چڑھتے یہاں تک کہ  
 پانچویں آسمان تک آئے اور اوس کا دروازہ کھلو انا چاہا پوچھا گیا یہ کون ہے کہا جبریل ہے  
 پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے کہا محمد بن پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھی گیا  
 تھا جبریل ؑ نے کہا ہاں بھی گیا تھا کہا گیا محمد کو مرحبا اور کیا اچھے آنے والے ہیں کہ آئے ہیں  
 جبکہ میں اوپر گیا یکایک میں نے ہارون ؑ کو دیکھا میں نے اون سے سلام علیک کی اونہوں نے  
 میرے سلام کا جواب دیا پھر اونہوں نے کہا اے صالح اور نبی صالح کو مرحبا پھر جبریل ؑ اور پھر  
 گئے یہاں تک کہ چھٹے آسمان تک پہنچے اور آسمان کا دروازہ کھلو انا چاہا پوچھا گیا کہ یہ کون ہے  
 کہا کہ جبریل ہے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے کہا محمد بن پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی  
 بھی گیا تھا کہا ہاں بھی گیا تھا کہا گیا محمد کو مرحبا اور کیا اچھے آنے والے ہیں کہ آئے ہیں آسمان  
 کا دروازہ کھول دیا گیا جبکہ میں اوپر گیا یکایک مینے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا مینے موسیٰ سے  
 سلام علیک کی اونہوں نے میرے سلام کا جواب دیا پھر کہا اے صالح اور نبی صالح کو مرحبا  
 جبکہ اون کے پاس سے میں ہٹا موسیٰ علیہ السلام روئے اون سے پوچھا گیا آپ کیوں روئے  
 موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں اس لئے روتا ہوں کہ میرے بعد ایک لڑکا نبوت پر بھیجا گیا ہے کہ  
 میری امت کے لوگوں میں سے جنت میں جو لوگ داخل ہونگے اون سے اوس کی امت کے  
 اکثر لوگ جنت میں داخل ہونگے پھر جبریل ؑ اور پھر کو گئے یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک پہنچے

اور اوس کا دروازہ کھلوانا چاہو چکا گیا یہ کون ہے کہا جبریل ہے کہا گیا تمہارے ساتھ کون  
 شخص ہے کہا محمد بن پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی سہیب گیا تھا کہا ہن بھی گیا تھا کہا گیا محمد  
 کو مرحبا کیا اچھے آنے والے ہیں کہ آئے ہیں آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا جبکہ میں اوپر گیا  
 یہاں تک میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا جبریل ؑ نے کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں آپ ان کو  
 سلام کیجیے میں نے اُن کو سلام کیا اُنہوں نے سلام کا جواب دیا پھر ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ  
 فرزند صالح اور نبی صالح کو مرحبا ہے میں سدرۃ المنتہی کی طرف اٹھایا گیا یہاں تک میں نے  
 اوس کے بیکر کو دیکھا کہ حجر کے پہاڑ کی چوٹیوں کی مثل تھے ہجر مینہ کے قریب ایک شہر ہے اور  
 اوس کے چتے ہاتی کے کانوں کی مثل تھے جبریل علیہ السلام نے کہا یہ سدرۃ المنتہی ہے یہاں تک  
 میں نے چار نہرین دیکھیں دو نہرین باطن تھیں اور دو ظاہر تھیں میں نے پوچھا اے جبریل یہ کیا  
 ہے جبریل ؑ نے کہا کہ باطن کی دو نہرین جو ہیں وہ جنت میں ہیں اور ظاہر کی دو نہرین جو ہیں وہ  
 ایک نیل ہے اور دوسرا فرات ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میرے واسطے  
 بیت المعمور ٹھنڈ کیا گیا۔ قتادہ نے کہا کہ حسن نے ہم سے ابو ہریرہ سے حدیث کی ہے ابو ہریرہ فرما  
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المعمور  
 کو دیکھا کہ ہر روز بیت المعمور میں ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں پھر وہ فرشتے اوس میں پلٹ  
 کے نہیں آتے پھر قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرف رجوع کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا پھر میرے پاس ایک ظرف شراب کا اور ایک ظرف دودھ کا اور ایک ظرف  
 پانی کا لایا گیا میں نے دودھ کو لے لیا کھنے والے نے مجھ سے کہا کہ یہ وہ فطرت ہے جس پر آپ ہیں  
 اور آپ کی اُمت ہے پھر ہر دن میں پچاس نمازین فرض کی گئیں میں اور پر سے نیچے اُترا یہاں  
 تک کہ موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا موسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا آپ کے رہنے  
 آپ کی اُمت پر کیا فرض کیا میں نے کہا ہر روز پچاس نمازین فرض کی ہیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا  
 کہ آپ کی اُمت اس کی طاقت نہیں رکھتی ہے اور میں نے آپ سے پہلے آدمیوں کو آزمایا ہے اور

بنی اسرائیل کے لئے میں نے نہایت مشقت کی ہے آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کے جائیے اور امت کیلئے تخفیف کے واسطے سوال کیجئے میں پلٹ کر گیا مجھ سے دس نمازین کلمہ کر دی گئیں میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف پلٹ کے آیا اور بیٹے کہا کہ مجھ سے دس نمازین معاف کر دی گئیں موسیٰ علیہ السلام نے سن کر کہا کہ آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کے جائیے اور تخفیف چاہیے میں پلٹ کے گیا مجھ سے دوسری دس نمازین معاف کر دی گئیں میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس پلٹ کے آیا اور بیٹے اون سے کہا کہ مجھ سے اور دس نمازین معاف کر دی گئیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کے جاؤں اور تخفیف چاہوں میں پلٹ کے جاتا تھا اور تخفیف چاہتا تھا اور پھر آتا تھا یہاں تک کہ ہر دن میں پانچ نمازوں کے واسطے مجھ کو امر کیا گیا میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس پلٹ کے آیا اور میں نے اون سے کہا کہ مجھ کو ہر روز پانچ نمازوں کے واسطے امر کیا گیا ہر موسیٰ علیہ السلام نے سن کر فرمایا کہ آپ کی امت ہر روز پانچ نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی ہے اور میں نے آپ سے قبل آدمیوں کو آزمایا ہے اور بنی اسرائیل کے واسطے بے سخت مشقت کی ہے آپ اپنے رب کے پاس چلے جاؤں اور امت کیلئے تخفیف کے واسطے سوال کریں میں موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا یہاں تک کہ مجھ کو حیا آگئی لیکن میں رضامند ہوں اور اس کو تسلیم کرتا ہوں مجھ کو منادی کرنے والے نے ندا کی کہ بیٹے اپنے فرضی کو جاری کیا اور اپنی بندوں کو تخفیف مشقت کی۔

### ابوایوب کی حدیث معراج کے بیان میں

ابن ابوجاتم اور ابن مردویہ نے ابوایوب الانصاری سے یہ روایت کی ہے کہ جس رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی آپ ابراہیم علیہ السلام کے پاس گئے ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ آپ اپنی امت کو امر کریں کہ وہ جنت میں درخت لگانے کی کثرت کریں اس لئے کہ جنت بکی مٹی پاکیزہ ہے اور اوس کی زمین واسع ہے نبی صلی اللہ علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام سے



پوچھا کہ جنت میں درخت لگنا کیا ہے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ لاجول ولا قوۃ الا باللہ جنت کے پودے ہیں۔ جو شخص اس کی کثرت کرے گا وہ جنت میں کثرت سے پودے لگائے گا۔

ابو حبیہ کی حدیث معراج کے بیان میں (اثنا عشر حدیث ابو ذر میں آئیگی)

### ابو احمرؓ کی حدیث

طبرانی اور ابن قانع اور ابن مردودہ نے ابو حمراء سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مجھ کو ساتویں آسمان تک معراج ہوئی لیکہ ایک نینے عرش کی دہنی ساق پر لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

### ابو ذر کی حدیث معراج کے بیان میں

شیخین نے یونس کے طریق سے زہری سے زہری نے انس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابو ذر یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے مکان کی چہت کھولی گئی میں کہ میں تھا جبریل علیہ السلام اترے انہوں نے میرے سینے کو کھولا پھر اوس کو زہر م کے پانی سے دھویا پھر ایک طشت سوئے کالائے کہ وہ حکمت اور ایمان سے بھرا تھا اوسکو میرے سینے میں ڈالا پھر میرے سینے کو ملا دیا پھر جبریل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو آسمان کی طرف لے گئے جبکہ میں آسمان تک آیا جبریل نے نگہبان آسمان سے کہا دروازہ کھولو اوس نے پوچھا یہ کون ہے کہا جبریل اوس نے پوچھا کیا تمہارے ساتھ کوئی شخص ہے جبریل نے کہا ہاں میرے ساتھ محمد بن اوس نے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی بھی گیا ہے جبریل نے کہا ہاں بھی گیا ہے جبکہ اوس نے دروازہ کھولا ہم دنیا کے آسمان پر گئے لیکہ ایک نینے دیکھا کہ ایک مرد بٹھا ہے کہ اوس کے دہنی جانب کثیر جاعتین ہیں اور اوس کے بائیں جانب کثیر جاعتین ہیں جس وقت وہ اپنی دہنی جانب نظر کرتا ہے تو ہمیں دیتا ہے اور جس وقت وہ اپنی بائیں طرف دیکھتا ہے

تورودیتا ہے اوس نے کہا بنی صالح اور ابن صالح کو مرحبا بنو جبریل علیہ السلام کو پوچھنا کہ کون  
 شخص ہے کہ ایہ آدم علیہ السلام ہیں اور یہ کثیر جاعتین جو انکے ذہنی اور بائین جانب ہیں وہ ان  
 کی اولاد کی روحیں ہیں جو اہل میں ہیں وہ اہل جنت ہیں اور جو کثیر جاعتین بائین جانب ہیں  
 وہ اہل دوزخ ہیں جبوقت وہ ذہنی طرف دیکھتے ہیں تو ہنس دیتے ہیں اور جس وقت وہ بائین  
 طرف دیکھتے ہیں تو رو دیتے ہیں پھر جبریل علیہ السلام مجھ کو دوسرا آسمان کی طرف لے گئے  
 اوسکے نگہبان سردرازہ کو ملو کہ کما دوسرا آسمان کے نگہبان کو جبریل عساول آسمان کے نگہبان کی مثل کہا پھر سڑ  
 دروازہ کھول دیا انس رضی نے کہا کہ یہ ذکر کیا گیا ہے کہ آدم اور ادریس اور موسیٰ اور عیسیٰ اور ابراہیم  
 کو آسمانوں پر اپنے پایا اور یہ امر ثابت نہیں ہوا کہ ان انبیاء کے منازل کیونکر ہیں۔ ترہری فی  
 کہا کہ ابن حزم نے مجھ کو یہ خبر دی ہے کہ ابن عباس اور ابوجہ الانصاری کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا پھر مجھ کو جبریل اور پلے گئے یہاں تک کہ میں قرار پکڑنے کی جگہ میں ظاہر ہوا۔  
 وہاں اقلام کے کلنے کی آوازیں میں سنتا تھا انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا کہ میری امت پر پچاس نمازین اللہ تعالیٰ نے فرض کیں میں اون نمازوں کے ساتھ لپٹا  
 یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اونہوں نے مجھ سے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت  
 پر کیا فرض کیا ہے میں نے کہا پچاس نمازین فرض کی ہیں موسیٰ علیہ السلام نے منکر کہا کہ آپ اپنے  
 رب کے پاس پلٹ جاوین اسلئے کہ آپ کی امت پچاس نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی ہے میں  
 اپنے رب کے پاس پلٹ کے گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ پانچ نمازین پچاس نمازین ہیں میری  
 پاس قول کی تبدیل نہیں ہوتی ہے میں پلٹ کے موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے  
 کہا کہ آپ اپنے رب کے پاس پہر جائیے میں نے موسیٰ سے کہا مجھ کو میرے رب کے شرم آتی  
 ہے پھر جبریل مجھ کو لے گئے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے سدرۃ المنتہیٰ کو اتنے  
 رنگوں نے ڈھانپ لیا ہے کہ میں نہیں جانتا وہ کیا رنگ ہیں بہرین جنت میں داخل کیا گیا  
 یکایک سینے جنت میں موتی کے قہر موجود پائے اور جنت کی مٹی مشک پائی۔ اور عبد اللہ بن احمد

نے زواید المسند میں اور ابن مردویہ نے اور ابن عساکر نے یونس کے طریق سے زہری سے زہری نے انس رضی اللہ عنہ سے انس نے ابی ابن کعب کے اس حدیث کی مثل حرفاً برابر روایت کی ہے ایک جماعت نے اس حدیث کو ابی ابن کعب کی سند سے شمار کیا ہے اور حافظ ابن حجر نے ذکر کیا ہے کہ اس میں تحریف واقع ہوئی ہے اور اصل میں یہ حدیث ابو ذر سے ہے ایک کتاب سے لفظ ذر ساقط ہو گیا ہے پس یحییٰ بن یحییٰ کہ (ابی ذر) (ابی) میں غلطی سے سند ابی ابن کعب میں یہ حدیث درج کی گئی ہے واللہ اعلم۔

مسلم نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک نور دیکھا۔

### ابو سعید کی حدیث معراج کے بیان میں

ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور ہیثمی اور ابن عساکر نے ابو ہریرہ العبدی کے طریق سے ابو سعید الخدری سے ابو سعید الخدری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے اپنی شب معراج کی حدیث بیان فرمائی ہے کہ اوس درمیان کہ میں عشاء کی وقت مسجد حرام میں سو رہا تھا ایک ایک آنے والا میرے پاس آیا اوس نے مجھے جگایا میں بیدار ہو گیا میں نے کوئی شے نہیں دیکھی ایک ایک میں نے خیال کی ہیئت موجود پائی میں نے اوس کے پیچھے اپنی نگاہ دوڑائی یہاں تک کہ اوس خیالی ہیئت کو دیکھتا ہوا میں مسجد سے نکلا ایک ایک سے سواری کا ایک ایسا جانور دیکھا کہ تمہارے یہ چوپائی بچہ خیرین وہ مشابہت میں اوس سے قریب تھا اوس کے کانوں کو قرآن تھا ہمارا تھا اوس کا نام براق ہے اور عجب سے پہلے انبیاء علیہم السلام اُس پر سوار ہوتے تھے اوس کی مدنگاہ پر اوس کا سم پڑتا ہے میں اوس پر سوار ہوا اوس حال میں کہ میں اوس پر سوار جا رہا تھا ایک ایک بلائے والے نے مجھ کو دہنی طرف سے پکارا اور کہا اے محمد مجھ کو دیکھو میں آپ کے کچھ سوال کرتا ہوں میں نے اوس کو کچھ جواب نہیں دیا پھر ایک بلائے والے

نے مجھ کو بائیں طرف سے پکارا اور کہا اے محمدؐ مجھ کو دیکھو میں آپؐ کچھ سوال کرتا ہوں میں نے اوس کو  
کچھ جواب نہیں دیا اس حال میں کہ میں براق پر جا رہا تھا ایک ایک نے ایک ایسی عورت کو دیکھا کہ  
وہ اپنی کلائی میں کہو لے ہوئے تھی اور اس پر ایک قسم کا زیور تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اوس کو پیدا کیا تھا  
اوس عورت نے کہا اے محمدؐ مجھ کو دیکھئے میں آپؐ کچھ سوال کرتی ہوں میں نے اوس کی طرف التفات  
نہیں کیا یہاں تک کہ میں بیت المقدس میں آیا میں نے اپنی سواری کے جانور کو اوس حلقہ سے  
باندھ دیا جس حلقہ سے انبیاء علیہم السلام اپنی سواری کے جانور باندھتے تھے جبریل علیہ السلام  
میرے پاس دو ظرف لائے ایک خمر تھی اور دوسرا دودھ تھا میں نے دودھ پی لیا اور خمر کو چھوڑ دیا  
جبریل علیہ السلام نے کہا آپؐ فطرت کو پہنچے میں نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا جبریل ؑ نے مجھ سے  
پوچھا آپؐ اپنے اس راہ چلنے میں کیا دیکھا میں نے کہا اس درمیان کہ میں جا رہا تھا ایک ایک مجھ کو  
ایک بلائے والے نے ذہنی طرف سے پکارا اور کہا اے محمدؐ مجھ کو دیکھئے میں آپؐ کچھ سوال کرتا ہوں  
میں نے اوس کو کچھ جواب نہیں دیا جبریل ؑ نے سنا کہ وہ یہود کا بلائے والا تھا اگر آپؐ اس کو  
جواب دیتے تو آپؐ کی امت یہودی ہو جاتی میں نے کہا کہ اس درمیان کہ میں جا رہا تھا ایک ایک  
مجھ کو ایک بلائے والے نے بائیں طرف سے پکارا اور کہا اے محمدؐ مجھ کو دیکھئے میں آپؐ کچھ سوال کرتا  
ہوں میں نے اوس کو کچھ جواب نہیں دیا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ وہ نصاریٰ کا بلائے والا تھا اگر  
آپؐ اوس کو جواب دیتے تو آپؐ کی امت نصاریٰ ہو جاتی اوس حال میں کہ میں جا رہا تھا  
ایک ایک نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اپنی کلائی میں برہنہ کئے ہوئے تھی اور اس پر ایک قسم کا زیور تھا  
جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تھا وہ عورت کہتی تھی اے محمدؐ مجھ کو دیکھئے میں آپؐ کچھ سوال کرتی  
ہوں میں نے اوس کو کچھ جواب نہیں دیا جبریل ؑ نے کہا وہ عورت دنیا تھی اگر آپؐ اوس کو  
جواب دیتے تو آپؐ کی امت آخرت پر دنیا کو اختیار کر لیتی پھر میں اوجہ بلی ؑ بیت المقدس میں  
داخل ہوئے اور ہم دونوں میں سے ہر ایک نے دودھ رکعت نماز پڑھی پھر میرے پاس وہ سیڑھی  
لائی گئی جس پر نبی آدم کی روحیں چڑھتی ہیں میت کی جو حالت میں دیکھی تھی کہ جس وقت اوس کی

نگاہ پھرتی ہے اور آسمان کی حرمت بلند ہوتی ہے خلائق کو بینے جیسے اوس سٹیر پر احسن حالت میں دیکھا اوس سے بہتر حالت نہیں دیکھا میت کی وہ حالت معراج کے تعجب سے ہوتی ہے میں اور جبریل اور چڑھے یکا یک میں سے ایک فرشتہ کو دیکھا کہ اوس کا نام اسمعیل ہے اور وہ فرشتہ آسمان دنیا کا صاحب اور اوس کے سامنے مترنم فرشتے رہتے ہیں ہر ایک فرشتہ کے ساتھ اوس کا لشکر سو ہزار فرشتے ہیں اپنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وایعلم جنود ربک الاہو آپ نے فرمایا کہ جبریل ۴ نے آسمان کا دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا یہ کون ہے کہا جبریل ہے پوچھا گیا تمہاری ساتھ کون شخص ہے کہا محمد بن پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھی گیا تھا جبریل نے کہا ہاں بھی گیا تھا یکا یک میں آدم علیہ السلام کو اون کی اوس روز کی ہیئت پر پایا جس روز اللہ تعالیٰ نے اون کو پیدا کیا تھا اون کی ذریت زمین کی روحین اون کے سامنے پیش کی جاتی ہیں وہ اون کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ پاکیزہ روح ہے اور پاکیزہ نفس ہے اوس کو طہین میں جگہ دو پھر اون کے سامنے اون کی اوس ذریت کی روحین پیش کی جاتی ہیں جو فاجر ہیں وہ دیکھ کر کہتے ہیں کہ روح خبیث ہے اور نفس خبیث ہے اس کو سجین میں لے جاؤ پھر میں آہستہ چلا گیا یکا یک میں بے خون موجود پائے اون خواتون پر بکا ہوا گوشت تھا اور گوشت کے پاس کوئی شخص نہ تھا یکا یک میں اون خواتون کے پاس پہنچا اون پر ایسا گوشت تھا کہ مگر کرید ہو گیا تھا اور کے پاس بہت آدمی تھے وہ اوس میں سے کہا رہے تھے میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں جبریل ۴ نے کہا کہ آپ کی امت میں سے یہ لوگ وہ گروہ ہے کہ حلال کو چھوڑتا تھا اور حرام کو اختیار کرتا تھا پھر میں آہستہ چلا گیا یکا یک میں ایسی قوموں کے پاس پہنچا کہ اون کے پیٹ میں کھانوں کی مثل بڑی بڑی تھیں جو صوقت اون میں سے کوئی شخص کھڑا ہوتا فوراً گر پڑتا تھا اور وہ یہ دعا مانگتا تھا اے میرے اللہ تو قیامت کو قائم نہ کرو وہ لوگ آل فرعون کے راستہ پر تھے مختلف قومیں آتی تھیں اور اون کو روزندہ ڈالتی تھیں میں نے اون کو سنا وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے تھے میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں جبریل علیہ السلام نے کہا یہ لوگ آپ کی امت میں سے وہ ہیں کہ سو دھماکتی تھی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الذین یاکفون الریال یقومون الاکما یقوم الذی یتخبط الشیطان من المس  
 پھر میں آہستہ چلا گیا یکا یک میں نے ایسی قوموں کو دیکھا کہ اونکے ہونٹ اوٹھوں کے ہونٹوں کی  
 مثل تھے وہ لوگ اپنے منہ کھولتے تھے اور تپہروں کو لقمہ کرتے تھے پروہ تپہروں کے اسفل  
 سے نکل جاتے تھے میں نے سنا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے فرمایا کرتے تھے میں نے جبریل ۴ سے پوچھا یہ  
 کون لوگ ہیں کہا کہ یہ لوگ آپ کی امت میں سے وہ ہیں جو تہیوں کے مالوں کو ظلم سے کھاتی تھے  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا الذین یاکفون الریال یتامی ظلم انما یاکفون فی بطونہم نار او سیصلون ہر  
 پھر میں آہستہ چلا گیا یکا یک میں نے ایسی حورتوں کو موجود پایا کہ وہ اپنی پستانوں سے لٹک رہی  
 تھیں اور اور عورتیں تھیں کہ سرنگوں اپنے پاؤں سے لٹک رہی تھیں میں نے ان کو سنا وہ اللہ تعالیٰ  
 سے فرمایا کرتی تھیں میں نے جبریل ۴ سے پوچھا یہ کون عورتیں ہیں جبریل نے کہا کہ یہ آپ کی امت  
 میں سے وہ عورتیں ہیں کہ زنا کرتی تھیں اور اپنی اولاد کو قتل کرتی تھیں پھر میں آہستہ چلا گیا یکا یک  
 میں نے ایک قوم کو دیکھا کہ ان کی پسلیوں کا گوشت کاٹا جاتا اور وہ اس گوشت کو لقمہ کرتے تھے  
 ہر ایک سے یہ کہا جاتا تھا کہ اس گوشت کو تو کھا جیسا کہ تو اپنے بھائی کا گوشت کھاتا تھا میں نے  
 جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کہا یہ آپ کی امت میں سے عیب کرنے والے اور خن چین  
 لوگ ہیں پھر ہم دوسرے آسمان کی طرف چڑھے یکا یک میں نے ایک ایسے مرد کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے  
 جو کچھ پیدا کیا ہے وہ اس سے آسن تھا حسن میں مخلوق سے ایسی فضیلت رکھتا تھا جیسے جو دہویں  
 رات کا چاند تمام ستاروں پر فضیلت رکھتا ہے میں نے جبریل ۴ سے پوچھا یہ کون شخص ہے کہا کہ یہ  
 آپ کے بھائی یوسف علیہ السلام ہیں اور اون کے ساتھ اون کی قوم کا ایک گروہ تھا میں نے یوسف ۴  
 سے سلام علیک کی اور اونہوں نے مجھ سے سلام علیک کی پھر میں تیسرے آسمان کی طرف چڑھا یکا یک  
 میں نے یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو دیکھا اور اون دونوں کے ساتھ اون کی قوم کے گروہ تھے میں نے  
 دونوں سے سلام علیک کی اور اون دونوں نے مجھ سے سلام علیک کی پھر میں چوتھے آسمان کی  
 طرف چڑھا یکا یک میں نے اور یس علیہ السلام کو دیکھا اللہ تعالیٰ نے اون کو عالی مکان میں اوٹھایا

مین نے ادیس سے سلام علیک کی اور انہوں نے مجھ سے سلام علیک کی پھر مین پانچویں  
 آسمان کی طرف گیا یکا یک مینے ہارون علیہ السلام کو دیکھا اونکی آدھی ڈاڑھی سفید روشن تھی اور آدھی  
 ڈاڑھی سیاہ تھی اور اتنی لمبی تھی قریب تبا کہ اون کی ڈاڑھی ناف تک پہنچ جاتی مینے جبریل سے  
 پوچھا کیوں شخص ہے کہا کہ ان کی قوم ان کو دوتہ کرتی تھی یہ ہارون علیہ السلام بن عمران ہیں اور  
 اون کے ساتھ اون کی قوم کا ایک گروہ تھا مینے اون سے سلام علیک کی اور انہوں نے مجھ سے  
 سلام علیک کی پھر مین چٹے آسمان کی طرف گیا یکا یک مین نے موسیٰ بن عمران کو دیکھا موسیٰ م  
 گندم گون مروہ بن اون کے جسم پر بہت بال مین اگر اونکے جسم پر مین ہوتا تو اون کے بال قمیص سے  
 باہر نکل آتے یکا یک مینے سنا وہ یہ کہتے تھے کہ آدمی زعم کرتے مین کہ مین اللہ تعالیٰ کے پاس اس نبی  
 سے اکرم ہوں بلکہ نبی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مجھ سے اکرم ہیں مین نے پوچھا اے جبریل یہ کون شخص  
 ہے کہا کہ یہ آپ کے ہمائی موسیٰ بن عمران علیہ السلام ہیں اور اونکے ساتھ اون کی قوم کا ایک گروہ تھا  
 مین نے اون سے سلام علیک کی اور انہوں نے مجھ سے سلام علیک کی پھر مین ساتویں آسمان  
 کی طرف گیا یکا یک مین نے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو دیکھا وہ بیت المعمور سے اپنی پشت لگا کر  
 ہوئے تھے اور مثل حسن الرجال کے تھے مین نے پوچھا اے جبریل یہ کون شخص ہے کہا کہ یہ آپ  
 کے باپ خلیل الرحمن ہیں اور اون کے ساتھ اون کی قوم کا ایک گروہ تھا مینے اون سے سلام علیک  
 کی اور انہوں نے مجھ سے سلام علیک کی مجھ سے کہا گیا یہ آپ کا مکان ہے اور آپ کی امت کا  
 مکان ہے یکا یک مینے اپنی امت کو دیکھا کہ وہ دو حصہ تھی ایک حصہ وہ تھا جن کے جسموں پر  
 سفید کپڑے تھے گویا وہ کاغذ تھے اور ایک حصہ وہ تھا جن کے جسموں پر میلے کپڑے تھے مین بیت المعمور  
 مین داخل ہوا اور میرے ساتھ وہ لوگ داخل ہوئے جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور دوسرے  
 لوگ جن کے میلے کپڑے تھے وہ روک دئے گئے اور وہ لوگ خیر پر تھے مین نے اور ان مومنوں کو  
 جو میرے ساتھ تھے بیت المعمور مین نماز پڑھی پھر مین اور میرے ساتھ جو لوگ تھے وہ نکلے آپ نے  
 فرمایا کہ بیت المعمور وہ ہے جس مین ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور وہ ہر قیامت تک

وان پلٹ کے تائبین کے پہرین سدرۃ المنتہیٰ کی طرف گیا یکایک بیٹے دیکھا کہ ہر ایک پتہ سدرہ  
 کا اتنا بڑا تھا قریب تھا کہ وہ اس است کو ڈھانپ لے اور یکایک بیٹے اُس میں ایک چشمہ دیکھا جو  
 یہ رہا تھا اوس کا سلسبیل نام ہے اوس سے دو نہرین نکلتی ہیں انہیں کی ایک نہر کوثر ہے اور  
 دوسری کو نہر حست کہتے ہیں بیٹے اوس میں غسل کیا میرے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دئے گئے پہرین  
 جنت کی طرف بھیجا گیا ایک جاریہ نے میرا استقبال کیا میں نے اوس سے پوچھا اے جاریہ تو کس کے  
 واسطے ہے اوسنے کہا کہ زید بن حارثہ کیواسطے ہوں یکایک بیٹے ایسے پانی کی نہرین دیکھیں جو سطر فی  
 واللہ تھا اور وہ وہ کی ایسی نہرین دیکھیں کہ اولکامز المتغیر زمین ہوا تھا اور ایسی نہرین شراب کی  
 دیکھیں کہ پینے والوں کے واسطے لذت تھیں اور شہد مصفیٰ کی نہرین دیکھیں اور یکایک منیر جنس کے  
 انارون کو دیکھا کہ ڈولون کی مثل بڑے بڑے تھے اور میں نے جنت کے پرندوں کو دیکھا کہ تمہارے  
 ان اوٹھون کی مثل تھے پہر میرے سامنے دوزخ پیش کی گئی یکایک بیٹے دیکھا کہ دوزخ میں اللہ تعالیٰ  
 کا غضب اور زجر اور عذاب تھا اگر اوس میں پتہ رہا تو وہ اڈالا جاتا تو وہ اوس کو کہا لیتی پہر وہ میرے پاس  
 طرف بند کر دی گئی پہر میں سدرۃ المنتہیٰ کی طرف اٹھا لیا گیا اوس نے مجھ کو ڈھانپ لیا میرے  
 اور اوس کے درمیان دو کمانوں کے گوشہ کی نزدیکی تھی یا اوس سے ہی زیادہ نزدیکی تھی اور فرشتوں  
 میں سے ہر ایک پتے پر ایک فرشتہ نازل تھا اور بوسہ چاٹنے کی گھنٹیں اور مجھ سے فرمایا کہ  
 تیرے واسطے ہر ایک حسنة کے عوض دس حسنات ہیں اور جس وقت تو حسنة کا قصد کرے گا اور اوس کو نہ  
 کرے گا تو تیرے واسطے ایک حسنة لکھا جائیگا اور جس وقت تو اوس حسنة کو کرے گا تو تیرے واسطے دس  
 حسنات لکھے جائیں گے اور جس وقت تو سنیہ کا قصد کرے گا اور اوس کو نہ کرے گا تو تیرے ذمہ کچھ  
 نہ لکھا جائیگا اور اگر کو کرے گا تو تیرے ذمہ ایک سنیہ لکھا جائیگا پہرین موسیٰ علیہ السلام گیا انہوں نے مجھے پوچھا کہ آپ کے رب نے  
 کس چیز کے واسطے آپ کو امر کیا بیٹے کہا چاٹنے کی گھنٹیں اور انہوں نے کہا اپنے رب کے  
 پاس پلٹ کے جائیے اور اپنی است کے واسطے تخفیف چاہئے اسلئے کہ آپ کی است اس کی طاقت  
 نہیں کرتی ہے میں اپنے رب کے پاس پلٹ کے گیا اور بیٹے کہا اے میرے رب میری است نمازون



کی تخفیف کر دے اسلئے کہ میری امت جمیع امتوں سے زیادہ ضعیف ہے مجھ سے دس نمازیں کم کر دی گئیں مین موسیٰ کے پاس آتا اور اپنے رب کے پاس جاتا تاہما یہاں تک کہ میرے رب نے اون پر پاس نمازوں کو پانچ کر دیا سو وقت ایک فرشتہ نے مجھے پکارا اور کہا کہ میرا فریضہ پورا ہو گیا اور میں نے اپنے بندوں سے تخفیف کر دی اور مین نے ہر ایک حسنہ کے عیوض اون کو اوس حسنہ کی مثل دس حسنا عطا کئے پھر مین موسیٰ علیہ السلام کے پاس پلٹ کے آیا انہوں نے مجھے پوچھا کس چیز کے واسطے آپ کو امر کیا گیا میں نے کہا پانچ نمازوں کی واسطے موسیٰ علیہ السلام نے سنکر کہا کہ آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کر جائیے اور اپنی امت کی واسطے تخفیف چاہئے مین نے موسیٰ سے کہا کہ مین اپنے رب کے پاس پلٹ کے گیا یہاں تک کہ جبکہ کو حیا آگئی پھر اپنے مکہ مین صبح کی اور لوگوں کو عجائب سے خبر دیتے تھے کہ مین شب کو بیت المقدس مین گیا اور جبکہ آسمان پر مہراج ہوئی پھر مین نے ایسا دیکھا ایسا دیکھا ابو جہل نے سنکر لوگوں سے کہا کہ محمد صلعم جو کچھ کہتے ہیں کیا تم لوگ اوس سے تعجب نہیں کرتے ہو اپنے فرمایا مین نے اون لوگوں کو قریش کے اوٹھوں کے قافلہ سے خبر دی کہ وہ قافلہ میرے آسمان پر جانے کے وقت ملا تھا اور میں نے اوسکو ایسی ایسی جگہ مین دیکھا تھا اور قافلہ کے اونٹ بہاگ گئے تھے جبکہ مین پلٹ کر آیا تھا تو میں نے اوسکو گھاٹی کر پاس دیکھا تھا اور میں نے اون لوگوں کو ہر ایک مرد اور اسکے اونٹ کی خبر دی کہ وہ ایسا تھا اور ایسا تھا اور اوسکا مال و متاع ایسا تھا مشرکین مین سے ایک مرد نے کہا کہ بیت المقدس کے حالات سے مین دوسرے آدمیوں سے زیادہ عالم ہوں اوس کی بنا کیونکر ہے اور اوسکی ہیئت کیونکر ہے اور اوسکا قرب پہاڑ سے کیونکر ہے آپ بیان کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بیت المقدس اوسکی جگہ سے اوٹھا لیا گیا آپ نے بیت المقدس کو اس طور سے دیکھا جیسے ہم لوگوں مین کا کوئی شخص اپنے مکان کو دیکھتا ہے اپنے فرمایا کہ بیت المقدس کی بنا ایسی ہے اور اس کی ہیئت ایسی ہے اور پہاڑ سے اوس کی نزدیکی ایسی ہے اوس مرد نے سن کر کہا آپ نے سچ فرمایا۔

ابن مردودہ نے ابو نصرہ کے طریق سے ابو سعید سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مجھ کو معراج ہوئی میں کوثر پر گنڈا جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ یہ وہ کوثر ہے کہ آپ کے رب نے آپ کو عطا کیا ہے نیے کوثر کی مٹی پر اپنا ہاتھ مارا ایک ایک مٹی اوس کو مشک اذ فرمایا۔

ابن مردودہ نے دوسری وجہ سے ابو نصرہ سے اونہوں نے ابو سعید رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مجھ کو معراج ہوئی میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

ابن مردودہ نے علقمہ کے طریق سے ابو سعید سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھ کو معراج ہوئی میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا وہ مجھ سے اشیہ تھے۔

## ابوسفیان کی حدیث معراج کے بیان میں

ابونعیم نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ابوسفیان کو قیصر کے پاس بھیجا اور وحیہ کے ساتھ ایک خط اوس کو لکھا وحیہ سے قیصر نے وحیہ میں ملاقات کی اور اوس نے ترجمان کو بلایا ایک خط میں یہ پایا گیا میں محمد رسول اللہ الی قیصر صاحب الروم قیصر کا بہائی غضبناک ہوا اور کہا کہ تو اس مرد کی کتاب کو دیکھتا ہے کہ اوس نے تجھ سے پہلے اپنی ذات سے خط کو شروع کیا ہے یعنی پہلے تیرا نام نہیں لکھا اور اپنا نام لکھا ہے اور تیرا نام قیصر صاحب الروم لکھا اور تجھ کو بادشاہ ذکر کیا قیصر نے اوس سے کہا واللہ میں تجھ کو نہیں جانتا مگر احق صغیر اور بوڑھا مخون تو یہ ارادہ کرتا ہے کہ ایک مرد کا خط قبل اسکے کہ میں اوس کو دیکھوں پہاڑ ڈالا جائے مجھ کو میری عمر کی قسم ہے جیسا کہ وہ مرد کہتا ہے کہ وہ رسول اللہ ہے اگر اللہ تعالیٰ کا رسول ہے تو اوس کا نفس اس کا احق ہے کہ وہ اپنے نفس کے ساتھ خط کی ابتدا کرے اور مجھ کو اپنے بعد ذکر

کرے اور اگر اس نے میرا نام صاحب الروم رکھا اور ستر سچ کہا ہے میں نہیں ہوں مگر اہل روم کا حصہ  
 اور میں ان کا مالک نہیں ہوں لیکن اللہ تعالیٰ نے اہل روم کو میرا مسخر کیا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے  
 تو اہل روم کو مجھ پر مسلط کر دے ان باتوں کے بعد قیصر نے اوس خط کو پڑھا اور کہا اے معشر روم میں  
 گمان کرتا ہوں کہ یہ دروہی جو کچھ بشارت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام فرمادی ہے اور اگر تم کو علم ہو جائے تو یہی جو تم میں اوس کے  
 پاس جاؤں اور اپنی ذات سے اوس کی خدمت کروں اوس کے وضو کا پانی نہ کرے مگر میرے ہاتھوں پر  
 اہل روم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ رسالت کو اعراب کو دے کہ وہ نہ کہنا جانتے ہیں اور  
 نہ چڑھنا اور اللہ تعالیٰ اس کو چھوڑ دے اور ہم لوگوں میں رسول کو پیدا نہ کرے اور ہم اہل کتاب موجود ہیں  
 قیصر نے اہل روم کی باتیں سن کر کہا کہ اصل ہدایت میرے پاس ہے میرے اور تمہارے درمیان  
 انجیل ہے اوس کو ہم تنگ کرتے ہیں اور اوس کو کہتے ہیں اگر وہی نبی ہے تو ہم خاص اوس کا اتباع  
 کریں گے ورنہ ہم انجیل پر ہر مہرین لگا دیں گے جیسے کہ پہلے اوس پر لگی تھیں سو اسکے نہ ہو گا مگر دن  
 کی جگہ دوسری مہرین لگا دی جائیں گی راوی نے کہا کہ اوس دن انجیل پر سونے کی بارہ مہرین  
 لگی تھیں انجیل پر ہر قل نے مہر لگائی تھی ہر قل کے بعد جو بادشاہ اوس کا والی ہوتا اوس پر دوسری  
 مہر لگا دیتا تھا یہاں تک کہ ملک قیصر روم نے اوس کو ایسے حال میں پایا کہ اوس پر بارہ مہرین تھیں  
 اون بادشاہوں میں سے اول بادشاہ آخر بادشاہ کو یہ خبر دیتا تھا کہ تم کو تمہارے دین میں انجیل کا  
 کمولنا احلال نہیں ہے اور جس دن انجیل کو کہو لین گے تو نصاریٰ کا دین متغیر ہو جائے گا اور  
 نصاریٰ کا ملک اوس دن ہلاک ہو جائے گا قیصر نے انجیل تنگائی اور اوس کی گیارہ مہرین  
 توڑ ڈالیں یہاں تک کہ انجیل پر ایک مہر باقی رہ گئی تھی اوس کی طرف شماس اور اسقف اور  
 بطریق لوگ اوشکر آئے اور انہوں نے اپنے کپڑے پہنا ڈالے اور اپنے منہ پیٹ لئے اور اپنے  
 سر کے بال نوچ ڈالے قیصر نے اون سے پوچھا تم کو کیا ہو گیا ہے انہوں نے کہا کہ آج کے دن  
 تیرے گھر کی سلطنت ہلاک ہو جائے گی اور تیری قوم کا دین متغیر ہو جائے گا قیصر نے کہا کہ اصل  
 ہدایت میرے پاس ہے اون لوگوں نے قیصر سے کہا جلدی نہ کرو اور اس مرد کا احوال پوچھو اور

اوس کو لکھ اور اوس کے امین غور کر قیصر نے کہا کون شخص ہے کہ ہم اوس نبی کا احوال اس سے پوچھیں اون لوگوں نے کہا شام میں قومین کثرت سے ہیں قیصر نے شام میں کسی کو بھیجا اوس کی خواہش ایسی قوم سے تھی کہ اُسے آنحضرت صلعم کا احوال پوچھے اوسنے قیصر کو واسطے ابوسفیان اور اون کے اصحاب کو جمع کیا جب یہ لوگ آئے قیصر نے کہا اے ابوسفیان اوس مرو کے احوال سے خبر دو کہ تم لوگوں میں مبعوث ہوا ہے ابوسفیان سے جہاں تک ہو سکا آپ کے امر کو حقیر کرنے میں کمی نہیں کی ابوسفیان نے کہا اے بادشاہ تو اوس مرو کو بڑی شان والا بھیج ہم لوگ کہتے ہیں کہ وہ ساحر ہے اور ہم کہتے ہیں کہ وہ شاعر ہے اور ہم کہتے ہیں کہ وہ کاہن ہے قیصر نے سنکر کہا قسم اللہ تعالیٰ کی کہ میری جان اوسکے قبضہ قدرت میں ہے قبل اوس کے انبیا کو لوگ ایسا ہی کہتے تھے قیصر نے ابوسفیان سے کہا کہ تم لوگوں میں اوسکی جو جگہ ہے مجھ کو اوس سے خبر دو ابوسفیان نے کہا کہ وہ ہم لوگوں میں اوسط خاندان سے ہے قیصر نے سنکر کہا کہ اللہ تعالیٰ ایسے ہی ہر ایک نبی کو اوسکی اوسط قوم سے مبعوث کرتا ہے تم مجھ کو اس کے اصحاب کی خبر دو کہ ہمارے قوم کے لڑکے اور کسں اور کم عقل لوگ اوسکے اصحاب ہیں ہمارے جو رئیس لوگ ہیں اون میں سے کسی نے اسکا اتباع نہیں کیا ہے قیصر نے سنکر کہا واللہ وہی لوگ رسولوں کی پیروی کرنے والے ہیں جہتی والوں اور رئیس لوگوں کو اتباع سے محبت مانع ہوتی ہے تم مجھ کو اوسکے اصحاب سے یہ خبر دو کہ اسکے بعد کہ وہ اوسکے دین میں داخل ہوتے ہیں کیا اوس کو چوڑ دیتے ہیں ابوسفیان نے کہا اون میں سے کوئی شخص اوس کو نہیں چوڑتا قیصر نے پوچھا کہ کیا تم لوگوں میں سے اوس کے دین میں ہمیشہ لوگ داخل ہوتے رہتے ہیں ابوسفیان نے کہا بیشک قیصر نے کہا کہ تم لوگ اوس مرو کی نسبت نہیں زیادہ کرتے ہو مگر میری بصیرت کو مجھ کو اوس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قریب ہے کہ وہ اوس ملک پر غلبہ کرنے کا جو میرے قدم کے نیچے ہے اگر وہ اہل روم اس امر کی طرف تم لوگ آؤ کہ ہم اوس مذہب کو قبول کریں جسکی طرف یہ مرو کھولتا ہے پھر ہم اس سے شام کو واسطے

درخواست کریں کہ وہ کبھی ہمارے لوگوں کے زمانہ میں رونہی نہ جائے (یعنی کوئی اوس پر  
چڑھائی نہ کرے) اس لئے کہ کسی نبی نے انبیاء میں سے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کو ہرگز  
نہیں لکھا اور اوس نبی نے اوس بادشاہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور اوس بادشاہ نے  
اوس کی دعوت کو قبول کیا پھر اوس بادشاہ نے کوئی اور خواہش کی مگر وہ نبی اوسکی خواہش  
کو عطا کرتا ہے (یعنی دین قبول کرنے کے بعد کوئی بادشاہ نبی سے جو خواہش کرتا ہے اسکی  
خواہش پوری ہوتی ہے) تم لوگ میری اطاعت کرو اہل روم نے کہا میں معاملہ میں ہم تیری  
اطاعت کبھی نہ کریں گے ابوسفیان نے کہا واللہ محمد کو اس امر سے کوئی مانع نہ ہو کہ میں آنحضرت  
صلعم کی نسبت کوئی ایسی بات کہوں کہ قیصر کی نگاہ سے آپ کو گرا دے مگر یہ امر مانع ہو کہ مجھ کو  
اس امر سے کراہت تھی کہ اگر قیصر کے پاس کوئی جوڑی بات کہوں گا تب مجھ پر گرفت کرے گا اور مجھ کو  
سچا نہ جائے گا یہاں تک کہ میں نے آنحضرت صلعم کے شب معراج کے قول کو قیصر سے ذکر  
کیا اور میں نے قیصر سے کہا اے بادشاہ کیا تجھ کو اوس مرد کی ایسی خبر سے مطلع نہ کروں کہ تو چپان  
لے گا کہ اوس نے جوڑا کہا ہے قیصر نے ابوسفیان سے پوچھا وہ کیا خبر ہے میں نے کہا وہ  
مرد ہم سے یہ زعم کرتا ہے کہ وہ ہماری زمین جو حرم کی زمین ہے اوس سے رات میں گیا اور وہ تمہاری اس  
مسجد میں آیا جو مسجد ایلیا ہے اور قبل صبح کے ہماری طرف اسی رات میں پلٹے آگیا ابوسفیان نے  
کہا کہ ایلیا کا بطریق قیصر کے سر پر کھڑا تھا بطریق نے کہا مجھ کو اوس رات کا علم ہے ابوسفیان نے  
کہا قیصر نے نظر کی اور بطریق سے پوچھا تجھ کو اس کا کیا علم ہے بطریق نے کہا میں جب تک مسجد کو  
دروازے بند نہ کر دیتا شب کو نہیں سوتا تھا جبکہ وہ رات تھی جبکہ ابوسفیان نے ذکر کیا ہے میں نے  
مسجد کے کھلے دروازے بند کر دیے سو ایک دروازہ کے جو مجھ سے بند نہ ہو سکتے تھے اچھے کام کرنے  
والوں اور ان لوگوں سے جو میرے پاس حاضر ہوتے تھے کل سے اعانت چاہی اور اوس کی تہنیت  
کی یہ کوئی قدرت نہ ہوئی کہ ہم اوس دروازہ کو حرکت دے سکیں سو اس کے تہا کہ ہم دروازہ کی جگہ  
پہاڑ کو ہٹاتے تھے میں نے بخارون کو بلایا وہوں نے اوس کو دیکھا اور کہا کہ اسپر دروازہ کی چو کھٹ

گر پڑی ہے یا کوئی نیناں گر پڑی ہے ہکو یہ قدرت نہیں ہے کہ ہم اس کو بلا سکین یہاں تک کہ صبح ہو جائے گی تو ہم دیکھیں گے کہ اس دروازہ پر کہاں سے یہ آفت آئی ہے بطریق نے کہا میں پلٹ کے چلا گیا اور میں نے اس دروازہ کو کھلا چھوڑ دیا جبکہ صبح کو اوتھامین گیا تو میں نے یہ دیکھا کہ وہ پتھر جو دروازہ کے گوشہ کے پاس تھا اوسمیں سوراخ ہے اور اس میں چوپایہ کے باندھنے کی علامت ہے میں نے اپنے اصحاب سے کہا کہ اس رات میں یہ دروازہ نہیں روکا گیا مگر کسی نبی کے واسطے اور اوس نبی نے اس رات میں ہماری مسجد میں نماز پڑھی ہے یہ سکر قیصر نے کہا اے گروہ اہل روم تم لوگ یہ جانتے ہو کہ حضرت عیسیٰ اور قیامت کے درمیان ایک نبی ہوگا عیسیٰ نے تم کو اس نبی کی بشارت دی ہے اور یہ وہی نبی ہے جس کی بشارت عیسیٰ نے تم کو دی ہے جس دین کی وہ نبی دعوت دیتا ہے تم اس کو قبول کرو جبکہ قیصر نے اہل روم کی نفرت کو دیکھا تو کہا اے گروہ اہل روم تمہارے بادشاہ نے تم کو بلایا اور وہ تمہاری آزمائش کرتا تھا کہ تمہاری صلابت تمہارے دین میں کیونکر ہے تم نے اس کو جبراً کہا تم نے اس کو گالیان دین اور وہ تمہارے درمیان ہے یہ بات سن کر اہل روم قیصر کے واسطے سجدہ میں گرے۔

## ابوہلی کی حدیث معراج کو بیان میں

طبرانی نے (واوسط) میں اور ابن مردویہ نے محمد بن عبد الرحمن بن ابی ہلی کے طریق سے محمد نے اپنے بھائی عیسیٰ سے اور عیسیٰ نے اپنے باپ عبد الرحمن سے اور انہوں نے اپنے باپ ابوہلی سے یہ روایت کی ہے کہ جب ریل عمنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک براق لائے اور اپنے سامنے آپ کو براق پر سوار کیا پھر آپ کو اپنے ساتھ لے گئے اور براق کی نشان تھی کہ جس وقت وہ پیست جائے میں پہنچتا تو اس کے ہاتھ لائے ہو جاتے اور اس کے پاؤں کو تاہ ہو جاتے یہاں تک کہ وہ اوس جگہ پر ابر ہو جاتا اور جس وقت وہ براق بلند جگہ میں پہنچتا تو اس کے ہاتھ کو تاہ ہو جاتے اور پاؤں لائے ہو جاتے یہاں تک کہ وہ اوس جگہ پر ابر ہو جاتا پھر ایک مرد راستہ کی دہنی طرف سے

آپ کو ظاہر ہوا اور اس نے دوبار آپ کو پکارا اسے محمد راستہ میری طرف ہے جبریل ؑ نے آپ کے کہا  
آپ چلئے اور کسی سے کلام نہ کیجئے پہر ایک مرد راستہ کی بائیں طرف سے آپ پر ظاہر ہوا اور اس  
نے آپ کے کہا اسے محمد راستہ میری طرف ہے جبریل علیہ السلام نے آپ کے کہا آپ چلئے اور کسی سے  
کلام نہ کیجئے پہر ایک عین جمیل عورت آپ پر ظاہر ہوئی اسے جبریل ؑ فرمایا اللہ علیہ وسلم سے پوچھنا  
آپ جانتے ہیں وہ کون مرد تھا جس نے راستہ کی دہنی طرف سے آپ کو پکارا تھا آپ نے فرمایا مجھ کو معلوم ہے  
جبریل علیہ السلام نے کہا وہ یہود تھے جو آپ کو اپنے دین کی طرف بلاتے تھے پہر جبریل علیہ السلام  
نے آپ سے پوچھا کیا آپ کو معلوم ہے وہ کون مرد تھا جس نے آپ کو راستہ کی بائیں جانب  
سے پکارا تھا آپ نے فرمایا مجھ کو معلوم نہیں جبریل ؑ نے کہا وہ نصاریٰ تھے جو آپ کو اپنے دین کی  
طرف بلاتے تھے پہر جبریل ؑ نے آپ سے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں وہ عین جمیل کون عورت تھی  
آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا جبریل ؑ نے کہا وہ دنیا تھی وہ اپنے نفس کی طرف آپ کو بلاتی  
تھی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جبریل علیہ السلام چلے گئے یہاں تک کہ بیت المقدس میں  
آئے دیکھ ایک اونٹوں نے ایک گروہ کو ٹھہرایا اُن لوگوں نے کہا نبی امی کو درجائے کیا ایک اوس  
گروہ میں ایک بوڑھا شخص دیکھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ  
کون شخص ہے جبریل علیہ السلام نے کہا آپ کے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور یہ موسیٰ ہیں  
اور یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں پہر نماز قائم کی گئی اور ایک دوسرا آگے بڑھ آیا گیا یہاں تک کہ سب نے  
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگے کیا پہر بچے کی اشیائے نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کو اختیار فرمایا  
جبریل ؑ نے آپ کے کہا آپ فطرت کو پہنچ گئے پہر آپ کے کہا گیا کہ اپنے رب کی طرف اٹھ کر چلئے  
آپ کھڑے ہو گئے آپ رب کے پاس داخل ہوئے پہر آپ آگے آپ سے پوچھا گیا آپ نے کیا کیا آپ نے  
فرمایا میری امت پر چاس نمازین فرض کی گئیں موسیٰ نے آپ کے کہا آپ اپنے رب کے پاس پلٹے  
جائیے اور اپنی امت کے واسطے تخفیف چاہیے اس لئے کہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں کوتاہی  
سے آپ پلٹ کر گئے پہر اے موسیٰ نے پوچھا آپ نے کیا کیا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن

پچاس نمازون کو پچیس کر دیا موسیٰ نے آپ سے کہا اپنے رب کے پاس پلٹے جائے اور تخفیف کو چاہئے آپ پلٹ کے گئے اور پہرے اور آپ نے فرمایا پچیس نمازون کو بارہ کر دیا موسیٰ نے کہا اپنے رب کے پاس پلٹے جائے اور تخفیف چاہئے آپ پلٹ گئے اور پہرے اور آپ نے فرمایا میرے رب نے بارہ نمازون کو پانچ کر دیا موسیٰ نے کہا آپ پلٹے جائے اور اپنے رب سے تخفیف چاہئے آپ موسیٰ سے فرمایا اپنے رب کے پاس میں جو پلٹ کے جاتا ہوں مجھے شرم آتی ہے اور میرے رب نے مجھ سے فرمایا کہ تیرے ہر بار پلٹ کے جانے میں جو تو پلٹ کے گیا ہے ایک خواہش ہے جو میرے ہجھکود دی ہے۔

### ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث معراج کریمہ

ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور بزار اور ابویعلیٰ اور بیہقی نے ابو العالیہ کے طریق سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور ان کے ساتھ میکائیل علیہ السلام تھے جبریل ؑ نے میکائیل ؑ سے کہا کہ میرے پاس زہرم کے پانی کا ایک طشت لے آؤ تاکہ آپ کے قلب کو مین پاک کروں اور آپ کے سینہ کو کشادہ کروں جبریل ؑ نے آپ کے پیٹ کو شق کیا اور اسکو تین بار دھویا اور میکائیل ؑ تین بار تین طشت زہرم کے پانی کے لئے جبریل ؑ نے آپ کے سینہ کو کھولا اور کینہ کی قسم سے جو شے تھی اوس میں سے نکال ڈالی اور علم اور علم اور ایمان اور یقین اور اسلام سے اسکو بہر دیا اور مہر نبوت سے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر لگا دی پہر آپ کے پاس ایک گھوڑا لائے اور آپ کو اس پر سوار کیا جہان اوسکی نگاہ پہنچتی وہاں اوس کا قدم پڑتا تھا آپ تشریف لگے اور جبریل ؑ آپ کے ساتھ گئے آپ ایک ایسی قوم کے پاس آئے کہ وہ ایک دین کی معیت کرتی اور ایک ہی دین میں اسکو کاٹ لیتی تھی جبکہ وہ اسکو کاٹ لیتی جیسے وہ پہلی تھی ویسی ہی پہر مچاتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کیا امر ہے جبریل ؑ نے کہا یہ لوگ مجاہد فی سبیل اللہ میں ان کا



ایک حسد سأت سوحنات سے دو چند ہوتا ہے اور جو شے یہ لوگ خراج کرتے ہیں وہی شے اپنے خراج ہونے کے بعد اپنا خلف ہوتی ہے پہر آپ ایک ایسی قوم کے پاس آئے گا ان کے سر تنہروں سے کچلے جاتے تھے جس وقت ان کے سر کچلے جاتے پہر ویسے ہی ہو جاتے جیسے کہ پہلے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کیا یہ وہ لوگ ہیں کہ فرض نماز سے کاہلی کرتے تھے پہر آپ ایک ایسی قوم کے پاس آئے گا ان کے پیچھے اور آگے کپڑے کے پوند تھے وہ اس طور سے چوڑے پھرتے تھے جیسے اونٹ چوڑے پھرتے ہیں اور وہ ضریع اور قوم اور رضع جہنم اور جہنم کے پتھر کھاتے تھے آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کیا یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے مالوں کا صدقہ نہیں دیتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا ہے پہر آپ ایک قوم کے پاس تشریف لائے ان کے سامنے پکا ہوا گوشت ہانڈی میں رکھا تھا اور دوسرا کچا سڑا ہوا گوشت تھا وہ کچے سڑے ہوئے گوشت میں سے کھاتے تھے اور کچے ہوئے پاکیزہ گوشت کو چوڑ دیتے تھے آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کیا آپ کی امت کا یہ مرد ہے اسکے پاس حلال پاکیزہ عورت تھی یہ غیث یعنی بیکار عورت کے پاس جاتا اور اسکے پاس راست صبح تک رہتا تھا اور عورت حلال طیب مرد کے پاس سے اونٹنی اور غیث مرد کے پاس جاتی اور صبح تک اسکے پاس شب باشی کرتی تھی پہر آپ ایک ایسی لکڑی کے پاس سے گذرے کہ راستہ میں تھی کوئی کچڑا اسکے پاس سے نہیں گذرتا مگر او سکو وہ پہاڑ ڈالتی تھی اور کوئی شواں لکڑی کے پاس سے نہیں گذرتی مگر وہ او سکو چڑھتی تھی آپ نے جبریل سے پوچھا یہ کیا ہے کہا کہ آپ کی امت میں سے ان اقوام کی مثل ہے کہ وہ راستہ میں بیٹھتے اور نہریں کرتے تھے پہر آپ ایک مرد کے پاس آئے گا اس نے ایک ایسا عظیم گنجا جمع کیا تا جاوے سکوا اسکے اوٹھانے کی قدرت نہ تھی اور وہ اس گٹھے پر زیادہ کرتا تھا آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے کہا کہ یہ مرد آپ کی امت میں سے ہے اس کے پاس آدمیوں کی امانتیں ہوتی تھیں وہ ان کے انوکھنے کی قدرت نہیں رکھتا تھا اور وہ یہ ارادہ کرتا تھا کہ اس امانت پر اور امانت کا بوجہ رکھے

پہر آپ ایک ایسی قوم کے پاس آئے کہ اون کی زبان میں اور ہونٹ لوہے کی قنچیں سے کاٹے  
 جاتے تھے جس وقت وہ کٹ جاتے پھر ویسے ہی ہو جاتے جیسے کہ پہلے تھے اس تکلیف کی  
 اون سے کچھ کمی نہ ہوتی تھی آپ نے پوچھا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں کہا کہ یہ وہ خطباء ہیں جو لوگوں  
 کو فتنہ میں ڈالتے تھے پہر آپ ایک چھوٹے پتھر کے پاس تشریف لائے کہ اوس میں سے ایک  
 عظیم بل نکلتا ہے وہ بل یہ ارادہ کرتا ہے کہ جس جگہ سے نکلا ہے اوس جگہ پلٹ جاوے  
 اوس کو پلٹنے کی قدرت نہیں ہے آپ نے پوچھا اے جبریل یہ کیا ہے کہا کہ یہ وہ مرد ہیں جو عظیم کلمہ کے  
 ساتھ تکلم کرتا تھا یعنی اپنے درجہ سے بڑی بات کہتا تھا اور اوس سے نام نہوتا تھا وہ اس امر  
 کی طاقت نہیں رکھتا تھا کہ اوس کلمہ کو رد کر سکے پہر آپ ایک صحرا کے پاس تشریف لاؤ وہاں  
 پاکیزہ ٹنڈی ہو پانی اور خشک کی خوشبو تھی اور ایک آواز سنی آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا  
 یہ کیا ہے کہا یہ جنت کی آواز ہے یہ کہتی ہے اے میرے رب جس شے کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے  
 وہ مجھ کو دے میرے غم نے اور میرے استیرق اور میرے حریر اور میری سندس اور میرے عبقری اور  
 میرے لور اور میرے مرجان اور میری چاندنی اور میرا سونا اور میرے اکواب اور میرے صحاف  
 اور میری ابریقین اور میری سوارین اور میرا شہد اور میرا پانی اور میرا دودھ اور میری شراب کثرت  
 سے ہو گئی ہے جو وعدہ تو نے مجھ سے کیا ہے وہ دے اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا کہ تیرے  
 واسطے ہر ایک مرد مسلمان اور ہر ایک عورت مسلمہ اور ہر ایک مرد مؤمن اور ہر ایک عورت مؤمنہ ہر  
 جنت کے کما کہ میں راضی ہو گئی پہر آپ ایک صحرا کے پاس آئے آپ نے ایک منکر آواز سنی اور بدبو  
 پائی آپ نے پوچھا اے جبریل یہ کیا ہے کہا یہ جہنم کی آواز ہے وہ یہ کہتی ہے اے میرے رب جس  
 شے کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے وہ شے مجھ کو دے میری زنجیریں اور میرے طوق اور میرا  
 شعلہ اور میرا گرم پانی اور میرا ضریع اور میرا غساق اور میرا عذاب کثیر ہو گیا ہے اور میرا گڑھا بہت  
 گہرا ہو گیا ہے اور میری حرارت شدید ہو گئی ہے تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے وہ مجھ کو دے  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیرے واسطے ہر ایک مرد مشرک اور ہر ایک

اور ہر ایک عورت کا فرد اور ہر ایک خبیث مرد اور ہر ایک خبیث عورت اور ہر ایک وہ جبار ہے جو کہ  
 روز حساب پر ایمان نہیں رکھتا ہے جنہم نے کہا میں راضی ہو گئی پہر آپ چلے گئے یہاں تک کہ  
 بیت المقدس میں تشریف لائے آپ گوڑے سے اترے اور اوکو صخرہ کی طرف باندھ دیا  
 پہر مسجد میں داخل ہوئے اور ملائکہ کے ساتھ آپ نے نماز پڑھی جبکہ نماز ادا کی گئی تو انہوں نے جبریلؑ  
 سے پوچھا تمہارے ساتھ یہ کون شخص ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں انہوں نے پوچھا کیا  
 آپ کے پاس کوئی بھیجایا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا ہاں بھیجایا ہے انہوں نے کہا کہ اس  
 بہائی اور اس خلیفہ کو اللہ تعالیٰ باقی اور زندہ رکھے کیا اچھا بہائی اور کیا اچھا خلیفہ ہے اور کیا اچھا  
 آنے والا ہے جو آیا ہے پہر آپ نے انبیاء کی ارواح سے ملاقات کی انہوں نے اپنے رب کی شناخت  
 ابراہیم علیہ السلام نے کہا الحمد للہ الذی اتخذنی غیلا واعطانی ملکا عظیما وجعلنی امتا قانتا کو تم  
 لی والفقذنی من النار وجعلنا علی یردا و سلاما پہر موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کی شناخت کی اور کہا  
 الحمد للہ الذی کلمنی تمکلیما وجعل ہذاک آل فرعون ونجاة بنی اسرائیل علی یدی وجعل من امتی قوما  
 یمدون بالحق و یریدون یردا و علیہ السلام نے اپنے رب کی شناخت کی اور کہا الحمد للہ الذی جعل  
 لی ملکا عظیما و علمتی الزبور والان لی الحمد ید و سخر لی الجبال سیمین و ایلط و اعطانی الحکمة و فضل الخطاب  
 پہر سلیمان علیہ السلام نے اپنے رب کی شناخت کی اور کہا الحمد للہ الذی سخر لی الیراح و سخر لی الشیاطین  
 یمعنون ما شئت من محاریب و تماثیل و جفان کالجوالی و قد و دراسیات و علمتی منطق الطیر و اتانی  
 من کل شیء فضلا و سخر لی جنود الشیاطین و الانس و الطیر و فضلنی علی کثیر من عبادہ المؤمنین و  
 اعطانی ملکا عظیما لا ینفنی لاحد من بعدی وجعل لی ملکا طیباً لیس فیہ حساب پہر عیسیٰ علیہ السلام  
 نے اپنے رب کی شناخت کی اور کہا الحمد للہ الذی جعلنی کلمۃ وجعل مثلی مثل آدم خلقت من تراب ثم قال لہ  
 کن فیکون و علمتی الکتاب و الحکمة و التوراة و الانجیل وجعلنی اخلق من الطین کیمیۃ الطیر فانقم فیہ  
 فیکون طیرا و انزل اللہ و جعلنی ابری الالک و الارص و احمی الموتی بازندہ و رفنی و طهرنی و اعاذنی و احمی  
 من الشیطانی الرجیم فلم ینکن شیء علینا سمیل پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی شناخت کی

اور فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک نبی نے اپنے رب کی شناخت کی اور میں اپنے رب کی شناخت کرتا ہوں آپ نے فرمایا  
 الحمد للہ الذی ارسلنی رحمۃ للعالمین وکانہ للناس بشیرا ونذیرا وانزل علی الفرقان فیہ بیان لكل  
 شیء وجعل امتی خیر امتہ اخرجت للناس وجعل امتی امتہ وسطا وجعل امتی ہم الاولین والآخرین  
 وشرح لی صدری ووضعت غنی ووزی ورفعت لی ذکری وجعلنی فاتحا وقاتما۔ ابراہیم علیہ السلام نے  
 سن کر فرمایا کہ اس وصف سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم سے بڑھ گئے بہترین ظرف لائے گئے کہ ان  
 کے منہ ڈھانپے ہوئے تھے اور تین ظرفوں میں سے وہ ظرف لایا گیا جس میں پانی تھا اور آپ کے  
 کما گیا کہ اس کو پیچھے آپ نے اوس میں سے تھوڑا پیا پھر آپ کو دوسرا ظرف دیا گیا اوس میں دودھ  
 تھا آپ کے کما گیا کہ اس کو پیچھے آپ نے اوس میں اتنا پیا کہ سیراب ہو گئے پھر آپ کو تیسرا ظرف دیا  
 گیا اوس میں غمر تھی آپ کے کما گیا اس کو پیچھے آپ نے فرمایا میں اس کا ارادہ نہیں کرتا ہوں میں  
 سیراب ہو گیا ہوں جبریل علیہ السلام نے کہا کہ خمر آپ کی امت پر حرام ہو جائے گی اور اگر آپ  
 غمر سے کچھ پی لیتے تو آپ کی امت میں سے آپ کا اتنا نہ کرتے مگر تھوڑے لوگ پھر آپ کو جبریل  
 آسمان کی طرف لے گئے اور اوس کا دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا اے جبریل یہ کون ہے کہا کہ محمد صلعم  
 ہیں اہل آسمان نے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل نے کہا ہن بھیجا گیا ہے  
 اور انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اس بھائی اور خلیفہ کو زندہ اور باقی رکھے یہ اچھا بھائی ہے اور اچھا خلیفہ ہے  
 اور اچھا آدمی والا ہے جو آیا ہے آپ آسمان میں داخل ہوئے آپ نے یکایک ایسے مرد کو دیکھا کہ کامل  
 انخلقت تھا اوس کی پیدائش میں سے کچھ کم نہیں ہوا تھا جیسے کہ آدمیوں کی خلقت سے کم  
 ہو جاتا ہے (کہ لاغر ہو جاتے ہیں اور اون کے اجسام میں تغیرات پیدا ہو جاتے ہیں) اوس مرد  
 نے دہنی جانب ایک دروازہ تھا کہ جس سے پاکیزہ خوشبو نکلتی تھی اور اوس کے بائیں جانب ایک  
 دروازہ تھا جس سے بدبو آتی تھی جس وقت وہ مرد اوس دروازہ کی طرف دیکھتا جو اسکے دہنی جانب  
 تھا تو وہ ہنس دیتا اور خوش ہو جاتا تھا اور جس وقت وہ اوس دروازہ کی جانب دیکھتا جو اوس کے  
 بائیں جانب تھا تو وہ رو دیتا اور غمگین ہو جاتا تھا میں نے پوچھا اے جبریل یہ کون شخص ہے کہا یہ

آپ کے باپ آدم علیہ السلام ہیں اور یہ دروازہ جو اون کی ذہنی جانب ہے جنت کا دروازہ ہے جسوقت وہ اون لوگوں کو دیکھتے ہیں جو اون کی ذریت سے ہیں اور جنت میں جاتے ہیں تو ہنس دیتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور وہ دروازہ جو اون کی بائیں جانب ہے وہ جہنم کا دروازہ ہے جسوقت وہ اون لوگوں کو دیکھتے ہیں جو اون کی ذریت میں سے ہیں اور جہنم میں جاتے ہیں تو وہ رو دیتے ہیں اور غمگین ہوتے ہیں پہر جبریل ؑ آپ کو دوسرے آسمان کی طرف لیگے اور اوس کا دروازہ کھلوانا چاہا اہل آسمان نے پوچھا یہ کون ہے کہا جبریل ہے انہوں نے پوچھا تمہارے ساتھ کون شخص ہے کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں انہوں نے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا ہاں بھیجا گیا ہے اہل آسمان نے کہا اللہ تعالیٰ اس بھائی اور خلیفہ کو زندہ اور باقی رکھے یہ اچا بھائی ہے اور اچا خلیفہ ہے اور اچا آنیوالا ہے جو آیا ہے آپ دوسری آسمان میں داخل ہوئے آپ نے یکا یک ایک ایسے مرد کو دیکھا کہ حسن سے اوسکو کل آدمیوں پر فضیلت تھی جیسے چودہویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر فضیلت ہے آپ نے پوچھا اے جبریل یہ کون شخص ہے کہا یہ آپ کے بھائی یوسف علیہ السلام ہیں پہر جبریل ؑ آپ کو تیسرے آسمان کی طرف لے گئے اور اوس کا دروازہ کھلوانا چاہا جبریل علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ تمہارے ساتھ یہ کون شخص ہے کہا یہ محمد صلعم ہیں اہل آسمان نے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے کہا ہاں بھیجا گیا ہے اہل آسمان نے کہا اس بھائی اور خلیفہ کو اللہ تعالیٰ زندہ اور باقی رکھے یہ اچا بھائی اور اچا خلیفہ ہے اور اچا آنے والا ہے جو آیا ہے آپ تیسرے آسمان میں داخل ہوئے یکا یک آپ نے دو خالہ زاد بھائیوں عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا علیہم السلام کو دیکھا آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہیں کہا عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام ہیں پہر جبریل ؑ آپ کو چوتھے آسمان کی طرف لے گئے اور اوس کا دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے کہا جبریل ہے اہل آسمان نے پوچھا تمہارے ساتھ کون شخص ہے جبریل علیہ السلام نے کہا محمد صلعم ہیں اہل آسمان نے کہا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل ؑ نے کہا ہاں بھیجا گیا ہے اہل آسمان نے کہا اس بھائی اور اس خلیفہ کو

اللہ تعالیٰ زندہ اور باقی رکھے اچھا بھائی اور اچھا خلیفہ ہے اور اچھا آنیوالا ہے جو آیا ہے آپ چوتھے آسمان پر گئے یکا یک آپ نے ایک مرد کو دیکھا آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون شخص ہے جبریل علیہ السلام نے کہا یہ ادریس علیہ السلام ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو رفیع مکان میں اوٹھایا ہے پھر جبریل ع آپ کو پانچویں آسمان کی طرف لے گئے اور آسمان کا دروازہ کھلوانا چاہا اہل آسمان نے پوچھا یہ کون ہے کہا جبریل ہے اہل آسمان نے پوچھا تمہارے ساتھ کون شخص ہے کہا محمد صلعم ہیں انہوں نے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا ہاں بھیجا گیا ہے اہل آسمان نے کہا اس بھائی اور خلیفہ کو اللہ تعالیٰ زندہ اور باقی رکھے اچھا بھائی اور اچھا خلیفہ ہے اور اچھا آنے والا ہے جو آیا ہے آپ پانچویں آسمان میں داخل ہوئے یکا یک آپ نے ایک مرد کو دیکھا جو بیٹھا ہوا تھا اور اس کے گرد ایک قوم تھی وہ اون کے سامنے کچھ بیان کر رہا تھا آپ نے پوچھا اے جبریل یہ کون شخص ہے اور اس کے اطراف جو لوگ ہیں وہ کون ہیں جبریل ع نے فرمایا ہارون علیہ السلام ہیں ان کو لوگ دوست رکھتے تھے اور یہ لوگ بنی اسرائیل ہیں پھر جبریل علیہ السلام آپ کو چھٹے آسمان کی طرف لے گئے اور اس کا دروازہ کھلوانا چاہا اہل آسمان نے پوچھا کون ہے کہا جبریل ہے انہوں نے پوچھا تمہارے ساتھ کون شخص ہے کہا محمد صلعم ہیں انہوں نے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل ع نے کہا ہاں بھیجا گیا ہے آسمان والوں نے کہا اس بھائی اور اس خلیفہ کو اللہ تعالیٰ زندہ اور باقی رکھے اچھا بھائی اور اچھا خلیفہ ہے اور اچھا آنے والا ہے جو آیا ہے آپ نے یکا یک ایک مرد کو بیٹھا ہوا پایا آپ اس کے پاس سے چلے گئے وہ مرد رونے لگا آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون شخص ہے کہا موسیٰ علیہ السلام ہیں آپ نے پوچھا یہ کیوں روتے ہیں جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی اسرائیل زعم کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس بنی آدم سے میں اکرم ہوں اور یہ مرد بنی آدم سے ہے اور دنیا میں میرے بعد آیا ہے اور اس نے آخرت میں مجھ سے سبقت لی ہے اگر یہ مرد اپنی ذات کے مجھ سے سبقت کرتا تو مجھ کو پروا نہ تھی لیکن ہر ایک نبی کے ساتھ اس کی امت ہوگی تو اس کی امت کو بھی

میری امت سے سبقت ہوگی پہ جبریل علیہ السلام آپ کو ساتوین آسمان کی طرف لے گئے اور  
اوسکا دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے کہا جبریل ہے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہے کہا  
محمد صلعم میں اہل آسمان نے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل نے کہا ہاں بھیجا گیا  
ہے اہل آسمان نے کہا اس بہائی اور اس خلیفہ کو اللہ تعالیٰ زندہ اور باقی رکھے اچھا بہائی ہے  
اور اچھا خلیفہ ہے اور اچھا انبیاء ہے جو آیا ہے آپ ساتوین آسمان میں داخل ہوئے یکایک  
آپ نے ایک ایسے مرد کو دیکھا جو اوکے بال کچڑی تھے اور حنبت کے دروازہ کے پاس کرسی پر  
بیٹھا ہوا تھا اور اوکے پاس ایک قوم بیٹھی تھی جن کے چہرے گورے نورانی تھے جیسے سفید کاغذ  
ہوتے ہیں اور ایک ایسی قوم تھی جنکے رنگوں میں کچھ تھا جن رنگوں کے رنگوں میں کچھ تھا وہ کھڑے  
ہو گئے اور ایک نہر میں داخل ہوئے اور انہوں نے اوس میں غسل کیا اور نہر سے ایسے حال میں باہر  
نکلے کہ اونکے رنگ کچھ صاف ہو گئے تھے پہر وہ لوگ دوسری نہر میں داخل ہوئے اور انہوں نے  
اوس میں غسل کیا اور ایسے حال میں وہ اوس نہر سے نکلے کہ اونکے رنگ اور کچھ صاف ہو گئے تھے  
پہر وہ لوگ دوسری نہر میں داخل ہوئے اور انہوں نے اوس میں غسل کیا اور اونکے رنگ اور  
زیادہ صاف ہو گئے اور اونکے رنگ اونکے اصحاب کے رنگوں کی مثل ہو گئے وہ لوگ آئے اور  
اپنے اصحاب کے پاس بیٹھ گئے آپ نے پوچھا پ جبریل یہ کچڑی بالوں والا مرد کون ہے اور یہ سفید  
چہرے والے کون لوگ ہیں اور جن لوگوں کے رنگوں میں کچھ شے تھی وہ کون لوگ ہیں اور جن  
نہروں میں وہ لوگ داخل ہوئے کون کون سی نہر میں جبریل علیہ السلام نے کہا یہ مرد آپ کے  
باپ ابراہیم علیہ السلام ہیں یہ اون لوگوں میں اول ہیں جنکے بال رومے زمین پر کچڑی ہو گئے تھے  
اور وہ لوگ جن کے چہرے گورے اور سفید ہیں وہ قوم ہے کہ انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کیساتھ  
نہیں جوہتکوا یا ہے اور وہ لوگ جن کے رنگوں میں کچھ شے تھی وہ وہ قوم ہے کہ انہوں نے عمل  
صلح کو جوہرے عمل کے ساتھ خلط کر دیا تھا انہوں نے توبہ کی اللہ تعالیٰ نے اون کی توبہ قبول  
فرمائی اور جو نہر میں ہیں اون میں کی اول نہر نہر رحمت الہی ہے اور دوسری نہر نہر نعمت الہی ہے

اور تیسری نہ وہ ہے جس کی صفت سقاہم رہیم شرایا طہور ہے۔ پہر آپ سدرۃ المنتقی کو  
 پھونچ گئے آپ کے گما گیا یہ وہ سدرہ ہے کہ ہر ایک شخص آپ کی امت کا جو آپ کی سنت پر  
 گذرا ہے اس تک پہنچتا ہے آپ نے سدرہ کو یکا یک ایک ایسا درخت پایا جس کی جڑ میں ہی  
 ایسے پانی کی نہرین نکلتی ہیں جو ستر تانہیں ہے اور ایسے دودھ کی نہرین نکلتی ہیں جس کا مزہ  
 متغیر نہیں ہوتا اور ایسی نہرین خم کی نکلتی ہیں جو پینے والوں کے واسطے لذت ہیں اور محمد مصطفیٰ  
 کی نہرین نکلتی ہیں اور سدرہ وہ درخت ہے کہ سوار شخص جس کے سایہ میں بہتر برس چلا جاوے  
 تو اس کو قطع نہ کر سکے اور اس کا ایک پتہ اتنا بڑا ہے کہ کل امت کو ڈھانپنے والا ہے اس سدرہ  
 کو خلاق عزوجل کے نور نے ڈھانپ لیا ہے اور اس کو ملائکہ نے ایسا ڈھانپ لیا ہے جیسے کوئی  
 درخت پر بیٹھیں اور اس کو ڈھانپ لیں جب آپ سدرہ کے پاس آئے اس وقت آپ کے رب نے  
 آپ کے کلام کیا اور آپ سے فرمایا کہ سوال کیجئے آپ نے عرض کی کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل  
 بنایا ہے اور ارون کو ملک عظیم دیا ہے اور موسیٰ علیہ السلام سے تو نے کلام کرنے کا طور پر کلام کیا ہے  
 اور تو نے داؤد علیہ السلام کو عظیم ملک عطا کیا ہے اور ہوش کو اون کے واسطے تو نے نرم کر دیا ہے  
 اور ہارون کو اون کا مسخر بنایا ہے اور سلیمان علیہ السلام کو عظیم ملک دیا ہے اور جن اور انس اور  
 شیاطین کو اون کا مسخر کیا ہے اور ہوا کو اون کا مسخر کیا ہے اور ارون کو ایسا ملک عطا کیا ہے کہ  
 لاینبغی لاحد من بعدہ اور عیسیٰ علیہ السلام کو تو نے تورات اور انجیل سکھلائی اور اون کو ایسا کیا  
 کہ وہ مادر زاد اندھے اور مبرص کو اچھا کرتے تھے اور تیرے اذن سے مردہ کو زندہ کرتے تھے  
 اور اون کو اور ان کی مان کو شیطان جبریم سے تو نے پناہ میں رکھا تھا اس سبب سے اون دونوں کی  
 طرف شیطان کو راستہ نہ تھا یہ سنکر آپ کے رب نے آپ سے فرمایا کہ میں نے آپ کو اپنا خلیل اور  
 حبیب اختیار کیا ہے اور تورات میں حبیب الرحمن مکتوب ہے اور آپ کو تمام آدمیوں کی طرف  
 ایسے حال میں بھیجا ہے کہ بشیر اور نذیر ہیں اور آپ کا یہ شہر صمد کیا ہے اور آپ کے گناہ  
 آپ سے اوٹھا دئے ہیں اور آپ کے ذکر کو میں بلند کیا ہے میرا ذکر نہیں کیا جاتا ہے مگر میرے ذکر کے



ساتھ آپ کا ذکر کیا جاتا ہے اور آپ کی امت کو اپنے ایسا خیر امت کیا ہے جو آدمیوں کی ہدایت کے واسطے وہ امت نکالی گئی ہے اور آپ کی امت کو اپنے امت وسط بنایا ہے اور آپ کی امت کو اپنے ایسا کیا ہے جو وہ اولین اور آخرین ہیں اور آپ کی امت کو اپنے ایسا کیا ہے کہ کوئی گناہ اور کوئی عیب نہ دلائے گا۔ یہاں تک کہ وہ یہ شہادت دین گے کہ آپ میرے بند اور میرے رسول ہیں اور آپ کی امت میں سے میری ایسی قوموں کو پیدا کیا ہے جن کے قلوب اور انجیلین ہیں (یعنی حافظ قرآن ہیں) اور آپ کو خلقت میں میرے سب انبیاء سے اول کیا اور رسالت پر پہنچنے میں سب انبیاء سے آخر ہونے اور کل انبیاء سے پہلے قیامت میں آپ کے واسطے حکم کیا جائیگا اور آپ کو اپنے وہ سب المثلانی دی ہے جو آپ سے پہلے کسی نبی کو اپنے نہیں دی اور آپ کو سورہ بقرہ کے خواتیم میں عطا کئے وہ خواتیم اوس خزانہ میں سے ہیں جو تحت عرش میں آپ سے پہلے میری کسی نبی کو وہ خواتیم عطا نہیں کئے اور آپ کو اپنے کو نذر عطا کی اور آپ کو اپنے آٹھ حصے دئے وہ آٹھ حصے یہ ہیں ایک اسلام دوسری ہجرت تیسرا جہاد چوتھے نماز پانچواں صدقہ چھٹا روزہ رمضان کا ساتواں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر آٹھواں آپ کو اپنے فاتح اور خاتم انبیاء کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھ کو ایسی فضیلت دی کہ مجھ کو عالمین کے واسطے رحمت کر کے بھیجا اور کل مخلوق کے واسطے بشارت دین والا اور ڈرانے والا کیا اور میرے دشمن کے دلیمن میرا عیب ایک مہینہ کے راستہ پر ڈالا اور میرے واسطے غنیمتوں کو حلال کیا اور مجھے پہلے غنیمتیں کسی کو حلال نہیں ہوئی تھیں اور کل روئے زمین میرے واسطے سب اور پاک کی گئی اور فاتح کلمات اور خواتیم کلمات اور جامع کلمات مجھ کو دئے گئے اور میری امت میرے روبرو پیش کی گئی تاریخ اور متبوع شخص مجھ سے مخفی نہ رہا اور میری امت کے لوگوں کو دکھیا وہ ایسی قوم کے پاس آئے کہ وہ بالوں کے جوئے پہنتے تھے اور اون کو اپنے دکھیا وہ ایسی قوم کے پاس آئے جن کے چہرے چوڑے چوڑے ہیں اور اون کی آنکھیں ایسی چوٹی چوٹی ہیں گویا اون کی آنکھیں سوئی سے مضبوط کی گئی ہیں جس شے سے وہ میرے بعد ملنے والے ہیں وہ شے مجھ سے مخفی نہ رہی اور مجھ کو بچا پس

نمازون کے واسطے امر کیا گیا جبکہ آپ موسیٰ علیہ السلام کے پاس پلٹ کر آئے تو انہوں نے آپ سے پوچھا آپ کو کیا امر کیا گیا آپ نے فرمایا پچاس نمازون کے واسطے مجھ کو امر کیا گیا موسیٰ علیہ السلام نے سن کر کہا آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کر جاوین اور تخفیف چاہین اسلئے کہ آپ کی امت کل امتوں سے زیادہ ضعیف ہے مینے نماز کے باب میں بنی اسرائیل سے مشقت اور سختی دیکھی ہے نبی صلعم اپنی رب کے پاس پلٹ کر گئے اور آپ سے دس نمازین معاف کر دی گئیں پھر آپ موسیٰ علیہ السلام کے پاس پلٹ کر آئے انہوں نے پوچھا کتنی نمازون کے واسطے آپ کو امر کیا گیا آپ نے فرمایا چالیس نمازون کے واسطے موسیٰ نے کہا آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کے جاوین اور تخفیف چاہین آپ پلٹ کر گئے اور آپ سے دس نمازین معاف کی گئیں یہاں تک آپ اپنے رب کے پاس گئے اور موسیٰ ص کے پاس آئے کہ اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازوں کو پانچ کر دیا موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کے جاوین اور تخفیف چاہین آپ نے فرمایا میں اپنے رب کے پاس پلٹ کے گیا یہاں تک کہ مجھ کو شمر گئی مین پلٹ کے جانو الا نہیں ہوں آپ کے کہا گیا آگاہ ہو جائے جیسے آپ نے اپنے نفس کو پچاس نمازون پر صابر کیا ویسے ہی وہ پانچ نمازین آپ سے پچاس نمازون کو کافی ہو گئی اسلئے کہ ہر ایک حسنہ کے عیوض اوس کی مثل دس حسنات ہیں اس بات کے سننے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خوشنود ہونے کے طور پر خوشنود ہو گئے راوی نے کہا جو وقت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے آپ گزرے تھے وہ آپ کے ساتھ اشد الناس تھے اور جس وقت آپ اون کے پاس پلٹ کر آئے تو موسیٰ آپ کے ساتھ خیر الناس تھے۔

شیخین اور ابن جریر نے سعید ابن السیب کے طریق سے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وقت مجھ کو معراج ہوئی میری موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی او انکی صفت یہ ہے کہ وہ ایک بقیار مرد ہیں اون کے سر کے بال نکلے ہوئے ہیں گویا وہ شہنشاہ کے مردوں میں سے ہیں اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی او انکی خلقت یہ ہے کہ وہ میانہ قد سرخ رنگ ہیں گویا وہ حمام سے نکلے ہیں (یعنی نہایت پاک صاف ہیں) اور میں نے

ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اونکی اولاد میں سے میں اون سے شبہ ہوں اور میرے پاس دودھ ظرف لائے گئے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی مجھ سے کہا گیا دونوں میں سے آپ جس کو چاہیں لے لیں میں نے دودھ کو لے لیا اور پی لیا مجھ سے کہا گیا آپ کو فطرت کی ہدایت کیلگی اگر آپ خمر کو لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

مسلم نے ابوسلمہ کے طریق سے ابوہریرہ رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقام حجر میں نے اپنے آپ کو ایسے حال میں دیکھا کہ قریش مجھ سے شب معراج کو پہونچتے تھے قریش نے مجھ سے بیت المقدس کی بہت سی باتیں پوچھیں مجھ کو پورے طور پر یاد نہیں تھیں مجھ کو ایسا سخت غم ہوا کہ کبھی ایسا غم نہیں ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے واسطے اوٹھایا میں اوس کی طرف دیکھتا تھا اونہوں نے مجھ سے کسی شے کا سوال نہیں کیا مگر میں نے اونکو اوس شے کی خبر دی اور انبیا کی جماعت میں نے اپنے آپ کو دیکھا یکایک میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اونکو میں ایسی قسم کا درد دیکھا جس کے گھونگر یا بے بال تھے گویا وہ شہنہ کے مرد و عورتوں سے تھے اور یکایک میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے مشابہت میں اون سے اقرب الناس عروہ بن مسعود الشنقی ہیں اور یکایک میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اونکے ساتھ شبہ الناس میں ہوں نماز قریب ہو گئی میں نے اونکی امامت کی جبکہ نماز سے میں نے فراغت پائی تو ایک کھنے والے نے مجھ سے کہا اے محمد یہ مالک صاحب دوزخ ہے میں نے مالک کی طرف مڑ کر دیکھا اونہوں نے مجھ کو پہنے سلام کیا۔

احمد اور ابن ماجہ اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابوالصلت کے طریق سے ابوہریرہ رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ شب معراج میں ہم ساتویں آسمان تک پہونچے میں نے اوپر کو نگاہ کی یکایک میں نے رعد اور برق اور صواعق کو دیکھا اور میں ایک ایسی قوم کے پاس آیا جن کے پیٹ مکانوں کی مثل تھے اون میں سانپ تھو انکے

پیٹوں کے باہر سے نظر آتے تھے مینے جبریل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کہا یہ لوگ سود خوار ہیں جبکہ میں دنیا کے آسمان کی طرف اُترانے اپنے نیچے دیکھا ایک مینے غبار اور دھواں دیکھا اور آوازیں سنیں مینے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے کہا یہ شیاطین ہیں کہ بنی آدم کی آنکھوں کی اطراف اسلئے چکر مارتے ہیں کہ بنی آدم ملکوت سموات میں فکر نہ کریں (یعنی مشاہدہ عجایب سموات سے اونکو روکتے ہیں کہ نہ دیکھیں) اور اگر یہ شیاطین حائل نہ ہوتے تو بنی آدم عجایب چیزیں دیکھتے۔

احمد اور ابن مردویہ نے ابو سلمہ کے طریق سے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے شب معراج میں اپنا قدم بیت المقدس میں اُس جگہ رکھا جس جگہ انبیاء علیہم السلام کے قدم رکھے جاتی ہیں اور عیسیٰ میرے سامنے پیش کو گئے یکایک مینے اونکو دیکھا اونکے ساتھ اشبہ الناس عروہ بن مسعود ہیں اور موسیٰ میرے سامنے پیش کئے گئے یکایک مینے اونکو ایسا مرد پایا جس کے گونگیا لے بال تھے وہ مردوں میں سے ایک قسم کے مرد تھے اور میرے سامنے ابراہیم علیہ السلام ظاہر ہوئے اونکے ساتھ مشابہت میں اقرب الناس میں ہوں۔

ابن مردویہ نے سلیمان التیمی کے طریق سے انس سے انس نے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مجھ کو آسمان کی طرف معراج کو لینگے مینے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

سعید بن منصور اور ابن سعد اور طبرانی نے (اوسط) میں اور ابن مردویہ نے ابو سعید کے طریق سے ابو وہب مونی ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے کہا ہے جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی جبکہ آپ اوس رات معراج سے پلٹ کے تشریف لائے آپ مقام ذی طوی میں تھے آپ نے جبریل سے کہا کہ میری قوم کے لوگ میری تصدیق نہیں کریں گے جبریل نے کہا آپ کی تصدیق ابوبکر الصدیق کریں گے اور وہ صدیق ہیں۔

## حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث معراج کو میان میں

ابن مردویہ اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے ابوبہقی نے نہری کے طریق سے عروہ رضی اللہ عنہ سے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد اقصیٰ تک شب میں سیر کرائی گئی آپ صبح کو آدمیوں سے معراج کی باتیں کرتے تھے اور ان آدمیوں میں سے بہت سے لوگ جو ایمان لائے تھے وہ مرتد ہو گئے اور بہت سے آدمیوں نے آپ کی تصدیق کی اور اس بات کو منکر ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کی طرف دوڑے اور ان سے پوچھا کیا آپ کو آپ کے صاحب کے باب میں کچھ شک ہے وہ یہ زعم کرتے ہیں کہ مجھ کو آج کی رات بیت المقدس تک سیر کرائی گئی ابو بکر الصدیق نے ان آدمیوں سے پوچھا کیا ایسا آپ نے فرمایا ہے اور انہوں نے کہا بیشک یہ کہا ہے ابو بکر الصدیق نے کہا اگر آپ نے یہ فرمایا ہے تو سچ فرمایا ہے لوگوں نے ابو بکر الصدیق سے پوچھا کیا آپ اسکی تصدیق کرینگے کہ آج کی رات آپ کے صاحب کو بیت المقدس تک سیر کرائی گئی اور صبح سے پہلے آگئے ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بیشک میں آپ کی تصدیق اس سفر میں کرونگا جو اس سے بھی زیادہ دور ہوگا میں اپنے صاحب کی تصدیق آسمان کی خبر میں صبح اور شام کرتا ہوں اس واسطے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام صدیق رکھا گیا۔

ابن مردویہ نے ہشام بن عروہ کے طریق سے روایت کی ہے ہشام نے اپنے باپ عروہ رضی اللہ عنہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مجھ کو آسمان پر معراج ہوئی جبریل علیہ السلام نے آواز دی میں نے گمان کیا کہ جبریل علیہ السلام کو نماز پڑھ دین گے جبریل نے مجھ کو آگے کیا میں نے لاکھ کو نماز پڑھائی۔

طبرانی نے ہشام کے طریق سے ہشام نے اپنے باپ عروہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آسمان پر مجھ کو معراج ہوئی میں جنت میں داخل کیا گیا جنت کے درختوں میں سے ایک درخت کے پاس

میں کھڑا ہو گیا مینے جنت میں اوس درخت سے احسن اور پتوں میں زیادہ سفید اور نرم میں زیادہ پاکیزہ کوئی درخت نہیں دیکھا میں نے اوسکے پہلوں میں سے ایک پہل لیا اور اوسکو کھایا وہ پھل میری پشت میں نطفہ ہو گیا جبکہ میں زمین کی طرف اترتا مینے خدیجہ رضہ سے قربت کی وہ فاطمہ رضہ کے ساتھ حاملہ ہوئیں جس وقت میں جنت کی خوشبو کا مشتاق ہوتا ہوں تو فاطمہ رضہ کی خوشبو سونگھتا ہوں۔

حاکم نے مستدرک میں سعد بن ابی وقاص سے مرفوعہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں جبریل علیہ السلام میرے پاس ایک سفرجل لائے مینے اوس کو کھایا خدیجہ رضہ کو فاطمہ کا حمل ٹھہرا جس وقت میں جنت کی خوشبو کا مشتاق ہوتا ہوں تو فاطمہ رضہ کی گردن کو سونگھتا ہوں۔ حاکم نے کما یہ حدیث غریبہ اور اسکی سند میں شہاب بن حرب مجہول شخص ہے اسکے بعد ذہبی نے یہ اعتراض کیا ہے کہ فاطمہ رضہ نبوت کے قبل پیدا ہوئی ہیں معراج کا کیا ذکر ہے۔

## اسما رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث معراج کی بیانیں

ابن مردویہ نے یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر کے طریق سے یحییٰ نے اپنے باپ کے اور اون کے باپ کے اونکے دادا سے اور اونہوں نے اسماء بنت ابوبکر الصدیقہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ سدرۃ المنتہی کا وصف فرماتے تھے آپ نے فرمایا سدرۃ المنتہی میں سونے کے پتنگے ہیں اور اوسکے پہل پہاڑ کی چوٹیوں کی مثل ہیں اور اوس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی مثل ہیں میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے سدرۃ المنتہی کے پاس کیا دیکھا آپ نے فرمایا مینے اوسکے پاس اپنے رب کو دیکھا۔

## ام ہانی رضی کی حدیث معراج کو بیان نہیں

ابن اسحاق اور ابن جریر نے کلبی سے کلبی نے ابو صالح سے ابو صالح نے ام ہانی بنت ابی طالب سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج نہیں ہوئی مگر آپ میرے پاس میرے مکان میں اس رات سو رہے تھے آپ نے آخر نماز عشا پڑھی پھر آپ سو گئے اور ہم لوگ بھی سو گئے جبکہ فجر سے قبل وقت تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلکے میدا کر کیا جبکہ آپ نے صبح کی نماز پڑھ لی اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز پڑھ لی آپ نے فرمایا اے ام ہانی میں نے تمہارے ساتھ آخر عشا کی نماز پڑھی جیسے کہ تم نے اس جگہ دیکھا پھر میں بیت المقدس میں گیا اور میں نے بیت المقدس میں نماز پڑھی پھر میں نے صبح کی نماز تمہارے ساتھ اب پڑھی جیسے تم اب دیکھتی ہو۔

طبرانی اور ابن مردودہ نے عبد اللہ بن ابی مسعود کے طریق سے عکرمہ سے عکرمہ نے ام ہانی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس رات معراج ہوئی آپ میرے مکان میں سو گئے تھے میں نے آپ کو رات میں گم کیا اس خود سے مجھ کو نیند نہیں آئی کہ بعض قریش سے آپ کو کچھ ایذا پہنچی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ جبریل ۴ میرے پاس آئے اور اونہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو گھر سے لے گئے یکایک میں نے گھر کے دروازہ کو پاس ایک چوبایہ دیکھا پھر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا جبریل ۴ نے مجھ کو اس پر سوار کیا پھر وہ مجھ کو لے گئے یہاں تک کہ بیت المقدس تک مجھ کو پہنچایا اور مجھ کو ابراہیم علیہ السلام کو دکھایا اون کی خلقت میری خلقت سے مشابہ تھی اور میری خلقت اون کی خلقت کے ساتھ مشابہ تھی اور مجھ کو موسیٰ علیہ السلام کو دکھایا وہ گندم گون دراز قدم در تھے اون کے بال ہلکے ہوئے تھے وہ ازوشنودہ کے مردوں کے ساتھ مشابہ تھے اور مجھ کو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دکھایا وہ میانہ قد ایسے گوری ہیں کہ اون کے رنگ میں سرخی زیادہ ہے اون کی مشابہت عروہ بن مسعود انفقہی کے ساتھ ہے اور مجھ کو وہ جال کو دکھایا وہ جال کی سیدھی آنکھ کی جگہ گوشت ہے اور او کی مشابہت قطن ابن

عبدالغزنی کے ساتھ ہے آپ نے فرمایا میں یہ ارادہ کرتا تھا کہ قریش کی طرف جاؤں اور جو کچھ بیٹے  
 دیکھا ہے اوس سے اون کو خبر کروں ام ہانی نے آپ کا کپڑا پکڑ لیا اور آپ سے کہا میں آپ کو  
 اللہ تعالیٰ کی قسم دیتی ہوں آپ اوس قوم سے ملاقات کرتے ہیں جو آپ کو جوڑنا کہتی ہے اور  
 آپ کی گفتگو سے انکار کرتی ہے مجھ کو یہ خوف ہوتا ہے کہ وہ لوگ آپ پر غلبہ نہ کریں ام ہانی رض  
 نے کہا آپ نے اپنا کپڑا میرے ہاتھ سے چوڑا لیا ہے آپ اون لوگوں کی طرف نکلے اور اون کے  
 پاس آئے وہ لوگ بیٹھے تھے اور اون کو خبر کی مطعم بن عدی سن کر کھڑا ہو گیا اور اوس نے کہا  
 اے محمد اگر آپ جوان ہوتے جیسے کہ آپ جوان ہیں آپ نے جو بات کہی ہے وہ نہ کہتے آپ ہم لوگوں  
 کے درمیان ہیں قوم کے لوگوں میں سے ایک مرد نے کہا اے محمد کیا آپ ہمارے اونٹوں کے  
 پاس ایسی ایسی جگہ گئے تھے آپ نے فرمایا بیشک میں گیا تھا واللہ میں نے اون لوگوں کو ایسے  
 حال میں پایا تھا کہ اونہوں نے اپنے ایک اونٹ کو گم کیا تھا اور وہ اوسکو دھونڈ رہے تھے اوس  
 نے آپ کے پوچھا کیا آپ بنی فلان کے اونٹوں کے پاس گئے تھے آپ نے فرمایا بیشک میں گیا  
 تھا میں نے اون کو ایسی ایسی جگہ پایا تھا اُنکی ایک سرخ اونٹنی کے ہاتھ پر ٹوٹ گئے تو میری اون  
 کو پایا تھا اور اون کے پاس ایک کھٹلا پانی کا تھا میں نے اوس کھٹلے کا سب پانی پی لیا لوگوں نے  
 کہا ہم کو یہ خبر دیجئے کہ کتنے اونٹ تھے اور اون میں کتنے چرواہے اور نگہبان تھے آپ نے فرمایا  
 کہ اون کی تعداد کی میں نے توجہ نہیں کی آپ سو رہے آپ کے پاس اونٹ لائے گئے آپ نے اون کو  
 گن لیا اور اون میں جو لوگ چرواہے تھے آپ نے اونکو بھی جان لیا ہے آپ قریش کے پاس آؤ  
 اور اون سے کہا تم نے مجھ سے بنی فلان کے اونٹوں کو پوچھا تھا وہ اونٹ اتنے اور اتنے ہیں اور  
 اونٹوں میں فلان اور فلان چرواہے تھے اور تم نے مجھ سے بنی فلان کے اونٹوں کو پوچھا تھا وہ اتنے  
 اور اتنے اونٹ ہیں اور اون میں ابن ابی قحافہ اور فلان فلان راعی ہیں اور وہ اونٹ کل کے دن  
 صبح کے وقت ایک ٹیلے کے پاس تم کو ملین گے لوگ جا کر ٹیلے پر بیٹھ گئے جو بات کہ آپ نے کہی  
 تھی اوس کو دیکھ رہے تھے کیا آپ نے اون سے سچ کہا ہے اونٹوں کے آگے گئے اور اہل قافلہ سر



پوچھا کیا تھا: اگر کوئی اونٹ لگم ہو گیا تھا اونہوں نے کہا بیشک پہراؤنہوں نے دوسرے شخص سے پوچھا کیا تمہاری سرخ اونٹنی کے ہاتھ پر ٹوٹ گئے تھے اونہوں نے کہا بیشک پہراؤن لوگوں سے پوچھا کیا تھا: پاس پانی کا کوئی کھلا تھا ابو بکر الصدیق نے کہا واللہ میں نے اس کھٹلے کو رکھا تھا ہم لوگوں میں سے کسی شخص نے اس میں سے پانی نہیں پیا اور زمین پر پڑا گیا تھا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی تصدیق کی اور آپ پر ایمان لائے اس دن ابو بکرؓ کا نام صدیق رکھا گیا۔

ابو یعلیٰ اور ابن عساکر نے یحییٰ بن ابی عمر و الشیبانی کے طریق سے ابی صالح سے ابی صالح نے ائمہ بنی رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اول صبح کی تاریکی میں میرے پاس آئے میں اس وقت اپنے بچوں پر تھی آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تم کو معلوم ہوا کہ میں آج شب کو مسجد حرام میں سویا تا جبریلؑ میرے پاس آئے اور مجھ کو مسجد کے دروازہ کی طرف لے گئے یکایک مینے ایک سفید چوپایہ دیکھا جو گدھے سے اونچا اور نیچے نیچا تھا اور اس کے دونوں کانوں کو قرار نہ تھا اون کو ہلارہا تھا میں اس پر سوار ہوا جان تک اس کی نگاہ جاتی تھی وہاں پر وہ اپنا قدم رکھتا تھا جس وقت وہ مجھ کو لیکر نیچے جگہ چلتا تو اس کے ہاتھ لانبے ہو جاتے اور اس کے پاؤں کوتاہ ہو جاتے تھے اور جس وقت وہ مجھ کو لیکر اونچے جگہ پر چڑھتا تو اس کے پاؤں لانبے ہو جاتے اور اس کے ہاتھ کوتاہ ہو جاتے تھے اور جبریلؑ مجھ سے جدا نہیں ہوتے تھے یہاں تک کہ بحیثیت المقدس تک پہنچے میں نے اس چوپایہ کو اس حلقہ سے باندھ دیا جس حلقہ سے انبیاء علیہم السلام اپنی سواری کے جانور باندھتے تھے انبیا کا ایک گروہ میری واسطے زندہ کیا گیا اون انبیاء میں سے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام تھے مینے اون کو نماز پڑھائی اور ان سے مینے باتیں کیں اور میرے پاس دو ظرف سرخ اور سفید لائے گئے میں نے سفید کو پیا جبریلؑ علیہ السلام نے مجھ سے کہا اپنے دودھ کو پی لیا اور خمر کو چھوڑ دیا اگر آپ خمر کو پی لیتے تو آپ کی نعت مرتبہ نہ جاتی ہر میں اس چوپایہ پر سوار ہوا اور مسجد حرام میں آیا اور اس میں

میں صبح کی نماز پڑھی اُم ہانی نے کہا یہ سن کر میں نے آپ کی چادر کپڑی اور میں نے آپ سے کہا  
 میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتی ہوں اے ابن عم اگر آپ قریش سے یہ باتیں کہیں گے جن  
 لوگوں نے آپ کی تصدیق کی ہے وہ لوگ آپ کی تکذیب کرینگے آپ نے اپنا ہاتھ اپنی چادر پر مارا  
 اور اوس کو میرے ہاتھ میں سے کہینچ لیا وہ چادر آپ کے پیٹ پر سے اوٹھ گئی میں نے آپ کے  
 پیٹ کی شکنوں کو جو تہہ کے اوپر تھیں دکھایا وہ شکنیں لپٹے ہوئے کاغذات تھے اور یکایک  
 میں نے دکھایا کہ آپ کے قلب مبارک کی جگہ نور بلند ہو رہا تھا قریب تھا کہ وہ نور میری نگاہ کو لیجاوے  
 میں سجدہ میں گری جبکہ میں نے اپنا سر اٹھایا یکایک میں نے دیکھا کہ آپ نکل کر چلے گئے تھے  
 میں نے اپنی کنیز سے کہا تیرا بھلا ہو تو آپ کے پیچھے جا اور تو غور سے سن آپ کیا کہتے ہیں اور آپ  
 سے لوگ کیا کہتے ہیں جبکہ میری کنیز پلٹ کے آئی اوس نے مجھ کو خبر کی کہ آپ قریش کے ایک  
 گروہ کے پاس پہنچ گئے جن میں مطعم بن عدی اور عمرو بن ہشام اور ولید بن مغیرہ تھا آپ  
 نے اون سے فرمایا میں آج رات عشاق کی نماز اس مسجد میں پڑھی اور اسی مسجد میں صبح کی نماز  
 پڑھی اور عشا اور صبح کی نماز کے درمیان میں بیت المقدس میں گیا انبیاء میں سے ایک گروہ میری  
 واسطے زندہ کیا گیا اون میں ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام تھے میں نے اون کو نماز پڑھائی اور  
 اون سے باتیں کیں عمرو بن ہشام نے استہزا کرنے والے کے طور پر آپ کے کہا کہ اون انبیاء کی ہر  
 صفت بیان کیجئے آپ نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام میانہ قد سے فوق طویل قامت کسی کم ہین کشادہ  
 سینہ اون کا خون ظاہر معلوم ہوتا ہے گھونگر والے بال ہین گلابی پن اون کے رنگ پر غالب ہے  
 یعنی رنگ ہین سرخی اور سپیدی ہے اور سرخی سپیدی پر غالب ہے گویا عیسیٰ علیہ السلام عروہ  
 بن سعود الثقفی ہین اور موسیٰ علیہ السلام قوی موٹے گندمی رنگ لائے قد والے ہین گویا وہ  
 شنوہ کے مردوں میں سے ہین اون کے بال کشید ہین اون کی دونوں آنکھیں حلقہ چشم میں بیٹی  
 ہوئی ہین اون کے دانتوں پر دانت ہین ہونٹ اوپر کی جانب اوہرے ہوئے ہین شوڑے باہر  
 ہین وضع سے ترش روئی ظاہر ہوتی ہے۔ اور ابراہیم علیہ السلام خلقت اور اخلاق میں واللہ

مجھ سے زیادہ مشاہیرین قریش نے یہ سن کر فریاد کی اور اس امر کو بہت عظیم سمجھا۔ مطعم نے کہا آج کے آپ کے قول کے سوا ہر ایک امر آپ کا آج کے دن سے پہلے ظاہر تھا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا ذہن ہم نہایت شفقت کے ساتھ بیت المقدس تک جاتے ہیں اوس راستہ کی چڑھائی میں ہمینہ گزرتا ہے اور اوس کے آثار میں ایک ہمینہ گزرتا ہے آپ یہ زعم کرتے ہیں کہ آپ بیت المقدس کو ایک رات میں گئے اور وہاں سے آگئے لات اور عزرائیلی کی قسم ہے میں آپ کی تصدیق نہ کر سکتا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے مطعم سے کہا کہ تو نے جو بات اپنے بھتیجے سے کہی ہے بری بات ہے تو نے آپ کی بات رد کی اور آپ کی تکذیب کی میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ صادق ہیں لوگوں نے آپ سے کہا اے محمد آپ ہم سے بیت المقدس کا وصف بیان کیجئے آپ نے فرمایا میں بیت المقدس میں رات کو داخل ہوا اور رات کو اوس سے نکلا آپ کے اتنا فرمانے کے ساتھ ہی جبریل علیہ السلام آئے اور اپنے بازو میں بیت المقدس کی صورت دکھلا دی آپ لوگوں سے فرمانے لگے کہ بیت المقدس کا ایک دروازہ ایسا ہے اور ایسی جگہ میں ہے اور ایک دروازہ ایسا ہے اور ایسی جگہ میں ہے اور ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کہتے جاتے تھے آپ نے سچ فرمایا آپ نے سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس دن فرمایا اے ابو بکر تمہارا نام اللہ تعالیٰ نے صدیق رکھا ہے لوگوں نے آپ سے پوچھا اے محمد تمکو چارے اونٹوں کے قافلہ کی خبر دیجئے آپ نے فرمایا بنی فلان کے قافلہ کے پاس میں مقام روحا میں گیا اونٹوں نے اپنی ایک اونٹنی گم کر دی تھی وہ لوگ اوس کی طلب میں گئے تھے میں اون کے کجاوہ تک گیا اون لوگوں میں سے کجاوہ کے پاس کوئی آدمی نہ تھا ایک ایک مینے پانی کا ایک پیالہ دیکھا مینے اوس میں سے پانی پی لیا پھر میں بنی فلان کے قافلہ کے پاس گیا اونٹ مجھ سے ڈر کر بھاگ گئے اور اون اونٹوں میں سے ایک سرخ اونٹ بیٹھ گیا اوس پر ایسی گونین تھیں جنہیں سفید خطوط تھے مجھ کو یہ معلوم نہیں کہ اونٹ زخمی ہو گیا یا زخمی نہیں ہوا پھر میں بنی فلان کے قافلہ کے پاس پہونچا وہ مقام تنعیم میں تھا اور اوس قافلہ کے آگے ایک خاکستری رنگ اونٹ تھا وہ قافلہ یہ پہونچا ہے تم کو ایک ٹیکری سے دکھائی دے گا یہ مستنکر

ولید بن مغیرہ نے کہا کہ یہ شخص ساحر ہے لوگ قافلہ کے دیکھنے کو گئے اور انہوں نے نظر کی جیسے آپ نے فرمایا تھا ویسے ہی پایا لوگوں نے آپ پر سحر کا تہمت لگایا اور کہا کہ ولید بن مغیرہ نے سچ کہا اللہ تعالیٰ نے واجعلنا الروایۃ التي اریناک الاقننتہ للناس نازل فرمایا یعنی وہ رویا جو ہم نے آپ کو دکھلایا اوس کو ہم نے نہیں گردانا مگر آدمیوں کے واسطے فتنہ یعنی آزمائش۔

## ام سلمہ رضی کی حدیث معراج کو بیان میں

ابن سعد نے کہا ہے ہم کو واقدی رح نے خبر دی کہ واقدی رح اسامہ بن زید اللیشی و عمرو بن شعیب سے عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اون کے باپ سے اون کے جد سے روایت کی ہے اور ابن سعد نے کہا مجھ سے موسیٰ بن یعقوب الزمعی نے اپنے باپ سے اون کے باپ سے اون کے جد سے اون کے جد نے ام سلمہ رضی سے روایت کی ہے اور ابن سعد نے کہا موسیٰ نے کہا ہے مجھ سے ابو الاسود نے عروہ سے اور عروہ نے حضرت عایشہ رضی سے روایت کی ہے۔ اور ابن سعد نے کہا واقدی نے کہا ہے مجھ سے اسحاق بن حازم نے وہب بن کیسان سے اونہوں نے ابی مرہ سولی عقیل سے اور اونہوں نے ام ہانی بنت ابی طالب سے حدیث کی ہے اور ابن سعد نے کہا ہے مجھ سے عبد اللہ بن جعفر نے زکریا بن عمرو سے اونہوں نے ابن ابی ملیک سے اونہوں نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے اس حدیث میں بعض کی حدیث بعض میں داخل ہو گئی ہے ان راویوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ربیع الاول کی سترمیں شب میں ہجرت کے ایک سال قبل شعب ابو طالب سے بیت المقدس تک معراج ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک ایسے سفید چوپایہ پر سوار کر آیا گیا جو کہ سر اور خچر کے درمیان تھا اوس کی رانوں میں دو بازو تھے اون دونوں بازوؤں کے سبب سے اوس کے دونوں پاؤں جلدی پڑتے تھے جبکہ میں اُس کے پاس گیا کہ سوار ہو جاؤں اوس نے سر کشی کی اور اپنے ہاتھ پاؤں مارنے لگا جبریل م نے اپنا ہاتھ اوس کی ایالی پر رکھا پھر اوس سے کہا اسے براق تو جو یہ شوخی کرتا ہے تجھ کو نہ م نہیں آتی

واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اللہ تعالیٰ کا کوئی ایسا بندہ تجھ پر سوار نہیں ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کو نزدیک  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اکرم ہو جبریل کی یہ بات سن کر براق کو ایسی شرم آئی کہ اوس کو پسینا آگیا  
پھر براق شوخی سے ٹھیکر گیا میان تک کہ میں اوس پر سوار ہو گیا میں نے اوس کے دونوں کان پکڑ لئے  
اور براق نے زمین طے کرنے میں سرعت کی وہ اتنا تیز قدم تھانکہ اوس کی نگہ جس جگہ پڑتی تھی  
وہاں اوس کا سٹم چڑھتا تھا اور براق کی پشت طویل تھی اور اوس کے دونوں کان طویل تھے اور میری  
ساتھ جبریل علیہ السلام گئے وہ مجھ سے جدا نہیں ہوتے تھو اور میں اونسے جدا نہیں ہوتا تھا  
یہاں تک کہ جبریل علیہ السلام نے مجھ کو بیت المقدس تک پہنچا دیا براق اپنی اس جگہ میں آیا جس  
جگہ میں کھڑا ہوتا تھا جبریل نے اوس کو باندھ دیا وہ جگہ انبیاء کی سیاری کے جانوروں کی باندھنے  
کی تھی اور میں نے انبیاء کو دیکھا کہ وہ میرے واسطے جمع ہوئے میں نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو  
دیکھا میں نے یہ گمان کیا کہ یہ امر لابد ہے کہ ان انبیاء کے واسطے کوئی امام ہو جبریل نے مجھ کو آگے کیا  
یہاں تک کہ میں نے اون انبیاء کے سامنے نماز پڑھی اور میں نے اون سے پوچھا اونہوں نے کہا کہ ہم  
توحید کے ساتھ بھیجے گئے تھے اور بعض راویوں نے کہا ہے کہ اس رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
گم ہو گئے تھے بنو عبد المطلب متفرق ہو کر آپ کو ڈھونڈتے پھرتے تھے اور آپ کو لوگوں سے  
پوچھتے تھے اور حضرت عباس ڈھونڈتے تھے کہ واسطے نکلے یہاں تک ڈھونڈا کہ ذی طویل تک پھونچے  
اور یا محمد یا محمد کہہ کر آپ کو آواز دینے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رض کو لبیک کے  
ساتھ جواب دیا عباس رض نے کہا اے بہتیجہ اپنی قوم کو اپنے رات کے رنج و مشقت میں ڈال رہے  
آپ کہاں تھے آپ نے فرمایا میں بیت المقدس سے آیا ہوں عباس رض نے پوچھا کیا اسی رات  
میں آپ آئے ہیں آپ نے فرمایا ہاں عباس رض نے کہا میں نے پوچھی تھی مگر خیر آپ نے فرمایا  
مجھ کو کوئی شے نہیں پوچھی مگر خیر اور ام ہانی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج  
نہیں ہوئی مگر ہمارے گھر سے آپ اوس شب ہمارے پاس سوئے آپ نے عشا کی نماز پڑھی پھر  
آپ سو گئے جبکہ قبل فجر تھا ہم نے آپ کو صبح کی نماز کے واسطے بیدار کیا آپ کھڑے ہو گئے جبکہ

آپنے صبح کی نماز پڑھ لی آپنے فرمایا اے ام ہانی میں نے تمہارے ساتھ عشاق کی نماز پڑھی جیسے کہ تمہنے  
 اس جگہ میں مجھ کو دیکھا پھر میں بیت المقدس میں گیا میں نے اوس میں نماز پڑھی پھر میں نے صبح کی نماز  
 تمہارے ساتھ پڑھی پھر آپ باہر جانے کو واسطے کھڑے ہو گئے میں نے آپکے کہا کہ یہ بات آدمیوں سے  
 آپ نہ کہئے آپ کی تکذیب کرنیگے اور آپ کو ایذا پہونچا دیں گے آپنے فرمایا واللہ میں اوں آدمیوں  
 سے کہوں گا آپ نے اوں کو خبر کی آدمیوں نے منکر تعجب کیا اور کہا کہ ہم نے اسکی مثل پہر گز نہیں  
 سنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے کہا اے جبریل میری قوم میری تصدیق  
 نہ کرے گی جبریل علیہ السلام نے کہا آپ کی تصدیق ابو بکر کریں گے اور وہ صدیق ہیں اور بہت سے وہ  
 آدمی کہ نماز پڑھتے تھے اور اسلام لائے تھے فتنہ میں مبتلا ہو گئے آپنے فرمایا میں مقام حجر میں کھڑا ہوا  
 اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو مجھ پر ظاہر کر دیا میں اوں لوگوں کو بیت المقدس کی نشانیں اوں سے  
 خبر دیئے لگا اور میں اوس کی طرف دیکھتا جاتا تھا بعض آدمیوں نے مجھے پوچھا مسجد کے کتنے  
 دروازے ہیں میں نے اوسکے دروازوں کی گنتی نہیں کی تھی میں اوں دروازوں کی طرف دیکھنے لگا  
 اور ایک ایک دروازہ میں شمار کرتا جاتا تھا اور اوں لوگوں کو خبر کرتا تھا اور اوں کے اوں قافلوں  
 سے جو راستہ میں تھے اور قافلوں میں جو نشانیاں تھیں اونسے میں خبر دیتا تھا جیسی میں نے اوںکو  
 خبر دی تھی ویسی ہی اونہوں نے اوں قافلوں اور علامتوں کو پایا اور اللہ تعالیٰ نے واما جملنا الروایا  
 النبی اریناک الافتنۃ للناس کو نازل فرمایا ام ہانی رضی اللہ عنہا کہ یہ روایا معنی مشاہدہ تھا جس کو آپنے  
 اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اس کی روایت ابن عساکر نے کی ہے۔

یہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کے بیان میں منزل  
 طور پر وارد ہوئی ہیں

ابو نعیم نے عروہ سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اپنے  
 سفر بیت المقدس کی خبر دی قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ ہمکو خبر دین

کہ ہماری کیا چیز کم ہو گئی تھی اور آپ جو بات کہتے ہیں اسکی نشانی دکھلائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری اونٹنی خاکستری رنگ کم ہو گئی تھی اور اس پر تمہارا تجارتی سامان پارچہ کا لدا ہوا تھا جبکہ وہ اونٹنی آئی تو قریش نے کہا جوشے اس پر تھی آپ ہم سے اسکی تعریف بیان کریں جوشے اس پر تھی جبریل علیہ السلام نے اس سب کو آپ کے واسطے پہلادیا جوشے اس پر تھی آپ اسکی طرف دیکھتے تو آپ نے قریش کو اس شے سے خبر دی اور وہ کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے اس واقعہ قریش کو شک اور کذب کو زیادہ کر دیا۔

بیہقی نے اساطین نصر کے طریق سے اسمعیل بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ ماہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اور آپ نے اپنی قوم کو قافلہ کے رفیقوں اور قافلہ کی علامت سے غم کی تو قوم کے لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ وہ لوگ کب آویں گے آپ نے فرمایا چار شنبہ کے روز جبکہ چار شنبہ کا روز تھا قریش ایک بلند جگہ پر چڑھ کے دیکھ رہے تھے اور دن ڈول گیا تھا قافلہ نہیں آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی آپ کے واسطے دن میں ایک ساعت زیادہ کر دی اور آفتاب آپ کے لئے روک دیا گیا آفتاب کسی پر نہیں پہنچ گیا ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس دن کہ قافلہ آیا اور یوشع بن نون کی طرف آفتاب اسوقت پھیر گیا تھا جسوقت یوشع نے جبارین سے قتال کیا تھا۔

ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں۔ اور ابن جریر نے عبد اللہ بن شداد سے روایت کی ہے کہ ماہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو ایک ایسا چوپایہ لایا گیا جو خچر سے چوٹا اور گدے سے بڑا تھا جان پر اسکی نگاہ پڑتی تھی وہاں وہ اپنا قدم رکھتا تھا اس کا نام براق ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے قافلہ کے پاس سے گذرے قافلہ کے اونٹ بہاگ گئے اونہوں نے اپنے آپس میں کہا یہ کیا واقعہ ہے اونہوں نے کہا کہ ہم کوئی شے نہیں دیکھتے ہیں یہ نہیں ہے مگر ایک ہوا ہے جس سے اونٹ بہاگے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں آئے اور دو برتن لائے گئے ایک میں خمر تھی اور دوسرے میں دودھ تھا آپ نے دودھ لے لیا جبریل

نے کہا کہ آپ کو اور آپ کی امت کو ہدایت ہوئی بہرِ پُختہ غر کی طرف گئے۔

ابن سعد نے کہا ہے کہ ہکمو واقدی نے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی سبرہ وغیرہ اپنے رجالِ صحابہ سے خبر دی ہے ان راویوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے یہ سوال کیا کر رہے تھے کہ مجھ کو جنت اور دوزخ تو دکھلا ہجرت سے اٹھارہ مہینہ پہلے رمضان کی سترہ تا یح شبِ شنبہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان میں چپ سو رہے تھے آپ کے پاس جبریل اور میکائیل علیہم السلام آئے اور دونوں نے آپ کے کہا کہ جس شے کا آپ نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا اس کی طرف آپ تشریف لیجئے جبریل اور میکائیل آپ کو مقام اور زمزم کے درمیان لے گئے اور معراج لائی گئی یکا یک آپ نے معراج کو منظر میں احسن و یکسا جبریل اور میکائیل علیہما السلام آپ کو کل آسمانوں کی طرف لے گئے آپ نے آسمانوں پر انبیاء سے ملاقات کی اور سدرۃ السنہ تک پہنچ کر اور جنت اور دوزخ کو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ میں ساتویں آسمان تک پہنچا جیسے کچھ نہیں سنا مگر قلموں کی آوازیں اور پانچ نمازیں آپ پر فرض کی گئیں جبریل نمازل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازیں اونکے اوقات معینہ میں پڑھائیں اس حدیث کی روایت ابن عساکر نے کی ہے۔

حاکم نے (کتاب الرویۃ) میں کعب الاحبار سے روایت کی ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ نے اپنی رویت اور اپنے کلام کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقسیم کیا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دوبار دیکھا اور موسیٰ علیہ السلام نے دوبار اللہ تعالیٰ سے کلام کیا۔

### فوائد

کثیر علماء اس طرف گئے ہیں کہ معراج دوبار واقع ہوئی ہے اور اس دوبار کی معراج کے ساتھ اس اختلاف کے درمیان جو حدیثوں میں واقع ہے جمع کیا ہے جن لوگوں نے اس قول کو اختیار کیا ہے اون میں سے ابو النصر قشیری اور ابن العربی اور سہلی بن ہریرہ اور شیخ عزالدین بن عبد السلام



نے کہا ہے کہ معراج خواب اور بیداری دونوں حالتوں میں واقع ہوئی ہے معراج کہ میں اور مدینہ  
 میں واقع ہوئی خواب میں معراج کے واقع ہونے کا نکتہ یہ ہے کہ پہلے سے نفس اوس کے ساتھ  
 صلاح ہوا اور نفس کے واسطے یہ تہذیب ہو کہ جو وقت معراج بیداری میں واقع ہو تو نفس پسرل ہو جائی  
 جیسے آپ کی ابتداء نبوت میں رویاے صادقہ ہوتی تھی تاکہ امر نبوت آپ پر سہل ہو جاوے اور  
 ابو شامہ اس طرف گئے ہیں کہ آپ کو معراج بار بار ہوئی ہے اور انس رضی اللہ عنہ کی اوس حدیث کو جس  
 کی روایت بزار نے کی ہے اور سابق میں آپ کی ہے سند گردانا ہے حافظ ابن حجر نے کہا  
 ہے کہ معراج میں تعدد بعید نہیں ہے اور وقوع تعدد بعید نہیں ہے مگر اسکی مثل میں کہ آپ نے  
 ہر ایک نبی سے سوال کیا اور نماز فرض کی گئی اور اس کی مثل جو امور میں اگر یہ کہا جاوے کہ معراج  
 متعدد بار ہوئی اس طور پر کہ خواب میں واقع ہوئی تو یہ تہذیب تھی پہر خواب کے موافق بیداری میں  
 معراج واقع ہوئی تو یہ امر بعید نہیں ہے حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ مدینہ منورہ میں خواب میں  
 معراج مکرر واقع ہوئی ہے اور ابن المنیر نے معراج کے اسرار میں ایک نفیس کتاب تالیف  
 کی ہے اوس کتاب میں جو اسرار ذکر کئے ہیں اون میں سے یہ ہے کہ اولاً آپ کو بیت المقدس تک  
 معراج ہوئی پہر آسمان تک اس میں حکمت یہ تھی کہ دو ہجرتیں حاصل ہوں اس لئے کہ اکثر انبیاء  
 کی ہجرت بیت المقدس تھی بیت المقدس تک جانے میں آپ کو فی الجملہ کوچ حاصل ہوا :-  
 اسلئے تھا کہ مختلف فضائل کے درمیان آپ جمع کریں اور آپ کے اوس صدق بیان کی طرف  
 راستہ کا وجود ہو جو آپ نے بیت المقدس کی علامتوں سے لوگوں کو خبر دی تھی اور لوگوں نے اون  
 علامات میں آپ کی تصدیق کی تھی اور بقیہ اون امور میں جن کو آپ نے ذکر کیا آپ کی تصدیق  
 لازم آئی بخلاف اوسکے کہ اگر آپ کو ابتدا آسمان تک معراج ہوتی تو یہ امور ظہور میں نہ آتے  
 اور اون اسرار میں سے کہ کتاب مذکور میں ذکر کیا ہے یہ ہے کہ آپ کا اکرام مناجات شکے ساتھ  
 برسیل مغافات تھا جیسے کہ آپ نے اپنے قول (دبیانا) کے ساتھ اس کی طرف اشارہ فرمایا  
 ہے اور موسیٰ علیہ السلام کے حق میں اکرام بالمناجات ایک معیار پر اور استعداد پر موقوف تھا

اوس میں انتظار تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انتظار کا الم اوٹھا دیا گیا اور اون اسرار  
میں سے جو کتاب مذکور میں ذکر کیا ہے یہ ہے کہ ابن حبیب نے یہ ذکر کیا ہے کہ آسمان اور زمین کو  
درمیان ایک دریا ہے جسکا نام مگفوت ہے زمین کا دریا بہ نسبت اوس کو ایسا ہے جیسے کہ  
محیط سے ایک قطرہ ہو کہا ہے کہ اس صورت میں یہ ہوا ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
واسطے وہ دریا پھٹ گیا ہوگا یہاں تک کہ اوس کے اوس پار آپ گئے ہوں گے اوس دریا کا  
پھٹ جانا موسیٰ علیہ السلام کے واسطے دریا کے پھٹ جانے سے اعظم ہے اور اون اسرار میں  
سے جو کتاب مذکور میں ذکر کیا ہے یہ ہے کہ آسمان کے دروازے مندیاتی کو گویا تک کہ جبریلؑ  
نے اونکو کھلوانا چاہا اور آپ کے آنے سے پہلے دروازوں کے کھولنے کا تہیاء نہیں کیا گیا یہ اس لئے  
تھا کہ اگر پہلے سے کھول دئے جاتے تو آپ کو یہ ظن ہوتا کہ آسمان کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے  
ہیں پس وہ باقی رکھے گئے تاکہ آپ کو معلوم ہو جاوے کہ اونکا کھلنا آپ کے واسطے تھا اور اس واسطے  
یہ امر تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا تھا کہ آپ کو اس بات پر مطلع کر دے کہ آپ اہل آسمان کو پاس  
معروف ہیں جبریل علیہ السلام کے ساتھ آپ تھے جبکہ اہل آسمان فرجبریلؑ سے پوچھا تو انہوں نے  
کہا میرے ساتھ صحیحہ صلیعہ میں اہل آسمان نے بھی پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے اور اہل  
آسمان نے مثلاً جبریل علیہ السلام سے یہ نہیں پوچھا کہ محمد کون شخص ہے۔

یہ باب ان آیات کو میان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا وہ آیات ظہور میں آئے تھے

شیخین نے عائشہؓ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو دو بار  
نواب میں دکھلایا گیا ہوں میں ایک مرد کو دیکھ رہا تھا اوس نے تم کو حریر کے پارچہ میں اوٹھایا تھا  
وہ یہ کہتا تھا یہ آپ کی بی بی ہیں میں اوس پارچہ کو کھولتا اور تم کو دیکھتا تھا اور میں یہ کہتا تھا کہ اگر  
یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو جاری کرے گا۔

واقعی اور حاکم نے حبیب مولیٰ عروہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ حضرت خدیجہ نے رحلت فرمائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا غم کیا جبریل علیہ السلام حضرت عائشہؓ کو گہوارہ میں لائے اور کمایہ آپ کے بعض غم کو دور کر دین گی اور حضرت خدیجہ سے عائشہ میں خلف ہوگا (خلف وہ ہے جو ایک کو پیچھے آوے)

ابو یعلیٰ اور بزار اور ابن ابی عمر العدنی اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح نہیں کیا یہاں تک کہ جبریلؑ میری صورت آپ کے پاس لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایسے حال میں نکاح کیا کہ میرے جسم پر بچوں کا لباس تھا میں رطکی تھی جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا اللہ تعالیٰ نے مجھ میں حیا پیدا کر دی اور میں صغیرہ تھی۔

یہ باب اس آیت کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ بنت زمعہؓ کو نکاح کیا تھا وہ آیت وقوع میں آئی تھی

ابن سعد نے کلبی کے طریق سے ابو صالح سے ابو صالح نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت سیدہ بنت زمعہ سکران بن عمرو سہیل بن عمرو کے بھائی کے پاس تھیں انہوں نے خواب میں دیکھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے آرہے ہیں یہاں تک کہ آپ نے اون کی گردن پر قدم رکھ دیا حضرت سودہ نے اس خواب کو اپنے شوہر سے ذکر کیا اسے کہا اگر یہ خواب سچا ہوگا تو میں ضرور مجاؤں گا اور محمد صلعم تم سے نکاح کریں گے پر حضرت سودہ نے دوسری شب کو خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک چاند اون پر اتر رہا ہے اور وہ لیٹی ہوئی ہیں انہوں نے اپنے شوہر کو خبر کی اس نے شوہر سے کہا اگر تمہارا یہ خواب سچا ہوگا میں زندہ نہ رہوں گا مگر تمہاری مدت یہاں تک کہ میں مجاؤں گا اور تم میرے بعد نکاح کر لوگی سکران اسی دن بیمار ہوا اور تمہاری

دونوں زندہ رہا یہاں تک کہ مگر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ بنت جحش کو نکاح کر لیا۔

یہ باب اس آیت کے بیان میں ہے جو رفاعہ کے اسلام لانے میں واقع ہوئی

حاکم نے رفاعہ بن رافع الزرقانی سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح کہا ہے رفاعہ اور رفاعہ کا خالہ زاد بہائی معاذ بن عفرہ دونوں اپنے مکان سے نکلے یہاں تک کہ مکہ معظمہ میں آئے اور یہ واقعہ اس سے قبل تھا کہ انصار سے قحط سالی نکل جاوے رفاعہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے رفاعہ پر اسلام ظاہر کیا اور پوچھا آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کو کس نے پیدا کیا ہے رفاعہ نے کہا ہم نے کہا اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے آپ نے پوچھا تم کو کس نے پیدا کیا ہے رفاعہ نے کہا ہم نے کہا اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے آپ نے پوچھا ان تینوں کو کس نے بنایا ہے رفاعہ نے کہا ہم نے کہا ہم نے بنایا ہے آپ نے پوچھا عبادت کے ساتھ خالقِ حق ہے یا مخلوق شے پس تم لوگ اسکے حق ہو کہ بت تمہاری عبادت کریں تم نے تینوں کو بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ اسکا حق ہے کہ جس شے کو تم نے بنایا ہے اسکی عوض اللہ تعالیٰ کی تم عبادت کرو اور میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ کی شہادت اور اس امر کی طرف بلا تا ہوں کہ تم صلہ رحمی کرو اور ترکِ مکرشی کرو رفاعہ نے کہا ہم نے آپ کے کہا کہ آپ جس مذہب کی طرف ہکو بلا تے ہیں اگر وہ باطل ہے ضرور وہ معالیٰ امور اور محاسن اخلاق سے ہے رفاعہ نے کہا پر میں چلا گیا مینے ارادہ کیا اور سات تیر نکالے اور آپ کے واسطے مینے اون سات تیروں میں سے ایک تیر تیرایا میں بیت اللہ کے سامنے ہو گیا اور میں نے اون سات تیروں سے تفاعل کیا اور مینے یہ دعائی اے میرے اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس مذہب کی طرف بلا تے ہیں اگر وہ مذہب حق ہے تو آپ کا تیر سات بار نکال میں نے تیر کا استعمال کیا وہ تیر سات بار نکلا میں نے پکار کر کہا اشدھان لا الہ الا اللہ وانی محمد رسول اللہ۔

یہ باب اون آیات کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات مبارک کو قبائل عرب کے سامنے پیش فرمایا آیات ظاہر ہو کر

بیہقی نے ابن شہاب اور موسیٰ بن حنفیہ کے طریق سے روایت کی ہے دونوں راویوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرج کے زمانہ میں اپنی ذات مبارک کو قبائل عرب کے روبرو پیش فرماتے تھے آپ نے بنی ثقیف کے روبرو اپنی ذات مبارک کو پیش فرمایا اونہوں نے اسلام قبول نہیں کیا آپ پلٹ کے آئے آپ ایک دیوار کے سایہ میں ٹھہرے اسوقت آپ نگلین تھے اور اس دیوار کے پاس عتبہ بن ربیعہ اور شعیبہ بن ربیعہ دونوں تھے جبکہ ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اونہوں نے اپنے غلام عداس نامی کو جو کہ نصرانی اور اہل مینوی سے تھا آپ کے پاس بھیجا جبکہ عداس آپ کے پاس آیا آپ نے اوس سے پوچھا تو کونسی سرزمین کا رہنے والا ہے عداس نے کہا میں اہل مینوی سے ہوں آپ نے اوس سے فرمایا صلح مردیونس بن متی کے ملک کا رہنے والا ہے اوس نے آپ سے پوچھا آپ کو یونس بن متی کو کس نے بتلایا آپ نے فرمایا میں رسول اللہ ہوں اور اللہ تعالیٰ نے یونس بن متی کی خبر سے مجھ کو خبر دی ہے عداس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سجدہ میں گرا اور آپ کے قدم چومنے لگا جبکہ عتبہ اور شعیبہ نے دیکھا کہ اونکا غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ میں گرا ہے اور اوس نے آپ کے قدم چومے ہیں دونوں چیپ ہو رہے جبکہ عداس اولن دونوں کے پاس آیا تو اونہوں نے اوس سے پوچھا تیرا کیا حال ہے تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا اور اون کے قدموں کو بوسہ دیا ہم نے تجھ کو نہیں دیکھا کہ تو نے ہم کو گونہیں سو کسی کے ساتھ ایسا کیا ہوتا عداس نے کہا کہ یہ مرد صالح ہے اس نے مجھ کو ایک ایسی شے کی خبر دی کہ میں نے اوس سے کہا اوس رسول کی شان سے بچا نا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف بھیجا ہے اوس رسول کا نام یونس بن متی ہے عتبہ اور شعیبہ دونوں سنکر ہنسے اور عداس سے کہا ایسا نہ ہو کہ تجھے نصرانیت سے پیر دے یہ بڑا فریبی مرد ہے۔

شیخین نے حضرت عائشہ رضی سے روایت کی ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا یوم احد سے زیادہ سخت کوئی دن آپ پر آیا ہے آپ نے فرمایا جوامر کہ میں نے تمہاری قوم سے دیکھا اس سے زیادہ سخت دن یوم العقبہ تھا میں نے اپنے آپ کو عبد بایل کے روبرو پیش کیا جس نے کاسینے ارادہ کیا نہ اس نے اس کو قبول نہیں کیا میں سیدہ جلالہ گیا اور اس وقت نگلیں تھانجہ کو اس غم سے افاقہ نہیں ہوا مگر اس وقت کہ میں مقام قرآن الثعالی میں پہنچا میں نے اپنا سراوٹھایا ایک ایک سینے ایک ابر کو دیکھا جس نے مجھ پر سایہ کیا تھا میں نے ایک ایک دیکھا کہ وہ جبریل علیہ السلام تھے انہوں نے نبی کو پکارا اور مجھ سے کہا کہ آپ کی قوم نے جو بات آپ کے کہی اور آپ کی بات جو روکی اللہ تعالیٰ نے اس کو سننا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس ملک الجبال کو بھیجا ہے قوم کے باب میں جو چاہیں آپ اس کو حکم دیں پہلک الجبال نے مجھ کو پکارا اور مجھ کو سلام کیا پھر اس نے مجھ سے کہا کہ آپ کی قوم نے جو بات آپ کے کہی ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے سنا ہے اور میں ملک الجبال ہوں اور آپ کے رب نے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ جس نے کیو اسے آپ چاہیں مجھ کو حکم دیں اگر آپ چاہیں تو اخیشتین دو پہاڑوں کو میں اون لوگوں پر لادوں (وہ اون کے درمیان ہلاک ہو جائیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک الجبال سے فرمایا بلکہ میں یہ امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اون لوگوں کی پشتوں سے اون لوگوں کو پیدا کرے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ شرک نہ کریں۔

یہی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ آپ نے مجھ سے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے حدیث کی ہے کہ جبکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ امر کیا کہ اپنی ذات کو قبایل عرب پر ظاہر کریں آپ مکان سے نکلے اور میں اور ابو بکر الصدیق آپ کے ساتھ تھے ہم عرب کی مجالس میں سے ایک مجلس کی طرف گئے اہل مجلس میں مفروق ابن عمرو اور ہانی بن قبیصہ تھا مفروق نے پوچھا آپ کس نے کی طرف بلائے ہیں آپ نے فرمایا

لا انا الله وحده لا شریک له وان محمد عبده ورسوله کی شہادت، اور اس امر کی طرف بلاتا ہوں کہ تم لوگ مجھے دوست رکھو اور میری مدد کرو اس لئے کہ تشریف امر الہی پر غالب آگئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو جو ماثمہ ایذا ہے، ورجح سے بخل کے ساتھ مستغنی ہو گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ غنی اور حمید ہے مفروق نے آپ کی تقریر سن کر کہا واللہ بیٹے اس کلام سے احسن کوئی کچھ نہیں سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قل تعالوا اتل ما حرم ربکم آخر آیت تک پڑھا مفروق نے سن کر کہا واللہ یہ کلام اہل زمین کے کلام سے نہیں ہے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ یا بعدل والا حسن کو آخر آیت تک پڑھا مفروق نے سن کر کہا واللہ آپ نے مفروق کی خلاق اور محاسن اعمال کی طرف بلایا ہے جس قوم نے آپ کی تکذیب کی ہے انہوں نے شک کیا ہے اور آپ پر غلبہ کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ دیکھ لو گے تم لوگ یہ ٹھہرو گے مگر تھوڑی مدت یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو کسریٰ کے ملک اور اون لوگوں کے شہروں اور مالوں کا وارث کر دینگا اور ان کی عورتوں کو تمہارے تصرف میں دینگا اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس کرو گے۔

ابو نعیم نے خالد بن سعید کے طریق سے خالد نے اپنے باپ سے اور اس کے باپ سے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بکربن وائل کے لوگ مکہ کو حج میں آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ان لوگوں کے پاس چلو اور مجھ کو اون کے سامنے پیش کرو ابو بکر الصدیق اون لوگوں کے پاس گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے روبرو پیش کیا انہوں نے کہا اتنا انتظار کیجئے کہ ہمارا شیخ حارثہ آجاوے جبکہ حارثہ آیا تو اس نے کہا کہ ہمارے اور اہل فارس کے درمیان جنگ ہے جب ہم اوس امر سے جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے فارغ ہو جاویں گے تو ہم پٹ کے آویں گے اور جو بات آپ کہتے ہیں ہم اس میں غور کریں گے جبکہ ذی فارمین بکربن وائل اور اہل فارس آپس میں جنگ کے لئے جمع ہو گئے تو ان کے شیخ نے اون سے پوچھا کہ جس مرد نے تم کو جس امر کی طرف بلایا ہے اوس کی

طرف بلایا اوسکا کیا نام ہے اونہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نام ہے اونکے شیخ نے کہا کہ وہ تمہارا شعار ہے اونہوں نے اہل فارس پر فتح پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سبب سے اونہوں نے نصرت پائی۔

بخاری نے اپنی تاریخ میں اور بغوی نے اپنی کتاب معجم میں انہرم جمعہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوم ذی قاریہ پہلا دن ہے کہ عرب نے اس میں اہل عجم سے انتقام لیا ہے۔

بخاری نے اپنی تاریخ میں اور بغوی نے اپنی سند میں اور بغوی نے اس کی مثل بشیر بن یزید الضبعی کی حدیث سے روایت کی ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ ابو صالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ذی قاریہ جنگ کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا گیا آپ نے فرمایا وہ اول دن ہے کہ اہل عرب نے اہل عجم سے انتقام لیا ہے اور میرے سبب سے عرب کو عجم پر نصرت ہوئی شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آمدی نے دیوان اعشی کی شرح میں جو کچھ تصریح کی ہے میں نے اوس کو دیکھا ہے کہا ہے کہ یوم ذی قاریہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبوت ہونے کے بعد ہوا ہے اور یہ کہا ہے کہ بنی بکر نے اہل فارس سے جو حرب اور قتال کیا اوس کو جبریل علیہ السلام نے آپ کو دکھلایا آپ نے دوبارہ دعا کی اللہم النصر کبر بن وایل اور تیسری بار یہ ارادہ کیا کہ کبر بن وایل کے واسطے یہ دعا کریں کہ اون کو ہمیشہ نصرت ہو جبریل علیہ السلام نے آپ کے کہا آپ مستجاب الدعوت میں جس وقت آپ بنی بکر کے واسطے ہمیشہ نصرت کی دعا فرما دیں گے تو اون کے مقابلہ میں کوئی جنگ نہ ہوگی وہ سب پر غالب رہیں گے جبکہ آپ نے اونکے لئے دعا کی اور اہل فارس ہباگ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرور کی حالت میں تبسم فرمایا اور یہ فرمایا یہ اول دن ہے کہ اس میں عرب نے عجم سے انتقام لیا ہے اور عرب کو میرے سبب سے نصرت ہوئی ہے۔

واقعی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن واصلۃ العصبی سے عبد اللہ نے اپنے باپ سے اور



اون کے باپ نے اونکے دادا سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے آپ نے ہمارے ہمارے اسلام دی ہم نے آپ کے فرمانے کو قبول نہیں کیا اور ہمارے واسطے انکار میں خیر نہ تھی اور ہمارے ساتھ میسرہ بن مسروق العنسی تھا اس نے ہم سے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ حلف کرتا ہوں اگر اس مرد کی ہم تصدیق کریں گے اور ہم اسکو سوا کر اٹھیں گے یہاں تک کہ ہم اس کو اپنے کجاوون کے درمیان اوتاریں گے تو یہ پسندیدہ رہے ہوگی میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ حلف کر کے کہتا ہوں کہ اس مرد کا امراضہ در ظاہر اور غالب ہو نہ والا ہے یہاں تک کہ جہاں پہونچنے کی جگہ ہے وہاں تک پہونچے گا قوم نے انکار کیا اور پلٹ کے چلی گئی میسرہ نے پلٹتے وقت اون لوگوں سے کہا ہمارے ساتھ فدک کی طرف مڑ چلو اسلئے کہ فدک میں یہودی لوگ ہیں ہم ان سے اس مرد کا احوال پوچھیں گے وہ لوگ یہودی کی طرف مڑ گئے یہود نے اپنی ایک کتاب نکالی اور اسکو رکھا پھر اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پڑھا کہ نبی امی عربی ہوگا گدھے پر سواری کرے گا اور ایک ٹکڑے پر قناعت کرے گا اور وہ نہ طویل القامت ہوگا اور نہ قصیہ القامت ہوگا اور نہ اس کے بال گھونگر والے ہونگے اور نہ ٹنگے ہوئے اسکی دونوں آنکھوں میں سرخی ہوگی اور اسکا رنگ مایل بسرخ ہوگا یہودی نے کہا جس نے تم کو اسلام کی دعوت دی ہے اگر وہ وہی ہے تو تم لوگ قبول کر لو اور اس کے دین میں داخل ہو جاؤ ہم یہودی لوگ اس سے حسد رکھتے ہیں اور ہم اس کا اتباع نہ کریں گے اور ہم لوگوں کو اسکی طرف سے بہت سے مقامات میں عظیم مصیبت پہونچنے والی ہے اور عرب میں سے کوئی شخص باقی نہ رہے گا اگر اسکا وہ چھپا کرے گا یا اسکو قتل کرے گا یہودی سے یہ سن کر میسرہ نے کہا اے قوم یہ امراضہ ہے میسرہ نے حجۃ الوداع میں اسلام قبول کر لیا۔

واقعی اور ابو نعیم نے ابن رومان اور عبداللہ بن ابی بکر وغیرہما سے روایت کی ہے کہ ابن راویون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی کندہ کے مکانوں میں آئے اور اپنے اپنے قبضے مبارک کو اون کے روبرو پیش کیا کہ میں نبی ہوں بنی کندہ نے انکار کیا قوم میں جو صغیرہ تھیں

اوس نے کہا اے قوم کے لوگو تم اس مرد کی طرف سبقت کرو قبل اسکے کہ لوگ تم سے اسکی طرف سبقت کریں واللہ اہل کتاب تم سے یہ باتیں کہتے ہیں کہ حرم سے ایک نبی ظہور کرے گا اوس کا زمانہ آگیا ہے قوم کے لوگوں نے انکار کیا۔

ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھ سے کندرہ میں کرا ایک مرد نے جب کا نام یوسف تھا اپنی قوم کے شیخوں سے حدیث کی ہے ان شیخوں نے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں یہ دکھایا گیا کہ آپ کی نصرت اہل شہر اور اہل نخل کریں گے۔

ابو نعیم نے عروہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ انصار سے عقبہ بن سبت لی شیطان لعین نے پہاڑ کی چوٹی پر جا کر نیکارا اے معشر قریش نبی اوس اور بنی خزرج ہیں انہوں نے تمہارے قتال کے واسطے باہم حلف کیا ہے قریش کے لوگ مسکرا سوقت ڈر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس آواز سے نہ ڈرو آواز دینے والا اللہ تعالیٰ کا دشمن ابلیس لعین ہے جن لوگوں سے تم خوف کرتے ہو اون میں سے کوئی شخص نہیں سنتا ہے قریش کو یہ بات پہونچی وہ آئے یہاں تک کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان اور اسباب کو وہ روز نہ تھے اور اون لوگوں کو نہیں دیکھتے تھے پہرلیٹ کے چلے گئے۔ اور ابو نعیم نے زہری سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

ابو نعیم نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقبہ بن آدمیون نے بیعت کی ایک آواز دینے والے نے پہاڑ میں آواز دی وہ ابلیس لعین تھا اوس نے یہ کہا اے معشر قریش اگر تم کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں کوئی حاجت ہو تو تم لوگ پہاڑ کی ایسی ایسی جگہ میں آپ کے پاس آجو لوگ شرب میں رہتے ہیں انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خلافت کیا ہے اوسوقت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اؤ لوگوں کے لوگوں میں سے سوا حارثہ بن النعمان کے کسی نے نہیں دیکھا اسکے بعد کے لوگ فارغ ہو گئے حارثہ نے کہا اے نبی اللہ نے ایک ایسے مرد کو دکھایا ہے جو سفید کپڑے پہنے تھا میں نے اوسکو

بیگانہ سمجھا وہ آپ کی ذہنی جانب کھڑا تھا آپ نے حارثہ سے پوچھا کیا تم نے اس مرد کو دیکھا حارثہ نے کہا بیشک میں نے دیکھا آپ (حارثہ سے) فرمایا تم نے تیر کو دیکھا وہ جبریل علیہ السلام تھے۔  
ابونعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقبا کو لیا تو یہ فرمایا کہ کوئی شخص کسی قسم کا دوسو سہ ڈکڑے میں نہیں لینے والا ہوں مگر ان کو لگو کہ انکو جنگی طرف جبریل ص نے اشارہ کیا ہے۔

## یہ باب ان آیات و معجزات کے بیان میں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت میں واقع ہوئی ہیں

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے حیر سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ وحی بھیجی کہ ان تین شہروں میں سے جس شہر میں آپ نزول کریں گے وہ شہر آپ کا دار ہجرت ہے مدینہ منورہ یا بحرین یہ تفسیر ہے۔

بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے کہا تمہارا دار ہجرت مجھ کو دکھلایا گیا ہے مجھ کو ایک شہرہ زار زمین دکھلانی گئی ہے جس میں خشکستان ہیں: وروہ زمین رابا تین کے درمیان واقع ہے جسوقت آپ نے یہ ذکر فرمایا تو ہجرت کرنے والوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور ابوبکر الصدیق نے ہجرت کا سامان کیا ابوبکر الصدیق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی جگہ ٹھہرے رہو ابھی نہ جاؤ میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ مجھ کو ہجرت کا اذن دیا جائے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں پندرہ سال تک اقامت فرمائی سات آٹھ سال تک آپ روشنی کو دیکھتے تھے اور آواز سنتے تھے اور مدینہ منورہ میں دس

سال آپ کے قیام فرمایا۔

بیہقی نے ابن عباس رضی سے یہ روایت کی ہے کہ قریش دارند وہ میں جمع ہوئے اور آپ کے قتل پر اونہوں نے اتفاق کیا جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ کو یہ امر کیا کہ جس جگہ آپ شب کو سو سوتے ہیں وہاں شب کو نہ سوئے اور قوم فرج ہو کر گیا تھا اس سے آپ کو خبر کی اور اس وقت آپ کو مکہ سے نکلنے کے واسطے اذن دیا۔

بیہقی نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ آپ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنی قوم کے سامنے نکل کر آئے پھر وہ لوگ آپ کے دروازہ پر کھڑے تھے اور آپ کو ساتھ ایک مٹھی خاک تھی آپ اس خاک کو اون لوگوں کے سروں پر چڑھتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے دیکھنے سے اون کو اندہ کر دیا تھا آپ کو کوئی نہیں دیکھتا تھا اور آپ اس وقت یسن والقرآن الحکیم اللہ تعالیٰ کے قول فاغشینا ہم فہم لایمبصرون تک پڑھ رہے تھے۔

ابن سعد نے ابن عباس اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عائشہ رضی بنت ابوبکر الصدیق اور عائشہ بنت قدامہ اور سراقہ بن جعشم سے روایت کی ہے اس حدیث میں بعض کی حدیث بعض میں داخل ہو گئی ہے ان راویوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حال میں اپنے مکان سے باہر نکلے کہ قوم کے لوگ آپ کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے ایک مٹھی سنگریزے آپ نے اور اون کو اون لوگوں کے سروں پر کھیرتے جاتے اور آپ یسن کو پڑھتے تھے آپ چلے گئے اور اون لوگوں سے کسی کہنے والے نے پوچھا کس چیز کا انتظار کر رہی ہو اونہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے ہیں اس کہنے والے نے کہا واللہ وہ تم لوگوں کی پاس سے چلے گئے اونہوں نے کہا واللہ ہم نے آپ کو نہیں دیکھا اور اپنی جگہ سے اٹھے اور اپنے سروں سے مٹی کو جھاڑتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر الصدیق غار ثور کی طرف تشریف لینگے اور اس میں داخل ہو گئے اور مکڑی نے غار کے دروازہ پر جالاتن دیا اور قریش نے آپ کو نہایت ڈھونڈا یہاں تک کہ قریش کے لوگ غار کے دروازہ تک پہنچ گئے

جب غار کے دروازہ پر جالاد کیا تو بعض نے کہا کہ غار کے اس دروازہ پر اتنے زمانہ کی مٹری ہے کہ خمد صلیع کے پیدا ہونے سے پہنکی ہے پر وہ پلٹ گئے۔

ابو نعیم نے محمد بن کعب انقرطی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے نکلے اور اپنے ایک مٹی خاک لی اور اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو اندھا کر دیا وہ آپ کو نہیں دیکھتے تھے آپ اوس خاک کو اُن لوگوں کے سرزن پر اڑا رہے تھے اور آپ یس پڑھ رہے تھے ابو نعیم نے اوپر کی حدیث کی مثل اس واقعہ کو ذکر کیا ہے واقعہ یہی اور ابو نعیم نے عائشہ بنت قدامہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں مکان کی کھڑکی سے وضع بدل کے اس طور پر نکلا کہ مجھ کو کوئی نہ پہچانے جو شخص اول مجھ کو بلا جو جیل تھا اللہ تعالیٰ نے میرے دیکھنے اور ابو بکر الصدیق کے دیکھنے سے اوس کو اندھا کر دیا یہاں تک کہ ہم دونوں چلے گئے۔

یہی قی نے ابن شہاب اور عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ قریش ہر طرف سوار ہو کر گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈتے تھے اور اہل المیاء کے پاس آدمیوں کو بھیجا اور انکو امر کرتے تھے اور ان کے لئے بڑا انعام ٹھہراتے تھے اور اوس شور جیل پر آئے جسکے غار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے یہاں تک کہ اوس پہاڑ کے اوپر چڑھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر الصدیق نے اون کی آواز میں سنیں ابو بکر ڈرے اور اون کو غم و خوف پیدا ہو گیا اور سوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر الصدیق سے فرماتے تھے لا تحزن ان اللہ معنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فر دعا کی ابو بکر الصدیق پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطمینان اور قرار نازل ہوا۔

شیخین نے اس رض سے یہ روایت کی ہے کہ ابو بکر الصدیق رض نے مجھ سے باتیں کیں اور کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اگر اُن لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے قدموں کی طرف دیکھے گا تو وہ ہلکے ہوئے قدموں کے نیچے دیکھے گا یعنی ہم اتنے قریب ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر انا ظنک

یا شنین اللہ الشہما۔

ابو نعیم نے اسما بنت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہا سے یہ روایت کی ہے کہ ابوبکر الصدیق نے ایک مرد کو غار کے مواجہ میں دیکھا کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور دیکھ رہا ہے آپ نے فرمایا یہ ہرگز ہم کو نہیں دیکھتا اس وقت ملا کہ اس کو اپنے بازوؤں میں چپائے ہوئے ہیں وہ مرد کچھ دیر نہیں ٹھہرا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر الصدیق کے سامنے پیشاب کرنے کے واسطے بیٹھ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر الصدیق اگر یہ مرد نکو دیکھتا تو تمہاری رو برو پیشاب نہ کرتا اور ابو بعلی نے اس حدیث کی مثل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے طریق سے ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ روایت کی ہے۔

ابن سعد اور ابن مردویہ اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابی مصعب المکی سے روایت کی ہے کہ مینہ انس بن مالک اور زید بن ارقم اور مغیرہ بن شعبہ کو پایا ہے مینے اون سے سنا ہے وہ یہ حدیث کہ فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس شب کو غار میں داخل ہوئے اوس شب میں ایک درخت کو اللہ تعالیٰ نے امر فرمایا وہ درخت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اوگھا اور اوس نے آپ کو چپا لیا اور اللہ تعالیٰ نے مکہ طبری کو امر فرمایا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہ میں اپنا جال تن دیا اور آپ کو چپا لیا اور اللہ تعالیٰ نے دو جنگلی کبوتروں کو امر فرمایا وہ غار کے منہ پر اکٹھے ہو گئے اور قریش کے نوجوان مرد ہر ایک بطن سے ایک ایک اپنی لاٹھیوں اور چوب دستیوں اور تلواروں کے ساتھ آئے یہاں تک آگئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چالیس ہاتھ کی مقدار پر تھے ایک مرد غار میں دیکھنے لگا اوس نے غار کے منہ پر دو کبوتروں کو دیکھا وہ اپنے ہمراہیوں کے پاس پلٹ گئے کیا اونہوں نے اوس سے کہا ترجمہ کو کیا ہو گیا ہے کہ تو غار میں نہیں دیکھتا اوس نے کہا کہ غار کے منہ پر دو کبوتر بیٹھ دیکھے ہیں اس سے مینے یہ جانتا ہے کہ غار میں کوئی نہیں ہے اوس کی یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی آپ نے یہی پایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کبوتروں کے سبب اوس کو آپ سے دفع کر دیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون

کیہ تروں کے واسطے دعا کی اور اون دونوں پر علامت کی گئی اور اون کی جزا فرض کی گئی اور وہ کہو تراوس جگہ سے حرم میں چلے گئے اور اوس جوڑے نے حرم شریف کی ہر ایک چیز میں بچے دئے۔

احمد اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی سے یوں روایت کی ہے کہ مشرکین نے مکہ میں ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں مشورہ کیا بعض نے کہا جس وقت آپ صبح کو اٹھیں تو آپ کو سخت باندہ ڈالو اور بعض نے کہا بلکہ آپ کو قتل کر ڈالو اور بعض نے کہا بلکہ آپ کو مکہ سے نکال دو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین کے اس مشورہ پر مطلع کر دیا آپ اسی رات میں اپنے مکان سے نکلے اور غار میں پہنچ گئے جبکہ مشرکین صبح کو اٹھیں آپ کے قدم کے نشان پر چلے گئے جبکہ نشان قدم دیکھتے ہوئے پہاڑ تک پہنچے شناخت نہ کر سکے وہ لوگ پہاڑ پر پڑے اور غار کے پاس سے گزرے انہوں نے غار کے منہ پر مٹھی کا جالا دیکھا اور یہ کہا کہ اگر آپ اس جگہ داخل ہوئے تو مٹھی کا جالا غار کے دروازہ پر نہوتا۔

ابو نعیم نے واقدی کے طریق سے روایت کی ہے کہما ہر جمعہ سے موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے اپنے باپ سے یہ حدیث کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تارین جیوت و نخل ہوئے مٹھی نے اس غار کو دروازہ پر جالے پر جالا تن دیا جبکہ وہ لوگ غار کے منہ تک پہنچے ان میں سے ایک کہنے والے نے اُن سے کہا کہ غار میں چلو امیہ بن خلف نے کہا تمہاری حاجت غار کی طرف نہیں ہوا سائے کہ اس غار پر ایک مٹھی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد سے قبل کی ہے اسدن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹھی کے مارنے سے ممانعت فرمائی اور فرمایا کہ مٹھی اللہ تعالیٰ کے شکروں میں سے ایک لشکر ہے۔

ابو نعیم نے حلیہ بن عطاء بن مسرہ سے روایت کی ہے کہما ہے کہ مٹھی نے دوبار جالا تن دیا بار داؤد علیہ السلام پر جالا تن تھا جبکہ طاووت اور کوٹھڑا ہوتا تھا اور دوسری بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر غار میں جالا تن تھا۔

شیخین نے ابو بکر رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ کو قوم نے ڈھونڈا اور ان میں سے کسی شخص نے ہکو نہیں پایا سو اسرا قہ بن مالک کے کہ وہ اپنی گھوڑی پر سوار تھا یہ کہایا رسول اللہ یہ ڈھونڈ رہے والا ہمارے پاس پہنچ گیا آپ نے فرمایا لا تحزن ان اللہ معنا جبکہ ہمارے درمیان اور اسکے درمیان ایک نیزہ کی مقدار یا تین نیزوں کی مقدار فاصلہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پر بد دعا کی اور کہا اے میرے اللہ جس چیز کے ساتھ تو چاہے اور کچھ سے کفایت کر اور کسی گھوڑی اور کو لیکر زمین میں پیٹ تک دس گئی سراقہ نے کہا اے محمد مجھ کو معلوم ہو گیا کہ یہ آپ کا عمل ہے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں جس حالت میں ہوں اللہ تعالیٰ مجھ کو اس سے نجات دے جو لوگ کہ میرے پیچھے ہیں اور آپ کو ڈھونڈ رہے ہیں ان سے واللہ میں چپاؤں گا اور آپ کو نہ بتاؤں گا آپ نے اسے واسطے دعا کی وہ پلٹ کے چلا گیا۔ بخاری و مسند ابن مالک سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی کی تلاش میں نکلا یہاں تک کہ جس وقت میں آپ نزدیک ہوا میری گھوڑی نے مجھ کی طرف کھڑکی میں کھڑکیا اور سوار ہو گیا یہاں تک کہ جس وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات سنی اور آپ کی طرف توجہ میں کرتے تھے اور ابو بکر صدیق کثرت سواہر لڑھکیتے تو میری گھوڑی کے اگلے دونوں ہاتھ زمین میں دس گئی یہاں تک کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں تک زمین میں پہنچ گئے میں اوس پر سے گر پڑا میری گھوڑی کو ہانپا وہاں کھڑکی ہو گئی اور وہ اپنے دونوں ہاتھ زمین میں سے نہیں نکال سکتی تھی جبکہ وہ برابر کھڑکی ہو گئی تو اوس کے ہاتھوں نے ایسا غبار اٹھایا جو آسمان میں مثل دھان کے بند تھا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق کو پیکار کے امان چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق دونوں میرے واسطے کھڑے ہو گئے جس وقت میں ان حضرات سے روک دیا گیا اور کچھ چھینے دیکھا وہ دیکھا میرے نفس میں یہ بات پیدا ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور غلبہ فرما دیں گے ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے انس رضی سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی مکان سے نکلے ابو بکر صدیق نے مڑ کر دیکھا ایک ایک ایک سوار نظر



آیا جو اونکے پاس پہنچ چکا تھا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اسے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا ہے آپ نے فرمایا: اللہم اصرعه وہ سوار اپنے گھوڑے پر سے گر پڑا اور سوار نے عرض کی یا نبی اللہ جس کام کے واسطے آپ چاہیں مجھ کو حکم دیں اپنے فرمایا اپنی جگہ پر ٹھہر رہو کسی شخص کو تہ چھو کہ ہمارے پاس آوے وہ سوار اول دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوشش دہی میں تھا اور آخر دن میں آپ کی حراست کر رہا تھا اس باب میں سراقہ ابو جہل کو مخفی طبع کر کے کہتا ہے

ابا حکم واللہ لو کنت شاہدا	لامر جوادی از تسبیح قوا کئہ
اے ابو حکم خدا کی قسم ہے اگر تہ حاضر ہوتا میری گھوڑی کے امر کو واسطے جبکہ اس کے ہاتھ پاؤں زمین میں نہ ہوتا	
علمت ولم تشکک بان محمد	رسول برہان فمن ذالقیامہ
تو جان لیتا اور شک نہ کرتا اس بات میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم برہان حق کے ساتھ رسول ہیں پس کون شخص چھو ایسے رسول کیساتھ برابر کرے	

ابن عساکر نے وہی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ابو بکر الصدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تھے اور ان کو پیاس معلوم ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ صدر غار کی طرف جاؤ اور پانی پی لو ابو بکر الصدیق صدر غار کی طرف گئے اور اوس سے پانی پیا ایسا پانی تھا کہ شہد سے زیادہ شیرین اور دودھ سے زیادہ سفید اور خوشبو میں مشک سے زیادہ تھا پھر ابو بکر الصدیق پلٹ کے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو فرشتہ جنت کی نہروں پر موکل ہے اوسکو اللہ تعالیٰ نے امر فرمایا ہے کہ جنت فردوس کی نہر صدر غار میں ڈال دے تاکہ تم اس سے پانی پیو۔

بخاری نے کہا ہے میں نے ابو محمد کو فی سنا ہے کہ اسے کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا کہ ہجرت کریں لوگوں نے ایک آواز میں مٹنی کہ کہنے والا یہ کہتا تھا

ان یسلم السعدان یصلح محمد	من الامن لانیثی خلاف الخلف
اگر دو سعد مسلمان ہو جائیں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ہو جائیں گے	اور مخالف کے خلاف سے خوف نہ کریں گے

قریش نے منکر یہ کہا کہ اگر ہم دونوں سعد بن کو جانتے ہوتے تو اونکے ساتھ ہرے طور پر پیش آکر  
قریش نے ہر آئندہ رات میں سنا وہ یہ کہتا تھا ۵

ایسا سعد بن ابی العاصی ان کنت مالغاً	وہ یا سعد سعد بن خنیز بن حنیف الغطارف
اے سعد سعد بنی اوکے اگر تو مانع ہے	اور اے سعد سعد بن خنیز بن حنیف کے جو شریف سردار ہیں
اجیبنا الی داعی الہدی و تمنیاً	علی اللہ فی الفردوس زفقہ عارف

ہدایت کو بکار نیا لے کر تم دونوں جواب دو اور تم دونوں اللہ تعالیٰ سے فردوس میں مرتبہ عارف کی تمنا کرو۔

راوی نے کہا ہے کہ سعد ابی سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اور سعد بن خنیز سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہیں اس  
حدیث کی روایت ابن عساکر نے اس طریق سے کی ہے۔ اور اس حدیث کی روایت ابن ابی الدنیا  
کے طریق سے یوں کی ہے کہ میرے باپ نے جب کو خبر دی ہے میرے باپ ہے ہشام بن محمد الکلبی  
نے حدیث کی ہے ہشام سے عبد المجید بن ابی عبس نے اپنے باپ کے باپ کے دادا  
سے روایت کی ہے کہ قریش نے ایک آواز دینے والے کو سنا وہ ابوقیس پر آواز دے رہا تھا۔ اول  
بیت کو ذکر کیا قریش نے کہا کون سعد بن سعد بن خنیز بن عبادہ اور سعد بن خنیز بن  
جبکہ دوسری رات ہوئی تو اسی شخص کی آواز ابوقیس پر سنی او سنے دو بیتوں کو پڑھا اور اس  
بیت کو اخیر زیادہ کیا ۵

فان ثواب اللہ للطالب الہدی	جنان من الفردوس ذات رفارف
تحقیق اللہ تعالیٰ کا ثواب طالب ہدایت کے لئے	وہ باغ فردوس ہے جس میں عمدہ فرش اور خیمے ہیں

قریش نے یہ منکر کہا کہ یہ سعد سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ ہیں اور یحییٰ اور خراطلی نے اسکی  
مثل روایت کی ہے۔

زبیر بن بکار نے موفقیات میں۔ اور ابو نعیم نے شہر بن حوشب کے طریق سے ابن عباس رضی  
سے انہوں نے سعد بن عبادہ سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے بیعت عقبہ کی میں حضور موت کی طرف بعض حاجت کیواسطے گیا اور میں نے اپنی

حاجت روانی کر لی پھر میں حضرموت سے پلٹا جسوقت میں بعض سرزمین میں تھا میں سو گیا اور ایک آواز دینے والے کو سب سے کہ وہ یہ شعر پڑھتا تھا خواب سے چونک پڑا

ابا عمرو تا و بنی السہود یحی	وراح النوم وانقطع الجود
اے ابو عمرو میرے پاس بیداری آئی	اور خواب گیا اور سونا منقطع ہو گیا

پھر دوسرے نے آواز دی اور یہ کہا۔ یا خرعیب۔ ذہب بک اللعاب۔ ان اعجب العجب بین۔  
 زہرۃ ویشرب۔ اس نے پوچھا وہ کیا امر ہے امیر شاصب اس نے جواب دیا نبی السلام بعثت بخیر الکلام  
 الی جمیع الانام۔ فاخرج من البلد الحرام۔ الی نخل واطام۔ پھر فجر طلوع ہو گئی میں دیکھنے کو گیا  
 یکا یک مٹے ایک چمکی اور ایک سانپ کو دیکھا جو دونوں مردہ پڑے تھے سعد بن عبادہ رضی  
 کہا مجھ کو یہ علم نہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی ہے مگر اس حدیث سے  
 ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے اسما بنت ابوبکر الصدیق رضی سے  
 حدیث کی گئی ہے کہ اسے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تہم میں رات میں ایسے حال  
 میں تھے کہ کوئی معلوم نہیں ہوتا تھا کہ آپ کس طرف متوجہ ہوئے ہیں یہاں تک کہ جنات میں  
 سے ایک مرد اسفل مکہ سے آیا اور وہاں بیات شعر گارہا تھا اور آدمی اس کے پیچھے جا رہے تھے اس  
 کی آواز سنتے تھے اور اس کو نہیں دیکھتے تھے یہاں تک کہ وہ اعلیٰ مکہ سے نکلا اور یہ شعر پڑھ رہا تھا۔

جزی اللہ رب الناس خبر جزایہ	فیقین قال لا خیمتی ام معبد
-----------------------------	----------------------------

آدمین کا رب ایسی جزا دے کہ اس کی خبر جزا ہوا وہاں دو رفیقوں کو جنہوں نے کہا ام معبد کے دو خیمے ہیں۔ ۱۲

بغوی اور ابن شاہین اور ابن السکون اور ابن مندہ اور طبرانی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت  
 کی ہے اور اسکو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابو نعیم نے غرام بن ہشام بن حبیش بن خالد کو طریق سے  
 روایت کی ہے غرام نے اپنے باپ سے اور ان کے باپ نے اس کے دادا سے یہ روایت کی ہے کہ نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مکہ سے نکلے تو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے ارادہ سے آپ اور ابوبکر  
 الصدیق اور ابوبکر الصدیق کا غلام عامر بن نفیرہ تھے اور آپ کے راہبر عبداللہ بن الارقطہ تھے

ام معبد اخر اعمیہ کے دو خیموں کے پاس سے گئے ام معبد عمر رسیدہ پارسا اور مردوں سے بات چیت  
 کرنے والی اور تیز چالاک تھی اور قبہ کے صحن میں احتساب کی حالت میں بیٹھتی تھی پھر لوگوں کو بانی  
 پلاقی اور گھانا کھلاتی تھی ام معبد سے اپنے گوشت اور مکر کو پہنچاتا کہ او کو ام معبد سے خرید کرین ام معبد  
 کے پاس اپنے کوئی شے نہیں پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری دیکھی جو خیمہ کی  
 ایک جانب میں تھی اپنے ام معبد سے پہنچا یہ کیسی بکری ہے ام معبد نے کہا یہ بکری بیماری کو  
 لاغر کرتے سے بکریوں کی ہمراہی سے رہ گئی ہے اون کے ساتھ نہ جاسکی اپنے ام معبد سے پہنچا  
 کیا اس میں دودھ ہے ام معبد نے کہا یہ بکری اس سے زیادہ بیچ میں ہے کہ دودھ دے سکے  
 آپ نے کہا کیا تم مجھ کو اسکا دودھ دوہنے کے واسطے اجازت دیتی ہو ام معبد نے کہا اگر آپ اس  
 میں دودھ دیکھتے ہیں تو دودھ لین اپنے اس بکری کو منگایا اور اس کے تھن اپنے دست مبارک  
 سے ملے اور اللہ تعالیٰ کا نام مبارک لیا اور ام معبد کے واسطے ابسکی بکریوں کے باب میں آپ  
 نے دعا فرمائی بکری نے دوہنے کو واسطے ٹانگیں کھول دیں اور دودھ اُتار لائی آپ نے ایک ایسا برتن  
 مانگا کہ دس آدمیوں کے گروہ کو اتنا سیراب کر دیتا اپنے اس میں ایسا دودھ دوہا کہ بہتا تھا  
 یہاں تک کہ او سپر جھاگ اوٹھ آئے پھر اپنے ام معبد کو پلایا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئی پھر  
 آپ نے اپنے اصحاب کو دودھ پلایا یہاں تک کہ وہ سب سیراب ہو گئے اور اون کے پیٹوں میں گرانی  
 ہو گئی پھر سبے آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر دوبارہ سب نے دودھ پیا پھر آپ فرما  
 ظرف میں پہلی بار کے بعد دوسری بار دودھ دوہا یہاں تک کہ ظرف بے زر ہو گیا پھر اس دودھ کو ام معبد  
 کے پاس اپنے چوڑے پیر اپنے ام معبد سے بیعت لی اور ام معبد کے پاس سے آپ اور آپ کے  
 ہمراہیوں نے کوچ کر دیا تھوڑی دیر گزری تھی کہ ام معبد کا شوہر ابو معبد آیا کہ وہ بی بھڑون کو صحرا  
 سے ہانک کے لار ہا تھا جبکہ ابو معبد نے دودھ کو دیکھا تو تعجب کیا اور ام معبد سے پوچھا کہ تیرے  
 پاس یہ دودھ کہاں سے آیا ہے بکری چراگاہ سے دور گھر میں تھی اسکے پیٹ میں کھانے کی گرانہ  
 ہے گھر میں دودھ دینے والی کوئی اونٹنی نہ تھی ام معبد نے اپنے شوہر سے کہا واللہ ہمارے پاس

ایک مبارک مرد گذرا اوسکا ایسا ایسا حال تھا ابو معبد نے ام معبد سے کہا مجھ سے اوس مرد کا  
وصف بیان کرو ام معبد نے کہا میں ایسے مرد کو دیکھا ہر پاکیزہ روی اور خوبی رکھتا ہے چمکتا  
روشن چہرہ نیک خلق اور حسین ہے رقت و حمیت کے برابر ہے اور اس عیت سے بری ہے کہ اوسکی کمر  
موٹی ہو یا پتلی ہو حسین پاکیزہ اور خوبصورت ہے اوسکی دونوں آنکھوں میں سیاہی اور سفیدی  
نہایت درجہ ہے اور اوسکے پلک خمیدہ ہیں اور اوسکی آواز میں تیزی ہے اور اوسکی گردن میں طول  
ہے اور اس کی ڈاڑھی میں کثرت کے بال ہیں اوسکی بھون باریک اور دراز اور پیوستہ ہیں اگر وہ  
خاموش ہوتا ہے تو اوسپر وقار معلوم ہوتا ہے اور اگر وہ کلام کرتا ہے تو اپنا سر اٹھاتا ہے یا پنا  
ہاتھ اٹھاتا ہے اوکل آدمیوں سے زیادہ جمیل اور خوبصورت نظر آتا ہے اور قریب کے کل آدمیوں  
سے زیادہ شیریں اور احسن معلوم ہوتا ہے شیرین گفتار ہے ہر ایک لفظ اور فقرہ اوسکا جدا جدا  
ہوتا ہے نہ تھوڑی بات کرتا ہے اور نہ زیادہ بات کرتا ہے گویا اوسکی گفتگو عوامہرین کہ لڑی میں  
پر وئے گئے ہیں وہ میاں قد ہے زیادہ طول نہیں ہے اور کوئی آنکھ اوسکو کوتاہی قد سے تعمیر نہیں  
دیکھتی ہے یعنی قد مبارک میں کوتاہی کا عیب نہیں ہے وہ قد ایسی شاخ ہے کہ دو شاخوں کے  
درمیان ہواوردیکھنے میں وہ شاخ تینوں شاخوں میں زیادہ سرسبز اور نازک ہو اور مرتبہ میں اون کو  
احسن ہواوسکے ایسے رفیق ہیں کہ اوسکو گھیرے رہتے ہیں اگر وہ اون سے کوئی بات کرتا ہے  
تو وہ رفیق اوسکے روبرو خاموش رہتے ہیں یعنی نہایت ادب کرتے ہیں اور اگر اپنے رفیقوں سے  
کسی کام کے واسطے امر کرتا ہے تو وہ اوسکی طرف سبقت کرتے ہیں سب رفیقوں کا خدمت ہے  
اور وہ رفیق اوسکے پاس جمع رہتے ہیں نہ ترش رو ہے اور نہ تعدی کرتا ہے ابو معبد نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ اوصاف سن کر کہا واللہ وہ شخص قریش کا وہی صاحب ہے جس کا جو کچھ علم  
نکدہ میں ہم سے ذکر کیا گیا ہے وہ ذکر کیا گیا ہے صبح کو ایک بلند آواز کہ میں آنی شروع ہوئی لوگ آواز  
سننے تھے اور یہ نہیں جانتے تھے کہ آواز دینے والا کون ہے اور وہ اشعار پڑھتا تھا

رفیقین قالاً خیمتی ام معبد	جزا اللہ رب الناس خیر جزائہ
رفیقوں کو دے جنہوں نے کہہ ام معبد کے دو چیمین	اللہ تعالیٰ جو آدمیوں کا ریکہ اپنی اچھی جزاوں دونوں
فقد فاز من امسی رفیق محمد	ہمارے ملا با بالہ صدی فامہدت یہ
ہدایت پائی جو شخص محمد مصلم کا رفیق ہوا وہ کامیاب ہوا	وہ دونوں رفیق اس خیمین ہدایت کے ساتھ اس ام معبد کے صلہ
یہ من فعال لا تجبازی وسودو	فیال قصی ما ذواللہ عنکم
سبب ان نیک کاموں اور سہواری کو جبکا بد نہیں ہوا	ایک قصی اللہ تعالیٰ زعم کو گنہگار نہیں کیا اس رسول کا
و مقعدہ للمؤمنین بحر صد	لیسن بنی کعب مقام فتا تم
اور اس جوان عورت کی جگہ بدمنوں کی جگہ بخیر بنی ام معبد	چاہے کو کبھی کعب کو ایک جوان عورت کا مقام مبارک بادی
فانکم ان تساءلوا الشاة تشہد	سلوا انکم عن شاتہا وانا نہا
تم اپنی بہن ام معبد سے اسکی بکری اور اس کے برتن کو پوچھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب اس بکری نے دودھ دیا اور	برتن دودھ سو پھر گیا تھا اگر تم اس بکری سے پوچھو گے تو اس امر پر گواہی دے گی۔
لہ بصریح ضرة الشاة فرید	وعا لمیشاة حائل فتحلبت
اوس بکری کو جو ایک سالہ تھی رسول اللہ صلم نے تمہاری بہن ام معبد سے مانگا اوس بکری کے تسن نے	رسول اللہ صلم کے واسطے ایسا خالص دودھ دیا جسے چراگ تھے یعنی اتنا کثرت سے دودھ دیا کہ برتن بھر گیا اور
اوسے چراگ اٹھ آئے۔	
تردد ہا فی مصدر ثم مورد	فغادر لم رہنا لدیہا بحالب
رسول اللہ صلم نے اس بکری کو ام معبد کے پاس دودھ دینے کے لئے رہن چھوڑ دیا یعنی وہ بکری ام معبد ہی	کے قبضہ میں رہی جیسے رہن چیز مرہن کے قبضہ میں رہتی ہے ام معبد اس کو پانی پلانے کی جگہوں میں
پہیر کے لاتی تھی۔	
اور ابن سعد اور بغوی اور ابو نعیم نے حرین الصباح کے طریق سے ابو معبد سے اسکی مثل	روایت کی ہے اوسمین طوالت ہو۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے واقعہ کی طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھ سے خرام بن ہشام نے اپنے باپ سے اون کے باپ سے ام معبد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس بکری کے تھنوں کو آپ نے ملکر دودھ دو ہاتھ اوہ بکری ہمارے پاس زمانہ رماۃ تک جو زمانہ خلافت حضرت عمر ابن الخطاب ہے (اٹھارہویں سنہ ہجری تک رہی) اور ہم اوسکو صبح و شام دوہتے تھے اور قحط سالی کے سبب زمین پر نہ تھوڑا چارا تھا اور نہ بھت تھا۔

بیہقی اور ابن عساکر نے عبدالرحمن بن ابی ملی کے طریق سے ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں کہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلا عرب کے قبیلوں میں سے ایک قبیلہ میں ہم پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مکان اپنے سامنے دیکھا اپنے اوس کی طرف قصد کیا جسوقت ہم اترے اوس مکان میں کیڑی نہ تھا مگر ایک عورت تھی اور ہم جسوقت اترے شام کا وقت تھا اوس عورت کا بیٹا بھیڑیوں کو ہانک کر لایا اوس عورت نے اپنے بیٹے سے کہا اس بھیڑیوں دونوں مردوں کے پاس لیجا تا کہ وہ اوسکو نوح کرین اور کہ مالین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس لڑکے سے فرمایا چھری لیجاؤ اور ایک پیالہ لے آؤ اُس نے کہا یہ بھیڑیہ آگاہ سے دور رہی ہے اور اس میں دودھ نہیں ہے آپ نے فرمایا جاؤ قدح لے آؤ وہ گیا اور قدح لیکر آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس بھیڑیہ کے تھنوں کو ملا پھر دودھ دو ہا بیان تک کہ قدح بھر گیا پھر اپنے اوس لڑکے سے فرمایا اس دودھ کو اپنی مان کے پاس لیجاؤ اوس کی مان نے وہ دودھ پیا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئی پھر وہ لڑکا قدح لایا اور اپنے اُس سے فرمایا اسکو لیجا اور دوسری بھیڑیہ کو لے آؤ آپ نے اوسکا دودھ دو ہا پھر ابو بکر الصدیق نے دودھ پیا پھر وہ لڑکا دوسری بھیڑیہ لایا پھر اوس بھیڑیہ کا دودھ دو ہا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے کہا ہم رات کو وہاں ٹھیر گئے پھر ہم وہاں سے چلے گئے ام معبد آپ کو مبارک کہتی تھی اور اوسکی بکریں کثرت سے ہو گئیں یہاں تک کہ ام معبد اپنی بکریوں کو دینہ نہ نوڑ میں لائی بیہقی نے کہا ہے کہ ظاہر ہے کہ یہ عورت ام معبد ہے۔

ابو یعلیٰ اور طبرانی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو حدیث صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابو نعیم نے قیس بن نعمان سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر الصدیق مخفی طور سے گئے ایک غلام کے پاس گئے جو بکریاں چرا رہتا تھا آنحضرت صلعم اور ابو بکر رضی اللہ عنہما نے اس غلام سے دودھ پلانے کیواسطے کہا اوس نے کہا میرے پاس کوئی ایسی بکری نہیں ہے جو اوس سے دودھ دو یا چاؤے سو اس کے کہیا کہ کچھ بھیڑیں ہیں جو اول موسم سرما میں حاملہ ہوتی تھیں اور وہ جنین اب اونہیں دودھ باقی نہیں رہا آپ نے فرمایا انہیں بھیڑوں کو بلاؤ اوس غلام نے اون بھیڑوں کو بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے پاؤں کو دودھ دوہنے کیواسطے اپنی پٹلی اور راتوں کے درمیان رکھا اور اوس کے تھنوں کو ملا اور آپ نے دعا فرمائی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سپر لائے آپ نے دودھ دوہا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پلایا پھر آپ نے دودھ دوہا اور چرواہے کو پلایا پھر آپ نے دودھ دوہا اور آپ نے نوش فرمایا چرواہے نے آپ کے پرچھا آپ کون شخص ہیں واللہ میں نے آپ کی مثل ہرگز نہیں دیکھا آپ نے فرمایا میں محمد اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اوس چرواہے نے پوچھا کیا آپ وہی ہیں جسکو قریش صابی کہتے ہیں آپ نے فرمایا قریش لوگ یہ کہتے ہیں چرواہے نے کہا میں گواہی دیتا ہوں آپ نبی ہیں اور آپ امر حق کو لائے ہیں اور آپ نے جو کام کیا ہے وہ نہیں کرتا ہے گرنہی۔

ابو نعیم نے مالک بن اوس الاسلمی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کی تحفہ میں ہمارے اونٹ تھے اون کی طرف آپ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ اونٹ کس شخص کے ہیں کسی نے کہا بنی اسلم کے ایک مرد کے ہیں آپ ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا انشاء تعالیٰ تمکو سلامتی ہے آپ نے اوس سے پوچھا یہ کیا نام ہے اوس نے کہا مسعود نام ہے آپ نے ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے التفات کیا اور فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ تمکو سعادت ہوگی۔

زبیر بن بکر نے (اخبار الدینہ) میں ابراہیم بن عبد اللہ بن حارثہ سے اونہوں نے اپنی باپ



سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ ﷺ بن الہدم کے پاس اترے کلتوم نے اپنے غلام کو یا نبیج کہہ کے آواز دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر الصدیق سے فرمایا اسے ابو بکر تم نے فتح پائی۔

بخاری نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے ان الذی فرض علیک القرآن لراؤک الی معاد معاد سے مراد مکہ ہے۔

حاکم اور بیہقی نے انس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جب دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے مین حاضر ہوا بیٹے اوس دن۔ بے زیادہ احسن اور زیادہ نورانی کوئی دن نہیں دیکھا۔

ابن سعد نے انس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ وہ دن تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمدن مدینہ میں داخل ہوئے مدینہ کی ہر ایک چیز روشن ہو گئی تھی۔

بیہقی نے حمید بن الزبیر سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور اپنی سواری کا اونٹ بٹھلایا آپ کے پاس آدمی آئے اور کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہے تشریف لے چلے آپ کی سواری کا اونٹ آپ کو سیراؤٹھا آپ نے آدمیوں سے فرمایا اس کو چھوڑ دو کہانی نہ پڑھے اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ماور ہے وہ اونٹ آپ کو لے گیا بڑا مشک کہ وہ آپ کو منبر کی جگہ لایا آپ نے اوسکو وہیں بٹھلادیا۔

بیہقی نے انس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے انصار لوگ اپنے مردوں اور اپنی عورتوں کو لائے اور عرض کی یا رسول اللہ ہماری طرف تشریف لے چلے آپ نے اون سے فرمایا کہ ناقہ کو چھوڑ دو نہ رو کو اس لئے کہ یہ منجانب اللہ مامور ہے وہ اونٹنی ابو ایوب الانصاری کے دروازہ پر بیٹھ گئی بنی نجار کی لڑکیاں مکان سے نکلیں وہ دف بجاتی جاتی تھیں اور یہ شعر پڑھتی تھیں

یا حبذا محمد من جبار	نخن جوار من بنی نجبار
محمد صلعم کیا اچھے ہمارے ہمسایہ ہیں	ہم بنی نجبار کی لڑکیاں ہیں
بیہقی نے حضرت عائشہ رضی سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے تو عورتیں اور لڑکے یہ شعر پڑھتے تھے ۵	
من ثنیا ت الوداع	طلع البدر علینا
ثنیا ت ودواع سے	ہم پر چاند طلوع ہوا
مادعا للوداع	وجب الشکر علینا
جب تک دعا کرتے تھے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں	ہم پر اس کا شکر واجب ہوا

حاکم اور بیہقی نے صحیب سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کا دار ہجرت مجھ کو دکھایا گیا وہ شورہ زار زمین ہے کہ پہریلی زمین کے درمیان ہے یا وہ زمین مقام ہجر ہے یا وہ مقام شرب ہے صحیب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقام سے اٹھ کر آپ کے ساتھ ابو بکر الصدیق رضی نکلے اور میں آپ کے ساتھ نکلنے کیواسطے قصد کرتا تھا مجھ کو قریش کے دونوں جوانوں نے روک دیا میں اپنی اس رات میں کھڑا رہا اور بیٹھتا نہیں لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس کو تم سے در شکم کے ساتھ مشغول کر دیا اور مجھ کو بیٹھے در کی شکایت نہ تھی وہ لوگ میری یہ حالت دیکھ کر سو گئے اس کے بعد کہ میں قاصد بن کر گیا اونہیں لوگوں نے نہ بعض میرے پاس آ پھونچے تاکہ مجھ کو پھیر کر لیا وین میں نے اون آدمیوں سے پوچھا کیا تم کو اس کی رغبت ہے کہ میں سوئے کے اوتھے ٹھکودیدوں اور تم لوگ میرا راستہ چھوڑ دو اونہوں نے اس بات کو قبول کر لیا میں انکو کھڑکی کی طرف بڑھا کر لے گیا اور میں نے اون سے کہا اس دروازہ کی چو کھٹ کے نیچے گر پڑا کہ وہ دو کھڑکی کے نیچے سوئے کے اوتھے میں اور میں اون سے یہ کہہ کر وہاں سے نکل گیا یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبا میں آسکے قبل آیا کہ آپ قبا سے دوسری جگہ تشریف لے جاوین جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا یہ فرمایا کہ اے ابو یحییٰ

یع کے نفعے تین ہین میںے کہا یا رسول اللہ آپ کے پاس مجھ سے پہلے کوئی نہیں آیا اور آپ کو کسی نے خبر نہیں دی مگر جبریل علیہ السلام نے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ مدینہ منورہ میں تشریف لائے آپ کے پاس یہود لوگ جمع ہوئے اور انھوں نے آپ کے

### سوال کئے اور آپ کے صدق کو پہچانا

ابن سعد نے اور ترمذی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور ابن دو تون علما نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابن ماجہ اور بیہقی نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے آدمیوں نے آپ کی طرف جانے میں سرعت کی میں آدمیوں کے درمیان آیا تاکہ آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھوں جبکہ میں نے آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھا تو میں نے یہ پہچانا کہ آپ کا چہرہ مبارک کذاب کے چہرہ کی مثل نہیں ہے اول جو بات میں نے آپ سے سنی یہ تھی آپ نے فرمایا ایہا الناس اطعموا الطعام وافتشوا السلام وصلوا الارحام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنة بسلام اے لوگو آدمیوں کو کھانا کھلاؤ اور فاش طور پر سلام علیک کرو اور آپس میں صلہ رحمی کرو اور رات میں ایسے حال میں نماز پڑھو کہ آدمی سو رہے ہوں جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو گئے۔

بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے عبد اللہ بن سلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کی خبر سنی عبد اللہ بن سلام آپ کے پاس آئے اور آپ کے کما میں آپ سے تین باتوں کا سوال کرنے والا ہوں اون تین باتوں کو کوئی نہیں جانتا ہے مگر نبی قیامت کی شرطوں میں سے پہلی کیا چیز ہے اور اہل جنت کا اول طعام کیا ہے اور فرزند کو اس کے باپ کی طرف یا اوس کی ماں کی طرف کو کسی شے کہنیتچی ہے آپ نے فرمایا ابن تمیون باتوں کی خبر

جبریل نے ابھی مجھ کو دی ہے اشراط قیامت کی اول شرط یہ ہے کہ ایک آگ مخلوق کے روپ میں مشرق سے نکلے گی اور مغرب تک جائے گی اور اول طعام جاہل جنت اوسکو کھا دیں گے زیادہ چھلی کا جگر ہوگا اور حبسوت مرد کی منی عورت کی منی پر سبقت کرے گی تو فرزند کو اوسکے باپ کی طرف کھینچے گی (جو اوس کے باپ سے زیادہ مشابہت ہوگی) اور حبسوت عورت کی منی مرد کی منی پر سبقت کرے گی تو فرزند کو اوسکی مان کی طرف کھینچے گی (جو وہ مان کیسا تھیز یا زیادہ مشابہ ہوگا) عبد اللہ ابن اسلام نے یہ سنکر کہا اشھدان لا الہ الا اللہ واشھد انک رسول اللہ اور یہ کہا یا رسول اللہ تو ہم یہود مفتخری ہے اور قبل اسکے کہ آپ اون سے میرا احوال پوچھیں اگر میرے اسلام کا علم یہود کو ہوگا تو وہ مجھ پر بھی افتخار کریں گے یہودی لوگ آپ کے پاس آئے آپ نے اون سے پوچھا کہ عبد اللہ بن سلام تم لوگوں میں کیسا مرد ہے یہود نے کہا ہم لوگوں میں اچھا مرد ہے اور اچھے مرد کا بیٹا ہے اور چار اسوار ہے اور چارے سردار کا بیٹا ہے آپ نے اون سے پوچھا مجھ کو خبر دو اگر عبد اللہ بن سلام مسلمان ہو جائے کیا تم لوگ مسلمان ہو جاؤ گے یہود نے کہا اللہ تعالیٰ اوسکو اس سے پناہ میں رکھے عبد اللہ بن سلام سنکر نکلے اور کہا اشھدان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد الرسول اللہ یہود نے سنکر کہا عبد اللہ بن سلام تم لوگوں میں میرا مرد ہے اور بڑے مرد کا بیٹا ہے اور عبد اللہ بن سلام کا عیب بیان کرنے لگے عبد اللہ ابن اسلام نے کہا یا رسول اللہ یہ وہی بات ہے جس کا میں خوف کرتا تھا۔

بیہقی نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے رسول اللہ کا احوال سنا اور میں نے آپ کی صفت اور آپ کا نام مبارک اور آپ کی ہیئت کو پہچانا اور اوس امر کو میں پہچانا جس کے خیر کی آپ کے لئے امید ہم رکھتے تھے سو میں اس امر کو چھپاتا تھا اور آپ کے باب میں میں خاموش تھا یہاں تک کہ آپ مدینہ منورہ میں تشریف لائے ایک مرد نے آپ کے آنے کی خبر مجھ کو دی اور میں درخت خرما کے اوپر چڑھا ہوا تھا اوس میں کچھ کام کر رہا تھا اور میری پو پو بھی بیٹھی ہوئی تھی جبکہ آپ کے آنے کی خبر میں نے سنی میں نے تکبیر کہی یعنی اللہ اکبر کہا

میری پھوپھی نے سنکر کہا کہ اگر موسیٰ بن عمران کی خبر تو سننا تو اس سے زیادہ نہ کہتا میں نے کہا  
اے پھوپھی واللہ دشخص موسیٰ بن عمران کا بہائی ہے اوس شے کے ساتھ بھی گیا ہے جس  
شے کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام بھیج گئے تھے میری پھوپھی نے مجھ سے پوچھا اے میرے بیٹے  
کیا وہ وہی نبی ہے جس کی ہکو خبر دی جاتی تھی کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث کیا جائیگا میں نے  
اپنی پھوپھی سے کہا ہاں وہی نبی ہے پر میں مکان سے نکل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس گیا اور میں نے اسلام قبول کیا اسکے بعد اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا ہے اور اسی حدیث کی  
روایت بیہقی نے سعید القبری کی مثل حدیث سے اسکی مثل کی ہے اور بیہقی نے یہ زیادہ  
کیا ہے کہ عبداللہ بن سلام نے آپ سے اوس سیاہی کو جو چاند میں ہے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا وہ دونوں دو آفتاب ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وجعلنا اللیل والنہار آیتین  
فخو نا آیتہ اللیل جو سیاہی کہ چاند میں ہے وہ محو ہے ابن سلام نے سنکر کہا اشہدان لا الہ الا اللہ  
واشہدان محمد رسول اللہ۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابو نعیم نے تصفیہ بنت جحی سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو دوسرے دن صبح کو میرا باپ اور میرا چچا ابویاسر  
بن اخطب آپ کے پاس گئے پھر دونوں پلٹ کے آئے میں نے اپنے چچا سے سنا وہ میرے باپ سے  
یہ پوچھتا تھا کیا وہ وہی ہے میرے باپ کے کما بیشک واللہ وہی ہے میرے چچا نے پوچھا کیا تم  
اوس کو اوسکی ذات اور صفات سے پہچانتے ہو میرے باپ کے کما بیشک واللہ میں پہچانتا ہوں  
میرے چچا نے پوچھا تمہارے نفس میں اوس نبی کی طرف سے کیا شے ہے کہا واللہ جب تک میں  
زندہ رہوں گا اوسکی عداوت میرے نفس میں رہے گی۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت عوف بن مالک سے کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے  
کتبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لگے اور میں آپ کے ساتھ تھا یہاں تک کہ آپ یہود کے ایک  
کنیسہ میں داخل ہوئے اور آپ نے اوں سے فرمایا اے معشر یہود وہ بارہ مرد مجھ کو کہلاؤ جو یہ

گو اہی دیتے ہوں ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک اوس یہودی سے جو آسمان کے نیچے ہے اپنے اوس غضب کو جس کو اللہ تعالیٰ نے اون پر کیا ہے معاف کر دے کہ اے یہودی ساکت ہو گئے اور کسی نے اون میں سے آپ کو جواب نہیں دیا پھر آپ نے اون کے سامنے اس بات کو ملٹایا اون میں سے کسی نے آپ کو جواب نہیں دیا جبکہ آپ نے اون کو ساکت دیکھا تو یہ فرمایا تم لوگوں نے انکار کیا ہے واللہ میں حاشر ہوں اور میں عاقب ہوں اور میں نبی برگزیدہ ہوں تم لوگ ایمان لاؤ یا تکذیب کرو پھر آپ کنیسہ سے پلٹے اور میں آپ کے ساتھ تھا قریب تھا کہ ہم وہاں سے نکل کر باہر جاوین یکا یک ہم نے سنا کہ ایک مرد ہمارے پیچھے سے یہ کہتا تھا اے محمد آپ ٹھیریں آپ اوس کی طرف متوجہ ہوئے اوس مرد نے یہود سے مخا طب ہو کر کہا اے معشر یہود تم لوگوں میں کون مرد ہے جسکو بتلاؤ یہود نے کہا واللہ ہکو یہ علم نہیں ہے کہ ہم لوگوں میں کتاب اللہ کے ساتھ تریادہ عالم اور زیادہ فقیہ تجہ سے اور تجہ سے پہلے تیرے باپے زیادہ عالم اور فقیہ اور تیرے باپے پہلے تیرے دادا سے زیادہ عالم اور فقیہ ہم لوگوں میں کوئی ہوا ہوا اوس مرد نے یہود سے یہ سن کر کہا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ کے واسطے شہادت دیتا ہوں کہ آپ وہی نبی اللہ ہیں جسکو تم یہودی لوگ کتاب توراہ میں پاتے ہو یہود نے سن کر کہا تو جھوٹ کہتا ہے پھر یہود نے اوس کے قول کی تردید کی اور کہا تو شر ہے یہود کا قول سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے جو کچھ کہا جھوٹ کہا تمہاری بات کو اللہ تعالیٰ ہرگز قبول نہ کرے گا اسباب میں اللہ تعالیٰ نے اس آیت شریفہ کو نازل فرمایا قل ارا تم ان کان من عند اللہ وکفرتم بہ آخر آیت تک۔

احمد اور بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہود کی ایک جماعت آئی اور کہا کہ ہم آپ سے چند خصلتیں پوچھتے ہیں اون خصلتوں کو کوئی نہیں جانتا ہے مگر نبی آپ ہم کو اوس کہانے کی خبر دیجئے گا اسرائیل نے اپنے نفس پر اوس کو حرام کیا تھا اور مرد کی منی سے آپ ہکو خبر دین کہ منی سے مرد کو نہ کھرا

پیدا ہوتا ہے اور عورت کیونکر پیدا ہوتی ہے اور یہ خبر دین کہ قوم مین نبی کیونکر ہے آپ نے یہودی فرمایا مین تمکو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تم لوگوں کو یہ معلوم ہے کہ اسرائیل سخت مریض ہو گئے اوس مرض سے اون کی علالت دراز ہو گئی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کے واسطے یہ نذر مانی کہ اگر مجھ کو اللہ تعالیٰ اوس علالت سے شفا دیگا تو مین پیئے اور کھائے گی چیزیں جو زیادہ مجھ کو دوست ہیں او کھو اپنے نفس پر ضرور حرام کر دوں گا اسرائیل نے شفا پانے کے بعد اونٹ کا دودھ اور اونٹ کا گوشت اپنے نفس پر حرام کر دیا یہودی نے سنکر کھائے اللہ ہمارے بیشک ایسے ہی ہے جیسے آپ نے فرمایا آپ نے یہودی سے فرمایا مین تم کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ مرد کی منی گاڑ ہی سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی تیلی زرد ہوتی ہے ان دونوں مین مین سے جو منی غالب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرزند اوس سے پیدا ہوتا ہے اور اوس کے ساتھ مشابہ ہوتا ہے یہودی نے سنکر کھائے ہمارے اللہ بیشک ایسی ہی ہے جیسے آپ نے فرمایا آپ نے اون سے فرمایا مین تم کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یمنی جو ہے اسکی آنکھیں سوتی ہیں اور اسکا دل نہیں سوتا یہودی نے سنکر کھائے ہمارے اللہ بیشک ایسے ہی ہے جیسے آپ نے فرمایا۔

بہتقی نے ابی ظبیان سے روایت کی ہے کہ ہمارے اصحاب نے ہم سے یہ حدیث بیان کی کہ اوس درمیان کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین تھے ہم لوگوں کے سامنے ایک یہودی آیا اور اوس نے کہا اے ابوالقاسم مین آپ سے وہ مسئلہ پوچھتا ہوں جسکو کوئی نہیں جانتا ہے گرنہ مین سے کون سی منی سے فرزند پیدا ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سن کر چپ ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے اس امر کو دوست سمجھا کہ وہ یہودی آپ سے سوال نہ کرتا تو بہتر ہوتا پر ہم نے پہچان لیا کہ یہ امر آپ پر ظاہر ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس یہودی سے فرمایا کہ مرد کا نطفہ سفید اور گاڑا ہوتا ہے اوس نطفہ سے بیٹے پیدا ہوتے ہیں اور عورت کا نطفہ سرخ اور تپلا ہوتا ہے اوس سے گوشت اور خون

پیدا ہوتا ہے اوس یہودی نے سنکر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

احمد اور بزار اور طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے باتیں کر رہے تھے ایک یہودی آپ کے پاس سے گذر کر تشریف لے گیا اوس سے کہا اے یہودی یہ شخص یزید عمر کرتا ہے کہ میں نبی ہوں اوس یہودی نے کہا میں آپ کے ضرور ایسی شے کو دیکھتا ہوں گا جسکو کوئی نہیں جانتا ہے مگر میں نے ان سے پوچھا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم انسان کس چیز سے پیدا کیا جاتا ہے آپ نے فرمایا اکل سے پیدا کیا جاتا ہے مرد کے نطفہ اور عورت کے نطفہ سے مرد کا نطفہ گاڑا ہوتا ہے اوس نطفہ سے ہڈیاں اور پٹے پیدا ہوتے ہیں اور عورت کا نطفہ تیار ہوتا ہے اوس نطفہ سے گوشت اور خون پیدا ہوتا ہے یہودی نے سنکر کہا آپ پہلے جو لوگ تھے وہ ایسے ہی کہتے تھے۔

شیخین نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اس درمیان کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کے کمیتوں میں جا رہا تھا اور آپ کجور کے ایک پٹے سے ٹیکا لگا کر ہوئے تھے ہم یہود کو ایک گروہ کی طرف سے گندے بعض یہود ذرا پسین کہا آپ روح کو پوچھا اور بعض نے کہا آپ نے پوچھا شاید کہ آپ ایسی شے سے خبر دین جسکو تم لوگ مکرہ جانتے ہو یہود ذرا پسین سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جواب دے گا کہ آپ کو وحی کی گئی ہے جبکہ آپ کی وحی کی حالت بدل گئی آپ نے فرمایا ویسا لونگ عن الروح قل الروح من امر ربی آخریت تک ابو نعیم نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی علامتوں میں سے کتب منزلہ میں یہ تھی کہ جس وقت آپ سے روح کے باب میں سوال کیا جائیگا تو آپ روح کی حقیقت کے علم کو اس کے پیدا کر نیوالے کی طرف تفویض کریں گے اور جس چیز میں فلاسفہ اور اہل منطق نے تعرض کیا ہے اور جس اور تخمینہ سے گفتگو کی ہے اوس سے آپ رُک رہیں گے اوس میں آپ تعرض نہ کریں گے سو یہود نے روح کے سوال سے آپ کا امتحان اس لئے کیا کہ آپ کی جو صفت یہود کی کتاب میں انکی نزدیک ثابت کی گئی ہے اوس سے وہ واقف ہو جائیں پس آپ کا جواب اس کے موافق ہوا



جو اونکی کتابوں میں ثابت تھا۔

ابن اسحاق اور ہیثمی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صوریہ سے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں تو یہ بیان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اوس شخص کے باب میں تورات میں رحم کیا ہے جس نے جو روایا ہونے کے بعد زنا کیا ابن صوریہ نے کہا اے میرے اللہ بیشک ایسا ہی ہے واللہ اے ابو القاسم اہل کتاب اس امر کو خوب پہچانتے ہیں کہ آپ نبی مرسل ہیں لیکن وہ لوگ آپ کے حسد کرتے ہیں۔

ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور ہیثمی اور ابو نعیم نے صفوان بن عسال سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ایک دوست کو کہا تم اپنے ساتھ اس نبی کے پاس لے چلو ہم آپ کے اس آیت کو پوچھیں گے ولقد آتینا موسیٰ تسع آیات مینات اون دونوں نے آپ کو پوچھا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ شر نہ کرو اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور جس نفس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اوس کو قتل نہ کرو مگر حق کے ساتھ اور جادو نہ کرو اور سود نہ کرو اور بڑے شخص کے صاحب سلطنت کی پاس نہ لیجاؤ تاکہ وہ اوسکو قتل کر دالے اور نیک عورت مرد والی پر قذف نہ کرو اور اے یہود تم لوگوں پر خاصۃً یہ لازم ہے کہ تم لوگ شنبہ کے دن تعدی نہ کرو یہ سن کر دونوں یہودیوں نے آپ کے ہاتھ اور پاؤں پر بوسہ دیا اور دونوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں آپ نے اپنے اون سے پوچھا کس شے نے تمکو اسلام لانے سے منع کیا ہے اون دونوں یہودیوں نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ دعا کی ہے کہ ہمیشہ اون کی ذریت ہی ایک نبی ہوگا اور ہر کوئی جو اسے کہے کہ یہود تمکو قتل کر ڈالیں گے۔

مسلم نے ثوبان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا ایک یہودی عالم آپ کے پاس آیا اور اوس نے آپ سے پوچھا کہ جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی تو آدمی کہاں ہونگے آپ نے فرمایا کہ پل کے نزدیک ظلمت میں ہونگے اوس نے پوچھا پل

سے اول کون آدمی گذرے گا اپنے فرمایا فقراء و مہاجرین گزیرین گے اوس نے پوچھا جس وقت وہ جنت میں داخل ہوں گے تو اون کا تحفہ کیا ہوگا اپنے فرمایا زیادہ پہل کا جگر ہوگا اوس نے پوچھا اون کا چاشت کا کھانا اوس جگر کے بعد کیا ہوگا اپنے فرمایا اون کے واسطے جنت کا وہ پہل خرچ کیا جائے گا جو جنت کے اطراف سے کھاتا تھا اوس نے پوچھا اوس پر وہ کیا پئین گئے اپنے فرمایا من عین قسمی سلسبیلہ۔ اوس چشمہ سے پانی پئین گے جس کا نام سلسبیل ہے اوس یہودی عالم نے سنکر کہا اپنے سچ فرمایا اسکے بعد اوس نے کہا میں اسلئے آیا ہوں کہ آپ اے اوس شے کو پوچھوں جس کو اہل زمین سے کوئی شخص نہیں جانتا ہے مگر نبی یا ایک دو مرد جانتے ہیں میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ پوچھوں لڑکا کیونکر پیدا ہوتا ہے اپنے فرمایا مرد کی منی سفید اور عورت کی منی زرد ہوتی ہے جس وقت مرد اور عورت دونوں کی منی جمع ہوتی ہے اور مرد کی منی عورت کی منی پر غالب ہوتی ہے تو اللہ کے حکم سے وہ لڑکے کو پیدا کرتی ہے اور جس وقت عورت کی منی مرد کی منی پر غالب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے لڑکی کو پیدا کرتی ہے یہودی نے سنکر کہا اپنے سچ فرمایا اور آپ بیشک نبی ہیں پہرہ پلٹ کے چلا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس یہودی نے مجھ سے جو کچھ پوچھا وہ پوچھا اور میں اوس شے سے کچھ نہیں جانتا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اوس شے کا علم مجھ کو دیا۔

سعید بن منصور اور ابو یعلیٰ اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور بزار اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی آیا اور اوس نے کہا اے محمد آپ مجھ کو اون ستاروں کی خبر دیجئے کہ یوسف علیہ السلام نے اون ستاروں کو اپنے واسطے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تھا اون ستاروں کا کیا نام ہے آنحضرت صلعم نے اوس یہودی کو کچھ جواب نہیں دیا جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور اوہوں نے خبر دی اپنے یہودی کے پاس کسی کو بھیجا جبکہ یہودی آپ کے پاس آیا تو اپنے اوس سے پوچھا کہ اگر اون ستاروں کی میں تجھ کو خبر دوں گا کیا تو مسلمان ہو جائے گا اوس نے کہا بیشک اپنے فرمایا اثران

طارق۔ ذیال۔ کثفان۔ ذوالفرع۔ وثاب۔ عمووان۔ قابش۔ ضروح۔ مصطح۔ فیلیق۔ حسیا  
نور اول ستاروں کا نام ہے یوسف علیہ السلام نے ان کو اُنق آسمان میں اپنے واسطے سجدہ  
کرتے دیکھا تھا یہودی نے سکر کہا واللہ ان ستاروں کو یہی اسم ہیں۔

بیہقی نے کلبی کے طریق سے ابی صالح سے ابو صالح نے ابن عباس رضی سے یہ روایت  
کی ہے کہ ایک یہودی عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا وہ ایسے وقت آیا  
کہ آپ سورہ یوسف پڑھ رہے تھے اوس نے پوچھا اے محمد کس نے یہ سورت آپ کو تعلیم کی ہے  
آپے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تعلیم کی ہے جبکہ اوس یہودی عالم نے آپے سنا تعجب کیا وہ  
یہودی کی طرف پلٹ کر گیا اور یہودیوں سے کہا واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو ویسے ہی پڑھتے  
ہیں جیسے تورات میں نازل کیا گیا ہے اور یہود کے ایک گروہ کو وہ اپنے ساتھ لے گیا یہاں  
تک کہ وہ یہودی آپ کے پاس داخل ہوئے یہودی لوگوں نے آپ کو صفت سہیچا پانا اور آپ کے  
دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا آپ سورہ یوسف پڑھتے رہے یہودی آپ کی قرأت  
کو سنتے رہے انھوں نے اس سے تعجب کیا اور اس وقت وہ مسلمان ہو گئے۔

بیہقی نے کلبی کے طریق سے ابو صالح سے ابو صالح نے ابن عباس رضی روایت کی ہے  
کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے فرمایا اگر تم لوگ اپنے قول میں سچے ہو کہ جنت  
اور آدمیوں کے سوا تمہارے واسطے خالص ہے تم لوگ یہ دعا مانگو اللہم امتنا قسم ہے اوس  
ذات کی کہ میری جان اوس کے قبضہ قدرت میں ہے اس کلمہ کو تم یہودیوں میں سے کوئی مرد نہ  
کے گا مگر اوس کا لعاب دہن اور سکے گلے میں مانگ جائیگا اور وہ اوسی جگہ مر جائے گا اور یہودیوں  
نے اس دعا کے مانگنے سے انکار کیا اور اسکو مکروہ جانا اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا یہ قول شریف  
ولن تمینوه ابدًا آخر آیت تک نازل ہوا۔

عبداللہ بن احمد نے (زواید السنہ) میں جابر بن سمہ سے روایت کی ہے کہ ایک جبرستانی  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے پاس آیا اور اوسے پوچھا آپ کے وہ صاحب کہاں ہیں جو یہ

زعم کرتے ہیں کہ میں نبی ہوں اگر میں آپ سے سوال کروں لگا ضرور مجھ کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ نبی  
ہیں یا غیہ نبی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جرہ مقانی نے آپ سے کہا میرے سامنے  
آپ پڑھئے آپ نے اس کے سامنے آیات کتاب اللہ پڑھیں جرہ مقانی نے سکر کہا واللہ یہ وہ ہے  
جسکو موسیٰ علیہ السلام لائے ہیں۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ وہ باورپا و طاعون کا مدینہ منورہ سے رفع ہونا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے

شیخین نے حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں  
ایسے حال میں تشریف لائے کہ مدینہ اللہ تعالیٰ کی کل زمین سے زیادہ وہاں کی سرزمین تھی آپ  
نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرمائی اللھم حب الینا المدینہ کحبنا مکۃ اواسد اللھم بارک لنا فی صاعنا  
وذننا وصھبنا لنا و انقل حمالنا الی الحجۃ۔

بیہقی نے ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے کہ اسے عبد جاہلیت میں مدینہ کی وبا  
معروف تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی کہ مدینہ کی تپ جھفہ کی طرف منتقل  
ہو جائے یہ حالت ہوئی کہ بچہ پیدا ہوتا وہ بلوغ کو نہیں پہنچتا یہاں تک کہ تپ او سکو  
پچھاڑ دیتی تھی۔

بخاری نے ابن عمر رضی عنہما سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے  
ایک ایسی کالی عورت دیکھی جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں وہ مدینہ سے نکلی بیان  
تک کہ وہ ہبیعہ میں اوتری میں نے اس کی یہ تاویل کی کہ مدینہ کی وبا ہبیعہ کی طرف چلی  
گئی کہ وہ جھفہ ہے۔

شیخین نے ابو ہریرہ رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
مدینہ کے راستوں پر لاگے متعین ہیں مدینہ میں طاعون داخل ہوگا اور نہ جہاں بعض علمائے

کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ ہے اس لئے کہ طیب لوگ اول سے آخر تک اس امر سے عاجز آگئے کہ طاعون کو ایک شہر سے دوسرے شہروں میں دفع کر دیں بلکہ وہ طیب اس امر سے بھی عاجز نہ ہو کہ ایک قریہ کو دوسرے قریوں میں طاعون چلا جاوے آپ کی دعا سے بیمار سے طاعون مدینہ منورہ سے ممتنع ہو گیا ہے اور آنحضرت صلعم نے اتنی دراز مدت کی خبر دی ہے یہ آپ کا معجزہ ہے۔

زبیر بن بکارت نے (اخبار المدینہ) میں روایت کی ہے کہا ہے مجھے محمد بن الحسن نے محمد بن طلحہ بن عبد الرحمن سے اون سے موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن احارث نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے آپ کے اصحاب کو تپ شروع ہو گئی اور ایک مرد آیا اس نے ایک مہاجرہ عورت سے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور آپ نے تین بار انا لا اعمال بالنیات فرمایا اور لوگو اعمال نیت کے ساتھ ہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہیں اون کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول کی طرف ہوتی ہے اور جن لوگوں کی ہجرت دنیا کے واسطے ہوتی ہے اور وہ اوس کو طلب کرتے ہیں یا اون کی ہجرت کسی عورت کے واسطے ہوتی ہے اور وہ اوس عورت کو اپنے نکاح میں لانا چاہتے ہیں جس شے کی طرف اونہوں نے ہجرت کی ہے اون کی ہجرت اوس شے کی طرف ہوگی پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور آپ نے یہ دعائیں بار بار لگی اللہم انقل عنا الوباء جبکہ آپ صبح کو اٹھے آپ نے فرمایا آج کی رات تپ میری پاس لائی گئی ایک ایک مینے دیکھا کہ ایک کابلے رنگ کی بڑبڑاہے اوسکے گلے میں ایک کپڑا بندھا ہوا ہے جیسے صورت کے وقت حریف کے مقابل میں باندھ لیتے ہیں اوس شخص نے کہا تپ ہے اس کے باب میں آپ کیا مناسب دیکھتے ہیں مینے کہا اسکو خنم میں بند کر دو۔

اور ہی زبیر بن بکارت نے روایت کی ہے کہا ہے مجھ سے محمد بن الحسن نے عبد العزیز بن محمد سے اونہوں نے ہشام بن عروہ سے ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کو اوٹھے آپ کے پاس کوئی آدمی آیا جو مکہ کے راستہ کی طرف سے آیا تھا آپ نے اس کو پوچھا کیا تو نے کسی شخص سے ملاقات کی اوٹنے کہا یا رسول اللہ میں کسی سے نہیں ملا مگر ایک ایسی عورت سے ملاقات کی کہ وہ کالی صورت کی برہنہ تھی اُسکے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا کہ وہ تپ تھی اور ذرا آج کے دن کے بعد کبھی پلٹ کے نہ آو گی۔

**یہ باب اس آیت کے بیان میں ہے کہ مدینہ منورہ میں برکت کبھی گئی ہے**

شیخین نے عبداللہ بن زید سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے کہ ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا ہے اور یہ مدینہ کو حرم بنایا ہے اور مدینہ میں جو صاع اور درہم اونکے لئے ہیں اوسکی مثل دعا مانگی ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے صاع اور درہم کی برکت کے واسطے دعا کی ہے۔

بخاری نے اپنی تاریخ میں عبداللہ بن الفضل بن عباس سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے میرے اللہ میں تجھ سے اہل مدینہ کی واسطے مثل مکہ کے دعا مانگتا ہوں عبداللہ نے کہا کہ ہم اس امر کو پہچانتے ہیں ہمارے نزدیک جو مداور صاع ہے وہ ہکو اوس مداور صاع کی مثل کافی ہوتا ہے جو اہل مکہ کی واسطے کافی ہوتا ہے۔

زبیر بن بکار نے (آخبار المدینہ) میں اسمعیل بن النعمان سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہ جو بکر میں مدینہ منورہ میں چرتی تھیں اونکے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی ہو اللہم اجعل نصف اکراش مثل مکہ فی غیرہا من البلاد اے میرے اللہ تعالیٰ مدینہ کی بکریوں کے آدھے بیٹوں میں وہ برکت دے جو غیر مدینہ کی بکریوں کے پورے پورے بیٹوں میں برکت ہوتی ہے۔

**یہ باب ان آیات کے بیان میں ہے کہ مسجد شریف کی بنا کو وقت شروع ہوئی ہیں**  
زبیر بن بکار نے (آخبار المدینہ) میں نافع بن جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہ مجھ کو یہ

خبر پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی اس مسجد کا قبضہ نہیں رکھا یہاں تک کہ کعبہ میرے واسطے اوتھا کر لایا گیا میں نے اپنی مسجد کے قبضہ کو کعبہ کے مقابل رکھا۔

اور بھی زبیر بن بکارت نے داؤد بن قیس سے یہ روایت کی ہے کہ ماہیہ مجہ کو یہ خبر پہونچی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی بنیاد رکھی ہے جسوقت اسکی بنیاد رکھی ہے جبریلؑ اٹھ کھڑے ہوئے کعبہ کی طرف دیکھ رہے تھے جوشے مسجد اور کعبہ کے درمیان حائل تھی اوس کو آتشکارا کر دیا تھا۔

اور بھی زبیر بن بکارت نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ ماہیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنی اس مسجد کے قبضہ کو نہیں رکھا یہاں تک کہ جوش میرے اور کعبہ کے درمیان حائل تھی وہ کھول دی گئی تھی۔

اور بھی زبیر بن بکارت نے خلیل بن عبد اللہ لازوی سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ نے ایک عروانہ صاری سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو مسجد کے لادونیوں کے پاس کھڑا کیا تاکہ قبضہ کو آپ براہر کر لیں آپ کے پاس جبریلؑ علیہ السلام آئے اور کہا کہ قبضہ کو رکھئے اور آپ کعبہ کو دیکھتے رہئے پھر جبریلؑ علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا ہر ایک پہاڑ جو کہ مسجد اور کعبہ کے درمیان حائل تھا وہ ہٹ گیا آپ نے تریح مسجد کو ایسے حال میں رکھا کہ آپ کعبہ کی طرف دیکھ رہے تھے آپ کی نگاہ کے اس طرف کوئی شے حائل نہیں ہوتی تھی جبکہ آپ فارغ ہو گئے تو جبریلؑ آئے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا پہاڑ اور درخت اور کل اشیا اپنی اپنی جگہ پر آ گئے یہ وہ مسل احادیث ہیں کہ ان میں بعض حدیث بعض حدیث کو قوت دیتی ہے۔

طبرانی نے اپنی (معجم کبیر) میں اون رجال کی سند سے جو ثقہ ہیں شمس بنت النعمان سے روایت کی ہے کہ ماہیہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے جس وقت آپ

تشریف لائے اور اترے اور اس مسجد کی بنیاد ڈالی جو مسجد قبا ہے بیٹے آپ کو دکھایا کہ آپ پتھر کو لیتے تھے یہاں تک کہ اوس پتھر کا بوجھ آپ کو جبکا دیتا تھا یہاں تک کہ مسجد کی بنیاد قائم فرمادی اور آپ یہ فرماتے تھے کہ جبریل کعبہ کی سنہالی کرتے تھے۔

زبیر بن بکارسے (احبار المدینہ) میں ابو ہریرہ رضی عنہ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میری یہ مسجد صنعا کی طرف بنا لی جاتی میری ہی مسجد ہوتی نہ رکشی نے احکام المساجد میں کہا ہے کہ اگر یہ قول صحیح ہے تو یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلام نبوت میں سے ہوگا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ قبلہ کا پھیراجا نا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے

ابن سعد نے ابن عباس رضی عنہ سے یہ روایت کی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی بیت المقدس کی طرف آپؐ سولہ مہینے تک نماز پڑھی اور آپ اس امر کو دوست رکھتے تھے کہ کعبہ کی طرف پھیر دے جاوین آپؐ جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے منہ کو یہود کے قبلہ کی طرف پھیر دے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ ہوں مجھ کو کیا قدرت ہے آپ اپنے رب کے دعا فرماوین اور سوال کریں اور آپ ایسا کیا کرتے تھے کہ جب وقت بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تو اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھا کر دیکھتے تھے یہ آیت شریفہ آپ پر نازل ہوئی قدری قلبہ جہک فی السماء فلنولينک قبلۃ ترضاہا۔

ابن سعد نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہ اس نے کسی نبی کے کسی نبی کا خلاف نہ قبا میں کیا اور نہ کسی سنت میں مگر یہ امر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سے مدینہ کو آئے سولہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے رہے پھر آپ کعبہ کی طرف پھر گئے۔



## یہ باب اون آیات کے بیان میں ہے کہ اذان کو باب میں واقع ہوئی ہیں

ابوداؤد اور بیہقی نے ابن ابی لیلیٰ کے طریق سے روایت کی ہے کہ اسے ہم سہ ہمارے اصحاب نے یہ حدیث کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صلوٰۃ کے وقت میں یہ قصد کیا کہ مردوں کو آدمیوں کے مکانوں پر بھیجن کہ وہ نماز کے وقت پران کو پکارین اور یہاں تک میں یہ قصد کیا کہ مردوں کو میں یہ حکم دوں کہ وہ اپنے بلند مکانوں پر کھڑے ہو کر نماز کے وقت مسلمانوں کو پکارین انصار میں سے ایک مرد آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں جب وقت پلٹ کر آیا میں آپ کے اہتمام کو دیکھا اور سو وقت میں ایک ایسے مرد کو دیکھا جس کے جسم پر دو سینہ کپڑے تھے وہ مرد مسجد پر کھڑا ہوا اور اس نے اذان دی پھر وہ ایک نوع بیٹھنے کے طور پر بیٹھ گیا پھر وہ کھڑا ہوا اور مثل پہلی اذان کے اذان دی مگر وہ مرد قدامت الصلوٰۃ کہتا تھا اور اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ کچھ کہو گے تو میں یہ کہتا کہ میں بیدار تھا میں نہیں سوتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو خیر کو دکھایا بلال سے کہو کہ وہ اذان کہیں یہ سن کر حرم رضی نے کہا کہ اس مرد انصاری کی مثل میں نے بھی دیکھا ہے لیکن میں اس واقعہ کے بیان کرنے میں سبقت نہیں کی مجھ کو حیا آگئی۔

ابن ماجہ نے عبد اللہ بن زید سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوق اور ناقوس کے واسطے قصد فرمایا تھا میں نے خواب میں ایک ایسے مرد کو دیکھا جس کے جسم پر دو سینہ کپڑے تھے وہ ناقوس لئے ہوئے تھا میں نے اس سے کہا اے عبد اللہ کیا تو اس ناقوس کو بیچتا ہے اس نے مجھ سے کہا تو اسکو کیا کرے گا میں نے اس سے کہا کہ نماز کے واسطے آدمیوں کو اس کے ساتھ نذاکرہ دنگا اور سننے مجھ سے کہا کیا اس ناقوس سے اچھی شے کی طرف تجھ کو رہبری نکروں تو اللہ اکبر اللہ اکبر کہو اور اذان کو ذکر کیا عبد اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو اس واقعہ سے خبر کی اس کے بعد عمرؓ آئے اور کہا واللہ عبد اللہ کی مثل میں نے

یہی دیکھا ہے عبداللہ بن زید نے اس باب میں کہا ہے ۵

احمد اللہ ذوالجلال والا کرام	احمد اعلی الاذان کشیرا
اذاتانی بہ البشیر من اللہ	فنا کرم بہ لدے بشیرا
قی لیل والی بن ثلاث	کلمہ جاز زادنی تو قیرا

طبرانی نے اپنی کتاب (اوسط) میں بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے ایک مرد کے پاس ایک آنیہ الا خواب میں آیا اور اس نے اس کو اذان سکملائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز کے ساتھ ابو بکر نے خبر دی تھی اس کی مثل اس نے خبر دی ہے آدمیوں سے آپ نے فرمایا بلال سے کہہ دو کہ اذان دین۔

ابن ابی اسامہ نے اپنی (مسند) میں کثیر بن مرۃ الحضری سے روایت کی ہے کہ اس نے کہ اول بار جس شخص نے نماز کے واسطے آسمان دنیا میں اذان دی ہے وہ جبریل علیہ السلام ہیں جبریل کی اذان کو عمر اور بلال دونوں نے سنا عمر رضی اللہ عنہ نے بلال سے سبقت کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی پھر بلال آئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اذان کا واقعہ بیان کرنے میں تم سے سبقت کی۔

ابو داؤد نے احادیث مرسل میں عبید بن عمیر سے یوں روایت کی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جبکہ اذان کو خواب میں دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تاکہ آپ کو خبر کریں عمر رضی اللہ عنہ نے وحی کو پایا کہ نماز کے واسطے نازل ہوئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ وحی نے تم سے سبقت کی۔

بیہقی نے کلبی کے طریق سے ابی صالح سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ اس نے یہودیوں میں سے ایک مرد کو جاسوقت وہ منادی کر رہا تھا کہ اذان کے ساتھ ندا کرتا ہے وہ یہ نہتا تھا کہ اس کا ذب کو اللہ تعالیٰ جلا دے وہ یہودی ایسا ہی کہہ رہا تھا یہ ایک اوسکی کنیر آگ کا ایک شعلہ لے کر داخل ہوئی اوس شعلہ سے ایک شرارہ مکان میں

اوپر اور مکان میں ایسا بڑگا کہ اس یہودی کو چلا دیا۔

ابن سعد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہر کابن ام مکتوم نماز فجر کو ڈھونڈتے تھے ان سے فجر کا وقت خطائیں ہوتا تھا اور ابن ام مکتوم نہیں تھا۔

مسلم نے سہیل بن ابی صراح سے روایت کی ہے کہ اسے میرے باپ نے جبکہ بنی حارثہ کے پاس بھیجا اور میرے ساتھ ایک ہمارا غلام تھا ایک پکارنے والے اس غلام کا نام لیکر دیوار سے پکارا وہ غلام اس دیوار پر چڑھا وہ اسے کوئی شے نہیں دیکھی مینے اس واقعہ کو اپنے باپ سے ذکر کیا میرے باپ نے کہا جس وقت تم کسی آواز کو سنو تو اذان دیدو میں نے ابوسہیل رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا ہے کہ جس وقت نماز کے واسطے ندا کی جاتی ہے یعنی اذان دی جاتی ہے تو شیطان پشت پھیر کے تیز بھاگتا ہے اور گوزارنا جاتا ہے۔

بیہقی نے عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ جب وقت تم لوگوں میں سے کسی کو غول ہاے بیابانی رنگ برنگ و سلاخی دین تو وہ شخص اذان دی وہ غول ہائے بیابانی اس کو ضرر نہ پہنچا دیں گے۔

بیہقی نے حسن رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرد کو سعد بن

ابی وقاص کے پاس بھیجا جبکہ وہ مرد بعض راستہ میں تھا تو اس کو ایک غول ظاہر ہوا اس مرد نے سعد کو خبر کی سعد نے کہا ہکو ام کیا جاتا تھا کہ جس وقت ہکو غول رنگ برنگ ظاہر ہو تو ہم اذان کہیں جبکہ وہ مرد سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف پلٹا تو غول اس کو ظاہر ہوا تاکہ اس کے ساتھ جاوے اس مرد نے اذان دی وہ غول اس کے پاس سے چلا گیا جس وقت وہ دعوے اذان دینے سے خاموش ہوا وہ غول اس کو ظاہر ہوا جس وقت اس مرد نے اذان دی وہ اس کے پاس سے چلا گیا۔

یہ باب ان آیات اور حجاز کے بیان میں ہے کہ غزوہ بدر میں واقع ہوئے ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولقد نصرکم اللہ بیدر آخر آیات تک اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اذ تستغيثون ربکم آخر آیات تک اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واذیرکم یوم اذ التفتیم فی اعینکم قلیلاً آخر آیات تک بخاری اور بیہقی نے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ سعد بن معاذ عمر و کجالت میں گئے اور امیہ بن خلف بن صفوان کے پاس اترے اور امیہ جس وقت شام کو جاتا اور مدینہ کی طرف سے گذرتا تو سعد بن معاذ کے پاس اترتا تھا امیہ نے سعد سے کہا اتنا ٹھہر جاؤ کہ دوپہر ہو جائے اور آدمی غافل ہو جاوین تم جا کر طواف کعبہ کر لیجو ابن مسعود نے کہا اس درمیان کہ سعد طواف کر رہے تھے یکا یک ابو جہل سعد کے پاس آگیا اور اسے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے کہ طواف کعبہ کر رہا ہے سعد بن معاذ نے کہا میں سعد بن ابوجہل نے سعد رضی سے کہا کیا تم طواف کعبہ امن سے کر رہے ہو اور تمہارا یہ حال ہے کہ تم نے محمد صلعم اور آپ کے اصحاب کو ہٹا دیا ہے سعد اور ابو جہل میں جھگڑا اور دشنام دہی ہوئی سعد سے امیہ نے کہا آؤ بلند کر کے ابو احکم سے گفتگو نہ کرو اس لئے کہ ابو احکم اوس وادی کے پہرے والوں کا سردار ہے سعد نے اوس سے کہا واللہ اگر تو مجھ کو بیت اللہ کے طواف سے مانع ہوگا تو تیری تجارت جو شام میں ہوتی ہے اوسکو میں ضرور قطع کر دوں گا امیہ سعد رضی سے یہی کہتا تھا کہ تم پکار کر باتیں نہ کرو اور انکو خاموش کر رہا تھا امیہ کی ایسی باتوں سے سعد رضی کو غصہ آگیا اور کہا کہ تو جو یہ باتیں کرتا ہے چوڑے منہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ بہر وسعہ یہ فرماتے تھے کہ ابو جہل امیہ کا قاتل ہے امیہ نے سعد رضی کو چاک کیا خاص مجبہ کو قتل کرے گا سعد نے کہا بیشک امیہ نے سن کر کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کوئی بات کہتے ہیں جو ٹھیک نہیں کہتے امیہ اپنی زوجہ کے پاس پلٹ کر گیا اور اوس سے کہا میرے بہائی شیرب کے رہنے والے نے جو بات کہی ہے کیا تو اوسکو نہیں جانتی ہے امیہ کی عورت نے پوچھا کیا کہا ہے امیہ نے اپنی زوجہ سے کہا وہ یہ زعم کرتا ہے کہ اوس نے محمد صلعم سے



یہ بڑا خواب ہے تم اس خواب کو چپاؤ اور ان کی بہن نے کہا تم ہی اس کو چپاؤ اگر اس خواب کی خبر قریش کو پہونچے گی تو وہ ضرور تم کو لایذا پہونچا دیں گے عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے نکل کے گئے اور ان کو ولید بن عقبہؓ اور ولید عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے ولید سے وہ خواب بیان کیا اور اس سے خاص اس کے چپانے کی واسطہ کہنا ولید نے اپنے باپ سے اس خواب کا ذکر کیا اس کے باپ نے اس خواب کو لوگوں سے کہہ دیا بات فاش ہو گئی عباس نے کہا میں دوسرے دن صبح کو کعبہ کی طرف جا رہا تھا ایک ایک ابو جہل مجھ کو لگایا ابو جہل نے مجھ سے پوچھا اے ابو الفضل اس بڑی نے تم لوگوں میں کب وہ بات کہی ہے میں نے ابو جہل سے پوچھا وہ کیا بات ہے ابو جہل نے کہا وہ خواب ہے جو عائشہؓ نے دیکھا ہے اے نبی عبدالمطلب کیا تم لوگ اس سے راضی نہیں تھے کہ تمہارے مرد نبوت کا دعویٰ کرتے یہاں تک کہ تمہاری عورتیں نبی ہونیکا دعویٰ کرتی ہیں جن میں دنون کا عائشہؓ نے ذکر کیا ہے ہم تمہاری واسطہ اس کا انتظار کریں گے اگر حق ہو گا ظور میں آئے گا ورنہ تمہارے واسطہ ہم ایک ایسی تحریر لکھیں گے جس کا یہ مطلب ہو گا کہ عرب میں جو گہرا نے ہیں اور ان میں تم لوگ بڑے جوڑے ہو چکے تیسرا دن تھا ایک ضخم بن عمرو باطن میں اپنے اونٹ پر آویس ہوا اور وہ یہ خبر دے رہا تھا کہ اونٹوں کے تافلہ کو محمد صلعم اور آپ کے اصحاب نے روک دیا قافلہ میں نہ تھا مگر سامان یہاں تک کہ ہم وہاں سے نکل کر چلے آئے قریش کو جو منیبت اور صدمہ جنگ بدر میں پہونچا تھا وہی صدمہ پہونچا عائشہؓ نے اس باب میں اشعار کہے ہیں۔

یہتی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ بن الزبیر کے طریق سے روایت کی ہے ان دونوں راویوں نے کہا ہے جبکہ قریش بدر کا پاس اکٹھے ہوئے تو جحفہ بن عشا کے وقت اترے اور قریش میں ایک مرد نبی عبدالمطلب بن عبدمناف کا تھا جس کا نام جہیم بن الصلت بن مخزوم تھا جہیم لیٹ گیا اور سو گیا پھر بیدار ہوا اور اس نے اپنے اصحاب سے پوچھا کیا تم نے اس سوار کو دیکھا جو ابھی میرے پاس کھڑا تھا اونہوں نے کہا ہنہ نہیں

دیکھا تو مجنون ہے، اوسنے کہا میرے پاس ابھی ایک سوار کھڑا تھا اوسنے کہا ابو جہل اور عتبہ اور  
 شیبہ اور زمعہ اور ابو بکر بنی تمیمہ اور امیہ بن اخطب قتل کئے گئے اوس نے کفار قریش کا شرافت  
 کی گنتی کی، اوسکے اصحاب نے منکر کرنا شیطان سے مجھ سے کہیل کیا ہے اور یہ بات ابو جہل  
 تک پہنچائی گئی ابو جہل نے منکر کرنا تم لوگ بنی امیہ کے جھوٹ کو نبی ہاشم کے کذب کے  
 ساتھ لائے ہو تم لوگ کل کے روز دیکھ لو گے کہ کون لوگ قتل کئے جاویں گے۔

بخاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ باتیں کیا کرتے تھے کہ اہل بدر کی  
 تعداد تین سو اونیس طاہوت کے اور اصحاب کی تعداد کی شان تھی چو طاہوت کے ساتھ  
 نہر سے گزرے تھے۔

ابن سعد اور بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر میں  
 تین سو پندرہ جنگی مردوں کے ساتھ اپنے مقام سے نکلے تھے جیسے کہ طاہوت نکلے تھے نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے ان مردان جنگ کو واسطے نکلے وقت یہ دعا کی تھی اللہم انہم خائفاء حلیم اللہم انہم عاۃ فاکسم  
 اللہم انہم حیاۃ فاشبعہم اللہ تعالیٰ فر آپ کی دعائے مبارک کو سبب کے اور کو جنگ بدر میں فتح  
 دی فتح کے بعد وہ ایسے حال میں پلے کہ اورین سے کوئی مرد نہ تھا مگر وہ ایک اونٹ یا دو  
 اونٹوں کے ساتھ پلٹا اور اونٹوں نے لباس پہنا اور اونکے پیٹ بھرے۔

اور حاکم اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ اہل ہمارے ساتھ جنگ  
 بدر میں تنہا مگر دو گھوڑے ایک گھوڑا زبیر کا تھا اور ایک گھوڑا مقداد بن الاسود کا تھا۔

بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ اہل ہمارے جنگ بدر میں دو مردوں  
 کو کپڑا اور دو نوین میں کا ایک غائب ہو گیا اور دوسرے مرد کو کہنے پکڑ لیا اور ہم نے اس سے  
 پوچھا کہ قوم کے آدمی کتنے ہیں اوسنے کہا کثیر التعداد ہیں اورین کی جنگ سخت ہے ہم اوس کو  
 مارنے لگے یہاں تک کہ ہم اوس کو مارے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا اوس  
 مرد نے آپ کو خبر دینے سے انکار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا تم لوگ

کتنے اونٹ ذبح کرتے ہو اوس نے کہا ہر روز دس اونٹ ذبح کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا قوم کے لوگ اکیہزار میں ہر ایک اونٹ کو واسطے سو آدمی ہوتے ہیں۔ ابن اسحاق اور بیہقی نے یزید بن رومان سے اور ہر ایک حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اس حدیث میں یہ وارد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ ہر روز کتنے اونٹ ذبح کرتے ہو اوس نے کہا ایک دن دس اور ایک دن نو اونٹ ذبح کرتے ہیں یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوم کے لوگ ہزار اور نو سو کو درمیان میں ابن سعد اور ابن راہویہ اور ابن منیع اور بیہقی نے ابن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے جنگ بدر میں وہ لوگ ہماری آنکھوں میں تھوڑے کھائی دے یہاں تک کہ میں نے ایک مرد سے جو میرے پہلو میں کھڑا تھا پوچھا کیا تو اونکو دیکھتا ہے ستر آدمی میں اوس نے کہا میں سو آدمی خیال کرتا ہوں اون لوگوں میں سے ہم نے ایک مرد کو گرفتار کیا اور اوس سے پوچھا تم کتنے لوگ تھوڑے کھائی دے کہا اکیہزار تھے۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ عروہ رضی اللہ عنہ کے طریق سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر میں بیٹ گئے اور اپنے اصحاب سے یہ فرمایا کہ تم لوگ جنگ نہ کرو یہاں تک کہ میں آنکھوں میں دوں اور آپ کو خواب آگیا اور خواب نے آپ پر غلبہ کیا پھر آپ بیدار ہو گئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ لوگ خواب میں قلیل دکھائے اور مشرکین کی آنکھوں میں مسلمانوں کو تھوڑا دکھایا یہاں تک بعض قوم کے لوگوں نے بعض میں طع کیا۔

اور بیہقی نے ابن ابی طلحہ کے طریق سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ قوم کے بعض لوگ بعض سے نزدیک ہو گئے اللہ تعالیٰ دشمنان کی آنکھوں میں مسلمانوں کو تھوڑا دکھایا۔

بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ قوم کے لوگ ہمارے



قریب ہو گئے اور ہم نے اونکے واسطے صفین باندھیں یکا یک ایک مرد اون لوگوں میں کاد کیا گیا کہ قوم کے لوگوں میں سرخ اونٹ پر بچہ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ سرخ اونٹ والا کون شخص ہے پہر آپ نے فرمایا اگر قوم میں کوئی شخص ایسا ہوگا کہ خیر کے واسطے امر کرے یقین ہے کہ یہ سرخ اونٹ والا ہوگا اتنے میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ آگے آئے اور یہ خبر دی کہ وہ سرخ اونٹ والا عتبہ بن ربیعہ ہے وہ جنگ کر نیسے منع کرتا ہے اور پلٹ جانے کو واسطے کہتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ اے قوم کے لوگو آج کے دن میرے سر پر عصا بہ باندھ دو اور تم لوگ یہ کہو کہ عتبہ نامرد ہو گیا اور ابو جہل اس بات سے انکار کرتا ہے اور یہی سببیٰ اس حدیث کی مثل ابن شہاب در عودہ کو طریق سے روایت کی ہو گیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے بعد کہ سرخ اونٹ والا کون شخص ہے یہ زیادہ کیا ہے اگر قوم کے لوگ اس مرد کی اطاعت کریں گے سید ہی راہ پر ہو جائیں گے۔

مسلم اور ابوداؤد اور بیہقی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کی رات میں فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ اکل کے دن یہ فلان کے پچھڑنے کی جگہ ہے اور آپ نے اپنا دست مبارک زمین پر رکھا اور فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ اکل کے دن یہ فلان کے پچھڑنے کی جگہ ہے اور اپنا دست مبارک زمین پر رکھا اور فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ اکل کے دن یہ جگہ فلان کے پچھڑنے کی ہے اور اپنا دست مبارک زمین پر رکھا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ صیغہ کیا ہے آپ کے ارشاد میں خطا نہیں ہوئی اور جو وعدہ اپنے مقرر فرمائے تھے وہ لوگ اون پر پچھڑ کے گرتے تھے پر وہ لوگ قلیب بدر میں ڈال دیئے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے فرمایا اے فلان بن فلان اور اے فلان بن فلان اہل وجود تم با وعدہ رکھو جو وعدہ تمہارے رب نے کیا تھا کیا تم لوگوں نے اس کو حق پایا میرے رب نے جو وعدہ مجھ سے کیا تھا میں نے اس کو حق پایا لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ان جسموں سے باتیں کرتے ہیں جن میں روحیں نہیں ہیں آپ نے فرمایا تم لوگ اون سے

زیادہ نہیں سنتے ہو لیکن اون لوگوں کو یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ میری بات کا جواب رد کر سکیں۔

بیہقی نے مروی بن عقیبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ ابن الزبیر کے طریق سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت اپنے اصحاب سے جنگ بدر کی طرف جانے کیواسطے مشورہ کیا آپ نے اصحاب سے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نام پر چلو میں نے قوم کے چھاڑے جانیکی جگہ میں دیکھی ہیں۔

ابونعیم نے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم بدر میں مشرکین کی طرف فطری فرمایا گو یا تم اسے دشمنان خدا پہاڑ کے اسی ضلع حجرین قتل کئے جاؤ گے۔

بیہقی نے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسے قسم دینے والے کو نہیں سنا کہ وہ حق کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ قسم دے آپ اللہ تعالیٰ کو یوم بدر میں قسم دیتے تھے اور یہ کہتے تھے اے میرے اللہ میں تجھ کو تیرے عہد اور تیرے وعدہ کی قسم دیتا ہوں اے میرے اللہ اگر تو اس گروہ کو ہلاک کر دے گا تو تیری عبادت نہیں کی جائے گی پہر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے آپ کا چہرہ مبارک چاند تھا اور آپ نے فرمایا میں قوم کے چھڑنے کی جگہوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ عشا کے وقت چھڑے چھڑے ہوں گے۔

بخاری نے ابن عباس رضی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قبہ میں یوم بدر میں یہ فرمایا اے میرے اللہ تعالیٰ میں تجھ کو تیرے عہد اور تیرے وعدہ کی قسم دیتا ہوں اے میرے اللہ تعالیٰ اگر تو چاہے گا تو آج کے دن سے بعد کبھی تیری عبادت نہیں کی جائے گی آپ اس دعا میں مصروف تھے ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا دست مبارک پکڑ لیا اور کہا یا رسول اللہ آپ کو اتنا عرض کرنا کافی ہے آپ نے اپنے رب سے طلب میں اصرار فرمایا ہے آپ اپنے قبہ کو نکلے آپ زہرہ پینے تھے اور کوہِ بدر

چل رہے تھے اور یہ فرماتے تھے سترہ جمع و یوں الہیہ۔

مسلم اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے مجھے حضرت عمر فاروق ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث کی ہے کہ اسے جبکہ یوم بدر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی طرف دیکھا وہ اکیڑا آدمی تھے اور آپ کے اصحاب تین سو سترہ آدمی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روئے قبلہ ہو گئے پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور اپنے رب کو پکارنے لگے اور اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے مہوئے تھے اور درمیان قبلہ تھے یہاں تک کہ آپ کے دونوں شانوں پر سے چادر گر پڑی ابو بکر الصدیق آئے اور انہوں نے آپ کی چادر لیکر آپ کے دونوں شانوں پر ڈال دی پھر آپ کے پیچھے کھڑے رہے اور کہا اے نبی اللہ آپ کا اپنے رب کو قسم دینا کافی ہے آپ کے رب نے آپ کو وعدہ فرمایا یہ وہ آپ کو قریب میں پورا کرے گا اللہ تعالیٰ نے یہ نازل فرمایا ان تستغشون رکب فاستجاب لکم انی مہمکم بالفتح من الملائکۃ مرفعین اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے آپ کو مدد دی ابن عباس رضی اللہ عنہما ہے اس درمیان کہ ایک مرد مسلمانوں کے گروہ سے اوسدن ایک مرد مشرک کے پیچھے تھا اور اوسپر حملہ کر رہا تھا اور وہ مشرک اوسکے آگے تھا اور وہ پیچھے تھا ایک اوس نے کوڑہ مارنے کی آواز سنی کہ مشرک پر کوڑا چڑا اور ایک سوار کی آواز سنی وہ یہ کہتا تھا اے حیزوم آگے بڑھ اوس نے مشرک کی طرف اپنے سامنے دیکھا وہ پت پڑا ہوا تھا اوس نے مسلم نے مشرک کی طرف خبر کر کے دیکھا تو اوس مشرک کو ایسے حال میں پایا کہ اوسکی ناک پل گئی تھی اور اوسکا چہرہ شق ہو گیا تھا جیسے کوڑے کی مار سے شق ہو جاتا ہے اور وہ تمام سر سے پاؤں تک نیلا ہو گیا تھا وہ مرد انصاری آیا اور اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کو بیان کیا آپ نے سن کر فرمایا تم نے سچ کہا وہ افریقہ سے آسمان کی مدد سے تھا اوس دن سترہ مشرکین سے قتل کئے گئے اور سترہ مرد گرفتار کئے گئے۔

ابن سعد اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ یوم بدر

تھامنے کچھ جنگ کی اور پہر جلدی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں آیا تاکہ دیکھوں آپ کمان میں کیا کر رہے ہیں یکا یک میں نے آپ کو سجدہ میں دیکھا اور آپ یاحی یا قیوم یاحی یا قیوم کہہ رہے ہیں اور اوپر زیادہ نہیں کرتے ہیں پھر میں جنگ کی طرف پلٹ کے چلا گیا پہر میں آیا اور آپ کو سجدہ میں دیکھا آپ یاحی یا قیوم کہہ رہے تھے پہر میں جنگ کے واسطے پلٹ کے چلا گیا پہر میں آیا اور آپ کو میں نے سجدہ میں پایا اور آپ یاحی یا قیوم کہہ رہے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح دی۔

واقفی اور ابن عساکر نے عبدالرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر میں میں نے دو مردوں کو دیکھا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دہنی طرف تھا اور ایک مرد بائیں طرف وہ دونوں سخت جنگ کر رہے تھے پہر میں اس مرد کے پیچھے آگیا پھر جو تھا مرد آپ کے سامنے آگیا۔

ابن اسحاق اور ابن جریر اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے انہوں نے ایک مرد سے جو بنی غفار سے تھا روایت کی ہے اسے کہا میں اور میرا چچا زاد بھائی بدر میں حاضر ہوئے اور ہم لوگ اپنے شرک پر ثابت تھے ہم ایک پہاڑ میں پہر جنگ کا انتظار کر رہے تھے کہ کن لوگوں کو شکست اور ہزیمت ہوتی ہے تاکہ لوٹ کر بن ایک ابرہہ سامنے سے آیا جبکہ پہاڑ سے قریب ہوا تو ہم نے اس ابرہہ کو گھوڑوں کے ہنسنے کی آواز سنی اور ہم نے یہ سنا کہ ایک سوار کہتا تھا اے حیزم آگے بڑھ اس واقعہ سے میری ہچکچاہٹ کے دل کا پردہ پٹ گیا اور وہ اپنی جگہ پر گر گیا اور میری حالت یہ تھی کہ قریب تھا کہ میں بھی ہلاک ہو جاؤں پہر اسکے بعد میں نے افاقہ پایا۔

ابن اسحاق اور ابن راہویہ نے اپنی (مسند) میں اور ابن جریر اور بیہقی اور ابو نعیم نے اپنی اسید الساعدی سے روایت کی ہے ابن اسید نے اپنے نابینا ہونیکے بعد کہا اگر میں تم لوگوں کے ساتھ بدر میں ہوتا اور میری بینائی ہوتی میں تم کو ان گھاٹیوں سے خبر دیتا جن گھاٹیوں

سے ملا کر نکلے تھے میں شک اور شبہ نہیں کرتا ہوں۔

یہی سقی نے ابن عباس اور حکیم بن حزام سے روایت کی ہے دونوں راویوں نے کہا ہے جبکہ  
 رضائی میر جو ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اللہ تعالیٰ سے  
 نصرت چاہتے تھے اور جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا تھا اوس کی استدعا کرتے تھے اور  
 آپ نے اللہ تعالیٰ سے یہ عرض کی اے میرے اللہ اگر شرکین اس جماعت پر غالب آجاوین گے  
 تو شرک ظاہر ہو جائے گا و تیرا دین قائم نہ رہے گا اور ابوبکر صدیق آپ سے یہ کہتے تھے واللہ  
 آپ کو اللہ تعالیٰ ضرور نصرت دیگا اور آپ کو ضرور سپید روئے کرے گا اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار  
 فرشتوں کو جو ہم ردف تھے دشمنوں کے اطراف میں اتار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ابوبکر صدیق رض سے فرمایا اے ابوبکر تم کو بشارت ہو یہ جبریل علیہ السلام ہیں کہ سر پر زر و عمامہ بانہیں  
 ہوئے ہیں اور آسمان اور زمین کے درمیان اپنے گدڑے کی یاگ پکڑے ہوئے ہیں جبکہ جبریل  
 زمین پر اترے مجھ سے ایک ساعت غایب رہے پھر ایسے حال میں جبریل ظاہر ہوئے کہ ان  
 کے سامنے کے دو دانتوں پر خبار تھا اور جبریل علیہ السلام یہ کہہ رہے تھے اللہ تعالیٰ کی نصرت  
 آپ کے پاس آئی اسلئے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے نصرت کی دعا مانگی ہے۔

بخاری نے ابن عباس رض سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم بدر میں فرمایا

جبریل یہ ہیں اپنے گھوڑے کے سر کو پکڑے ہوئے ہیں اون کے جسم پر جنگ کے آلات ہیں۔

ابو یعلیٰ اور حاکم اور بیہقی نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ

میں قلب بدر کے پاس ٹھل رہا تھا ایک ایک ایسی تندہوا آئی کہ میں نے اوس کی مثل ہرگز نہیں دیکھی

تھی پہر وہ چلی گئی پھر ایک ایسی تندہوا آئی کہ میں نے اوس کی مثل ہرگز نہیں دیکھی تھی مگر وہ ہوا جو اس

ہوا سے پہلے آئی تھی وہ دیکھی تھی پھر ایک تندہوا آئی گما جو ہوا اول آئی تھی وہ جبریل علیہ السلام

تھے کہ ہزار فرشتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کے واسطے نازل ہوئے

تھے اور دوسری ہوا میکائیل علیہ السلام تھے جو ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

کے دہنی طرف سے نازل ہوئے تھے اور ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے دہنی طرف تھے اور قیسری ہوا اسرافیل علیہ السلام تھے جو ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میسرہ سے نازل ہوئے تھے اور میسرہ میں مین تھا۔

احمد اور بزار نے اور ابو یعلیٰ نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابو بکر الصدیقؓ اور عجبہ سے یوم بدر میں کہا گیا ایک سے یہ کہا گیا تمہارے ساتھ جبریلؑ ہیں اور دوسرے سے یہ کہا گیا تمہارے ساتھ میکائیلؑ ہیں اور اسرافیلؑ عظیم فرشتہ ہیں وہ جنگ میں موجود ہوتے ہیں اور جنگ نہیں کرتے ہیں اور وہ صف میں رہتے ہیں۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابو نعیم نے سہل بن حنیف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر میں ہم نے دیکھا ہے ہمارا جو کوئی آدمی اپنی تلوار سے مشرک کے سر کی طرف اشارہ کرتا قبل اس کے کہ اس کے سر تک تلوار پہنچے اور مسکا سر تن سے گر پڑتا تھا۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے ابی واقدی اللیثی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر میں ایک مشرک کا میں پیچا کر رہا تھا تاکہ اس کو مسکو تلوار سے مار دوں قبل اسکے کہ میری تلوار اس کی طرف پہنچی اس کا سر گر پڑا میں اس واقعہ سے یہ پیچا تاکہ اس مشرک کو میرے سو کسی نے قتل کیا ہے۔ اور ابن جریر اور ابو نعیم نے ابی داؤد المازنی سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

ابو نعیم نے ابی دارہ سے روایت کی ہے کہا ہے میری قوم میں سے ایک مرد نے جو بنی سعد بن بکر سے تھا حدیث کی ہے کہا ہے یوم بدر میں میں ہباگ رہا تھا ایک مینے اپنی سانسے ایک مرد کو ہباگتا ہوا دیکھا مینے اپنے دل میں کہا اس کے پاس پہونچ کر اس سے انس پکڑوں وہ مرد ایک گڑھے سے نزدیک ہوا میں اس کے پاس پہونچ گیا ایک مینہ دیکھا کہ اس کا سر نازل ہو کر گر پڑا اور اس کے پاس مینے کسی کو نہیں دیکھا۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس دن مرد کا سر گر پڑتا یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ اس کو کس نے مارا اور ایسے ہی مرد کا ہاتھ قطع ہو کر گر پڑتا یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ اس کو کس نے مارا ہے۔

بہیقی نے ربیع بن انس سے روایت کی ہے کہا ہے یوم بدر میں آدمی ملائکہ کے مقتولوں کو اون آدمیوں کے مقتولوں سے پہچانتے تھے جن کو آدمی قتل کرتے تھے ملائکہ کے مقتولوں کی یہ پہچان تھی کہ مقتول کی گردنوں اور انگلیوں پر آگ کی علامت کی مثل ہوتا تھا کہ آگ سے جلادیا گیا ہے۔

ابن اسحاق اور ابن جریر اور بہیقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ملائکہ کی علامت یوم بدر میں سفید عمامہ تھے اونہوں نے عماموں کے سرے پٹھہ تک چھوڑ رکھے تھے اور یوم حنین میں ملائکہ کے سرخ عمامہ تھے اور ملائکہ نے سوا پیم بدر کے کسی دن جنگ نہیں کی اور یوم بدر کے سوا دوسرے مقامات جنگ میں لڑائی کے دنوں میں تعداد اور مدد کو واسطے رہتے تھے کسی کو نہیں مارتے تھے۔

بہیقی اور ابن عساکر نے سہیل بن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر میں میگوڑے مرووں کو ابلق گوڑوں پر آسمان اور زمین کے درمیان دیکھا وہ لڑائی کی تعلیم کرتے تھے اور وہ کفار کو قتل کرتے اور گرفتار کرتے تھے۔

ابن سعد نے حویط بن عبد العزیٰ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بدر میں مشرکین کے ساتھ میں موجود تھامین نے ملائکہ کو زمین اور آسمان کے درمیان دیکھا کہ وہ مشرکین کو قتل کر رہے تھے اور گرفتار کر رہے تھے۔

واقعی اور بہیقی نے خارج بن ہبہیم سے خارج نے اپنی روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا ملائکہ میں سے یوم بدر میں کون شخص یہ کہہ رہا تھا اے حیووم آگے بڑھ جبریل علیہ السلام نے کہا میں کل اہل آسمان کو نہیں پہچانتا ہوں۔

واقدی اور بیہقی نے صحیح روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے جانتا ہوں کہ یوم بدر میں کتنے ہاتھ کٹے ہوئے اور کتنی چوٹیں ایسی خشک تھیں جن کے زخموں نے خون نہیں دیا تھا مگر اون کو دکھایا ہے (یعنی کثرت سے ہاتھ کٹے ہوئے تھے اور کثرت سے ایسے زخم تھو جن میں خون نہ تھا)

واقدی اور بیہقی نے ابی بردہ بن تیار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر میں میں تین مسلمان اور میں نے اون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ دوسرے جو میں اون کو مینے قتل کیا ہے اور تیسرا سر جو ہے نیز ایک گورے مرد و طویل قد کو دکھایا کہ اس نے اوسکے تلوار باری سینے اوسکا سر لے لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ گورامرد ملائکہ میں سے فلان ہے۔

واقدی اور بیہقی نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ فرشتہ اون آدمیوں کی صورت میں دکھائی دیتا تھا جنکو آدمی پہچانتے تھے فرشتے مومنوں کو ثابت قدم رکھتے تھے فرشتہ مومنین سے کہتا میں کفار کے قریب گیا تھا میں نے اون سے سنا وہ یہ کہتے تھے اگر مسلمان ہم لوگوں پر حملہ کریں گے ہم ثابت قدم نہ رہیں گے کفار کی کچھ حقیقت نہیں ہے فرشتوں کا مومنین سے کفار کی نسبت وہ کہتا اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے اذ یوحی ربک الی الملائکہ الی معکم فنبئو الذین آمنوا۔

واقدی اور بیہقی نے سائب بن ابی جبیش سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے واللہ مجھکو آدمیوں میں سے کسی شخص نے نہیں پکڑا سائب ہر لوگ پوچھتے تھے پھر کس نے پکڑا سائب کہتے تھے کہ جس وقت قریش بہا گئے میں قریش کے ساتھ بہا گیا ایک مرد گورا اور از قدوالا سفید گھوڑے پر سوار آسمان اور زمین کے درمیان تھا اوس نے مجھکو پالیا اوس نے مجھکو بڑی مین جکڑ دیا اور عبد الرحمن بن عوف آئے اونہوں نے مجھکو بند ہوا پایا اونہوں نے لشکر میں پکارا کہ اس مرد کو کس نے باند ہ ہے کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کرتا تھا کہ اوس نے مجھکو باند ہ



ہے یہاں تک کہ عبدالرحمن بن عوف مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا مجھ کو کس نے قید کیا ہے میں نے کہا میں اوس شخص کو نہیں جانتا اور میں نے جس کو دیکھا تھا اوس سے آپ کو خبر دیئے کو مکر وہ سمجھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو ملائکہ میں سے ایک فرشتہ نے گرفتار کیا ہے۔

واقدی اور حاکم اور بیہقی نے حکیم بن حزام سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر میں ہم کو دکھلا دیا گیا وادی خلیص میں ایک کمل آسمان سے گرا اوس نے آسمان کے کنارے کو گمیر لیا اور یکا یک ہم نے دیکھا وادی چٹھیوں سے بہ رہا تھا اوس وقت میرے نفس میں یہ امر واقع ہوا کہ یہ آسمانی کوئی شے ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے ساتھ تائید دی گئی ہے کوئی شے نہ تھی مگر ہبا گڑ اور ملائکہ ہی کفار کی ہر میت تھے۔

ابن ابیہو اور بیہقی اور ابو نعیم نے سند حسن سے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ قوم کے بہانے سے پہلے آدمی لڑ رہے تھے میں نے ایک سیاہ کمل دیکھا جو آسمان سے آیا یہاں تک کہ وہ کمل زمین پر گرایا میں نے نظریکا ایک میں نے دیکھا کہ سیاہ چٹھیوں کی شکل پر لگندہ ہین یہاں تک کہ صحرا اوس سے بہر گیا میں شک نہیں کرتا ہوں وہ ملائکہ تھے پس کچھ نہ تھا مگر قوم کی ہبا گڑ بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ انصار میں سے ایک کوتاہ قدم و ایک مرد کو لایا جو بنی ہاشم میں سے تھا اور ابو نعیم کا یہ لفظ ہے کہ حضرت عباس کو یوم بدر میں گرفتار کر کے لایا اوس اسیر مرد نے کہا واللہ اس شخص نے مجھ کو اسیر نہیں کیا مجھ کو ایک ایسے مرد نے جس کے سر کے آگے کو بال کم تھے اور چہرہ میں احسن الناس تھا اور ابلق گھوڑے پر سوار تھا اوس نے مجھ کو گرفتار کیا ہے میں اس کو قوم کے لوگوں میں نہیں دیکھتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سزا فرمایا وہ مرد بزرگ فرشتہ تھا۔

احمد اور ابن سعد اور ابن جریر اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے جس مرد نے عباس رضی کو گرفتار کیا تھا وہ ابوالیسر کعب بن عمرو تھا ابوالیسر حقیقہ مرد تھا



میکائیل علیہ السلام گذرے اونکے بازو پر غبار کا اثر تھا اور وہ قوم کی جستجو سے پلٹ کر آ رہے تھے وہ میری طرف دیکھ کر ہنسنے اور ہنسنے اونکی طرف دیکھ کر مہم کیا۔

احمد اور طبرانی نے (اوسط) میں اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ماہاجر جبکہ یوم بدر تھا ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشرکین سے اپنے آپ کو بچاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ اور قوت میں آدمیوں سے زیادہ سخت تھا اور آپ سے زیادہ قریب مشرکین سے کوئی شخص جنگ میں نہ تھا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کی ہے ان دونوں راویوں نے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیلی ہر کے کنکریاں لین اور ان کو مشرکین کے منہ پر مارا اللہ تعالیٰ نے ان کنکریوں کی غلطیوں کی پیدائی مشرکین میں سے کسی مرد کو نہیں چھوڑا مگر اوسکی دونوں آنکھیں کنکریوں سے بہر گئیں اور آدمی ایک گروہ کو ایسے حال میں پاتے تھے کہ ہر ایک آدمی اوس گروہ کا اوندھے منہ پڑا ہوا تھا اور وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ کس طرف کو وہ جاوے۔ مٹی جو اوسکی آنکھوں میں پڑی ہے کوئی اوسکی تدبیر کرے اور اوسکی آنکھوں میں سے نکالے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کو ایسے حال میں پایا کہ وہ چھڑا ہوا تھا اور اپنی تلوار دونوں رانوں پر رکھے ہوئے تھا اور اوسکے کوئی زخم نہ تھا اور اپنے جسم میں سے کسی عضو کو حرکت دینے کی قدرت نہیں رکھتا تھا اور وہ اوندھا پڑا تھا اور زمین کی طرف دیکھ رہا تھا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اوس کی گردن پر پیچھے سے تلوار ماری اوسکا سر اٹھوٹنے لگا اور اوسکا لباس وغیرہ ہتھیار لے لئے یکایک اوسکو دیکھا کہ اوسکے زخم نہ تھے اور اوس کی گردن میں ورم دیکھا اور دونوں ہاتھوں اور دونوں شانوں میں کوٹھون کی ہتھیت کی شکل نشان تھے ابن مسعود نے اس کی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دی آپ نے فرمایا وہ نشانیاں ملائکہ کی ضرب کی تھیں۔

ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے اون کنکریوں کی آواز سنی جو یوم بدر میں آسمان سے گری تھیں اون کی آواز اس طور پر تھی گویا وہ کنکریں ایک طشت میں گری ہیں جبکہ آدمیوں نے صفین یا نہرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کنکریوں کو لیا اور مشرکین کے منہ پر مارا سو آپ کا اون کنکریوں کو مارنا اللہ تعالیٰ کا یہ قول و ما ریت اذ ریت ولكن اللہ رمی ہے۔

ابن اسحاق اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے یہ روایت کی ہے کہ یوم بدر میں فتح کا چاہنے والا ابو جہل تھا کہا ہے جبکہ دونوں جماعتیں جنگ کے لئے مل گئیں ابو جہل نے یہ کہا اللہم قطعنا للرحم وانا نالایعرف۔ اے میرے اللہ تعالیٰ محمد صلعم نے ہمارا رحم قطع کیا ہے اور ایسی شے لائے ہیں کہ اوسکو کوئی نہیں پہچانتا ہے ابو جہل کو آئندہ کل کے روز نے مشتاق کیا وہ مارا گیا اس باب میں اللہ تعالیٰ نے ان کسفتی و افتقد جاءکم الفتح نازل فرمایا۔

(ابتداء میں راوی کا نام اصل کتاب میں چھوٹ گیا ہے اسکے بعد یہ ہے) بیہقی اور ابو نعیم نے ابن ابی طلحہ کے طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اہل مکہ کا قافلہ آیا وہ قافلہ شام کا ارادہ رکھتا تھا یہ خبر اہل مدینہ کو پہنچی وہ لوگ ایسے حال میں مدینہ سے نکلے کہ انکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے یہ لوگ قافلہ کا ارادہ رکھتے تھے اہل مکہ کو اہل مدینہ کی یہ خبر پہنچی اونہوں نے مکہ کی طرف چلتے میں سرعت کر دی تاکہ قافلہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب غالب نہ آجائیں قافلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑھ گیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ساتھ دو طاہفون میں سے ایک کا وعدہ کیا تھا اور قافلہ کا پانا مسلمانوں کو زیادہ دوست تھا اور قدرت کے لئے زیادہ آسانی تھی اور زیادہ حاضر غیبت تھی جبکہ قافلہ نے سبقت کی اور اہل مدینہ سے قوت ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو لے گئے آپ قوم کا ارادہ رکھتے تھے قوم نے اپنی قوت کے سبب سے چلے جائے تو مکہ کو وہ سمجھانی صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین اتر پڑے

پڑے اونکے اور پانی کے درمیان ایسا بالوتہا جس میں پاؤں دھس جاتے تھے پانی نہ ملنے کی وجہ سے مسلمانوں پر نہایت درجہ ضعف طاری ہو گیا اور اونکے دلوں میں شیطان نے غیض کو ڈالا اور ان کو دوسو سو پیداکر لاتا تھا وہ یہ زخم کرتے تھے کہ تم لوگ اولیاء اللہ ہو اور تم لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور مشرکین پانی پر تم پر غالب آگئے ہیں اور تم تشنگی کی حالت میں ہو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر سخت سبب رسایا مسلمانوں نے پانی پیا اور طہارت کی اللہ تعالیٰ نے ان سے شیطان کی پلیدی دفع کر دی پانی برسنے سے بالویسا ہو گیا جس پر آدمی اور حیوانات چلنے پھرنے لگے جب بالو بکھر سخت ہو گیا تو مسلمان قوم مشرکین کی طرف چلے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور مسلمانوں کو ایک نذر فرشتوں کے ساتھ مدد فرمائی جبریل علیہ السلام اور پانچ سو فرشتوں میں تھے جو ایک طرف تھے اور میکائیل علیہ السلام اور پانچ سو فرشتوں میں تھے جو دوسری طرف تھے اس وقت میں شیطان لعین اپنے شیطانوں کے ایسے لشکر میں آیا جو بنی مدیج کے مردوں کی صورت میں تھا اور اس لعین کے ساتھ اوسکا جہنم تھا اور شیطان سراقہ بن مالک بن جعشم کی صورت میں تھا شیطان نے مشرکین سے کہا آج کے دن آدمیوں سے کوئی شخص تم پر غالب نہ ہوگا اور میں تمہارا ہمسایہ ہوں جبکہ تم کے لوگ مختلط ہوئے ابو جہل نے یہ دعا مانگی اللہم اولانا باحتی فافصرہ۔ اے میرے اللہ تعالیٰ ہم لوگوں میں جو کوئی اولیٰ باحتی ہے اوسکو تو نصرت دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اوٹھایا اور یہ دعا کی یا رب ان تملک ہذہ العصابۃ قلن تعبدنی لا ارض ابدا۔ اے رب اگر تو اس جماعت کو ہلاک کر دے گا تو زمین میں ہرگز کبھی تیری عبادت نہ کیجائے گی۔ جبریل نے آپ کو کہا آپ ایک مٹی کا خاک لیجئے آپ نے ایک مٹی کا خاک لی اور اوسکو مشرکین کے منہ پر پھینکا مشرکین میں سے کوئی شخص نہ تھا مگر اوسکی دونوں آنکھوں اور دونوں ہاتھوں اور منہ میں اوس مٹی بھر خاک میں سے مٹی پھونچی سب مشرکین مٹی پھیر کے ہلاک گئے۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت

کی ہے دونوں راویوں نے کہا ہے اللہ تعالیٰ نے اس رات میں اون لوگوں پر ایک ہی مینہ برسایا وہ مینہ مشرکین پر شدید ہوا تھا مشرکین کو اس مینہ نے جانے سے منع کیا اور وہ مینہ مسلمانوں پر خفیف مینہ تھا اس مینہ نے مسلمانوں کے چلنے پھرنے کی جگہ اور اترنے کی جگہ کو بدل دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ کل کے دن مشرکین کے پچھڑنے کی جگہیں ہیں۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہا ہے اس دن مسلمان لوگ اونگ سوچھا کھے تھے اور ایک ایسے ٹیلے پر اترے جسکا رنگ گراہوا تھا آسمان نے مینہ برسایا وہ ٹیلہ سخت پتھروں کی مثل ہو گیا اس پر دوڑنے کے طور پر دوڑ پھرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اذیتنا کم العناس آخر آیت تک نازل فرمایا۔

واقدی اور بیہقی نے حاکم بن حزام سے روایت کی ہے کہا ہے یوم بدر میں ہم لوگ بھاگ گئے اور ہم نے باہم جنگ کی مینے ایک آواز سنی جو آسمان سے زمین کی طرف اس طور پر واقع ہوئی جیسے سنگریزے طشت میں گر رہے اور اون کی آواز ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کنکریوں میں سے ایک مٹی کنکریاں لین اور پھینکین ہم لوگ بھاگ گئے۔

واقدی اور بیہقی نے نوفل بن معاویۃ الدلمی سے روایت کی ہے کہا ہے یوم بدر میں ہم لوگ بھاگ گئے اور ہم اپنے دلوں میں اس طور سے سنستے تھے جیسے طشت میں کنکریاں گرتی ہیں اور اون کی جھنکار ہوتی ہے اور ہمارے پیچھے سے بھی ایسی ہی آواز آتی تھی اور یہ امر ہم لوگوں پر زیادہ سخت رعبے تھا۔

ابو نعیم نے حلیہ بن عکرمہ سے اللہ تعالیٰ کے قول و مارمیت اذمیت میں روایت کی ہے کہا ہے اون کنکریوں میں سے کوئی کنکری نہیں گری مگر ہر ایک مرد کی آنکھ میں۔

بیہقی نے صحیح سند سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ یوم بدر میں اون لوگوں کو سخت عذاب دینی والی ہوا نے پکڑا۔

ابن اسحاق اور ہستی نے اپنے طریق سے روایت کی ہے مجھ سے خبیث بن عبد الرحمن نے روایت کی ہے کہ اسے میرے دادا خبیث کے یوم بدر میں زخم شمشیر لگاؤں کے جسم کی ایک جانب جھک گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پر لعاب دہن مبارک لگا دیا اور اوسکو ملا دیا اور اوسکو جیسے پہلے تھا اوس حالت پر پھیر دیا وہ زخم مل گیا۔

ابن عدی اور ابو یعنی اور ہستی نے عاصم بن عمر بن قتادہ کے طریق سے عاصم نے اپنے دادا قتادہ بن النعمان سے روایت کی ہے قتادہ کی آنکھ کو یوم بدر میں عاصم پہنچاؤں کی تپلی رخسار پر نکل چڑی اوگوں نے اوس کے قطع کر نیکار دہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اپنے قطع کرنے کو منع فرمایا اور قتادہ کو اپنے پاس طلب فرمایا اور اون کی آنکھ کی تپلی کو اپنے دست مبارک کی ہتیلی سے دبا دیا اسکے بعد یہ نہیں معلوم ہوتا تھا کہ کونسی آنکھ کو صدمہ پہونچا تھا۔ اور اسی حدیث کی روایت ہستی نے قتادہ سے اس کی مثل دو مری وجہ سے کی ہے اور اسکے بعد کہ آپ نے اپنی ہتیلی سے تپلی کو دبا دیا یہ زیادہ کیا ہے آپ نے یہ دعا کی اللہم اکسبہ جلالاے میرے اللہ تعالیٰ اسکو جمال کا لباس پہنا۔

ابن سعد نے زید بن اسلم سے یہ روایت کی ہے کہ قتادہ بن النعمان کی آنکھ کو صدمہ پہونچا وہ آنکھ اون کے رخسار پر یہ کرا گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اوس کی جاے پر اوس کو پھیر دیا وہ آنکھ قتادہ کی دونوں آنکھوں میں سے زیادہ صحیح اور زیادہ اچھی تھی۔

ابو نعیم نے عبد اللہ بن ابی صعصعہ کے طریق سے ابی سعید الخدری سے ابی سعید نے اپنے ہمائی قتادہ بن النعمان سے روایت کی ہے کہ اسے میری دونوں آنکھوں کو یوم بدر میں صدمہ پہونچا وہ دونوں آنکھیں میرے رخسار پر گر چرین میں اون دونوں آنکھوں کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے اون دونوں کو اون کی جاے پر پھیر دیا اور دونوں آنکھوں میں لعاب دہن مبارک ڈال دیا وہ دونوں چمکنے لگیں۔

حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے معاویہ بن رفاعہ بن رافع بن مالک سے معاویہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے یوم بدر میں ایک تیر میرے لگا میری آنکھ پہوٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھ میں لعاب دہن مبارک ڈال دیا اور میرے لئے دعا فرمائی مجھ کو آنکھ سے کچھ ایذا نہ ہوئی۔

واقدی نے روایت کی ہے مجھ سے عمر بن عثمان الجعفی نے اپنے باپ سحران کی باپنے اپنی بیوی سے روایت کی ہے کہا ہے عکاشہ بن محسن کہتے تھے کہ یوم بدر میں میری تلوار ٹوٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک لکڑی عنایت کی ایک مینو دیکھا وہ لکڑی ایک سفید لانی تلوار تھی اور میں نے اس سے جنگ کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو ہنگامہ دیا وہ تلوار ہمیشہ عکاشہ کے پاس رہتی تھی یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو گئے۔ اس حدیث کی روایت بیہقی اور ابن عساکر نے کی ہے۔

واقدی نے کہا ہے مجھ سے اسامہ بن زید اللیشی نے داؤد بن الحصین سے داؤد نے بنی عبد الاشمل کے متعدد مردوں سے روایت کی ہے اون راویوں نے کہا ہے یوم بدر میں سلمہ بن اسلم بن حریش کی تلوار ٹوٹ گئی وہ بے ہتیار رہ گئے کوئی ہتیار اون کے ساتھ نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ کو ایک شلخ جو آپ کے دست مبارک میں تھی اور وہ ابن طاب نخل کی قسم کی شاخوں سے ایک شلخ تھی اونکو دی اور آپ نے اون سے فرمایا اس سے مارو لیک ایک وہ شلخ عمدہ کہری تلوار ہو گئی وہ تلوار اون کے پاس ہمیشہ رہتی تھی یہاں تک رہی کہ وہ یوم جسرالی عبیدین مقتول ہو گئے اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

ابن سعد نے کہا ہے علی بن محمد نے ابو معشر سے ابو معشر نے زید بن اسلم اور زید بن رومان اور اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ وغیرہم سے یہ روایت کی ہے کہ یوم بدر میں عکاشہ بن محسن کی تلوار ٹوٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عکاشہ کو کھجور کے درخت کی ایک شلخ عطا فرمائی وہ شلخ اون کے ہاتھ میں ایسی سیفہ قاطع ہو گئی جس کا لونا نہایت صاف اور چمکدار تھا اور



اوسکی بیٹی نہایت سخت تھی۔

شیخین نے قتادہ کے طریق سے انس رضی عنہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر میں اون مقتولوں کے پاس کھڑے ہوئے جو کنوؤں میں ڈالے گئے تھے آپ اٹھو یا فلان بن فلان کہہ کے پکارتے اور اون سے فرماتے تھے تم لوگ اس امر سے خوش نہ تھے کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ اور اوسکے رسول کی اطاعت کرتے ہمارے رب نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا ہم نے اوسکو حق پایا عذر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ جن اجسام میں روح نہیں ہے اونہیں سے کسی جسم نے کلام نہیں کیا ہے اپنے فرمایا قسم ہے اوس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں جو بات اون سے کہتا ہوں تم لوگ اون سے زیادہ نہیں سنتے ہو قتادہ نے کہا یا رسول اللہ تعالیٰ نے ان مشرکین مقتولین کو زندہ کیا یہاں تک کہ آپ کا قول اونکو تویخ اور تصغیر اور نعمت اور ندامت اور حسرت کی واسطے مسایا۔

واقعی اور بہیقی نے زہری سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا یوم بدر میں یہ دعا مانگی اللھم اکفنی نوفل بن غویہ ہر اپنے پوچھا کون شخص ہے جسکو نوفل کا علم ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ نے اوسکو قتل کر ڈالا آپ نے تکبیر کہی اور کہا الحمد للہ الذی اجاب فیہ دعوتی جمیع حمد ثابت اللہ تعالیٰ کے واسطے وہ اللہ تعالیٰ جس نے میری دعا نوفل کے حق میں قبول کی۔

بہیقی نے حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت کی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کے اس قول و ذری والکذین اولی النعمۃ و ملہم قایلا کے نزول کے بعد نہ تھا مگر تھوڑا زمانہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یوم بدر کی جنگ میں قریش کو مصیبت زدہ کیا۔

شیخین نے ابن مسعود رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے درمیان کربنہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور قریش کی ایک جماعت اپنے بیٹے کی جگہوں میں تھی اون لوگوں نے آپس میں کہا تم میں سے کون شخص ایسا ہے کہ بنی فلان کے اونٹوں کی

طرف جاے اور اوس کی اہل جہلی کو جس کے ساتھ بچہ نکلتا ہے لاکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے بیچ میں جسوقت آپ سجدہ کرین رکھ دے ایک شخص جو شقی القوم تھا وہ اوٹھا اور اوسکو لایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے بیچ میں رکھ دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کی حالت میں ثابت رہے اور وہ لوگ یہاں تک ہنسنے کہ ہنسی کے سبب بعض اون کا بعض کی طرف جھک گیا کوئی جانبر الا حضرت فاطمہ کے پاس گیا اور فاطمہ رضہ اوسوقت چھوٹی لڑکی تھیں وہ دوڑ کر آئیں یہاں تک کہ اونہوں نے آپ پر سے اوس کو ہینک دیا اور اون لوگوں کے پاس آکر اونکو برا کہا جبکہ آپ نے اپنی نماز ادا فرمائی تو یہ دعائیں بار کی اللھم علیک بقریش اے میرے اللہ تعالیٰ تجھ پر لازم ہے کہ تو قریش پر عذاب نازل کرے پھر اپنے ہر ایک کا نام لیکر بد دعا کی اللھم علیک بعمر بن ہشام یعنی باہل اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف اور عقیل بن ابی معیط اور عمارہ بن ابولبیدہ ان کل پر عذاب نازل کر ابن مسعود رضی نے کہا ہے میں نے ان سب مشرکین کو یوم بدر میں پھڑا ہوا دیکھا۔

احمد اور ہبیتی نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبولین سے فارغ ہو گئے کسی نے آپ سے کہا آپ پر قافلہ کی طرف توجہ لازم ہے قافلہ کے اس طرف کوئی شے مانع نہیں ہے عباس رضی نے منکر کہا اور عباس اوسوقت اپنی قید میں قیدی تھی قافلہ کی طرف آپ کو توجہ کرنا مناسب نہیں ہے آپ نے عباس سے پوچھا کس لئے مناسب نہیں ہے عباس رضی نے کہا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے ساتھ دو طایفوں میں سے ایک کا وعدہ کیا تھا جو وعدہ آپ سے کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اوسکو پورا کر دیا کہ بدر میں ایک گروہ پر آپ کو نصرت دی وہ لوگ مقتول ہو گئے۔

ابن ابی الدنیا اور ہبیتی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں بدر کی طرف گیا میں نے ایک مرد کو دیکھا وہ زمین میں سے نکلتا ہے اوس کو ایک مرد

اوس ہتھوڑے سے مارتا ہے جو اوسکے ساتھ رہتا ہے یہاں تک کہ وہ زمین میں غائب ہو جاتا ہے پھر وہ مرد زمین میں سے نکلتا ہے اور وہ مرد اوسکو ہتھوڑے سے مارتا ہے وہ مرد اوسکے ساتھ بار بار ایسا کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ابو جہل ہے جو زمین سے نکلتا ہے روز قیامت تک اوسکو عذاب دیا جائیگا۔

ابن ابی الدینا نے اور طبرانی نے اوسطین ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے اس درمیان کہ میں اطراف بدر میں جا رہا تھا یکایک نے دیکھا ایک مرد ایک گڑھ سے نکلا اوسکی گردن میں ایک زنجیر تھی اوس نے مجھکو آواز دی اے عبد اللہ مجھے پانی پلاؤ میں یہ نہیں جانتا کہ اوس نے میرا نام جانا ہے یا جیسے عرب لوگ عبد اللہ کہہ کر ہر ایک کو پکارتے ہیں اس نے اہل عرب کے پکارنے کے طور پر مجھ کو عبد اللہ کہہ کر پکارا ہے اور ایک مرد اوس گڑھ سے میں سے نکلا اوسکے ہاتھ میں ایک کوڑا تھا اُس نے مجھے پکار کے کہا اے عبد اللہ تم اسکو پانی نہ پلاؤ اس لئے کہ یہ کافر ہے پھر اوس مرد نے اوسکو کوڑے سے مارا یہاں تک کہ وہ اپنے گڑھ میں پلٹ کے چلا گیا یہ واقعہ دیکھ کر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے آپ کو خبر کی آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تحقیق تم نے اوسکو دیکھا ہے میں نے کہا بیشک میں نے اوسکو دیکھا ہے اپنے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ابو جہل ہے اور وہ کوڑوں کی وہ مار روز قیامت تک اوسکا عذاب ہے۔

بہت سی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کی ہے دونوں راویوں نے کہا ہے بدر کی جنگ میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں اور منافقین کی گردنیں جھکا دیں مدینہ منورہ میں کوئی منافق اور کوئی یہودی باقی نہیں رہا مگر وہ بدر کی جنگ کی وجہ سے اپنی گردن جھکا لئے ہوئے تھا اور یوم بدر ایسے فرق کا دن تھا جس دن میں اللہ تعالیٰ نے مشرک اور ایمان کے درمیان تفریق کر دی اور یہود نے از رو یقین کے کہ یہ وہی نبی ہے جسکی صفت تو رات میں ہم پاتے ہیں اللہ تعالیٰ آج کے دن کو بعد کسی

کو بلند نہ کرے گا مگر وہ غالب ہوگا۔

بیہقی نے عطیۃ العوفی سے روایت کی ہے کہا ہے میں ابو سعید اخدری سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کو پوچھا الم غلبت الروم آخر آیت تک ابو سعید نے کہا اہل فارس اہل روم پر غالب ہو گئے تھے پھر روم فارس پر غالب ہو گیا اسکے بعد یوم بدر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر مشرکین عرب جنگ میں بڑ گئے اور روم اور فارس با ہم جنگ میں بڑ گئے ہم نے مشرکوں پر نصرت پائی اور اہل کتاب نے مجوس پر نصرت پائی اللہ تعالیٰ نے خاص ہر مشرکوں پر جو نصرت دی ہم اوس سے خوش ہوئے اور اہل کتاب کو اللہ تعالیٰ نے مجوس پر جو نصرت دی ہم اوس سے فرحت ناک ہوئے ہمارا یہ خوش ہونا اللہ تعالیٰ کا قول و یؤتئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ ہے۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر میں ایک قبہ میں تھے آپ نے یہ فرمایا تو موالی جنتہ عرضہا السموات والارض اعدت للمتقین عمیر بن الاحمار فی سکر خجج کما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس لئے تم خجج کتے ہو عمیر نے کہا میں اس اسید سے کہتا ہوں کہ میں اہل جنت سے ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اہل جنت سے ہو عمیر کے چڑے کر ترکش میں سے کجورین نکل پڑیں وہ کجورین چاہنے لگے پھر عمیر نے کہا اگر میں باقی رہوں گا تو کجورین چاہتا رہوں گا اور جنت البتہ ایک دراز حیات ہے عمیر نے اون کجوروں کو چھوڑ دیا اور جنگ کی یہاں تک کہ مقتول ہو گئے۔

اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم بدر کے گرفتاروں کے باب میں فرمایا اگر تم لوگ چاہو تو ان کو قتل کر ڈالو اور اگر چاہو تو ان سے فدیہ لے لو اور فدیہ سے تم کو تمتع حاصل ہو گا تم لوگوں میں سے ان کی تعداد کے موافق شہید ہو گئے ستر اشخاص میں سے آخر شخص قیس بن ثابت تھے جو جنگ یا مدینہ میں مقتول ہوئے۔

۱۰۰ ص ۱۵  
بن جلدی ہونی چاہیے

ابو نعیم نے صحیح سند سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ عقبہ بن ابی معیط نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی۔ آپ نے فرمایا تیرا کھانا میں جب تک نہ کھاؤں گا کہ تو اس شہدان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نے کہا کہ عقبہ نے اسکی شہادت دی عقبہ کا ایک دوست عقبہ سے ملا اور اس نے عقبہ کو اس امر پر ملامت کی عقبہ نے پچھا قریش کے سینوں کو کون سی شے مجھے بری کر دیگی اوسکے دوست نے کہا تو آپ کی مجلس میں جا اور آپ کے منہ پر تھوک دے اوس نے ویسے ہی کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کچھ اُسپر زیادہ نہ کیا اپنا چہرہ مبارک پونچھ ڈالا اور فرمایا اگر مکہ کے پہاڑوں سے باہر تھو کہ پاؤں لگا تو تیری گردن از روے صبر کے ماروں گا جبکہ یوم بدر تھا اور آپ کے اصحاب جنگ کی واسطے نکلے تو عقبہ نے باہر نکلنے سے انکار کیا اور کہا اس مرد نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ اگر مکہ کے پہاڑوں سے وہ مجھ کو باہر پائے گا جبر سے میری گردن مار دیگا لوگوں نے کہا تجھ کو سرخ اونٹ ہم دیتے ہیں وہ تجھ کو نہ پاسکے گا اگر ہمارے ہوگی تو اڑ جائے گا کسی کے ہاتھ نہ لگے گا عقبہ اون لوگوں کے ساتھ نکلا جبکہ مشرکین بہاگے تو عقبہ کے اونٹ نے چٹیل زمین میں اوسکو لاکر اوتا دیا وہ گرفتار کیا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبر سے اوسکی گردن ماری اور عباس رضی اللہ عنہ سے جسوقت فدیہ لیا گیا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا جب تک میں زندہ رہوں گا آپ نے مجھ کو قریش کا فقیر بنا کے چھوڑ دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضی اللہ عنہ کو جواب دیا آپ قریش کے فقیر کیونکر ہو گئے آپ نے تو سونے کے غلے ام فضل کے سپرد کر دیے تھے اور ام فضل سے آپ نے یہ کہا تھا اگر میں مارا جاؤں گا جب تک تو زندہ رہے گی تجھ کو غنا رہیگی عباس رضی اللہ عنہ نے سن کر کہا جو بات آپ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں وہی بات ہے یعنی ام فضل کو دینے سونے کے غلے دے ہیں اور اوسپر کوئی مطلع نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ۔

ابن اسحاق اور بقی نے زہری اور ایک جماعت سے یہ روایت کی ہے کہ عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میرے پاس وہ شے نہیں ہے جسکو فدیہ دیں آپ نے

اون سے فرمایا وہ مال کمان ہے جس کو تم نے اور ام فضل نے دفن کیا ہے تم نے ام فضل سے کہا ہے اگر میں اپنے اس سفر میں مارا جاؤنگا تو یہ مال میرے فرزندوں فضل اور عبداللہ اور قثم کے واسطے ہوگا عباس نے سنکر کہا واللہ میں یہ جانتا ہوں کہ آپ رسول اللہ میں واللہ یہ وہ شے ہے جو میرے اور ام فضل کے سوا اسکا کسی کو علم نہیں ہے۔

اور اس حدیث کی روایت حاکم نے ابن اسحاق کے طریق سے کی ہے ابن اسحاق نے یحییٰ بن عباد سے اونہوں نے اپنے باپ سے اونکے باپ نے حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے اونکے بعض اصحاب سے اور اونہوں نے مقسم بن مقسم سے عباس رضی عنہ سے اس حدیث کی روایت کی ہے۔ اور احمد بن اس حدیث کی روایت ابن اسحاق کے طریق سے اون لوگوں سے کی ہے جنہوں نے عکرمہ سے سنا اور عکرمہ نے ابن عباس رضی عنہ سے سنا ہے اور اسکی روایت ابن سعد نے کلبی کے طریق سے ابوصالح سے ابوصالح نے ابن عباس رضی عنہ سے کی ہے۔

ابن سعد اور بیہقی نے عبداللہ بن اعمار بن نوفل سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نوفل بن حارث بدرین گرفتار کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اے نوفل اپنے نفس کا توفذیہ دے نوفل نے کہا میرے پاس کوئی شے نہیں ہے جو اپنے نفس کا اوس سے فذیہ دوں آپ نے فرمایا اپنے نفس کا فذیہ اوس مال سے دے جو جدہ میں ہے نوفل نے کہا میں شہادت دیتا ہوں آپ رسول اللہ میں نوفل نے اپنے نفس کا فذیہ اوس مال سے دیا۔

ابن اسحاق نے اور ابن سعد نے اور ابن جریر نے اور حاکم نے اور بیہقی نے اور ابو نعیم نے اپنے طریق سے اس حدیث کی روایت کی ہے کہا ہے محمد بن حسین بن عبداللہ بن عباس نے عکرمہ سے عکرمہ نے ابن عباس سے حدیث کی ہے کہا ہے محمد بن ابورافع نے حدیث کی ہے کہا ہے ہم آل عباس اسلام میں داخل ہوئے تھے اور ہم اپنے اسلام کو چھپاتے

تھے اور میں عباس کا غلام تھا جبکہ قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یوم بدر میں گئے  
ہم اخبار کی توقع رکھنے لگے ہمارے پاس حسیان الخزاعی خبر لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے غلبہ کی جو خبر ہمارے پاس آئی ہم نے اوس خبر سے اپنے نفسوں میں قوت پائی اور ہم اُس  
سے مسرور ہوئے واللہ میں زمر کے صفہ میں بیٹھا تھا اور ام فضل میرے پاس تھیں یکایک  
میں دیکھا ابولہب خبیث شکر کو لایا اور اپنے پاؤں زمین پر گھسٹتا ہوا آیا جبکہ اوسکے پاس خبر  
آئی اللہ تعالیٰ نے اوسکو رسد اور خوار و ذلیل کیا ابولہب حجرہ کے سرپردہ کے پاس بیٹھ گیا  
ابولہب سے آدمیوں نے کہا یہ یسعیان بن الحارث ہے جو آیا ہے اور اوسکے پاس لوگ جمع  
ہوئے ہیں ابوسعیان سے ابولہب نے کہا میرے پاس آؤ تیرے پاس خبر ہے ابوسعیان  
آیا یہاں تک کہ بیٹھ گیا اوس نے کہا نہیں ہے وہ گریہ کہ ہم قوم سے بڑ گئے اور ہم نے اونکو  
اپنے شانے دیدے یعنی ہم نے منٹھ پھیر دئے جس جگہ اونہوں نے چاہا ہم لوگوں کے  
جسم پر بتیا چلائے واللہ باوجود اسکے کہ آدمیوں نے منٹھ پھیر دئے میں نے اونکو لامعت نہیں کی  
ہم نے گورے مردوں کو ابلق گھوڑوں پر دیکھا واللہ وہ مرد کسی شے کو باقی نہیں چھوڑتے ابورافع  
نے کہا میں حجرہ کے پردہ کو اٹھایا اور میں نے کہا واللہ وہ مرد ملائکہ تھے اس خبر کو سُنکر  
ابولہب کھڑا ہو گیا اور بحالت ذلت اپنے پاؤں گھسٹ رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اوسکو مملک  
آبلوں کے ساتھ مبتلا کیا واللہ وہ نہیں ٹھیرا مگر سات دن یہاں تک کہ وہ مر گیا ابولہب کے  
بیٹوں نے اوسکو مملک میں تین دن تک چھوڑ دیا اوسکو دفن نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ  
وہ سڑ گیا اوس میں بدبو پیدا ہو گئی قریش لوگ اس بیماری سے بچتے تھے جیسے کہ طاعون  
سے بچتے تھے یہاں تک نوبت پہونچی کہ ابولہب کے دونوں بیٹوں سے قریش کے ایک مرد  
نے کہا تمہارا بہلا ہو تم شرم نہیں کرتے ہو کہ تمہارا باپ اپنے گھر میں سڑ گیا تم دونوں اوس کو  
دفن نہیں کرتے اونہوں نے کہا ہم کو یہ خوف ہے کہ اوسکی بیماری ہمکو لگ جائے گی اوس مرد  
نے کہا تم چلو میں تم دونوں کی اعانت اوسپر کروں گا واللہ ابولہب کو اوس کے بیٹوں نے

غسل نہیں دیا مگر دور سے کھڑے ہو کر اوس پر پانی ڈال دیا اوسکے پاس نہیں جاتے تو پہر ابو لباب کو اعلیٰ مکہ کی طرف اوٹھا کر لے گئے اور ایک دیوار سے اوس کو ٹھیک لگا کر رکھ دیا پہر اوس پر پتھر چٹن دئے۔

شیخین نے عروہ سے روایت کی ہے کہ ماہیہ ابو لباب نے ثویبہ کو آزاد کیا ثویبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا جبکہ ابو لباب دیکھتا تو اوسکے بعض اہل نے خواب میں اوسکو بڑے نقصان کی حالت میں دیکھا اوس سے اوس نے پوچھا تو کس چیز سے ملاتی ہو ابو لباب نے کہا تم لوگوں کے بعد میں غیر اسکے کوئی راجب نہیں دیکھی میں نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا اس کے بدل میں مجھکو اس گڑھے میں پانی پلایا گیا اور ابو لباب نے اوس گڑھے کی طرف اشارہ کیا جو انگوٹھے اور اوسکے پاس کی اونگلی کے ملانے سے پیدا ہوتا ہے۔

بیہقی نے واقدی سے روایت کی ہے کہ ماہیہ راویون نے کہا ہرقیث بن اشیم الکسانی کہتا تھا میں مشرکوں کے ساتھ بدر میں حاضر ہوا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی قلت اور اون لوگوں کی کثرت کو جو ہمارے ساتھ سوار اور پیادہ تھے میں اپنی آنکھ سے دیکھ رہا تھا جو لوگ بہاگے میں اون میں بہاگا مجھ کو دکھلایا گیا میں مشرکین کو ہر ایک طرف دیکھ رہا تھا اور میں اپنے نفس سے کہہ رہا تھا میں اس امر کی مثل نہیں دیکھا جس سو کوئی بہاگ جائے مگر جو زمین جبکہ خندق کے بعد زمانہ تھا میرے دل میں اسلام واقع ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ میں آیا اور میں نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا ہرقیث تم ہی ہو جو یوم بدر میں یہ بات کہتے تھے کہ میں نے اس امر کی مثل نہیں دیکھا کہ اس سے کوئی بہاگ جائے مگر جو زمین میں کہا میں شہادت دیتا ہوں آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور یہ بات ہرگز کسی کی طرف مجھ سے نکل کر نہیں گئی اور میں نے اس بات کو نہیں کہا مگر اپنے نفس سے کچھ کہا تھا اگر آپ نبی نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ آپ کو اوس بات پر مطلع نہ کرتا آپ نے مجھ پر اسلام کو ظاہر کیا میں مسلمان ہو گیا۔



طبرانی نے ابان بن سلمان سے ابان نے اپنے باپ سلمان سے روایت کی ہے کہا ہے قبات بن اشیم اللہی شی کا اسلام یوں تھا کہ عرب میں کے کچھ مرد قبات کے پاس آئے اور انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خروج کیا ہے وہ ہم کو ہمارے دین کے غیر کی طرف بلاتے ہیں قبات یہ سن کر کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جبکہ آپ کے پاس داخل ہوا آپ نے اس سے فرمایا اے قبات بیٹھ جا قبات غصہ سے چپ رہا کچھ جواب نہیں دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا اس قول کا قایل تو ہی ہے کہ اگر قریش کی عورتیں اپنے برقعوں کے ساتھ نکلتیں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کو پھیر دیتیں قبات نے سن کر کہا قسم اللہ تعالیٰ کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میری زبان نے اس کلمہ کے ساتھ حرکت نہیں کی اور نہ میرے ہونٹوں نے اس کلمہ کے ساتھ زمرہ کیا اور مجھ سے کسی شخص نے اس کلمہ کو نہیں سنا اور وہ کوئی شے نہیں ہے مگر میرے نفس میں پیدا ہوئی تھی قبات نے اشمدان لا الہ الا اللہ و حمد لا شریک لہ و اشمدان محمد رسول اللہ کہا اور یہ کہا میں یہ گواہی دیتا ہوں آپ جس دین کو لائے ہیں وہ حق ہے۔

بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ اور عروہ بن الزبیر رضی سے روایت کی ہے دونوں راویوں نے کہا ہے جبکہ مشرکین کا سفیر مکہ کی طرف پلٹ کے آیا عمیر بن وہب الحبحی آیا یہاں تک کہ مقام حجر بن صفوان بن امیہ کے پاس آئے بیٹھا صفوان نے کہا مقتولین بدر کے بعد عیش قبیع ہے عمیر نے کہا بیشک واللہ ان کے بعد زندگی میں خیر نہیں ہے اگر میرے ذمہ قرض نہ ہوتا جس کے واسطے میں ادا نہیں پاتا ہوں اور میرے ایسے عیال نہ ہوتے جنکے واسطے کوئی شے میں نہیں چھوڑتا ہوں میں محمد صلعم کی طرف ضرر کو چ کر کے جاتا اور اون کو قتل کر ڈالتا اگر محمد صلعم کے خوف سے میری انگلیں بہ جائیں گی تو میرے پاس ایک علت ہے میں اس کے ساتھ بہا نہ کر کے یہ کہوں گا میں اپنے اس فرزند کے پاس آیا ہوں

جو اسیر ہے صفوان عمیر کے اس قول سے خوش ہوا اور اس سے کہا تیرا فرض میرے ذمہ ہے اور تیرے عیال سے میرے عیال نفقہ میں برگزیدہ ہیں ایسا نہ ہوگا کہ مجھے کسی شے کی قدرت ہوگی اور ان کی اعانت سے بچ کر کیا جائیگا صفوان نے عمیر کو سواری دی اور اس کے واسطے سامان تیار کیا اور عمیر کی تلوار کے واسطے امر کیا تلوار پر صیقل کی گئی اور اس کو زہر دیا گیا عمیر نے صفوان سے کہا چند دنوں تک مجھ کو تو چھپا دے پہرہ آیا یہاں تک کہ مدینہ میں آیا اور مسجد کے دروازہ کے پاس اتر اور اپنی سواری کے اونٹ کو باندھ دیا اور تلوار لی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف قصد کیا عمیر اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم ٹھہر جاؤ پہرہ آپ نے پوچھا یا عمیر کس شے نے تجھ کو آگے بڑھایا ہے عمیر نے کہا میں اپنے اوس قیدی کے پاس آیا ہوں جو آپ کے پاس ہے آپ نے فرمایا جس وجہ سے تو آیا ہے تو مجھ سے سچ کہو عمیر نے کہا کہ میں نہیں آیا مگر اپنے اسیر کے معاملہ میں آپ نے فرمایا تو نے صفوان بن امیہ سے حجر کے پاس کیا شرط کی تھی عمیر سن کر ڈر گیا اور اس نے پوچھا میں نے صفوان سے کیا شرط کی تھی آپ نے فرمایا تو نے صفوان کو اس شرط سے میرے قتل پر پر اٹلینختہ کیا تھا کہ وہ تیری اولاد کا مستغفل رہے اور تیرا فرض ادا کر دے اللہ تعالیٰ تیرے اور اس واقعہ کے درمیان حایل ہے صفوان نے سن کر کہا اشد انک رسول اللہ تحقیق یہ گفتگو میرے اور صفوان کے درمیان حجب میں تھی میرے سوا اور صفوان کے سوا اس بات پر کوئی مطلع نہیں ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کی خبر کر دی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا پہرہ عمیر کی طرف پلٹ کے گیا اور اس نے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی اور عمیر کے ہاتھ پر کثیر آدمی مسلمان ہوئے۔ پہرہ اس حدیث کی روایت بیہقی اور طبرانی نے ابن اسحاق کو طریق سے کی ہے کہا ہے مجھ سے محمد بن جعفر بن الزبیر نے حدیث کی ہے اور اوپر کی مثل اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت زہری سے اس کی مثل

کی ہے۔ اور اس حدیث کی روایت ابن سعد اور ابو نعیم نے عکرمہ سے کی ہے پس یہ طرق حدیث مرسلہ ہیں۔ اور اس حدیث کی روایت طبرانی اور ابو نعیم نے ابی عمران الجونی کے طریق سے انس بن مالک سے موصول طور پر صحیح سند کے ساتھ کی ہے۔

بیہقی نے جبیر بن مطعم سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مطعم زندہ ہوتے اور اگر ان اسیروں کے باب میں مجہد سے کلام کرتے تو میں مطعم کو واسطے ان سب کو آزاد کر دیتا یہ اسیر بدر کے اسیر تھے سفیان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مطعم کا ایک نوع احسان تھا اور مطعم بخشش سے جزا دینے میں آدمیوں سے زیادہ تھے۔

ابو نعیم نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہ بدر کے قیدیوں کے باب میں آپ سے گفتگو کروں میں نے آپ کو ایسے وقت میں پایا کہ آپ اپنے اصحاب کو نماز پڑھا رہے تھے میں نے سنا آپ پڑھ رہے تھے۔ ان عذاب ربک لواقع ما من دافع اسکو منکر میرا ایسا حال ہوا گویا میرا دل بہٹ گیا۔

ابو نعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوم بدر میں مشرکین کے قتال سے میں آیا اور میں اس وقت بہو کا تھا میرے سامنے ایک یہودیہ عورت آئی جس کے سر پر ایک لگن تھا اس میں بکری کا بچہ بٹھنا ہوا تھا اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جمع حمد اس اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے جس نے آپ کو سلامت رکھا میں نے اللہ تعالیٰ کے واسطے یہ نذر کی تھی کہ اگر آپ مدینہ میں سلامت آویں گے تو بکری کے اس بچے کو میں ضرور ذبح کروں گی اور اسکو بھونوں گی اور اس کو آپ کے پاس لے جاؤں گی تاکہ آپ اس میں سے کھاویں اللہ تعالیٰ نے اس بکری کے بچے کو گویا کر دیا اس نے کہا اے محمد آپ مجھے نہ کھائیے مجھ میں زہر ملا ہے۔

فائدہ یہ باب ستر معجزات سے زیادہ کوشاں ہے تامل کرنے سے یہ معلوم ہو سکتا

فائدہ سبکی رحمت سے کسی نے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملائکہ کی جنگ کرنے میں کیا حکمت تھی یا وجودِ مکہ جبریل علیہ السلام اس امر پر قادر تھے کہ اپنے بازو کے ایک پر سے کفار کو دفع کر دیتے سبکی رحمت سے اس سوال کا یہ جواب دیا کہ یہ امر اس ارادہ کے سبب سے تھا کہ جنگ کا فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا فعل ہوا اور ملائکہ لشکروں کی عادت پر جیسے لشکر لشکر کی مدد کرتا ہے آپ کو اور آپ کے اصحاب کو مدد دینا اس میں صورت اسباب کی رعایت اور اس سنت کی رعایت تھی جس سنت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے عباد میں جاری کیا ہے اور جمیع امور کا فاعل اللہ سبحانہ ہی ہے اور زحمت شری نے اللہ تعالیٰ کے قول و ما انزلنا علی قومہ من بعدہ من جند من السماء و ما کننا منزلین کے معنی میں کہا ہے اگر تم یہ اعتراض کرو گے کہ اللہ تعالیٰ نے یوم بدر اور یوم خندق میں کس واسطے جنود ملائکہ کو آسمان سے نازل فرمایا اور یہ فرمایا ہے فارسلنا علیہم رجا و جنودا لم تر وہ۔ اور یہ فرمایا ہے بالف من الملائکۃ مرفئین اور مثلاً ثلثۃ آلاف من الملائکۃ منزلین۔ اور نجات آلا ف من الملائکۃ مسومین اس اعتراض کا میں یہ جواب دوں گا کہ ایک فرشتہ کافی تھا قوم لوط علیہ السلام کے بازو گئے ایک پر ہی سے ہلاک کر دئے گئے اور بلاد شمو اور قوم صالح علیہ السلام کے ہلاک کر دی گئی و لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر ایک شمع کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کبار انبیاء اور اولو العزم رسولوں پر فضیلت دی ہو حبیبِ نجا کیا چیز ہیں اور اسبابِ کرامت اور اعزاز سے اس شے کا آپ کو والی کیا ہے جو کسی کو وہ اسبابِ کرامت اور اعزاز نہیں دئے اور ان اسبابِ کرامت اور اعزاز سے یہ امر تھا کہ آپ کے واسطے آسمان سے لشکروں کو نازل کیا گیا اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول و ما انزلنا و ما کننا منزلین سے اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ لشکروں کا آسمان سے نازل کرنا ان عظیم امور سے ہے کہ ان کا اہل کوئی نہیں ہے مگر آپ کی مثل اور ہم آپ کے سوا کسی کے واسطے ایسا نہیں کرتے ہیں کہ لشکر آسمان سے نازل کرین زحمت شری کا قول

ختم ہو گیا۔

یہ باب ان معجزوں کے بیان میں ہے جو غزوہ غطفان میں واقع ہوئے ہیں

واقفی نے کہا ہے مجھ سے محمد بن زیاد نے حدیث کی ہے اور ابن عتاب نے حدیث کی ہے (اور واقفی) نے کہا ہے مجھ سے ضحاک بن عثمان اور عبد الرحمن بن محمد بن ابی بکر وغیرہم نے حدیث کی ہے ان راویوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ غطفان کی ایک جماعت جو بنی ثعلبہ بن مجارب سے ہر مقام ذی امر میں جمع ہوئی ہے وہ لوگ یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطراف سے گھیر لیں اور ان کے ساتھ انہیں کی قوم کا ایک مرد سہتہ جس کا نام وعشور بن الحارث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر سن کر ساڑھے چار سو مردوں میں نکلے ان کے ساتھ گھڑے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراب لوگ پہاڑ کی چوٹی پر بھاگ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقدم ذی امر میں اتر پڑے اور وہاں پر لشکر جمع کیا اور لوگوں پر کثرت سے منیہ برسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت کے واسطے چلے گئے آپ کو وہاں پر وہ پانی ملا اور آپ پر اتنا برسا کہ آپ کے کپڑے بھیک گئے اور مقام امر کا صحرا آپ کے اور آپ کے اصحاب کے درمیان حایل ہو گیا پہر آپ اپنے کپڑے اتارے اور اونکو پیسلا دیا تاکہ خشک ہو جاویں اور ان کپڑوں کو ایک درخت پر ڈال دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس درخت کے نیچے لیٹ گئے اور اعراب لوگ آپ کو دیکھ رہے تھے اعراب نے وعشور سے جو اونکا سردار اور انہیں زیادہ شہج تھا یہ کہا محمد صلعم نے تجھ کو موقع دیا ہے اور اپنے اصحاب سے ایسی جگہ تنہا ہو گئے ہیں کہ اگر فریاد کریں تو اون کے اصحاب اون کی فریاد کو نہ پہنچیں گے یہاں تک کہ تو اون کو قتل کر ڈالے گا وعشور نے قوم کی تلواروں میں سے ایک تیز تلوار اپنی پہر وہ آپ کی طرف آیا یہاں تک کہ وہ اپنی تلوار پر منہ کئے ہوئے آپ کے پاس آکر کھڑا ہو گیا اور اوس نے

کہا اے محمد آج کے دن مجھ سے آپ کو کون بچائے گا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بچائے گا  
 جبریل علیہ السلام نے وعشو کے سینہ پر بار کے ڈھکیل دیا اور اسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تلوار کو لے لیا اور وعشو کے سر پر کھڑے ہو گئے اور  
 اپنے اوس سے فرمایا مجھ سے تجھ کو کون بچائے گا اوس نے کہا کوئی نہیں بچا سکتا اور یہ کہا  
 میں یہ گواہی دیتا ہوں لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ آپ پر کبھی جماعت کو میں اکٹھا نہ کروں گا  
 آپ نے وعشو کی تلوار وعشو کو دیدی وہ پیچھے ہٹا پھر آگے بڑھا اور اوس نے کہا واللہ  
 آپ مجھ سے البتہ اچھے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا میں تجھ سے  
 اس امر کا زیادہ اتق ہوں کہ تجھ سے اچھا ہوں وعشو راہی قوم کے پاس آیا اور سکی قوم کے  
 لوگوں نے اوس سے کہا کہ تو جو بات کہتا تھا وہ اس وقت کہاں تھی کہ تیرے ہاتھ میں تلوار  
 تھی وعشو نے کہا واللہ میری وہ رائے تھی ولیکن میں نے ایک گورے دراز قدم کو دیکھا  
 اوس نے میرے سینہ پر دکھا دیا میں جت گر پڑا میں نے یہ پہچانا کہ وہ مرد زشتہ ہے اور میں نے  
 یہ گواہی دی کہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور وعشو قوم کو اسلام کی طرف بلانے لگا اور یہ  
 آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اذکروا النعمۃ اللہ علیکم اذ ہم قوم ان سیطوا الیکم ایہم فکف  
 ایہم عنکم آخر آیت تک اس حدیث کی روایت بھیقی نے کی ہے اور کہا ہے کہ غزوہ ذات  
 الرقاع میں اس قصہ کی مثل دوسرا قصہ روایت کیا گیا ہے واقعی نے جو امر کہ اس غزوہ  
 میں ذکر کیا ہے اگر اس کو حفظ کیا ہے تو یہ قصہ اور دوسرا قصہ دونوں علیحدہ قصے ہیں۔

یہ پابان معجزوں کے بیان میں ہیں جو غزوہ بنی النضیر میں واقع ہوئے ہیں  
 اور غزوہ وہ جلاوطنی جو تورات اور اسکے سوا کتب میں ان کے حق میں لکھا گیا تھا  
 یعقوب بن سفیان نے کہا ہے ہم سے ابو صالح نے حدیث کی اور نے لیث نے اون سے عقل

نے ابن شہاب سے حدیث کی کہ اس ہے کہ بنی نضیر کی جنگ بدر کی جنگ کے چھ مہینوں کے آغاز پر پہنچی تھی بنی نضیر یہود کا ایک گروہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا محاصرہ کیا یہاں تک کہ انہوں نے جدی سے وطن پرتزل اختیار کیا آپ نے ان کو یہ حکم دیا کہ مال اور متاع کی قسم سے بچ کچھ اونٹ اور شہالے وہ لے لیں اور چلے جاویں مگر عتبار نہ لیں بنی نضیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہود کو شام کی طرف جلائے وطن کر دیا جو لکڑی وغیرہ مکانات کی چیتوں میں ان کو پسندیدہ معلوم ہوتی وہ اس کو نکالتے اور اونٹ پر بار کر سٹے اور بیچتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں سب اللہ مافی السموات و مافی الارض اللہ تعالیٰ کے قول و یحزى الفاسقین تک نازل فرمایا اور جلائے وطن تورات میں ان کے واسطے لکھا گیا تھا اور وہ یہود اوس سبط سے تھے جن کو جلائے وطن کی مصیبت قبل اوس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر غلبہ کیا نہیں پہنچی تھی۔ اس حدیث کی روایت بھقی نے کی ہے پہر بھقی نے اس حدیث کی روایت دوسرے طریق سے زہری سے زہری نے غزوہ سے غزوہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے موصول کی ہے اور کہا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر اس طریق میں غیر محفوظ ہے شیخ جلال الدین سیوطی رحم فرماتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ حاکم نے اس طریق موصول کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

ابوداؤد اور بھقی نے عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے انہوں نے ایک ایسے مرد سے روایت کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے کہا بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص وہ درخت عطا فرمائے تھے اور آپ کو ان درختوں کے ساتھ خاص کیا اور فرمایا انا ان اللہ علی رسولہ منہم فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب جو شے ان یہود کی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو فی دی ہے تم نے اوس کے واسطے گھوڑوں اور اونٹوں سے چڑھائی کر کے جنگ نہیں

کی ہے بغیر جنگ کے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر اون درختوں میں سے مہاجرین کو عطا فرمائی اور اون کے درمیان اونکو تقسیم کیا اور انصار میں سے دو مرد جو صاحب حاجت تھے اون درختوں میں سے اون دونوں انصاریوں کو تقسیم کئے غیر ان دونوں انصاریوں کے انصار میں سے کسی کو تقسیم نہیں کئے اور ان درختوں سے آپ کا وہ صدقہ باقی رہ گیا جو بنی فاطمہ کے قبضہ میں تھا۔

شیخین نے حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ بنی نضیر کے اموال اس قبیل سے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو فی میں دئے تھے اور اس قسم سے وہ مال تھے کہ مسلمانوں نے گھوڑوں اور اونٹوں سے ان اموال پر جنگ نہیں کی تھی وہ اموال خاصۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تھے آپ اپنے اہل پران اموال سے سال بہ تک نفقہ کرتے تھے اور جو کچھ ان اموال سے باقی رہتا او سکو گھوڑوں اور ہتھیاروں میں اللہ تعالیٰ عزوجل کے راستہ میں صرف فرماتے تھے۔

بہیقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے زہری سے اور عروہ بن الزبیر کے طریق سے روایت کی ہے دونوں راویوں نے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکل کر بنی النضیر کے پاس اس لئے تشریف لے گئے کہ کلاب بن الدہان کی دیت کے باب میں بنی النضیر سے استعانت چاہیں بنی النضیر نے کہا اے ابوالقاسم آپ اتنا ٹھہر جاؤں کہ کہا تا کہہ لیں اور اپنی حاجت پوری کر کے پلٹ جاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ جو آپ کے اصحاب سے آپ کے ساتھ تھے ایک دیوار کے سایہ میں بیٹھ کر اس امر کا انتظار کر رہے تھے کہ وہ لوگ بنی کلاب کے امر کی اصلاح کریں گے جبکہ وہ لوگ تنہا ہوئے اور شیطان اونکے ساتھ تھا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا باہم مشورہ کیا اور اونہوں نے باہم یہ کہا تم لوگ آپ کو اس سے زیادہ قریب جواب پاتے ہو نہ پاؤ گے یہود میں سے ایک مرد نے کہا اگر تم چاہتے ہو تو میں اس مکان کے اوپر چڑھتا ہوں جسکے



نیچے آپ بیٹے بن اور آپ پر ایک پتھر اوپر سے چھوڑ دیتا ہوں اور آپ کو قتل کر ڈالتا ہوں۔  
اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس وحی بھیجی اور آپ کے واسطے جو مشورہ اون یہود نے کیا تھا آپ  
کو اوس سے خبر کر دی آپ اوس جگہ سے اوتھ کھڑے ہوئے اور آپ کے اصحاب وہاں سے

پلٹ گئے اور قرآن نازل ہوا یا ایہا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ ہم قوم ان یمسوا الیکم  
ایہیم آخرت تک جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہود کی خیانت کو آپ پر ظاہر کر دیا آپ نے یہود کو یہ امر کیا  
وہ اپنے شہروں سے نکل کر جہان چاہیں چلے جاویں جبکہ منافقین نے اوس امر کو سنا کہ  
اون کے ہائیون اور اولیاء کے ساتھ جہاں کتاب سے تھے ارادہ کیا گیا ہی منافقین نے  
یہود کے پاس آدمی بھیجے اور اون سے کہلا بھیجا کہ ہم لوگوں کی زندگی اور موت تمہارے ساتھ  
ہے اگر تم لوگ جنگ کرو گے تو تمہاری نصرت ہم پر لازم ہوگی اور اگر تم لوگ نکال دو جاؤ گے  
تو ہم تم سے تخلف نہ کریں گے جبکہ یہود نے منافقین کی امان پر بھروسہ کر لیا تو انکا فریب عظیم  
ہو گیا اور شیطان نے اون کو غالب ہونے کی اسید دلائی یہود نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور  
آپ کے اصحاب کو پکارا اور یہ کہا کہ واللہ ہم لوگ اپنے اوطان سے نہیں نکلیں گے اور  
اگر آپ ہم سے جنگ کریں گے ہم لوگ آپ سے جنگ کر نیگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
یہود کی یہ گفتگو سن کر یہود کا محاصرہ کیا اور انکے مکانات ڈھا دئے اور انکے کچورون کے  
درخت کاٹ ڈالے اور اون کو جلا دیا اللہ تعالیٰ نے یہود اور منافقین کے ہاتھوں کو باز رکھا وہ  
جنگ نہ کر سکے منافقین نے اون کی نصرت نہیں کی اور یہود اور منافقین دونوں گروہوں  
کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے رعب ڈال دیا جبکہ یہود منافقین کی نصرت سے مایوس  
ہو گئے تو جو امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سامنے پیش کیا تھا اوسکی درخواست  
کی یعنی یہ درخواست کی کہ ہم لوگ اپنے اوطان سے چلے جاتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اونکا فیصلہ کر دیا کہ آپ اون کو وطن سے نکال دیں گے اور یہ حکم دیا کہ اون کے نوٹ  
جو کچھ اوٹھا سکیں وہ لے جاویں وہ مال اور سامان اونکا ہے مگر ہتھیار نہ لیجاویں۔

ابو نعیم نے اوپر کی حدیث کی مثل مقابل کے طریق سے ضحاک سے ضحاک نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے اور کلبی کے طریق سے ابی صالح سے ابی صالح نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے۔ اور ابن جریر نے اس حدیث کی مثل عکرمہ اور یزید بن ابی زیاد وغیرہما سے روایت کی ہے اور یزید کی روایت میں یہ ہے کہ یہودی لوگ ایک جڑی چکی کے پاس اس لئے آئے کہ اوسکو آنحضرت صلعم پر گردین اللہ تعالیٰ نے یہود کے ہاتھوں کو اس چکی سے روک دیا یہاں تک کہ جبریل علیہ السلام آئے اور آپ کو اس جگہ سے اٹھا دیا اور اوپر کی آیت نازل ہوئی۔

واقعیؑ لے کہا ہے مجھ سے ابراہیم بن جعفر نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہا ہے جبکہ بنو النضیر مرینہ منورہ سے نکلے تو عمرو بن سعدی آیا اور یہود کے مکانوں میں اوس نے گردش کی اوس نے مکانوں کو ویران دیکھا وہ بنی قریظہ کے پاس آیا اور کہا آج کے دن میں نے عبرت دیکھی میں نے اپنے بہائیوں کے مکان عزت اور شجاعت اور شرف اور عقل کے بعد خالی دیکھے انہوں نے اپنے اموال چھوڑ دیے اور ازلت کا ٹکڑا نکلے تو راست کی قسم ہے یہ شخص قوم پرہیزگار مسلمانین ہو اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کے ساتھ حاجت ہے تم لوگ میری اطاعت کرو اور تم آؤ محمد صلعم کا اتباع کرین والد تم لوگ ضرور جانتے ہو کہ محمد صلعم نبی ہیں اور ہم لوگوں کو ابن ابی شیبہ ابو عمرو و ابن جبراس نے محمد صلعم کی بشارت دی ہے اور آپ کے امر کی خبر دی ہے وہ دونوں اعلم یہود تھے اور وہ دونوں بیت المقدس سے آئے تھے اور وہ دونوں آپ کے آنے کا انتظار اور امید رکھتے تھے پہلے ان دونوں نے کہا آپ کے اتباع کیو اسطے امر کیا تا اور دونوں نے ہم لوگوں کو یہ امر کیا تھا کہ ہم لوگ ان دونوں کا سلام آپ کو پہنچا دیں پہر وہ دونوں مر گئے اور ہم نے ان کو اپنی اس پتھری زمین میں دفن کر دیا یہ مسکریزیرین باطال نے کہا محمد صلعم کی صفت کتاب باطال کی اوس تورات میں ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی ہے بیٹے یہی ہے اوس شنائی میں نہیں ہے جو ہمارے سامنے حدیث کی جاتی ہے

لہذا شنائی کہتا ہے  
جو میں نے نبی اسرائیل  
کا نبی نہیں اور  
موسیٰ کے بعد  
نکلے کوہین۔

کعب بن اسد نے اس سے پوچھا محمد صلعم کے اتباع سے پہر کون امر جو مکروہ مانع ہے اس نے  
 کہا تو نے منع کیا ہے کعب نے پوچھا کس واسطے میں نے منع کیا ہے میں محمد صلعم اور تیرے  
 درمیان ہرگز محال نہایت ہوا ہوں زبیر نے کہا تو ہمارے حل و عقد اور عہد کا ناک بجا کر تو محمد صلعم  
 کا اتباع کرے گا تو ہم و نکا اتباع کریں گے اور زبیر تو نکا کرے گا تو ہم انکار کریں گے پھر عمرو  
 بن سعدی کعب کے پاس آیا اور دونوں نے اس باب میں آپس میں گفتگو کی یہاں تک کہ  
 کعب نے عمرو بن سعدی سے کہا میرے پاس محمد صلعم کے امر میں کوئی بات نہیں ہے مگر وہ  
 بات جو میں نے کہی ہے کہ میرا نفس اس امر سے خوش نہیں ہوتا ہے کہ میں تابع ہو جاؤں اس  
 حدیث کی روایت بیہقی اور ابو نعیم نے کی ہے۔

ابو نعیم نے ابی الزبیر کے طریق سے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے بنی النضیر کو گویا لیا اور شیر نے میں درازی ہو گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل ؑ  
 آئے آپ اس وقت اپنا سر مبارک دھو رہے تھے جبریل نے کہا عفی اللہ عنک یا محمد آپ لوگ  
 کتنے جلد بول ہو گئے واللہ جب آپ یہاں پر اترے ہیں ہم نے اپنی کوئی زرہ وغیرہ نہیں لائی  
 آپ اوٹھے اور اپنے ہتھیرا رنگائے واللہ میں اون لیکوں کو اس طور سے کچل ڈالوں گا جیسے کہ  
 انڈا صاف پتھر پر کچلا جاتا ہے ہم لوگ یہودی طرف گئے اور ہم نے اونکو فتح کر لیا۔

یہ باب آن مخزون کو بیان میں ہے جو کعب بن اشرف کے قتل میں واقع ہوئی ہیں

ابن اسحاق اور ابن راہویہ اور احمد ابی ہیتی نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اہل رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم ان آدمیوں کے ساتھ بقیع الغرقہ تک تشریف لینگے پہراونکو اس طرف  
 رخصت فرمایا اور ان سے کہا اللہ تعالیٰ کے نام مبارک پر چلے جاؤ اور آپ نے یہ دعا فرمائی  
 اللهم اعنهم یہ وہ لوگ تھے جنکو آپ نے کعب بن اشرف کو قتل کے واسطے بھیجا تھا۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھ سے عبد اللہ بن المعقب

نے یہ حدیث کی ہے کہ حارث بن اوس کو کعب بن الاشرف کے قتل میں آدمیوں کی تلواروں سے زخم لگا حارث کے سر اور پاؤں میں زخم آیا حارث کو آدمیوں نے اوٹھالیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث کے زخم پر لعابِ وہن مبارک ڈال دیا اوس زخم نے حارث کو کچھ ایذا نہیں دی یہی نئے کہا ہے کہ ایسے ہی اس حدیث کی روایت واقدی نے اپنی اسناد سے کی ہے۔

**یہ باب ان معجزوں کے بیان میں ہے جو غزوہ احد میں واقع ہوئے ہیں**

شیخین نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ابو موسیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا مجھ کو خواب میں دکھلایا گیا کہ میں مکہ سے ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کروں گا جس میں نخل ہیں میرا گمان اس طرف گیا کہ وہ سرزمین یہاں ہے یا مقامِ حبر ہے یا یکایک معلوم ہوا کہ وہ مدینہ شریف ہے اور میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں ایک تلوار کو حرکت دی اوس کا صدر منقطع ہو گیا یکایک وہ وہ صدر تہا جو یوم احد میں مومنین کو پہنچا پھر میں نے اوس تلوار کو دوسری بار حرکت دی جیسے وہ پہلا حسن تھی ویسی ہی ہو گئی یکایک وہ وہ امر تہا جو اللہ تعالیٰ نے فتح دی اور مومنین مجتمع ہو گئے اور یہی اسی خواب میں میں نے ایک گائے دیکھی وہ گائے خیر تھی یکایک وہ مومنین کا گروہ یوم احد میں تھا اور وہ خیر جو یکایک میں نے دیکھی وہ خیر تھی جس کو اللہ تعالیٰ لایا اور اس صدق کا ثواب تہا جو یوم بدر کے بعد اللہ تعالیٰ نے پہکودیا۔

احمد اور بزار اور طبرانی اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اس وقت جب یوم احد میں مشرکین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ رائے تھی کہ مدینہ میں قیام فرماؤں اور مدینہ میں اون سے جنگ کریں جو لوگ کہ بدر میں حاضر نہیں ہوئے تھے انہوں نے عرش کی یا رسول اللہ آپ ہمارے ساتھ یا ہر تشریف لیجئے ہم مشرکین سے احد میں لڑیں گے اون آدمیوں نے اس جنگ سے اوس فضیلت کی امید کی تھی جو فضیلت اہل بدر کو حاصل ہوئی

تھی وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی کہتے رہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لباس جنگ پھندا اور ہتھیار لگانے کی پروہ نہ ہوئے اور آپ سے عرض کی یہ رسول اللہ آپ قیام فرمائیے اسے جو جو آپ ہی کی رائے ہے آپ نے فرمایا نبی کے واسطے یہ نہ اوزار نہیں ہے کہ وہ آلات جنگ اور لباس حرب پہننے کے بعد اون کو رکھ دے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اوس نبی اور اوس کے دشمن کے درمیان حکم کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو باتیں اوس دن سناج جنگ لگانے کے قبل اصحاب سے فرمائی تھیں ان میں سے یہ بات تھی کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں ایک مضبوط ترہ میں ہوں میں نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ وہ مضبوط ترہ میری ہے اور میں نے یہ دیکھا ہے کہ ایک کبش کے پیچھے میں ہوں میں نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ وہ کبش سردار لشکر ہے اور میں نے یہ دیکھا ہے کہ میری تلوار ذوالفقار میں رخنہ پڑ گیا ہے میں نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ تم لوگوں کو شکست ہوگی اور میں نے ایک گائے دیکھی ہے جو ذبح کی جاتی ہے گائے واللہ خیر ہے۔

احمد اور بزاز اور حاکم اور بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا گویا میں ایک کبش کو پیچھے ہوں اور میری تلوار کا پھلٹا ٹوٹ گیا ہے میں نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ میں قوم کے سردار کو قتل کروں گا اور اپنی تلوار کو پھلٹے کے ٹوٹنے کی میں نے تاویل یہ کی ہے کہ میری عمر تین سے ایک مہر قتل ہوگا حضرت حمزہ قتل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ حمی کو جو صاحب لواء تھا قتل کیا۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ اسے کہ علماء حدیث کہتے ہیں جو امر آپ اپنی تلوار کے واسطے خواب میں دیکھا تھا وہ وہ صدمہ تھا جو آپ کے چہرہ مبارک کو پہنچا تھا۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ابن بن خلف نے جس وقت فیہ رویا یہ کہا تھا کہ میری پاس ایک

گھوڑا ہے مین اوسکو ہر روز رسولہ ظل جوار کہلاتا ہوں واللہ مین اوس گھوڑے پر سوار ہو کر محمد صلعم کو قتل کرونگا اوس کی یہ بات مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچین آپ نے سنکر فرمایا بلکہ انشاء اللہ تعالیٰ مین اوسکو قتل کروں گا ابی بن خلف لو ہے مین چٹپٹا ہوا اوس گھوڑے پر آیا اور یہ کہتا تھا محمد نے اگر پہلے نجات پائی آپ کو اب مین نجات نہ دون گا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بارادہ قتل حملہ کیا موسیٰ بن عقبہ نے کہا سعید بن المسیب نے کہا ہے مسلمانوں مین سے بہت لوگ اوسکے متعرض ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوں کہ اوس کو افرمایا اونیہون نے اوسکا راستہ چھوڑ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اور زرہ کے درمیان جو ایک کشادہ جگہ تھی اوس مین سے اوسکے ترقیہ کو دیکھا اور اپنے حرہ سے ایک کونچہ اوس کو دیا ابی اپنے گھوڑے پر سحر گر پڑا اور آپ کے نیزہ کے کونچے سے اوس کے خون مین نکلا سعید نے کہا ہے ابی کی پسلیوں مین سے ایک پسلی ٹوٹ گئی اس باب مین وما میت اذ میت ولكن اللہ رمی نازل ہوا ہے۔ ابی کے پاس اوسکے دوست آئے اور ابی بیل کی مثل آواز نکال رہا تھا اوس سے اونیہون نے کہا کہ تو کیوں بے قرار ہے اور فریاد کر رہا ہے وہ زخم نہیں ہے مگر کچھ رگڑ الگ گیا ہے ابی نے اون سے ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا مین ابی کو قتل کرونگا پہر ابی نے کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میری جان اوسکے ہاتھ مین ہے جو تکلیف مجھ کو ہے اگر اہل ذی الحجاز پر وہ تکلیف ہوتی تو وہ کل مرجاتے قبل اسکے کہ مکہ کو آوے ابی مر گیا۔ بیہقی نے کہا ہے اس حدیث کو عبد الرحمن بن خالد بن مسافر نے بھی ابن شہاب سے روایت کیا ہے اور ابن شہاب نے سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے۔ شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں مین کتابوں کہ اس حدیث کی اس طریق سے ابن سعد اور ابونعیم نے روایت کی ہے پر بیہقی اور ابونعیم نے عمرو بن الزبیر سے اسکی مثل روایت کی ہے اس امر کو عروہ نے ذکر نہیں کیا کہ ابی کی پسلیوں مین سے ایک پسلی ٹوٹ گئی اور نہ نزول آیت وما میت اذ میت کو ذکر کیا

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے زہری نے یہ ذکر کیا ہے کہ ابی ابن خلف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پالیا اور وہ یہ کہتا تھا اے محمد اگر آپ نے نجات پائی آپ کو اب میں نجات نہ دوں گا قوم کے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگوں میں ایک مرد او سکی طرف جاتا ہے آپ نے فرمایا او سکو چوڑو جبکہ ابی آپ کے قریب پہنچ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن صمہ سے حربہ لیا راوی نے کہا جیسے مجھ سے ذکر کیا گیا ہے بعض قوم نے یہ کہا ہے آپ نے اس حربہ کو حرکت دینے کی شان سے ایسی حرکت دی کہ ہم لوگ آپ کے پاس سے اس طور پر اڑ گئے جیسے اونٹ کی پیٹھ پر سے سرخ مکھیاں اڑ جاتی ہیں جسوقت وہ اڑاتا ہے پھر آپ ابی کے سامنے آئے اور او سکی گردن میں ایسا نیزہ مارا جس سے وہ اپنے گھوڑے پر سر کئی بار گر پڑا۔

ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے اس حدیث کی روایت کی ہے کہا ہے مجھے صالح بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف نے اس حدیث سے حدیث کی ہے اور یہی ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے زہری سے زہری نے عبد اللہ بن کعب بن مالک سے اس حدیث کی روایت کی ہے۔ اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے عاصم بن عمر بن قتادہ سے قتادہ نے عبد اللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے اپنی نواسی سے اس حدیث کی روایت کی ہے۔ اور یہی ابو نعیم نے معمر کے طریق سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ ابی نے کہا واللہ اگر مجھ کو کوئی شے نہ پہنچتی مگر آنحضرت صلعم مجھ پر تھوک دیتے تو ضرور مجھ کو قتل کر ڈالتے کیا یہ بات نہیں ہے کہ محمد صلعم نے کہا تھا میں ابی کو قتل کروں گا و اقلدی نے کہا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کہ ابی ابن خلف بطن رابع میں مریا ایک گھڑی رات گزرنے کے بعد میں بطن رابع میں جا رہا تھا ایک ایک میں نے دیکھا کہ آگ کی بومیرے سامنے اٹھی میں اس سے ڈر گیا ایک ایک میں نے دیکھا ایک مرد اس آگ میں سے نکلا اور وہ زنجیر میں تھما زنجیر کو کھینچ رہا تھا اور پیاس کی فریاد کرتا تھا اور یکا یک

میں نے ایک مرد کو دیکھا کہ وہ یہ کہتا تھا اس کو پانی نہ پلاؤ اس لئے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاتل ہے یہ ابی ابن خلف ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے ابن شہاب اور عاصم ابن عمر بن قتادہ اور محمد بن یحییٰ بن حبان وغیرہم نے جو ہمارے علماء سے ہیں مجھ سے حدیث کی ہے کہ یوم احد میں ایک مرد مشرکین سے نکلا اور اس نے جنگ کے واسطے کسی کو بلایا اور وہ اونٹ پر سوار تھا اس کی طرف زبیر گئے اور اس کی طرف جست کی وہ مرد اپنے اونٹ پر تھا زبیر اس کے ساتھ اس کے اونٹ پر بیٹھ گئے پھر اس کی گردن پر چپٹ گئے اور اونٹ پر لڑنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد زمین کی سستی پر ہوگا وہ مقتول ہوگا مشرک زمین پر گرا اور مشرک کے اوپر زبیر گرے زبیر نے اسی کی تلوار سے اس کو فوج کڑا لیا اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

احمد اور بخاری اور نسائی نے براء سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد میں تیر اندازوں پر جو بیچاس مرد تھے عبد اللہ بن جبیر کو مقرر فرمایا اور اون تیر اندازوں کے واسطے ایک جگہ خاص ٹھہرا دی اور اون سے یہ فرمایا اگر تم لوگ دیکھو کہ ہمارے ایک لہجہ سے تم اپنی جگہ سے نہ جایتو بیان تک کہ میں تمہارے پاس کسی کو بھیجوں مسلمانوں نے مشرکوں کو ہنگام دیا۔ راوی نے کہا واللہ میں نے عورتوں کو دیکھا وہ پہاڑ پر دوڑ رہی تھیں اون کی پٹلیاں اور پازیبین ظاہر ہو گئی تھیں وہ اپنے کپڑوں کو اوپر اوٹھائے ہوئے تھیں یہ حالت دیکھ کر عبد اللہ بن جبیر کے اصحاب نے کہا اے قوم غنیمت لو تمہارے اصحاب غالب ہو گئے تم کس امر کا انتظار کر رہے ہو عبد اللہ بن جبیر نے اون لوگوں سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں سے جو ارشاد فرمایا تھا کیا تم لوگ اس کو بھول گئے اون لوگوں نے کہا واللہ ہم اون آدمیوں کی طرف ضرور جاوین گے اور غنیمت کو پہنچیں گے جبکہ یہ لوگ مشرکین کی طرف آئے اون کے منہ پر گئے اور اپنے سامنے کو بھاگتے ہوئے آئے یہ وہی امر ہے کہ یہ عوہم الرسول فی اخرہم اور وہ غنیمت کو چلے گئے



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غیر باوجود مردوں کے کوئی باقی نہ رہا مشرکین نے ہم لوگوں  
میں سے ستر آدمیوں پر غلبہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اچکے اصحاب نے یوم بدر  
میں ایک سو چالیس مشرکین کو مصیبت زدہ کیا تھا ستر آدمی مشرکین میں سے اسے بہرے لے گئے  
اور ستر قتل ہوئے تھے۔

احمد ابوہریری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ اس نے نبیہ نصرت رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو یوم احد میں ہوئی ویسی نصرت کسی جاس میں نہیں ہوئی لوگوں نے  
اسکا انکار کیا ابن عباس نے کہا جن لوگوں نے اس امر کا انکار کیا ہے ان کے اور میرے  
درمیان کتاب اللہ ہے اللہ تعالیٰ یوم احد کے باب میں فرماتا ہے ولقد صدقکم اللہ عندہ  
اذ تحسونہم باذن ابن عباس رضی اللہ عنہما اس سے مراد قتل ہے حتیٰ انوافقتہم آخر آیت  
تک اس قول سے مراد نہیں رکھی ہے مگر تیر انداز لوگ ان کا یہ واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے تیر اندازوں کو ایک جگہ میں ٹھیرایا پھر اون سے یہ فرمایا کہ ہمارے پشتوں کی تم  
لوگ حمایت کیجو کوئی اس طرف نہ آسکے اگر تم لوگ یہ دیکھو کہ ہم لوگ قتل کئے جاتے ہیں تم  
لوگ ہماری نصرت نہ کیجو اور اگر تم لوگ ہلکو دیکھو کہ غنیمت لے رہے ہیں تم ہمارے شریک نہ ہو  
جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت لی اور اصحاب نے مشرکین کے لشکر کو مباح کیا کل  
تیر انداز مشرکین کے لشکر پر جبک پڑے لوٹ رہے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب  
کی صفیں مل گئیں ما بن عباس نے اون کے باہم ملنے کی صورت اپنی اونگلیوں کو اونگلیوں میں ڈال کر  
بتلانی وہ لوگ آپس میں داخل ہو گئے جس جگہ تیر انداز لوگ تھے جبکہ اونھوں نے اس جگہ کو  
خالی کر دیا اس جگہ سے مشرکین کے سوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے پاس  
داخل ہو گئے ایسی حالت میں بعض نے بعض کو مارا اور آپس میں ایک دوسرا مشتبه  
ہو گیا مسلمانوں میں سے کثیر آدمی قتل کئے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے  
اصحاب کا اول ہمارا تھا یہاں تک کہ اصحاب لوے مشرکین سات یا نو قتل کر گئے تھے

اسوقت شیطان نے یوں پکارا کہ محمد قتل ہو گئے اس خبر کے حق ہونے میں شک نہیں کیا گیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعدین کے درمیان ظاہر ہوئے جس وقت آپ رفتار فرماتے تو آپ کے جھک کر چلنے سے ہم آپ کو پہچان لیتے تھے آپ کو دیکھ کر ہلکے بیان تک فرحت ہوئی کہ ہم لوگوں کو جو مصیبت پہنچی تھی آپ کی وجہ سے ہلکے معلوم ہوا گو یا وہ مصیبت نہیں پہنچی آپ ہمارے اطراف میں چر رہے اور آپ یہ فرماتے تھے جس قوم نے اللہ تعالیٰ کے رسول کے چہرہ کو خون آلود کیا ہے اللہ تعالیٰ کا غضب اس قوم پر سخت ہو گیا اور دوسری بار آپ یہ فرماتے تھے اللہم ایس اہم ان یعلونا اے میرے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سزاوار نہیں ہے کہ وہ ہم پر غالب ہوں اور علوڈ ہو جائیں۔

شیخین نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ اسے یوم احد میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یمن اور یسار سے دو مردوں کو دیکھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سخت جنگ کرتے تھے اس روز سے پہلے میں نے اون دونوں مردوں کو نہیں دیکھا تھا اور نہ اوس کے بعد دیکھا وہ دو مرد جبیل اور میکیل علیہما السلام تھے یہ اس حدیث کی روایت بھیقی نے مجاہد سے کی ہے کہ اسے ملائکہ نے جنگ نہیں کی مگر یوم بدر میں بھیقی نے کہا ہے مجاہد کی مراد اس سے یہ ہے کہ قوم نے جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور جس بات کے واسطے اوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امر فرمایا تھا او سپر صبر نہیں کیا تو ملائکہ نے قوم کی طرف سے جنگ نہیں کی۔ واقعی رہنے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے اللہ تعالیٰ کے قول بی ان قصیرا و متقوا کے باب میں کہ اسے کہ اوں لوگوں نے صبر نہیں کیا اور پہل گئے تو ملائکہ نے اوں کی مدد نہیں کی اسکی روایت بھیقی نے کی ہے بھیقی نے عروہ رضی سے روایت کی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا تھا اگر تم لوگ صبر کرو گے اور تقویٰ پر رہو گے تو اللہ تعالیٰ اوں یا پنج ہزار فرشتوں سے تمکو مدد دیگا جن پر علامت کر دی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا تھا جبکہ اوںہوں نے امر رسول

سے تافرمانی کی اور اپنی صفوں کی جگہوں کو چھوڑ دیا اور دنیا کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اون لوگوں سے ملائکہ کی مدد کو اٹھالیا۔

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے واقدی نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے اون راویوں نے کہا ہے جبکہ مشرکین بھاگ گئے تو تیر انداز لوٹ کیواسطے چلے گئے مشرکین نے اوتھ چڑھ کیا اور انکو قتل کیا اور مسلمانوں کی صفیں ٹوٹ گئیں اور مشرکین کی لڑائی کی چکی چلنے لگی یعنی وہ جنگ کرنے لگے اور ہوا حائل ہو گئی اور دبوہوا ہو گئی اور اس سے پہلے صبا چل رہی تھی اور ابلیس لعین نے پکارا کہ محمد صلعم قتل ہو گئے اور مسلمان مختلط ہو گئے اور وہ ایسے ہو گئے کہ غیر شعار پر لڑ رہے تھے اور بعض بعض کو ماتا تھا اور عجلت اور پریشانی کے سبب سے اس امر کو نہیں معلوم کر سکتے تھے کہ آپس میں لڑ رہے ہیں اور مصعب بن عمیر مقتول ہو گئے ایک فرشتہ نے مصعب کی صورت میں جھنڈا لے لیا اس روز ملائکہ حاضر ہوئے تھے ملائکہ فی جنگ نہیں کی۔

طبرانی اور ابن سندہ اور ابن عساکر نے محمود بن لبید کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے حارث بن صمہ نے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عبدالرحمن بن عوف کو یوم احد میں دریافت فرمایا اور آپ اسوقت گھاٹی میں تشریف رکھتے تھے میں نے کہا میں نے اون کو پہاڑ کے پہلو میں دیکھا تھا آپ نے شکر فرمایا عبدالرحمن بن عوف کے ساتھ ملائکہ جنگ کر رہے ہیں حارث نے کہا میں عبدالرحمن کی طرف پلٹا میں نے اونکے سامنے ساتھ آدمی زمین پر گرے ہوئے پائے میں نے کہا تمہارے دہننے ہاتھ فی ظفر پاؤں کیا ان کل کو تم نے قتل کیا ہے اونہوں نے کہا اسکو اور اس کو میں نے قتل کیا ہے اور وہ لوگ جو مقتولین ہیں اون کو جن لوگوں نے قتل کیا ہے میں نے اونکو نہیں دیکھا میں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول نے سچ کہا ہے۔

ابن سعد نے محمد بن شرجیل العبدری سے روایت کی ہے کہا ہے یوم احد میں



تہا میں نے یہ گمان کیا وہ مرد فرشتہ ہے۔

ابن اسحاق اور یحییٰ اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن حوٰن سے اونہون نے عمیر بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ یوم احد تھا آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے علیحدہ ہو گئے اور سعد آپ کے سامنے تیر اندازی کر رہے تھے اور ایک جوان آدمی سعد کو تیر دیتا جاتا تھا جس وقت کوئی تیر چلا جاتا وہ جوان اس تیر کو لا کر سعد کو دیدیتا اور یہ کہتا اے ابو اسحاق تیر چلاؤ جبکہ جنگ سے فاصلہ ہو گئے تو آدمیوں نے دیکھا وہ کون جوان ہے جو تیر لا کر دے رہا تھا اونہون نے اس کو نہیں دیکھا اور وہ نہیں پہچان گیا۔ کون شخص تھا۔ اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ نہری نے ذکر کیا ہے کہ قریش پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پہاڑ پر دیکھ کر کہا اے میرے اللہ ان لوگوں کو سزاوار نہیں ہے کہ وہ ہم سے اونچے رہیں عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مہاجرین کا ایک گروہ نے اُن سے یہاں تک جنگ کی کہ ان کو پہاڑ سے نیچے آ کر دیا اس حدیث کی روایت یحییٰ نے کی ہے اور اس کی مثل عروہ بن مسور روایت کی ہے۔

نسائی اور طبرانی اور یحییٰ نے جابر بن عبد اللہ سے یہ روایت کی ہے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کی انگلیوں کو صدمہ پہونچا طلحہ نے حس کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ کا نام یاد کرتے ضرور تم کو ملائکہ اوٹھاتے اور آدمی تم کو دیکھتے ہو تو یہاں تک کہ ان کو جو آسمان میں داخل کر دیتے۔

طبرانی نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ یوم احد تھا ایک تیر میرے لگا میں حس کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ کا نام مبارک لیتے تو تم کو فرشتے اڑا لیجاتے اور آدمی تم کو دیکھتے رہتے۔

دارقطنی نے (افراد) میں طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طلحہ کے ہاتھ کو صدمہ پہونچا طلحہ نے حس کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ کا نام لیتے تو اللہ تعالیٰ نے جنت میں جو بنا تمہارے واسطے بنائی ہے اسکو ایسے حال میں دیکھ لیتے کہ تم دنیا میں ہوتے۔

شیخین نے انس رضی سے روایت کی ہے انس کے چچا انس بن النضیر نے یوم احد میں کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے میں جنت کی ہوا احد کے اس طرف پاتا ہوں اور وہ ہوا البتہ جنت کی ہوا ہے۔

ابن اسحاق نے کہا ہے مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے یہ حدیث کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حنظلہ کو ملا کر غسل دیتے تھے حنظلہ کے اہل سے لوگوں نے پوچھا حنظلہ کی کیا کیفیت تھی حنظلہ کی بی بی سے پوچھا گیا اس نے کہا حنظلہ جنابت کی حالت میں گھر سے نکلے تھے جس وقت حنظلہ نے خوفناک آواز سنی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لئے ملا کر غسل دیا تھا اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے اور سراج نے اپنی (مسند) میں اور حاکم نے اس کی روایت کی ہے اور اسکو حدیث صحیح کہا ہے اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے ابن اسحاق سے یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر نے اپنے باپ سے اونکے باپ سے اونکے دادا سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے محمود بن لبید سے حدیث کی ہے اور ابن سعد نے اس حدیث کی روایت ہشام بن عروہ کے طریق سے کی ہے عروہ نے اپنے باپ سے اس لفظ سے روایت کی ہے میں نے ملا کر کو دیکھا وہ حنظلہ کو آسمان اور زمین کے درمیان میں کے پانی سے جو چاندی کے پیالوں میں تھا غسل دیتے تھے ابو اسید الساعدی نے کہا ہم لوگ گئے اور ہم نے انکی طرف دیکھا یکایک ہم نے دیکھا کہ اونکے سر میں سے پانی ٹپک رہا ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ حنظلہ رضی کی بی بی نے کہا میں نے دیکھا گویا آسمان میں ان کے لئے شگاف کیا گیا ہے سو حنظلہ آسمان میں داخل ہو گئے پھر آسمان مل گیا۔

کسا کہ یہ شہادت ہے۔

ابو نعیم نے سعد بن ابی وقاص سے یہ روایت کی ہے کہ سعد بن معاذ نے جبکہ خندق کے بعد انتقال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرعت سے نکلے اور ایسے تیز جا رہے تھے کہ جوتے کے قسے ٹوٹ رہے تھے آپ نہیں پلٹتے تھے اور آپ کی چادر مبارک گر رہی تھی آپ اسکی طرف نہیں مڑتے تھے اور کوئی شخص کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتا تھا اصحاب نے یہ کہا یا رسول اللہ قریب تھا کہ آپ ہلکے شتاب روی سے پارہ پارہ کر ڈالتے آپ نے فرمایا مجھ کو یہ خوف تھا کہ معاذ کے غسل میں ملائکہ ہم سے سبقت کر جاویں گے جیسے غفلت کے غسل میں ملائکہ تھے ہم سے سبقت کی تھی۔ اور ابن سعد نے اسکی مثل عاصم بن عمر بن قتادہ سے اونہوں نے محمود بن لبید سے روایت کی ہے۔

ابو یعلیٰ اور بزار اور حاکم اور ابو نعیم نے انس بن مالک رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ انصاری دو قبیلوں اوس اور خزرج نے یا ہم افتخار کیا خزرجیوں نے کہا ہم لوگوں میں سے چار شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن شریف جمع کیا ہے معاذ رضی اور ابی اور زید اور ابو زید اور اوس نے یہ فخر کیا کہ ہم لوگوں میں سے وہ شخص ہے جسکے واسطے عرش نے اہتر اڑ کیا وہ سعد بن معاذ ہیں اور ہم لوگوں میں وہ شخص ہے جس کی شہادت دو مردوں کی شہادت کی جاے جائز رکھی گئی وہ خزیمہ بن ثابت ہیں اور ہم لوگوں میں سے وہ شخص ہے جس کی حفاظت شہد کی کمیوں نے کی تھی وہ عاصم بن ثابت ہیں اور ہم لوگوں میں سے وہ شخص ہے جسکو ملائکہ نے غسل دیا ہے وہ غفلہ بن ابی عامر ہیں۔

حاکم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ حمزہ رضی جنابت کی حالت میں مقتول ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمزہ رضی کو ملائکہ نے غسل دیا۔  
ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میں نے ملا لگا کہ کو دیکھا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کو غسل دے رہے تھے۔

یہ شخصین نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ یوم احد میں میرا باپ قتل ہوا میری پہونچی روئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس پر نہ رویا یہ فرمایا تم کو سوا سٹے اوس پر روئی ہو ملا لگا اپنے بازوؤں سے اوس پر سایہ کئے ہوئے تھے یہاں تک کہ تم نے اوس کو اوٹھایا۔

حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد میں مجھ کو بھیجا میں سعد بن الربیع کو ڈھونڈوں اور آپ نے مجھ سے فرمایا اگر تم سعد کو دیکھو تو میرا سلام اون سے کہدو اور پوچھو کہ تم اپنے آپ کو کیسا پاؤ ہو میں اون کے پاس ایسے حال میں پہونچا کہ وہ آخر رمق میں تھے سعد کے ستر زخم نیزہ اور ضرب شمشیر اور تیر کے تھے سعد سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام کہا اور انکا احوال پوچھا سعد نے کہا تم عرض کر دو یا رسول اللہ میں اپنی آپ کو ایسا پاتا ہوں کہ جنت کی ہوا مجھ کو آرہی ہے اور میری قوم سے جو انصار ہیں یہ کہدو کہ تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی عذر نہ ہوگا اگر اللہ تعالیٰ امر دین کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپرد کرے اور تم لوگ آپ کی مدد اسوقت نہ کرو اور آئندہ پشیمان ہو اسوقت تمہاری پلک حرکت کر رہی ہیں یعنی تم زندہ ہو اور دیکھ رہے ہو یہ کہہ کر سعد رضی اللہ عنہ وفات پائی۔

بیہقی نے کہا ہے اور واقدی نے خثیمہ ابی سعد بن خثیمہ کے قصہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ خثیمہ نے یوم احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ نے مجھ کو یوم بدر کی جنگ میں چھوڑ دیا واللہ میں جنگ بدر پر جریں تھا یہاں تک کہ آپ نے میرے پیٹے کا سہم جنگ بدر میں جاتے کے واسطے ڈالا اوسکا سہم نکل آیا اوسکو شہادت نصیب ہوئی میں نے کل کی رات اپنے پیٹے کو خواب میں دیکھا ہے وہ احسن صورت میں تھا جنت کے



میں وہ جات اور حنبت کی نہروں میں پہرہ رہتا تھا اور وہ یہ کہتا تھا ہمارے ساتھ ملتی ہو جاؤ جنت میں ہمارے رفیق ہو جاؤ گے میرے رب نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا تحقیق میں سے او سکون پاپا واللہ یا رسول اللہ حنبت میں اوس کی رفاقت کے واسطے میں صبح کو وقت مشتاق اٹھا ہوں آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرمائی کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ شہادت اور حنبت میں سعید کی رفاقت نصیب کرے غنیمہ کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی غنیمہ احد میں شہید مقتول ہوئے۔

ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے سعید بن المسیب سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد نے عبد اللہ بن جحش سے سنا وہ احد کے ایک دن پہلے یہ دعا مانگتے تھے اے میرے اللہ تعالیٰ میں تجھ کو یہ قسم دیتا ہوں کہ کل کے دن میں دشمن سے لڑوں دشمن مجھ کو قتل کر ڈالیں پھر وہ میرے پیٹ چاک کر ڈالیں اور وہ میری ناک اور میرے کان کاٹ ڈالیں پھر تو مجھ سے پوچھے کہ کس سبب سے یہ امور ہوئے ہیں میں تجھ سے یہ کہوں کہ تیرے معاملہ میں یہ ہوا ہے جبکہ دشمنوں سے مقابلہ ہوا انہوں نے عبد اللہ بن جحش کو قتل کیا اور ان کا پیٹ چاک کیا اور ان کی ناک اور کان کاٹ ڈالے جس مرد نے عبد اللہ کی یہ دعا سنی تھی اوس نے کہا میں یہ امید کرتا ہوں کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے عبد اللہ کو اول قسم میں سچا کیا ہے ان کی آخر قسم کو سچا کرے اور عبد الرزاق نے کہا ہے ہکیم عمر نے سعید بن عبد الرحمن الجحشی سے خبر دی ہے اور سعید کو ان کے شیخوں نے یہ خبر دی ہے کہ عبد اللہ بن جحش یوم احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ان کی تلوار جاتی رہی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کجور کی ایک شلخ ان کو دی وہ شلخ عبد اللہ کے ہاتھ میں تلوار ہو گئی اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی ہے کہ اے قتادہ بن النعمان کی آنکھ کو یوم احد میں صدمہ پہنچا یہاں تک کہ وہ ان کے رخسار پر گر پڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے اوسکو اوس کی جاسے پر پھیر دیا وہ آنکھ دو نون آنکھوں سے احسن ہو گئی اور دونوں میں زیادہ تیز نظر تھی اس حدیث کی روایت ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے کی ہے اور یہ حدیث پہلے موصول طور پر آچکی ہے اور یہ واقعہ یوم بدر میں تھا۔ اور اس حدیث کی روایت ابو یعلیٰ اور ابو نعیم نے عاصم بن عمر بن قتادہ کے طریق سے کی ہے عاصم نے اپنے باپ کے باپ کے دادا اور ان کے دادا قتادہ سے روایت کی ہے کہ یوم احد میں قتادہ کی آنکھ کو صدمہ پہونچا اوس کی پتلی خسارہ پر بر کر آگئی آدمیوں نے اوس کے قطع کرنے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے قطع کرنے کو منع فرمایا اور قتادہ کو بلایا اور اپنی ہتیلی مبارک سے اوسکو دبا دیا یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ قتادہ کی کوئی آنکھ کو صدمہ پہونچا نہ تھا۔

بیہقی نے ابوسعید الخدری کے طریق سے قتادہ بن النعمان سے روایت کی ہے قتادہ ابوسعید کے بہائی مان کی طرف سے تھے یہ روایت کی ہے کہ قتادہ کی آنکھ یوم احد میں جاتی رہی قتادہ اوسکو لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس آنکھ کو اوسکی جگہ پر پھیر دیا وہ درست ہو گئی بیہقی نے کہا ہے واقعی نے اس کی مثل ذکر کیا ہے اور اس پر یہ زیادہ کیا ہے کہ وہ آنکھ دو نون آنکھوں میں زیادہ قوی اور زیادہ صحیح تھی اسکے بعد کہ قتادہ بوڑھے ہو گئے تھے۔

ابو نعیم نے عاصم بن عمر بن قتادہ کے طریق سے محمود بن لبید سے محمود نے قتادہ بن النعمان سے یہ روایت کی ہے کہ قتادہ کی آنکھ کو یوم احد میں صدمہ پہونچا اور ان کے رخسار پر گر پڑی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اوس کو اوس کی جگہ پر پھیر دیا قتادہ کی وہ آنکھ دو نون آنکھوں میں زیادہ صحیح اور دونوں میں زیادہ تیز نظر تھی۔

طبرانی اور ابو نعیم نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہتا ہے کہ یوم احد میں میں اپنے چہرہ سے تیرون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کے اس طرف بچا رہا تھا وہ

تیر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آ رہے تھے اور میں اونکو اپنے چہرہ پر لے رہا تھا اون میں کا آخر تیر وہ تھا جس سے میری آنکھ کی پٹی بڑھ کر نکل پڑی میں نے اونکو اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑا جبکہ آپ نے میری آنکھ سے میرے ہاتھ میں دیکھی آپ کی آنکھوں میں آنسو بہ رہے آپ نے یہ دعا فرمائی انا هم ق قنادہ کما وتی وجہ نیک بوجہ فاجعلنا حسن عینیہ واحدہما نظرا۔

ابو یعلیٰ نے عبد الرحمن بن الحارث بن عبیدہ کے طریق سے ان کے دادا سے یہ روایت کی ہے کہ یوم احد میں ابو ذر کی آنکھ کو صدمہ پہنچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں لعاب دہن مبارک ڈال دیا وہ آنکھ ابو ذر کی دو تون آنکھوں میں زیادہ صحیح تھی۔  
واقفی اور بیہقی نے نافع بن جبر سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ ایک مرد سے جو ہاجرین سے تھا میں نے سنا ہے وہ یہ کہتا تھا میں احد میں حاضر ہوا میں نے تیروں کو دیکھا کہ ہر ایک طرف سے آ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون تیروں کے پیچ میں تھے ہر ایک تیر آپ کی جانب سے پیڑھا جاتا تھا اور میں نے عبد اللہ بن شہاب کو یوم احد میں دیکھا وہ یہ کہتا تھا مجھ کو محمد صلعم کی طرف راہ بتلاؤ اگر اونہوں نے پہلے نجات پائی ہے میں اب نجات نہ دوں گا اور رسول اللہ صلعم اوس کے پہلو میں تھے اور آپ کے پاس کوئی شخص نہ تھا پھر وہ آپ کے پاس سے دوڑ چلا گیا اس باب میں صفوان نے اوس پر عتاب کیا ابن شہاب نے کہا واللہ میں نے آپ کو نہیں دیکھا میں اللہ تعالیٰ کی قسم کہنا ہوں کہ آپ ہم لوگوں سے ممنوع ہیں ہم چار آدمی نکلے اور آپس میں عہد کیا اور آپ کے قتل پر اتفاق کیا ہمکو اسکا موقع نہیں ملا۔

عبدالرزاق نے کہا ہے ہمکو محمد بن زہری سے اور عثمان الجری سے عثمان کو مقسم نے یہ خبر دی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد میں جس وقت آپ کے سامنے کو دانستہ شہید ہوئے اور آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا عتبہ بن ابی وقاص پر بد دعا کی اور فرمایا

اللہم لا یحل علیہ الحول حتی یموت کافر اوس پر ایک سال نہیں گذرا کہ وہ کافر اس حدیث کی روایت بہیقی نے کی ہے۔

ابو نعیم نے تاف بن عاصم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو خون آلود کیا عبد اللہ بن قثمہ تھا جو ہذیل میں سے ایک مرد تھا اللہ تعالیٰ نے ایک بزرگ کو ہی کو اس پر مسلط کر دیا اوس نے یہاں تک سینگ مارا کہ اوس کو قتل کر ڈالا۔

خطیب نے اپنی تاریخ میں محمد بن یوسف الفریابی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ یہ خبر پہنچی ہے کہ جن لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دندان مبارک شہید کئے اونکے کوئی ایسا بچہ پیدا نہیں ہوا جس کے سامنے کے دانت نکلے ہوں۔

بہیقی نے عمرو بن السائب سے روایت کی ہے اونکو یہ خبر پہنچی ہے کہ ابو سعید خدری کے باپ مالک نے یوم احد میں جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے آپ کے زخم کو چوسا یہاں تک کہ اسکو خون سے پاک کر دیا اور سفید ظاہر ہو گیا مالک سے کہا گیا کہ خون کو منہ سے تھوک دو مالک نے کہا واللہ میں کہی نہ تھوکوں گا پہ مالک چلے گئے اور جنگ کر رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا یہ ارادہ ہو کہ ایسے مرد کو دیکھے جو اہل جنت سے ہے وہ اس شخص کو دیکھے مالک شہید ہو گئے۔

بہیقی نے شافعی رضا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر میں جو لوگ بلا فدیہ کے احساناً چھوڑ دئے گئے تھے اونہیں سے ابو غرہ اجمی تھا اوس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کی بیٹیوں کے سبب سے چھوڑ دیا تھا اور اوس سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ آپ سے احد میں جنگ نہ کرے اوس نے وہ عہد توڑ دیا اور یوم احد میں اوس نے آپ کے ساتھ جنگ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر یہ دعا کی کہ وہ رہائی نہ پائے مشرکین میں سوا اس کے کوئی مرد گرفتار نہیں کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اوس کی گردن

ماروی گئی۔

بیہقی نے عروہ رضی سے یوں روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد میں یہ فرمایا کہ مشرکین اس دن کی مثل ہم کو یوں پرکھی ہرگز قابو نہ پائیں گے۔

ابن سعد نے واقدی سے اپنے شیوخ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین مثل آج کے دن کے ہم کو یوں سے ہرگز کچھ نہ لے سکیں گے (یعنی ہم پر کبھی غلبہ نہ کریں گے) یہاں تک کہ ہم لوگ رکن کو بوسہ دینگے۔

ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ یوم احد میں حمزہ رضی قتل کئے گئے تو صفیہ امین حمزہ کو ڈھونڈ رہی تھیں صفیہ نہین جانتی تھیں کہ حمزہ کیا کئے گئے صفیہ رضی علی رضی اور زبیر رضی سے ملیں اور اون سے پوچھا حمزہ کہاں ہیں انہوں نے اون کو یہ ظاہر کیا کہ ہم دونوں نہیں جانتے ہیں صفیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں صفیہ کی عقل پر خوف کرتا ہوں آپ نے اپنا دست مبارک صفیہ کے سینہ پر رکھ دیا اور اون کے واسطے دعا کی صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور روئے نلگین۔

ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ ہکمو ہوزہ بن خلیفہ نے خبر دی ہے او اون سے عوف بن محمد نے حدیث کی کہ کہا ہے مجھ کو یہ خبر پہونچی ہے کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ یوم احد میں آئی اور اوس نے یہ نذر کی تھی کہ اگر اوس کو حمزہ رضی پر قدرت ہوگی تو وہ اون کے جگر کو ضرور کھائے گی لوگ حمزہ رضی کے جگر کا ایک ٹکڑا لائے ہند نے اوس ٹکڑے کو لیلیا اور اوس کو چاب رہی تھی تاکہ کھا جائے اوس کو اوس ٹکڑے کے ٹنگنے کی قدرت نہ ہوئی اوس نے اوس کو منہ سے پسینک دیا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آتش دوزخ پر حرام کر دیا ہے کہ حمزہ رضی کی کوئی شے کبھی چکے۔

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے روایت کی ہے واقدی نے اپنے شیوخ سے

روایت کی ہے کہ اسے کہ سوید بن الصامت نے زیاد اب مجذر کو ایک جنگ میں جب لوگ بھڑ گئے تھے قتل کیا تھا مجذر نے سوید پر ظفر پائی اور اسکو قتل کر ڈالا یہ واقعہ اسلام کے قبل واقع ہوا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو حارث ابن سوید اور مجذر بن زیاد و سلم ان ہو گئے اور دونوں بدر میں حاضر ہوئے حارث مجذر کو ڈھونڈنے لگا تاکہ اپنے باپ کے عوض میں اس کو قتل کر ڈالے حارث اس پر قدرت نہیں پاتا تھا جبکہ یوم احد تھا اور مسلمانوں نے اس کو درمیان حملہ کیا حارث مجذر کے پیچھے آیا اور اس کی گردن مار دی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمراء الاسد سے پلٹ کر تشریف لائے آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور آپ کو یہ خبر کی کہ حارث بن سوید نے مجذر بن زیاد کو قریب سے قتل کیا ہے اور آپ کو یہ امر کیا کہ حارث کو قتل کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس روز میں کہ گرمی کا روز تھا سوار ہو کر مسجد قبا کی طرف تشریف لگے اور اس میں نماز پڑھی آپ کی تشریف آوری کی خیر انصار نے سنی انصار لوگ آئے اور آپ کو سلام کرتے تھے انہوں نے آپ کے آنے کو اس گھڑی اور اس دن میں نئی بات سمجھا یہاں تک کہ حارث بن سوید ایک زرد چادر میں ظاہر ہوا جو ورس سے لٹکی ہوئی تھی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو عویم بن ساعدہ کو بلایا اور یہ فرمایا کہ حارث بن سوید کو مسجد کے دروازہ کی طرف بڑھاؤ اور مجذر بن زیاد کے عوض اس کی گردن مار دو اس لئے کہ اس نے اسکو دھوکہ سے قتل کیا ہے حارث نے سن کر کہا واللہ تحقیق میں نے اس کو قتل کیا ہے اور میں نے خاص اسکو اس واسطے قتل نہیں کیا ہے کہ میں اسلام سے پہر گیا ہوں اور نہ اس سبب سے میں نے قتل کیا ہے کہ مجھ کو اسلام میں کچھ شک ہے ولیکن میں نے شیطان کی حمیت سے اور ایک ایسے امر سے اسکو قتل کیا ہے کہ میرے نفس نے اس امر کو میرے سپرد کیا تھا اور جو فعل میں نے کیا ہے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے اس فعل سے توبہ کرتا ہوں اور میں اسکی

دیت نکالتا ہوں یا دو مہینہ کے روزے متواتر کرتا ہوں اور ایک غلام آزاد کرتا ہوں۔  
یہاں تک کہ حارث نے اپنے کلام کو پورا کر لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے  
حویم اسکو آگے بڑھاؤ اور اس کی گردن مار دو حویم نے حارث کو آگے بڑھایا اور اسکی گردن  
مار دی اس باب میں حسان بن ثابت نے کہا ہے

یا حارثی سنتہ من قوم او لکم	ام کنت دیحک من غمر الجبریل
-----------------------------	----------------------------

حمد جاہلیت کا جو پسیلا خواب تمہارا تھا اے حارث تواس خواب کی غنودگی میں تھا کہ تو نے ابن زیاد کو قتل کر ڈالا  
یا اے حارث تیرا یہ ہو تو جبریل علیہ السلام سے دھوکہ میں تھا یعنی جبریل کے وحی لائے کا تجھ کو یقین نہ تھا۔

ام کیف با بن زیاد حین تقتله	تغرة فی قضا الارض مجهول
-----------------------------	-------------------------

کیا حالت تھی ابن زیاد کی جس وقت تو نے اوس کو دھوکہ سے ایسی زمین میں قتل کیا جس میں کسی کو راستہ  
نہیں مل سکتا۔

بہیقی نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ اسے میرا باپ معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت  
میں اپنی قبر سے نکالا گیا میں اوسکے پاس گیا میں نے اوس کو اسی حالت پر پایا جس حالت  
پر میں نے اوس کو چھوڑا تھا اوسکے جسم کی کوئی شے متغیر نہیں ہوئی تھی میں اسکو دفن کر دیا۔  
ابن سعد اور بہیقی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے جابر سے روایت کی ہے کہ اسے  
ہمارے لوگ جو یوم احد میں قتل ہو گئے تھے اون کی فریاد چاہی گئی اور یہ واقعہ اوس وقت ہوا  
کہ معاویہ نے ایک چشمہ کو جاری کیا تھا ہم اپنے مقتولین احد کے پاس آئے اور ہم نے  
اونکو قبروں میں سے ایسے حال میں نکالا کہ وہ تروتازہ تھے اونکے ہاتھ پیر مڑ جاتے تھے  
(یعنی اونکے ہاتھ پیروں میں ایسی نرمی تھی کہ جس طرف چاہتے مڑ جاتے تھے) اور یہ واقعہ  
چالیسویں سال کے آغاز میں واقع ہوا اور حمزہ رضی اللہ عنہ کے قدم پر ہوا ڈانگا اوس سے خون  
بننے لگا اور اس حدیث کی روایت بہیقی نے دوسرے طریق سے کی ہے اور اسی طریق ہی  
واقدی کا طریق واقدی کے شیوخ سے ہے اس روایت میں یہ زیادہ ہے کہ جابر کے

والد عبد اللہ ایسے حال میں پائے گئے کہ اونکا ہاتھ اونکے زخم پر تھا اونکا ہاتھ اونکے زخم سے  
 علیحدہ کیا گیا اوس زخم سے خون جاری ہو گیا عبد اللہ کا ہاتھ پھر اونکے زخم پر رکھ دیا گیا  
 خون ٹھہر گیا جابر نے کہا میں اپنے باپ کو اون کی قبر میں دیکھا گو یا وہ سو رہے تھے اور  
 جس عمر میں اون کو کفن دیا گیا تھا جیسا کہ تھا ویسے ہی تھا اور جو شے اون کے دونوں  
 پاؤں پر تھی اپنی ہیئت پر تھی اور اس واقعہ کے درمیان چھیالیس سہ ہونے تھے اور  
 انہیں مقتولین میں سے ایک مرد کے پاؤں پر پہاڑ لگا اوس سے خون بہنے لگا  
 ابو سعید الخدریؓ فرماتا ہے کہ اس کے بعد کوئی منکر انکار نہ کرے گا اور آدمی مٹی کہو در ہے تو جو مٹی  
 کہو دی اونکو مشک کی بو ملنے لگی۔

لحاظ رکھیں کہ  
 کان چاروں طرف سے  
 میں سدا و سیدھا  
 ہونے والا ایک قسم کی  
 پیشین گوئی کا جواب  
 پیش کرتا ہوں۔ ۱۲۔

بیہقی نے ابو ہریرہ رضی عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتہ  
 احد کے واسطے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہید ہیں  
 تم لوگ ان شہیدوں کے پاس جاؤ اور اونکی زیارت کرو قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں میری  
 جان ہے ان شہد کو قیامت تک کوئی سلام نہ کرے گا مگر وہ اسکا جواب دیں گے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو حدیث صحیح کہا ہے اور بیہقی نے  
 عطا بن خالد الخزومی کے طریق سے روایت کی ہے عطا سے عبد الاعلیٰ بن عبد اللہ  
 بن ابی فروہ نے اپنے باپ سے یہ حدیث کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احد میں شہد  
 کی قبروں کی زیارت فرمائی اور فرمایا اللھم ان عبدک ونبیک یشہدان ہوں لا رشتہ احوالہ  
 من زلزمہ وسلم علیہم السلام القیامت ردوا علیہ عطا نے کہا ہر مجسے میری خالہ فرحید کی ہے میری خالہ نے  
 شہد کی قبروں کی زیارت کی اور کہا کہ میرے ساتھ کوئی نہ تھا مگر دو غلام کہ سواری کے جانور  
 کی دونوں حفاظت کرتے تھے میں نے شہد کو سلام کیا انہوں نے میرے سلام کا جواب  
 دیا اور کہا واللہ ہم لوگ تم کو پہچانتے ہیں جیسے ہمارا بعض ہمارے بعض کو پہچانتا ہے  
 میری خالہ نے کہا یہ سنکر میرے جسم پر بال کھڑے ہو گئے اور میں وہاں سے پلٹ آئی۔



اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے دوسری وجہ سے عطا سے روایت کی ہے کہا میری خالہ نے مجھ سے حدیث کی اور اس حدیث کو اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا ہے۔

بیہقی نے واقعی سے یہ روایت کی ہے فاطمۃ النخراعیہ نے کہا ہے میں نے حمزہؓ کی قبر کی زیارت کی اور میں نے کہا السلام علیک یا عم رسول اللہؐ میں نے اس کلام کو سنا جو میرے سلام کا جواب دیا گیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔

ابن مندہ نے طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے میرا مال ایک بین تھامنے اوسکا ارادہ کیا مجھ کو رات ہو گئی میں نے عبداللہ بن عمرو بن حرام کی قبر کے پاس ٹھکانا پکڑا میں نے قبر میں سے ایسی قرأت سنی کہ اوس سے احسن میں نے نہیں سنی تھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ عبداللہ ہے کیا تم کو یہ علم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی روجوں کو قبض کیا ہے اور انکو زبرد اور یا قوت کی قندیلوں میں رکھا ہے پہراونکو جنت کے وسط میں لٹکایا ہے جسوقت رات ہوتی ہے تو ان کی روجین اونکی طرف پھیر دی جاتی ہیں وہ ہمیشہ اسی حال میں رہتی ہیں یہاں تک کہ جسوقت فجر طلوع ہوتی ہے جس جائے پر کہ وہ روجین تھیں اُس طرف پھیر دی جاتی ہیں۔

ترمذی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو حسن کہا ہے اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اپنا ڈیڑا کسی قبر پر نصب کیا اونکو یہ گمان نہ تھا کہ وہ قبر ہے یکایک انہوں نے سنا کہ اوس قبر میں کوئی آدمی سورۃ الملک کو پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اوسنے اُس سورۃ کو ختم کیا وہ صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو خبر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سورۃ مانع عذاب اور نجات دینے والی ہے۔

یہ یاب ان آیتوں کے بیان میں ہے جو حمراء الاسد میں واقع ہوئی ہیں  
ابن اسحاق نے کہا ہے مجھ سے عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے یہ حدیث  
کی ہے کہ ابوسفیان نے عبد القیس کی اوس ایک جماعت سے جو مدینہ منورہ کا ارادہ  
کرتی تھی کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچا دو کہ ہم نے آپ کے اصحاب کی طرف پلٹ  
کے آنے پر عزم کر لیا ہے تاکہ ہم ان کا استیصال کر ڈالیں جبکہ وہ قافلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس گیا انہوں نے آپ کو ابوسفیان کے قول سے خبر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر  
ایسے حال میں فرمایا کہ مسلمان لوگ آپ کے ساتھ تھے حسنا اللہ و نعم الوکیل اللہ تعالیٰ نے  
اسباب میں یہ نازل فرمایا والذین قال ہم الناس آخر آیات تک۔

بخاری نے ابن عباس رضی عنہما سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے  
تو اپنے حسنا اللہ و نعم الوکیل کہا تھا اسی کلمہ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
ابن المنذر نے اپنی تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے قول لم یسمہ سور کے باب میں  
ابن جریج سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مشرکین میں سے ایک مرد بدر سے آیا اوس نے  
اہل مکہ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں سے خبر کی اہل مکہ سنکر ڈر گئے اور وہ اپنی جگہ  
پر بیٹھ رہے۔

یہ یاب ان آیتوں کے بیان میں ہے جو غزوہ ربيع میں واقع ہوئی ہیں  
بخاری اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ایک چوٹا لشکر جا سوسی کے طور پر بھیجا اور ان پر عاصم ابن ثابت کو امیر کیا وہ لوگ چلے  
گئے یہاں تک کہ جبوقت وہ عسفان اور مکہ کے درمیان تھے ہذیل کے ایک قبیلہ سے  
لوگوں نے ان کا ذکر کیا قریب ایک سو تیرے اندازوں کے تھے جنہوں نے ان کا پیچھا کیا ان

کے قدموں کی نشانیں کو دیکھتے ہوئے چلے گئے یہاں تک کہ وہ لوگ اونکے پاس جا پہنچے جبکہ عاصم اور عاصم کے اصحاب آخر مقام پر پہنچے تو ایک ہموار زمین کی طرف یہ لوگ مضطرب ہوئے قوم کے لوگ آگئے اور انہوں نے ان کو گھیر لیا اور کہا تمہارے واسطے عہد ہے اور مشاق سے اگر تم لوگ ہمارے پاس اتر دو گے تو تم کو کون سے ایک مرد کو بھی قتل نہ کریں گے عاصم نے سن کر کہا میں کانفر کے ذمہ میں نہیں اترتا اور یہ دعا کی اللہم اخرج عننا نبینا اون لوگوں نے یہاں تک اونکو تیر مارے کہ عاصم کو مع سات آدمیوں کے مار ڈالا اور خبیث اور زید بن دثنہ اور ایک اور مرد باقی رہ گئے اون ہذیلیوں نے اون سے عہد و پیمان کیا وہ لوگ اونکے پاس آکر اتر گئے جبکہ اون لوگوں کو ان پر قابو لگ گیا تو انہوں نے اپنی کمانوں کے چلون کو اتارا اور اون سے اونکو باندہ لیا تیسرا مرد جو مسلمانوں میں سے تھا اوس نے کہا یہ اول بیوفائی ہے۔ اوس نے اونکے ساتھ جانور سے انکار کیا انہوں نے اوسکو گھسیٹا اور تیر کی کراونکے ساتھ وہ جاوے وہ نہیں گیا انہوں نے اوسکو قتل کر ڈالا اور خبیث اور زید کو لیکر وہ چلے گئے اور انہوں نے دونوں کو کہہ میں بیچ ڈالا خبیث کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے خرید لیا اور خبیث وہ تھے جنہوں نے یوم بدر میں حارث کو قتل کیا تھا خبیث اونکے پاس اسیری کی حالت میں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ جو وقت انہوں نے خبیث کے قتل پر اتفاق کر لیا خبیث نے حارث کے بعض بیٹوں سے استرہ مانگا تاکہ اوسکو تیر کریں اوس نے استرہ دیدیا حارث کی بیٹی نے کہا میرا چوٹا لڑکا تھا میں اوس سے غافل ہو گئی وہ لڑکا خبیث کے پاس چلا گیا یہاں تک کہ خبیث کے پاس آ گیا خبیث نے اوس لڑکے کو اپنی ران پر بٹلایا جبکہ میں نے لڑکا کو خبیث کی ران پر بیٹھے ہوئے دیکھا میں ڈرنے کے طور پر ڈر گئی خبیث نے میری اوس حالت کو پہچان لیا اور خبیث کے ہاتھ میں اسوقت استرہ تھا خبیث نے منہ سے کہا کیا تو یہ خوف کرتی ہے کہ میں اس لڑکے کو قتل کر ڈالوں گا میں

انشار اللہ ہرگز یہ کام نہ کروں گا حارث کی بیٹی یہ کہا کرتی تھی کہ میں نے کسی قیدی کو ہرگز خبیب سے خیر نہیں دیکھا میں نے خبیب کو دیکھا کہ انگور کھاتے تھے اور اس دن مکہ میں کوئی ٹھہر نہ تھا اور وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور وہ انگور نہ تھے مگر وہ زرق تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے اونکو نصیب کیا تھا جبکہ خبیب کو لوگوں نے حرم سے باہر نکالا تو انہوں نے کہا مجھ کو چوڑ دو میں دو رکعت نماز پڑھ لوں اور انہوں نے نماز ادا کی یہ یہ دعا مانگی اللہم احصہم عدداً واقتلہم بدداً و لا تبق منہم احداً۔ اے میرے اللہ تعالیٰ اون کو گن گن کر گریبے اور متفرق طور پر اونکو قتل کر ڈال اور اون میں سے کسی کو باقی نہ رکھ جس دن کہ عاصم قتل ہوئے اللہ تعالیٰ نے اون کی وہ دعا قبول فرمائی جس روز یہ اصحاب قتل کئے گئے اون کی خبر رسول اللہ صلعم کو پہونچی قریش نے آدمیوں کو عاصم کی طرف بھیجا تاکہ اونکے جسم میں سے کوئی شے لاوین قریش اونکو پہچانتے تھے عاصم نے عطا سے قریش میں سے یوم بدر میں ایک بڑے شخص کو قتل کیا تھا اللہ تعالیٰ نے خبیب پر شہد کی مکینوں کو ابیر کی مثل بھیج دیا قریش کے بھیجے ہوئے آدمیوں سے اون کہیوں نے خبیب کی حفاظت کی اور اون لوگوں کو اس امر پر قدرت نہیں ہوئی کہ خبیب کے جسم سے کوئی عضو وغیرہ قطع کر سکیں۔

بہیقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ کے طریق سے اسکی مثل روایت کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ خبیب نے یہ دعا کی اے میرے اللہ تعالیٰ میں کسی قاصد کو نہیں پاتا ہوں کہ تیرے رسول کے پاس بھیجوں میرا سلام اپنے رسول کو تو پہونچا دے جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اسکی آپ کو تحیر کی اصحاب نے یہ زعم کیا ہے کہ جس دن میں خبیب قتل کئے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیک السلام خبیب ایسے حال میں فرمایا کہ آپ بیٹھے ہوئے تھے خبیب کو قریش نے قتل کیا۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہ اسے عاصم بن عمر بن قتادہ نے حدیث کی ہے کہ ہذیل نے جس وقت عاصم بن ثابت کو قتل کیا تو یہ اودھ کیا کہ اونکے سر کو سلافہ بنت سعد کے ہاتھ فروخت کرین سلافہ کے بیٹے جو وقت اسے قتل ہوئی تھی تو اس نے یہ نذر کی تھی کہ اگر خبیب کے سر پر مجھ کو قدرت ہوئی تو میں اسے کبیر پر ہی میں سرور شراب پیوں گی اور ان لوگوں کو شہد کی کہیں نے باز رکھا جبکہ شہد کی تمہیں ان لوگوں اور خبیب کے درمیان حائل ہو گئیں تو ان لوگوں نے کہا یہاں تک چوڑو کہ رات ہو جائے اور کہیں خبیب کے پاس سے چلی جاوین ہم سر کو نے لین گے اللہ تعالیٰ نے سیلاب کو بھیجا اور اس نے عاصم کو اٹھایا اور بکا کر لے گیا عاصم نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا تھا کہ اپنی حیات میں کسی مشرک کو کبھی نہ چھوؤں گا اور نہ ہی مشرک مجھ کو نہ چھوئے گا خبیب نے اپنی زندگی میں مشرک کے چھوئے سے اتنا منع کیا تھا اللہ تعالیٰ نے انکو اونکی وفات میں مشرک کے چھوئے سے بچایا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے یریدہ بن سفیان الاسلمی سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم بن ثابت کو بھیجا اور اس قصہ کو ذکر کیا جیسے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے آگے بیان کیا گیا ہے اور اس قصہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ ان لوگوں نے یہ ارادہ کیا کہ عاصم کا سر کاٹ لین اور اسکو سلافہ کے پاس لیجاوین اللہ تعالیٰ نے شہد کی کہیں کا ایک بڑا گروہ بھیجا انہوں نے عاصم کی حمایت کی اور ان لوگوں نے عاصم کا سر جو اگر کسی قدرت نہ پائی۔ اور خبیب کے احوال میں یہ ذکر کیا ہے کہ خبیب نے یہ دعا مانگی اللھم انی لا اجد من مبلغ رسولک عنی السلام فبلغ رسولک منی السلام اصحاب نے یہ زعم کیا ہے کہ اس وقت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیہ السلام فرمایا اصحاب نے پوچھا یا نبی اللہ کس شخص پر آپ نے سلام بھیجا آپ نے فرمایا تمہارے بھائی خبیب پر سلام بھیجا ہے وہ قتل کئے جا رہے ہیں جبکہ وہ سوئی پر چڑھائے گئے دعا کی طرف متوجہ ہوئے ایک مرد نے کہا جبکہ میں نے

خبیب کو دیکھا کہ وہ دعا مانگ رہے ہیں میں زمین پر پڑ گیا ایک سال نہیں گذرا کہ سوااوس  
 مرد کے جو زمین پر پڑ گیا تھا کوئی شخص اون میں کا باقی رہا ہو سب ہلاک ہو گئے۔ اور ابن  
 اسحاق نے کہا ہے مجھ سے عبد اللہ بن ابی نجیح نے ماریہ کنیز ججیر بن ابی اباب سے  
 حدیث کی ہے کہ ابی خبیب رضی اللہ عنہ میں میرے مکان میں قید کئے گئے میں ایک روز اون کے  
 احوال پر مطلع ہوئی اون کے ہاتھ میں انگور کا ایک ایسا خوشہ تھا جو اون کے سر سے پڑا تھا وہ اس  
 خوشہ میں سے انگور کھا رہے تھے اور اوس دن روئے زمین پر انگور کا کوئی دانہ نہ تھا اور اسی  
 حدیث کی روایت ابن سعد نے دوسری وجہ سے ماریہ سے کی ہے۔

ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے جعفر بن عمرو بن امیۃ القصری کے طریق سے یہ روایت کی ہے  
 جعفر نے کہا ہے مجھ سے میرے باپ نے میرے دادا سے حدیث کی ہے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے اونکو تنہا جاسوس مقرر فرما کے بھیجا تھا کہا ہے میں اوس لکڑی کے پاس آیا  
 جس پر خبیب لٹکا لئے گئے تھے میں اوس پر چڑھا اور میں جاسوسوں سے خوف کر رہا تھا میں نے  
 خبیب کو اوس لکڑی سے کہو لیا وہ زمین پر گر پڑے میں نے اون کے پاس سے تھوڑی دور ایک  
 کنارہ ہو گیا پھر بنے اون کی طرف دیکھا میں نے خبیب کو نہیں دیکھا گویا اونکو زمین نکل گئی  
 اسوقت تک خبیب کی بوسیدہ استخوان تک کا کسی نے ذکر نہیں کیا یعنی کسی نے اون کی  
 پڑی تک نہیں دیکھی۔

ابو یوسف نے (کتاب اللطایف) میں ضحاک سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے مقداد اور زبیر رضی اللہ عنہما کو بھیجا کہ خبیب جس لکڑی سے لٹک رہے ہیں اونکو اوس پر  
 سے وہ اتار لیں یہ دونوں صاحب تنعم تک پہنچے خبیب کے اطراف میں اونہوں نے  
 چالیس مردوں کو ایسے حال میں پایا کہ وہ نشہ میں تھے ان دونوں صاحبوں نے اونکو اتار لیا  
 اور زبیر نے اپنے گھوڑے پر خبیب کو رکھ لیا خبیب تروتازہ تھے اونکی کوئی شے گلی سڑی  
 نہ تھی مشرکین کو ان لوگوں کا علم ہو گیا جبکہ مشرکین ان کے پاس آ پہنچے تو زبیر نے اون کو

گھوڑے پر سے زمین پر پھینک دیا خبیث کو زمین نکل گئی اس وجہ سے خبیث کا نام بلع الارض ہو گیا۔

واقفی نے کہا ہے مجھ سے ابراہیم بن جعفر نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے اور مجھے عبداللہ بن ابی عبیدہ نے جعفر بن عمرو بن امیہ الضمری سے حدیث کی ہے اور مجھے عبداللہ بن جعفر نے عبدالواحد بن ابی حنون سے حدیث کی ہے ان راویوں نے کہا ہے کہ ابوسفیان بن حرب نے قریش کے ایک گروہ سے کہ میں کہا تھا کہ میں ایسے شخص کو نہیں پاتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اچانک قتل کر ڈالے وہ بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں وہ شخص ہمارا انتقام محمد صلعم سے لے ابوسفیان کے پاس عیسٰی بن من سے ایک مرد آیا اور اس نے کہا اگر تو مجھ کو قوت دے گا تو میں محمد صلعم کی طرف جاؤں گا یہاں تک کہ قریب سے او کو قتل کر ڈالوں گا میں لوگوں کا رہتا ہوں اور راستوں کے نشیب و فراز سے واقف ہوں اور میرے پاس ایک خنجر ہے کہ اگر گس کے خاقیہ کی مثل ہے ابوسفیان نے سن کر اس سے کہا تو ہمارا دوست ہے ابوسفیان نے اس کو ایک اونٹ اور خرچ دیا اور اس سے کہا تو اپنے اس امر کو چھپا مجھ کو اطمینان نہیں ہے اگر کوئی شخص اس کو شہنشاہ لے گا تو محمد صلعم کے پاس جھنجھوری کر دے گا اس عربی مرد نے کہا اس امر کا کسی شخص کو علم نہ ہو گا وہ عربی مرد رات میں اپنی سواری پر گیا پانچ روز وہ چلتا رہا اور چھ روز کی صبح کو ظہرہ میں وہ پہنچ گیا پہرہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا اپنے اصحاب سے فرمایا یہ مرد یوفائی کا ارادہ رکھتا ہے اس کے درمیان اور جس امر کا یہ ارادہ رکھتا ہے اس کے درمیان اللہ تعالیٰ حائل ہے پھر اپنے اس سے فرمایا مجھ سے سچ کہو تو کون ہے اور تو کس ارادہ سے آیا ہے اگر تو سچ کہو گا تو مجھ کو سچ نفع دے گا و اگر تو مجھ سے جھوٹ کہے گا تو تو نے جس امر کا قصد کیا ہے مجھ کو اس پر اطلاع ہو گئی ہے اس نے کہا آپ مجھ کو امان دیجئے اپنے فرمایا تجھ کو امان چڑا سن مرد نے آپ کو ابوسفیان کی خبر سے خبر کی اور جو شے اس کے واسطے ابوسفیان نے ٹھہرائی تھی اس سے

مطلع کو آپ نے فرمایا میں تجھ کو امان دی جہاں تہ چاہے چلا جا اور اس سے تیرے واسطے  
اور خیر ہے اگر تو اسکو اختیار کرے، اوس عربی نے پوچھا وہ کیا خیر ہے آپ نے فرمایا تو یہ گواہی دو  
لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ تعالیٰ وہ عربی سلمان ہو گیا پھر اوس نے کہا واللہ میں مردوں سے  
خوف نہیں کرتا تھا واللہ کوئی نہیں ہے مگر یہ کہ میں نے آپ سے کیا میری عقل بجاتی ہے اور میرا  
نفس ضعیف ہو گیا پھر آپ اوس امر پر مطلع ہو گئے یہ ایک شبہ تھا کہ کیا تھا وہ امر اوس قبیل  
سے جس کے ساتھ شمر سواروں نے سبقت کی ہے اور اس امر کا کسی کو علم نہیں ہوا ہے  
میں نے یہ بیان کیا کہ آپ دشمنوں سے ممنوع ہیں اور آپ حتیٰ پر سرین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے عمر بن امیہ القصری اور سلمہ بن اسلم بن حریش سے فرمایا کہ تم دونوں ابوسفیان بن حرب  
کے پاس جاؤ اگر تم اوس کو غفلت میں پاؤ تو قتل کر ڈالو یہ دونوں نکلے عمرو نے کہا مجھ سے  
میرے ہمراہی نے پوچھا کیا تجھ کو یہ رغبت ہے کہ بیت اللہ میں جائے اور اسکا طواف سات  
بار کرے اور دو رکعت نماز پڑھے میں نے اوس سے کہا میں مکہ میں اہلک گھڑے سے پہچانا جاتا  
ہوں اہل مکہ اگر مجھ کو دیکھیں گے تو پہچان لیں گے اوس نے میری اطاعت کرنے سے انکار  
کیا ہم دونوں آئے اور ہم نے سات بار طواف بیت اللہ کیا اور دو رکعت نماز پڑھی معاویہ بن  
ابوسفیان مجھ سے ملے اور انہوں نے مجھے پہچان لیا اور اپنے باپ کو خبر کی اہل مکہ نے ہلکو ڈرایا  
اور ہر ذیہ بان مقرر کئے اور آپس میں یہ کہا عمرو بن مخبّر میں نہیں آیا ہے عمر عہد جاہلیت میں  
ایسا مرد تھا کہ لوگوں کو اچانک قتل کر ڈالتا تھا ابوسفیان نے اہل مکہ کو جمع کیا وہ جمع ہو گئے  
ہم لوگ ہلکے وہ لوگ ہماری طلب میں نکلے میں ایک غار میں داخل ہو گیا اور اونسے  
غائب ہو گیا یہاں تک کہ میں صبح کو اٹھا اور وہ لوگ رات بھر ہلکو ڈھونڈتے رہے اللہ تعالیٰ نے  
راستہ اون سے چھپا دیا کہ وہ ہماری سواریوں کی طرف راہ پاتے میری ہمراہی نے مجھ سے  
پوچھا کیا تجھ کو خواہش ہے کہ خضیب کو جو سولی پر بند ہے ہوئے میں تو اتار دے میں دوڑا اور  
میں نے خضیب کو سولی پر سے نیچے اتار دیا۔ اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔



یہ یاباؤن آیتوں کے میان میں ہے کہ جو قصہ بمعونہ میں واقع ہوئی ہیں

بخاری نے ہشام بن عروہ کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے میرے باپ نے مجھ کو خبر کی ہے جبکہ وہ لوگ قتل کئے گئے جو یہ معونہ میں ڈالے گئے اور عمرو بن امیہ الضمری گرفتار ہوئے تو عامر بن الطفیل نے ایک قتیل کی طرف اشارہ کر کے عمرو سے پوچھا یہ کون شخص ہے عمرو نے کہا یہ عامر بن فہیرہ بن عامر بن الطفیل نے کہا اسکے بعد کہ قتل کئے گئے میں نے ان کو دیکھا کہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے یہاں تک کہ میں اونکے درمیان اور زمین کے درمیان آسمان تک دیکھ رہا تھا پھر وہ رکھ دئے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اون لوگوں کی خیرائی آپ نے اصحاب کو اونکے مرنے کی خبر دی اور آپ نے فرمایا تمہارے دوست مقتول ہو گئے اور انہوں نے اپنے رب سے سوال کیا اور کہا اے ہمارے رب تجھ سے ہم جس امر سے راضی ہوئے ہیں اور جس امر سے تو ہم سے راضی ہوا ہے ہماری خبر تمہارے بھائیوں کو پہنچا دے اپنے اصحاب کو اونکی خبر سے خبر دی۔

مسلم اور بیہقی نے انس رضی سے یہ روایت کی ہے کہ کچھ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے عرض کی کہ ہمارے ساتھ کچھ مردوں کو آپ بھیجے کہ وہ ہکو قرآن شریف کی تعلیم کریں اور سنت سکھلائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار میں سے ستر مرد اون کی طرف بھیج دیے جو وہ قاری مشہور تھے قبل اسکے کہ وہ جگہ پر پہنچیں وہ لوگ اون قاریوں سے متعرض ہوئے اور اون کو قتل کر ڈالا انہوں نے یہ دعا مانگی اے ہمارے اللہ تعالیٰ ہمارے نبی کو ہماری طرف سے یہ خبر پہنچا دے کہ ہم تجھ سے ملے اور ہم تجھ سے خوشنود ہوئے اور تو ہم سے خوشنود ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے یہ فرمایا کہ تمہاری بھائی قتل کر دئے گئے اور انہوں نے یہ دعا مانگی اللہم بلغ عنان قد لقتناک فرضینا عنک ورضیت عننا بیہقی نے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایک چوڑا سا لشکر بھیجا ہم نہیں ٹھہرے مگر کچھ زمانہ یہاں تک کہ آپ کھڑے ہوئے اور اپنے  
 اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور شتا کی پھر آپ نے یہ فرمایا کہ تمہارے بہائی مشرکین سے بڑھ گئے مشرکین  
 نے اونکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور اون میں سے کوئی شخص باقی نہ رہا۔ اونہوں نے یہ دعا  
 مانگی اے ہمارے رب ہماری قوم کو یہ خبر پہنچا دے کہ ہم راضی ہو گئے اور ہم سے ہمارا رب راضی  
 ہو گیا میں تمہارے بہائیوں کا تمہاری طرف رسول ہوں میں یہ خبر پہنچاتا ہوں کہ وہ لوگ  
 اپنے رب سے راضی ہو گئے اور اونکا رب اون سے راضی ہو گیا اور واقدی نے کہا ہے مجھ  
 سے مصعب بن ثابت نے ابی الاسود سے اور ابی الاسود نے عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 حدیث کی ہے کہا ہے منذر بن عمرو نکلے اور قصہ کو جیسے اوپر ذکر کیا گیا ہے ذکر کیا اور اس قصہ  
 میں یہ ذکر کیا ہے کہ عامر بن الطفیل نے عمرو بن اُمیۃ سے پوچھا کیا تم اپنے اصحاب کو پہچانتے  
 ہو عمرو نے کہا بیشک میں پہچانتا ہوں جو مقتولین تھے عامر اون میں پہرتے لگا اور اون  
 کے نسب پوچھ رہا تھا پہر عمرو سے پوچھا کیا تم نے ان مقتولین سے کسی کو مفقود کیا ہے عمرو  
 نے کہا حضرت ابوبکر کے غلام عامر بن نفیرہ کو میں نہیں دیکھتا ہوں وہ مفقود ہیں عامر نے  
 پوچھا تم لوگوں میں وہ کس شان سے تھے عمرو نے کہا میں نے عامر سے کہا ہمارے افضل لوگوں  
 میں سے تھے عامر نے عمرو سے کہا کیا تم میں اون کی خبر نہ دون اونکا واقعہ یہ ہے کہ اس شخص نے  
 اونکے نیزہ مارا پہر پانیزہ اونکے زخم سے نکال لیا پہر اونکو آسمان پر کوئی لے گیا واللہ میں اونکو  
 نہیں دیکھتا تھا اور جس مرد نے اونکو قتل کیا تھا وہ ایک مرد کلابی تھا جسکا نام جبار بن سلمیٰ تھا  
 اوس نے ذکر کیا ہے کہ جس وقت میں نے نیزہ مارا میں نے اون سے سنا اونہوں نے کہا فرمے اللہ  
 میں ضحاک بن سفیان کلابی کے پاس آیا جو واقعہ تھا میں نے اوس سے اوسکو خبر کی اور میں سلطان  
 ہو گیا عامر بن نفیرہ کے قتل اور آسمان کی طرف اون کے اوٹھانے جانے سے جو کچھ میں نے  
 دیکھا اوس دیکھنے نے مجھ کو اسلام کی طرف بلایا راوی نے کہا ہے کہ ضحاک نے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا کہ ملا کہ تے عامر کے جثہ کو چھپا دیا اور علیین میں وہ اتار دئے گئے کچھ اس

حدیث کی روایت بھیتی سننے کی ہے اور کہا ہے کہ یہ احتمال ہے کہ عامر اوٹھائے گئے ہوں اور پھر کہہ دئے گئے ہوں اسکے بعد پھر فقود ہو گئی ہوں تاکہ بخاری کی پہلی روایت کے ساتھ جو عروہ بھی اس حدیث میں اجتماع ہو سکے اس لئے کہ اس حدیث میں یہ واقع ہے کہ عامر پھر کہہ دئے گئے ہمنے سقازی موسیٰ بن عقبہ میں اس قصہ میں روایت کی ہے راوی نے کہا ہے کہ عروہ نے کہا ہے عامر کا جسد نہیں پایا گیا لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ ملائکہ نے او کو چھپا دیا پھر بھیتی نے عروہ کی اس روایت کو روایت کیا ہے جو حضرت عائشہ رضی سے موصول طور پر اس فقط کے ساتھ ہے اسکے بعد کہ عامر قتل کئے گئے میں نے ان کو دیکھا وہ آسمان کی طرف اوٹھائے گئے یہاں تک کہ میں عامر کے درمیان اور زمین کے درمیان آسمان تک دیکھ رہا تھا اور اس روایت میں یہ ذکر نہیں کیا گیا ہے کہ پھر عامر زمین پر کہہ دئے گئے اس روایت سے جتنے طرق حدیث کے ہیں وہ قوی ہو گئے اور آسمان میں عامر کے چھپائے جانے کی واسطے وہ طرق متعدد ہو گئے اور ابن سعد نے کہا ہے واقعہ یہی ہے ہما کو خبر دی ہے واقعہ یہی ہے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے زہری نے عروہ رضی سے حضرت عائشہ رضی سے روایت کی ہے کہا ہے عامر بن نفیرہ آسمان کی طرف اوٹھائے گئے اون کا جسد نہیں پایا گیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ ملائکہ نے اون کو چھپا دیا۔

یہ باب ان معجزوں اور آیتوں کے بیان میں ہے جو غزوہ ذات لیل میں واقع ہوئی ہیں

شیخین نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف ایک غزوہ کیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے پہرے تو ایک دن ایک ایسے صحرا میں عشاء کے کثیر درخت تھے قلیلہ کا وقت آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اور ترپے اور آدمی عشاء کے درختوں میں درخت کے سایہ میں آرام لینے کے واسطے متفرق ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمرہ کے ایک درخت کے نیچے اترے اور آپ نے

اوس درخت سے اپنی تلوار لٹکادی ہم ایک منید سورہے یکا یک پہننے سننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہو بلاتے ہیں ہم لوگ آپ کے پاس آئے یکا یک ہم نے آپ کے پاس ایک اعرابی کو بیٹھا دیکھا آپ نے فرمایا اس شخص نے میری تلوار نکال لی میں سورہا تھا میں بیدار ہو گیا وہ تلوار اسکے ہاتھ میں برہنہ تھی اس نے مجھ سے کہا آپ کو مجھ سے کون شخص منع کرے گا میں نے کہا اللہ تعالیٰ اسے تلوار نیام میں ڈال دی اور بیٹھ گیا آپ نے اوس کو کسی قسم کی عقوبت نہیں کی۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے دوسری وجہ سے جابر رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محارب خصفہ سے مقام نخل میں جنگ کی اون لوگوں نے مسلمانوں کی غفلت دیکھی اون میں سے ایک مرد آیا جس کا نام عوزث بن الحارث تھا یہاں تک کہ وہ تلوار لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا ہو گیا اور اوس نے آپ سے کہا کہ مجھ سے آپ کو کون بچائے گا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تلوار اوس کے ہاتھ سے گر پڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو لے لیا اور آپ نے اوس سے فرمایا مجھ سے تجھ کو کون بچائے گا اوس نے عرض کی آپ نے جو تلوار لی ہے آپ اچھے لینے والے ہو جائے یعنی آپ کو مجھ پر قدرت ہے مجھے قتل نہ کیجئے میکے ساتھ نیکی سے پیش آئے آپ نے اوس کا راستہ چھوڑ دیا وہ مرد آپ کے اصحاب کے پاس آیا اور اوس نے کہا میں تم لوگوں کے پاس خلیفہ انصار کے پاس سے آیا ہوں پھر راوی نے صلاۃ خوف کو ذکر کیا۔

ابو نعیم نے تیسری وجہ سے جابر رضی سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ کے مینہ میں نکلے اور آپ نے ایک درخت کے نیچے قیلولہ کیا اور اپنی تلوار اوس درخت سے لٹکادی ایک اعرابی آیا اوس نے تلوار نیام سے نکال لی اور تلوار لیکر آپ کے سر پر کھڑا ہو گیا اور اوس نے کہا اے محمد کون شخص مجھ سے آپ کو بچائے گا آپ بیدار ہو گئے اور آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بچائے گا وہ اعرابی کا پنے لگا اور اُسے تلوار کھدی اور چلا گیا۔

بیہقی نے دوسری وجہ سے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مقام نخل میں اصحاب کو نماز ظہر پڑھائی مشرکین نے آپ کا قصد کیا پھر مشرکین نے آپس میں کہا ان لوگوں کو چھوڑ دو اس لئے کہ اس نماز کے بعد ان لوگوں کی ایک ایسی نماز ہے کہ ان کو اپنی اولاد سے یا اپنے باپوں سے زیادہ دوست ہے جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نازل ہوئے اور آپ کو مشرکین کے قصد سے خبر کی آپ نے صلوٰۃ خوف پڑھی اور مسلم نے اس حدیث کی اس لفظ سے روایت کی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک قوم سی جو کہ جینہ سے تھی جہاد کیا وہ انہوں نے سخت لڑائی کی جبکہ آپ نے ظہر کی نماز پڑھی مشرکین نے کہا اگر ہم لوگ جھجک پڑنے کے طور سے ان پر جھجک پڑینگے تو ان کو کھڑے کر کے کڑا لینگا اور مشرکین نے باہم کہا کہ ان کی ایک نماز آرہی ہے کہ وہ نماز ان لوگوں کو اولاد سے زیادہ دوست ہے جبریل علیہ وسلم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر کر دی اور اس خبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے ذکر کیا پھر آپ نے صلوٰۃ خوف پڑھی۔

احمد اور بیہقی نے ابو عیاش الزرقانی سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام حسفان میں تھے اور مشرکین پر خالد بن الولید امیر تھے ہم نے ظہر کی نماز پڑھی مشرکین نے کہا مسلمان ایسے حال پر تھے کہ اگر ہم لوگ ارادہ کرتے تو غفلت میں ضرور ان پر قابو پا لیتے پس قصر صلوٰۃ کی آیت ظہر اور عصر کے درمیان نازل کی گئی۔ اور واقدی نے اپنی استاد سے خالد بن الولید سے ان کے اسلام کے قصہ میں ذکر کیا ہے کہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کی طرف نکلے میں مشرکین کے سواروں میں نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں مقام حسفان میں تھے میں آپ کے آئے آیا اور میں آپ کے مقابلہ میں کھڑا ہو گیا اور میں نے آپ سے تعرض کیا ہمارے سامنے آپ نے اپنی اصحاب کو ظہر کی نماز پڑھائی ہم نے یہ قصد کیا کہ ہم آپ پر حملہ کریں پھر ہمارا غم نہیں ہوا ہمارے دلوں میں جو قصد آپ کے ساتھ تھا آپ اوس پر مطلع ہو گئے اپنے اپنے اصحاب کو نماز عصر نماز خوف پڑھائی۔

مسلم اور بیہقی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں گئے یہاں تک کہ ہم ایک وسیع صحرا میں اتریں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم قضاے حاجت کے واسطے تشریف لے گئے اور میں پانی کا لٹا لیکر آپ کے پیچھے گیا  
 آپ نے نظر کی کوئی شے ایسی نہیں دیکھی جس سے اپنے آپ کو چپا دین بیکار آپ نے صحرا کے  
 کنارہ پر دو درخت دیکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون دونوں درختوں میں سے ایک کی طرف  
 چلے گئے اور اوس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے میری  
 فرمانبرداری کرو اوس درخت نے آپ کی فرمانبرداری کی جیسے نکیل والا اونٹ اپنے کہنچے والی  
 کا مطیع ہوتا ہے یہاں تک کہ آپ دوسرے درخت کے پاس آئے۔ اور آپ نے اوسکی شاخوں  
 میں سے ایک شاخ پکڑی اور اپنے اوس سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے میری تو فرمانبرداری کر  
 وہ دونوں درخت آپس میں مل گئے جابر نے کہا میں یہ واقعہ دیکر حیرت میں آیا اور میں اپنے دل سے  
 باتیں کر رہا تھا ایک میری نظر گر گئی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سامنے سے  
 آ رہے ہیں اور بیکار میں نے اون دونوں درختوں کو دیکھا کہ آپس سے جدا ہو گئے ہیں اور ہر ایک ان  
 میں کا اپنے تنہ پر کھڑا ہو گیا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ تھوڑی دیر ٹھہر گئے  
 اور اپنے سر مبارک سے دھنی اور بائیں طرف اشارہ کیا پھر آپ آگے بڑھے جبکہ آپ میرے پاس  
 پہنچ گئے آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا اے جابر کیا تم نے میرے قیام کی جگہ دیکھی میں نے  
 کہا یا رسول اللہ بیشک میں نے آپ کے قیام کی جگہ دیکھی آپ نے مجھ سے فرمایا تم ان دونوں درختوں کے  
 پاس جاؤ اور ہر ایک درخت میں سے ایک ایک شاخ کاٹو اور ان کو لیکر آؤ یہاں تک کہ جس وقت تم  
 میرے قیام کی جگہ پر کھڑے ہو ایک شاخ کو دہنی طرف سے اور ایک شاخ کو بائیں طرف سے  
 چھوڑ دو جابر نے کہا میں کھڑا ہو گیا اور میں نے ایک پتھر لیا اور اوس کو میں نے توڑا اور اوس کو بکڑا  
 وہ تیز ہو گیا اور میں دونوں درختوں کے پاس گیا اور میں نے ہر ایک درخت سے ایک ایک شاخ کاٹی  
 اور ان کو کہنچتا ہوا میں آیا یہاں تک کہ جس وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ میں آکر کھڑا  
 ہوا تو میں نے ایک شاخ کو دہنی طرف سے اور ایک شاخ کو بائیں طرف سے چھوڑ دیا پھر میں آپ کے

پاس پہنچ گیا اور میں نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ جیسے ارشاد ہوا تھا میں نے ویسے ہی  
 کیا پر میں نے پوچھا یہ امر کس واسطے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دو قبروں  
 کے پاس سے گذرا دونوں مردوں کو عذاب دیا جا رہا تھا میں نے اپنی شفاعت کے سبب اس  
 امر کو دوست رکھا کہ اون دونوں مردوں سے عذاب کی تخفیف ہوتی رہے جب تک یہ دونوں  
 شاخین تازہ رہیں پھر ہم لشکر میں آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر وضو  
 کے واسطے نذر کرد میں نے اہل لشکر سے پکار کر کہا وضو کر لو وضو کر لو میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے عرض کی میں نے لشکر میں پانی کا ایک قطرہ نہیں پایا انصار میں سے ایک مرد  
 تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا آپ نے مجھ سے فرمایا فلاں  
 انصاری کے پاس جاؤ اور اون کی مشکوں میں دیکھو آیا کچھ پانی ہے میں اوس انصاری کے  
 پاس گیا اور میں نے مشکوں میں دیکھا میں نے اون میں نہیں دیکھا مگر ایک قطرہ جو مشک کے  
 وہ نہ میں تھا اگر میں اوس مشک میں سے اوس کو نکالتا تو مشک کا خشک حصہ نکالتے وقت  
 اوس کو پی لیتا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو میں نے خبر کی آپ نے  
 مجھ سے فرمایا تم جاؤ اور اوس مشک کو میرے پاس لے آؤ میں اوس مشک کو آپ کے پاس لے  
 آیا آپ نے اوس کو اپنے ہاتھ میں لے لیا آپ کچھ پڑھنے لگے میں نہیں جانتا ہوں کہ آپ کیا پڑھا  
 اور آپ اپنے دست مبارک سے اوس مشک کو دوبارہ پتھے پہر آپ نے وہ مشک مجھ کو  
 دے دی اور مجھ سے فرمایا اے جابر جس شخص کے پاس لگن ہوا و سکوندہ کرو میں یا جنتہ الکرکب  
 کہہ کر پکار لو لگن کو اٹھا کر لائے میں نے لگن آپ کے سامنے رکھ دیا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا راوی نے اوس اشارہ کو بیان کیا اور یہ بیان  
 کیا کہ آپ نے اپنا دست مبارک لگن میں پھیلا دیا اور اپنی اونگلیں کہول دین پہر اپنا دست مبارک  
 کو لگن کے قعر میں رکھ دیا اور مجھ سے فرمایا اے جابر لو اور میرے ہاتھ پر پانی ڈالو اور بسم اللہ  
 کہو میں نے آپ کے دست مبارک پر پانی ڈالا اور بسم اللہ کہا میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں

مین سے اوہل بیتہ اور لنگن اوہل پڑ اور اوس نے چکر کھایا یہاں تک کہ لنگن پانی سے بہ گیا آپ نے فرمایا اے جابر بن ابیگن کو پانی کی حاجت ہو اون کو پکا، وکہ پانی لے لین آدمی آئے اور انہوں نے پانی پیا یہاں تک کہ وہ سب سیراب ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو لنگن سے ایسے حال میں اٹھالیا کہ وہ بھرا ہوا تھا اور آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمکو نصیقا کھانا کھلائے گا ہم لوگ دریا کے کنارے کے پاس آئے دریا نے ایک چھلی ڈال دی تھی ہم نے اوس کی ایک جانب پر آگ جلائی اور ہم نے اوسکو ہونا اور پکا یا اور ہم نے کھایا اور ہم سیر ہو گئے جابر نے کہا میں اور فلان فلان یہاں تک پانچ آدمیوں کو گنیایا پانچون اوس چھلی کی آنکھ کے حلقہ میں داخل ہو گئے ہم پانچون آدمیوں کو کوئی آدمی اوس حلقہ میں نہیں دیکھتا تھا ہم اوس حلقہ سے باہر نکل آئے اور ہم نے ایک پسلی اوس کی پسلیوں میں سے لی اور ہم نے اوسکو کمان بنایا پھر ہم نے لشکر میں جو زیادہ عظیم مرد تھا اوس کو بلایا اور لشکر میں جو زیادہ عظیم اونٹ تھا اوسکو منگایا وہ شتر سوار اوس پسلی کے نیچے داخل ہو گیا وہ اپنا سر نہیں جھکاتا تھا یعنی وہ پسلی اتنی بڑی تھی کہ شتر سوار اوس کے نیچے تھا اوس کو اپنا سر جھکانے کی ضرورت نہ تھی۔

بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) میں اور ابو نعیم نے جابرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اون غازیوں میں گئے جو غزوہ ذات الرقاع کو آپ کے ساتھ گئے تھے جب وقت ہم لوگ حرہ واقم میں تھے ایک بدوی عورت مع اپنے بیٹے کے ظاہر ہوئی اوس نے عرض کی یا رسول اللہ میرا بیٹا ہے مجھے غالب ہو گیا ہے اسے شیطان ہے آپ نے اوس لڑکے کا منہ کھولا اور اوس میں لعاب دہن مبارک ڈال دیا اور آپ نے تین بار فرمایا خس عدو اللہ اتانا رسول اللہ پھر آپ نے اوس سے فرمایا تو جان اور تیرا بیٹا جانے تو مجھ کے پاس جو شے آتی تھی اور اوسکو صدمہ پہونچاتی تھی ہرگز وہ پہر اس کے پاس عود نہ کرے گی جبکہ ہم لوگ غزوہ سے پلٹ کر آئے تو وہ ہی عورت آئی آپ نے اوس سے اوس کے بیٹے کا احوال پوچھا اوس نے کہا کہ جس قسم



سے جو شے اس کے پاس آتی تھی وہ شے اس کے پاس نہیں آئی۔ پھر دونوں دختروں کے قصہ کو ذکر کیا اور غورث بن الحارث کے قصہ کو ذکر کیا اور غورث کے قصہ میں یہ ذکر کیا کہ غورث کا ہاتھ کاٹنے لگا یہاں تک کہ اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی کہا پھر ہم پلٹے یہاں تک کہ جس وقت ہم مقام حرہ کے نشیب میں تھے سامنے سے ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا آپ نے ہم لوگوں سے پوچھا کیا تم لوگ جانتے ہو اس اونٹ نے کیا کہا یہ اونٹ مجھ سے اپنے نسیہ پر مدد چاہتا ہے یہ زعم کرتا ہے کہ اسکا سر و اسالما سال سے اس سے کمیتی کا کام لیتا تھا اور اب اس نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اسکو ذبح کر ڈالے اے جابر تم اس کے مالک کے پاس جاؤ اور اس کو لیکر آؤ میں نے عرض کی میں اسکو نہیں پہچانتا ہوں آپ نے فرمایا یہ اونٹ تم کو اس کی طرف رہبری کرے گا وہ اونٹ میرے سامنے سرعت سے نکلا اور مجھ کو لے گیا یہاں تک کہ اپنے مالک کے پاس لیجا کر مجھ کو کھڑا کر دیا میں اس کے مالک کو لیکر آیا جابر نے کہا ہے کہ غزوہ ذات الرقاع کا نام غزوۃ الاعاجیہ ہے۔

شیخین نے جابر رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرنے والوں میں نکلا میرے اونٹ نے رفتار میں دیر کی اور اس نے مجھ کو تھکا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے دریافت فرمایا تمہارا کیا حال ہے میں نے عرض کی میرا اونٹ نہیں چلتا اور اس نے مجھ کو تھکا دیا اور پیچھے رہ گیا ہے اپنے اپنا کھڑے سے اس کے ہول مارا پر آپ نے مجھ سے فرمایا سوار ہو جاؤ میں سوار ہو گیا میں نے اپنے آپ کو دیکھا میں اونٹ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بچا رہا تھا اور وہ تیزی سے جا رہا تھا۔

ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ اسے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بنی ثعلبہ کے غازیوں میں تھے میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر نکلا اور اس نے دیر کی چیل نہ سکا یہاں تک کہ سب آدمی چلے گئے میں اس کی نگہبانی کرنے لگا اور اسکی وہ حالت مجھ کو غمگین کر رہی تھی یکایک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آدمیوں کے آخر میں دیکھا آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا تمہارا کیا حال ہے میں نے عرض کی میرا اونٹ رہ گیا آپ نے فرمایا

میرے ساتھ چلو گیا آپ نے اوس پر کچھ پہونک دیا اور آپ نے پانی کی کلی او سکے سینہ پر ڈالی پہراو سکوعصا سے مارا وہ کو دکڑا ہو گیا آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ میں عرض کی میں اس بات پر راضی ہوں کہ ہمارے ساتھ یہ اونٹ چلے اور اس سے سواری نہ لی جائے آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ میں سوار ہو گیا قسم ہے اوس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اپنے آپ کو دیکھتا تھا اور میں اوس کی تیز رفتاری کے سبب سے اوس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باین ارادہ روکتا تھا کہ آپ سے آگے نہ بڑھ جاوے اور ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت دوسری وجہ سے اس کی مثل جابر بن عبد اللہ سے کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ پہر اپنے فرمایا بسم اللہ سوار ہو جاؤ میں نے کسی جانور پر جو اوس سے زیادہ وسیع قدم اور زیادہ چلنے والا ہو اوس کے قبل اور اوس کے بعد سواری نہیں کی وہ مجھ کو اتنا تیزا لیجا رہا تھا کہ میں اوس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم سے کہ آپ سے آگے نہ بڑھ جائے روک رہا تھا۔

احمد نے جابر رضی سے روایت کی ہے کہ اندھیری رات میں میں نے اپنے اونٹ کو گم کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا تم کو کیا ہوا ہے میں نے عرض کی میں نے اپنا اونٹ گم کر دیا آپ نے فرمایا تمہارا اونٹ وہ ہے تم جاؤ اور اوس کو پکڑ لو جس طرف آپ نے فرمایا تھا میں اوس طرف گیا میں نے اوس کو وہاں نہیں پایا میں آپ کے پاس پلٹ کر آیا آپ نے جو پہلے فرمایا تھا اوس کی مثل فرمایا میں گیا میں نے اونٹ کو نہیں پایا میں آپ کے پاس پلٹ کے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ تشریف لیگے یہاں تک کہ ہم اونٹ کے پاس آئے آپ نے اونٹ مجھ کو دے دیا اس درمیان کہ میں جا رہا تھا اور اونٹ میں کم رفتاری تھی اور چھوٹے قدم ڈال رہا تھا میں نے لطف امی کہہ کر یہ کہا میرے لئے ایسا اونٹ ہے کہ قدم نہیں بڑھا سکتا آپ میرے پاس آگئے اور مجھے دریافت فرمایا تم نے کیا کہا میں نے آپ کو خبر کی آپ نے اونٹ کے چوڑے ایک کوڑا ملا وہ ایسے قدم

رکنے والے اونٹ کی طرح گیا کہ میں گہرگز اس پر سوار نہ ہوا ہوں گا اور وہ مجھ سے اپنی مہار کھینچے لئے جاتا تھا۔

واقعی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ذات الرقاع کا ارادہ کیا علیہ بن زید الحارثی شتر مرغ کے تین انڈے اور سکے انڈے دینے کی جگہ سے لائے اور کہا یا رسول اللہ ان انڈوں کو اپنے شتر مرغ کے آشیانہ میں پایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر ان انڈوں کو لے لو اور ان کو پکاؤ میں نے انکو پکایا اور ان کو ایک بڑے لگن میں لایا میں روٹی ڈھونڈنے لگا مجھ کو روٹی نہیں ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب بغیر روٹی کے وہ انڈے کھانے لگے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حاجت پوری کر لی اور انڈے لگن میں جیسے تھے ویسے ہی رہے پھر آپ کھڑے ہو گئے پھر ان انڈوں میں سے آپ کے عام اصحاب نے کھایا پھر ہم نے ٹہنڈی ٹہنڈی کو چ کر دیا۔

بہیقی نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ اسے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی النضر میں گئے آپ نے ایک مرد کو کہا اوسکو کیا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ کو کسی گردن مارے اس بات کو اوس مرنے والا عرض کیا یا رسول اللہ خدا کے راستہ میں میری گردن ماری جائے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں وہ مرد اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مقتول ہوا غزوہ بنی النضر ذات الرقاع ہے۔ اور اس حدیث کی روایت حاکم نے کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور بعض مخاضی میں کہا ہے جابر نے اس حدیث کے آخر میں کہا ہے کہ وہ مرد یوم الیامہ میں مقتول ہو گیا۔

یہ باب ان آیتوں اور محزون کے بیان میں ہے جو غزوہ خندق میں واقع ہوئے ہیں

بہیقی نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ اسے ہم سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے یوم الاحزاب میں فرمایا کہ آج کے دن سے بعد مشرکین تم لوگوں سے ہرگز جنگ نہ کریں گے قریش نے فرمایا کہ آج کے بعد مسلمانوں سے جنگ نہیں کی۔

بخاری نے سلیمان بن صرد سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے یوم الاحزاب میں فرمایا اور ایک لفظ میں یوں وارد ہے کہ جس وقت احزاب کو آپ جلاؤ وطن کر دیا تو فرمایا کہ اب ہم اون لوگوں سے جنگ کرتے ہیں اور آئندہ وہ لوگ ہم سے جنگ نہ کریں گے ہم اون کی طرف جائیں گے۔ اور ابو نعیم نے جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

بخاری نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے یوم خندق میں ہم لوگ زمین کو دوسرے تھے ایک سخت پتھر نکل آیا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ یہ سخت پتھر ہے جو خندق میں نکلا ہے اپنے منکر فرمایا خندق میں میں اترتا ہوں پہر آپ کھڑے ہو گئے اور اس وقت آپ کے شکم مبارک پر پتھر بندھا ہوا تھا اور ہم لوگ تین دن تک ایسے حال میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ کوئی شے چکنے کی ہم نے نہیں چکی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر کو دھونے کا آلہ لیا اور اپنے اس پتھر پر بارادہ پتھر بکھرے ہوئے تودہ ریگ کی مثل ہو گیا مینے

عرض کی یا رسول اللہ مجھ کو مکان چھاننے کے واسطے اجازت دیجئے آپ نے اجازت دی میں اپنی مکان کو آیا اور مینے اپنی زوجہ سے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی حالت دیکھی ہے جس میں مجھ کو صبر نہیں ہے تیرے پاس کوئی شے ہو میری زوجہ نے کہا میرے پاس کچھ نہیں اور کبری کا ایک بچہ ہے میٹر کبری کے بچہ کو فوج کیا اور میری بی بی نے جو پیسے یہاں تک کہ ہم نے گوشت کو دیکھ میں ڈال دیا پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے عرض کی میرے پاس تھوڑا طعام ہے یا رسول اللہ آپ اور ایک مرد یاد و مرد چلین آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا وہ کھانا کتنا ہے میں نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کثیر ہے طیب ہے آپ نے فرمایا اپنی بی بی سے کہہ دو کہ میرے آئے تک دیکھ کو نہ اوتار میں اور تنور میں سے روٹی نکالیں اور آپ کے آدمیوں سے فرمایا اوٹھو آپ کے ارشاد سے مہاجرین اور انصار اوٹھ کھڑے ہوئے اور جابر رضی اللہ عنہ کے مکان کو

گئے جبکہ تیار اپنی عورت کے پاس آئے اوس نے کہا تیرا بھلا ہونی صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور  
 نصرا زردہ اور یمنیوں کو لائے ہیں جو اون کے ساتھ تھے اون کی بی بی نے پوچھا کیا تم سے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پتہ چلتا تھا امین نے کہا ہاں آپ نے مجھ سے پوچھ لیا تھا آپ نے آدمیوں سے  
 فرمایا مکان میں داخل ہوا اور بھینٹ نہ کرو آپ روٹی توڑتے تھے اور اوسپر گوشت ڈالتے تھے  
 جسوقت روٹی یا گوشت ختم ہوتے دیک اور تنور کو ڈھانپ دیتے اور اوس کو اپنے اصحاب کو پاس  
 رکھ دیتے تھے پھر دیک اور تنور کو کھولتے اور آپ روٹی توڑتے اور سالن نکالتے تھے یہاں تک  
 کہ سب آدمی سیر ہو گئے اور روٹی اور گوشت باقی رہنے کے طور پر باقی رہ گیا آپ نے جابر کی  
 بی بی سے فرمایا تم سکو کھاؤ اور اس کو اپنے ہمسایوں وغیرہ کے پاس بھر دے پھر اوس نے کہا  
 آدمی ہو کے ہیں۔ اس حدیث کی روایت بھیقی نے کی ہے اور اس کے آخر میں یہ زیادہ کیا ہے  
 جابر نے کہا ہم تمام دن کھاتے رہے اور ہدیہ بھیجتے رہے اور یہی مہیقی نے اس حدیث کی روایت دوسری  
 وجہ سے کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لگئے وہ روٹی اور سالن  
 چلا گیا یعنی باقی نہ رہا۔

شیخین نے دوسری وجہ سے جابر سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ خندق کو ہوا گیا امین نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید بھجوک دیکھی مین اپنی بی بی کے پاس بلیٹ کر آیا اور میں نے اس کو  
 پوچھا کیا تیرے پاس کچھ ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو شدید بد کھینے  
 میری بی بی ایک توشہ دان میرے پاس نکال کے لائی اوس مین ایک صاع جو تھے اور ایک بکری  
 ہماری ملی ہوئی تھی میں نے اوسکو ذبح کیا اور میری بی بی نے جو پیسے پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی طرف پھرا اور آپ کے پاس آیا اور مین نے مخفی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض  
 کی کہ ہم نے اپنی بکری ذبح کی ہے اور ایک صاع جو ہتھے پیسے مین آپ آئی اور آپ کے ساتھ  
 کچھ لوگ آوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکر زور سے پکارا اے اہل خندق جابر نے  
 خدافت کی ہے تم لوگ آؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جب تک مین آؤں تم

اپنی دیگ نہ اتار یا اور آٹے کی روٹی نہ پکائی تو میں مکان کو آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے سب آدمیوں سے آگے آ رہے تھے میں آپ کے پاس گنہ ہوا اٹھالایا آپ نے اوس میں لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کے واسطے دعا فرمائی پھر آپ دیگ کے پاس آئے اور اوس میں لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کے واسطے دعا فرمائی میں اللہ تعالیٰ کی قسم کہا کر کہتا ہوں سب آدمیوں نے کہا نہ انکھایا وہ ایک ہزار آدمی تھے یہاں تک کہ او سکھ چوڑ دیا اور الگ ہو گئے اور ہماری دیگ جوش مار رہی تھی جیسے کہ وہ جوش مارتی تھی اور ہمارے آٹے کی روٹی پکائی جا رہی تھی وہ آٹا ویسے ہی تھا۔

واقعی اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن مغیث بن ابی بروتہ الانصاری سے روایت کی ہے  
کہا ہے ام عامر اشملیہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قعب بھیجی جس میں حبس  
تھا اور سوقت آپ اپنی قبۃ میں تھے اور ام سلمہ کے پاس تھے اوس حبس میں سے ام سلمہ نے  
اپنی حاجت کے موافق کہا یا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیہ حبس کو لیکر قبۃ سے باہر شریف  
لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کرنے والے نے عشا کے کھانا کیا اسطے پکارا  
اوس حبس کو اہل خندق نے کہا یا یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور حبس جیسے تھا ویسے ہی تھا  
یہ حدیث مرسل ہے۔

ابو یعلیٰ نے اور ابن عساکر نے عبید اللہ بن علی بن ابی رافع کے طریق سے ابی رافع سے روایت کی ہے کہ اسے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یوم خندق میں ایک بکری فرمیل میں لایا آپ نے مجھ سے فرمایا اسے نبواً رافع مجھ کو اس بکری کا ایک بازو دیدو میں نے آپ کو بازو دے دیا پھر آپ نے مجھ سے فرمایا بازو دیدو میں نے دوسرا بازو دیدیا پھر آپ نے فرمایا بکری کا بازو دے دو میں نے عرض کی یا رسول اللہ بکری کے نہیں ہوتے ہیں مگر دو بازو دو تون میں نے آپ کو دے دئے آپ نے فرمایا اگر تم تھوڑی ریزنا موش رہتے میں نے جو شتم سے طلب کی تھی تم ضرور مجھ کو دیتے اور یہی ابو یعلیٰ اور ابن عساکر نے دوسری وجہ سے عبید اللہ بن علی

گھوڑوں کی  
کھوپڑیاں  
کھوپڑیاں  
کھوپڑیاں  
کھوپڑیاں

بن ابی رافع سے یہ روایت کی ہے اور ان کی دادی سلمیٰ نے اونکو یہ خبر کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی رافع کے پاس یوم خندق میں ایک بکری بھیجی اور رافع نے اونکو بریان کیا اور اسکو ایک بیل میں رکھا پھر اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا۔

یہ القاسم بغوی نے اپنی معجم میں معاویہ بن الحکم سے روایت کی ہے کہا ہے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے خندق کی دیوار علی بن الحکم کے بھائی کے پاؤں پر گر پڑی پاؤں کو خون آلود کر دیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پاؤں پر اپنا دست مبارک پر پھیرا اور بسم اللہ فرمایا اونکو پاؤں سے کچھ تکلیف نہیں ہوئی۔

ابونعیم نے ابی عبد الرحمن الجلی کے طریق سے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خندق میں تشریف لے گئے اور آپ نے پتھر توڑنے کا اذکار دیا اور آپ نے اوس سے ایک پوری ضرب لگائی اور آپ نے فرمایا کہ یہ وہ ضرب ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ روم کے خزانوں کی فتح دے گا پھر آپ نے دوسری ضرب لگائی اور آپ نے فرمایا کہ یہ وہ ضرب ہے جس سے اللہ تعالیٰ فارس کے خزانوں کی فتح دے گا پھر آپ نے تیسری ضرب لگائی اور آپ نے فرمایا یہ وہ ضرب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اہل یمن کو اعوان اور انصار کی حالت میں لائے گا۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھ سے سلمان سے حدیث کی گئی ہے سلمان فرماتے کہا ہے کہ خندق کی ایک طرف میں نے ایک ضرب لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف مڑ کر دیکھا جبکہ آپ نے مجھ کو دیکھا کہ میں چوٹ لگا رہا ہوں اور آپ نے مجھے جگہ کی سختی ملاحظہ فرمائی آپ خندق میں اترے اور آپ نے میرے ہاتھ میں سے کدال لے لیا اور آپ نے ایک ضرب اوس سے لگائی کدال کے نیچے ایک بجلی چکی پھر آپ نے دوسری ضرب پورے طور پر لگائی کدال کے نیچے ایک بجلی چکی پھر آپ نے تیسری ضرب لگائی کدال کے نیچے ایک بجلی چکی میں نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کیا شے میں نے دیکھی جو چلتی تھی آپ نے فرمایا پہلی چک جو تھی اللہ تعالیٰ نے

اوسکے ساتھ مجھ کو یمن پر فتح دی اور دوسری چمک جو تھی اللہ تعالیٰ نے اوسکے ساتھ مجھ کو شام اور مغرب پر فتح دی اور تیسری چمک جو تھی اللہ تعالیٰ نے اوسکے ساتھ مجھ کو شرق پر فتح دی ابن اسحاق نے کہا ہے مجھ سے اس شخص نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جس کو یمن میں تہم نہیں سمجھتا ہوں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر اور حضرت عثمان اور ان کے زمانوں کے بعد یہ کہا کرتے تھے تم لوگ جو چاہو فتح کرو قسم ہے اوس ذات کی جس کے ہاتھ یمن میری جان ہے تم نے کسی شہر کو فتح نہیں کیا اور تم کسی شہر کو قیامت تک فتح نہ کرو گے مگر اللہ تعالیٰ نے اوس کی کنجیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کر دی ہیں۔ اور اس حدیث کو ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے کلبی سے کلبی فی ابی صالح سے ابی صالح نے سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور ابو نعیم اور بیہقی نے اس حدیث کی مثل عروہ رضی اللہ عنہ سے اور موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اسکی روایت کی ہے۔ بیہقی اور ابو نعیم نے براء ابن عازب سے روایت کی ہے کہا ہے بعض خندق میں ہوگا ایک بڑا سخت پتھر ظاہر ہوا اوس میں کدال اثر نہیں کرتا تھا ہم نے اس کی شکایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی جبکہ آپ نے اوس پتھر کو دیکھا کدال لیا اور بسم اللہ کہا اور ایک ایسی ضرب ماری جس کا ثلث حصہ ٹوٹ گیا آپ نے فرمایا اللہ اکبر مجھ کو ملک شام کی کنجیان دی گئیں واللہ میں ملک شام کے سرخ مکانوں کو دیکھ رہا ہوں پہر آپ نے دوسری ضرب لگائی دوسرا ثلث حصہ قطع ہو گیا آپ نے فرمایا اللہ اکبر مجھ کو فارس کی کنجیان عطا کی گئیں واللہ میں مابین کے سفید قصر دیکھ رہا ہوں پہر آپ نے تیسری ضرب لگائی بقیہ حصہ تہہ کا قطع ہو گیا آپ نے فرمایا اللہ اکبر مجھ کو یمن کی کنجیان عطا کی گئیں واللہ میں اس گھڑی اپنی جگہ سے صنعا کے مکانوں کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔

ابن سعد اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور بیہقی اور ابو نعیم نے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی کے طریق سے روایت کی ہے کثیر نے اپنے باپ کے باپ کے اپنے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے ہمارے پاس خندق میں ایک سفید گول بڑا پتھر نکل آیا اس پتھر نے



ہمارے لوہے کے آلات توڑ ڈالے اور سکا توڑنا ہم پر دشوار ہو گیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپ نے سندان سے گدال لے لیا آپ نے پتھر پر ایک ایسی ضرب لگائی جس سے ضرب لگنے کو سکو ہوا ڈالا اور اس سے ایک ایسی بجلی چمکی کہ مدینہ کی پتھریلی زمین کے درمیان جو شے تھی وہ روشن ہو گئی یہاں تک کہ وہ روشنی تھی کہ اندھیری رات کے درمیان چراغ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر فرمایا پھر آپ نے اس پتھر پر دوسری ضرب لگائی اس نے اس کو ہوا ڈالا اور ایک ایسی بجلی چمکی کہ مدینہ کی پتھریلی زمین کے درمیان جو شے تھی وہ روشن ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا پھر آپ نے اس پتھر پر تیسری ضرب لگائی اس سے ضرب لگنے کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اس سے ایک ایسی بجلی چمکی کہ مدینہ کی پتھریلی زمین کے درمیان جو شے تھی روشن ہو گئی آپ نے اللہ اکبر فرمایا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے آپ کو دیکھا آپ پتھر پر ضرب لگاتے تھے اس سے موج کی مانند بجلی نکلتی تھی اور ہم نے آپ کو دیکھا آپ اللہ اکبر فرماتے تھے آپ نے فرمایا پہلی ضرب میں حیرہ اور مدین کی سرحد کے قصور مجھ پر روشن ہو گئے گویا وہ قصور کتوں کی ڈاڑھیں تھیں جبریل علیہ السلام نے مجھ کو یہ خبر دی کہ میری امت اون قصور پر غلبہ کرنے والی ہے اور دوسری ضرب میں مجھ پر سرزمین روم کے سرحد قصور روشن ہو گئے گویا وہ قصور کتوں کی ڈاڑھیں تھیں جبریل علیہ السلام نے مجھ کو یہ خبر دی کہ میری امت اون قصور پر غلبہ کرنے والی ہے اور تیسری ضرب میں مجھ پر صنعا کے قصور روشن ہو گئے گویا وہ کتوں کی ڈاڑھیں تھیں جبریل علیہ السلام نے مجھ کو یہ خبر دی کہ میری امت اون پر غلبہ کرنے والی ہے تم لوگوں کو نصرت کی بشارت ہو نا فقیہ نے سنکر اصحاب سے کہا محمد صلعم تم لوگوں کو یہ خبر دیتے ہیں کہ وہ شرب سے قصور حیرہ اور مدین کی سرحد کو دیکھتے ہیں اور وہ قصور ہمارے واسطے فتح ہوں گے اور حال یہ ہے کہ تم لوگ خندق کو دور ہت ہو اور تم کو یہ قدرت نہیں ہے کہ تم لوگ میدان میں نکل کر جنگ کرو اس وقت کے واقعہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ قول واذیقول المنافقون والذین فی قلوبہم مرض ما وعدنا اللہ ورسول الا عروانا نزل

ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خندق میں اپنے کدال سے ایک ضرب لگائی چکنے کے طور پر ایک بجلی چکی اور یمن کی طرف سے نور نکلا پھر آپ نے دوسری ضرب لگائی فارس کی طرف سے ایک نور نکلا پھر آپ نے تیسری ضرب لگائی روم کی جانب سے نور نکلا سلمان نے دیکھا کہ اس امر سے تعجب کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مجھے یمن سے پوچھا کیا تم نے دیکھا انہوں نے کہا میں نے عرض کی بیشک میں نے دیکھا آپ نے فرمایا مجھے یمن روشن ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو میرے اس مقام میں یمن اور روم اور فارس کی فتح کی بشارت دی۔

ابو نعیم نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ اسے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خندق میں تھے خندق کہو دگیا ایک پتھر نکل آیا آپ ہنس دئے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کس واسطے ہنسے آپ نے فرمایا میں اون آدمیوں سے ہنسا جو مشرق کی جانب قیدی بنا کر لائے جائیں گے اور اون کو جنت کی طرف چلائیں گے اور وہ کراہت کرتے ہوں گے۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہ اسے مجھ سے سعید بن مناء نے بشیر بن سعد کی بیٹی نعمان بن بشیر کی بہن سے حدیث کی ہے کہ اسے میری ماں نے میرے کپڑے کے پلو میں خرے رکھ کر میرے باپ اور میرے ماموں کے پاس مجھ کو بھیجا وہ خندق کہو درہے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گذری آپ نے مجھ کو پکارا میں آپ کے پاس گئی آپ نے خرے اپنے دو دونوں ہاتھوں میں مجھ سے لئے اور خرہوں سے آپ کے دونوں ہاتھ نہیں بہرے آپ نے ایک کپڑا پھیلا دیا اور اون خرہوں کو اس پر بکھیر دیا وہ خرے اس کپڑے کے اطراف میں گر پڑے پھر آپ نے اہل خندق کو امر فرمایا وہ سب آدمی جمع ہو گئے اور انہوں نے اوسین سے کہا میں نے وہ خرے زیادہ ہوتے جاتے تھے یہاں تک کہ آدمی کہا کر ہٹ گئے اور خرے کپڑے کے اطراف سے گر رہے تھے۔

ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ اہل مغیرہ میں سے ایک مرد تھا اوس نے

کہا میں محمد صلعم کو ضرور قتل کرونگا اوس نے اپنا گھوڑا خندق میں گدایا وہ گھوڑے پر سے گر پڑا  
 اوس کی گردن ٹوٹ گئی اون لوگوں نے کہا یا محمد اوس کو ہمیں دے دیجیے ہم دفن کر دیں گے اور  
 اوس کی دیت ہم آپ کو دیں گے آپ نے فرمایا او سکھو چڑو وہ خبیث ہے اور خبیث الدین ہے  
 یہی قنہ سے روایت کی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں ام حبترم ان  
 تدرخلوا الجنة ولما یا تکلم مثل الذین خلوا من قبلکم مستہم الباساء والضراء وذلزلوا نازل فرمایا جبکہ یونین  
 نے احزاب کو دیکھا تو یہ کہا ہذا وعدنا اللہ ورسولہ یہ وہ ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ اور اوس کے  
 رسول نے ہم سے کیا ہے۔

شیخین نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو صبا  
 سے نصرت دی گئی اور قوم عاد دیور سے ہلاک کی گئی۔

ابو نعیم اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ احزاب کی رات  
 تھی تو شمالی ہوا جنوب کی طرف آئی اور اوس نے کہا کہ توجا اور اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول  
 کو نصرت دے جنوب نے کہا کہ حرہ رات کو نہیں جاتی ہے اون لوگوں کی طرف صبا بھی گئی  
 اوس نے اون کی آگ کو بجھا دیا اور اون کے ڈیروں کی رسیاں قطع کر ڈالیں رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو صبا سے نصرت دی گئی اور قوم عاد دیور سے ہلاک کی گئی۔

یہی قنہ سے مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے قول فارسلنا علیہم ہرجا کے معنی میں روایت کی ہے کہ  
 ہے کہ ہرج سے مراد ہرج صبا ہے کہ یوم خندق میں احزاب پر بھی گئی تھی یہاں تک وہ تیز تھی کہ اون  
 لوگوں کی ہڈیاں اوندھی کر دیں اور اون کے ڈیرے اوکھاڑ ڈالے یہاں تک کہ اون لوگوں کو اس  
 جگہ سے کوچ کر دیا اور وجوہ المرموہا سے مراد ملائکہ ہیں مجاہد نے کہا ہے اوس دن ملائکہ نے  
 جنگ نہیں کی۔

یہی قنہ نے حذیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے کہ اسے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے ساتھ لیلۃ الاحزاب میں ایسی حالت میں دیکھا جس میں سخت ہوا تھی اور سردی تھی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کوئی مرد ہے جو میرے پاس قوم کی خبر لاوے وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا گوں میں سے کسی نے آپ کو جواب نہیں دیا پھر آپ نے اس کی مثل دوسری بار پرتیسری بار فرمایا پھر آپ نے فرمایا اے حذیفہ تم ادھواؤ تم قوم کی خبر جاؤ میری پاس لاؤ میں ایسی حالت میں گیا کہ میں حمام میں جا رہا تھا اور میں وہاں سے پلٹ کے ایسی حالت میں آیا میں حمام میں چل رہا تھا جو وقت میں فارغ ہو گیا تو مجھ کو سردی معلوم ہوئی۔ اور اسی حدیث کی روایت بھتی نے دوسری وجہ سے حذیفہ سے کی ہے: اور یہ زیادہ کیا ہے بیٹے کیا یا رسول اللہ میں آپ کے پاس اوٹھ کر نہیں آیا مگر سردی کی وجہ سے آپ سے مجھ کو حیا آئی آپ نے مجھ سے فرمایا تم جاؤ گرمی اور سردی کا کچھ خوف تم پر نہ ہو گا یا تنگ کہ تم میرے پاس پلٹ کے آؤ گے۔ پھر بھتی نے اس حدیث کی روایت تیسری وجہ سے حذیفہ سے کی ہے اور اس میں یہ بھی حذیفہ نے کہا میں کٹرا ہو گیا آپ نے فرمایا قوم میں کوئی خبر پیدا ہونے والی ہے تم قوم کی خبر میرے پاس لاؤ حذیفہ نے کہا میں سب آدمیوں سے زیادہ تر توڑیوا لاکھا اور مجھ کو اور لوگوں سے زیادہ سردی معلوم ہوتی تھی میں گیا آپ نے میرے واسطے یہ دعا کی اللہم غنظ من بین یرہ ومن خلقہ وعن یمنہ وعن شمالہ ومن فوقہ ومن تحتہ حذیفہ نے کہا واللہ اللہ تعالیٰ سے خوف اور سردی کو میرے دل میں پیدا نہیں کیا مگر میرے دل میں سے خوف اور سردی نکل گئی میں نے خوف پاتا تھا اور نہ سردی معلوم ہوتی تھی میں لشکر میں داخل ہوا یہاں تک کہ میں آدھوں کو دیکھا وہ اپنے لشکر میں ہیں وہ الریحیل الریحیل کہہ رہے ہیں یعنی کوچ کوچ کر دو کوچ کر دو کہہ رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں تمہارے واسطے ٹھہر رہے کی جگہ نہیں ہے میں یہاں تک ہوا کہ دیکھا کہ اونکے لشکر میں تھی اونکے لشکر سے ایک بالشت تجاوز نہیں کرتی تھی واللہ میں پتھروں کی آواز اذان کے کجاوون اور فرخشون میں سنتا تھا اور یہاں اذان پتھروں سے مارتی تھی پھر وہاں سے میں پلٹا جبکہ میں آ رہا تھا راستہ میں پہونچا یہاں تک کہ میں نے بیس سواروں کو دیکھا وہ عمامے باندھ رہے ہوئے تھے اور ہنوز نے مجھ سے کہا کہ اپنے صاحب کو خبر کر دو کہ اللہ تعالیٰ نے قوم کو کفایت کی کچھ دیر نہیں لگتی کہ میں پلٹ کے آیا واللہ میرے پلٹنے

کے ساتھ ہی سردی میری طرف پلٹ آئی اور میں کانپنے لگا اور اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الذین امنوا  
 اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءکم جنودنا علیکم یرحاً وجنود الہم تروا باکم انزل فرمایا پہنچتی ہے اس حدیث  
 کی روایت چوتھے طریق سے حدیفہ سے اس زیادتی سے کی ہے کہا ہے اون لوگوں کو سخت  
 ہوائے بکڑاؤ نہواں نے پہنچ کر دیا اور ہوا اونکے بعض مال و متاع پر غلبہ کر رہی تھی حدیفہ جس وقت  
 پٹے اپنے راستہ میں سواروں کے گروہ کے پاس سے گزرے حدیفہ کے پاس دو سوار اون میں  
 سے نکل کے آئے پہراون دونوں نے کہا تم اپنے صاحب کے پاس پلٹ کے جاؤ اور ان کو یہ  
 خبر پہنچا دو کہ اللہ تعالیٰ نے خاص اون لوگوں کی کفایت لشکر اور ہوا کے ساتھ کی۔ پہرہینی نے  
 پانچویں طریق سے اس حدیث کی روایت حدیفہ سے کی ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ مجھے  
 رسول اللہ صلعم نے پوچھا کیا تم جانتے ہو حدیفہ نے کہا واللہ مجھ کو یہ خوف نہیں ہے کہ میں قتل  
 کیا جاؤنگا لیکن میں یہ خوف کرتا ہوں کہ میں بکڑا جاؤں گا آپ نے فرمایا تم ہرگز نہ پکڑے جاؤ گے  
 اور اس حدیث میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اون پر اس ہوا کو بھیجا اور اس ہوا نے اون کی کسی بنا  
 کو نہ چوڑا مگر اس کو منہدم کر دیا اور کوئی برتن نہ چوڑا مگر اس کو سکواؤندہ کر دیا اور اس حدیث کو حاکم نے  
 روایت کیا ہے اور اس کو صحیح کہا ہے اور ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت کی ہے۔

ابو نعیم نے ابن عمر رضی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کی رات میں  
 یہ فرمایا جو شخص قوم کی خبر میرے پاس لائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں میرا رفیق کرے گا یہ  
 تین بار فرمایا کسی نے آپ کو جواب نہیں دیا آپ نے حدیفہ کو پکارا حدیفہ نے جواب دیا آپ نے  
 اون سے پوچھا کیا تم نے میری آواز نہیں سنی حدیفہ نے کہا بیشک میں نے آواز سنی آپ نے  
 پوچھا کس شے نے تم کو جواب دینے سے منع کیا حدیفہ نے عرض کی سردی مانع ہوئی آپ نے  
 فرمایا تمکو سردی نہیں ہے حدیفہ نے کہا میری سردی جاتی رہی حدیفہ گئے اور قوم کا خیر آپ  
 کے پاس لائے جبکہ حدیفہ پلٹ کر آئے اون کی طرف سردی نے عموماً کیا جیسی سردی رہا کرتی تھی  
 ویسی ہی معلوم ہونے لگی۔

شیخین نے عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب پر بیرونہ علی اور یہ فرمایا اللہم منزل الکتاب سریع احساب انہم الاحزاب اللہم انہم و انہم و انہم ای میرے اللہ تعالیٰ تو کتاب کا نازل کر نیوالا ہے اور جلد ہی حساب لینے والا ہے احزاب کو ہنگامی اے میرے اللہ تعالیٰ تو ان لوگوں کو ہنگامی اور انکو ہلا ڈال۔

اور بھی شیخین نے ابوہریرہؓ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ اخر جندہ ونصر عبدہ وانہم الاحزاب وحدہ فلاشی بعدہ۔ کوئی معبود نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کہ وہ واحد ہے اوس نے اپنے لشکر کو غالب کیا ہے اور اپنے بندہ کو نصرت دی ہے اور احزاب کو تنہا اوس سے بھگا دیا ہے اسکے بعد کوئی شے نہیں ہے۔

ابن سعد نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ یوم خندق تھا جب جبریل علیہ السلام ایسے حال میں آئے کہ انکے ساتھ ریح تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت جبریل علیہ السلام کو دیکھا تین بار فرمایا تم لوگوں کو بشارت ہو اللہ تعالیٰ نے قوم کی طرف ہوا کو بھیجا اوس نے قبون کو پہاڑ ڈالا اور بائیں یون کو اوندھا کر دیا اور کجاوون کو خاک میں دفن کر دیا اور ڈیرون کی میخین قطع کر ڈالیں وہ لوگ ایسے چلے گئے کہ کوئی کسی کو مڑ کے نہیں دیکھتا تھا اللہ تعالیٰ نے اذجا تو کم جنود فارسلنا علیہم ریحاً وجنود الم تر وہا کو نازل کیا۔

ابن سعد نے ابن المسیب سے روایت کی ہے کہ انہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب یوم احزاب میں انیس راتیں رُکے رہے یہاں تک کہ اصحاب میں سے ہر ایک مرد کو خاص سختی پہنچی اور یہاں تک سختی پہنچی کہ نبی صلعم نے یہ دعا کی اللہم انی انشدک حمدک وودعک اللہم انک ان تشا لا تعبد اے میرے اللہ میں تیرے حمد اور وعدہ کی جیسا کہ قسم دیتا ہوں اے میرے اللہ اگر تو چاہے گا تو تیری عبادت نہ بن کیجائے گی۔

ابن سعد نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد احزاب میں دو شنبہ اور شنبہ اور چار شنبہ کے دن دعا کی آپ کی دعا پھر اور عصر کی دو نمازوں کے

درمیان چار شنبہ کے دن متجرب ہوئی تھیں آپ کے چہرہ سے بشارت کو پہچاننا جا بڑے کہا ہے کہ کوئی امر غم میں ڈالتے والا اور غظ میں لاتے والا مجھ پر نازل نہیں ہوا اگر میں نے اس گھڑی کو اس دن میں ڈھونڈا میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی میں اجابت دعا کو پہچانتا ہوں۔

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے روایت کی ہے واقدی نے اپنے شیوخ سے یہ روایت کی ہے کہ عمرو بن عبیدہ و یوم خندق میں پکارتے لگا لگا کر کوئی جنگ کرنے والا ہر حضرت علی بن ابی طالب نے کہا میں اس سے جنگ کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار حضرت علی کو دی اور ان کے سر پر عمامہ باندھا اور آپ نے یہ دعا کی اللہم اعنہ علیہ ہر حضرت علی اوسکے مقابل میدان میں آئے اور دونوں میں سے ایک اپنے مقابل کے قریب آیا اور ان دونوں کے درمیان غبار اٹھا حضرت علی نے اوسکے تلوار ماری اور اوسکو قتل کر ڈالا عمر کو ہلاک کر بیٹھ پھیر کے بہاگ گئے۔

ابو نعیم نے عروہ اور ابن شہاب سے روایت کی ہے دونوں راویوں نے کہا ہے نعیم بن مسعود نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر دی کہ قریش نے آپ پر گرد ہون کو جمع کیا ہے اور قریش نے بنی قریظہ کے پاس آدمی بھیج کر کہا یہی جاب ہے کہ ہمارا قیام دراز ہو گیا ہے اور ہمارے اطراف قحط ہو گیا ہے اور ہم اس امر کو دوست رکھتے ہیں کہ محمد صلعم اور آپ کے اصحاب سے جلد معاملہ طے کریں اور اوس کے بعد ان کی طرف سے آرام پاویں بنی قریظہ نے ان کی طرف یہ جواب بھیجا ہے کہ تم لوگوں نے جو خیال کیا ہے وہ بہتر ہے جسوقت تم چاہو رہن کو بھیج دو پھر تم کو کوئی نرو کے گا مگر تمہارے نفوس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نعیم سے سن کر فرمایا ان لوگوں نے میرے پاس آدمی بھیجا ہے وہ مجھ سے صلح چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ بنی نصیر کو اونسکے دیا اور اموال کی طرف میں پھیر دوں یہ سنکر نعیم غطفان کی طرف ارادہ کر کے گیا اور ان سے کہا میں تم کو نصیحت کرتا ہوں اور تم کو یہود کے غدر پر اطلاع ہوگئی ہے تم لوگ یہ جان لو کہ محمد صلعم نے ہرگز جھوٹ نہیں کہا ہے اور میں نے آپ سے سنا ہے آپ یہ

ترائے تھے کہ بنی قریظہ نے مجھ سے اس شرط پر صلح کی ہے کہ اونکے یہاں بنی نضیر کو مین اٹکے دیا اور اہل وال کی طرف پھیر دوں۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث میں اس امر پر دلالت ہے کہ عرب نے مسلمان اور کافرت تک اس امر کو جاننے سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صادق بین اور اپنے ہرگز کوئی جھوٹی بات نہیں کہی ہے۔

ابن عدی اور بیہقی اور ابی نعیم نے کہا ہے کہ حدیث میں ابی صالح بن ابی صالح نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قول عسی اللہ ان یخیر بینکم و بین الذین عادیتم منہم مودۃ کے معنی میں یہ روایت کی ہے کہ اسے کہہ کر اللہ تعالیٰ نے اون کے درمیان جو مودت پیدا کی وہ مودت وہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ بنت ابوسفیان کے ساتھ ترویج کی حضرت ام حبیبہ ام المؤمنین ہونگئیں اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے مامون ہونگے۔

طحاوی نے یہ روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سے غروب ہونے میں روک دیا تا جب وقت مسلمان عصر کی نماز سے غافل ہو گئے تھے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا تھا اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو آپ کی طرف پھیر دیا یہاں تک کہ آپ عصر کی نماز پڑھ لی اور نووی نے طحاوی سے شرح مسلم میں یہ حکایت کی ہے کہ اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں۔

یہ باب اُن آیتوں کے بیان میں ہے جو غزوہ بنی قریظہ میں واقع ہوئی ہیں

شیخین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خندق میں پلٹے اور ہتیار رکھ دئے اور غسل کیا جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا آپ نے ہتیار رکھ دئے واللہ ہم نے ہتیار نہیں رکھے ہیں آپ نے فرمایا کہ اس طرف کو جاؤں جبریل علیہ السلام نے جواب دیا کہ اس طرف کو جائیے اور بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا آپ بنی قریظہ کی طرف گئے۔

بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے گویا میں اس عبا کو دیکھ رہا ہوں جو



بنی غنم کے کوچوں میں بند ہو رہا تھا وہ خبار جبریل علیہ السلام کے لشکر کا تھا جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کی طرف تشریف لے گئے تھے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے حضرت عائشہؓ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے پاس تھے ایک مرد نے ہمسے سلام علیک کی اوسوقت ہم لوگ اپنے مکان میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقراری کی حالت میں کھڑے ہو گئے میں آپ کے پیچھے گئی یکا یک میں نے وحیہ الکلبیہ کو دیکھا آپ نے فرمایا یہ جبریل علیہ السلام ہیں مجھے یہ امر کہہئے ہیں کہ میں بنی قریظہ کی طرف جاؤں اور یہ کہا ہوا کہ آپ لوگوں نے ہتھیار رکھ دئے ہیں لیکن ہمیں ہتھیار نہیں رکھے ہیں ہمیں مشرکین کو ڈھونڈنا بہانہ تک کہ ہم حمراء الاسد تک پہنچے یہ واقعہ اوسوقت کا ہے جسوقت آپ خندق سے پلٹے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان سے نکلے اور آپ کے اور بنی قریظہ کے درمیان لوگوں کے بیٹھنے کی جگہیں تھیں آپ وہاں سے گئے آپ نے لوگوں سے پوچھا کیا تمہاری پاس سے کوئی شخص گزرا ہے اور لوگوں نے کہا ہماری طرف سے وحیہ الکلبیہ سفید خچر پر گزرے ہیں اونکے نیچے دیباچ کا قטיפہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ وحیہ الکلبیہ نہیں ہیں لیکن وہ جبریل علیہ السلام ہیں بنی قریظہ کی طرف بھیجے گئے ہیں تاکہ اونکو اونکی جگہوں سے ہٹا دیں اور اونکے دیون میں عیب ڈالیں۔

بیہقی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے حضرت عائشہؓ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کی آواز سنی آپ نے شدید حسرت کرتے ہوئے چہرے پر حسرت کی اور آپ اوس مرد کی طرف گئے میں آپ کے پیچھے دیکھنے کو گئی یکا یک میں آپ کو دیکھا کہ آپ اوس مرد کے خچر کی ایال سے ٹیکا دئے ہوئے ہیں اور یکا یک وہ مرد وحیہ الکلبیہ ہے اور یکا یک میں نے اوس مرد کو دیکھا کہ عمامہ باندھے ہوئے اور اپنے عمامہ سے اپنی دونوں شانوں کے بیچ میں لٹکالو ہوئے ہے جبکہ آپ مکان میں داخل ہوئے میں نے آپ کو خبر کی آپ نے مجھ سے پوچھا کیا اتنے

اوس مرد کو دیکھا میں نے کہا ہاں میں نے دیکھا آپ نے فرمایا وہ جبریل تھے انہوں نے مجھ کو یہ امر کیا ہے کہ میں بنی قریظہ کی طرف جاؤں۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ کے طریق سے روایت کی ہے کہ اسے اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل خانہ میں تھے اور انہیں مبارک میں لنگھی کر رہے تھے آپ نے سر کی ایک جانب لنگھی کر لی تھی آپ کے پاس جبریل علیہ السلام گھوڑے پر آئے اور ان کے جسم پر اون کی زرہ تھی آپ اون کی طرف گئے جبریل علیہ السلام نے کہا آپ نے ہتیار رکھ دئے لیکن جب آپ کے پاس دشمن اور تڑپ رہے ہیں نے اپنے ہتیار زمین رکھے اور میں اون کی جستجو میں رہا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بنی قریظہ سے جنگ کرنے کے واسطے حکم کیا ہو میں بنی قریظہ کی طرف اون لوگوں کے ساتھ جو ملائکہ سے ہیں اور میرے ہمراہ ہیں قصد کرتیو الاہوں تاکہ اون کے ساتھ بنی قریظہ کے قلعوں میں زلزلہ ڈال دوں آپ آدمیوں کو لیکر چلے آپ اپنے مکان سے نکلے اور اون لوگوں سے اپنے پوچھا کیا تمہارے پاس سے کوئی سوار ابھی گذرا ہے انہوں نے فرمایا ہمارے پاس سے وحیہ الکلبی سفید گھوڑے پر گذرے ہیں اون کے نیچے تمط تھا یا سرخ قتیقہ دیباچ کا تھا اور اون کے جسم پر زرہ تھی آپ نے فرمایا وہ جبریل تھے وحیہ الکلبی حضرت جبریل علیہ السلام سے مشابہت رکھتے تھے۔

ابن سعد نے یزید بن الاصم سے روایت کی ہے کہ اسے جب وقت اللہ تعالیٰ نے احزاب کو پرالگ نہ کر دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان کی طرف چلے آپ اپنا سر مبارک دھونے لگے آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا عفا اللہ عنک آپ نے ہتیار رکھ دئے اور اللہ تعالیٰ کے ملائکہ نے ہتیار زمین رکھے آپ ہمارے پاس بنی قریظہ کے حصن کے نزدیک آؤ۔

ابو نعیم نے حضرت ام سلمہؓ سے یہ روایت کی ہے کہ ام سلمہؓ نے جبریل علیہ السلام کو یوم بنی قریظہ میں دیکھا اون کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

ابن سعد نے احباب سے روایت کی ہے کہ اسے جبریل علیہ السلام یوم احزاب میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھوڑے پر آئے اونکے سر پر سیاہ عمامہ تھا اور سکو اپنے دونوں شانوں کے بیچ میں لٹکا کر کھاتا تھا اور اونکے سامنے کے دانتوں پر غبار تھا اور اونکے نیچے سرخ قطیقہ تھا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا قبل اسکے کہ ہم ہتیار رکھیں آپ نے ہتیار رکھ دئے اللہ تعالیٰ آپ کو یہ امر کرتا ہے کہ آپ بنی قریظہ کی طرف جائیے۔

ابن سعد نے حمید بن ہلال سے روایت کی ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بنی قریظہ کے درمیان ایک زمانے سے صست عہد تھا جبکہ احزاب آئے تو بنی قریظہ نے اس عہد کو توڑ دیا اور انہوں نے مشرکین کی مدد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کی اللہ تعالیٰ نے ریح اور لشکروں کو بھیجا احزاب کے لوگ بہا گئے چلے گئے اور باقی لوگ اپنے قلعہ میں رہ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے ہتیار رکھ دیے جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ جبریل علیہ السلام کے پاس گئے جبریل علیہ السلام نے کہا میں اب تک ہتیار نہیں رکھو آپ بنی قریظہ کی طرف جائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل سے فرمایا میرے اصحاب میں پنج اور شقت ہے کاش اونکو کچھ دے دوں ہمت دی ہوتی تو اچھا ہوتا جبریل علیہ السلام نے کہا آپ بنی قریظہ کی طرف جائیے میں اپنا یہ گھوڑا بنی قریظہ پر اون کے قلعوں میں داخل کرونگا پھر اون قلعوں کو میں ہلا ڈالوں گا یہ کہہ کر جبریل علیہ السلام اور اون کو ساتھ جو ملا گئے تھے پہر گئے یہاں تک کہ بنی غنم جو انصار سے تھے اونکو کوچہ میں غبار بند ہوا اور سعد بن معاذ کی اکھل میں تیر لگا تھا زخم کا خون ٹھہر گیا اور پہر جاری ہو گیا اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دھلکی کہ میرے دل کو بنی قریظہ کے انتقام سے جب تک شفا نہ ہوئے تو تو مجھے موت نہ دے جو راوی نے کہا بنی قریظہ کو اون کے قلعوں میں جس غم نے پکڑا اس غم نے پکڑا بنی قریظہ سعد کے حکم پر مخلوق کے درمیان سے اپنے قلعوں سے اترے سعد رضے اون کے باب میں یہ حکم کیا کہ بنی قریظہ میں سے جو شخص جنگ کرنے والا ہے وہ قتل کیا جائے اور اون کی ذریات قید کر لی جائے۔ ابن جریر نے اپنی تفسیر میں عبد اللہ بن اوفی سے روایت کی ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ نے

جب تنی مدت تک یہ چاہا کہ ہم بنی قریظہ اور بنی نضیر کا محاصرہ کریں پہنے اونکا محاصرہ کیا ہم کو فتح  
 نہیں ہوئی ہم وہاں سے پلٹ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا آپ اپنا سر  
 مبارک دھو رہے تو یکایک جبیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا آپ لوگوں نے اپنے  
 ہتھیار رکھ دئے اور ملائکہ نے اپنے ہتھیار نہیں رکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک  
 کپڑا مانگا اور اوس کپڑے کو سر مبارک سے لپیٹ لیا اور سر کو نہیں دھویا پھر آپ نے ہم لوگوں  
 میں نزاکتی ہم اوٹھ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ہم لوگ قریظہ اور نضیر کے پاس آئے اوس دن  
 میں اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کو تین ہزار فرشتوں سے مدد کی اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو ایسی فتح دی  
 جو وہ آسان تھی ہم اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل کے ساتھ پلٹ کے آئے۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھ سے عبد اللہ بن ابی بکر  
 بن محمد بن عمرو بن خرم نے یہ حدیث کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کی عورتوں میں  
 سے ریحانہ بنت عمرو کو اپنی ذات کیواسطے پسند کیا ریحانہ نے اسلام سے انکار کیا آپ نے اوسکو  
 یکسو کر دیا اور اپنے نفس مبارک میں اس کے متعلق کچھ پایا اوس درمیان کہ آپ اصحاب کی  
 مجلس میں تشریف رکھتے تھے آپ نے اپنی بیچھے نعلین کی آواز سنی آپ نے فرمایا کہ یہ دونوں نعلین  
 ضرور ابن سعید کی ہیں مجھ کو ریحانہ کے اسلام کی بشارت دیگا۔

بیہقی نے اور ابن السکن نے (صحابہ) میں اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے  
 روایت کی ہے ابن اسحاق نے کہا مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بنی قریظہ کے ایک شیخ  
 سے حدیث کی ہے اوس شیخ نے کہا ہے کہ ایک مرد یہودی شام سے ہمارے پاس آیا اوسکا  
 نام ابن الہیبان تھا واللہ ہم نے کوئی مرد اوس سے اچھا نہیں دیکھا وہ مرد ہمارے پاس ٹھہرا  
 جسوقت بارش رک جاتی تھی ہم اوس سے کہتے تھے کہ ہمارے واسطے بارش کی دعا کرو وہ یہ  
 کہتا کہ اپنے نکلنے سے پہلے صدقہ نکالو ہم صدقہ نکالتے تھے وہ ہر گھر کے میدان میں لے جاتا  
 واللہ ہم اپنی جگہ سے نہیں جاتے تھے کہ گھاسیان بہہ نکلتی تھیں اور ہم کو بہا کر لیجاتی تھیں

اوس نے بارہا ایسا کیا کہ ایک دو بار جبکہ اوس کی وفات حاضر ہوئی اوس نے کہا اے یہود کی جماعت تم لوگ موت کو کیا لگاتے ہو؟ تم نے مجھ کو خوار و خراج کی سزائیں یعنی آباد زمین سے تنگی اور بھوک کی زمین کی طرف نکال دیا ہے، اوس سے کہا تو ہم سے زیادہ عالم ہے اوس نے کہا ایک نبی ہے جس کی سین تو فتح کرتا ہوں وہ اب مبعوث ہو گا یہ شہزادہ اس کی ہجرت کی جگہ ہے اور وہ بنی تونزیری اور ذریت کو بردہ بنائے کیا اسطے مبعوث کیا جائیگا یہ امر کہ وہ خونریزی کرے گا اور ذریت کو بردہ بنائے گا اوس نبی سے تم لوگوں کو بائز نہ رکھے اور تم لوگ اوس کی طرف بارادہ جنگ ہرگز سبقت نہ کیجیو یہ وہ کلمہ کر گیا یہ امر ثعلبیہ اور اسید دونوں فرزند ان سعید اور اسد بن عبیدہ کے اسلام کا سبب اوس رات میں تھا جس رات قرظہ فتح کیا گیا اور اس حدیث کی روایت ابن السکن نے دوسری وجہ سے ابن اسحاق سے کی ہے ابن اسحاق نے عاصم بن عمر سے انہوں نے سعید بن المسیب سے انہوں نے جابر بنہ سے روایت کی ہے۔ اور ابن سعد نے اس حدیث کی روایت واقدی سے کی ہے انہوں نے ابراہیم بن اسمعیل بن ابی حبیب سے انہوں نے داؤد بن الحسین سے انہوں نے ابی سفیان مولیٰ ابن ابی احمد سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

ابن سعد نے یزید بن رومان اور عاصم بن عمرو وغیرہما سے یہ روایت کی ہے کہ جب وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی قرظہ کے قلعہ میں داخل ہوئے کعب بن اسد نے کہا اگر وہ یہود تم اس مرد کے تابع ہو جاؤ واللہ یہ مرد ضرور نبی ہے اور تم کو یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ یہ نبی مرسل ہے اور یہ وہی نبی ہے جس کی صفت تم کتابوں میں پاتے تھے اور یہ وہی نبی ہے جسکی بشارت عیسیٰ نے دی ہے اور تم لوگ اس نبی کی صفت پہچانتے ہو یہود نے سنگہ کہا وہ وہی نبی ہے لیکن ہم تو رات کے حکم کو نہیں چوڑیں گے۔ ابن سعد نے ثعلبیہ بن ابی مالک سے روایت کی ہے کہ اسے ثعلبیہ اور اسید فرزند ان سعید اور اسد بن عبیدہ نے کہا اگر وہ بنی قرظہ واللہ تم لوگ یہ ضرور جانتے ہو کہ آپ رسول اللہ ہیں اور آپ کی صفت ہماری پاس ہے اوس صفت سے

ہمارے علما اور علما بنی النضیر نے ہم سے حدیث کی ہے یہ جی بن اخطب علما سے یہود میں  
اول ہے یہ اور یہودی عالم ابن امیہان ہمارے نزدیک اصدق الناس ہیں ابن امیہان نے  
اپنی موت کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت سے ہرگز خیر دی ہے بنی قریظہ فر  
سنگر کہا ہم تو رات کو نہیں چوڑیں گے جبکہ اس گروہ نے بنی قریظہ کے انکار کو دیکھا تو اوس  
رات میں وہ لوگ قلعہ سے اتر آئے جس رات کی صبح کو بنی قریظہ قلعہ سے اترے۔

شیخین نے حضرت عائشہ رضی سے روایت کی ہے کہ یوم خندق میں سعد بن معاذ کو حدیث  
پہنچا حبان بن عرقہ نے سعد کی اکھل میں تیرا زاری صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں غم سے کھڑا  
کیا تاکہ قریب سے سعد کی عیادت کریں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق سے پلٹے تو  
آپ نے ہتیا رکھ دئے اور آپ نے غسل کیا آپ کے پاس جبریل علیہ السلام ایسے حال میں آئے  
کہ وہ اپنا سر غبار سے جھاڑ رہے تھے جبریل علیہ السلام نے آپ کے کما آپ نے ہتیا رکھ دئے واللہ می  
ہتیا نہیں رکھے آپ اون لوگوں کی طرف جائے بنی قریظہ کی طرف پوچھا کس طرف  
جاؤں جبریل علیہ السلام نے بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کی  
طرف گئے بنی قریظہ آپ کے حکم پر قلعہ سے اترے اپنے حکم کو سعد کی طرف پھیر دیا سعد نے کہا  
میں بنی قریظہ کے باب میں یہ حکم دیتا ہوں کہ انکے جنگ کرنے والے لوگ قتل کی جائیں اور  
ان کی عورتیں اور ذریت بردے بنائے جائیں اور ان کے اموال تقسیم کئے جائیں پھر سعد رضی  
نے یہ دعا مانگی اے میرے اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے کہ مجھ کو کوئی شخص اس سے زیادہ دوست  
نہیں ہے کہ میں تیرے معاملہ میں ایسی قوم سے جہاد کروں جس نے تیرے رسول کو چوڑا ٹھہرایا  
ہے اور تیرے رسول کو نکال دیا ہے اے میرے اللہ تعالیٰ میں یہ گمان کرتا ہوں کہ تو نے ہمارے  
اور اون لوگوں کے درمیان جنگ قائم کی ہے اگر قریش کی کچھ جنگ باقی رہ گئی ہے تو مجھ کو  
اون کے لئے باقی رکھ یہاں تک کہ تیرے معاملہ میں قریش سے میں کوشش کروں اور اگر تو فر  
جنگ قائم نہیں کی ہے تو میرے زخم کو جاری کر دے اور اوس میں تو میری موت گردان دی

اِس دعا سے سعد کی ہنسلی سے خون جاری ہو گیا اور وہ اوس سے مر گئے۔

بیہقی نے جابر سے روایت کی کہ ماہِ یومِ احزاب میں سعد کے تیر لگانوں کی شاہِ رگ کی کاٹ ڈالا اور اس کا خون رگ کے جاری ہو گیا سعد نے یہ دعا مانگی اے میرے اللہ تعالیٰ میری جان جب تک تو نہ نکال کہ میری آنکھیں بنی قرظیہ کے انتقام سے ٹھنڈی ہو جاوین سعد کی رگ رگ گئی اور اوس سے خون کا کوئی قطرہ نہیں بہا یہاں تک کہ بنی قرظیہ سعد کے حکم پر قلعہ و آثر ہو جبکہ سعد بنی قرظیہ کی جنگ سے فارغ ہو گئے اُن کی رگ ٹھل گئی اور انہوں نے وفات پائی۔

بیہقی نے ابن عمرؓ سے روایت کی کہ ماہِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے حق میں فرمایا کہ اُن کے واسطے عرش نے حرکت کی اور ستر ہزار فرشتوں نے اُن کے جنازہ کی مشائیت کی اور بیہقی نے جابرؓ سے روایت کی ہے کہ ماہِ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے پوچھا کہ یہ کون صالح بندہ ہے جو مرا ہے اُس کے واسطے آسمان کو دروازہ کھول دئے گئے ہیں اور اُس کے واسطے عرش نے حرکت کی ہے آپ یہ سن کر یا ہر تشریف لے گئے یہاں تک آپ نے دیکھا کہ وہ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی کہ ابن اسحاق نے کہا ہے مجھے معاذ بن رفاعہ بن رافع نے حدیث کی ہے انہوں نے کہا ہے مجھ کو میری قوم کے مردوں میں سے اوس شخص نے خبر دی ہے جس کو میں چاہتا تھا کہ مجھ کو خبر دے جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آدھی رات کو آئے استبقر کا عمامہ باندھے ہوئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ کون میت ہے جس کے واسطے آسمان کے دروازے کھول دئے گئے ہیں اور عرش نے جنبش کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر سعد بن معاذ کی طرف جلد تشریف لے گئے اور اُن کو ایسے حال میں پایا کہ وہ بیض کئے گئے تھے۔

بیہقی نے حسن سے روایت کی ہے کہ ماہِ سعد کی روح کی فرحت و عرشِ رحمان فر جنبش کی۔

ابن سعد نے سلمہ بن اسلم بن حریش سے روایت کی ہے کہ اس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں داخل ہوئے مکان میں کوئی شخص نہ تھا مگر سعد وہ چادر اوڑھے ہوئے تھے میں نے آپ کو دیکھا آپ اس طور پر پہلانگ مار کے جا رہے تھے جیسے کوئی شخص آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے گردنوں پر پہلانگ مار کر جاوے آپ نے میری طرف اشارہ فرمایا ٹھہر جاؤ میں ٹھہر گیا اور میں اپنے سامنے سر پہنے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر بیٹھے پھر آپ نکل آئے میں نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ پہلانگ رہے تھے آپ نے فرمایا میں بیٹھنے کی جگہ پر قدرت نہیں پائی یہاں تک کہ ملائکہ میں سے ایک فرشتہ نے اپنی دونوں بازوؤں میں سے ایک بازو کو سمیٹ لیا۔ ابو نعیم نے اشعث بن اسحاق بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ اس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زانو او سدن پکڑ لئے اور فرمایا کہ ایک فرشتہ آیا اور نے بیٹھنے کی جگہ نہیں پائی میں نے اس کو جگہ دیدی جبکہ آدمیوں نے سعد کا جنازہ اٹھایا سعد آدمیوں میں زیادہ عظیم الحجۃ اور لائے قد کے تھے منافقین میں سے ایک کہنے والے نے کہا آج کے دن سے زیادہ ہلکی کوئی نعش ہم نے نہیں اٹھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سعد کے جنازہ میں ایسے ستر ہزار فرشتہ موجود ہوئے تھے جنہوں نے ہرگز زمین پر قدم نہیں رکھا تھا۔

ابن سعد نے محمود بن لبید سے روایت کی ہے کہ اس قوم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے کسی میت کو نہیں اٹھایا کہ جو سعد سے زیادہ ہلکی ہوتی آپ نے فرمایا سعد کے ہلکے ہونے سے کون شے تم کو مانع ہوتی حال یہ ہے کہ ملائکہ میں سے اتنے اتنے فرشتے اترے تھے آج کے دن سے پہلے وہ ہرگز نہیں اترے تھے ان فرشتوں نے سعد کو تھامے ساتھ اٹھایا تھا۔

ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے کہ اس جگہ سعد بن معاذ نے وفات پائی حال یہ ہے کہ سعد حبشہ اور جو انحراد اور طبری عقل کے مرد تھے منافقین کہنے لگے کہ ہم نے مثل آج کے



دن کے کسی مرد کو سعد سے زیادہ ہلکا نہیں دیکھا اور لوگوں سے منافقین نے یہ کہا کیا تم لوگ جانتے ہو کہ اونکا جنازہ زیادہ ہلکا کس واسطے تھا یہ اسواسطے تھا کہ اونہوں نے بنی قریظہ کے باب میں حکم کیا تھا کہ اون کے جنگ کرنیوالے قتل کئے جاوین اور اون کی عورتیں اور ذریت بردی بنائے جاوین (یہ قول منافقین کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے ذکر کیا آپ نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے ملائکہ سعد کا سریرا وٹھارے تھے اور حاکم نے قتادہ کے طریق سے انس سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے محمد بن المنکدر کے طریق سے محمد بن شریب بن جہیل بن جہنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کسی آدمی نے سعدؓ کی قبر کی مٹی میں سے اوسدن ایک مٹی مٹی لی اور اوسکو لے گیا پھر اوس نے اوسکے بعد اوس مٹی کو دیکھا یکایک اوسکو مشک پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ سبحان اللہ فرمایا بیان تک کہ وہ امر آپ کے چہرہ سے پچھا گیا آپ نے الحمد للہ فرمایا اور فرمایا کہ اگر کوئی شخص قبر کے قفطہ سے نجات پائیو الا ہو تا البتہ اوس قفطہ سے سعد ضرور نجات پاتے سعد کو قبر کا ایک قفطہ ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے اوس قفطہ کو اوس سے دفع کر دیا۔

ابن سعد نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے جن لوگوں نے سعد کی قبر کو ہودی تہی میں اون میں سے تھا جس وقت ہم مٹی کو ہود رہے تھے تو گرد سے مشک کی خوشبو ہم پر ہکتی تھی۔

یہ باب اون آیتوں کو بیان نہیں ہے جو ابورافع کو قتل میں واقع ہوئی ہیں بخاری نے براء سے یہ روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عقیل نے جبکہ ابورافع کو قتل کیا اور اسکے مکان کی سیڑھی سے اتر زمین کی طرف گر پڑے اونکی پٹلی ٹوٹ گئی کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اپنا پاؤں پسلا دو میں نے اوس کو پسلا دیا آپ نے اپنا

دست مبارک میرے پاؤں پر پھیرا میں ایسا ہو گیا گویا میں نے پاؤں کی شکایت ہی نہیں کی تھی۔

## یہ باب اس شجر کے بیان میں ہے جو سفیان بن یحییٰ کو قتلین واقع ہوئی ہے

بہقی اور ابو نعیم رحمہما اللہ بن انیس سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا اور یہ فرمایا مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ ابن یحییٰ الہذلی آدمیوں کو جمع کرتا ہے تاکہ مجھ سے جنگ کرے وہ مقام نخلہ میں ہے یا عرنہ میں ہے تم اس کے پاس جاؤ اور اسکو قتل کر ڈالو میں نے کہا یا رسول اللہ اسکی صفت بیان فرمائیے تاکہ میں اسکو پہچان لوں آپ نے فرمایا کہ تمہارے اور اس کے درمیان یہ ایک نشانی ہے جسوقت تم اسکو دیکھو گے وہ کانپنے لگے گا میں نکل کے گیا یہاں تک کہ اس کے پاس میں پہنچا جبکہ میں نے اسکو دیکھا جو وصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا کیا تھا میں نے وہی وصف اسکا پایا اس کو کپ کپی تھی میں اس کے ساتھ کچھ گیا یہاں تک کہ جسوقت اس نے مجھ کو قابو دیا میں نے اس پر تلوار سے حملہ کیا میں نے اسکو قتل کر ڈالا جبکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا افلح الوجہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے اسکو قتل کر ڈالا آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا آپ نے مجھ کو ایک عصا عطا فرمایا اور فرمایا کہ اس عصا کو اپنے پاس رکھو میں نے پوچھا یا رسول اللہ یہ عصا کس واسطے آپ نے مجھ کو عطا کیا ہے آپ نے فرمایا قیامت کے دن یہ عصا میرے اور تمہاری درمیان ایک نشانی ہوگی اور سن بہت تھوڑی آدمی مختصر ہونگے مختصر وہ لوگ جو رات کو نماز پڑھتے ہیں اور جب تک جاؤ میں تو اپنی کمر پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں عبد اللہ نے اس عصا کو اپنی تلوار کے ساتھ رکھا یہاں تک کہ وہ مرنے مرنے وقت عصا کیواسطے انہوں نے امر کیا اور ننگے کفن میں اون کے ساتھ شہم کر دیا گیا۔

بہقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب اور عروہ رضی اللہ عنہما سے اور ہر کی حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جسوقت تم اسکو دیکھو گے تو

اوس سے تمکو ہدایت ہوگی اور اوس سے علیحدہ ہو جاؤ گے عبداللہ نے کہا میں کسی شے پر ہرگز علیحدہ نہیں ہوا جبکہ میں اوس کو دیکھا مجھکو اوس سے ہدایت ہوئی اور میں علیحدہ ہو گیا میں نے اپنی دل میں کہا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول نے سچ کہا ہے پھر میں اوسکی گمات میں بیٹھا یہاں تک کہ جسوقت آدمی ٹھہر گئے میں اوسکو دھوکا دیا اور اوسکو قتل کر ڈالا اصحاب بھروسہ سے کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن امیس کے آنے سے پہلے اوس کے قتل کی خبر دی تھی۔

ابن سعد نے واقندی کے طریق سے واقندی کے شیوخ سے روایت کی کہ حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت تم اوس کو دیکھو گے اوس سے تمکو ہدایت ہوگی اور اوس سے تم علیحدہ ہو جاؤ گے اور شیطان کو یاد کرو گے عبداللہ نے کہا میں مردوں سے خوف نہیں کرتا تھا جبکہ میں نے اوس کو دیکھا مجھکو اس سے ہدایت ہو گئی میں نے اپنے آپ کو دیکھا مجھ سے پسینا ٹپک رہا تھا میں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول نے سچ کہا ہے۔

یہ باب ان آیتوں اور خصایص کو بیان میں ہے جو غزوہ بدر میں واقع ہوئی ہیں

واقندی نے کہا ہر مجھ سے سعید بن عبداللہ بن ابی الاثیر ذہبی نے اپنے باپ سے اپنے باپ سے اپنے دادی سے جو جویرہؓ کی لڑائی تھی یہ روایت کی ہے کہ اس میں نے جویرہ بنت الحارث سے سنا ہے وہ کہتی تھیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ہم اپنے سر پہ اپنے سر پہ اپنے باپ سے سن رہی تھی وہ یہ کہتا تھا ہمارے پاس وہ شہزادی ہے کہ جسکے ساتھ ہر کھو قات نہیں ہے جویرہؓ نے کہا میں اتنے آدمیوں اور گھوڑوں اور ہتھیاروں کو دیکھتی تھی کہ جن کی کثرت سے زمین وصف نہیں کر سکتی ہوں جبکہ میں مسلمان ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا اور ہم بچے میں مسلمانوں کو دیکھنے لگی جیسی کثرت سے میں اُن کو دیکھا تھا اوتھے نہیں تھے میں نے

اس سے یہ پہچاننا کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ رعب وہ ہے جو مشرکین میں اللہ تعالیٰ ڈالتا ہے اور مشرکین میں سے ایک مرد تھا جو مسلمان ہو گیا تھا وہ یہ کہتا تھا کہ ہم لوگ گوری چکلا رنگ کے مردوں کو اہل حق گھوڑوں پر دیکھتے تھے ہم اون کو اس سے پہلے اور اسکے بعد نہیں دیکھتے تھے اس حدیث کی روایت بیہقی اور ابو نعیم نے کی ہے۔ اور واقدی رحمہ نے کہا ہے محمد سے حزام بن ہشام نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہ اس نے جویریہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے تین راتوں پہلے میں نے دیکھا گویا چاند شرب سے آ رہا ہے یہاں تک کہ وہ چاند میری تہیگا میں اتر آیا میں نے اس امر سے کراہیت کی کہ میں اس خواب کی آدمیوں سے کسی کو خبر کروں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے جبکہ ہم پر دے بنائے گئے میں نے اپنے خواب کی امید کی آپ فرمیں کہ ازاد کر دیا اور محمد سے نکاح کیا اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

مسلم نے جابر سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے جبکہ قرب مدینہ تھا ہوا کی ایسی شدت ہوئی قریب تھا کہ گرد و غبار میں شتر سوار کو دفن کر دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہوا منافق کی موت کے واسطے بھیجی گئی ہے جبکہ ہم مدینہ میں آئے یکایک وہ واقعہ ہنسنے لگے کہ عظماء منافقین سے ایک عظیم منافق مر گیا۔ اور بیہقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ اور جرودہ سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور جرودہ بنی مصطلق کو ذکر کیا اور یہ زیادہ کیا ہے کہ ہوا آخر دن میں ٹھہر گئی آدمیوں نے اپنے سواری کے اونٹ جمع کر لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا اونٹ اونٹوں کے درمیان سے گم ہو گیا اوسکے واسطے مردوڑ پڑے اوسکو ڈھونڈ رہے تھے منافقین میں سے ایک منافق مروانہ انصار کی مجلس میں کہا جس جگہ اونٹ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے نہ کہہ دینگا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو امر کہ ناتمہ کی شان سے اعظم ہے اوسکو ہم سے کہہ دیتے ہیں پھر وہ منافق اونٹ کھڑا ہوا اور انصار کو چھوڑ دیا اور اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف قصد کیا آپ کی باتو نہیر کان لگائے ہوئے تھا اوس منافق نے ایسے حال میں آپ کو پایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے اوسکی باتوں کو کہہ دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ایسے حال میں فرمایا کہ وہ منافق سنا تھا کہ منافقین میں سے ایک مرد نے یہ شہادت کی ہے کہ رسول اللہ کا ناقہ گم ہو گیا ہے اور اس نے یہ کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ اپنی رسول کو ناقہ کی جگہ سے نہ کھریگا اللہ تعالیٰ نے جس جگہ ناقہ ہے تحقیق جھکو اسکی خبر کر دی ہے اور امر غیب کو کوئی نہیں جانتا ہے مگر اللہ تعالیٰ وہ اونٹنی اوس گھاٹی میں ہے جو تم لوگوں کے مقابل ہے اور اوسکی ہمارا ایک درخت میں اٹک رہی ہے آدمیوں نے اوسکی طرف قصد کیا اور اوس کو لے آئے اور منافق دوڑتا ہوا آیا یہاں تک کہ اوس گروہ کے پاس آیا جن کے پاس اوس نے جو کچھ باتیں کہی تھیں وہ کسی نہیں دیکھا ایک اون لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنی جگہ میں بیٹھے ہوئے ہیں اون میں سے کوئی شخص نہیں اٹھا تھا اوس منافق نے کہا میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تم لوگوں میں سے کوئی آدمی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تھا جو بات میں تم لوگوں سے کہی تھی اوس نے آپ کو اس خبر کی ہے اونہوں نے کہا اے ہمارے اللہ تعالیٰ تجھ کو علم ہے کوئی آدمی آپ کے پاس نہیں گیا اور ہم لوگ اپنی اس جگہ سے اب تک نہیں اٹھے اوس منافق نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی بات کو پایا ہے میں آپ کی شان سے شک میں تھا میں یہ شہادت دیتا ہوں کہ آپ ضرور اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور ابن اسحاق نے اپنی شیوخ سے اس قصہ کی مثل روایت کی ہے اور وہ منافق جو مر گیا تھا رفاعہ بن زید بن تابوت اوسکا نام بیان کیا ہے۔

ابو نعیم نے حابر سے روایت کی ہے کہ اوس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے بدبو ہوا زور سے چلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافقین میں سے کچھ آدمیوں نے مونہ میں کے کچھ آدمیوں کی غیبت کی ہے اسواسطے یہ بدبو ہوا شدت سے چلی ہے۔

ابن عساکر نے ابن حبانہ کے طریق سے روایت کی ہے ابن حبانہ نے کہا ہے مجھ کو محمد بن شعبہ نے عبد اللہ بن زیاد سے خبر دی ہے کہ اسی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم میں غزوہ بنی مصطلق میں جویریہ بنت الحارث کوئی دیا جویریہ کا باپ جویریہ کا فدیہ لیکر آیا جبکہ وہ عقیق میں تھا تو اوس نے اپنی اونٹوں کو دیکھا جھکو اپنی بیٹی کے فدیہ میں وہ دیتا تھا جو اونٹ وہ فدیہ

قدیمین لایا تھا اون میں سے دو اونٹوں میں اوسکو رغبت ہوئی وہ دونوں اونٹ سب اونٹوں سے افضل تھے اوس نے اون دونوں اونٹوں کو حقیق کی گھاٹیوں میں سر ایک گھاٹی میں غایب کر دیا یہ وہ باقی اونٹوں کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے کہا یا محمد تم کو میری ٹیٹھی مل گئی ہے اور یہ اوسکا قدیم ہے اپنے اوس سے پوچھا وہ دونٹ کمان میں جو تو نے حقیق میں ایسی ایسی گھاٹی میں غایب کر دئے ہیں حارث نے مسک کر کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور مجھ سے یہ امر دو اونٹوں کے باب میں واقع ہوا ہے اور اس واقعہ پر کوئی شخص مطلع نہیں ہوا مگر اللہ تعالیٰ حارث مسلمان ہو گیا۔

شیخین نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی پیٹیوں میں قرعہ ڈالتے اور ان میں سے جس بی بی کے نام قرعہ نکلتا آپ اوسکو اپنے ساتھ لیجاتے تھے آپ نے ہمارے درمیان ایک غزوہ میں جس میں آپ نے غزا کیا قرعہ ڈالا اوس میں میرا اسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئی اور یہ واقعہ اس کے بعد تھا کہ حجاب نازل کیا گیا تھا میں اپنے ہودج میں اوٹھا کر سوار کی جاتی اور ہودج میں آتا رہی جاتی تھی ہم گئے یہاں تک کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اوس غزوہ سے فارغ ہو گئے اور ہم لوگ مدینہ کے قریب آگئے آپ نے ایک رات میں کو بیچ کا حکم دیا میں اوٹھی اور چلی گئی یہاں تک کہ لشکر سے میں دور ہو گئی جبکہ میں نے اپنی حاجت قضا کی میں اپنے کجاوہ کے پاس آئی میں نے اپنے سینہ پر ہاتھ پھیرا ایک ایک میں نے دیکھا کہ میرا ہار جزع ظفار کا ٹوٹ گیا ہے میں پلٹ کے گئی اور میں نے اپنے ہار کو ڈھونڈا ہار کی رغبت نے مجھ کو روک دیا اور وہ لوگ جو مجھ کو کجاوہ میں سوار کراتے تھے آئے انہوں نے میرے ہودج کو اوٹھایا اور جس اونٹ پر میں سوار ہوتی تھی اوسکو ادسپر رکھ دیا وہ لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ میں ہودج میں ہوں اور اوسوقت میں عورتیں ہلکی تھیں بہاری نہیں تھیں اور او تپہ بہت گوشت نہ تھا وہ توڑا کھانا کھاتی تھیں قوم کے لوگوں نے جسوقت ہودج اوٹھایا اوسکے ہلکے پن کو متکثر سمجھا

اور اوسکو اونٹ پر رکھ دیا اور میں اوسوقت کمہین لڑکی تھی اون لوگوں نے اونٹ کو بھیج دیا اور لوگ چلے گئے اور لشکر گزرنے کے بعد میں نے اپنا مارپا یا میں آرمیوں کے اترنے کی جگہوں میں آئی اون جگہوں میں کوئی ٹپکارنے والا اور کوئی جواب دینے والا نہ تھا جہاں میں تھی میں نے اپنا اونٹ اترنے کی اوس جگہ کا قصد کیا اور میں نے یہ گمان کیا کہ مجھ کو وہ لوگ نہیں پاویں گے میری طرف پلٹے آئیں گے اوس درمیان کہ میں اپنے اونٹ پر اترنے کی جگہ میں بیٹھی ہوئی تھی میری آنکھیں مجھ پر غالب ہو گئیں یعنی نیند آگئی میں سو رہی اور صفوان میں معطل السلی لشکر کے پیچھے تھا وہ میرے اترنے کی جگہ صبح کو آیا اوس نے سوتے ہوئے آدمی کی کیفیت دیکھی جس وقت اوسے مجھ کو دیکھا اوس نے مجھ کو پہچان لیا اور صفوان حجاب سے پہلے مجھ کو دیکھا کرتا تھا اوس نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اوس کا یہ کہنا لشکر میں بیدار ہو گئی یہاں تک کہ اوس نے مجھ کو پہچان لیا میں نے اپنا منہ اپنی چادر سے ڈھانپ لیا واللہ ہمتے کسی کلمہ کے ساتھ کلام نہیں کیا اور غیر انا للہ اوس کے کہنے کے اوس سے کوئی کلمہ میں نے نہیں سنا وہ اونٹ پر اتر یہاں تک کہ صفوان نے اپنی اونٹنی کو جھلایا اور اوسے اونٹنی کے ہاتھوں کو دیا میں اس اونٹنی کے پاس کھڑی ہو گئی اور اوس پر سوار ہوئی وہ چلنے لگا اور میرے ساتھ اونٹنی کو چلا رہا تھا یہاں تک کہ ہم لشکر میں آئے اور شدت حرارت میں اترنے والے تھے ہم نے دیکھا لشکر کے آدمی اتر رہے ہوئے تھے پس ہلاک ہوا میرے معاملہ میں جو ہلاک ہوا اور جس نے ہلاک کیا تھا وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا ہم لوگ مدینہ میں آئے جسوقت میں مدینہ میں آئی ایک مہینہ تک بیمار رہی اور آدمی اصحاب افک کے قول میں کثرت سے باتیں بتاتے تھے اور میں ان باتوں میں سے کوئی بات نہیں سمجھتی تھی اور یہ امر مجھ کو میری بیماری میں شک میں ڈالتا تھا میں رسول اللہ کا جو لطف بیماری میں دیکھتی تھی وہ لطف آپ کا اس بیماری میں نہیں پہچانتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس آئے اور سلام علیک کرتے اور پوچھتے یہ کیسی ہے پھر پلٹ کے چلے جاتے تھے یہ امر مجھ کو شک میں ڈالتا تھا اور میں شکر کو نہیں پہچانتی تھی یہاں تک کہ جسوقت میں نقیہ ہو گئی مکان سے باہر گئی اور میں مسطح کی ماں کے ساتھ قضاے حاجت کی جگہوں کی طرف گئی ہمارے بیت انخلاتے اور

ہم عورتیں مکانات سے باہر نہیں جاتی تھیں مگر ایک رات سے دوسری رات کو مسطح کی ماں نے اپنی چادریں اوجھ کر ٹھوکر کھائی اور اوس نے کہا مسطح ہلاک ہو جاوے میز اوس سے کہا تو نے جو کہا ہے وہ بُرا کلمہ ہے کیا تو ایسے مرد کو بُرا کہتی ہے جو بدرین حاضر ہوا تھا اوس نے مجھے کہا ایسا ہوتا ہے کیا تو نے نہیں سنا جو کچھ اوس نے کہا ہے میں نے اوس سے پوچھا مسطح نے کیا کہا ہے اوس نے اہل افک کی باتوں سے مجھ کو خبر کی اور اوس نے میرے مرض پر مدد کو زیادہ کر دیا جبکہ میں اپنے مکان کو پلٹ کے آئی میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور سلام علیک کی پہر آپ نے پوچھا یہ کیسی ہے میں نے کہا کیا آپ مجھ کو یہ اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے ماں باپ کے پاس جاؤں اور میرا یہ ارادہ تھا کہ میں اپنے ماں باپ کی جانب سے اس خبر کو یقین کے درجہ کو بھونچا کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اجازت دیدی میں نے اپنی ماں سے پوچھا اے ماں آدمی کیا باتیں کہتے ہیں میری ماں نے مجھ سے کہا اے میری بیٹی اپنے اوپر تو آسانی کرو اللہ آدمیوں کا یہ کہنا اللہ بہت کم ہے ہرگز کوئی عورت صاحب حسن و جمال کسی مرد کے پاس نہیں ہوتی وہ اوسکو دوست رکھتا ہے اور اوسکی سوتیں ہوتی ہیں مگر اوسپر ایسی باتوں کی کثرت کرتی ہیں میں نے کہا سبحان اللہ آدمی یہ باتیں کر تو ہیں میں اس رات میں یہاں تک روتی رہی کہ صبح ہو گئی میرا آنسو نہیں ٹھہرے تھا اور مجھ کو ذرا خواب نہیں آیا پہرینے رو تو روتے صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن طالبؓ اور اسامہ بن زیدؓ کو بلایا جسوقت کہ وحی کو دیر ہو گئی ان دونوں صاحبوں سے آپ پوچھتے تھے اور اپنے اہل کے جدا کرنے میں ان دونوں سے مشورہ چاہتے تھے لیکن اسامہ کو آپ کے اہل کی برأت کا جو علم تھا اوس سے اور اسامہ اپنے نفس میں جو بات آپ کے اہل کے واسطے جانتے تھے اوس سے اشارہ کیا اسامہ نے کہا آپ کے اہل کا آپ کو اختیار ہے اور ہم نہیں جانتے ہیں مگر خیر لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر نیکی نہیں کی ہے اس عورت کے سوا کثیرا عورتیں ہیں اور آپ کثیر سے پوچھے آپ سچ کہہ دیں گی آپ نے بریرہؓ کو بلایا اور اوس سے فرمایا اے بریرہ کیا تو نے کوئی ایسی شے دیکھی ہے جو تجھ کو شک میں ڈالتی ہے بریرہؓ نے آپ سے کہا



قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے منہ پر کر کوئی امر حضرت عائشہ کا  
 نہیں دیکھا جو میں اونکو عیب لگاؤں سو اس کے کہ وہ ایک کسین لڑکی ہیں اپنے اہل کے آٹے سی  
 غافل ہو کر سو جاتی ہیں بکری آتی ہے اوس گندہ ہے ہوئے آٹے کو کھا جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم اوس دن اوٹھے اور اپنے عبداللہ بن ابی سے حذر خواہی کے واسطے فرمایا اور میں اپنے  
 اوس کل دن روتی رہی میرے آنسو نہیں تھمتے تھے اور میں کچھ نہیں سوتی تھی یہاں تک روئی  
 کہ میں یہ لگان کرتی تھی کہ میرا یہ رونا میرے جگر کا پہاڑ بننے والا ہے اس درمیان کہ میرے ماں باپ  
 میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں رورہی تھی ایک عورت نے جو انصار میں سے تھی میرے پاس  
 آنے کے واسطے اجازت چاہی میں نے اوسکو اجازت دی وہ آکر بیٹھ گئی اور میرے ساتھ روتی  
 تھی اس درمیان کہ ہم اس حال پر تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے  
 اور آپ نے سلام علیک کی پھر آپ بیٹھ گئے اور جب سے جو باتیں کہ کہی گئی تھیں وہ کہی گئی تھیں  
 میرے پاس آپ نہیں بیٹھے تھے اور آپ ایک ہمینہ ٹھہرے رہے تو کہ میرے معاملہ میں آپ کے  
 پاس کچھ وحی نہیں آتی تھی آپ جس وقت بیٹھے آپ نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا پھر آپ نے اما بعد فرما کر  
 مجھ سے خطاب کیا اے عائشہ مجھکو تمہاری ایسی ایسی خبر پہنچی ہے اگر تم بری ہو تو تمکو اللہ تعالیٰ  
 بری کر دے گا اور اگر تم نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہو اور اللہ تعالیٰ  
 سے توبہ کرو اسلئے کہ بندہ جس وقت گناہ کا اقرار کرتا ہے پھر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اوسکی توبہ  
 قبول کرتا ہے جبکہ اپنے اپنی بات پوری کر لی میرے آنسو ختم گئے یہاں تک کہ آنسو کا کوئی قطرہ  
 مجھکو محسوس نہیں ہوتا تھا میں نے اپنے باپ سے کہا جس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا ہے تم آپ کو میری طرف سے جواب دو میرے باپ نے کہا واللہ میں نہیں جانتا ہوں کہ  
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہوں پہرینے اپنی ماں سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو تم جواب دو میری ماں نے کہا واللہ میں نہیں جانتی ہوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے کیا کہوں میں کم سن لڑکی تھی قرآن شریف میں سے میں بہت نہیں پڑھتی تھی میں نے کہا واللہ میں

جان لیا ہے کہ تم نے اس بات کو سنا ہے یہاں تک کہ تمہارے نفوس میں وہ بات نہیں گئی  
اور تم نے اسکی تصدیق کی ہے اگر میں تم سے کہوں گی کہ میں بری ہوں تم میری تصدیق نہ کرو گے  
اور اگر میں تم سے کسی امر کا اعتراف کروں گی اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اوس سے بری  
ہوں تم اوس کی تصدیق کرو گے واللہ میں اپنے اور تمہارے واسطے کوئی مثل نہیں پاتی ہوں  
مگر یوسفؑ کے باپ کو جو بوقت انہوں نے یوسف علیہ السلام کی مصیبت میں کہا نصیب جلیل  
والد المستعان علی ما تصفون پھر میں بہر گئی اور اپنے بستر پر لیٹ گئی اور میں جانتی تھی کہ اللہ تعالیٰ  
مجھ کو بری کر دیگا ولکن واللہ میں یہ گمان نہیں کرتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میری شان میں وحی نازل  
کر دیگا جو میری شان میں وہ وحی پڑ ہی جائے گی میرے نفس میں میری شان اس سے زیادہ  
حقیر تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے حق میں کسی امر کے ساتھ کلام کرے ولکن میں یہ امید کرتی تھی کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سوتے میں کوئی ایسا خواب دیکھیں جسکے ساتھ اللہ تعالیٰ مجھ کو بری کر دے واللہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جگہ سے اٹھنے کا قصد نہیں کیا تھا اور نہ کمر کے آدمیوں میں  
سے کوئی شخص باہر گیا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل کی آپ کو وحی کے نزول  
کے وقت جو سختی ہوتی تھی وہی سختی اوس وقت ہوئی اور اوس قول کے بوجھ سے جو آپ پر نازل کیا  
جاتا آپ سے پسینا مویوں کی مثل بہتا تھا اور آپ سردی کے دن میں ہوتے تو پر وحی آپ کے  
کھل گئی آپ ہنس رہے تو پہلا کلمہ جس کے ساتھ آپ کلام کیا یہ تھا آپ نے فرمایا اے عائشہ سنو  
اللہ تعالیٰ نے تم کو بری کر دیا میری ماں نے مجھے کہا کہ تو اڑھکرا آپ کے پاس جا بیٹے کہا واللہ میں آپ  
کے پاس نہیں جاؤں گی اور نہ میں آپ کی حمد کروں گی مگر اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گی اللہ تعالیٰ ان الذین  
جاؤا بالافک دس آیتیں نازل فرمائیں۔ نہ بخشہ میری نے کہا ہے کہ جس مختصر عبارت اور کثیر مطالب  
کے ساتھ قصہ افک میں جو تغلیظ واقع ہوئی ہے وہ کسی معصیت میں واقع نہیں ہوئی اس لئے  
کہ وہ تغلیظ و حدیہ شدید اور عتاب بلع اور زجر عظیم اور افک کے باب میں قول کے عظیم ہونے  
کو اور قول کے شیع ہونے کو مختلف طرق اور اسالیب متفقہ کو شامل ہے کہ افک کے باب میں

ہر ایک وعید اور عقاب اور زجر کافی ہے بلکہ بت پرستوں کے وعید سے کوئی وعید واقع نہیں ہوا  
مگر اس وعید سے کم اور یہ امر نہیں ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منزلت کے اظہار اور  
اوس شخص کی تطہیر کے واسطے ہر جو آپ سے ہی اور قاضی ابو بکر باقلانی نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ  
نے جس وقت قرآن شریف میں اس شے کو ذکر کیا ہے جس کو مشرکین نے اللہ تعالیٰ کی طرف  
نسب کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نفس کو اپنا نفس کی پاکی کو ذکر کیا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول و قالوا  
اتخذ الرحمن والد اسما نہ ہے نفس کی پاکی کثیر آیتوں میں بیان کی ہے اور منافقین نے جو شیخ حضرت  
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف نسب کی ہے اللہ تعالیٰ نے اسکو ذکر کر کے فرمایا ہے سبھا تک  
ہذا بہتان عظیم اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کو بُرائی سے بری کرتے ہیں اپنے نفس کی پاکی کو بیان  
فرمایا ہے جیسے کہ بُرائی سے اپنا آپ کو بری کرتے ہیں اپنی پاکی کو بیان کیا ہے (اس سے حضرت عائشہ  
کی نہایت درجہ کی تطہیر ثابت ہوئی)

ابن جریر نے محمد بن عبد اللہ بن جحش سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ اور حضرت زینبؓ  
نے آپس میں اپنا اپنا فخر بیان کیا زینبؓ نے کہا میں وہ ہوں کہ میری تزویج کو اللہ تعالیٰ نے  
نازل کیا ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا میں وہ ہوں کہ جس وقت ابن المعطل نے مجھکو اونٹ پر  
سوار کیا میرا عذر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نازل ہوا زینبؓ نے پوچھا اسی عائشہؓ جس وقت تم اونٹ  
پر سوار ہوئی تھیں تم نے کیا کہا تھا عائشہؓ نے کہا میں نے اللہ و نفعیم الوکیل کہا تھا زینبؓ نے  
سنا کہ کہا کہ تم نے مؤمنین کا کلمہ کہا تھا۔

ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ اسے کہ اٹھارہ آیتیں پیاپے اون  
لوگوں کی تکذیب میں جنہوں نے حضرت عائشہؓ کو قذف کیا تھا اور حضرت عائشہؓ کی برائت  
میں نازل ہوئی ہیں۔

ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ان الذی یرمون المحسنات بالغفلات  
المومنات یہ آیت خاصہ حضرت عائشہؓ کو اب میں نازل ہوئی ہے۔

سعید بن منصور اور ابن جریر نے دوسری وجہ سے ابن عباس رضی سے یہ روایت کی ہے انہوں نے فرمایا اس آیت ان الذین یرمون المحصنات الغافلات کو چڑھا اور کہا کہ یہ آیت حضرت عائشہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے باب میں ہے اور ان لوگوں کے واسطے اللہ تعالیٰ نے توبہ نہیں گردانی جنہوں نے قذف کیا پھر ابن عباس نے یہ چڑھا والدین یرمون المحصنات ثم لم یأتوا اللہ تعالیٰ کے قول الفاسقون تک چڑھا اور ان لوگوں کی واسطے اللہ تعالیٰ کے قول الا الذین تابوا کے ساتھ توبہ گردانی ہے یومنین میں سے کسی عورت کو جو لوگ قذف کریں ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے توبہ گردانی ہے اور ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی عورت کو جو لوگ قذف کریں ان کے واسطے توبہ نہیں گردانی ہے۔

طبرانی نے خصیف سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا زنا اور قذف میں سے کون شے اشد ہے سعید رضی نے کہا زنا اشد ہے میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الذین یرمون المحصنات الغافلات المومنات سعید رضی نے کہا کہ یہ قول خاصہ حضرت عائشہ رضی کی شان میں نازل کیا گیا ہے۔

طبرانی نے صحاح بن مزاحم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یہ آیت خاصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے باب میں نازل ہوئی ہے فریابی اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیروں میں ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ کسی نبی کی بی بی نے ہرگز بدکاری نہیں کی ہے۔

**یہ باب ان آیتوں کی بیان میں ہے جو اہل عرب کے قصید میں واقع ہوئی ہیں**

شیخین نے انس رضی سے یہ روایت کی ہے کہ عسکل اور عرینہ میں سے ایک گروہ مدینہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور انہوں نے کلمہ اسلام پڑھا اور یہ کہنا یا رسول اللہ ہمارے پاس اونٹ بکریاں وغیرہ تین اور ہمارے پاس کہیت اور گھانس کی زمین نہیں تھی ان کو مدینہ کی آب و ہوا موافق نہیں ہوئی ان کو کھانا ہضم نہیں ہوتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے واسطے اونٹوں

کے گلہ اور ایک چرواہے کے لئے حکم دیا اور اونکو امر کیا کہ مدینہ سے باہر جاکے رہیں اور اونکو ٹھکانا دودہ اور پیشاب پئین وہ چلے گئے یہاں تک کہ جسوقت حرہ مدینہ کے ناحۃ میں تھے اسلام کے بعد کافر ہو گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹوں کے گلہ کو ہانک کر لینگے یہ خیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے اونکے طلب میں اونکے پیچھے آدمی بھیجے وہ گرفتار آئی آپ نے اونکے واسطے حکم فرمایا اونکی آنکھیں نکال ڈالی گئیں اور اونکے ہاتھ کاٹ ڈالے گئے اور حرہ کو ایک طرف میں وہ چوڑے گئے یہاں تک کہ وہ اپنی حاملین مر گئے۔

بیہقی نے جابر بن عبد اللہ کی حدیث سے اسکی مثل روایت کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے ڈھونڈنے کیواسطے آدمی بھیجے اور اون پر عدا کی اور فرمایا اللہم علم الطریق واجعلہا علیہم اضیق من شک جبل اللہ تعالیٰ نے اون کا راستہ اونپر چسپا دیا وہ ڈھونڈنے والوں کو مل گئے اور لائے گئے اون کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے گئے اور اون کی آنکھیں نکال ڈالی گئیں۔

یہ یاب ان آیتوں کو بیان میں ہر جو دو متہ الجندل کو لشکر میں واقع ہوئی ہیں

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے روایت کی ہے واقدی نے اپنی شیوخ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کو ایک لشکر میں نبی کلب کی طرف دو متہ الجندل میں بھیجا اور فرمایا کہ اگر تمہاری بات وہ قبول کر لیں تو تم اونکے بادشاہ کی بیٹی سے نکل کر لیمو عبد الرحمن گئے یہاں تک کہ وہ اونکے پاس پہونچے تین دن ٹھہرے رہے اونکو اسلام کی طرف بلاتے تھے اصبع بن عمر الکلبی نے اسلام قبول کر لیا وہ نصرانی تھا اور اونکا سردار تھا اونکی قوم کے بہت آدمی اسکے ساتھ مسلمان ہو گئے اور جن لوگوں نے جزیرہ دینی پر قیام کیا وہ جزیرہ پر قیام رہے اور عبد الرحمن نے تماضر بنت اصبع سے نکل کر کیا اور وہ تماضر کو مدینہ منورہ میں لائی اور اس حدیث کی روایت ابن عساکر نے واقدی سے کی ہر واقدی نے کہا ہے مجھ سے

عبداللہ بن جعفر بن ابی عون نے صلح بن ابراہیم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور ابن عساکر نے زبیر بن بکار کے طریق سے روایت کی ہے اور ابن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد العزیز زہری نے اپنے چچون موسیٰ اور عمران اور اسمعیل سے اسکی مثل حدیث کی ہے اور اس حدیث میں یہ زیادہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ذکر کی کثرت کیجو یقین ہے اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ پر فتح دے گا اگر تمہارے ہاتھوں پر فتح ہو جائے تو تم اونکے بادشاہ کی بیٹی کے ساتھ نکاح کر لیجو واللہ اعلم۔

### یہ باب ان آیتوں اور معجزوں کو بیان نہیں ہے جو حدیبیہ کو مسلمین واقع ہوؤں میں

بخاری نے مسور بن مخمرہ اور مردان بن الحکم سے روایت کی ہے ان دونوں راویوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے زمانہ میں انیس سو اصحاب میں تشریف لے گئے جبکہ آپ ذوالحلیفہ میں آئے قربانی کے اونٹوں کو قلاوہ ڈالے اور اونکے کو بون چیر کر خون آلود کیا اور ذوالحلیفہ سے عمرہ کے واسطے احرام باندھا اور اپنے جاسوس کو جو خزاعہ میں سے تھا بھیجا اور آپ گئے یہاں تک کہ جسوقت آپ عذیرہ اشطاط میں تھے آپ کے پاس آپ کا جاسوس آیا اور اوس نے کہا کہ قریش نے آپ کے واسطے بڑی مجلسوں کو جمع کیا ہے اور آپ کے واسطے احابیش کو جمع کیا ہے اور وہ آپ سے جنگ کر رہے ہیں اور آپ کو روکنے والے ہیں اور آپ کو منع کر رہے ہیں آپ نے فرمایا اے لوگو مجھ کو اشارہ کرو کیا تم لوگ یہ مناسب دیکھتے ہو کہ میں اون لوگوں کی خیال اور ذریعوں کی طرف جھکوں جو لوگ یہ ارادہ کرتے ہیں کہ جھکویت اللہ سے روک دیں یا تم لوگ یہ مناسب دیکھتے ہو کہ ہم بیت اللہ شریف کا قصد کریں جو شخص ہم کو بیت اللہ سے روکے ہم اوس سے جنگ کریں ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ بیت اللہ کا قصد کر کے نکلے ہیں کسی کے قتل کا ارادہ آپ نہیں رکھتے ہیں اور نہ جنگ کا ارادہ رکھتے ہیں آپ بیت اللہ کو متوجہ ہو جائیے جو شخص جھکوا اوس سے روکے گا ہم اوس سے جنگ کریں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نام مبارک پر چل دو یہاں تک کہ جسوقت بعض راستہ میں تھو

۵۰ غور اشطاط  
تاریخ ابویعلیٰ علیہ  
اشطاط حدیبیہ  
اسی ایک مجلسوں  
۱۵۰ حدیبیہ گروہ  
گندہ اور مختلف  
۲۰۰ قریش کا طیفون  
۳۰۰ ہر ایک ایک پہاڑ  
۴۰۰ ہر ایک ایک چشما  
۵۰۰ ہر ایک ایک قریش  
۶۰۰ ہر ایک ایک کمان  
۷۰۰ ہر ایک ایک کمان  
۸۰۰ ہر ایک ایک کمان  
۹۰۰ ہر ایک ایک کمان  
۱۰۰۰ ہر ایک ایک کمان

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ خالد بن الولید قریش کے سواروں میں طلحہ پر ہے تم لوگ  
 قریشی جانب پکڑو واللہ خالد کو ان لوگوں کا علم نہوا یہاں تک کہ ایک ایک اون لوگوں نے لشکر کو غبار  
 کو موجود پایا خالد گھوڑا دوڑاتے ہوئے قریش کے ڈرائے کو چلا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم چل گئے  
 یہاں تک کہ جب وقت اوس ٹیلے پر تھا جس ٹیلے پر سے اون لوگوں پر اترے آپ کی اونٹنی آپ  
 کو لیکر اوس پہنچ گئی آدمیوں نے حل حل کہا وہ اور بڑھ گئی آدمیوں نے کہا کہ قصوائے سرکشی  
 کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصوائے سرکشی نہیں کی اور اوسکی عادت میں سرکشی  
 نہیں ہے ولیکن قصوا کو اوس نے روکا ہے جس نے فیل کو روکا تھا (یعنی اللہ تعالیٰ فروکا ہے)  
 پھر آپ نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قریش مجھ سے کسی  
 ایسے بڑے کام کا سوال نہ کریں گے جس میں اللہ تعالیٰ کی حرمت کی لوگ عظمت کرتے ہیں۔  
 مگر میں اون کو وہ خاص کام دے دوں گا پھر اپنی اپنی اونٹنی کو ڈانٹا وہ کود کے کھڑی ہو گئی آپ  
 اون لوگوں سے بچ کے چلے گئے یہاں تک کہ انتہی حدیبیہ میں ایسے گڑھے کے پاس اترے جس میں  
 تہوڑا سا پانی تھا اوس میں سے آدمی تھوڑا تھوڑا پانی لیتے تھے کچھ دیر آدمیوں کو نہیں گزری کہ  
 اوس گڑھے کا سب پانی آدمیوں نے نکال لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تشنگی کی شکایت  
 کی آپ نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکالا پھر آپ نے آدمیوں سے فرمایا کہ اسکو پانی کے  
 گڑھے میں گاڑ دو واللہ پانی ایسا جوش مارتا رہا کہ کل آدمی سیراب ہوتے رہے یہاں تک کہ  
 پانی پینے سے ہٹ گئے اس درمیان کہ وہ لوگ اس حال میں تھے کہ ایک ایک بدیل بن ورقاء  
 انخر اعی اپنی قوم کے ایک گروہ میں آیا اور اوس نے کہا کہ بنی کعب بن لوی اور عامر بن لوی  
 کو چھوڑا ہے وہ حدیبیہ کے پانیوں کا ذخیرہ بنانے کے واسطے اترے ہیں اور اونکی دودھ دینے  
 والی اونٹنیاں بچوں والی ہیں وہ آپ سے جنگ کر رہے ہیں اور آپ کو بیت اللہ سے روکنے  
 والے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کسی کی جنگ کے واسطے نہیں آئے ہیں ولیکن ہم  
 عمرہ کے واسطے آئے ہیں اور قریش جو میں اونکو جنگ نے ضعیف کر دیا ہے اور اونکو غرہ رہو چاہی

ہے اگر قریش چاہیں گے تو میں اون کو ایک مدت مقرر کروں گا وہ میرے اور آدمیوں کے درمیان حائل نہوں اگر میں غائب ہو جاؤں گا اگر وہ چاہیں جس شے میں آدمی داخل ہوتے ہیں یعنی اسلام قبول کیا ہے وہ جی داخل ہوں یعنی اسلام قبول کریں ورنہ لڑائی سے آرام پائیں اور اگر وہ اس امر سے انکار کرینگے قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں اپنے اس امر پر ان سے یہاں تک جنگ کروں گا کہ میں قتل کیا جاؤں یا اللہ تعالیٰ اپنے امر کو نافذ کرے بدیل نے سنکر کہا آپ جو فرماتے ہیں میں قریش کو پہنچا دوں گا بدیل گیا یہاں تک کہ قریش کے پاس آیا اور کہا ہم اوس مرد کے پاس سے آ رہے ہیں ہم نے اوس مرد سے سنا ہے وہ ایک بات کہتا ہے اگر تم لوگ چاہتے ہو تو ہم تمہارے سامنے وہ بات پیش کرتے ہیں سفارے قریش نے کہا ہیکہ حاجت نہیں ہے کہ تو ہم کو اوس مرد کی کسی بات کی خبر دو اور جو لوگ قریش میں ذی راس تھے انہوں نے بدیل سے کہا جو بات وہ کہتا ہے تو نے سنی ہے وہ کہو بدیل نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے وہ ایسا کہتا تھا ایسا کہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیل سے کہہ کر کہا تھا وہ انکو کہیادہ باتیں نکر عروہ بن مسعود کہڑا ہو گیا اور اوس نے کہا ای قوم کے لوگو کیا تم میرے والد نہیں ہو اونہوں نے کہا بیشک ہم والدین عروہ نے کہا کیا میں تمہارا ولد نہیں ہوں اونہوں نے کہا بیشک تو ہمارا ولد ہے اوس نے کہا کیا تم لوگ مجھ کو کسی امر میں متہم کر تو ہو اونہوں نے کہا نہیں عروہ نے کہا کیا تم یہ نہیں جانتے ہو کہ اہل عکاظ کو تمہاری مدد کے واسطے میں نے جمع کیا جبکہ وہ میرے بلانے والے نہیں آئے میں تمہارے پاس اپنے اہل اور اولاد کو اور اون لوگوں کو لایا جنہوں نے میری اطاعت کی قریش نے سنکر کہا بیشک عروہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشد کے چڑے کام کو تمہارے سامنے پیش کیا ہے تم اوسکو قبول کرو اور مجھ کو چھوڑ دو میں آپ کے پاس جاتا ہوں قریش نے کہا جاؤ عروہ آپ کے پاس آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عروہ سے اپنے اوس قول کے طریق پر کہا جو بدیل بن ورقاء سے کہا تھا اوسوقت عروہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



کیا آپ یہ مناسب دیکھتے ہیں کہ اپنی قوم کی امر کا استیصال کر دین کیا آپ نے عرب میں سو کسی  
 کو سنا ہے جس نے آپ کے پہلے اپنی اصل کا استیصال کیا ہو اور اگر قریش کو غلبہ ہو جائے اللہ  
 میں بہت سے ایسے چہرہ اور اون اخلاط الناس کو دیکھتا ہوں جو اسکے سزاور ہیں کہ وہ بہاگ  
 جاوین اور آپ کو چھوڑ دین ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے منکر عروہ سے کہا امٹھخص بنظر اللات کیا ہم  
 لوگ بجاگ جاوین گے اور آپ کو چھوڑ دین گے عروہ نے پوچھا یہ کون شخص ہے آپ نے فرمایا  
 ابو بکر بن عروہ نے کہا سنیئے قسم ہے اوس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے اگر تمہارا  
 وہ احسان مجھ پر نہ ہوتا جسکا بدلہ میں نہیں دے سکتا ہوں البتہ میں تمکو جواب دیتا راوی نے  
 کہا عروہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرنے لگا جسوقت آپ کے کلام کرتا تو آپ کی ریش مبارک  
 کو پکڑتا مغیرہ بن شعبہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر کھڑے تھے اونکے پاس تلوار تھی اور سر  
 پر مغفر تھا جسوقت عروہ نے اپنے ہاتھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک کی طرف جھکایا  
 مغیرہ نے تلوار کی کوتھی اوسکے ہاتھ پر ماری اور کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک سے  
 اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا عروہ نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا اور پوچھا یہ کون شخص ہے آدمیوں نے کہا مغیرہ  
 بن شعبہ بن عروہ نے کہا اے یونان کیا میں تیری بے وفائی کے معاملہ میں نہیں دوڑتا پھر تا تھا  
 مغیرہ عہد جاہلیت میں ایک قوم کے ساتھ تھے اوکو قتل کر ڈالا تھا اور اونکے اموال لے لئے  
 تھے پھر اگر مسلمان ہو گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام جو ہے اوسکو میں قبول کرتا ہوں  
 لیکن مال جو ہے مجھ کو اوس سے کچھ سروکار نہیں ہے پھر عروہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب  
 کو دونوں آنکھوں سے دیکھنے لگا کہا واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریش یا تہوک  
 نہیں پہنیکا مگر اصحاب میں سے ایک مرد کے ہاتھ میں وہ گرا اور اوس ریش اور تہوک کو  
 اوس مرد نے اپنے چہرہ اور اپنے جسم پر مل لیا اور جسوقت اپنے اصحاب کو امر کیا اونہوں نے  
 اوسکی طرف سبقت کی اور جسوقت اپنے وضو کیا تو آپ کے وضو کے باقی پانی پر قریب ہوتے  
 کہ باہم لڑ مرنے اور جسوقت آپ باتیں کرتے تو آپ کے سامنے اصحاب اپنی آوازیں آہستہ

ٹکالتے اور آپ کی تعظیم کی وجہ سے آپ کی طرف تیز نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے عروہ یہ حالات دیکھ کر اپنی قوم کی طرف پلٹ کے گیا اور اون سے کہا اے قوم واللہ میں نے ملک کسریٰ اور قیصر اور نجاشی کے پاس سفارت کی ہے میں کسی بادشاہ کو سرگز نہیں دیکھا کہ اسکا احباب اسکی تعظیم کرتے ہوں جو تعظیم کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب محمد صلعم کی کرتے ہیں اور محمد صلعم فرماتے ہیں اسنے رشد کا بڑا کام پیش کیا ہے تم لوگ اسکو قبول کرو بنی کنانہ میں سے ایک مرد تھا اوس نے کہا مجھ کو چوڑو میں آپ کے پاس جاتا ہوں آدمیوں نے کہا تو آپ کے پاس جا جبکہ وہ مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو قریب پہنچا آپ نے فرمایا یہ فلان ہے اور اوس قوم سے کہ وہ لوگ قربانی کے اونٹوں کی تعظیم کرتے ہیں ان اونٹوں کو اوسکے واسطے بھیجو وہ اونٹ قربانی کے اوسکے پاس بھیجے گئے اور اوسکے سامنے لوگ لبیک کہتے ہوئے آئے جبکہ اوس نے قربانی کے اونٹوں اور آدمیوں کو لبیک کہتے ہوئے دیکھا تو اوس نے کہا سبحان اللہ ان لوگوں کے واسطے یہ امر سزاوار نہیں ہے کہ بیت اللہ سے رو کر جاوین جبکہ وہ مرد اپنے اصحاب کے پاس پلٹ کر آیا اوسنے کہا میں نے قربانی کے اونٹ دیکھ کر اون کے قلاوہ ڈال دئے گئے ہیں اور اون کے کوہان چیر کے خون آلود کر دئے گئے ہیں میں مناسب نہیں دیکھتا ہوں کہ بیت اللہ سے وہ لوگ رو کر جاوین اون آدمیوں میں سے ایک مرد جسکا نام مکرز بن حفص تھا کھڑا ہو گیا اور اوس نے کہا مجھ کو چوڑو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا ہوں آدمیوں نے کہا جا جبکہ وہ مرد اصحاب کے قریب آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مکرز ہے یہ مرد فاجر ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرنے لگا اس درمیان کہ وہ آپ سے باتیں کر رہا تھا ایک سہیل بن عمرو آیا آپ نے اصحاب سے فرمایا تمہارا کام تمپر سہل ہو گیا معمر نے کہا ہے کہ زہری نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ سہیل بن عمرو آیا اور کہا کہ ہمارے اور اچھے درمیان ایک کاغذ لکھ دیکھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ بلایا اور اوس سے فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھو سہیل بن عمرو نے کہا رحمٰن کو واللہ میں

صحت علی حدیث  
ابو ذر بن  
ابو ذر بن

نہیں جانتا وہ کون ہے ولیکن باسمک اللہم لکھئے جیسے کہ آپ پہلے لکھا کرتے تھے مسلمانوں نے  
 کہا واللہ ہم باسمک اللہم نہیں لکھیں گے مگر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھیں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے کاتب سے فرمایا کہ باسمک اللہم لکھو پھر آپ نے فرمایا لکھو یہ وہ امر ہے جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فیصلہ کیا ہے سہیل نے کہا واللہ اگر یہ حکم یہ علم ہوتا کہ آپ رسول اللہ ہیں تو ہم آپ کو بیت اللہ  
 سے نہیں روکتے اور نہ آپ سے ہم جنگ کرنے آپ محمد بن عبد اللہ لکھتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 سکر فرمایا واللہ تحقیق میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور اگر تم میری تکذیب کرتے ہو تو میں محمد بن عبد اللہ  
 لکھتا ہوں زہری نے کہا ہے کہ یہ امر آپ کے اوس فرماتے سے ہوا جو آپ نے فرمایا تھا کہ  
 قریش مجھ سے کسی ایسے بڑے حکم کا سوال نہ کریں گے جس میں اللہ تعالیٰ کی حرمت کی وہ لوگ  
 خطمت کرتے ہوں گے مگر میں ان کو وہ خاص کام دے دوں گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل  
 سے فرمایا کہ یہ ہم اس شرط پر لکھ دیتے ہیں کہ تم لوگ ہمارے اور بیت اللہ کے درمیان حائل نہ ہو  
 ہم بیت اللہ کا طواف کریں سہیل نے سکر کہا واللہ ایسا نہ ہوگا کہ آپ بیت اللہ کا طواف کریں اہل عرب  
 یہ باتیں کریں گے کہ ہم زبردستی سے پکڑے گئے ولیکن سال آئندہ کو یہ ہوگا کہ آپ بیت اللہ کا طواف  
 کریں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد نامہ لکھ دیا سہیل نے یہ کہا کہ یہ عذر نامہ اس شرط پر  
 رہے گا کہ ہم لوگوں میں سے کوئی آدمی آپ کے پاس نہیں آئیگا اگرچہ وہ آپ کے دین پر ہوگا مگر آپ  
 اوسکو ہماری طرف پھیر دیں گے سہیل کی یہ بات سکر مسلمانوں نے کہا سبحان اللہ یہ کیونکر ہوگا کہ  
 مسلمان آدمی مشرکین کی طرف پھیرا جائے گا جو وہ اسلام کی حالت میں آئے گا لوگ اسی گفتگو  
 میں تھے کہ یکایک ابو جندل بن سہیل بن عمرو آیا اور وہ بیرون کی وجہ سے آہستہ چل رہا تھا اور وہ  
 اسفل مکہ سے نکل کر آیا تھا وہ یہاں تک کہ اوس نے اپنے آپ کو مسلمانوں کے درمیان ڈال دیا سہیل  
 نے کہا اے محمد یہ اول وہ شخص ہے جس پر میں آپ سے فیصلہ کرتا ہوں آپ اسکو میری طرف پھیر دیجئے  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے اب تک کتاب کو جاری نہیں کیا ہے سہیل نے کہا واللہ اس  
 وقت کسی شے پر آپ سے میں کبھی صلح نہ کروں گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل سے فرمایا اسکو

میرے واسطے اجازت دید و سہیل نے کہا میں اجازت دیتے والا نہیں ہوں آپ کو اسکا اختیار ہے کہ اجازت دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تم اجازت دو سہیل نے کہا میں ایسا کرنے والا نہیں ہوں مگر نے کہا ہم نے آپ کے واسطے اسکو اجازت دی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ابو جندل نے کہا اے معشر مسلمین میں ایسے حال میں مشرکین کی طرف پھیر دیا جاؤں کہ مسلمان آیا ہوں کیا تم لوگ اون تکالیف اور صدقات کو نہیں دیکھتے ہو جو مجھ پر گزرے ہیں ابو جندل کو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں سخت عذاب دیا گیا تھا عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میں نے آپ سے پوچھا کیا آپ نبی اللہ برحق نہیں ہیں آپ نے فرمایا بیشک میں نبی اللہ برحق ہوں میں نے پوچھا کیا ہم لوگ حق پر نہیں ہیں اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں آپ نے فرمایا بیشک ایسا ہی ہے کہ تم حق پر ہو اور وہ باطل پر ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جب یہ ہے تو ہم دین میں دنائت کی باتیں کیوں اختیار کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتا ہوں اللہ تعالیٰ میرا ناصر ہے میں نے عرض کی کیا آپ ہم سے یہ نہیں فرماتے تھے کہ ہم لوگ بیت اللہ میں آویں گے اور اسکا طواف کر نیوالے ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور میں نے اون سے پوچھا اے ابو بکر کیا یہ اللہ تعالیٰ کے نبی برحق نہیں ہیں ابو بکر الصدیق نے کہا بیشک آپ نبی برحق ہیں میں نے اون سے پوچھا کیا ہم لوگ حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں ابو بکر نے کہا بیشک تم لوگ حق پر ہو اور ہمارے دشمن باطل پر ہیں میں نے کہا جب ایسا ہو تو ہر ہم دین میں دنائت کو کیوں اختیار کریں ابو بکر الصدیق نے کہا اے محمد آپ رسول اللہ ہیں اور آپ اپنے رب کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کا ناصر ہے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب پکڑے رہو اور شک نہ کرو واللہ آپ حق پر ہیں میں نے ابو بکر الصدیق سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہم سے یہ باتیں نہیں کہتے تھے کہ ہم بیت اللہ میں آویں گے اور اوسکا طواف کریں گے ابو بکر الصدیقؓ نے کہا بیشک آپؐ نے فرمایا تھا کیا تم کو یہ خبر دی تھی کہ آپ اس سال بیت اللہ میں آویں گے میٹر کہا یہ خبر نہیں دی تھی ابو بکرؓ نے کہا تم بیت اللہ میں آؤ گے اور اوسکا طواف کرو گے زہریؓ نے کہا ہے کہ عمرؓ نے کہا کہ میں نے ان باتوں کے لئے بہت سے عمل کئے یعنی غلام آزاد کئے روزے رکھے صدقہ دئے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی باتیں کیوں کیں۔ راوی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب کے قضیہ سے جب فراغت پائی آپؐ اپنے اصحاب سے فرمایا تم لوگ اٹھو اور اونٹوں کو ذبح کرو اور ہر اپنے سر کے بال منڈا اور راوی نے کہا واللہ اون لوگوں میں سے کوئی آدمی نہیں کھڑا ہوا یہاں تک کہ آپؐ نے تین یا چوبیس کہا کہ تم لوگ اپنے اونٹ ذبح کرو اور سر منڈاؤ جبکہ اصحاب میں سے کوئی نہیں اٹھا آپؐ اہل سہلہؓ کے پاس داخل ہوئے اور آدمیوں کی جو حالت آپؐ نے دیکھی تھی اوسکو ام سلمہؓ سے بیان کیا ام سلمہؓ نے پوچھا سوچی اللہ کیا آپ اس امر کو دوست رکھتے ہیں آپؐ باہر چائے پھر اون آدمیوں میں سے کسی شخص کیساتھ بات نہ کیجئے یہاں تک کہ آپؐ اپنے قربانی کے اونٹ ذبح کیجئے اور اپنے بال منڈانے والے کو بلایئے سو وہ آپؐ کے بال منڈائے آپؐ باہر نکلے اور آپؐ کسی سے بات نہیں کی یہاں تک کہ اپنے کرنے کے کام کئے آپؐ نے اونٹ ذبح کئے اور اپنے بال منڈائے والے کو بلایا اوس نے آپؐ کے بال منڈائے جبکہ اصحاب نے یہ دیکھا کہ اُسے ہو گئے اور اونہوں نے قربانی کے اونٹ ذبح کئے اور بعض بعض کے بال منڈائے لگا کر قربتہا کہ ہجوم سے بعض بعض کو قتل کر ڈالے پھر مومن عورتیں آمین اللہ تعالیٰ فیہ تنازل فرمایا یا ایہا الذین امنوا اذا جاءکم المؤمنات مهاجرات فاستنھنن اللہ اعلم بما نھنن یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا قول عصم الکوا آخر تک پہنچا اوسدن عمرؓ نے اپنی اون دو عورتوں کو طلاق دیدی جو شرک کی حالت میں تھیں اون دو تون عورتوں میں سے ایک عورت نے معاذ بن ابی سفیانؓ سے نکاح کر لیا اور دوسری عورت نے صفوان بن امیہؓ سے پہنچی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی طرف پلٹے آپؐ کے پاس ابو بصیرؓ آئے جو قریش میں کے ایک مروتے اور وہ مسلمان تھے قریش نے ابو بصیرؓ

کی طلب میں دو مردوں کو بھیجا وہ دن سنے تھا کہ آپ نے ہم سے جو حمد کیا ہے یہ وہی حمد ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبصیر کو اہل دونوں کے حوالہ کر دیا وہ دونوں ابوبصیر کو لیا نکلے یہاں تک کہ دونوں ذوالحلیفہ میں پہنچے پھر وہ اور پڑے اور اپنی پاس۔ کہ تیرے گھارے تھے ابوبصیر نے اون دونوں میں سے ایک سے کہا اے فلان میں تیری اس تلوار کو گمان کرتا ہوں کہ جید ہے دوسرے مرد فرماؤ اسکو کہنچ لیا اور کہا بیشک واللہ یہ تلوار جید ہے میں نے اس کو آزمایا ہے اور ہر مین نے آزمایا ہے ابوبصیر نے اس سے کہا مجھ کو یہ تلوار دے گا میں اسکو دیکھوں اس نے ابوبصیر کو اس کے دیکھ کا موقع دیا ابوبصیر نے وہ تلوار اس مرد کے ماری زبان تک کہ وہ نشتا ہو گیا اور وہ سراسر مرد ہاگ گیا اور مدینہ منورہ میں آیا اور مسجد میں داخل ہو کر دوڑ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وقت اسکو دیکھا فرمایا اس مرد نے کوئی خوفناک امر ضرور دیکھا ہے جبکہ وہ مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پہنچا اس نے کہا واللہ میرا دوست قتل کیا گیا اور میں ہی ضرور مقتول ہوں اتنے میں ابوبصیر آگے اور انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ واللہ تعالیٰ نے آپ کے ذمہ کو پورا کر دیا آپ نے جھکو قریش کی طرف پھیر دیا پھر اللہ تعالیٰ نے اون سے جھکو نجات دیدی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ویل اسہ فرمایا اور یہ فرمایا کہ یہ شخص آتش جنگ کا بڑھکا نے والا ہے اگر اسکا کوئی معین ہو تا جبکہ ابوبصیر نے یہ سنا اس نے یہ پہچان لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو قریش کی طرف پھیر دینگے ابوبصیر نے سے نکلے اور دریائے کنارے راوی نے کہا ہے کہ ابوجندل بن سہیل قریش کے ہاتوں سے چوٹ کے ہاگ گئے اور ابوبصیر سے جا ملے قریش میں سے کوئی ایسا مرد جو مسلمان ہو جائے انہیں نکلتا مگر ابوبصیر سے جا ملتا تھا یہاں تک کہ انہیں سے ایک گروہ جمع ہو گیا واللہ قریش کے کسی قافلہ کو وہ لوگ نہیں سنے کہ شام کی طرف جا رہے گروہ کے حائل ہوتے اور اہل قافلہ کو قتل کر ڈالتے اور انکو مال اور متاع لے لیتے تھے قریش نے عاجز آ کے آدمیوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور آپ سے اللہ تعالیٰ کے طفیل اور حق عزائت سے سوال کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ آپ اون لوگوں کے پاس کسی کو بھیجے جو شخص آپ کے پاس آئیگا اسکو اسن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو انکے

پاس بھیجا اور اللہ تعالیٰ عز و جل میں سے یہ نازل فرمایا وہ جو کسی کلمہ یا یہ ہم شکم و ابرہیم بنی مکتہ حتی  
 بقرۃ تسمیۃ ایاہ علیہ اس جاہلیت کی حمیت یہ تھی کہ او نمون نے یہ قرار نہیں کیا کہ آپ رسول اللہ ہیں  
 اور او نمون نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ اقرار نہیں کیا کہ رسول اللہ اور بیت اللہ کو درمیان  
 وہ نہ لے سکے۔

احمد اور نسائی نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح کہا ہے عبد اللہ  
 بن مغفل سے روایت ہے کہ یہ کہتا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوس درخت  
 کی جڑ میں تھے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ ہے کہ یہاں اوس درخت کی شاخیں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت سے نکلیں چھٹی ہوئی تھیں اور نہایت نلکے اور پھیلے ہوئے تھے اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا بسم اللہ  
 الرحمن الرحیم کہ وہ سہیل نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ لیا اور ساتھ جہاد میں نہ پچانتے اور نہ رحیم کو  
 ہمارے قضیہ میں وہ شے نکھو جس کو ہم پہنچاتے ہیں کہا یہ سماں اللہم لکھو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ

کہا ہر صاحب عنہ محمد رسول اللہ اہل مکہ سہیل نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے خطاب کر کے کہا کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو ہم نے آپ پر ظلم کیا ہے اے علی آپ ہمارے  
 قضیہ میں وہ شے نکھو جس کو ہم پہنچاتے ہیں سہیل نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا یہ لکھو ہر صاحب علیہ محمد  
 بن عبد اللہ اس درمیان کہ ہم لوگ انہیں باتوں میں تھے کہ یکایک تیس جہان نکلے جن کے پاس  
 ہتھیار تھے انہوں نے ہمارے ساتھ درخت شورش کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر بدو علی اللہ تعالیٰ  
 نے او کو گواہ کر دیا اور اس حدیث میں حاکم کا یہ لفظ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بینائیاں لی لیں  
 ہم لوگ ان کی طرف اڑے اور ہم نے او کو پکڑ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا  
 کیا تم لوگ کسی کے عہد میں آئے ہو یا کسی نے تمہارے لئے امان گردانی ہے انہوں نے انہوں نے  
 کہا یہ دونوں امر نہیں ہیں آپ نے یہ سن کر ان کا راستہ چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ نے یہ نازل فرمایا وہ الذی  
 کف ایدیم عنکم۔

مسلم نے جاری فرمایا یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کون شخص ثنیۃ المرار پر چڑھے گا جو شخص اس پر چڑھے گا اس کے اتنے گناہ معاف کئے جاویں گے جتنے گناہ بنی اسرائیل کے معاف کئے گئے تھے اول جو لوگ اس پشتہ پر چڑھے وہ بنی خزرج کے سوار تھے پس دوسری آدمیوں نے پیش قدمی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک شخص تم میں کا بخشا گیا ہے مگر ایک شخص نہیں بخشا گیا جو وہ سرخ اونٹ والا ہے ہم نے اس سے کہا تو آؤ تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے واسطے مغفرت کی دعا کریں اس نے کہا واللہ اگر میں اپنا گم ہوا اونٹ پاؤں گا تو مجھ کو وہ اس سے زیادہ دوست رکھے گا کہ تمہارے صاحب میری واسطے مغفرت چاہیں وہ ایک مرد تھا جو اپنے گم ہوئے اونٹ کے نشان پوچھ رہا تھا۔

ابو نعیم نے ابوسعید اخدری سے روایت کی ہے کہا ہوا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عام حدیبیہ میں گئے جس وقت ہم حسفان میں تھے ہم آخر رات میں چل دیئے یہاں تک کہ ہم عقبہ ذات النخل پر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پشتہ کی مثل آج کی رات اس دروازہ کی مثل ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا تھا ادخلوا الباب سجداً وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایا کم آج کی رات اس پشتہ سے کوئی شخص نہیں اترے گا مگر اس کی مغفرت کی جائے گی جبکہ ہم اس پشتہ پر چڑھ کے اترے تو ہم وہاں پر ٹھہر گئے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی قریب ہے کہ قریش کے لوگ ہماری آگوں کو دیکھیں گے آپ نے فرمایا وہ لوگ ہرگز تم کو نہیں دیکھیں گے جبکہ ہم صبح کو اٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمو صبح کی نماز پڑائی پھر آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آج کی رات کل شتر سواروں اور اسپ سواروں کی مغفرت کی گئی مگر ایک چوڑا شتر سوار نہیں بخشا گیا اس کی طرف قوم کے مرد متوجہ ہوئے وہ اون میں سے نہ تھا ہم اس مرد کو دیکھنے کے واسطے گئے یہاں تک کہ ہم نے ایک اعرابی کو قوم کے درمیان پایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ ایک ایسی قوم آتی ہے کہ تم لوگ اپنے اعمال کو اس کے مقابلہ میں



حقیر سمجھو گے ہم نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں کیا وہ لوگ قریش ہیں آپ نے فرمایا قریش  
 نہیں ہیں لیکن وہ اہل مین ہیں جن کے فواد زیادہ رقیق اور قلوب زیادہ نرم ہیں ہم نے پوچھا  
 یا رسول اللہ کیا وہ لوگ ہم سے اچھے ہیں آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کے پاس سوئے کا پہاڑ ہو اور وہ  
 اوسکو خرچ کرے تمہارے ایک شخص کے برابر اوسکے آدھے کا ثواب نہ پائے گا آگاہ ہو جاؤ  
 یہ فرق اوس شے کا ہے جو ہمارے درمیان اور آدمیوں کے درمیان ہے لایستوی منکم من انفق  
 قبل الفتح وقاتل آخر آیت تک۔

ابو نعیم نے واقدی سے روایت کی ہے کہا ہے عمرو بن عبد نے کہا کہ تم ثنیہ ذات النخل کا  
 قصد کر کے اوسکے پاس آئے واللہ اگر میری نفس تنہا مجھ کو اوسکا قصد کراتو وہ ثنیہ ایک قسم کی  
 مثل تھا وہ اتنا وسیع ہو گیا گویا وہ بڑا وسیع راستہ تھا اس رات میں اوسکی وسعت سے کل آدمی  
 صاف بستہ چلتے پھرتے تھے اور اوس رات کو وہ ثنیہ یہاں تک روشن ہو گیا تھا گویا ہم لوگ چاندنی  
 میں تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو اوسے آپ نے فرمایا کہ آج کی رات کل شتر سواروں  
 کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت کی مگر ایک چوٹے شتر سوار کی مغفرت نہیں کی جو سرخ اونٹ پر سوار تھا  
 قوم کے لوگ اوسکی طرف متوجہ ہوئے وہ اونہیں سے نہیں تھا لشکر میں وہ شتر سوار ڈھونڈ لیا گیا  
 یکایک وہ نبی ضحہ سے پایا گیا جو دریا کے کنارہ رہتے ہیں اوس سے کسی نے کہا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے پاس جا تیرے واسطے مغفرت چاہیں گے اوس نے کہا کہ میرا اونٹ زیادہ اس سے بچو  
 اہم ہے کہ تمہارے معاحب میرے واسطے مغفرت کی دعا کریں یکایک وہ ایسے حال میں پایا گیا کہ  
 اوس نے اپنے اونٹ کو لگ کر دیا تھا اپنے اونٹ کو لشکر میں ڈھونڈ رہا تھا لشکر میں جب نہیں پایا تو  
 اوس نے لشکر کو بری سمجھا اور اوسکے ڈھونڈنے کو چلا گیا اوس درمیان کہ وہ جبال مروعی میں تھا  
 یکایک اوس کے جوتے نے اوسکو پسلا دیا وہ پہاڑ پر سے گر پڑا اور گر گیا اوسکا علم کسی کو نہ ہوا  
 یہاں تک کہ اوسکو درندوں نے کھالیا۔

بخاری جس نے یہ اسے روایت کی ہے کہ تم لوگ فتح مکہ کو فتح شمار کرتے ہو کہ کی فتح ایک فتح

تھی اور ہم لوگ اور بیعت الرضوان کو فتح شمار کرتے ہیں جو نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چودہ سو آدمی تھے اور حیدر بیابان کنواں ہے ہم نے اس کا سبب پانی کینچ لیا تھا اور ہم نے اوسمین ایک قطرہ نہیں چھوڑا تھا یا خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ اوس کنوے کے پاس تشریف لائے اور اوس کے کنارہ پر بیٹھ گئے پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگایا اور آپ نے وضو کیا پھر آپ فرمائی کہ اے اوس پانی کو اوس کنوے میں ڈال دیا ہم نے اوس کنوے کو تھوڑی دیر چھوڑ دیا پھر اوس کنوے نے جتنا پانی ہم نے اور ہمارے اونٹوں نے چاہا تو ہمارا ہوا اور اونٹوں کو دیکر ہلکے ہو گئے۔ اور اسی حدیث کی روایت بخاری نے دوسری وجہ سے براء سے کی ہے اوس میں یہ ہے کہ ہم لوگ ایک ہزار چار سو یا اس سے اکثر تھے۔ اور اس حدیث کی روایت احمد اور طبرانی اور ابونعیم نے کی ہے اور اس میں یہ ہے کہ میں ڈول کو اٹھا کر آپ کے پاس لے گیا آپ نے اوس میں اپنی دست مبارک کو غوطہ دیا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ چاہا کہ آپ پڑھیں آپ نے پڑھا پھر میں نے ڈول کا پانی کنوے میں ڈال دیا ہم لوگوں میں جو آخر شخص تھا اوس نے اپنے کپڑے غرق ہونے کے خوف سے اوتار لئے پھر وہ کنواں ایسا جاری ہوا کہ ایک نہر ہو گئی۔

مسلم نے سلمہ بن اکوع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حیدر بیہ کو آئے اور ہم لوگ چودہ سو تھے اوس کنوے پر چاس بکریاں تھیں جن کو وہ سیراب نہیں کر سکتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کنوے پر بیٹھ گئے یا آپ نے دعا فرمائی یا عاب دہن مبارک اوس میں ڈالا اوس کنوے نے جوش مارا ہم لوگوں نے پانی پیا اور ہم نے دوسروں کو پانی پلایا اور یہی ہے اس حدیث کی مثل عروہ نے اس روایت کی ہے کہ اوس کنوے نے پانی سے جوش مارا یا ہلک کہ آدمی اوسمین سے اپنے چلو کوڑن سے پانی نیکرتے اور وہ کنوے کے کنارہ پر بیٹھ ہوئے تھے۔

ابونعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے انہوں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

حدید میں اور ترے اوسکا پانی منتقل ہو گیا تھا اور یہ واقعہ شدید گرمی میں واقع ہوا قوم کے لوگ کثرت سے تھے آپ نے ہاتھ منحنہ دھوئے کا برتن مانگا اور اپنے ڈول میں وضو کیا اور اپنے دہن مبارک کی کلی کر کے کنوے میں ڈال دی پانی جاری ہو گیا اور سوقت آدمی کنوے کو لب پر بٹھے ہو کر تھے اور وہ اپنے برتنوں میں پانی لیتے تھے۔

ابو نعیم نے واقعہ کی روایت کی ہے کہا ہے کہ ناجیہ بن الاعم کہتے تھے کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پانی کی نعمت کی شکایت کی گئی آپ نے مجھ کو بلایا اور اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور مجھ کو نوزاد کنوے کے پانی کا ایک ڈول مانگا اور آپ نے وضو کیا پھر آپ نے اپنے دہن مبارک میں کلی کی پھر اوسکو ڈول میں ڈال دیا پھر آپ نے مجھ کو فرمایا کہ ڈول کو لیکر کنوے میں اور تر و اسکو کنوے میں ڈال دو اور اوسکا پانی تیر سے کہو دے نکالو میں نے حسب الارشاد عمل کیا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے قریب نہ تھا کہ میں کنوے سے نکل کر پانی مجھ کو دیا رہا تھا اور کنوے ایسا بلا جیسے ہانڈی او بل پڑتی ہے یہاں تک کہ پانی سے بہ گیا اور اپنے کناروں سے برابر ہو گیا اوس کے اطراف سے آدمی اپنے چلوؤں میں پانی لیتے تھے یہاں تک کہ اول سے آخر تک سب سیراب ہو گئے اور اوس دن پانی پر پنا نصیق میں سے ایک گروہ تھا منافقین اوس پانی کو دیکھ کر ہر جگہ جو سیرابی سے جیسے جوش مار رہا تھا اوس بن خونی نے عبداللہ بن ابی سے کہا اے ابواکیاب تیرا بھلا ہو کیا تیرے واسطے وہ وقت نہیں آیا کہ جس حالت پر تو ہے تو اوسکو دیکھ کیا اسکے بعد کچھ شبہ ہے ہم کنوے پر ایسے حال میں اترے جسکا پانی چلوؤں سے تھوڑا تھوڑا لیتے تھے قعب میں پانی کا ایک گونٹ بھی نہیں نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈول میں وضو کیا اور اوس میں کلی کی پھر اوس پانی کو کنوے میں ڈال دیا وہ پانی کنوے کو حرکت میں لایا اور اوس میں بلبے پیدا کئے کنوے نے سیرابی کے ساتھ جوش مارا ابن ابی نے سنکر کہا ہم نے اسکی مثل دیکھا ہے اسنو ابن ابی سے کہا فبحک اللہ و قبح رایک ابن ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ارادہ

کر کے آیا اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ آج کے دن تو نے جو شے دیکھی ہے وہ کہاں ہے اوس نے کہا اسکی مثل میں نے ہرگز نہیں دیکھی آپ نے اوس سے پوچھا تو نے جو کچھ کہا وہ کس واسطے کہا ابن ابی نے کہا میں استغفار کرتا ہوں اوسکے بیٹے نے کہا یا رسول اللہ آپ اسکے واسطے دعا و مغفرت فرمائیے آپ نے اوسکے لئے دعا سے مغفرت کی۔

ابونعیم نے اس حدیث کی روایت بطریق موصول دوسری وجہ سے ناجیہ بن جندب سے کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ حدیبیہ میں اترے اور وہ ایسا کنواں تھا جسکا سب پانی نکال لیا گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکال کر اوس کنوے میں ڈال دیا پھر اپنے لعابِ دہن مبارک ڈال دیا پھر اپنے دھاکے اوسکے چشمے ابل پڑے یہاں تک کہ اگر ہم چاہتے تو اپنے چلو سے پانی لے لیتے۔

بخاری نے جابر رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم حدیبیہ میں آدمی پیاسے ہو گئے اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی کا آنجورہ تھا آپ نے اوس سے وضو کیا پھر آدمی کو پاس آئے اور اون سے پوچھا تمہارا کیا حال ہے اونہوں نے کہا ہمارے پاس اتنا پانی نہیں کہ ہم اوس سے وضو کریں اور پی سکیں گز رہی پانی ہے جو آپ کے آنجورہ میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو آنجورہ میں رکھ دیا پانی آپ کی انگلیوں سے اوبلنے لگا جیسے چشموں سے اوبلتا ہے ہم نے وہ پانی پیا اور وضو کیا سالم بن ابی الجعدی نے کہا ہے میں جابر سے پوچھا اوس دن تم کتنے آدمی تھے جابر نے کہا اگر ایک لک آدمی ہوتے تو وہ پانی ہلکوکافی ہوتا ہم پندرہ سو آدمی تھے اس حدیث کی جابر سے اور بہت طریق ہیں سبقتی وغیرہ علمائے کہا ہے کہ انگشتان مبارک سے پانی کا نکلنا متعدد بار واقع ہوا ہے اور میں اسکے واسطے اون احادیث میں جو آگے آئیں گی ایک باب منعقد کروں گا۔

مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کی ہے کہا ہے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں گئے ہلکے ہو کر سے نہایت تکلیف ہوئی ہم نے یہ قصد کیا کہ ہم سواری

کے اپنے بعض اونٹ ذبح کر ڈالیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلکوا فرمایا تھے اپنی توشہ دان جمع کئے اور ایک چمڑہ ہم نے بچایا اوس چمڑے پر قوم کے توشہ جمع ہوئے راوی نے کہا میں توشوں کے دیکھنے کے لئے اپنی گردن بلند کی تاکہ یہ اندازہ کروں کتنے جمع ہوئے ہیں میں نے اندازہ کیا تو مجھ کو بھیڑ کے جشت کی مثل معلوم ہوئے اور ہم چودہ سو آدمی تھے ہم نے کہا تاکہ کیا یہاں تک کہ ہم سب سیر ہو گئے پھر ہم نے اپنی توشہ دانوں کو بہر لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا وضو کا پانی ہے ایک مرد اپنا ٹوٹا پانی کا لیکر آپ کے پاس آیا اوس میں تھوڑا پانی تھا اوس پانی کو آپ نے قدح میں ڈالا اور ہم سب نے وضو کیا ہم چودہ سو آدمی تھے اوس کو کتر سے بٹور رہے تھے۔

بہیقی نے ابن شہاب کے طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اس وقت جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے پلٹے تو آپ کو بعض اصحاب نے آپ کے گفتگو کی کہ ہلکوا ہو کہ کی تکلیف ہے اور آدمیوں کے پاس سواری کے اونٹ ہیں آپ ہمارے واسطے اونکو ذبح کیجئے تاکہ ہم اونکے گوشت کھاویں اور اون کی چربیوں سے ہمیں کریم اور اونکے چمڑوں سے جو تینا دین عمر شریف نے کہا یا رسول اللہ ایسا نہ کیجئے اگر آدمیوں کے ساتھ بقیہ اونٹ سواری کے ہیں گے تو بفضل ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیوں سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے چمڑے اور اپنی عبائیں بچا دو آدمیوں نے ویسا ہی کیا پھر آپ نے فرمایا جس شخص کے پاس باقی توشہ اور کھانا ہے تو وہ اوس کو چمڑوں اور عبائوں پر بکھیر دے اپنے اونکے واسطے دعا فرمائی پھر اون سے فرمایا اپنا اپنے برتن نزدیک لاو وہ لوگ برتن لائے اور جب قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا انہوں نے توشہ لے لیا۔

ابن سعد نے اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بہیقی اور ابو نعیم نے ابی حمزہ الانصاری سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے آدمی ہو کے ہو گئے انہوں نے اپنے اونٹ ذبح کر نیکے واسطے آپ کے اجازت چاہی حضرت عمر رضی نے عرض کی یا رسول اللہ جس وقت ہم لوگ کل کے دن دشمن سے مقابلہ کریں گے اور

ہم ہو کے اور پیادہ پاہونگے ہم کیا کرینگے لیکن اگر آپ مناسب دیکھتے ہیں تو آدمیوں کو بلائیے کہ وہ اپنے بقیہ توشون کو لے کر آویں اور آپ اون توشون کو جمع فرما دیں پھر آپ اللہ تعالیٰ سے اون توشون میں برکت کے واسطے دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ آپ کی دعا سے ہم لوگوں کو مقصود کو پہونچا دے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیوں کو اون کے بقیہ توشون کے ساتھ بلایا آدمی ایک مٹھی طعاص اور ایک مٹھی سبز یاد دلار ہے تھوڑا نہیں کا علاوہ شخص تھا آج ایک جماعہ تمہارا تھا آپ نے اوس سب کو جمع کیا پھر آپ کھڑے ہو گئے جن کلمات سے اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ دعا مانگیں آپ نے دعا مانگیں پھر اپنے اہل لشکر کو اون کے برتنوں کے ساتھ بلایا اور حکم دیا کہ لوگوں کو کہا تا دیں لشکر میں کوئی برتن باقی نہیں رہا مگر اوسکو سہرا ایک سنے یہ لیا اور تنہا جمع ہوا تھا اوسکی مثل باقی رہ گیا یہ واقعہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طور سے منہ سے کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں اور آپ نے فرمایا اشد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ ان دونوں ٹکڑوں کے ساتھ کوئی مومن اللہ تعالیٰ سے نہیں ملے گا مگر دوزخ سے وہ روک دیا جائیگا۔

بزار اور طبرانی اور بیہقی نے ابی خنیس الغفاری سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تہامہ کو گیا یہاں تک کہ جس وقت ہم لوگ عسقلان میں تھے آپ کے اصحاب آئے اور کہا کہ بہو کہ نے ہمکو نہایت تکلیف دی ہے آپ ہمکو ہمارے سواری کے اونٹوں کے واسطے اجازت دیجئے کہ ہم اونکو کھما دیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ اگر یہ آدمی اپنے سواری کے اونٹ کھالیں گے تو کس شے پر سوار ہوں گے ولیکن آپ اون کو یہ حکم دین کہ وہ بقیہ توشہ اپنے ایک کپڑے میں جمع کریں پھر آپ اون کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیں آپ نے اونکو حکم دیا اونہوں نے اپنے توشے جمع کئے پھر آپ نے دعا کی پھر آپ نے فرمایا کہ اپنے برتن لے کر آؤ وہ برتن لائے اور ہر ایک آدمی نے اپنا برتن بہر لیا۔

بیہقی نے عروہ سے یوں روایت کی ہے کہ اسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت حدیبیہ میں اترے آپ نے عثمان کو قریش کے پاس بھیجا اور اون سے فرمایا کہ قریش کو خبر کر دو کہ ہم جنگ

کے واسطے تمہیں آئے ہیں اور ہم محمد کے واسطے آئے ہیں اور ان کو اسلام کی دعوت دو اور عثمان رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ کہیں بہت مردوں اور مومنہ عورتوں کے پاس جاؤ اور انکو فتح کی بشارت دو اور ان کو یہ خبر کرو کہ اللہ تعالیٰ بیعت مسعدت کرنیوالا ہے کہ اپنے دین کو مکہ میں ظاہر کرے یہاں تک کہ مکہ میں ایات کو چھپائیں گے چشمہ قریش کے پاس گئے، روز فکو خبر کی اور مومن فی اسلام سے انکار کیا اور جنگ کا قصد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے واسطے آدمیوں کو بلایا اور منادی کہنے لگا کہ یہ نہ کی آؤ۔ مہو جاؤ کہ روح القدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُتار ہوئے ہیں تم لوگ بیعت کے واسطے آؤ مسلمانوں نے آپ کے اس شرط پر بیعت کی کہ کبھی نہیں بہائیں گے مشرکین کو خوب ہوا مشرکین نے مسلمانوں میں سے جن آدمیوں کو بہن رکھ لیا تھا ان کو بھیج دیا اور صلح کی طرف بلایا مسلمانوں نے یہ کہ حدیبیہ میں تھے قبل اسکے کہ حضرت عثمان پلٹ کے آویں یہ کہا کہ عثمان بیت اللہ کی طرف علیحدہ چلے گئے اور اسکا طواف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منکر فرمایا میں گمان نہیں کرتا ہوں کہ عثمان نے ایسے حال میں بیت اللہ کا طواف کیا ہو کہ ہم اس جگہ روک دئے گئے ہوں حضرت عثمان پلٹ کے آئے آدمیوں نے ان سے پوچھا کیا تم نے بیت اللہ کا طواف کیا حضرت عثمان نے کہا کہ تم لوگوں نے مجھ پر جو گمان کیا ہے وہ بڑا گمان ہے قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میں مکہ میں ایک سال مقیم ہو کر ایسے حال میں ٹھہر تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں مقیم ہوئے میں بیت اللہ کا طواف نہ کرتا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکا طواف کرتے قریش نے مجھ کو بیت اللہ کے طواف کے واسطے بلایا میں انکار کر دیا یہ سنکر مسلمانوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم سے زیادہ عالم ہیں اور گن میں ہم سے احسن ہیں۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہ اس سے یزید بن سفیان نے

محمد بن کعب سے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صلح کے کاتب حضرت علی

ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ لکھو بڑا ماحصل محمد بن عبد اللہ سہیل بن عمرو حضرت علیؓ سے نکلو توقف کر رہے تھے اور لکھنے سے انکار کرتے تھے مگر محمد رسول اللہؐ لکھنا چاہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکھو لکھو ان چیزوں کی مثل جبرائیلؑ انکی خواہش ایسی حالتیں پوری کرتی ہو کہ تم ابن سعد نے مجمع بن یعقوب سے یعقوب بنے ابن زباب سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب روک دئے گئے آپ نے اور اصحاب نے حدیبیہ میں سر کے بال منڈوائے اور اونٹ ذبح کئے اللہ تعالیٰ نے اندھی کو سیدیا اوس نے اونکے بال اوٹھاؤ اور حرم میں اون کو ڈال دیا۔

احمد اور بیہقی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اس یوم حدیبیہ میں ستر اونٹ قربانی کئے گئے جبکہ وہ اونٹ بیت اللہ سے روک دئے گئے تو ایسے روز تھے جیسے اپنی اولاد کے اشتیاق میں روتے ہوں۔

واقعی نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت کی ہے کہ اسے کہ حویطب بن عبد العزیٰ یہ کہتا تھا کہ حیوۃ میں حدیبیہ کی صلح سے پہر اجمکویہ کامل یقین تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قریب میں غالب ہو جاویں گے۔

بیہقی نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے آئے ایک رات ہکمروک دیا اور اپنے پوچا ہماری حراست کون شخص کرے گا میں نے عرض کی میں حراست کروں گا آپ نے فرمایا تم سو جاؤ گے پھر آپ نے پوچا کون شخص ہماری حراست کرے گا میں نے عرض کی میں حراست کروں گا آپ نے فرمایا تم ہی حراست کرو میں نے قوم کی حراست کی یہاں تک کہ جسوقت اول صبح کا چہرہ نمودار ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول نے کہ تم سو جاؤ گے مجھ کو پالیا میں سو گیا اور میں نہیں جا گا مگر وہو پکے سبب جبکہ ہم لوگ بیدار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہتا کہ تم لوگ نماز پڑھتے سے غافل ہو کر سو جاؤ تو تم لوگ نہیں سوتے، لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ یہ امر اون آدمیوں کے واسطے ہو جو تمہارے بعد آویں مگر



(یعنی نماز سے سو جاوین اور اوسکو قضا کریں) پھر آپ کھڑے ہو گئے جیسے کہ آپ کرتے تھے ویسے ہی آپ نے کیا (یعنی وضو کیا نماز قضا کی) پھر آپ نے فرمایا کہ جو شخص میری امت کا سو جاوے تو اس کے لئے ایسا ہی عمل ہے یہ قوم کے لوگ اپنے اپنے اونٹوں کے ڈھونڈتے کیونکہ سٹے چلو گئے اور اپنی اپنی سواری کے اونٹ زائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا اونٹ نہیں لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم اوس جگہ جاؤ میں اوسی جگہ گیا جس جگہ آئے مجھے بھیجیا تھا میں نے اوسکی مہار کو پایا جو ایک درخت سے لپٹ گئی تھی میں اوس اونٹ کو لیکر آیا میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے آپ کے اونٹ کی مہار کو ایسی حالت میں پایا کہ ایک درخت سے لپٹ گئی تھی اوسکو نہیں کوہتا مگر ہاتھ یعنی بدون آدمی کے ہاتھ کے وہ مہار درخت سے نہیں چھوٹ سکتی تھی۔

یہی سنی نے مجمع بن جاریہ سے روایت کی ہے کہ ہم حدیبیہ میں حاضر ہوئے جبکہ ہم حدیبیہ سے پہرے تو کرا ع الغیمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ انا فتحنا لک فتحا مینا نازل ہوئی ایک مرونے پوچھا یا رسول اللہ کیا وہ فتح ہے آپ نے فرمایا قسم ہر اوس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے وہ البتہ فتح ہے پہاڑ حدیبیہ پر خیر کی زمین تقسیم کی گئی۔

یہی سنی نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے اللہ تعالیٰ کے قول وانا ہم فتحا قریبا میں روایت کی ہے کہ اس سے خیر مراد ہے و آخری لم تقدروا علیہا کے باب میں کہا ہوا اس سے فارس اور روم مراد ہے۔

یہی سنی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دکھایا گیا اسوقت آپ حدیبیہ میں تھے کہ آپ اور آپ کے اصحاب امن کی حالت میں مکہ میں داخل ہون گے آپ نے سروں کو منڈوائے ہوئے اور قصر کے ہوئے ہوئے جسوقت اصحاب نے حدیبیہ میں اپنے اونٹ ذبح کئے تو پوچھا یا رسول اللہ آپ کا وہ خواب کہاں ہے اللہ تعالیٰ نے تقد صدق اللہ رسولہ الرویا بالحق کو آپ نے قول فتحا قریبا لک نازل فرمایا اصحاب پلٹے اور اونہوں نے خیر کو فتح کیا پہر آپ نے اس کے بعد عمرہ کا ارادہ کیا آپ کے خواب کی تصدیق آئندہ سنہ میں ہوئی۔

بہتی مے عروہ سے بنی جندل کے قصص میں روایت کی ہے کہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی اللہم شدو وظا تک علی مضر مثل سنی پوسن بنی مضر پر زندگی سخت ہو گئی یہاں تک کہ اونہوایان نے ظلم کر دیا اور ابوسفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بہوک کی شنایت کی۔

بہتی اور ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت آخر حشا کی نماز پڑھتے تو آخر رکعت میں دعا قنوت پڑھتے اور یہ فرماتے تھے اللہم انج الولید بن الولید انج سلمہ بن ہشام اللہم انج عیاش بن ابی ریعہ اللہم انج المستضعفین من المؤمنین اللہم شدو وظا تک علی مضر اللہم جعدنا سنین مثل سنی یوسف مضر نے ظلم کر دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے واسطے یہاں تک دعا مانگتے رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اونکو نجات دی پھر اپنے اون کے لئے دعا ترک کر دی۔

ہشیم بن عدی نے اخبار میں سعید بن العاص سے روایت کی ہے کہ کہا ہے جبکہ ابوالعاص یوم بدر میں قتل کیا گیا میں اپنے چچا ابان ابن سعید کے آغوش میں تھا وہ تجارت کیواسطے شام کی طرف گیا اور ایک سال وہاں ٹھہرا رہا پھر وہ آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کثرت سے بڑا کرتا تھا اول جوابات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس نے پوچھی یہ تھی کہ کچھ کمان میں میرے چچا عبد اللہ نے کہا واللہ محمد جس شان پر تھے اوس سے اب زیادہ معزز ہیں اور جو ام آپ کا تھا اوس سے اب آپ کا امر اعلیٰ ہے یہ سنکر ابان چپ ہو رہا اور کچھ بڑا نہ کہا جیسے کہ آپ کو بڑا کہا کرتا تھا پھر اوس نے کہا تا بچوایا اور بنی امیہ کے سرداروں کے پاس آدمی بھیجا اور اونکو بلایا اور اون سے کہا کہ میں ایک قریہ میں تھا میں نے اوس میں ایک راہب کو دیکھا جسکا نام (ربکا) تھا چالیس برس وہ زمین کی طرف نہیں اُتر ایک دن وہ اُتر اُنوک جمع ہو گئے اوسکو دیکھتے تھے میں اوسکے پاس گیا اور میں نے اوس کو کہا کہ مجھ کو ایک حاجت ہو اوس نے مجھ سے تخلیہ کیا میں نے کہا میں قریش میں سے ہوں اور یہ امر ہے کہ ایک مرد ہم لوگوں میں سے نکلا ہے وہ یہ زعم کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکو بھیجا

ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی اللہم شدو وظا تک علی مضر مثل سنی پوسن بنی مضر پر زندگی سخت ہو گئی یہاں تک کہ اونہوایان نے ظلم کر دیا اور ابوسفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بہوک کی شنایت کی۔

ہے اوسنے پوچھا اوس مرد کا کیا نام ہے میں نے کہا محمد نام ہے اوس نے پوچھا کتنی مدت سے اوسنے ظہور کیا ہے میں نے کہا بیس برس سے اوس نے کہا کیا میں تجھ سے اوسکا وصف بیان کروں میں نے کہا نہ بیان کرو اوس نے آپ کا وصف کیا اور اوس نے آپ کی صفت میں کچھ خطا نہیں کی پھر اوس نے مجھ سے کہا واللہ وہ اس امت کا نبی ہے واللہ وہ ضرور غلبہ کرے گا پھر وہ راہب اپنے صنوبریہ میں داخل ہو گیا اور مجھ سے کہا کہ میرا سلام آپ کو پہنچا دو اور یہ واقعہ حدیبیہ کے زمانہ میں تھا۔

ابن سعد اور بیہقی نے خالہ ابن انولید سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے خیر کا جو کچھ ارادہ کیا وہ ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے میری ولیدین اسلام کو ڈالا اور میرا رشہ میرے پاس حاضر ہوا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں محمد صلعم کے مقابل کل ان جنگیوں میں حاضر ہوا کوئی ایسی جگہ نہیں ہے کہ میں وہاں حاضر ہوتا ہوں مگر سپر کے چلا جا تا ہوں اور میں اپنے نفس میں یہ دیکھتا تھا کہ میں غیر شے کے باب میں سعی کرتا ہوں اور محمد صلعم قریب میں غالب ہو جاوے گی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کی طرف تشریف لائے میں مشرکین کے سواروں میں آیا اور میں فرسوں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے اصحاب میں عسکان میں دیکھا میں آپ کے مقابل کھڑا ہوا اور آپ سے متعرض ہوا آپ نے اپنے اصحاب کو ظہر کی نماز ہمارے سامنے پڑھائی ہم نے یہ قصد کیا کہ ہم آپ پر حملہ کریں پھر ہمارا ارادہ نہیں ہوا اور اس میں بہلائی تھی ہمارے دلوں میں جو قصد تھے اوس پر آپ مطلع ہو گئے آپ نے اپنے اصحاب کو نماز عصر نماز خوف پڑھائی کھلوۃ خوف نے ہماری موقع کو دفع کر دیا میں دل میں کہا کہ یہ مرد ممنوع ہے ہم آپس میں سے جدا ہو گئے ہوا جو سواجن روشن پر کھڑے تھے آپ نے ان روشن کو چھوڑ دیا اور میں نے دہنی طرف لی جبکہ آپ نے قریش سے حدیبیہ میں صبح کی اور قریش نے آپ کو اوس صلعم سے راحت دی میں نے اپنے نفس میں کہا اب کونسی شے باقی رہی ہے اب نجاشی کے پاس جائے کارستہ کہاں رہا ہے اوس نے محمد صلعم کا اتباع کیا ہوا آپ کے اصحاب اوس کے پاس امن سے ہیں میں ہر قل کی طرف چلا جاؤں اور اپنے دین سے نکل کے

نصرانیت میں یا یہودیت میں داخل ہو جاؤں اور اس حریب کے ساتھ جو مجھ پر ہے میں عجم کے ساتھ  
 قیام کروں اور عجم کا تابع رہوں یا جو لوگ باقی زمین اونکے ساتھ میں اپنے مکان میں رہوں میں اس  
 ارادہ پر تھا کہ یکا یک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ القضیہ میں داخل ہوئے میں چپ رہا اور  
 آپ کے داخل ہونے میں حاضر نہیں ہوا میرا بھائی ولید بن الولید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
 عمرہ القضیہ میں داخل ہوا اس نے مجھ کو ڈھونڈا اور مجھ کو نہیں پایا اس نے مجھ کو ایک خط لکھا  
 یکا یک میں تے اس خط میں بسم اللہ الرحمن الرحیم آیا بعد دیکھا اس نے یہ لکھا تھا کہ تیری رائے نے  
 اسلام سے جو گذر کیا ہے میں اس سوز یادہ تعجب خیز کوئی امر نہیں دیکھا اور تیری عقل تیری عقل ہے  
 اور اسلام ایسی شے ہے کہ اسکی مثل سے کیا کوئی شخص نادان بن سکتا ہے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے مجھ سے تیرا حال دریافت فرمایا اور پوچھا خالہ کہاں ہے میں عرض کی اللہ تعالیٰ اسکو  
 لاوے گا آپ نے فرمایا کہ اسکی مثل کوئی نہیں ہے جو اسلام سے نادان ہو جائے اگر خالہ تنہا  
 مسلمانوں کے ساتھ مشرکین پر خواری اور تکلیف کو ٹھہراتا تو اس کے واسطے اچھا ہوتا اور ہم اسکو  
 اس کے غیر پر مقدم کرتے ای بھائی جو امر مجھ سے فوت ہو گیا ہے تو اسکا تدارک کر اور مجھ سے سو وطن  
 صاحب فوت ہو گئے ہیں جبکہ میرے بھائی کا خط میرے پاس آیا میں جانیے واسطے خوش ہو گیا اور اس  
 خط نے میری غربت اسلام میں زیادہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باب میں جو کچھ  
 فرمایا تھا آپ کی باتوں نے مجھ کو سرور کیا اور مجھ کو خواب میں دکھایا گیا گویا میں ایسے تنگ بلاد میں ہوں  
 جن میں قحط ہے اور میں ایسے سرسبز شہروں میں گیا ہوں جو وسیع ہیں میں نے اپنودل میں کہا البتہ یہ  
 خواب سہ جبکہ ہم مدینہ میں آئے یعنی ذیل میں کہا میں اس خواب کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ضرور ذکر  
 کرونگا میں نے ان سے اس خواب کا ذکر کیا ابوبکر الصدیق نے سنکر کہا کہ یہ تمہارا وہ خروج ہے  
 جس سے اللہ تعالیٰ نے تم کو اسلام کی ہدایت کی اور وہ تنگی جس میں تم تھے وہ شرک تھا جبکہ میں نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کا پورے طور سے ارادہ کر لیا میں نے اپنودل میں کہا  
 کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانیے لہذا میں کس شخص کو ہمراہ لیجاؤں میں نے صفوان بن امیہ

سے ملاقات کی اور میں نے اوس سے کہا اے ابو وہب کیا تو اوس حالت کو نہیں دیکھتا ہے جس حالت میں ہم ہیں ہم لوگ آپس میں دانتوں کی مثل ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب اور عجم پر غلبہ کیا ہے اگر محمد صلعم کے پاس جاوین گے اور اونکا اتباع کریں گے تو بہتر ہوگا اس لئے کہ محمد صلعم کا شرف ہماری واسطے شرف ہوگا اوس نے مجھ سے سخت انکار کیا اور مجھ سے کہا کہ اگر میرے سوا کوئی بھی باقی نہ ہوگا میں محمد صلعم کا بھی اتباع نہ کروں گا یہ باتیں کر کے ہم آپس سے جدا ہو گئے اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ وہ مرد ہے جسکا بسائی اور باپ بدر میں قتل کونگھو بن پہرین نے عکرمہ بن ابی جبل سے ملاقات کی اور جو کچھ میں نے صفوان بن امیہ سے کہا تھا او کی مثل عکرمہ سے کہا جو کچھ صفوان نے مجھ سے کہا تھا او کی مثل عکرمہ نے مجھ سے کہا جس شو کا ذکر میں نے تجھ سے کیا ہے تو اسکو پوچھ لے رکھ عکرمہ نے کہا میں اسکو ذکر نہ کروں گا خالد نے کہا میں اپنے مکان کی طرف گیا اور میں نے اپنی سواری کے اونٹ کے واسطے امر کیا کہ اوس وقت تک نکال کر آ جاؤ کہ میں عثمان بن طلحہ سے ملاقات کر لوں میں نے اپنے دل میں کہا عثمان میرا سچا دوست ہے جس بات کی میں امید کرتا ہوں اگر میں اوس سے اسکو ذکر کروں گا تو بہتر ہوگا پھر مجھ کو اس کے باپ دادا کا قتل ہونا یاد آ گیا میں نے اس امر سے کراہیت کی کہ میں عثمان سے اسکو ذکر کروں پھر میں نے اپنے دل میں کہا مجھے اس کے ذکر کرنے سے کیا ضرر ہے میں تو ابھی جانوا لا ہوں جس شے کی طرف امر بھیج گیا تھا میں نے عثمان سے اسکو ذکر کیا یعنی رسول اللہ صلعم نے عرب اور عجم پر غلبہ کیا ہے اور ہم لوگ مغلوب ہوئے ہیں اسکو ذکر کیا اور میں نے عثمان بن طلحہ سے کہا کہ ہم لوگ اوس بوٹری کی مثل ہیں جو اپنے سوراخ میں ہوا اگر اوس سوراخ میں ایک ڈول پانی ڈالا جاوے تو وہ اس میں سے نکل جاوے اور میں نے اپنے اون پہلو دو دستوں سے جو کچھ کہا تھا اوس کی مثل عثمان بن طلحہ سے کہا اوس نے جلد قبول کر لیا اور کہا کہ میں آج ہی جاتا ہوں اور میں ارادہ کرتا ہوں کہ میں جاؤں تم میری اس اونٹنی کو راستہ میں بیٹھا پاؤ گے خالد نے کہا میں اور عثمان بن طلحہ نے مقام یاجع میں ملنے کا باہم وعدہ کیا اگر عثمان مجھ سے آگے چلا جاوے گا تو وہ یاجع میں ٹھہر جاوے گا اور اگر میں اوس سے آگے چلا جاؤں گا تو میں وہاں ٹھہر جاؤں گا خالد نے کہا میں نے سحر کے وقت سفر کیا اور فجر طلوع نہیں ہوئی تھی کہ ہم

دونوں یا حج میں مل گئے پہر تم صبح کو چل دے یہاں تک کہ ہم مقام بدر میں پہنچے ہم نے عمرو بن العاص کو بدر میں پایا عمرو بن العاص نے ہیکو دیکھ کر مر جا کہا ہم نے کہا تم کو بھی مر جا ہے عمرو بن العاص نے پوچھا کہاں جاتے ہو ہم نے پوچھا تم کس ارادہ سے آئے ہو انہوں نے ہم سے پوچھا تم کس ارادہ سے آئے ہو ہم نے کہا اسلام میں داخل ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرنے کا ارادہ ہے ہم جبار بن عمرو بن العاص نے کہا یہ وہی ارادہ ہے جس نے مجھے آگے بڑھایا ہے خالد نے کہا ہم سب ساتھ ہوئے یہاں تک کہ ہم مدینہ میں داخل ہوئے اور ہم نے اپنی سواری کے اونٹ طہرہ میں جھلا دے ہمارے آئے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے پہنچائی آپ ہمارے آئیے مسرور ہو کر مینے اپنی اچھے چڑیوں میں سے کچرے پہنے پہر مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانی کا قصد کیا میرا ہائی مجبور مل گیا اس نے مجھ سے کہا جلد جاؤ اس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے آئے کی خبر چھوٹ گئی ہے اور تمہارے آئے مسرور ہوئے ہیں اور آپ تمہارا انتظار کر رہے ہیں ہم نے چلتے میں سرعت کی میں آپ کے قریب پہنچا آپ میری طرف دیکھ کر بسم فرما رہے تھے یہاں تک کہ میں آپ کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا اور مینے آپ کو نبوت کا سلام کیا آپ نے میرے سلام کا جواب بشارت چہرہ سے دیا مینے کہا اشد لان لا اله الا الله وانک رسول الله آپ نے فرمایا الحمد لله الذی ہدانا لهذا اور فرمایا میں دیکھتا تھا کہ تم کو عقل ہے میں یہ امید کرتا تھا کہ تم کو وہ عقل تسلیم نہ کرے گی مگر خیر کی طرف خالد نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ نے مجھ کو دیکھا ہے کہ جنگ کو مقامات میں آپ کے مقابلہ پر میں حاضر ہوتا تھا آپ میرے واسطے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرما دیتے کہ میرے اون مقامات میں حاضر ہونے کو بخشدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا اسلام بحیب ما کان قبلہ اسلام آپ نے ماقبل کے امور کو قطع کر دیتا ہے۔

حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاؤ کر توبہ الیہمین تغریب لے گئے مشرکین کو عسفان میں پایا جبکہ آپ نے ظہر کی نماز پڑھی مشرکین نے آپ کو اور اصحاب کو دیکھا کہ رکوع کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں بعض نے بعض سے کہا کہ تمہاری واسطے یہ فرصت

ہے اگر تم حکم کرو گے تو تمہارا علم اون کو نہ ہو گا یہاں تک کہ اون پر تم جا کر رو گے اون میں سے ایک کہنے والو  
نے کہا کہ ان کی دوسری نماز ہے جو ان کے نزدیک ان کے اہل اور اموال سے زیادہ دوست ہو تم لوگ  
ساتھ ہو یہاں تک کہ تم اون پر حکم کرو اللہ تعالیٰ نے واذا کنت فیہم فاقم لہم الصلوۃ آخر آیت تک  
نیز کیا اور جس امر کے ساتھ مشرکین نے مشورہ کیا تھا آپ کو اوس سے آگاہ کر دیا جبکہ آپ نے  
حصہ کی خاطر ہی اور مشرکین آپ کے سامنے قبل کی جگہ میں تھے آپ نے اپنے پیچھے مسلمانوں کو دو  
صنٹ کر دیا اور یہودیہ خوف چڑھی جبکہ اصحاب کی طرف مشرکین نے نظر کی کہ اون میں کابعض سجدہ  
کرتا ہے اور بعض قیام کرتا ہے اور مشرکین کی طرف دیکھتا ہے مشرکین نے کہا کہ جس امر کا ہم نے اون کے  
ساتھ ارادہ کیا تھا ان کو اس کی خبر ہو گئی۔

خراطی نے ہوائف میں ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہر جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
حدیبیہ کے سال میں مکہ کی طرف ارادہ کر کے متوجہ ہوئے ایک آواز دینے والے نے ابو قیس بھٹاڑ پر سے  
اوس رات میں جہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو جانیے واسطے حکم دیا تھا ایسی  
آواز سے آواز دی کہ تمام اہل مکہ کو سنایا ۵

ہو بوا فسا حرم مناصحابہ	سیر والیہ کو کو نو امعشر الکرا
بیدار ہو جاؤ چارو چارو تھا رہا ہے اوس کے صحابی ہمارے ہمراہ ہیں تمام اوس کی طرف جاؤ اور برگ گردہ ہو جاؤ۔	
بعد الطواف و بعد سعی فی مہل	وان یخبرہم من مکہ الحرام
بچے طواف کے اور بچے دوڑ کے تمہارا سا حرم ملت میں ہو اور اس ارادہ میں ہے کہ اپنی صحابہ کو کہہ دو کہ سر حرم میں گزاردو۔	
شاہت وجہکم من معشر نکل	لا تنصرون اذا ما حاربوا الصنما
بڑے ہو جاؤ ان تمہاری چہرے تم نامزد گردہ سے ہو تم منہ کو نصرت نہیں دیتے جبوقت مسلمان لوگ جنگ کر رہیں۔	
یہ اشعار سن کر مشرکین جمع ہو گئے اور اونہوں نے یا ہم یہ عہد کیا کہ رسول اللہ صلعم اون کے اس سال میں مکہ میں اون کے پاس داخل نہوں یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا یہ آواز دینے والا سلفع بنون کا شیطان ہے انشاء اللہ تعالیٰ قریب میں اللہ تعالیٰ سلفع کو قتل کرے گا	

لوگ اس حال میں تھے کہ بیکایک پہاڑ پر سے ایک آواز سنی گئے والایہ کہتا تھا۔

شاہت وجوہ رجال حالقوا صنما	وخاب سعیم ما قصر لہما
----------------------------	-----------------------

جسے ہو جاوین اون مردوں کے پہرے جنہوں نے صنم کو ہم سو گند بنا یا ہے اور اون کی کوشش بیکار ہو جائے کتنے قاصر الہت لوگ ہیں۔

انی قتلت عدو اللہ سلفۃ	شیطان انا کتم سخطا لمن طلبا
------------------------	-----------------------------

میں نے اللہ تعالیٰ کے دشمن سلفہ کو قتل کر ڈالا جو تمہاری چونکا شیطان تھا اس شخص کو ہلاکی چوڑی ظلم کیا

وقد اتاکم رسول اللہ فی نفر	وکلام محرم لایسفلکون وما ملو
----------------------------	------------------------------

تحقیق تمہارے پاس رسول اللہ صلعم ایک گروہ میں تشریف لائے ہیں کہ اوس گروہ کے کل آدمی احرام باندھ ہوئے ہیں اور غزیری نہیں کرتے ہیں۔

### یہ باب ان آیتوں اور معجزوں کو بیان میں ہے جو غزوہ فز قرہ میں واقع ہوئے ہیں

مسلم نے سلم بن الاکوع سے روایت کی ہے کہ اسے کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ دینے والی اونٹنی کو لیا اور حدیث کو طول کے ساتھ ذکر کیا اس حدیث میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت وہ لوگ سرزمین غطفان میں ٹھہرے گئے اتنے میں غطفان کا ایک مرد آگیا اوس نے کہا کہ وہ لوگ فلان غطفانی کے پاس گئے اوس نے ان کے واسطے اونٹ ذبح کیا ہے۔

مسلم نے عمران بن الحصین سے روایت کی ہے کہ مشرکین نے مدینہ کے چرنے والے جانوروں کو لوٹا اور چلے گئے اور ان جانوروں میں غضبہ اونٹنی تھی اور مسلمانوں میں کی ایک عورت کو گرفتار کر کے لے گئے وہ عورت اس کے بعد کہ مشرکین سو گئے کھڑی ہو گئی اور جس وقت وہ اپنا ہاتھ کسی اونٹ پر رکھتی وہ بلبلا تا تھا یہاں تک کہ وہ غضبہ کے پاس آئی وہ ایسی اونٹنی کی پاس آئی جو مطیع تھی اور خوب سواری دیتی تھی وہ اوس پر سوار ہو گئی اور اسے غضبہ کا رخ مدینہ کی طرف کر دیا وہ مدینہ میں آگئی۔



بہیقی نے عبد اللہ بن ابی قتادہ کے طریق سے یہ روایت کی ہے کہ ابو قتادہ نے اُن چوپائوں  
 میں سے جو رہنمائی میں آئے تھے ایک گھوڑا مول لیا ابو قتادہ سے مسعدۃ انقراری ملا اوس نے پوچھا  
 اے ابو قتادہ یہ کیسا گھوڑا ہے ابو قتادہ نے کہا کہ یہ گھوڑا ہے میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اسکو رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑوں کے ساتھ جہاد کے واسطے باندھ رکھوں مسعدۃ نے کہا کہ تم لوگوں کا  
 قتل کس قدر آسان ہے اور تمہاری حرارت کس قدر شدید ہے ابو قتادہ نے سسکر کہا میں اللہ تعالیٰ  
 سے یہ دعا کرتا ہوں کہ تجھ سے میں ایسے حال میں ملوں کہ میں اس گھوڑے پر سوار ہوں مسعدۃ نے کہا  
 آمین اس درمیان کہ ابو قتادہ اوس گھوڑے کو ایک دن اپنی چادر کے پلو میں خرمو کھلا رہے تھے یکایک  
 گھوڑے نے اپنا سراٹھایا اور اپنے کان دبائے ابو قتادہ نے دیکھ کر کہا واللہ اس گھوڑے کی ہونٹوں  
 ہے ابو قتادہ کی مان نے کہا اے میرے بیٹے ہم جہاد جاہلیت میں مان کے بیٹے نہیں تھے جبکہ اللہ تعالیٰ  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لایا تو ہم کیونکر مان کے بیٹے ہو سکیں گے آپ کی مدد ہمو لازم ہے یہ دوسری بار  
 گھوڑے نے اپنا سراٹھایا اور اپنے کان دبائے ابو قتادہ نے کہا خدا کی قسم ہے اس گھوڑے کی  
 بو پائی ہے ابو قتادہ نے اس پر زین باندھا اور اپنے ہتھیار لے کر پہر چلے گئے اونکو ایک مرد ملا اوس نے  
 کہا کہ اوٹھو لوگ لوگ لیگے ہیں (یعنی لوگ اونکو لوٹ کے لیگے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور اصحاب اونکی جستجو میں گئے ہیں ابو قتادہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو قتادہ ملے آپ نے  
 فرمایا اے ابو قتادہ تم جاؤ تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ ہے ابو قتادہ نے کہا میں گیا یکایک میں اوٹھوں  
 کو دیکھا کہ اونکو لوگ ہانک رہے تھے میں شکر چلے گیا میری پیشانی میں ایک تیر لگا بیٹھے اوکو نکال لیا  
 میں یہ گمان کرتا تھا کہ میں اسکا پیکان نکال لیا ہے میرے سامنے ایک سوا حاذق آیا اوکو چہرہ پر  
 مغفرت ملا اوس نے کہا اے ابو قتادہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو مجھ سے ملایا اور اوس نے اپنا چہرہ قبول دیا  
 یہ کیا یک میں دیکھا کہ وہ مسعدۃ انقراری تھا اُس نے پوچھا کہ ان چیزوں میں سے کون سی چیز تجھ کو زیادہ  
 دوست ہے تلوار سے لڑنا یا نیزہ سے لڑنا یا کشتی لڑنا میں نے کہا اسکا تجھ کو اختیار ہے تو جس کو پسند کرے  
 اوسے کما کشتی لڑنا مجھے پسند ہے وہ اپنا گھوڑے پر سوار اور میں اپنا گھوڑے پر سے اُترا پھر ہم نے

باہم حکم کیا یکا یک میں اوسکے سینہ پر تھامیں پناہ تھہ اوسکی تلوار پر مارا جبکہ اوس نے دیکھا کہ میری ہاتھ  
 میں اوسکی تلوار لگی ہے اوس نے مجھ سے کہا اے ابوقتادہ مجھ کو زندہ رکھ بیٹے کہا واللہ زندہ نہ  
 رکھوں گا اوسنے کہا میری لڑکی کی پرورش کون کرے گا میں نے کہا تیری رزق کے واسطے دوزخ ہی  
 پہرینے اوسکو قتل کر ڈالا اور اپنی چپا و میں اوسکو پیٹ دیا پہرینے اوسکے کپڑے لے لئے اور اونکو  
 میں نے پھین لیا اور میں نے اوسکے ہتھارے لئے پہرینے اوسکے گھوڑے پر بیٹھ گیا اور میرا گھوڑا جس  
 وقت ہم نے باہم مقابلہ کیا تھا ہباگ گیا اور لشکر کی طرف پلٹ گئے کیا لشکر کے آدمیوں نے اوسکو  
 پہچانا پہرین چلا گیا اور میں مسعدہ کے ہتھکے ڈنڈے دیک گیا وہ سترہ سو ارب دین میں تھامیں اوسکے اتھ  
 زور سے نیزہ مارا کہ اوسکی کمر ٹوٹ گئی اور اوسکی آنتیں نکل پڑیں اور میں اون اونٹنیوں کو پہرینے  
 سے روکا جبکہ وہ لوگ لوٹ کر لینگے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب آ کر جبکہ آپ اور اصحاب  
 لشکر کی جگہ تک پہنچے تو یکا یک اونہوں نے ابوقتادہ کے گھوڑے کو ایسے حال میں موجود پایا کہ اوسکی  
 کو ٹخن کاٹ دی گئی تین ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ ابوقتادہ کے گھوڑے کی کو ٹخن کاٹ  
 ڈالی گئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ عرض کیا کہ رب عدو ملک فی الحرب فرمایا تیری  
 مان کا ہلا ہو جنگ میں تیری بہت سے دشمن ہیں کسی دشمن نے ابوقتادہ کے گھوڑے کی کو ٹخن کاٹ  
 دی ہوں گی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب آئے یہاں تک کہ اوس جگہ تک پہنچے  
 جہاں ہم نے باہم مقابلہ کیا تھا یکا یک آپ نے اور اصحاب نے ایک مرد کو پایا جو ابوقتادہ کے کپڑوں  
 سے ڈھانپا ہوا تھا ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ ابوقتادہ شہید ہو گئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابوقتادہ  
 پر رحم کرے قسم ہے اوس ذات کی جس نے مجھ کو کرم کیا ہے جس شو کے ساتھ کرم کیا ہے ابوقتادہ قوم کو  
 پیچھے پیچھے ہو اور رجز پڑھ رہا ہے عمر ابن الخطاب اور ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہما دوڑ رہے تھے یہاں تک کہ  
 کپڑا ہٹایا یکا یک اونہوں نے مسعدہ کا چہرہ دیکھا اور کہا اللہ اکبر اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کا رسول  
 سچا ہے اور میں آپ کے پاس ایسے حال میں آیا کہ میں اونٹنیوں کو جمع کر کے ہاں تک رہا تھا نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا تیرے چہرے نے خلا حیات پائی ای ابوقتادہ تو سید القریان ہے اللہ تعالیٰ تم کو

اور تیرے بھین اور پوتوں میں برکت دے تیرے چہرہ میں یہ کیا ہے میں نے عرض کی یہ وہ تیرے جو میرے  
لگا ہے آپ نے فرمایا میرے پاس آؤ آپ نے اوسکا پیکان نہایت نرمی سے کھینچ لیا پھر آپ نے اوس زخم میں  
لعاب دھن مبارک لگا دیا اور اپنی ہتھیلی مبارک اوس پر رکھ دی قسم ہے اوس ذات کی جس نے  
آپ کو نبوت کے ساتھ مکرم کیا ہے نہ زخم میں ٹیس پیدا ہوئی اور نہ اوس میں قرعہ پڑا۔

ابن سعد نے صالح بن کیسا سے روایت کی ہے کہ کہا ہے کہ محرز بن فضلہ نے کہا میں دنیا کے  
آسمان کو دیکھا کہ میرے واسطے کمولہ لگایا ہے یہاں تک کہ میں آسمان میں داخل ہوا اور میں ساتویں  
آسمان تک پہنچا پھر میں سدرۃ المنتہی تک گیا مجھ سے کہا گیا کہ یہ تیری جگہ ہے میں اس خواب  
کو حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کیا ابو بکر الصدیق آدمیوں میں بڑے معبر تھے انہوں نے  
تعبیر دی کہ تم کو شہادت کی بشارت ہو محرز اس کے ایک دن بعد غزوہ ذی قردہ میں قتل ہوئے۔  
ابن سعد نے عبد اللہ بن ابی قتادہ کے طریق سے عبد اللہ نے اپنی پاپ سے روایت کی ہے  
کہا کہ یوم ذی قردہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو پالیا آپ نے میری طرف نظر کی اور  
آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم بارک لہ فی شعرہ وبشرہ اور آپ نے فرمایا تیرے چہرہ نے فلاحیت پائی کیا  
تو نے مسعدہ کو قتل کیا ہے میں عرض کی ہاں میں نے قتل کیا ہے آپ نے مجھ کو پوچھا تیرے چہرہ میں  
یہ کیا ہے میں نے عرض کی میرے تیر لگا ہے آپ نے فرمایا میرے نزدیک اوس میں آپ کے پاس گیا آپ نے  
اوس پر لعاب دھن مبارک لگا دیا نہ اوس میں ٹیس پیدا ہوئی اور نہ اوس سے ریم نکلا اور ابو قتادہ نوستر  
برس کے سن میں وفات پائی اور وہ ایسے تھے گویا پندرہ سال کو ہیں۔

زبیر بن بکارت نے روایت کی ہے کہ کہا ہے مجھ سے ابراہیم بن حمزہ بن ابراہیم بن نسطاس نے  
محمد بن ابراہیم بن الحارث سے حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ ذی قردہ  
میں اس چشمہ پر گئے جس کا نام بیسان تھا اوس چشمہ کا احوال دریافت فرمایا آپ سے کہا گیا  
یا رسول اللہ اس کا نام بیسان ہے اور یہ شور پانی ہے آپ نے فرمایا بلکہ یہ نعمان ہے اور پاکیزہ ہے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کا نام بدل دیا اور اللہ تعالیٰ نے اوس کا پانی بدل دیا اوس

کو طہرہ دینے پر خرید کر لیا اور اوسکو خدا کی راہ میں تصدق کیا۔

## یہ یاب اول آیتوں اور معجزوں کو بیان میں ہو جو غزوہ خیبر میں واقع ہوئی ہیں

شیخین نے مسلم بن الاکوع سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کو گئے ہم رات میں چلے قوم کے لوگوں میں سے ایک مرد نے عامر بن الاکوع سے کہا کیا تم ہمکو اپنے اشعار جزہ سننا دو؟ عامر مرد شاعر تھے وہ اپنے اونٹ سے اترے اور قوم کے لوگوں کے واسطے حدی کہنے لگے یہ اشعار حدی میں پڑھ رہے تھے

اللحم لولا انت ما اہتدینا	ولا تصدقنا ولا صلینا
یا اللہ اگر تو نہ ہوتا ہم ہرایت نہ پاتے	اور نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے
فاغفر الذلک ما بقیینا	و ثبت الاقدام ما لقینا
تو ہماری مغفرت کر ہم تجھ پر خدا ہوں جب تک ہم باقی ہیں	اور ہمارے قدموں کو قائم رکھنا اگر ہم دشمن کی بٹریں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کون اوٹھوں کا چلانے والا ہے آدمیوں نے عرض کی عامر ہو آپ نے فرمایا یہ رحمہ اللہ قوم کے لوگوں میں سے ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ عامر کے واسطے جنت واجب ہو گئی آپ نے کس واسطے اس کے ساتھ ہمکو متمتع نہیں فرمایا راوی نے کہا جس وقت قوم کے لوگوں نے صفین باندہ میں عامر نے اپنی تلوار لی تاکہ اوسکو ایک یہودی کی پٹلی پر مارین اون کی تلوار کا پیپلا پٹا اور اونکے گھٹنے پر لگا عامر اوس سے مر گئے اور اس حدیث کی مسلم نے دوسری وجہ سے روایت کی ہے اور اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ شعر کا قائل کون شخص ہے آدمیوں نے کہا عامر ہے آپ نے فرمایا غفر لک ربک راوی نے کہا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لفظ کے ساتھ ہرگز کسی شخص کو مخصوص نہیں فرمایا مگر وہ شہید ہوا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کاش آپ ہمکو عامر کے ساتھ متمتع فرماتے اور حدیث کے ایک لفظ میں یہ ہے کہ آپ نے کسی انسان کے لئے خاص کر کے مغفرت ہرگز نہیں چاہی مگر وہ انسان شہید ہوا۔

شیخین نے سہیل بن سعد سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خیبر میں فرمایا میں یہ جہنم اکل کے دن میں اوس مرد کو ضرور دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا جبکہ آپ صبح کو اٹھے آپ نے دریافت فرمایا علی ابن ابی طالب کہاں ہیں آدمیوں نے کہا میں نے انکھیں آئی ہیں آپ نے فرمایا اون کے پاس کسی کو بھیج حضرت علی رضی اللہ عنہ لائے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی دونوں آنکھوں میں لعاب دہن مبارک ڈالا اور اونکے واسطے دعا فرمائی وہ ایسے اچھے ہو گئے گویا اونکی آنکھوں میں دروہی نہ تھا۔

شیخین نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کی ہے کہ حضرت علی خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے حضرت علی کی آنکھیں آئی تھیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی سے رہ جاؤں گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اور آپ سے لاحق ہو گئے جبکہ اوس رات کی شام تھی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکل کے دن میں اوس مرد کو یہ رایت ضرور دوں گا جس کو اللہ تعالیٰ اور اوس کا رسول دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اوس کو فتح دینا یکایک ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو موجود پایا اور ہیکو اونکی امید نہ تھی اسلئے کہ اونکی آنکھیں آئی تھیں آدمیوں نے کہا یہ حضرت علی حاضر ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو رایت دیا اللہ تعالیٰ نے اونکو فتح دی اور اسی حدیث کی روایت مسلم نے دوسری وجہ سے سلمہ سے کی ہے اور اونکے قول کو ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھوں میں لعاب دہن مبارک ڈالا وہ اچھے ہو گئے اور اسی حدیث کی روایت حارث اور ابو نعیم نے سلمہ سے دوسری وجہ سے کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رایت لیا اور اوس کو لیکر گئے یہاں تک کہ اوس کو قلعہ کے نیچے گاڑ دیا قلعہ کے اوپر سے ایک یہودی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور اوس نے پوچھا آپ کون ہیں کہا میں علی ہوں یہودی نے کہا قسم ہے اوس شے کی جو حضرت موسیٰ پر نازل کی گئی ہے تم نے ہم لوگوں پر عکس کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ پلٹ کے نہیں آئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انکے ہاتھوں پر خیبر کو فتح کیا۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث میں اس امر پر دلالت ہے کہ یہودی کی طرف

جو شخص بھی گیا اور اسکے بیچ جانے کا علم اون کو پہلے ہی اون کی کتابوں سے ہو گیا تھا اور یہ علم ہو گیا تھا کہ اوس شخص کے ہاتھوں پر فتح ہوگی اور یہی یہ قصہ ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور ابو ہریرہؓ اور ابو سعید الخدریؓ اور عمران بن الحسینؓ اور جابرؓ اور ابی لیلیٰؓ الانصاریؓ کی حدیثوں میں وارد ہوا ہے اور بن کل حاتمیش کی روایت ابو نعیمؓ نے کی ہے اور جمیع احادیث میں یہ وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کی آنکھوں میں لعاب دہن مبارک ڈالا اور وہ اچھی ہو گئیں۔

بیہقی اور ابو نعیمؓ نے بریدہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خیبر میں یہ فرمایا کل کے دن میں اوس مرد کو ضرور جنتؓ دوں گا جسکو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کا رسول دوست رکھتا ہے وہ خیبر کو غلبہ سے نیکتا اور حضرت علیؓ سے اوس جگہ : تھے قریش نے جنتؓ کی واسطہ اپنی گردنیں بلند کیں اور حضرت علیؓ اپنا اونٹ پر آگے اوٹکی آنکھیں آئی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا میرے پاس آؤ وہ آپ کے پاس آئے آپ نے اون کی دونوں آنکھوں میں لعاب دہن مبارک ڈالا آنکھوں کا درد جاتا رہا تھا کہ حضرت علیؓ اپنے راستہ سے چلے گئے پھر آپ نے حضرت علیؓ کو جنتؓ عطا فرمایا۔

احمد اور ابویعلیٰ اور بیہقی اور ابو نعیمؓ نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ ماہ ربیعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خیبر میں میری آنکھوں میں لعاب دہن مبارک ڈالا ہے میری آنکھیں نہیں آئیں اور نہ میرے سر پر درد ہوا۔

بیہقی نے اور طبرانی نے (اوسط) میں اور ابو نعیمؓ نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ ماہ ربیعہ میں حضرت علیؓ شہید گری میں گاڑے کپڑے کی قبر روٹی سے بھری ہوئی پہنتے تھے اور گری کی پرواہ نہیں کرتے تھے اور شہید سردی میں دو ہلکے باریک بننے ہوئے کپڑے پہنتے تھے اور جاڑے کی پرواہ نہیں کرتے تھے کسی نے حضرت علیؓ سے اسکو پوچھا حضرت علیؓ نے یہ فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خیبر میں فرمایا میں کل کے دن اوس مرد کو جنتؓ دوں گا جسکو

اللہ تعالیٰ اور اوسکا رسول دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو فتح دے گا آپ نے مجھ کو بلایا اور جہنم  
دیا پہر آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم اکفہ المحر والبردا اسکے بعد میں نے گرمی پائی اور نہ سردی۔

ابونعیم نے شہر بن الحنفیہ سے روایت کی ہے کہ اس نے منیٰ حضرت علیؑ کو یوم ذی قارین دیکھا  
اونکے جسم پر ایک تہمت اور ایک چادر تھی سردی کے دن میں اپنا خوانٹ پر قمران بل رہے تھے اور اونکی  
پیشانی پسینا ٹپک رہی تھی۔

طبرانی نے (اوسط) میں سوید بن غفلہ سے روایت کی ہے کہ اس نے ہم ایسے حال میں حضرت علیؑ سے  
ملے کہ اونکے جسم پر چارٹے کے موسم میں دو کپڑے تھے ہم نے کہا آپ دھوکا نہ کھائیے ہماری یہ سرزمین سردی  
آپ کی زمین کی مثل نہیں ہے حضرت علیؑ رضی نے فرمایا مجھ کو سردی معلوم ہوتی تھی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے مجھ کو خیر کی طرف بھیجیے عرض کی میری آنکھیں آبی ہیں آنحضرت صلعم نے میری آنکھوں  
میں لعاب دھن مبارک ڈالا میں نے سردی پائی اور نہ گرمی اور نہ میری آنکھیں آئین۔

ابن اسحاق اور حاکم اور بیہقی نے جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کی ہے کہ اس نے محرب قلعہ خیر بن نکلا  
اور اوس نے کہا مجھ سے کون شخص لڑتا ہے محمد بن مسلمہ نے کہا میں لڑتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اوس سے فرمایا اوسکی طرف جاؤ اور اوس کے لئے یہ دعا کی اللہم اعنہ علیہ وہ اوسکی طرف گئے اور  
اوسکو قتل کر ڈالا۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ اور عروہؓ کے طریق سے روایت کی ہے کہ ایک کالا حبشی غلام اہل  
خیر میں سے آیا وہ اپنے سردار کی بکریوں میں تھا اور اوس نے پوچھا اگر میں مسلمان ہو جاؤنگا تو میرے  
واسطے کیا ہوگا آپ نے فرمایا جنت ملے گی وہ مسلمان ہو گیا پھر اوس نے عرض کی اے نبی اللہؐ بکر میں میری  
پاس امانت ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان بکریوں کو ہمارے لشکر سے نکال دی پھر انہیں  
ایک آواز کروے اور اوسکو لنگریان مار دے اللہ تعالیٰ تیرے پاس جو امانت ہے تیری طرف سے ادا کر دینگا  
اوس حبشی نے ویسی ہی کیا وہ بکر میں اپنے مالک کو پاس پلٹ کے چلی گئیں یہودی نے پہچان لیا کہ  
اوسکا غلام مسلمان ہو گیا اوس نے حبشی غلام کو قتل کر ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ نے اس غلام کو بزرگی دی اور اس کو خیر کی طرف چلایا اور اسے نفس سے اسلام حق تھا اور منکر اور سکے سر کے پاس دو حور عین کو دیکھا۔

بیہقی نے دوسری وجہ جو جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ماہی غزوہ خیبر میں ایک لشکر گیا اہل لشکر نے ایک انسان کو پکڑا اور اس کے ساتھ کیریاں تھیں وہ اون کو چراتا تھا اہل لشکر اس کو کنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور اس نے عرض کی میں آپ پر ایمان لایا اور جو شے آپ لاکوہین اور سپہین ایمان لایا میں بکریوں کا کیا بند و بست کروں یہ امانت ہیں اور یہ بکریاں ایک آدمی کی ایک بکری ہے اور ایک آدمی کی دو بکریاں اور کسی کی دو سے زیادہ ہیں آپ نے فرمایا ان بکریوں کے ٹھنوں پر کنگریاں اور جو وہ اپنے اہل کے پاس پلٹ کے چلی جاویں گی اس غلام نے ایک مٹی کنگریاں لین اور ان کے ٹھنوں پر ماریں وہ بکریاں دوڑتی چلی گئیں یہاں تک کہ ہر ایک بکری اپنی اہل کے پاس داخل ہوئی پھر وہ غلام حبشی صف کی طرف بڑھا اسکے ایک تیر لگا اس نے اس کو قتل کر ڈالا اور اسے اللہ تعالیٰ کا نماز میں ایک سجدہ ہی نہیں کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے پاس جو عین میں سواو کی دو بیبیاں ہیں۔

حاکم اور بیہقی نے شہاد بن العواد سے یہ روایت کی ہے کہ اعراب میں سے ایک مرد ایمان لایا اور اس نے ہجرت کی جبکہ غزوہ خیبر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ غنیمت ملی آپ نے اس کو تقسیم کر دیا اور اس مرد کا حصہ اس کو دیا اس نے کہا یہ آپ کا اتباع غنیمت پر نہیں کیا تھا و لیکن میں نے آپ کا اتباع اس ارادہ پر کیا تھا کہ میرے یہاں پر تیر لگے اور اس نے اپنی خلق کی طرف اشارہ کیا کہ تیر یہاں لگے اور میں اس تیر سے مر جاؤں اور جنبت میں داخل ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو صادق کر دینگا پھر آدمی دشمن سے لڑنے کو گئے جس جگہ اس اعرابی نے اشارہ کیا تھا اس کے اسی جگہ تیر لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اس تصدیق کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو صادق کیا۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہ ماہی غزوہ خیبر میں عبد اللہ بن ابی بکر بن خرم نے بعض اون آدمیوں سے حدیث کی کہ جو عثمان ہو گئے تھے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خیبر میں



آئے اور عرض کی ہم ہو کے ہیں اور ہمارے ہاتھوں میں کوئی شے نہیں ہے آپ نے دعا فرمائی اے میرے  
اللہ تجھ کو اسکا حال معلوم ہے اور ان کے پاس کسی قسم کا قوت نہیں ہے اور میرے ہاتھ میں مال نہیں  
ہے جو میں وہ مال خاص کر ان کو دوں تو ان کو ایک بڑا قلعہ فتح کر دے آپ کی مراد یہ تھی کہ وہ غلہ اور  
چربی میں سب قلعوں سے اکثر ہو لوگ کئی اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سنا دی اور ان لوگوں کو صعب بن معاذ  
کے قلعہ پر فتح دی خیر میں کوئی قلعہ غلہ اور چربی میں اس سے اکثر نہ تھا۔

ابن قانع اور لغوی اور ابو نعیم نے صحابی بن سعید بن شمیم سے جو بنی سہم بن مرہ میں سے ایک  
مرد نے یہ روایت کی ہے اونکے باپ نے اون سے یہ حدیث کی ہے کہ میں عیینہ بن حصین کے لشکر  
میں تھا جسوقت وہ یہود خیر کی مدد کو آیا تھا اونہوں نے کہا ہمنے عیینہ کے لشکر میں ایک آواز سنی  
کہنے والا کہتا تھا اے لوگو تم اپنے اہل کی خبر لو تمہاری غیبت میں لوگ اونکے پاس جانوا لے ہیں راوی  
نے کہا کہ عیینہ کے لشکر کے لوگ ایسے پلٹ کر گئے کہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھتا تھا وہ کہتے تھے ہم نے  
اس آواز کی کوئی خبر نہیں دیکھی اور ہم اسکا گمان نہیں کرتے ہیں کہ وہ آواز تھی مگر آسمان سوائی تھی۔

واقدی نے کہا ہے مجھ سے موسیٰ بن عمر الحارثی نے ابو سفیان محمد بن سہل بن ابی حمزہ سے یہ  
حدیث کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت اہل شق سے خیر میں جنگ کی اور خیر میں بہت  
سے قلعے تھے خیر کے لوگ قلعہ زرار میں پناہ گزین ہوئے اور اونہوں نے سخت انتہا کیا یہاں تک  
کہ ایک تیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیلی بھر  
کنکریاں لیں اور وہ کنکریاں اونکے قلعہ پر بارین قلعہ اون کے ساتھ بل گیا پھر وہ زمین میں دھس گیا  
یہاں تک کہ مسلمان آئے اور اہل قلعہ کو اونہوں نے گرفتار کر نیکے طور سے گرفتار کر لیا۔ اس حدیث  
کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

شیخین نے انس سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز غلے میں  
چڑھی پر آب سوار ہوئے اور آپ نے فرمایا اللہ اکبر خیرت خیر انا اذن لنا بساۃ قوم فساء صلیح  
المذہب۔

بیہقی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ ماہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کی آنکھ میں سبزی دیکھی آپ نے پوچھا کہ یہ سبزی کیسی ہے کہا میرا سر ابن ابی الحقیق کے آغوش میں تھا اور میں سو رہی تھی میں خواب میں دیکھا گیا ایک چاند میرے آغوش میں اوڑھ آیا میں نے اس خواب کی خبر اوس کو دی اوس نے سن کر میرے ایک طمانچہ مارا اور کہا کہ تیرے کرباؤں کو یہ خبر دے کر تیری ہے۔

ابن سعد نے حمید بن ہلال سے روایت کی ہے کہ ماہی کہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بھون اور وہ شخص ہے جو میرے زعم کرتا ہے کہ اوسکو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور ایک فرشتہ ہے کہ ہوا اپنے بازو میں چسپا رہا ہے صفیہ کے آدمیوں نے صفیہ کا خواب سنا اور اوسکو اون پر رد کیا اور اس باب میں صفیہ سے سخت باتیں کیں۔

ابو یعلیٰ نے حمید بن ہلال سے یہ روایت کی ہے کہ صفیہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آئی کہ میرے نزدیک آپ کے زیادہ تاگوار آدمیوں کے درمیان کوئی شخص نہ تھا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تیری قوم نے ایسا کیا ایسا کیا میں اپنی جگہ سے نہیں اٹھی تھی کہ میرے نزدیک آپ کے زیادہ دوست آدمیوں میں سے کوئی نہ تھا۔

بیہقی نے عاصم الاحول کے طریق سے ابی عثمان النہدی سے یا ابی قلابہ سے روایت کی ہے کہ ماہی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر کو تشریف لائے ایسے حال میں آکر کہ غرمے سر سبز تھے آدمیوں نے خرمیوں کے کھانے میں سرعت کی انکو بخار آگیا اس کی شکایت انہوں نے آپ کے کی آپ نے اون سے فرمایا کہ پانی مشکون میں سرور کرین اور فجر کی دوا ذائقہ کے درمیان اون پر وہ پانی ڈالیں اور پانی ڈالتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیں آدمیوں نے ارشاد کے کو افی عمل کیا گویا وہ رسی سے کھل گئے بیہقی نے کہا کہ ہم نے اس حدیث کو عبد الرحمن بن المرقع سے اونہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے موصول طور پر روایت کیا ہے شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت (معرفہ) میں عبد الرحمن بن المرقع سے کی ہے کہ ماہی جبکہ خیر فتح ہوا وہ میوہ جات سے سر سبز تھا آدمی میوہ جات پر گری او کو تپ نے گمیر لیا تپ کی شکایت انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپ نے فرمایا کہ تپ کیا سطلی

مشکون میں پانی ٹھنڈا کرو اور اپنے اوپر دوا زانوں کے درمیان ڈالو آدمیوں نے ارشاد کے موافق عمل کیا اون کی تپ چلی گئی۔

واقدی اور بیہقی نے عبداللہ بن انیس سے روایت کی ہے کہ میں نے خیبر کی طرف گیا میرے ساتھ میری زوجہ تھی کہ وہ حاملہ تھی اور سکورا سترہ میں نفاس آگیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر کی آپ نے فرمایا اوسکے واسطے تم بھگا دو جو بوقت اسچے طور پر ہیگ جاوین تو اوسکو وہ پی لے میں نے ارشاد کے موافق عمل کیا اوس نے نفاس کا خون کچھ نہیں دیکھا منقطع ہو گیا۔

بیہقی نے واقدی کے طریق سے واقدی کے شیوخ سے روایت کی ہراون راویون نے کہا ہے کہ ابو شعیبہ المرقی اسلام لے آیا تھا اور اوسکا اسلام اچھا ہوا اوس نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ اہل حبشہ ہم لوگ عیینہ بن حصین کے ساتھ اپنے اہل کی طرف ہٹا کر گئے عیینہ ہکو پٹا کے اپنے ساتھ لایا جبکہ وہ غیر کے ورے تھا ہم رات میں اوتر پڑے اور سوئے کے بعد خواب سے ڈر کے بیدار ہو گئے عیینہ نے کہا تم لوگوں کو بشارت ہوئے آج کی رات خواب میں دیکھا ہے کہ تمہکو خیبر کا ذوالرقبہ پہاڑ دیا گیا ہے اس کی تعبیر یہ ہے واللہ میں نے محمد صلعم کی گردن پکڑ لی راوی نے کہا جبکہ ہم خیبر میں آئے عیینہ آیا اوستہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حال میں پایا کہ اپنے خیبر کو فتح کر لیا تھا عیینہ نے کہا اے محمد آپ نے میرے خلق سے جو کچھ غنیمت لی ہے مجھ کو دیجئے اس لئے کہ میں آپ سے اور آپ کے قتال سے پہر گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے جو ٹکڑا تجھ کو تیرے اہل کی طرف اوس آواز سے بنگا دیا تھا جسکو تو نے سنا تھا اوس نے کہا اے محمد مجھ پر بخشش کیجئے اپنے فرمایا تیرے واسطے ذوالرقبہ ہے عیینہ نے پوچھا ذوالرقبہ کیا شے ہے آپ نے فرمایا ذوالرقبہ وہ پہاڑ ہے جس کو تو نے خواب میں دیکھا تھا تو نے اوسکو لیا تھا یہ سن کر عیینہ اپنے اہل کی طرف پہر گیا اوسکے پاس حارث بن عوف آیا اور اوس سے کہا کیا میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا تو غیر شے میں رکھا جاتا ہے یعنی تجھ کو غوری ہوگی واللہ محمد صلعم مشرق اور مغرب کے درمیان جو کچھ ہے اوس پر ضرور غلبہ کرنے والے میں اس امر کی ہم کو بہت سے یہودی خبر دیتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابو رافع سلام بن ابی الحقیق سے البتہ سنا ہے وہ یہ کہتا تھا کہ ہم لوگ

محمد صلعم سے نبوت پر اس لئے حسد کرتے ہیں کہ نبوت بنی ہارون سے نکل گئی محمد بنی مرسل ہے اور یہودی لوگ اس بات میں تیری اطاعت نہیں کریں گے اور تم محمد کے ہاتھوں سے دوبار فوج ہو گئی ایک بار ہمارا فوج شیرب میں ہو گا اور دوسری بار فوج خیاب میں حارث نے کہا میں نے سلام سی پوچھا کیا محمد صلعم کل روئے زمین کے مالک ہو جاوین گے اوس نے کہا تو رات کی قسم ہے کل روئے زمین کا مالک ہو جاوین گے۔

ابو نعیم نے علقمہ کے طریق سنایا بن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہا ہر ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خیبر میں تھے آپؐ نے فوج حاجت کا ارادہ فرمایا آپؐ نے مجھ سے فرمایا اے عبداللہ نظر کر دیکھا کوئی شے دیکھتی ہے مینے نظر کی ایک ایک بیڑا ایک ہی درخت کو دیکھا مینے آپؐ کو خبر کی آپؐ نے فرمایا دیکھو کیا کوئی شے تم کو نظر آتی ہے مینے دوسرا درخت دیکھا جو اوس درخت سے دور تھا مینے آپؐ کو خبر کی آپؐ نے مجھ سے فرمایا ان دونوں درختوں سے یہ کہہ دو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم دونوں کو حکم دیتے ہیں کہ تم جمع ہو جاؤ مینے اون درختوں سے کہا وہ ایک جا لئے پر جمع ہو گئے پھر آپؐ اون درختوں کے پاس آئے اور اپنے آپؐ کو اون سے چھپایا پھر آپؐ کھڑے ہو گئے اون دونوں درختوں میں سے ہر ایک درخت اپنی اپنی جگہ کی طرف چلا گیا۔

ابن سعد نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیر برغالب ہوئے اہل خیبر سے اس شرط پر صلح کی کہ اپنی جانوں اور اپنے اہل کو لیکر نکل جاوین اونکے ساتھ نہ چاندی رہے اور نہ سونا کناہ اور ریع آپؐ کے پاس لائے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا تمہارے وہ ظروف کہاں ہیں جنکو تم لوگ اہل مکہ کو عاریت کے طور پر دیتے تھے دونوں نے کہا ہم لوگ بہا گئے ہر ایک زمین دولت دیتی تھی اور دوسری زمین عزت دیتی تھی ہم نے کھل شے خرچ کر ڈالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں سے فرمایا اگر تم مجھ سے کسی شے کو چھپاؤ گے اور مجھ کو اس پر اطلاع ہوگی تو اس کے سبب سے تمہاری خونوں اور تمہارے بچوں عورتوں کو حلال کر دوں گا اونہوں نے کہا ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد انصاری کو بلایا اور اوس سے فرمایا

کہ فغان زمین کی طرف جاؤ جس میں نہ پانی ہے اور نہ درخت ہیں پہر کچھو کے درختوں کے پاس آؤ اور ایک درخت کو دیکھو کہ وہ تمہارے درختی جانب ہوگا یہ زمین جانب پہر ایک اونچے درخت کو دیکھو جو کچھ اوس میں ہے وہ میرے پاس لیکر آؤ وہ مردانہ نما رہی گیا اور یہود کے ظروف اور اموال لیکر آپ کے پاس آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونوں کی گردنیں مار دیں اور انکی ذریت کو بروہ بنایا۔

حارث بن ابی اسامہ سے ابی اہہ سے روایت کی ہے کہا ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں فرمایا کہ جس مرد کا اونٹ ضعیف ہو اور جس مرد کا اونٹ سرکش ہو وہ پلٹ جاؤ اور ستادی کرنی والو کو حکم دیا اوس نے ارشاد کے برابر افق پکار دیا جن کے اونٹ ضعیف یا سرکش تھے وہ پلٹ کے چلے گئے قوم کے لوگوں میں ایک مرد تھا جس کا ایک سرکش اونٹ تھا وہ اوپر سوار تھا وہ رات کے وقت اشخاص کی سیاہی یا ایک جماعت پر سے گزرا اونٹ اوس سے بھڑک گیا اور اوسکو گرا دیا جبکہ وہ مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے دریافت فرمایا تمہارے ہمراہی کا کیا واقعہ ہے آدمیوں نے اوسکے واقعہ سے آپ کو خبر کی آپ نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تم نے آدمیوں میں نہیں پکار دیا تھا کہ جس کا اونٹ ضعیف ہو یا سرکش ہو وہ پلٹ جاوے بلال نے عرض کی بیشک میں نے پکار دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر نماز پڑھنے سے انکار کیا۔

بیہقی نے ثوبان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سفر میں فرمایا انشاء اللہ ہم آج رات میں سفر کر نیا لے ہیں ہمارے ساتھ وہ شخص سفر کرے جس کا اونٹ ضعیف ہو یا سرکش ہے ایک مرد نے اپنی ایسی اونٹنی پر کچ کیا جو سرکش تھی وہ اوپر سے گر پڑا اوسکی ران کچل گئی وہ مر گیا آپ نے بلال کو حکم دیا انہوں نے تین بار پکار دیا کہ جنت عاصی کو حلال نہ ہوگی۔

ابن سعد نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کی ہے کہ عمر ابن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں جبکہ مکہ کا میرے وہاں کثیف کی تفتیش کر لیا کثیف خیرین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جس تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے خاصہ تھا۔ راوی نے کہا میں نے عمر بن عبد الرحمن سے پوچھا عمر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت ابن ابی الحقیق سے صلح کی تو نطاة اشترک کے

پانچ جز کے اونہیں سے کثیبہ ایک جز شاہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ گویان بنائیں اور  
 تم یہ جان لو کہ اون پانچ گویوں میں سے ایک گیلی پر لفظ اللہ لکھا ہوا ہے یہ دعا کی۔ اناہم  
 اجل سہم فی الکثیبہ سوا اول وہ سہم سہر لہد کنا کنا کثیبہ پر لفظ کثیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا خمس تھا اور باقی سہم اغفال تھے جنہیں غلامتین نہیں پھینکے دو مسلمانوں کے درمیان ہوتا تھا وہی  
 مشترک حصوں پر تھی۔ ابوبکر نے کہا ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو اس کے ساتھ لکھا یا بجا رہی  
 نے زید بن ابی عبید سے روایت کی ہے کہ اسے کہیں تلوار کی زار کا نشان سہم بن الاکوش کی  
 پٹلی پر دیکھا میں نے اون سے پوچھا یہ کیسی چوٹ ہے اونہوں نے کہا یہ وہ چوٹ ہے جو یوم خمیس  
 مجھ کو لگی ہے آدمیوں نے کہا کہ سہم شہید ہو گئے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا  
 اپنے تین بازاروں پر ہونک دیا اسوقت تک مجھ کو اس سے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

شیخین نے سہل بن سعد سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے  
 بعض سفاری اور مشرکین بڑے اور جنگ کرنے لگے اوس کے بعد ہر ایک قوم اپنے اپنے  
 لشکر کی طرف پھری مسلمانوں میں ایک ایسا مرد تھا کہ مشرکین سے جو رہا سہا ہوتا وہ اوسکو بچوڑتا  
 اگر اوسکا پیچھا کرتا اور اوسکو اپنی تلوار سے مارتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے  
 کہا کہ جب قدر زیادہ جزا پانے والا آجکے دن فدان شخص ہے اوس سے زیادہ جزا پانے والا کوئی  
 نہیں ہے اپنے فرمایا سنو وہ اہل دوزخ سے ہے آپ کے اس ارشاد کو قوم کے لوگوں نے عظیم جانا اور  
 اونہوں نے کہا اگر فدان شخص اہل نار سے ہے تو ہم لوگوں میں کون شخص اہل جنت سے ہو گا ایک  
 مرد نے کہا واللہ اس حالت پر یہ شخص کبھی نہ رہے گا وہ مرد اوس کے پیچھے ہولیا جبوقت وہ ڈھرتا  
 تو یہ مرد اوس کے ساتھ ڈھرتا اور جبوقت وہ ٹھیر جاتا تو یہ مرد اوس کے ساتھ ٹھیر جاتا تھا یہاں تک کہ  
 وہ زخمی ہو گیا اور اوسکا زخم شدید ہو گیا اور موت میں سبقت کی اوسنے اپنی تلوار کو زمین پر رکھا اور  
 اوسکا پیچھا اپنی دیواروں پستانوں کے بیچ میں رکھا پر وہ اوپر جب گیا اور اپنے نفس کو قتل کر ڈالا وہ  
 مرد جزا اوس کے پیچھے پیچھے تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ

آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اہل بیت علیہم السلام سے پوچھا تو کیا بات ہے چہرہ تو یہ گواہی دیتا ہے اوس نے  
اوس مرد کے جس سے یہ خبر دی یعنی اوس سے خود کشی کر لی آپ کو خبر کی۔

شیخین نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ اس وقت کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ خیبر میں تھے جب کہ یہ جنگ کے مسلمانوں کی مدد کو آئے تھے وہ میں سے ایک مرد تھا اوس کے واسطے  
آپ نے فرمایا کہ اہل ذوق سے ہے جبکہ وہ اپنے مہم جوئی میں اس نے بڑی سخت جنگ کی یہاں تک کہ اوس کے  
زخم تین کھنڈے سے بھر گئے تھے جس سے وہ کھینچ رہا تھا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا  
آپ نے اس مرد کو دیکھا جسکی نسبت آپ نے یہ ذکر فرمایا تھا کہ وہ اہل ذوق سے ہے تحقیق واللہ اوس نے  
اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سخت قربانی کیا ہے اور اوس کے زخم کھنڈے لگے ہیں آپ نے فرمایا سنو وہ  
اہل نارس سے ہے قریب تھا کہ لعنہ آدمی اس باب میں شک کریں وہ مرد اس حال میں تھا اور اوس نے  
زخموں کا الم پایا۔ اوس نے اپنا ہاتھ اپنے ترکش کی طرف جھکایا اور اوس میں سے ایک تیر نکالا اور اوس  
اپنے آپ کو ذبح کر ڈالا آدمیوں نے دیکھ کر کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات کو سچا کر دیا۔

بیہقی نے زید بن خالد الجہنی سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اصحاب میں سے یوم خیبر میں ایک مرد نے وفات پائی آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے دوست  
پر نماز پڑھو یہ سنکر آدمیوں کے چہرے متغیر ہو گئے آپ نے فرمایا کہ تمہارے دوست نے اللہ تعالیٰ کی راہ  
میں جہاد کی تھی ہم لوگوں نے اوس کے سامان کی تشئیش کی تھی یہودیوں کے منکوحین کا ایک ایسا  
منکا اوس سامان میں پایا جسکی قیمت دو درہم نہ تھی۔

شیخین نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ اس وقت کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ خیبر کی طرف گئے تھے نہ چاندی غنیمت پائی اور نہ سونا مگر کپڑے اور سامان اور اموال پائے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم وادی قریہ کی طرف متوجہ ہوئے آپ کو ایک حبشی غلام حسن کا نام مدغم تھا۔  
بدیر میں بھیجا گیا تھا اس درمیان کہ وہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کجاوہ اوتار رہا تھا ایک ایک اس کے  
پاس ایک تیر آیا اور اوس نے اس حبشی غلام کو قتل کر ڈالا آدمیوں نے کہا اوس کو جنت گوارا ہو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ شملہ جو عیثیوں میں سے اوسنے یوم خیر میں لیا تھا اور لوگوں کی تقسیم میں نہیں آیا تھا وہ اوس پر دوزخ کو بڑھا دینگا۔

بخاری نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ خیبر فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک ایسی بکری ہدیہ بھی گئی جس میں زہر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود میں سے جو لوگ یہاں ہیں ان کو اس جگہ جمع کر دیہودی آپ کے واسطے جمع ہو گئے آپ نے ان سے فرمایا کہ میں تم کو لوگوں سے ایک شے پوچھنے والا ہوں کیا تم مجھ کو سچا کرنے والے ہو یہود نے کہا بیشک آپ نے یہود سے پوچھا تھا ابا اب کون ہے افسون نے کہا فلان ہے آپ نے یہود سے فرمایا تمہیں جو بٹ کہا بلکہ تمہارا ابا اب فلان ہے۔ یہود نے کہا آپ نے سچ فرمایا اور آپ فرمانے میں گور گئے یعنی جو بات تھی وہ فرمادی۔ آپ نے یہود سے پوچھا کیا تمہیں اس بکری میں زہر ملایا ہے یہود نے کہا بیشک ہمارے زہر ملایا ہے آپ نے ان سے پوچھا کہ کس شے نے تم کو اس امر پر برائگی بخینہ کیا یہود نے کہا بھنے یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ کا ذب ہو گئے تو ہم آپ سے آرام پاویں گے اور اگر آپ بنی ہو گئے تو آپ کو زہر ضرور نہ دینگا۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ یہود میں کی ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک زہر آلود بکری ہدیہ بھیجی آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ ان سے ہاتھ روک لو یہ بکری زہر آلود ہے آپ نے اوس یہودیہ سے پوچھا کہ جو فضل تو نے کیا اس پر کس چیز نے مجھ کو برائگی بخینہ کیا اُس نے کہا میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ مجھ کو یہ معلوم ہو جاوے کہ اگر آپ بنی ہو گئے تو اللہ تعالیٰ آپ کو اچھے مطلع کر دینگا اور اگر آپ کا ذب ہو گئے تو آپ سے میں آدمیوں کو راحت دے دوں گی۔ آپ نے اوس سے تعرض نہیں کیا۔

شیخین نے انسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودیہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک زہر آلود بکری لائی آپ نے اوس میں سے کیا ارادہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی آپ نے اوس سے اس امر کو دریافت فرمایا اوس نے کہا میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ آپ کو



قتل کر ڈالوں اپنے فرمایا کہ اس عورت کو اللہ تعالیٰ میرے قتل پر سزا کرنے والا نہ تھا۔

احمد رضا ابن سعد اور ابو نعیم نے ابن عباسؓ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک یہودیہ عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زہر آلود بکری ہدیہ بھیجی اپنے اسکی طرحت کیسکو بھیجا اور اس سے دریافت فرمایا کہ جو فعل تو نے کیا ہے اوسپر کس شے نے مجھکو برا لکھتہ کیا اوس نے کہا میں یہ ارادہ کیا تھا کہ اگر آپ نبی ہونگے تو اللہ تعالیٰ آپکو اس امر پر مطلع کر دیگا اور اگر آپ نبی نہ ہونگے جھوٹے ہونگے تو آپسے میں آدمیوں کو راحت دے دوں گی۔

دارمی اور بیہقی نے جابر بن عبد اللہؓ سے یہ روایت کی ہے کہ اہل خیبر میں سے ایک یہودیہ عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک زہر آلود بکری ہدیہ بھیجی اپنے اسکا ذراع لے لیا اور اوس میں سے کمایا اور آپکے اصحاب میں سے چند آدمیوں نے کمایا اپنے اصحاب سے فرمایا کمانے سے اپنے ہاتھ اوٹھا لو اور یہودیہ کو بلایا اور اس سے پوچھا کیا تو نے اس بکری میں زہر ملایا ہے اوس نے پوچھا آپ کو کس نے خبر کی آپ نے فرمایا اس ذراع نے میرے ہاتھ میں مجھکو خبر کی ہے اوس نے کہا بیشک میں نے زہر ملایا ہے اپنے اوس سے پوچھا تو نے زہر ملائے کیا ارادہ کیا ہے اوس نے کہا میں نے اپنے دل میں کہا تھا اگر یہ شخص نبی ہے تو اسکو زہر ضرر نہ دیگا۔ اور اگر نبی نہ ہوگا تو ہم لوگ اس سے آرام پا لینگے اپنے اسکو عضو فرما دیا اور اسکو عقوبت نین کی۔ اور اس حدیث کی روایت بیہقی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے جابر سے کی ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ اپنے اصحاب سے فرمایا کمانے سے رک جاؤ اسلئے کہ اس کے اعضا میں سے ایک عضو مجھکو خبر دیتا ہے کہ یہ بکری زہر آلود ہے۔

بیہقی نے صحیح سند سے عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے یہ روایت کی ہے کہ ایک یہودیہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر میں ایک زہر آلود بکری ہدیہ بھیجی اپنے اور آپکے اصحاب نے اوس میں سے کمایا پھر آپ نے فرمایا کمانے سے رک جاؤ پھر آپ نے اوس عورت سے پوچھا کیا تو نے اس بکری کو زہر آلود کیا ہے اوس نے پوچھا آپ کو کس نے خبر کی ہے آپ نے فرمایا کہ اسکی ساق کی ہڈی نے مجھکو خبر کی ہے اوسوقت ہڈی آپکے دست مبارک میں تھی اوس نے کہا بیشک میں نے زہر ملایا ہے

ہیثمی نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور یہ احتمال ہے کہ اس حدیث کو عبدالرحمن نے جابر سے  
یا اور کہا ہو شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں میں یہ نہ سنا ہوں کہ اس حدیث کی روایت مہربانی نے  
کعب بن مالک سے مسنون طور پر کی ہے۔

بزرگوار نے اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے ابو داؤد وغیرہ نے ابو سعید  
الخدری سے یہ روایت کی ہے کہ ایک یہودیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گھنٹی بونہی  
کبریٰ پہنچی جبکہ وہ میون نے اس کی طرف اپنے ہاتھ دلا رکھے تھے فرمایا کہ اپنے ہاتھ روک دو  
کیونکہ اس کا ایک عضو مجھ کو یہ خبر دیتا ہے کہ یہ کبریٰ زہر آلود ہے اور اپنے اوسکے پیچھے والے  
پاس آدمی کو بھیج کر دریا قتل فرمایا کیا تو نے اپنے اس گھٹے میں زہر ملا یا ہے اس یہودیہ نے کہا  
بیشک میں نے زہر ملا ہے میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ اگر آپ کا زہب ہوئے تو وہ میں کو آپ سے میں آلم  
وے دوں گی اور اگر آپ صادق ہوئے تو میں نے یہ جان لیا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اوسپر مطلع کر دے گا اپنے  
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کرو اور کہا کہ ہم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اوسکو کہا یا ہم لوگوں میں سے  
کسی کو ضرر نہیں دیا۔

واقعی اور ہیثمی نے ام عمارہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
وہم سے مقام حرت میں سنا آپ یہ فرماتے تھے کہ عشا کی نماز کے بعد آدمیوں کے پاس بجاؤ ایک مرد  
قبیلہ سے گیا اور اپنے اہل کے پاس رات میں آیا جس امر کو مکروہ جانتا تھا اوس نے وہ پایا اوسکا راستہ  
اوس نے چھوڑ دیا اور اوسکا تعرض نہیں کیا۔ اور اپنی بی بی کے ساتھ اسکا بخل کیا کہ اوسکو طلاق دے  
اوس مرد کی اوس عورت سے اولادین تئیں اور وہ اوس عورت کو دوست رکھتا تھا اوس نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی کہ رات میں اپنے اہل کے پاس گیا سو جس شے سے کراہت  
کی جاتی ہے اوس نے وہ شے دیکھی۔

مسلم نے ابو ہریرہؓ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت غروب خیر سے  
پرے تو رات میں سفر کر دیا بیان تک کہ جب وقت پہنچا تو نیند نے پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مقام کر دیا اور بلال سے فرمایا کہ روایت کو ہماری نگاہ بانی کر دے بلال کو مفید آگئی بلال اپنی سوارہ نے  
 اوٹ سے پیٹ لگا کے بوندے تھے وہ بیدار نہیں ہو سکے اور نہ آپ کے کسی بھی بے بین کو کوئی شخص  
 بیدار ہوا یہاں تک کہ ان پر دوسو پانچ گنی آ خر حدیث تک اور یہی تھی نے اس حدیث کی روایت ماناک کے  
 طریق سے تیر بن اسلام سے آئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قصہ میں بوکرہ الصدیق رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ شیطان بلال کے پاس ایسے حال میں آیا کہ بلال کمرے ہوئے نماز پڑھ رہے  
 تھے شیطان نے او کو ٹھاننا اور آواز دینا تھا جس طرح بچے کو آرام دیا جاتا ہے یہاں تک کہ بلال سو گئے  
 پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو بیدار بلال نے اس کی مثل آپ کو خبر کی جیسے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر الصدیق کو خبر کی تھی بوکرہ نے شکر کیا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ  
 اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

## یہ باب اوس معجزے کے بیان میں ہے جو عبد اللہ بن رواحہ کے لشکر میں واقع ہوا

بیہقی اور ابونعیم نے عودہ کے طریق سے روایت کی ہے اور موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب  
 سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کو تیس شتر سواروں  
 میں جن میں عبد اللہ بن انیس تھے یسیر بن زمام یہودی کی طرف بھیجا یسیر نے عبد اللہ بن انیس  
 کے چہرہ پر انیس زخم مارا جو دم و داغ تک پہنچا عبد اللہ بن انیس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 پاس آئے اپنے اون کے زخم پر لعاب وہن مبارک لگا دیا اوس زخم سے نہ ریم نکلا اور نہ اونے  
 عبد اللہ کو نیند آئی یہاں تک کہ عبد اللہ بن انیس نے انتقال کیا۔

## یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو عمرۃ القضا میں واقع ہوئی

واقفی اور بیہقی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضا

میں سلاح کے ساتھ نطن یا جمح کی طرف تشریف لائے آپ کے پاس قریش کا ایک گروہ آیا اور کہا اے محمد آپ نے کسی چھوٹے اور کسی بڑے کو بے وفا کی کے ساتھ نہیں پہچانا ہے آپ اپنی قوم کے پاس سلاح کے ساتھ داخل ہوتے ہیں اور آپ نے اپنی قوم کے لوگوں سے یہ شرط کی ہے کہ اون کے پاس داخل ہونگے مگر مسافر کے سلاح کے ساتھ اور تلواریں نیا مومن میں ہونگی آپ نے فرمایا اون کے پاس میں سلاح کے ساتھ داخل ہونگا۔

احمد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ اور آپ کے اصحاب کہ میں آئے مشرکین نے آپس میں کہا کہ تمہارے پاس ایسی قوم آتی ہے جسکو تیرے کی تپ سے مست کر دیا ہے جبریات مشرکین نے کہی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اوپر مطلع کر دیا آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ بیت اللہ کے تین پہیرے دوڑ کر کریں تاکہ مشرکین اونکی چستی ودیوری دیکھیں۔

احمد اور یحییٰ نے ابی الطفیل کے طریق سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ اپنے عمر میں مرا فطران میں اور ترے آپ کے اصحاب کو یہ خبر پہنچی کہ قریش کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہنضع اور لاغری سے رہنوع اور بخار کی مثل ہیں یا یہ کہا کہ لاغری سے اوٹہ نہیں سکتے ہیں۔ یہ سنکر اصحاب نے آپس میں کہا کاش ہم اپنی سواری کے اونٹوں میں سے ذبح کرتے اور اونکے گوشت کھاتے اور گوشت کا شور با پیٹے کل کے دن ہم صبح کو اوٹھے جو وقت ہم قوم کے پاس داخل ہوتے تو ایسی حال میں ہوتے کہ بکواراحت اور سیری اور سیرانی ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اونٹ سواری کے ذبح نہ کرو لیکن اپنی تو شے میرے پاس جمع کرو انہوں نے ارشاد کے موافق اپنے اپنے تو شے جمع کئے اور چڑے بچھاوے اور ان تو شوں میں سے استفادہ کیا یا کہ نہ پہیرے اور ہر ایک آدمی نے اپنے اپنے توشہ دان میں دونوں ہاتھوں سے توشہ بھر لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوئے اور اونکو دوڑنے کیواسطے حکم دیا قریش نے دیکھ کر کہا یہ لوگ چلنے سے راضی نہیں ہوتے ہیں یہ لوگ ہر ذون کے کودنے کے طور پر کودتے ہیں۔

## یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو غالب الیشی کے لشکر میں

### صفہ شہزادین واقع ہوئی

ابن سعد نے حیند بن بکیش المجہنی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبد اللہ الیشی کو ایک لشکر میں بھیجا میں اس لشکر میں تھا اور انکو حکم دیا کہ یہ زمین بنی بلوچ کو ٹھین بنے اور ان کی غارتگری کی اور ہم ان کے اونٹ ہانک لائے قوم کا فریاد خواہ قوم میں گیا اوتنے کثرت سے قوم کے لوگ آئے کہ ہکو اونکے ساتھ مقابلہ کی قدرت نہ تھی ہم اون اونٹوں کو نکال لائے اور اونکو ہم چلا رہے تھے قوم کے لوگوں نے ہکو پالیا یا تنک کہ انہوں نے دیکھا ہمارے اور اون کے درمیان نہ تھا اگر ایک صحرا اور ہم لوگ صحرا کی ایک طرف منہ کئے ہوئے جا رہے تھے یکا یک اللہ تعالیٰ اوس صحرا کو لے آیا جس جگہ سے اوس نے چاہا یعنی صحرا میں سیلاب آگیا صحرا کے دونوں پہلوؤں کو پانی نے بہر دیا واللہ بنے اوس دن نہ ابر دیکھا اور نہ بارش وہ صحرا اس قدر پانی کو لایا کہ کوئی شخص یہ قدرت نہیں رکھتا تھا کہ اوس سے پار ہو سکے تھے اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے ہماری طرف دیکھ رہے تھے اور ہم اون سے اتنی دور نکل گئے کہ وہ لوگ ہمارے فوت ہونے میں ہماری طلب کی قدرت نہیں رکھتے تھے۔

## یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو ابو موسیٰ کے لشکر میں واقع ہوئی

حاکم نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ کو لشکر بھر پر مامور کیا اس درمیان کہ وہ رات میں دریا میں جا رہے تھے ایک منادی کرنے والے نے اونکے اوپر سے اونکو دیکھا کہ اسنو میں اللہ تعالیٰ کے اوس حکم سے متلو خبر کرتا ہوں جس حکم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نفس پر جاری کیا ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص گرمی کے دن میں اللہ تعالیٰ کے واسطے پیاسا ہوگا اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ حق ہے کہ پیاس کے دن اسکو پانی ملا دے۔

## یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے کہ زید بن حارثہ کا لشکر جو ام قرفہ کی طرف گیا تھا اوس میں واقع ہوئی

ابو نعیم نے حضرت عائشہؓ سے یہ روایت کی ہے کہ بنی فزارہ سے ایک عورت تھی جس کا نام ام قرفہ تھا اوس نے تیس شتر سواروں کو اپنے بیٹوں پوتوں میں سے ساز و سامان کے ساتھ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا تاکہ وہ آپ کو قتل کر ڈالیں یہ خبر بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے یہ دعا کی اللہم شکمہا بولدہا۔ اے میرے اللہ تو اس کو اسکے بیٹوں پر رولا اور ان کی طرف آپ کے زید بن حارثہ کو ایک لشکر میں بھیجا وہ باہم بٹہر گئے ام قرفہ اور اوس کے سب بیٹے پوتے مارے گئے۔

## یہ باب اوس آیت کے بیان میں ہے جو دو سر لشکر میں واقع ہوئی

احمد اور بیہقی نے صحیح سند سے انسؓ سے روایت کی ہے کہ اس نے ایک عورت آئی اور اوس نے کہا یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ گویا میں جنت میں داخل ہوئی ہوں میں نے جنت میں ایک آواز سنی میں نے نفیر کی ایک ایک سنی دیکھا کہ فلان اور فلان لایا گیا ایسا نکاح بارہ مردوں کو اوس نے گنا اور اس سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تھا اس عورت نے بیان کیا کہ وہ بارہ مرد لائے گئے ان کے جسموں پر سیلے کھینچے کپڑے تھے اور ان کی گردن کی رگیں خون بہا رہی تھیں کہا گیا کہ ان کو نذر البیدخ کی طرف لیجاؤ انہوں نے اوس میں غوطے مارے اور اوس نہر سے وہ ایسے حال میں نکلے کہ ان کے چہرے ہمو ہو میں رات کی چاند کی مثل تھے پہر سونے کی کرسیاں لائی گئیں وہ ادھر بیٹھے اور سونے کی طباق لائے گئے ان میں بسر تھے یعنی تازے خرے تھے یا تازے میوے تھے انہوں نے اون میں جو جات میں سے جس میوے کے ارادہ کیا اور اس کو کھایا اور پینے اور نکلے ساتھ میوے کھائے اس کے بعد اوس لشکر سے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بیجا تھا ایک خوشخبری دینے والا آیا وہ اس نے آکر عرض کی یا رسول اللہ ہمارا امرا ایسا ہوا ایسا ہوا اور فلان خدشہ شہید ہوا یہاں تک کہ اس نے کہا کہ یہ مردودان کو گناہ جو کہ اس عورت کے گناہوں سے کہتا ہوں کہ اپنے صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا وہ بچہ کہ اس عورت کے بچہ کے پاس ہے تو وہ اپنی اپنے فرمایا کہ اپنے خواب کو اس مرد کے بیان کر دے اس عورت نے خواب بیان کیا جس شخص نے بشارت دی تھی تو اسے شکر کیا یا رسول اللہ جیسا کہ عورت نے کہا ہے یہ مرد ویسی ہے۔

یہ باب ابن ابی حاتم کے بیان میں ہے جو غزوہ موتہ

میں واقع ہوئے ہیں

بخاری نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ موتہ میں زید بن حارثہ کو امیر لشکر کیا اور فرمایا کہ اگر زید مارے جاوے تو اونکی جاسے جعفر اور اگر جعفر مارے جاوے تو اونکی جاسے ابن رواحہ امیر ہوں۔

واقعی نے کہا ہے مجھے ابیہ بن عثمان نے عمر بن الخطاب سے اور انہوں نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہ اسے کہ نعمان بن زید بن حارثہ نے فرمایا کہ زید بن حارثہ آدمیوں پر امیر ہوں اور اگر زید مقتول ہو جاوے تو جعفر بن ابیہ بن امیر ہوں اور اگر جعفر قتل ہو جاوے تو عبد اللہ بن رواحہ امیر ہوں اور اگر عبد اللہ قتل ہو جاوے تو سلمان انہیں آدمیوں میں سے ایک مرد کو پسند کر کے اپنا امیر بنائیں نعمان نے منکر کہا اسے ابو القاسم اگر آپ نبی ہیں آپ نے جن آدمیوں کے نام لئے ہیں ان کے نام لئے ہیں وہ تو بڑے ہوں یا بہت ہوں وہ سب شہید ہو جاوے گئے اس لئے کہ بنی اسرائیل میں انہی اسی وقت ایک مرد کو ایک قوم پر سردار کرتے اور یہ کہتے کہ اگر فلان شہید ہو جاوے تو فلان امیر لشکر ہو اگر وہ انہی اسی قوم کا نام لیتے تو وہ سو کے سوشہید ہو جاتے تھے یہودی زید سے کہنے لگا کہ تم محمد کو تم محمد صلعم کے پاس کبھی پڑے گئے نہ آؤ گے اگر محمد صلعم نبی ہیں زید نے منکر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نبی صاف اور نہایت نیک

ہیں۔ اس حدیث کی روایت بیہقی اور ابو نعیم نے کی ہے۔

واقعی اور بیہقی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ غزوہ موتہ میں بنی مین حاضر ہوا پیشہ وہ سامان اور ہتھیار اور گھوڑوں کا گروہ اور ویساج اور حریر اور سونا دیکھا جسکی طاقت کیسکو نہیں ہے میری نگاہ چونکہ یہاں گئی مجھے ثابت بن اقرم نے کہا اے ابو ہریرہؓ تلو کیا ہو گیا ہے گویا تم کثیر مجموعہ کو دیکھ رہے ہو جن سے تلو حیرت ہے میں نے کہا بیشک حیرت ہے ثابت نے کہا تم ہمارے ساتھ بدر میں حاضر نہیں ہوئے کثرت کے سبب سے پہنچے فوج نہیں پائی۔

بیہقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ اسے کہ اصحاب نے یہ بات بہرہ رسد سے کہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس سے جعفر طائغہ میں گورے وہ اس طور سے اوڑتے تھے جیسے لٹا لٹا اوڑتے ہیں اور اونکے دو بازو ہیں اور اصحاب نے یہ زعم کیا ہے کہ یعلیٰ بن مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اہل موتہ کی خبر لائے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو مجھے خبر دو اور اگر تم چاہو تو میں تمکو خبر دیتا ہوں یعلیٰ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ مجھکو خبر دیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کی خبر سے یعلیٰ کو کل خبر دی اور یعلیٰ سے اونکا وصف کیا یعلیٰ نے شکر کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے آپ نے ان لوگوں کی باتوں میں سے کوئی حرف نہیں چھوڑا جسکو آپ نے ذکر نہیں کیا ہو اور جیسے آپ نے ذکر فرمایا ہے اونکا امر البتہ ویسے ہی ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے زمین کو بیاتنگ بلند کر دیا کہ میں نے اونکے جنگ کی جگہ کو دیکھا۔

بخاری نے انسؓ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور جعفر اور ابن رواحہ کو بھیجا اور حبشہؓ کو دیا وہ سب شہید ہو گئے قبل اسکے کہ خبر آوے ان کے مرنے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیوں کو دی آپ نے فرمایا کہ زید نے حبشہؓ کو دیا وہ شہید ہو گئے پھر حبشہؓ اور جعفر نے لیا وہ شہید ہو گئے پھر عبد اللہ بن رواحہ نے حبشہؓ کو دیا وہ شہید ہو گئے پھر حبشہؓ اخالد بن الولید نے بغیر سردار ہونے کے لیا اور ان کو فتح ہو گئی۔



ہوئی سنے ابی قتیبہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کا لشکر بھیجا اور  
فرمایا تم زید بن حارثہ سردار ہیں اگر وہ شہید ہو جاؤ تو حیرت نہ رہے سردار ہیں اور اگر وہ شہید ہو جاؤ تو  
عبداللہ بن رواحہ ہمارے سردار ہیں یہ لوگ گئے اور جتنے زمانہ تک اللہ تعالیٰ نے چاہا پیڑ سے  
رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور آپ نے امر فرمایا سو حج ہو کر نماز پڑھنے کے واسطے  
نعلی گئی آدمی جمع ہو گئے اپنے فرائض کہہ کر اس لشکر سے میں ملکر خبر دیتا ہوں لشکر کے آدمی گئے  
اور دشمن سے بڑ گئے زید شہید قتل کئے گئے پھر جبنا جعفر نے لیا اور قوم پر حملہ کیا یہاں تک کہ وہ  
شہید قتل کئے گئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے جبنا لیا اور انہوں نے اپنے دونوں قدم ثابت  
رکھے یہاں تک کہ شہید قتل کئے گئے پھر خالد بن الولید نے جبنا لیا خالد اپنے نفس کا امیر سے  
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی - اللهم انزع سيف من سيفك فانت منصرف - اے  
میرے اللہ تعالیٰ تیری تلواروں میں سے خالد ایک تلوار ہے سو تو اس کو نصرت دے - اس روز سے  
خالد کا نام سیف اللہ رکھا گیا۔

واقعی نے کہا ہے مجھ سے محمد بن صالح التمار نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے حدیث کی ہے اور  
مجھ سے عبد الجبار بن عمار بن غزیہ نے عبداللہ بن ابی بکر بن خرم سے حدیث کی ہے دونوں راویوں  
نے کہا ہے جبکہ آدمی موت میں جنگ میں بڑ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے گئے آپ کے  
اور شام کے درمیان جو شے حائل تھی وہ ہٹا دی گئی آپ انکی جنگ کی طرف دیکھ رہے تھے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زید نے جبنا لیا انکے پاس شیطان آیا شیطان نے  
زید کو حیات کی محبت دلائی اور موت کو مکروہ کرایا اور انکو دنیا کی محبت دلائی زید نے کہا جو موت  
مومنوں کے دلوں میں ایمان مستحکم ہو گیا تو اس وقت تو دنیا کی محبت دلاتا ہے زید ایک قدم گئے  
اور شہید ہو گئے اور جنت میں داخل ہو گئے اور وہ دھڑ دھڑا رہے ان کے بعد جعفر نے جبنا لیا ان کے  
پاس شیطان آیا جعفر کو حیات کی محبت دلائی اور موت سے کراہت کرائی اور دنیا کی تمنا دلائی جعفر نے  
کہا جو موت مومنوں کے دلوں میں ایمان مستحکم ہو گیا تو اب اس وقت تو مجھ کو دنیا کی تمنا دلاتا ہے وہ

ایک قدم گئے اور شہید ہو گئے اور جنت میں داخل ہو گئے اور جعفر جنت میں یا قوت کے دو بازوؤں سے اترے ہیں جس جگہ جنت میں چاہتے ہیں۔ پھر عبد اللہ بن رواحہ نے جب ٹہرایا وہ شہید ہو گئے پھر جنت میں روکرے شخص کی طور پر داخل ہوئے یہ امر انصار پر شائق ہوا کسی نے پوچھا یا رسول اللہ عبد اللہ کیون روکرے گئے تھے آپ نے فرمایا کہ جو قوت اور کوراجم گئے تو وہ سست ہو گئے پھر عبد اللہ نے اپنے نفس پر غنا کیا اور اپنے آپ کو شیخ بنایا پھر شہید ہو گئے اور جنت میں داخل ہو گئے اس کے سننے سے انصار کی وہ جاننت بدل گئی اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

واقفی گئے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے اور شیوخ نے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے یہاں تک زمین بلند کی گئی کہ آپ نے قوم کے جنگ کی جگہ ملاحظہ فرمائی جبکہ خالد بن ولید نے جب نہالیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الان حمی الوطیس یعنی اب لڑائی کا تنور گرم ہوا۔

ابن سعد نے سالم بن ابی الجعد کے طریق سے ابی السیر سے انون نے ابی عامر الصعالی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جو قوت جعفر اور ان کے اصحاب کی خبر آئی آپ کچھ دیر غمگین رہے پھر اپنے تبسم فرمایا آپ سے کسی نے پوچھا کہ آپ تبسم کیوں فرمایا آپ نے فرمایا کہ مجھ کو میرے اصحاب کے مارے جانے نے غمگین کیا یہاں تک کہ میں نے ان کو جنت میں آپس میں بٹائی دیکھا اور تختوں پر باہم مقابل بیٹھے ہوئے ہیں اور انہیں کے بعض میں میں نے اعراض دیکھا گویا اس نے تلوار سے کراہت کی ہے اور میں نے جعفر کو ایک ایسا فرشتہ دیکھا جس کے دو بازو ہیں اور دونوں خون آلود ہیں اور ان بازوؤں کے اگلے دراز پر خون سے رنگے ہوئے ہیں۔

حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے اُس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور اسما بنت عمیس آپ کے پاس بیٹھی تھیں یکایک آپ نے سلام کا جواب دیا پھر آپ نے فرمایا اے اسماء یہ جعفر بن جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام کے ساتھ ہیں یہی انہوں نے سلام علیک کی ہے تم بھی ان کے سلام کا جواب دو اور جعفر نے مجھ کو خبر دی کہ وہ

ایسے ایسے دن مشرکین سے بڑھ گئے پھر کہا کہ میں مشرکین کے مقابل ہوں میرے آگے کے جسم پر تھوڑا  
 زخم تیرا اور تیرے اور خواہ کے گئے پر سینے، اپنے دہنے ہاتھ میں جہنم لیا، سیاہ ہنا ہاتھ کٹ گیا پھر سینے  
 بائیں ہاتھ میں جہنم لیا میرا بیان ہاتھ کٹ گیا، اللہ تعالیٰ نے میرے دونوں ہاتھین کے عموں میں  
 مجھ کو دو بازو دے ہیں میں اون دونوں سے جہیز لیا، ارادہ کیا کہ میں علیہما السلام کے ساتھ اور تا ہوں جنت  
 میں سے جس جگہ میں چاہتا ہوں وہاں آتا ہوں اور جنت کے میووں سے جس جگہ میں  
 چاہتا ہوں کھاتا ہوں۔

ابن اسحاق اور ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے اس بات عیس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا میرے پاس جعفر کے بچوں کو لاؤ  
 میں آپ کے پاس آؤں گولا لائی آپ نے ان کو سونگھا اور آپ کی آنکھوں میں آنسو بہا کرے میں نے پوچھا یا رسول اللہ  
 آپ کیوں روئے کیا جعفر اور اصحاب جعفر کی آپ کو خبر ہو چکی ہے؟ میں نے فرمایا ہاں آج کے دن وہ  
 شہید ہو گئے۔

واقعی اور بیہقی اور ابن عساکر نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جب وقت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں کے پاس تشریف لائے تھے مجھ کو یہ یاد ہے آپ نے میری ماں  
 سے میرے باپ کے قتل ہونے کی خبر کی اور آپ نے فرمایا سنو میں تم کو بشارت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ  
 نے جعفر کے دو بازو پیدا کئے ہیں وہ اون دونوں بازوؤں سے جنت میں آوے ہیں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اور حال میں تشریف لائے تھے کہ میں اپنے بہائی کی بکری کا مول کر رہا  
 تھا آپ نے میرے واسطے یہ دعا فرمائی۔ اللہم بارک لے شفقتہ میں نے کوئی شے نہیں فروخت کی اور  
 نہ کوئی شے مول لی مگر اوس میں مجھ کو برکت دی گئی۔

بخاری نے، ابن عمر سے روایت کی ہے کہ جب وقت آپ ابن جعفر سے سلام علیک  
 کرتے تو یوں فرماتے السلام علیک یا ابن ذی الجناحین۔

حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میں جنت میں داخل ہوا اپنے نظر کی یکایک مینے دیکھا کہ جعفر ملائکہ کے ساتھ اڑ رہے تھے اور یکایک مینے حمزہ کو دیکھا کہ وہ ایک تخت پر تکیہ دے ہوئے تھے۔

دارقطنی نے (غرائب مالک ابن عمر سے روایت کی ہے) کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے آسمان کی طرف اپنا سر مبارک اڑھایا اور فرمایا: **عَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ** پوچھا یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے آپ نے فرمایا کہ میری طرف جعفر بن ابی طالب ملائکہ کے ایک گروہ میں گزرے اور انہوں نے مجھے سلام علیک کی۔

حاکم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے ابو ہریرہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جعفر بن ابی طالب آجکی رات میری طرف ملائکہ کے ایک گروہ میں گزرے اور ان کے دو بازو ہیں جو خون آلود ہیں اور اون بازوؤں کے انگلیے پر سفید ہیں۔

ابن سعد نے محمد بن عمر بن علی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے جعفر کو فرشتہ دیکھا وہ جنت میں اڑتے ہیں ان کے بازوؤں کے انگلیے پروں سے خون ٹپکتا ہے اور مینے زید کو جعفر سے کم درجہ میں دیکھا اپنے فرمایا مینے اپنے دل میں کہا میں یہ گمان نہیں کرتا تھا کہ زید جعفر سے مرتبہ میں کم ہونگے آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور یہ کہا کہ زید جعفر سے درجہ میں کم نہیں ہیں بلکہ آپ کی قرابت کے سبب سے جعفر کو زید فضیلت دی ہے۔

حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے خواب میں دیکھا گویا میں جنت میں داخل ہوا ہوں مینے جعفر کا درجہ زید کے درجہ سے فوق دیکھا مجھے کسی نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ جعفر کا درجہ کس سبب بلند کیا گیا ہے مینے کہا میں نہیں جانتا اوس نے مجھے کہا آپ کے اور جعفر کے درمیان جو قرابت ہے اوس کے سبب سے اون کا درجہ بلند کیا گیا ہے۔

**یہ باب دون معجزوں کو بیان نہیں ہے جو غرورہ ذات السلاسل میں واقع ہوئے ہیں**  
ابن اسحاق اور بیہقی نے عوف بن مالک الاشجعی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غرورہ ذات السلاسل

میں تمامین ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ہوا میں ایک قوم پر گزرا وہ لوگ اپنے اونٹ کے پاس تھے اونٹوں نے اوسکو ذبح کیا تھا اور اون کو اس لمبے قدرت نہ تھی کہ اوسکو تقسیم کرین اور میں ایک ایسا مرد تھا کہ اونٹوں کو ذبح کیا کرتا تھا میں نے اون سے پوچھا کیا اس اونٹ میں سے دسواں حصہ اس شتر چاہیے تم مجھکو دو گئے کہ میں اوسکو تم لوگوں پر تقسیم کر دوں اونٹوں نے کہا بیشک ہم دین گے میں نے اوسکے ٹکڑے کیئے اور اوس میں سے دسواں حصہ لے لیا اور میں اوسکو اپنے اصحاب کے پاس اور ٹھاکے لایا سمجھنے لگسایا اور کہا اب ابو بکر اور عمر شتر نے مجھے پوچھا اے عوف یہ گوشت تیرے پاس کمانے آیا۔ میں نے دونوں حضرات کو شتر کی اونٹوں نے کہا جو وقت تو نے ہکو یہ گوشت کسایا اچانک میں کیا یہ دونوں حضرت راگڑے ہو گئے اور اوس گوشت سے جو کچھ اون کے پیٹوں میں تھا تے کر کے نکالنے لگے جبکہ آدمی پرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے والوں میں اول میں ہوتا اپنے پوچھا عوف سے میں نے کہا ہاں اپنے فرمایا صاحب الجوز اور اس کلمہ پر کچھ زیادہ اپنے مجھ سے نہیں فرمایا۔ اور واقعہ ای اور یہی تھی نے دو سے طریقوں سے ارسال اور موصول طور پر اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

## یہ باب اون آیتوں کے بیان میں ہے جو ساحل بحرین واقع ہو ہیں

شیخین نے جابر سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکو تین سو شتر سواروں میں بھیجا ہمارے امیر شکر ابو عبیدہ بن الجراح تھے ہم قریش کے قافلہ کا انتظار کرتے تھے ہکو سخت ہو کہ کی تکلیف ہوئی یہاں تک کہ سہنے اونٹوں کا علف کمایا دیرانے ہمارے طرف ایک مچھلی ڈالی جسکا نام عنبر ہے سہنے اس مچھلی میں ایک میدہ تک نصف حصہ کمایا اور اوس سے ہم چکنے ہو گئے تینا کہ ہمارے اجسام اوس سے موٹے ہو گئے اور دست حالت پر آگئے ابو عبیدہ نے اس مچھلی کی پسلیوں میں سے ایک پسلی لی اور شکر میں سے ایک بڑے طویل القامت مرد کو ایک بڑے طویل اونٹ کو دیکھا اور اوسکو اوپر سوار کرا یا وہ شتر سوار اوسکے نیچے سے نکل گیا۔

مسلم نے جابر سے روایت کی ہے کہ اہل بدر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلکے پھیرے میں جابر سے کہا کہ اے جابر! تم نے جو کچھ دیکھا ہے وہ تمہارے لیے بہت اچھا ہے۔ اوس کے سوا ہمارے واسطے اور کچھ نہیں پایا۔ ابو عبیدہؓ کو ایک ایک کجور دیتے تھے ہم اوس کو منہ میں چوستے پھر اوس پر پانی پیتے تھے دو ایک ایک کجور ہکو دن سے رات تک کافی ہوتی تھی دریا نے ہماری طرف ایک مچھلی ڈال دی جتنا نام عزیز ہے ہم اوس مچھلی پر ایک مہینہ تک ٹیڑھے رہے اوس کو کھاتے تھے یہاں تک کہ ہم موٹے ہو گئے۔

## یہ باب اون خصائص اور معجزوں کے بیان میں ہے جو مکہ معظمہ کی فتح میں واقع ہوئے ہیں

بہیقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہ اہل نجد نے زہری نے عروہ بن الزبیر سے انہوں نے مروان بن الحکم اور سوراب بن خنزہ سے حدیث کی ہے دونوں راویوں نے کہا ہے کہ حدیث یہ صحیح میں ہے اور ٹیڑھا تھا کہ جو شخص یہ چاہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد و پیمان میں داخل ہو وہ آپ کے عہد و پیمان میں داخل ہو جائے اور جو شخص قریش کے عہد و پیمان میں داخل ہونا چاہے وہ قریش کے عہد و پیمان میں داخل ہو جائے بنی خزاعہ کو پڑے اور انہوں نے کہا ہم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیمان اور عہد میں داخل ہوتے ہیں اور نبی کریم کو پڑے اور انہوں نے کہا ہم قریش کے پیمان اور عہد میں داخل ہوتے ہیں یہ لوگ اس صلح پر تڑھ یا اشارہ مہینہ کی مقدار ٹیڑھے رہے پھر وہ بنی بکر جو قریش کے پیمان اور عہد میں داخل ہوئے تھے خزاعہ کے اون آدمیوں پر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد و پیمان میں داخل ہوئے تھے ایک رات اوس پانی پر حملہ آور ہوئے جو خزاعہ کا تھا قریش نے کہا ہمارا علم محمد کو نہو گا یہ رات کا وقت ہے ہلکو کوئی نہیں دیکھتا ہے قریش نے خزاعہ کے مقابلہ پر بنی بکر کی اعانت گھوڑوں اور ہتھیاروں سے کی اور بنی بکر کے ساتھ خزاعہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کینہ پر جنگ کی جس وقت خزاعہ اور بکر کی جنگ ہوتی تھی عرب میں سلام سوار ہو کر رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا یہاں تک کہ آپ نے پاس آیا اور آپ کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر تم کو نصرت ہوئی آپ ابھی ان باتوں میں تھے کہ آسمان میں ایک بدلی گزری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو دیکھ کر فرمایا کہ یہ ابرہہ کی کعب کی نصرت کے واسطے خوب برسے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیوں کو تیاری کے واسطے حکم دیا اور اپنے نکلنے کو چھپایا اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ آپ کی خبر قریش سے پوشیدہ رکھے یہاں تک کہ قریش کے بلاد میں اونکو لیکا یکا پہونچا دے۔

ابن اسحاق اور سیقی نے عروہ سے روایت کی ہے کہ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی طرف سفر کا پورا ارادہ کر لیا حاطب بن ابی بلتعہ نے قریش کو لکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی طرف جانے کے واسطے جو قصد کیا تھا اوس سے انکو خبر دی پھر اوس کو قریش کی ایک عورت کو دیدیا اور اوس سے اس شرط پر اجرت ٹھہرائی کہ وہ قریش کو خطا پہونچا دے اوس عورت نے اوس خطا کو اپنے سر کے بالوں میں رکھ لیا اور اپنے گیسوؤں کو اوس پر بٹ دیا اور اوس خطا کو لیکر نکلی حاطب نے جو فضل کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوسکی خبر آسمان سے آگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب اور زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھیجا عروہ نے کہا کہ دونوں صاحبوں نے اس عورت کو پالیا جس کے ساتھ حاطب نے قریش کو خطا لکھ کر بھیجا تھا اور قریش کو ڈرایا تھا۔

شیخین نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر اور مقداد کو بھیجا اور فرمایا کہ تم لوگ یہاں تک جاؤ کہ روضہ خاخ میں پہونچ جاؤ روضہ خاخ میں ایک ہودج نشین عورت تم کو ملے گی اوسکے ساتھ ایک خطا ہے وہ خطا تم اوس سے لے لو حضرت علی نے فرمایا ہم گئے ہمکو گھوڑے دوڑاے گئے جاتے تھے یہاں تک کہ ہم روضہ خاخ میں آئے بننے لگا ایک ایک کجاوہ نشین عورت کو پالیا ہم نے اوس سے کہا تیرے پاس جو خطا ہے اوسکو نکال اوس نے کہا میرے ساتھ کوئی خطا نہیں ہے ہم نے اوس سے کہا تجھکو ضرور خطا نکالنا چڑ لگایا ہم تیرے کپڑے اوتارینگے حضرت علی نے کہا اوسے اپنے گندے ہونے بالوں میں سے

اُس خط کو نکالنا ہم وہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاسے دیکھا کہ ایک اوسمین یہ لکھا یا یا کہ یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے اور اوسمین کی طرف ہے جو مشرکین سے کہہ میں ہیں اس خط میں حاطب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اہل قریش کو خبر دی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ہے حاطب یہ کیا ہے حاطب نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ پر عہد تو بتا کر میں جلدی نفر مائی میں ایک، یہاں دو ہوتے جو قریش کا حلیف تھے ان میں اوکلی ذالون میں سے نہ تھا اور آپ کے ساتھ مجاہدین سے جو آؤ میں ہیں وہ اوکلی قرابتی لوگ ہیں قریش اور ان کے اہل اور اموال کی حمایت کرتے ہیں جو بوقت مجرم سے نسبی تعلق فوت ہو گیا تو سینے اس امر کو دوست رکھا کہ میں قریش کے پاس کوئی احسان کو اختیار کروں جس احسان کے سبب قریش میری قرابت کی حمایت کریں اور میں یہ خط اپنے دین سے پہچانے اور اسلام کے بعد کفر کے ساتھ راضی ہونے کی وجہ سے نہیں لکھا ہے یہ منکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا سنو اس نے تم لوگوں سے سچ کہہ دیا۔ حضرت عمرؓ نے لکھا یا رسول اللہ مجھ کو چھوڑ دیجئے میں اس منافق کی گردن مار دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاطب بدر میں حاضر ہوا ہے اسے عمر تم کو کیا معلوم ہے جو آدمی بدر میں حاضر ہوئے تھے تحقیق اور پھر اللہ تعالیٰ مطلع ہے اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے حق میں فرمایا ہے۔ اعملوا ما شئتم فقد غفرتکم پھر اللہ تعالیٰ نے سورہ یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء وملتقون الیوم بالمودۃ کو اپنے قول نقد فعل سوا السبیل تک نازل فرمایا۔

ابن اسحاق اور ابن راہویہ اور حاکم اور بیہقی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آپ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح میں تشریف لے گئے یہاں تک کہ (عمر الفطران) میں دس ہزار مسلمانوں میں اور تیرے اور آپ کی اخبار قریش سے پوشیدہ ہو گئے قریش کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی خبر نہیں آتی تھی اور قریش یہ نہیں جانتے تھے کہ آپ کیا کرنے والے ہیں۔ بیہقی نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ آپ کہے کہ یہ کہا جاتا ہے کہ ابوبکر الصدیقؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس وقت کہا جو وقت آپ مکہ کی طرف تشریف لے جا رہے تھے یا رسول اللہ



مین نے اپنے آپ کو اور آپؐ کو خواب میں دیکھا ہے کہ ہم مکہ کے پاس پہنچے مین ایک کتیا نکلی وہ بڑبڑا رہی تھی جبکہ ہم اوس کے پاس گئے وہ چیت لیٹ گئی بچا ایک مین نے دیکھا کہ اوس کے تنہوں سے رووہ نکل رہا ہے آپؐ نے فرمایا کہ اون کا کتا چٹا گیا اور رووہ آگیا اور وہ لوگ تسو صلاہ رحمی کی درخواست کرنے والے مین اور تم لوگ بعض سے مقابل ہونے والے ہوا کرتے لوگ ابو سفیان سے مقابل ہوتے اور اسکو قتل نہ کیجو سو یہ لوگ ابو سفیانؓ سے حکیم سے مرہن ملے۔

مسلم اور طایسی اور بہیقی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ فتح مکہ کے دن انصار نے کہا کہ یہ مرد جو ہے اسکو اس کے قریہ کی رغبت اور عشق کی رافت نے پایا ہے یعنی آپکو اپنے شہر اور کنبہ کی رغبت اور رافت پیدا ہو گئی ہے انصار ان باتوں میں تھے کہ وحی آگئی اور حبشہ وحی آتی تو ہم سے مخفی نہیں رہتی تھی حبشہ وحی آتی تو کوئی شخص نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آنکھ نہ اٹھا کے دیکھتا یہاں تک کہ وحی گزر جاتی جبکہ وحی اونٹنی گئی آپؐ نے فرمایا اے گروہ انصار تم نے یہ کہا کہ اس مرد کو اسکے قریہ کی رغبت ہو گئی ہے۔ اور اسکو اپنے قبیلہ کی رافت ہوئی ہے ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہے اگر مجھ کو میرے قریہ کی رغبت ہوگی یا کنبہ کے ساتھ رافت ہوگی اور وقت میرا کوئی نام نہ لے گا مین اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں میری زندگی تمہاری زندگی ہے اور میری موت تمہاری موت ہے یہ شکر انصار آپؐ کے پاس آئے اور رہے تھے اور انصار نے یہ کہا واللہ مجھے یہ نہیں کہا ہے مگر اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے ساتھ بغض رکھنے کے سبب سے کہا ہے آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کا رسول دونوں تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تم کو معذور کہتے ہیں۔

ابن سعد نے ابی اسحاق سمیع سے روایت کی ہے کہ وہاں جو شریک ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپؐ نے اُس سے پوچھا مجھ کو اسلام سے کس شے نے منع کیا ہے اوس نے کہا مینے آپؐ کی قوم کو دیکھا کہ انہوں نے آپؐ کی تکذیب کی اور آپکو اپنے وطن سے نکال دیا اور انہوں نے آپؐ سے جنگ کی مینے دل میں کہا مین دیکھوں اگر آپؐ اپنی غالب ہو جاؤ گے تو مین آپؐ پر ایمان لے آؤں گا اور آپؐ کا اتباع کروں گا اور اگر وہ لوگ آپؐ پر غالب ہو جاؤ گے تو مین آپؐ کا اتباع نہ کروں گا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اے ذی الجوشن اگر تو تھوڑے دنوں زندہ رہے گا یقین ہے کہ تو میرا غلبہ اوپر دیکھے گا ذوالجوشن نے کہا واللہ میں مقام نضر بن حناہ کی ایک ہمارے پاس ایک شتر سوار مکہ کی طرف سے آیا ہننے اوس سے پوچھا کیا خبر ہے اوس نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اہل مکہ پر غالب ہو گئے جبوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی الجوشن کو اسلام کی طرف بلایا تھا اور وہ مسلمان نہیں ہوا تھا اپنے ترک اسلام سے اوس کو غم پیدا ہو گیا۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے قیس بن ابی حازم کے طریق سے ابی سعود سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد نے یوم فتح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی وہ کاپنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اپنے اوپر تو آسانی کر میں قریش میں کی ایک ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو سو کا گوشت کھاتی تھی۔ پھر بیہقی نے اس حدیث کی روایت قیس سے اس لفظ سے مرسل طور پر کی ہے کہ میں بادشاہ نہیں ہوں میں قریش میں کی ایک عورت کا بیٹا ہوں جو قریش میں سو کا گوشت کھاتی تھی بیہقی نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہی محفوظ ہے۔

بیہقی اور ابوالنعمین نے عبد اللہ بن دینار کے طریق سے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ مکہ میں داخل ہوئے اوس میں تین سو ساٹھ بت پائے آپ نے ہر ایک بت کی طرف اپنے عصا سے اشارہ فرمایا اور فرمایا جاوا الحق وذہق الباطل ان الباطل کان زہوقا بغیر اس کے کہ کسی بت کو عصا لگاتے کسی بت کی طرف آپ اشارہ نہیں فرماتے مگر وہ گریڑتا تھا۔

ابوالنعمین نے نافع کے طریق سے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکہ میں ایسے حال میں کھڑے ہوئے بیت اللہ کے اطراف میں تین سو ساٹھ بت تھے جنکو شیاطین نے سمیس اور تانبے سے جمادیا تھا جبوقت آپ اپنا منخر اوں کے پاس لیجاتے غیر اس کے کہ منخر بتوں کو مس کرے وہ گرتے جاتے تھے اور آپ یہ فرماتے جاتے تھے۔ حبار الحق وذہق الباطل آخر آیت تک وہ بت اوں رہے گرہے تھے۔

بہیقی اور ابو نعیم نے معیہ بن جہیر کے طریق سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکہ میں ایسے حال میں داخل ہوئے کہ کعبہ پر تین سو بیست تھے اپنے اپنی چٹری لی آپ چٹری کو ایک ایک بت کی طرف جھکاتے تھے وہ بت گرجا تا تیراں تک کہ آپ کل بتوں پر گزرے۔ بہیقی نے کہا ہے کہ ابن عمرؓ کی حدیث میں اگرچہ اسناد ضعیف ہے لیکن اوسکو ابن عباسؓ کی حدیث سے روک کر دی ہے اور ابن اسحاق اور بہیقی اور ابو نعیم نے حدیث ابن عباسؓ کی روایت دوسری وجہ سے ابن عباسؓ سے کی ہے اوس میں یہ لفظ ہے کہ غیر اس کے کہ بت کو چھو دین بیت اللہ کے بتوں میں سے کسی بت کی طرف اشارہ نہیں فرماتے تھے مگر وہ چٹ گر چڑھا تھا۔ اس باب میں تیم بن سعد الخزامی کہتے ہیں ۵

وفی الاصل من معتبر و سلم لمن یرجو الثواب او العقبا

ترجمہ۔ ۵۔ بتوں میں جبر اور علم اور شخص نے لئے ہے جو ثواب یا عذاب کی دوسے امید کرتا ہے ۱۲۔

اور اسی حدیث کی روایت ابن مندہ نے تیسری وجہ سے ابن عباسؓ سے کی ہے اور کہا ہے کہ یہ غریب حدیث ہے نعیقوب بن محمد الزہری اس حدیث کے ساتھ منقول ہے۔

ابن عساکر نے عطا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں گمان نہیں کرتا ہوں مگر یہ کہ عطائے ابن عباسؓ کی طرف اس حدیث کو مرفوع کیا ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات میں کہ آپ مکہ کے قریب تھے غزوہ فتح میں یہ فرمایا کہ قریش میں چار شخص ہیں کہ شرک سے زیادہ بری ہیں اور اسلام میں قریش سے زیادہ رغبت رکھنے والے ہیں کسی نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون شخص ہیں آپ نے فرمایا عتاب بن اسید اور جہیر بن مطعم اور حکیم بن خرام اور سہیل بن عمرو۔

حاکم نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اپنے سات ے گئے یہاں تک کہ کعبہ میں آئے اور مجھے فرمایا تم بیٹھ جاؤ میں کعبہ کی پیلو میں بیٹھ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے کاندھوں پر چڑھے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ جبکہ آپ نے اپنے نیچے میرا منہ دیکھا کہ میں آٹکا باز نہیں اور ٹھاسکتا آپ نے مجھ سے فرمایا بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا۔

پہر اپنے مجھ سے فرمایا اسے علی تم میرے کانڈھون پر چڑھ جاؤ میں آپکے کانڈھون پر چڑھ گیا بہر آپ مجھ کو لیکر کھڑے ہو گئے جبکہ آپ مجھ کو لیکر کھڑے ہو گئے مجھ کو یہ خیال ہوتا تھا اگر میں چاہوں تو آسمان کے کنارہ کو پکڑ لوں میں کعبہ کے اوپر چڑھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دور بہت گئے اور اپنے فرمایا کہ اون لوگوں کا بڑا بت جو قریش کا بت ہے اوسکو گرا دو وہ بڑا بت تاجے کا ہوتا اور لوہے کی میخوں سے بڑا ہوتا اوس کی میخیں زمین تک گڑھی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اس کے گرانے کی تدبیر کرو اور مجھ سے یہ فرماتے تھے ایسا یہ جا رہا تھی و نہ ہتی الباطل ان الباطل کان نہ ہو قاتل اوسکے اوکاڑنے کی تدبیر کر رہا تھا یا نیک کہ میں اوس پر قابو پا لیا اور میں نے اوسکو پھینک دیا وہ اوندھا گر پڑا۔

ابن سعد نے عبد اللہ بن عباس کے طریق سے روایت کی ہے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کو فتح میں تشریف لائے اپنے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے بہائی کے دونوں بیٹے عتبہ اور معتب پسران الجواب کسان ہیں میں انکو نہیں دیکھتا ہوں میں نے کہا جو لوگ کہ مشرکین قریش سے تھے اور وہ دور چلے گئے ہیں وہ بھی اون کے ساتھ دور چلے گئے ہیں اپنے فرمایا اون دونوں کو میرے پاس لاؤ میں ارشاد کے موافق سوار ہو کے اون کی طرف مقام عرنہ کو گیا اور میں دونوں کو ساتھ لایا اپنے انکو اسلام کی دعوت دی وہ دونوں مسلمان ہو گئے اور انہوں نے آپ سے بیعت کی بہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور اون دونوں کے ہاتھ اپنے پکڑ لئے اور اون کو اپنے ساتھ لے گئے کہ تھا کہ مقام ماترم میں آئے اور ایک ساعت تک دعا مانگی بہر وہاں سے پہرے اور آپکے چہرہ مبارک سے سرور دکھاتا میں نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپکو سرور کیا ہے میں آپکے چہرہ مبارک میں سرور کو دیکھتا ہوں اپنے فرمایا کہ میں نے اپنے ان دونوں چچا زاد بہائیوں کی بخشش اپنے رب سے چاہی میرے رب نے ان دونوں کو مجھے بخش دیا۔

طبرانی نے (اوسط) میں ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم فتح میں فرمایا یہ وہ شے ہے جس کا میرے رب نے مجھے وعدہ کیا تھا پہر اپنے سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح پڑھی۔

ابو یعلیٰ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو ابلیس تعین نے خوب فریاد کی ابلیس کے پاس اس کی ذریت جمع ہوئی اس نے اودن سے کہا کہ آج کے دن کے بعد تم لوگ اس امر سے ناامید ہو جاؤ کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو شرک کی طرف پھیر دو۔

بیہقی نے ابن ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا ایک عورت حبشیہ بوڑھی کچڑی بالون والی آئی وہ اپنا چہرہ کسوٹ رہی تھی اور ہلاکی کی دعا کرتی تھی کسی نے کہا یا رسول اللہ تہنہ ایک حبشی بڑھیا کو دیکھا کہ وہ اپنا چہرہ کسوٹتی تھی اور ہلاکت کے واسطے دعا کرتی تھی آپ نے سکر فرمایا کہ وہ بڑھیا ٹانگہ ہے وہ اس امر سے مایوس ہو گئی ہے کہ تمہارے اس شہر میں اس کی کبھی پوجا کی جاوے۔

ابن سعد اور ترمذی اور حاکم اور ابن حبان اور دارقطنی اور بیہقی نے حارث بن مالک سے روایت کی ہے۔ حارث نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فتح مکہ کے دن فرماتے تھے اے مکہ آجکے دن کے بعد کبھی روز قیامت تک مکہ میں جہاد نہیں کیا جائے گا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اہل مکہ کفر اختیار نہ کریں گے جس کی وجہ سے مکہ میں جہاد کیا جاوے جیسے آپ نے ارشاد فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

مسلم نے مطیع سے روایت کی ہے کہ اسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فتح مکہ کے دن فرماتے تھے کہ کوئی قریشی آجکے دن کے بعد کبھی قیامت تک قید کر کے قتل نہیں کیا جائے گا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد سے ہر ایک قریشی کے اسلام کا ارادہ فرمایا ہے قریشی کفر پر قتل نہ کیا جائے گا۔

ابن سعد نے کہا ہے کہ کوئی بن داؤد نے غمزدی ہے موسیٰ سے امین لہیعہ نے اعرج

سے ادا عرج نے ابو ہریرہؓ سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ فتح مکہ کے دن دہوان تھا وہ دہوان  
اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے۔ فانقلب یوم تاقی السماء بدخان مبین۔

ابن ابی حاتم نے اعرج سے اللہ تعالیٰ کے قول یوم تاقی السماء بدخان کے معنی میں  
روایت کی ہے کہا ہے کہ دہوان فتح مکہ کے دن تھا۔

بہیقی اور ابو نعیم نے ابی الطفیل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے جبکہ مکہ کو فتح کیا تو خالد بن الولیدؓ کو غلہ کی طرف بھیجا غلہ میں غریب بت تھا خالد وہاں  
آئے اور عربی بت تین میخون پر قائم تھا خالد نے اون میخون کو کاٹ ڈالا اور جو مکان عربی پر تھا  
اوسکو منہدم کر دیا پھر خالد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپکو خبر کی آپ نے سنکر فرمایا کہ تم  
پلٹ کے چلے جاؤ تنہ کچھ کام نہیں کیا خالد ارشاد کے موافق پلٹ کے گئے چھکے غریب کے پوجا  
کرنے والوں نے خالد کی طرف دیکھا وہ لوگ عربی کے دربان تھے پہاڑ میں پناہ گزین ہوئے  
اور وہ یہ کہتے تھے اے عربی تو اسکی عقل فاسد کر دے اے عربی تو اسکو کاناکر دے ورنہ تو مرجا۔  
خالد نے کہا ایسا کیا میں نے ایسی ایک عورت کو دیکھا جو برہنہ اور اپنے سر کے بال بکھرے ہوئی تھی  
اور وہ اپنے سر پر خاک ڈال رہی تھی خالد نے اوس عورت کے سر پر تلوار ماری یہاں تک کہ اوسکو  
قتل کر ڈالا پھر خالد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پلٹ کے آئے اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا کہ وہ  
عورت عربی تھی۔

ابن سعد نے سعید بن عمروؓ والہندی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا اپنے لشکر دن کو ادھر ادھر بھیلا دیا اور خالد بن الولیدؓ کو عربی کی طرف بھیجا  
کہ اوسکو منہدم کر دین جبکہ خالد عربی کے پاس پہنچے اوسکی طرف اپنی تلوار نیام سے نکالی ایک  
کالی عورت برہنہ جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے خالد کی طرف نکل کے آئی خالد نے  
اوس کے تلوار ماری اور اوس کے دو ٹکڑے کر دیے پھر خالدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس پلٹ کے آئے اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا بیشک وہ عورت عربی تھی وہ اس امر سے

یابوس ہو گئی کہ تمہارے ملکوں میں پوجی جاوے۔

ابن سعد نے واقفی سے واقفی نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے اون را دیون نے

کہا ہے کہ جب وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا سعد بن زید الاشہل کو مناتہ کی طرف بھیجا مناتہ بت مقام مثل میں تھا کہ مناتہ کو منہدم کر دین زید میں سواروں میں گئے یہاں تک کہ مناتہ کے پاس پہنچے مناتہ پر خادموں متعین تھے اون خادموں نے پوچھا تمہارا کیا ارادہ ہے زید نے کہا کہ مناتہ کے منہدم کرنے کا ارادہ ہے اوس خادم نے کہا تم ہو اور مناتہ ہے سعد آئے اور مناتہ کی طرف جا رہے تھے اونکی طرف ایک برہنہ کالی عورت جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے نکل کے آئی اور ہلاکت کیلئے دعا مانگ رہی تھی اور اپنا سینہ کوٹ رہی تھی اوس کے خادم نے دیکھ کر کہا اے مناتہ تو اپنے بعض غصبیوں کو لے اور سعد اوسکو تلوار سے مار رہے تھے سعد نے اوسکو قتل کر ڈالا اور بت کی طرف سعد آئے اور اوسکو منہدم کر دیا۔

ابن سعد اور بیہقی اور ابن عساکر نے ابو اسحاق السبعی سے یہ روایت کی ہے کہ ابوسفیان

بن حرب فتح مکہ کے بعد بیٹھا تھا ابوسفیان نے اپنے دل میں کہا کاش میں محمد کے مقابلہ کے واسطے ایک بڑی جماعت کو جمع کرتا اور وہ اپنے نفس سے یہ باتیں کر رہا تھا کیا ایک بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے دونوں شانوں کے درمیان مارا اور فرمایا کہ اگر تو لوگوں کو جمع کر گیا تو اوس وقت اللہ تعالیٰ تجھ کو خوار اور رسوا کرے گا ابوسفیان نے اپنا سر اوٹھایا کیا ایک بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سر پر کھڑا پایا آپ سے کہا کہ اس گھڑی تک مجھ کو یقین نہ تھا کہ آپ بنی ہن میں اپنے نفس سے البتہ یہ باتیں کر رہا تھا۔

بیہقی اور ابن عساکر نے ابی السفر کے طریق سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابوسفیان

نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جا رہے ہیں اور آدمی آپ کے پیچھے چل رہے ہیں ابوسفیان نے اپنے اور اپنے نفس کے درمیان کہا کاش اس مرد سے میں دوبارہ جنگ کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے یہاں تک کہ آپ نے اپنا دست مبارک ابوسفیان کے سینہ پر مارا اور فرمایا کہ جب وقت تو اسرارے گا تو اللہ تعالیٰ تجھ کو رسوا کرے گا ابوسفیان نے کہا جو بات اپنے نفس سے مینے کہی

میں اللہ تعالیٰ سے اوس بات سے توبہ کرتا ہوں اور استغفار پڑھتا ہوں اور اس حدیث کی روایت ابن سعد نے ابی اسفر سے مرسل طور پر کی ہے۔

تہیقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ وہ رات تھی حبشہ آدمی کہ میں داخل ہوئے وہ رات مکہ کی فتح کی تھی آدمی تکبیر اور تہلیل اور بیت اللہ کے طواف میں مصروف تھے یہاں تک کہ سب نے صبح کر دی۔ ابوسفیان نے ہند سے کہا کیا تو دیکھتی ہے یہ امر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے پھر ابوسفیان بیچ کو اڑھا اور اوسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان سے فرمایا کہ تو نے ہند کو کہا تھا کہ امر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ہم کہتے ہیں بیشک یہ امر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔ ابوسفیان نے شکر کیا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے عبد اور اس کے رسول ہیں واللہ میرا یہ قول آدمیوں میں سے کسی شخص نے نہیں سنا مگر اللہ تعالیٰ اور ہند نے۔

عقیلی اور ابن عساکر نے ذہب بن منبہ کے طریق سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان بن حرب کے طواف بیت اللہ میں ملے اور اوس سے پوچھا اے ابوسفیان کیا تیرے اور ہند کے درمیان ایسی باتیں ہوئی ہیں ابوسفیان نے اپنے دل میں کہا کہ ہند نے میرا راز فاش کر دیا میں ہند کے ساتھ ایسا کروں گا ایسا کروں گا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہو گئے تو آپ ابوسفیان کے پاس پہنچے اور اوس سے فرمایا ہند سے کلام نکجو اوس نے تیرا کچھ راز فاش نہیں کیا ابوسفیان نے شکر کیا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

ابن سعد اور حارث ابن ابی اسامہ نے اپنی (مسند) میں اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت کی ہے کہ اسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حال میں باہر تشریف لائے کہ ابوسفیان مسجد میں بیٹھا تھا۔ ابوسفیان نے اپنے دل میں کہا میں تمہیں جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر کس سبب سے غالب ہوتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے یہاں تک کہ



آپنے ابوسفیان کے سینہ پر مارا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے سب سے محبوب محمد غالب ہوتا ہے ابوسفیان نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

شیخین نے اپنی شریح العدوی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکہ میں کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حرم بنایا ہے آدمیوں نے مکہ کو حرام نہیں بنایا ہے جو کوئی اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لاتا ہے اس کو حلال نہیں ہے کہ وہ مکہ میں خونریزی کرے اور کوئی درخت آدمین کا کاٹے اگر کوئی شخص مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتال کے واسطے رخصت دے تو اس سے مکہ کو اللہ تعالیٰ نے قتال کی اجازت اپنے رسول کو دی ہے اور تم کو اذن نہیں دیا ہے اور جو مکہ کو دن کی ایک ساعت کے واسطے آدمین قتال کی اجازت دی گئی تھی۔ اور جو حرمت مکہ کی کل کے دن تقی وہی حرمت اس کی آج کے دن ہو گئی ہے۔

شیخین نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے مکہ سے اصحاب فیمل کو روکا اور اپنے رسول اور مومنوں کو اوپر مسلح کیا ہے تم سنو کہ مجھے پہلے کسی پر حلال نہیں ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی پر حلال ہوگا اور مکہ میرے واسطے حلال نہیں کیا گیا مگر دن کی ایک ساعت کے لیے۔

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ ہکمو واقدی نے خبر دی ہے واعدی نے کہا ہے ابراہیم بن محمد العبدری نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہ ابیہ عثمان بن طلحہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے پہلے مجھ سے مکہ میں ملے مجھ کو اپنے اسلام کی طرف بلایا میں نے کہا اے محمد آپ بڑا تعجب ہے کہ آپ یہ طمع کرتے ہیں کہ میں آپ کا اتباع کروں اور حال یہ ہے کہ آپ نے اپنی قوم کے دین سے خلافت کیا ہے اور آپ ایک نیا دین لائے ہیں اور ہم لوگ دشمن اور پشیمانہ کے دن کعبہ کو کھولا کرتے تھے آپ ایک دن آئے اور آدمیوں کے ساتھ کعبہ میں داخل ہوئے گا ارادہ کرتے تھے میں نے آپ سے سخت کلامی کی اور میں نے آپ پر غلبہ کیا آپ نے مجھ سے حاکم کیا پھر آپ نے فرمایا اے عثمان یقین ہے تو اس کجی کو ایک دن میرے ہاتھ میں دیکھے گا جس جگہ میں چاہو نگا اس کو رکھو نگا میں نے کہا کہ تشریف

ہلاک ہو گئے ہیں اور ذلیل ہو گئے ہیں جو ایسا ہوگا آپ نے فرمایا بلکہ اوس دن قریش زندہ ہونگے اور عورت  
 پادین گے آپ یہ کہہ کر کعبہ میں داخل ہو گئے آپ کی یہ بات میرے دل میں پیٹھ لگئی مینے یہ گمان کیا کہ جو آپ نے  
 کہا ہے ویسا ہی ہوگا مینے اسلام کا ارادہ کیا کیا ایک میری قوم مجھ کو جبر کرنے کے طور پر سخت جبر کرتی تھی۔  
 اور سخت باتیں کہتی تھی جبکہ فتح مکہ کا دن تھا آپ نے مجھ سے فرمایا اے عثمان کعبہ کی کنجی لاؤ میں کنجی آپ کے  
 پاس لایا آپ نے مجھ سے کنجی لے لی پھر آپ نے مجھ سے دے دی اور آپ نے فرمایا اس کنجی کو ہمیشہ کے لئے تم  
 لے لو اسکو تم لوگوں سے کوئی شخص نہ چھینے گا مگر ظالم جبکہ میں پیٹھ پیر کے گیا آپ نے مجھ کو پکارا میں  
 آپ کی طرف پلٹ کے آیا آپ نے مجھ سے پوچھا کہ جو بات تھے مینے کہی تھی کیا یہ وہ بات نہیں تھی آپ نے  
 کہ میں مجھ سے ہجرت سے پہلے جو بات فرمائی تھی مینے اسکو یاد کیا آپ نے یہ فرمایا تاقتین سے تم اس  
 کنجی کو ایک دن میرے ہاتھ میں دیکھو گے جس جگہ میں چاہو لگا اسکو رکھو لگا مینے کہا بیشک میں  
 شہادت دیتا ہوں آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

ابن عساکر نے ابن جریر کے طریق سے زہری سے روایت کی ہے کہا جو خرمیہ بن حکیم اسلمی البہری  
 خدیجہ بنت خویلد کے پاس ایک بار آیا اور اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت درجہ  
 محبت کی خرمیہ نے آپ سے کہا اے محمد میں آپ میں بہت چیزیں ایسی دیکھتا ہوں جنکو آدمیوں میں سے  
 کسی شخص میں نہیں دیکھتا ہوں آپ اپنے نسب میں خالص ہیں اور اپنے قوم کے آدمیوں  
 میں امین ہیں اور میں آپ پر آدمیوں کی محبت دیکھتا ہوں اور میں آپ کو وہی گمان کرتا ہوں جو  
 تمامہ میں ظہور کر لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرمیہ سے فرمایا میں محمد اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں خرمیہ نے  
 کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ صادق ہیں میں آپ پر ایمان لایا پھر خرمیہ اپنے بلاؤ کو پلٹ گیا او  
 یہ کہہ کر گیا یا رسول اللہ جب وقت میں آپ کے ظہور کو سنو لگا تو میں آپ کے پاس آؤں گا پھر خرمیہ یوم فتح مکہ میں  
 آیا اور اوس نے آپ سے پوچھا کہ رات کی اندھیری اور دن کی روشنی اور سردی کے موسم میں پانی کی  
 حرارت اور گرمی کے موسم میں پانی کی سردی اور ابر کمان سے نکلتا ہے اور در کی منی اور عورت  
 کی منی کمان پر رہتی ہے اور جسم میں نفس کی کونسی جگہ ہے اور بچہ اپنی مان کے پیٹ میں کیسا

پیتا ہے اور ٹھنڈی کمانے نکلتی ہے ان گل چسپ نزدن کی مجھ کو خبر دیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا سنو رات کی اندھیری اور دن کی صبح چوہے اللہ تعالیٰ نے پانی کے جھاگے  
 ایک چیز پیدا کی ہے جسکا باطن اسوہ ہے اور ظاہر ابغض ہے اور ایک طرف اسکی مشرق میں جز  
 اور ایک طرف اسکی مغرب میں ہے اسکو فرشتے پیلاتے ہیں جبوقت صبح چمکتی ہے تو فرشتے  
 ظلمت کو دفع کر دیتے ہیں یہاں تک کہ اسکو مغرب میں کر دیتے ہیں اور اسکا پردہ ہٹ جاتا ہے  
 اور جبوقت رات تاریک ہو جاتی ہے تو ملائکہ روشنی کو دفع کر دیتے ہیں یہاں تک کہ اوس کو ہوا  
 کی طرف اوتار دیتے ہیں ظلمت اور وضو دونوں ایک دوسرے کی قائم مقام ہوتی رہتی ہے  
 ان کو کنگی نہیں ہوتی ہے اور یہ دونوں نیست و نابود نہیں ہوتے ہیں لیکن موسم سرما میں پانی کا گرم  
 ہونا اور موسم گرما میں اسکا سرد ہونا اس لئے ہوتا ہے کہ آفتاب جبوقت زمین کے نیچے اوترتا ہے  
 چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اپنی جگہ سے طلوع کرتا ہے جبوقت سردی کے موسم میں رات دراز  
 ہو جاتی ہے تو آفتاب کا طہیر نازمین کے نیچے زیادہ ہو جاتا ہے اسواسطے پانی گرم ہو جاتا ہے اور  
 جبوقت گرمی کا موسم ہوتا ہے تو آفتاب سرعت سے جاتا ہے رات کے چوٹے ہونے سے  
 زمین کے نیچے نہیں ٹھیرتا سو پانی علی حالہ سرد قائم رہتا ہے لیکن اگرچہ ہے تو وہ مشرق اور مغرب کے  
 دو کناروں کی طرف سے آسمان اور زمین کے درمیان پھٹ جاتا ہے اور غبار اور سپرل دیا جاتا  
 ہے اور وہ ابراہن مشکون سے لپٹ جاتا ہے جو روکی ہوئی ہوتی ہیں اور امیر کے اطراف فرشتے  
 صف بستہ رہتے ہیں باد جنوبی اور شمالی اسکو ہاڑتی ہے اور باد شمالی اور دبلور اوس کو ملا دیتی ہے  
 لیکن مرد کی منی جو ہے اوس کا قرار یون ہے کہ اسکی منی اجلیل سے نکلتی ہے اور وہ ایک ایسی  
 رگ ہے جو مرد کی پشت سے چلی آتی ہے یہاں تک کہ اسکا طہیر او بائیں خضیہ میں ہوتا ہے لیکن  
 عورت کی منی جو ہے وہ عورت کے سینہ کی ہڈیوں میں رہتی ہے وہ جوش مارتی ہے مرد عورت  
 کے نزدیک ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اوس سے جماع کرتا ہے لیکن نفس کی جگہ جو ہے وہ قلب  
 میں ہے اور قلب نیلا سے مطبق ہے اور نیلا گل رنگوں کو خون سے سیراب کرتا ہے جبوقت قلب ہلاک

ہو جاتا ہے تو رگیں منقطع ہو جاتی ہیں لیکن بچہ کے پینے کی شے اور کسی مان کے پیٹ میں ہون ہے کہ وہ چالیس رات تک نطفہ رہتا ہے اور پھر چالیس رات علقہ رہتا ہے اور چالیس رات گوشت اور ہڈیوں اور خون میں مخلوط رہتا ہے جبکو شیخ کہتے ہیں اور چالیس رات عقیس رہتا ہے پھر چالیس رات مضغ رہتا ہے پھر چالیس رات سخت ہڈی ہو جاتا ہے پھر جنین ہو جاتا ہے اس وقت وہ آواز دیتا ہے اور اس میں روح ڈالی جاتی ہے اور رحم کی رگیں اور سپرہارون طرف سے کنج جاتی ہیں لیکن ٹڈی کے نکلنے کی جگہ یہ ہے کہ دریا میں چمپلی کے ناک سے نکلتی ہے اور اس حدیث کی روایت طبرانی نے اوسط میں ابن جریر کے طریق سے عطا سے کی ہے اونہوں نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے اور اس میں یہ زیادہ کیا ہے کہ بعد اور برق کو پوچھا اور یہ پوچھا بچہ میں باپ کی کیا چیز ہوتی ہے اور ماں کی کیا چیز ہوتی ہے اس حدیث میں یہ ہے آپ نے فرمایا کہ رعد جو ہے وہ ایک فرشتہ ہے اس کے ہاتھ میں کوڑا رہتا ہے جو ابرو رہتا ہے اسکو نزدیک کرتا ہے اور جو ابر کہ ٹہیرا ہوا ہے اسکو پیچھے کرتا ہے جو وقت وہ اپنا کوڑا اٹھاتا ہے تو بجلی حکمتی ہے اور جو وقت وہ ڈانٹ دیتا ہے تو کوکب ہوتی ہے اور جو وقت وہ کوڑا مارتا ہے تو بجلی گرتی ہے لیکن بچہ میں باپ کی کیا چیز ہے اور ماں کی کیا چیز ہے بچہ میں مرد کی ہڈیاں اور رگیں اور پٹھے ہیں اور عورت کا گوشت اور خون اور بال ہیں۔

## یہ باب اول معجزون کے بیان میں ہے جو غزوہ حنین میں واقع ہوئے ہیں

شیخین نے براہ سے روایت کی ہے براہ سے کسی نے پوچھا کیا تم لوگ یوم حنین میں سوال صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بہاگ گئے تھے براہ نے کہا کہ ہم بہاگ گئے ولیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بہاگے ہوا زن کے لوگ تیر انداز تھے جبکہ ہم اون سے ملے اور اون پر ہمنے حملہ کیا ہوا زن کے لوگ بہاگ گئے آدمی غنیمتوں کے پاس آئے ہوا زن نے ہمکو سامنے سے

تیروں پر مکہ آیا ہمارے آدمی بھاگ گئے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور ابو سفیان بن الحارث  
سپ کے چنچر کا ٹکڑا پکڑے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے۔

انہی انسبی لاکڑب انابن عبدالمطلب

مسلم اور ابو جراحہ اور سنان بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم حنین  
میں مکہ کی بات لیں اور ان کو کفار کے مشہور بابا پر اپنے فرمایا محمد کے رب کی قسم ہے کہ یہ کفار بھاگ گئے  
واللہ وہ نہیں تھا مگر یہ کہ کفار پر اپنے کفار بنیں یہی کہتے ہیں دیکھ رہا تھا کہ ان کی تیزی کس قدر ہو گئی تھی  
اور ان کا امر اور بار بگایا تھا۔

مسلم نے سلم بن الاکوع سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ کفار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کو یوم حنین میں گیر لیا آپ اپنے چنچر سے وتر پڑے پڑ اپنے زمین میں سے یک مٹی مٹی لی پھر  
اون مٹی کو کفار کے منہ کے سامنے لا کر فرمایا شاہت الوجہ اللہ تعالیٰ نے اون کفار میں سے  
کسی آدمی کو پیدا نہیں کیا مگر اوس مٹی بہر مٹی سے اس کی آنکھیں بہر گئیں وہ سب پیٹھ پیر کے  
بھاگ گئے۔

احمد اور ابن سعد اور بیہقی نے ابی عبد الرحمن الفہری سے یوں روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم نے یوم حنین میں دونوں ہاتھ ہر کے مٹی لی اور اوسکو قوم کے منہ پر مارا اور یہ فرمایا  
شاہت الوجہ ہکو یہ خبر ہوئی کہ کفار نے یہ کہا کہ ہم لوگوں میں سے کوئی آدمی باقی نہ رہا مگر اوسکی آنکھیں  
اور منہ مٹی سے بھر گیا اور بننے آسمان اور زمین کے درمیان ایک ایسی نہ بنکار بنی جیسے طشت  
پر زنجیر کے گزرنے سے جنکار ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے کفار کو ہٹا دیا۔

حاکم اور ابو نعیم اور بیہقی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ یوم حنین میں تھا آدمی آپ کے پاس سے پیٹھ پیر کے بھاگ گئے آپ نے مجھے  
فرمایا کہ ایک ہتھیلی بہر خاک مجھ کو دینے آپ کو خاک دے دی آپ نے اوس خاک کو کفار کے  
منہوں پر مارا اون کی آنکھیں مٹی سے بھر گئیں مشرکین نے پیٹھ پیر دی۔

بخاری نے تاریخ میں اور ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے عیاض بن المحارث انصری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم حنین میں ایک ہتیلی بہر کنکریان لین اور اپنے اون کو ہمارے منہوں پر مارا ہم لوگ بھاگ گئے۔

بخاری نے تاریخ میں اور بیہقی نے عمر بن سفیان الثقفی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم حنین میں ایک بڑی کنکریان لین اور اون کو ہمارے منہوں پر مارا ہم لوگ بھاگ گئے ہم کو کوئی خیال نہیں ہوتا تھا مگر یہ کہ ہر ایک پتھر اور ہر ایک درخت اور ہر ایک سوار ہم کو ڈھونڈ رہا ہے اور ابن عساکر نے حارث بن بدل سے اس حدیث کی مش روایت کی ہے عبد بن حمید نے اپنی مسند میں اور بیہقی نے یزید بن عامر السوائی سے روایت کی ہے یزید مشرکین کے ساتھ حنین میں حاضر ہوئے تھے پہر سلمان ہو گئے تھے یزید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم حنین میں زمین میں سے ایک مٹی خاک لی اور اوسکو مشرکین کے منہوں پر مارا اور فرمایا ارجو شاست الوجوہ کوئی آدمی نہ تھا جو اوس کے بھائی نے اوس سے ملاقات کی مگر وہ یہ شکایت کرتا تھا کہ میری آنکھوں میں کنک پڑ گئی ہے اور اپنی دونوں آنکھیں ملتا ہوا۔

عبد اور بیہقی نے اور بھی چیزیں روایت کی ہے کہ کسی نے اس رعب کو یزید سے پوچھا جبکہ اللہ تعالیٰ نے کفار کے دلوں میں یوم حنین میں ڈالا تھا کہ وہ کیونکر تھا یزید کنکریان مٹے اور اون کو ایک طشت میں ڈالتے وہ کنکریان آواز دیتی تھیں یزید کہتے تھے کہ ہم اپنے دلوں میں اس آواز کی مثل شورش پاتے تھے۔

مسند دینے اپنی مسند میں اور بیہقی نے اور ابن عساکر نے عبد الرحمن مولیٰ ام برثن سے روایت کی ہے کہا ہے مجھ سے اُس مرد نے حدیث کی ہے جو یوم حنین میں مشرکین میں تھا اوس نے کہا جبکہ ہم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپس میں ہڑ گئے ہمارے مقابلہ میں اتنی دیر بھی نہیں بٹیرے جتنی دیر میں بکری دوڑی جاتی ہے مٹے اون کے منہ پھیر دئے۔ اس درمیان

کہ ہم ان کے پیچھے تھے اور ان کو ہجرا پر تھے یکایک ہم صاحب بخدا ہضیا سے ملے یکایک ہم نے دیکھا کہ وہ رسول اللہ میں آپ کے پاس ہم کو ایسے مرد ملے جو گورے چٹے پاکیزہ چہرے والے تھے انہوں نے ہم کو دیکھا کہ ارجو شاہست الوجوہ کہا ہم پلٹ گئے اور وہ مرد ہمارے شانوں پر وار ہو گئے یعنی ہم پر نہایت درجہ غلبہ کیا اور ہم لوگوں میں ہبا گڑ بڑ گئی۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے ابن اسحاق نے کہا ہے مجھ سے اسید بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان نے یہ حدیث کی ہے کہ مالک بن عوف نے جاسوسوں کو بھیجا وہ اس کے پاس ایسے حال میں آئے کہ ان کے جوڑ بند پارہ پارہ ہو گئے تو مالک نے کہا تمہارا فوس ہے تمہارا کیا حال ہے انہوں نے کہا ہمارے پاس گورے مرد آئے جو ابلق اگھوڑوں پر سوار تھے واللہ ہم اپنے آپ کو روک نہ سکے تو جو کچھ دیکھتا ہے ہم کو وہ صدمہ پہونچا۔

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے واقدی نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حنین تک پہونچے مالک بن عوف نے تین آدمی بھیجے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی خبر لاؤین وہ تینوں ایسے حال میں پلٹے گئے کہ ان کے جوڑ بند رعب سے جدا ہو گئے تھے یہ واقعہ جنگ سے ایک رات پہلے واقع ہوا۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابو نعیم نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے یوم حنین میں میں البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور آدمی جنگ کر رہے تھے یکایک میں نے ایک سیاہ چادر کی مثل دیکھی جو آسمان سے اوتر رہی تھی یہاں تک کہ وہ ہمارے اور قوم کے پیچ میں گری یکایک بنے ایسی پراگندہ چونٹیاں دیکھیں جنہوں نے صحرا کو بہر دیا اس کے بعد نہ تھا اگر قوم کی ہبا گڑا ہم اس میں شک نہیں کرتے تھے کہ وہ ملائکہ تھے۔

واقدی نے کہا ہے مجھ سے محمد بن بشر حبش نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ نضر بن الحارث نے کہا کہ میں قریش کے ساتھ حنین کی طرف گیا اور ہم یہ ارادہ کرتے تھے

کہ اگر مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرقت ہوگی تو ہم قریش کو آپ کے مقابلہ میں مردود نیگے ہوں گے۔ یہ امر ممکن نہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل کو گئے اور میں جس ارادہ پر تھا اوس پر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملے مجھ سے دیا یا نفرینے لبیک کہا اپنے فرمایا کہ یوم حنین میں تو فرض بات کا ارادہ کیا تھا اور تیرے اور میرے ارادہ کے درمیان اللہ تعالیٰ جو حایل ہوا تھا اللہ تعالیٰ کے حائل ہونا تیرے اوس ارادہ سے اچھا ہے میں سرعرت سے آگے بڑھا اور بیٹھے کہا اشدان اذالہ الا اللہ واشمدان محمد رسول اللہ اپنے سر سے واسطے یہ دعا فرمائی اللهم زدہ ثباتا فصرہ کما تسمی ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بیجا سے میرا دل حق کی بصیرت اور دین میں ثابت رہنے میں پھر تھا اس حدیث کی روایت ابن سعد اور بیہقی نے کی ہے۔

بیہقی اور ابن عساکر نے صدر بن سعید کے طریق سے مصعب بن شیبہ بن عثمان الحبحبی سے مصعب نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ آپ کے کہ یوم حنین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا واللہ میں از روے اسلام کے نہیں گیا و لیکن میں اسلئے گیا کہ ہوازن قریش پر غالب ہو جاوین تو میں اون کو بچاؤں واللہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا ایک مینے عرض کی اے نبی اللہ میں اہلن گوڑے دیکھ رہا ہوں آپ نے فرمایا اے شیبہ اون گوڑوں کو نہیں دیکھتا ہے مگر کا فر شیبہ نے کہا آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر مارا اور یہ دعا کی اللهم اہد شیبہ اپنے تین بار اپنا دست مبارک میرے سینہ پر مارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری بار میں میرے سینہ سے اپنا دست مبارک نہیں اٹھایا یا ناشک کہ میں مخلوق آئی میں سے آپ سے زیادہ دوست اپنے نزدیک نہیں پاتا تھا شیبہ نے کہا مسلمان جنگ میں بڑھ گئے جو شخص کہ مارا گیا وہ مارا گیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حال میں آئے کہ حضرت عمرؓ خیمہ کی نگاہ میں پڑے تھے اور عباسؓ اوسکی دھجی پکڑے ہوئے تھے حضرت عباسؓ نے بلند آواز سے پکارا کہ ہاجرین کمان ہیں اصحاب سورہ بقرہ کمان ہیں رسول یہ ہیں آدمی آواز نہ کر آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں صاحبوں سے فرماتے تھے کہ خیمہ کو مار گئے بڑھاؤ اور یہ فرماتے تھے



## انا انسبی لا کذب

## انا ابن عبد المطلب

مسلمان آگے بڑھے اور تلواریوں سے جنگ کرنے لگے بنی صلعم نے فرمایا کہ اب جنگ کا  
تنور گرم ہوا۔

بن سعد اور ابن عساکر نے عبد الملک بن عبید وغیرہ سے روایت کی ہے ان راویوں نے  
کہا ہے کہ شیبہ بن عثمان اپنے اسلام کی باتیں کیا کرتے تھے کہ آپ جبکہ فسخ کا سال تھا اور رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم غلبہ کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے تھے اپنے دل میں کیا میں قریش کے ساتھ  
ہوا زن کی طرف حنین میں جاؤں قریش کے قریب ہے کہ قریش اور ہوازن باہم جنگ کریں اور میں محمد صلعم سے  
غفلت میں کامیاب ہو جاؤں سو میں وہ شخص ہوں گا جس نے کل قریش کا انتقام لینے میں  
قیام کیا ہوگا اور میں اپنے دل میں کہتا تھا کہ اگر تمام عرب اور عجم میں سے کوئی شخص باقی نہ رہے گا مگر محمد کا  
اتباع کرے گا میں آپ کا اتباع کسی نکر وں کا جس امر کو اسطے میں نکلتا ہوں اور اسکا منظر تباہ امر  
میرے نفس میں نہیں بڑھاتا تھا مگر قوت کو جبکہ آدمی باہم جنگ کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اپنے حجرے کو پڑے میں نے اپنی تلوار کینچی اور آپ کے پاس گیا آپ کے ساتھ جو کچھ میں ارادہ کرتا تھا  
وہ ارادہ کر رہا تھا میں نے اپنی تلوار اڑھائی اور قریب تھا کہ میں آپ پر غالب ہو جاؤں بجلی کی مانند  
آگ کی لومیرے واسطے بلند ہوئی قریب تھا کہ وہ بوجھ کو جلا دیتی تھیں اپنی نگاہ کے خوف سے  
اپنا ہاتھ آنکھوں پر رکھ لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرط کے بھجک دیکھا اور مجھ کو لپکا راے  
شیبہ میرے نزدیک آؤ میں آپ کے نزدیک گیا آپ نے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ پیرا پیرا اپنے یہ دعا  
فرمائی اللهم اغدھ من الشیطان شیبہ بنے کہا واللہ آپ اسی گٹری مجھ کو میری سماعت اور میری بصیرت  
اور میرے نفس سے زیادہ دوست ہو گئے اور جو دشمنی مجھ کو تھی اللہ تعالیٰ نے اسکو دفع کر دیا پھر  
آپ نے فرمایا کہ نزدیک آ جاؤ اور جنگ کرو میں آپ کے آگے بڑھا میں اپنی تلوار سے لوگوں کو مارتا تھا  
اللہ تعالیٰ اس امر کو جانتا ہے کہ میں اس بات کو دوست رکھتا تھا کہ کل شے سے آپ کی حفاظت میں  
اپنے نفس کے ساتھ کروں اور اگر اس گٹری میں اپنے باپ سے ملتا اور وہ زندہ ہوتا تو میں ضرور

اوسپر تلوار کا دار کرتا بیان تک کہ آپ لشکر گاہ کی طرف پلٹ گئے آئے اور پیڑ پور میں داخل ہو گئے  
 میں آپ کے پاس داخل ہوا آپ نے فرمایا اے شیبہ اللہ تعالیٰ نے جس امر کا ارادہ تیرے  
 ساتھ کیا ہے وہ اوس امر سے خیر ہے جس امر کا تو نے اپنے نفس میں ارادہ کیا تھا پہلے کل  
 یا توں کو مجھ سے اپنے فرما دیا جن کو میں نے اپنے نفس میں جیسا یا تھا اور وہ اوس قسم کی باتیں  
 تھیں جن کا میں نے ہرگز کسی سے ذکر نہیں کیا تھا میں نے کہا میرا باپ آپ پر خدا ہوا شہد ان لا الہ الا اللہ  
 وانک رسول اللہ پر میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے واسطے آپ اللہ تعالیٰ سے مغفرت  
 کی دعا فرمائے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بخش دیا۔

ابو القاسم البغوی اور ابی ہقی اور ابی نعیم اور ابن عساکر نے ابن المبارک کے طریق سے  
 ابو بکر المذلی سے اونہوں نے حکمران سے روایت کی ہے کہا ہے کہ شیبہ بن عثمان نے کہا ہے  
 جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین میں جہاد کیا میں نے اپنے باپ اور چچا کو یاد کیا کہ ان دونوں  
 کو حضرت علی اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے قتل کیا تھا میں نے اپنے دل میں کہا کہ  
 آج کے دن میں اپنا انتقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے لوں گا میں آپ کے پاس آیا لیکہ ایک میں نے  
 عباسؓ کو آپ کے داہنی طرف دیکھا میں نے دل میں کہا کہ آپ کا چچا آپ کو چوڑ کر نجا دے گا میں آپ کے  
 بائیں طرف سے آیا لیکہ ایک میں نے ابوسفیان بن الحارث کو موجود پایا میں نے دل میں کہا کہ یہ آپ کا  
 ابن عم ہے آپ کو ہرگز چوڑ کے نجا لے گا میں آپ کے پیچھے سے آیا اور آپ کے نزدیک پہنچا یا نہ تک  
 کہ جو وقت کچھ فاصلہ باقی نہ رہا مگر یہ کہ میں تلوار سے آپ پر غلبہ کروں میرے واسطے آگ کا ایک شعلہ  
 بجلی کی مثل اڑتا میں اوس سے ڈر گیا میں اڑے پاؤں پیچھے کو ہر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے میری طرف طرکے دیکھا اور فرمایا کہ اے شیبہ او میں آگے گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے اپنا دوست مبارک میرے سینہ پر رکھا اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں سے شیطان کو نکال  
 ڈالا میں نے آپ کی طرف نگاہ اٹھائی آپ مجھ کو میری سماعت اور میری بصر سے زیادہ دوست  
 تھے آپ نے مجھ سے فرمایا اے شیبہ کفار سے جنگ کرو پھر آپ نے فرمایا اے عباس ان مہاجرین

کو جنہوں نے شجرہ کے نیچے بیعت کی ہے اور اون انصار کو جنہوں نے حجاز میں کوٹھکانا دیا ہے اور نصرت دی ہے آواز دوشیبہ نے کہا کہ انصار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جس طور پر میل کیا میں اسکی تشبیہ نہیں دیتا میں مگر اون اونٹوں کے ساتھ جو اپنی اولاد کی طرف میل کرتے ہیں آدمی آپکے آس پاس اس کثرت سے جمع ہو گئے گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درختوں کے ایک بن میں تھے شیبہ نے کہا کہ انصار کے نیزے اس قدر آپسے قریب تھے کہ میرے نزدیک کفار کے نیزوں سے زیادہ خوفناک تھے پر اپنے فرمایا اے عباس مجھ کو کچھ کنکریاں دو شیبہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے خچر کو آپ کا کلام سمجھا دیا خچر آپ کی لیکر اس قدر جھکا قریب تھا کہ اس کا پیٹ زمین سے لگ جاوے شیبہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں لین اور انکو قوم کے منہوں پر مارا اور فرمایا شاہت اوجوہ حم لاینصرون۔

ابو نعیم نے انش سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم حنین میں مسلمان ہباگ گئے اور قوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے جبکہ نام دلدل تھا اپنے اوس سے فرمایا اے دلدل زمین سے ملحق ہو جاؤ اُس نے اپنا پیٹ زمین سے لگا دیا اپنے ایک مٹھی خاک لی اور اسکو کفار کے منہوں پر مارا اور فرمایا حم لاینصرون گل قوم ہباگ گئی ہمنے نہ کوئی تیر مارا اور نہ کوئی نیزہ مارا۔

حاکم اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے حشر بن عبد اللہ بن حشر کے طریق سے حشر نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عابد ابن عمرو نے کہا کہ یوم حنین میں میری پیشانی پر ایک کنکری لگی میری پیشانی سے خون بہکر میرے چہرہ اور سینہ پر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرہ اور میرے سینہ سے چھاتی تک خون کو اپنے دست مبارک سے پونچھا پر اپنے میرے واسطے دعا فرمائی ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کا نشان اون کے سینہ کی منتق تک دیکھا وہ نشان ایسا تھا جیسے گھوڑے کی پیشانی پر پہلی ہوئی سفیدی ہوتی ہے۔

ابن عساکر نے عبد الرحمن بن ازہر سے یہ روایت کی ہے کہ خالد بن الولیدؓ نے حمزہؓ بن زخمی ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے زخم پر لعاب دہن مبارک ڈال دیا وہ تندرست ہو گئے۔

ابن سعد نے عبد اللہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہ اے صفوان بن امیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حمین میں، ایسے حال میں حاضر ہوا کہ فرما پر وہ جبرائیل کی طرف پلٹ کے چلا گیا اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنایم میں پھر رہے تھے اور غنایم کو دیکھ رہے تھے اور آپ کے ساتھ صفوان تھا صفوان اوس گسائی کو دیکھنے لگا جو اونٹوں اور بکریوں اور اریحوں کے مہر لگی تھی وہ اوس گسائی کی طرف دیکھ رہا تھا وہ دیکھتا ہی رہا آپ نے پوچھا اے ابو ذہب کیا تجھ کو یہ گسائی پسندیدہ معلوم ہوتی ہے۔ اوس نے کہا بیشک آپ نے فرمایا وہ گسائی تیری ہے اور جروٹ اور بکریاں وغیرہ اوس میں ہیں وہ سب تیری ہیں صفوان نے اوس وقت اپنے دل میں کہا کہ کسی شخص کا نفس خوش نہوا ہو گا مگر نبی کا نفس کہ اتنا دے دے اور اوس دینے سے خوش ہو صفوان اوس سی جگہ مسلمان ہو گیا۔

ابو نعیم نے عطیہ السعدی سے روایت کی ہے عطیہ اون آدمیوں میں سے تھا جنہوں نے ہوازن کے برون کے باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے گفتگو کی اصحاب نے ہوازن کے کل بروے اوسکو پیر دے مگر ایک مرد نے اپنا بردانیں پیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی اے میرے اللہ تعالیٰ اس کا حصہ کم کر دے وہ بارگہ لڑا کی اور لڑا کے پر گزرتا اور اون کو چھوڑ دیتا تھا یہاں تک کہ وہ ایک بیڑیا پر گزرا اوس نے کمایں اوسکو لینے والا ہوں اسلئے کہ یہ قبیلہ کی مان ہے جہاں تک اون لوگوں کا مقدور ہو گا اس کا فدیہ دیکر مجھ سے اوسکو لے جاؤ نیلے اوس وقت عطیہ نے اسد اکبر لکھ کر کہا کہ سنئے ایسی بوڑھی عورت کو کیا ہے جس کے منہ میں دانت نہیں تھے اور نہ اوسکی چہایتیں اور بری ہوئی ہیں (وللہ وافرہا واحد) یا رسول اللہ یہ میری بیڑیا ہے نہ اوسکی کوئی اولاد اس کے بعد ہے اور نہ اسکا

کوئی قزاقی ہے جبکہ اوس مرد نے دیکھا کہ اوس بڑیہ کا کوئی تعرض نہیں کرتا تو اوس نے اوسکو چھوڑ دیا  
ابو نعیم نے سعید بن اکوع سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ ہونے میں سے جہاں تک ہم بہت تک گئے اور جو کے پیاسے ہو گئے آفتاب کی پینیری میں  
تھوڑا پانی تھا آپ نے منگایا اور چمک دیا وہ پانی ایک قدح میں ڈال دیا گیا ہم لوگ اوس سے وضو کرنے لگے  
یہاں تک کہ ہم سب آبِ حیات منگے نہایت کرنی۔

## یہ باب اور مجزوں کے بیان میں ہے جو غزوہ طائف میں

### واقع ہوئے ہیں

نیر بن بکار اور ابن عباس نے بہت طریقوں سے سعید بن عبد الرحمن ثقفی سے روایت کی ہے کہ اسے  
کہ میں نے ابوسفیان بن حرب کو یوم طائف میں ابن جلی کے احاطہ میں بیٹھے ہوئے دیکھا کہ ٹھہرے  
کھارے تھے میں نے ابوسفیان کے تیر مارا اونکی آنکھ میں لگا ابوسفیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
آئے اور کہا یا رسول اللہ میری آنکھ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ضایع ہو گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
سکر فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں تمہاری آنکھ تم کو پیر و بجائے گی اور اگر تم  
چاہتے ہو تو جنت ملیگی ابوسفیان نے عرض کی میں جنت چاہتا ہوں۔

بیہقی اور ابو نعیم نے عروہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ عیینہ بن حصن نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ میں اہل طائف کے پاس جاؤں اور اوس سے گفتگو کروں  
شاید اللہ تعالیٰ اوس کو ہدایت کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیینہ کو اجازت دی  
وہ اہل طائف کے پاس گیا اور اوس سے کہ تم لوگ اپنی جگہ بکڑے رہو واللہ ہم لوگ غلاموں  
سے زیادہ ذلیل ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر آپ کے سبب سے کوئی نیا امر حادث  
ہوگا تو کل عرب کو بڑی عرت ہوگی اور وہ ممنوع ہو جائیگا اور اوس کے بہت لوگ پشتی دینے  
وے ہو جائیں گے تم لوگ اپنے قلعوں کو بکڑے رہو اور اس امر سے بچو کہ تم اپنی قوت کو ہاتھ سے

دے دو اور اس سے ڈرو کہ وہ تم پر ایسا غلبہ کریں کہ وہ اس درخت کو کاٹ سکیں یعنی تم اتنی قنارت  
 نہ دو کہ وہ ایک درخت تک کاٹیں پھر عیینہ پلٹ کے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس  
 سے دریافت فرمایا تو نے اہل طائف سے کیا کہا عیینہ نے کہا میں نے اون سے باتیں کیں اور  
 اونکو اسلام کے ساتھ امر کیا اور اسلام کی طرف اون کو بلایا اور دوزخ سے اونکو ڈرایا اور جنت کی  
 طرف اون کو راہ بتلائی آپ نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا بلکہ اہل طائف سے تو نے ایسا کہا اور  
 ایسا کہا عیینہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے سچ فرمایا میں اس سے اللہ تعالیٰ اور آپ سے توبہ کرتا ہوں غزوہ  
 نے کہا خولہ بنت الحکیم آئی اور اوس نے کہا یا رسول اللہ آپ کو کون امر اس سے مانع ہے کہ  
 آپ طائف کی طرف تشریف لے جاویں؟ آپ نے فرمایا کہ ہکو اس وقت تک اہل طائف کے باب میں  
 اذن نہیں دیا گیا اور میں یہ گمان ہی نہیں کرتا ہوں کہ ہم طائف کو اس وقت فتح کریں گے حضرت عمرؓ  
 نے عرض کی کیا آپ اہل طائف پر بدعائدہ کریں گے اور اون کی طرف نجاویں گے آپ کی دعا سے  
 یقین ہے اللہ تعالیٰ طائف کو فتح کر دے گا آپ نے فرمایا کہ اہل طائف کے قتال کے باب میں ہکو  
 کوئی حکم نہیں ہوا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حال میں پہرے کہ پٹنے والے تھے  
 اور جہنم پٹنے کے واسطے آپ سوار ہوئے آپ نے یہ دعا فرمائی۔ اللھم اہمہم واکفنا منہم  
 اور یہی سنی نے ابن اسحاق کے طریق سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے  
 کہ آپ کے پاس اہل طائف کا سفیر رمضان میں آیا اور اہل طائف مسلمان ہو گئے اور ابن اسحاق  
 نے کہا ہے کہ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر الصدیق سے اس  
 حال میں فرمایا کہ بنی ثقیف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک ایسی  
 آفتاب جو مسکے سے بھری ہوئی تھی مجھ کو یہ بھیجی گئی ایک مرغ نے اوس میں چونچ ماری اور جب قہر مسکے  
 آفتاب میں تھا بٹو دیا ابوبکر الصدیق نے سنکر عرض کی یا رسول اللہ میں گمان نہیں کرتا ہوں کہ آپ  
 اپنے اس دن میں اوس شے کو پاویں جس کا آپ ارادہ کریں۔ یعنی آپ آج کے روز اوپر کامیاب  
 نہ ہونگے آپ نے فرمایا میں بھی اس گمان نہیں کرتا ہوں کہ اوپر آج کے دن کامیاب ہوں۔

ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کا محاصرہ کیا مگر غز نے کہا اے نبی اللہ آپ ثقیف پر بددعا کریں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ثقیف کے باب میں اذن نہیں دیا ہے حضرت عمرؓ نے کہا اوس قوم میں ہم کبیرہ نکر جنگ کریں جن کے باب میں اللہ تعالیٰ نے ہم کو اذن نہیں دیا ہے پس سب نے کوئج کر دیا۔

بہیقی اور ابوالنعیم نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جو وقت آپ کے ساتھ ہم لوگ طائف کی طرف گئے ہم ایک قبر کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا کہ یہ ابی رغال کی قبر ہے ابورغال ثقیف کا باپ ہے اور وہ قوم ثمود سے تھا اور اوس حرم میں اوسکی طرف جو بلا آتی وہ دفع کیجاتی تھی جبکہ وہ حرم سے نکلتا تو اوپر وہی عذاب نازل ہوا جو عذاب کہ اوس کی قوم پر اس جگہ نازل ہوا وہ اس جگہ دفن کیا گیا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ اوس کے ساتھ سونے کی ایک شاخ دفن کی گئی ہے اگر تم اوسکی قبر کو دو گے تو وہ سونے کی شاخ تم کو بلجاوے گی آدمی اوسکی قبر کی طرف چبٹے اور اوس سے ایک سونے کی شاخ نکالی۔

ابن سعد نے محمد بن جعفر سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرانہ سے عمرہ لیا اور یہ فرمایا کہ حجرانہ سے ستر انبیاء نے عمرہ لیا ہے۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو قطیفہ کے لشکر میں واقع ہوئی

ابن سعد نے واقعہ نبیؐ کے طریق سے روایت کی ہے واقعہ نبیؐ کے شیوخ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قطیفہ بن عامر کو بیس مردوں میں خشم کی طرف ناحیہ تبائین بھیجا اور قطیفہ کو اذن کے غارت اور تاراج کرنے کے لئے حکم دیا یہ آدمی گئے اور اذن کو لوٹا اور انہوں نے سخت جنگ کی اور قطیفہ نے قتل کیا جسکو قتل کیا اور خشم کے اوتھون اور بکرہون اور عورتون کو زمینہ کو مارا ہے تھے کہ ایک سیلاب آنے والا آگیا اور قطیفہ اور خشم کے درمیان حائل ہو گیا خشم کے

لوگ اُس سیلاب کے سبب سے قطبہ کی طرف پونچنے کا راستہ نہیں پاتے تھے۔

یہ باب اوس آیت کے بیان میں ہے جو دو ~~سکس~~ عزہ میں واقع ہوئی ہے

طبرانی اور ابو نعیم نے ابو طلحہ سے روایت کی ہے کہ اے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غازیون میں تھے آپ دشمن سے ملے بیٹھے سنا آپ فرماتے تھے یا مالک یوم الدین ایاک لغبد و ایاک نستعین میںے مردوں کو دیکھا کہ وہ زمین پر بچھاڑے جاتے تھے ملاکھراؤ نکھراؤ آگے اور پیچھے سے مارتے تھے۔

یہ باب اون معجزون کے بیان میں ہے جو غوغا وہ بتوک میں واقع ہوئے ہیں

ابن اسحاق اور حاکم اور بیہقی نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ اے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتوک کو تشریف لے گئے کچھ مرد پیچھے رہ گئے پھر آپ کے پاس ابو ذرؓ پہنچ گئے جو مسلمانوں سے ایک دیکھنے والے تھے نظر کی اور کہا یا رسول اللہ یہ مرد راستہ پر جا رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوجاؤ ابو ذرؓ جبکہ قوم نے اوسکو تامل سے دیکھا عرض کیا یا رسول اللہ واللہ ابو ذرؓ ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابو ذرؓ پر رحم کرے کہ اکیلا پڑتا ہے اور اکیلا لڑیگا اور اکیلا اوٹھے گا زمانہ نے جن لوگوں کو ایذا پہنچائی ایذا پہنچائی ابو ذرؓ ربذہ کی طرف ہیجڑے گئے ابو ذرؓ ربذہ میں مر گئے اون کے پاس اون کی ایک عورت اور ایک غلام تھامرنے کے بعد اون کا جنازہ راستہ کے اعلا جانب رکھ دیا گیا ایک جماعت سامنے سے نظر آئی اوس میں ابن مسعودؓ تھے اونہوں نے پوچھا یہ کیا ہے کسی نے کہا ابو ذرؓ کا جنازہ ہے ابن مسعودؓ شکر روئے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا تھا آپ نے فرمایا تھا یرحمہ اللہ آباد رہے یہ صدر و بیوت و صدر و بیعت و صدر



یعنی تنہا پرینگے اور تنہا مرین گے اور تنہا اوشین گے۔ ابن مسعودؓ سواری سے اترے اور اپنی ذات سے اون کو دفن کیا۔

اپنی ذات سے اون کو دشمن نہ کیا۔  
 جیسا کہ ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر  
 بن حرم نے یہ حدیث کہی ہے کہ ابو جحیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچے آئے اور آپ کو تبوک میں  
 اوس وقت پایا جس وقت آپ روانہ ہوئے تھے اذنیون نے دیکھا کہ ایک شخص سوار راستہ پر سامنے  
 کو آ رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منکر فرمایا ہوا ابو جحیم آدمیوں نے کہا واللہ ابو جحیم میں  
 جیسا کہ ابن اسحاق نے عودہ کے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبوت تبوک میں  
 اترے آپ کا نزول اوس زمانہ میں ہوا جس زمانہ میں تبوک کا پانی قلیل ہو گیا تھا آپ نے پانی میں سے  
 ایک چلو پانی اپنے ہاتھ سے لیا اور اس سے کھلی کی اور کھلی کے پانی کو چشمہ میں ڈال دیا اُس کا چشمہ اب بٹنے  
 لگا یہاں تک کہ ہو گیا اور وہ اب تک دلیا ہی بہا ہوا ہے۔

یہاں تک کہ بہر کیا اور وہ اب اس کیسے ہی بہر کر رہا۔  
 مسلم نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اصحاب  
 بنوک کو گئے آپ نے اصحاب سے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ تم لوگ کل کے دن تبوک کے چشمہ پر آؤ گے  
 اور تم ہرگز نہ آؤ گے یہاں تک کہ چاشت کا وقت اچھا بیگنا جو شخص اوس چشمہ کے پاس آوے وہ اوس کا  
 کچھہ پانی پیخوئے آپ اوس چشمہ کے پاس ایسے حال میں آئے کہ ایک تسمہ کی مثل تھا اور اوس سے  
 کچھہ کچھہ پانی نکلتا تھا آپ نے اوس چشمہ سے تھوڑا تھوڑا پانی چلو میں لیا یہاں تک کہ وہ ایک شے میں جمع  
 ہو گیا پھر آپ نے اوس پانی میں اپنا منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر آپ نے وہ پانی چشمہ میں پلٹا دیا وہ چشمہ  
 اکثر پانی سے جاری ہو گیا آدمی پانی سے سیراب ہو گئے پھر آپ نے فرمایا اے معاذ قریب ہونے والے ہیں  
 اگر تمہاری حیات دراز ہوگی تو تم کیونکر اس چشمہ کا پانی اس جگہ یا غون کو بہر دے گا۔

اور ابن اسحاق نے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور میں یہ ہے کہ بانی اسطور سے پہٹ پڑا کہ جن لوگوں نے سنا وہ یہ کہتے تھے کہ اُس بانی کا حسن بکلی کے حسن کی مثل تھا اور وہ بانی آج کے دن تبرک کا خوارہ ہے۔

خطیب نے (رواۃ مالک) میں جائزہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں پہونچے تبوک کا چشمہ اتنے تھوڑے پانی سے جاری تھا کہ ایک سمتہ کی مثل تہا ہم لوگوں نے پیاس کی شکایت کی آپ نے آدمیوں کو کچھ تیر دیکھو اور ان سے فرمایا انہوں نے اون تیروں کو اوس چشمہ میں گار دیا چشمہ پانی سے جوش مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ قریب ہونے والا ہے اگر متاری حیات دراز ہوگی تو تم اس جگہ اتنا پانی دیکھو گے کہ باغون کو بہر دیگا۔

مسلم نے البیہرہ سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ یوم غزوہ تبوک تھا آدمی سب کے ہو گئے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ کاش آپ ہیکہ اجازت دیتے کہ ہم اپنے اونٹ ذبح کرتے ہم کھاتے اور چکینے ہوتے عمر نے عرض کی یا رسول اللہ اگر آپ اجازت دیں گے تو سوار میں کم ہو جاویں گی ولیکن آپ اونکو بلو ایسے کہ وہ اپنے بچے ہوئے تو شے لیکر آویں اور اون کے لئے اون تو شون میں اللہ تعالیٰ سے آپ برکت کی دعا فرمائیے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں کفایت کرے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر آپ نے ایک چمڑا لٹکایا اور اوسکو بچایا پھر اون کے بقیہ تو شے لٹکائے ایک مرد ایک ہتیلی بہرہ دینے لیکر آتا اور دوسرا ایک ہتیلی بہرہ دین لاتا اور تیسرا ایک ہتیلی بہرہ دین لے کر دے لاتا تہا یہاں تک کہ ان چیزوں میں سے اوس چمڑے پر تھوڑی شے جمع ہوگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کے واسطے دعا فرمائی پھر آپ نے اون سے فرمایا کہ اپنے اپنے برتنوں میں لے لو یہاں تک آدمیوں نے لیا کہ شکر میں کوئی برتن بچوڑا مگر اوسکو بہر لیا اور آدمیوں نے اتنا کمایا کہ سیر ہو گئے اور بچنے کے طور پر پنج رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشھدان لا الہ الا اللہ والی رسول اللہ اس کلمہ کے ساتھ جو کوئی بندہ اللہ تعالیٰ سے اسیے حال میں ملے گا جو شکی نہ ہوگا سو وہ جنت سے روکا نہ جائے گا۔

ابن راہویہ اور ابو یعلیٰ اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ غزوہ تبوک میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

گئے ہمکو شدید ہو کر معلوم ہوئی مینے عرض کی کہ یا رسول اللہ اہل زہوم ہماری طرف آئے ہیں وہ ہیں  
ہیں اور ہم لوگ ہمو کے ہیں اور انصار نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اپنے اونٹ فسخ کریں آپ نے آدمیوں  
میں یہ پکار دیا کہ جن لوگوں کے پاس بچا ہوا گوشہ ہو وہ ہمارے پاس لیکر آئیں جو کچھ آدمی لائے  
اوس تمام کو ہتے جمع کیا اوسکو ترہ صلح پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی طرف بیٹھ گئے اور  
آپ نے اوسمیں برکت کے واسطے دعا کی پھر آپ نے فرمایا اے لوگو اسکو لینے کے طور پر لو اور لوٹ  
نہ کرو آدمیوں نے اپنی اپنی جہلیوں اور گون میں لیا یہاں تک کہ ہر ایک آدمی اپنے قمیص میں  
گرہ دتا اور اوسمیں لیتا تھا یہاں تک کہ سب لینے سے بہت گئے اور وہ گوشہ اوسکی مثل باقی رہا  
جبنا لوگوں نے جمع کیا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشہدان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ  
ان دو کلموں کو کوئی بندہ محنت نہ لائے گا مگر اللہ تعالیٰ اوسکو آتش دوزخ سے بچائیگا۔

ابونعیم نے ابو خالد الخزازی زید بن یحییٰ کے طریق سے محمد بن حمزہ بن عمرو الاسلمی سے  
روایت کی ہے اونہوں نے اپنے باپ سے اون کے باپ سے اون کے دادا سے روایت کی ہے  
کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے اس سفر میں جو گھو گیا تھا اوسکی  
مشک پر مین تھا مینے گھی کی مشک کو دیکھا جو گھی اوسمیں تھا وہ توڑا سا رہ گیا تھا مینے نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کے واسطے کمانا تیار کرانے کا ارادہ کیا گھی کی مشک مینے دھوپ میں رکھ دی اور مین  
سو گیا مشک مین گھی بگھلا اور بہا اوسکی آواز سے مین بیدار ہو گیا مین اٹھا اور مینے اوس کا سر  
اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے حال میں فرمایا کہ مجھ کو دیکھ لیا  
تھا اگر تم اس مشک کا سر چوڑ دیتے تو یہ خشک گئی سے نہ نکلتا۔

ابن سعد نے حمزہ بن عمرو الاسلمی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ ہم لوگ تبوک میں تھے  
منافقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کیا گیا مین بہا گئے یہاں تک کہ کجاو مین بعض  
سامان جو تھا وہ گر پڑا حمزہ نے کہا کہ میری پانچون اونٹنیں منور ہو گئیں اور وہ انگلیاں روشن  
ہو گئیں یہاں تک کہ سامان کی قسم سے جیسے کوڑا اور رسی اور اوسکی مثل چٹے گر گئی تھی اونٹنوں

کی روشنی میں اوسکو میں چلتا جاتا تھا۔

واقعی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عیاض بن ساریہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں تبوک میں تھا آپ نے بلالؓ سے ایک رات پوچھا کہ شب کے کمانے میں کیا کچرہ ہے بلالؓ نے کہا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے رہنے اپنی جبر لیا نہ جبر الہی بلالؓ نے اپنے بلالؓ سے فرمایا دیکھو شاید کچرہ پالو گے بلالؓ نے جواب دیوں کو لیا اور ایک ایک جھولی کو جھاڑنے لگے کہیں ایک کجور گر گئی یا دو کجورین گر گئیں یہاں تک کہ میں نے بلالؓ کے ہاتھ میں ساتھ کجورین دیکھیں پھر آپ نے ایک طباق منگایا اور اوس میں وہ کجورین رکھیں پھر آپ نے کجورون پر طباق میں اپنا دست مبارک رکھا اور فرمایا بسم اللہ کماؤ اہم ترین آدمیوں نے کجورین کمائیں میں کجورون کو ایک ایک کر کے گن رہا تھا میں نے چون کجورین گنتی کیں اور اونکی گٹلیاں میرے دوسرے ہاتھ میں تھیں اور میرے دونوں ساتھی ایسی کرتے جاتے تھے ہم سیر ہو گئے اور سہنے کمانے سے اپنے ہاتھ اٹھائے یکا یک میں نے دیکھا کہ وہ سات کجورین جیسی تھیں ویسی ہی تھیں آپ نے فرمایا اے بلالؓ ان کجورون کو اٹھا لو انہیں سے کوئی نہ کما ئیگا مگر وہ سیر ہو جاویگا جبکہ دوسرا دن تھا آپ نے بلالؓ کو کجورون کے ساتھ بلایا اور آپ نے اپنا دست مبارک اونپر رکھ دیا پھر آپ نے فرمایا بسم اللہ کماؤ سنے کجورین یہاں تک کما ئیں کہ ہم سیر ہو گئے اور ہم دس آدمی تھے پھر سنے اپنے ہاتھ کمانے سے اٹھائے یکا یک سنے دیکھا کہ کجورین جیسی تھیں ویسی ہی موجود تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے رب سے حیا کرتا ہوں اگر یہ نہ ہوتا تو ہم ان کجورون میں سے اتنی مدت تک کما تے کہ ہمارے آخر لوگ مدینہ میں پہنچ جاتے وہ کجورین آپ نے ایک لڑکے کو عطا فرما دیں وہ پیڑ پر چڑھ کر چلا گیا اور انکو وہ چاب رہا تھا۔

ابو نعیم نے واقعی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی سعد میں سے ایک مرد تھا اوس نے کما میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تبوک میں آیا آپ اصحاب کے ایک

گروہ میں تھے اور آپ اہل بیت میں ساتویں شخص تھے میں مسلمان ہو گیا آپ نے فرمایا اے بلال ہجو کمانا کسلاؤ بلال نے ایک چڑچھا دیا پھر وہ اپنی مشک میں سے نکالنے لگے اور میں نے ایسی کچھ کجوریں نکالیں جو گھی اور پیاز میں گندہی ہوئی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کماؤ پہنے کمائیں یہاں تک کہ ہمارے پیٹ بھر گئے میں نے عرض کی یا رسول اللہ اتنی تھیں کہ میں ان کجوروں کو اکیلا کما جاتا ہوں میں آپ کے پاس دو سو تھریں آیا ایک ایک میں دس آدمیوں کو آپ کے اطراف بیٹھا پایا آپ نے فرمایا اے بلال ہجو کمانا کسلاؤ بلال جب ولی میں سے اپنے ہاتھ میں ایک ایک مٹی کجوریں نکالنے لگے آپ نے فرمایا کہ نکال لو اور فی العرش سے نہ ڈرو کہ وہ نفقہ میں گلی کرے گا بلال تھریں کی جھولی لے آئے اور اہل بیت کو بکھیر دیا میں نے اہل بیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک کجوروں پر رکھ دیا پھر آپ نے فرمایا بسم اللہ کماؤ قوم کے آدمیوں نے ترک کئے اور ان کے ساتھ میں نے بھی کماے یہاں تک کہ کجوروں کے واسطے کوئی راستہ میں نہیں پاتا تھا کہ کماؤں تک کماؤں بلال جتنی کجوریں لاے تھے اوسکی مثل چڑے پر باقی رہ گئیں گویا ہمنے اہل بیت کجوروں میں سے ایک کجور تک بھی نہیں کما لی تھی پھر میں دو سو تھریں صبح کے اول وقت گیا اور دس آدمی پہلے کے آئے ایک مرد و دو مرد و تین زیادہ ہی تھے آپ نے فرمایا اے بلال ہجو کمانا کسلاؤ بلال بیچو وہی توشہ دان لاے اور اوس کو بکھیرا اپنے اپنا دست مبارک کجوروں پر رکھ دیا اور فرمایا بسم اللہ کماؤ ہمنے کمائیں پھر جتنی کجوریں ٹالی گئی تھیں اوسکی مثل اوٹھالی گئیں تین دن تک آپ نے ہجو کماؤں اس طرح کجوریں کسلائیں۔

واقعی اور ابو نعیم نے اپنی فتاویٰ سے روایت کی ہے کہ اس درمیان کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لشکر میں جا رہے تھے ایک ایک اہل لشکر ایسے پیاسے ہو گئے کہ تر تہا تھا کہ پیاس سے مردوں اور گھوڑوں اور اونٹوں کی گردنیں قطع ہو جاویں آپ نے ایک آفتابہ نکالا جس میں پانی تھا اپنے اوپر اپنی اونٹلیاں رکھ دین آپ کی اونٹلیوں کے درمیان سے پانی جاری ہو گیا۔ آدمیوں نے پانی پیا اور پانی اس قدر جاری ہوا کہ آدمی سیراب ہو گئے اور اونٹوں نے اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کو سیراب کیا اوس وقت لشکر میں بارہ ہزار اونٹ اور تیس ہزار آدمی اور بارہ ہزار

گھوڑے تھے ابی قتادہ نے کہا کہ تبوک میں چار چیزیں تھیں اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرنے کی طرف تشریف لے جا رہے تھے اور آپ شدید گرمی میں تھے لشکر پہلی دو بار کے بعد شدید پیاسا ہو گیا یہاں تک کہ نہ تھوڑا پانی پایا جاتا تھا اور نہ بہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن حضیر کو بھیجا وہ تبوک اور حجر کے درمیان گئے اور ہر ایک طرف پانی کی تلاش میں پہرے رہے تھے ایک چرانا مشکیزہ پانی کا ایک عورت کے ساتھ پایا اس نے اوس عورت سے باتیں کیں اور اوس مشکیزہ کو لیکر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مشکیزہ کے پانی میں برکت کے واسطے دعا فرمائی پھر آپ نے فرمایا کہ اپنی اپنی مشکیں لے لو کوئی مشک باقی نہ رہی مگر آدمیوں نے اوس کو ہر لیا۔ پھر آپ نے اہل لشکر کے اونٹ اور گھوڑے طلب فرمائے اونکو آدمیوں نے اتنا پانی پلایا کہ وہ کل سیراب ہو گئے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ جو پانی اُسید لائے تھے آپ نے حکم دیا وہ ایک عظیم قعب میں ڈالا گیا آپ نے اپنا دست مبارک اوس میں ڈالا اور آپ نے اپنا منہ اور دونوں پاؤں دھوئے اور دروازہ نماز پڑھی پھر آپ نے اپنا دست مبارک دراز کر کے اونٹنیاں پہر پلٹ کے ایسے حال میں آئے کہ قعب اوبل رہی تھی آپ نے فرمایا اسکو پیر دو وہ پانی وسیع ہو گیا اور آدمی پیل گئے یہاں تک کہ اوس پر سو یا دو سو آدمی صاف بستہ کھڑے ہو گئے اور سب آدمی سیراب ہو گئے اور قعب پانی سے جوش مار رہی تھی۔

ابن خزمیہ اور ابن حبان اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے کسی نے کہا کہ ہمے بیان کیجئے کہ ساعتِ عسرت کی کیا شان تھی حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہم لوگ تبوک کی طرف شدید گرمی میں گئے ہم ایک ایسی جگہ میں اترے جہیں بہکوپاس کی سخت تکلیف ہوئی یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ ہماری گردنیں منقطع ہو جاوینگی یہاں تک نوبت پہنچی کہ مرد اپنے اونٹ کو ذبح کرتا اور اوس کا گوشت کھاتا اور اوسکو پیتا اور مالتی کو اپنے کلبے پر کھاتا تھا۔ ابو بکرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے دعا میں آپ کی عادت خیر کی ہے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ

اڑٹھاے ابھی اپنے اپنے ہاتھ پٹاے نہیں تھے یہاں تک کہ ایراڑٹھا اور نزدیک ہوا اور  
بٹنے لگا جو ظروف اہل لشکر کے پاس تھے اونہوں نے وہ سب پانی سے بہرے پہریم لوگ  
گئے ایر کو دیکھتے تھے ہمیں ایر کو نہیں پایا لشکر سے گزر گیا تھا۔

ابونعیم نے عیاش بن ہبیل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمی صبح کو اڑٹھے اون کے  
ساتھ پانی نہ تھا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی اپنے اللہ تعالیٰ  
سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے ایک بادل بھیج دیا اوس نے یہاں تک پانی برسایا کہ سب آدمی سیراب  
ہو گئے اور بقدر رحمت اونہوں نے اپنے ساتھ پانی لے لیا۔

ابن ابی حاتم نے ابی حزرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یہ بیت غزوہ تبوک میں ایک  
مرد انصاری کے حق میں نازل ہوئی ہے آدمی مقام حجر میں اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اونکو حکم دیا کہ اوس کے پانی میں سے کچھ اپنے ساتھ لادیں پھر اپنے کوچ کر دیا پھر آپ دوسری  
منزل میں اترے اوسوقت آدمیوں کے ساتھ کچھ پانی نہ تھا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے اسکی شکایت کی آپ کھڑے ہو گئے اور اپنے دور کحت نماز پڑھی اور دعا کی اللہ تعالیٰ نے  
ایک بادل بھیج دیا وہ ایراڑٹھا یہاں تک برساکر وہ سب اوس سے سیراب ہو گئے ایک مرد انصاری نے  
اپنی قوم کے دوسرے اوس مرد سے جو کہ نفاق کے ساتھ متم تھا کہ تیرا بھلا ہو تو دیکھتا ہے کہ جو دعا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں پر ایسا کر دیا اوس منافق نے  
کہا ہلکو بارش نہیں ہوئی مگر ایسے ایسے ستاروں کی تاثیر سے اللہ تعالیٰ نے تجھ کوں رزق حکم انکمل  
کو نازل فرمایا۔

بہیقی اور ابونعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے عاصم بن عمرو بن قتادہ سے اونہوں نے  
محمود بن لبید سے محمود نے بنی عبدالاشہل کے بعض مردوں سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمی  
ایسے حال میں صبح کو اڑٹھے کہ اون کے پاس کچھ پانی نہ تھا اونہوں نے اسکی شکایت رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے کی اپنے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے ایک ایر کو بھیج دیا وہ یہاں تک برسا

کہ سب آدمی سیراب ہو گئے اور اپنی حاجت کے موافق اپنے ساتھ انہوں نے پانی لے لیا مہم نے کہا ہے کہ میری قوم کے مردوں نے مجھ کو یہ خبر دی ہے کہ ایک مرد منافقین سے تھا اوس کا اتفاق معروف تھا جبکہ ابربرسا اور آدمی سیراب ہو گئے تھے اوس منافق سے کہا تیرا بہلا ہو کیا اس کے بعد بھی کچھ شک باقی رہا ہے اوس نے کہا کہ گزرنے والا ایک ابرتھابرس گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی گم ہو گئی اوس منافق نے کہا کیا محمد صلعم یہ زعم نہیں کرتے ہیں کہ وہ نبی ہیں اور تم لوگوں کو آسمان کی خبر کی خبر دیتے ہیں اور وہ یہ نہیں جانتے کہ اون کی اونٹنی کہاں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا کہ آپ کے پاس عمارہ بن حزم تھے کہ ایک مرد نے یہ کہا ہے کہ یہ محمد بن تم کو یہ خبر دیتے ہیں کہ وہ نبی ہیں اور آسمان کے امر کی تم کو خبر دیتے ہیں اور وہ یہ نہیں جانتے ہیں کہ اون کا ناقہ کہاں ہے اور میں تحقیق واللہ نہیں جانتا ہوں کہ وہ شے جس کا علم اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ناقہ کی طرف مجھ کو راہبری کی ہے وہ ناقہ ایسی گھاٹی کے ایک صحرا میں ہے اوسکو ایک درخت نے ہمارے سبب سے روک رکھا ہے کہ وہ اٹک گئی ہے آدمی گئے اور ناقہ کو لے آئے عمارہ اپنے کجاوہ کے پاس بلیٹ کے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کی خبر سے جو کچھ فرمایا تھا اوس سے اون آدمیوں سے باتیں کیں ایک مرد نے جو عمارہ کے کجاوہ میں تھا کہا واللہ قبل ہمارے آنے کے یہ بات ایک منافق نے کہی تھی۔

مسلم نے ابی حمید سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں گئے ہم لوگ وادی قرنی میں ایک عورت کے بلوغ کے پاس آئے اپنے فرمایا کہ اس باغ کو کو تو اس میں کتنی کجوریں ہیں جتنے اوسکو کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کجوریں چھینا کیں اور اوس عورت سے فرمایا کہ تو ان کجوروں کا شمار کجور انشاء اللہ تعالیٰ ہم تیرے پاس بلیٹ آویں گے ہم لوگ چلے گئے یہاں تک کہ ہم تبوک میں آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے فرمایا کہ آج کی رات تم لوگوں پر شدید ہوا چلے گی اوس آندھی میں تم لوگوں میں سے کوئی شخص



کہا کہ اگر ہے اور جس کسی کے پاس اونٹ ہے اس کو چاہیے کہ اونٹ کی رسی باندھ دے رات کو شیر  
 ہوا آئی ایک موکڑا ہوا ہوانے اس کو اور ٹالیا یا تانک کہ اس کو جبل طے میں پہنیک دیا پہریم آگے  
 بڑھے یہاں تک کہ ہم داوی قریٰ میں آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت سے  
 اوس کے بلغ کو پوچھا کہ اوس کے خرے کس قدر ہوئے اوس عورت نے عرض کی کہ دس دس کو  
 پہونچے تھے۔

ابن سعد نے صحیح سند سے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے اون سے کسی نے یہ سوال  
 کیا کیا اس امت میں سے کسی نے غیر ابو بکرؓ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کی ہے  
 مغیرہ نے کہا ہاں آپ کی امامت کی ہے کہا ہم لوگ سفر میں تھے جبکہ سحر کا وقت تھا آپ گئے اور  
 آپ کے ساتھ میں گیا یہاں تک کہ ہم آدمیوں سے علیحدہ ہو کر جنگل کی طرف قضاے حاجت کو گئے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کے اونٹ پر سے اترے اور آپ مجھے غائب ہو گئے  
 یہاں تک کہ میں آپ کو نہیں دیکھتا تھا آپ میرے پاس بیٹھ کر رہے پھر آپ تشریف لائے میں آپ کو وضو کرایا  
 اپنے وضو کیا اور اپنے دونوں موزوں پر اپنے مسح کیا پھر ہم سو اترے گئے اور پہنے آدمیوں کو  
 ایسے حال میں پایا کہ نماز قائم ہو چکی تھی سب سے آگے عبدالرحمن بن عوف تھے اور انہوں نے  
 آدمیوں کو ایک رکعت نماز پڑھا دی تھی اور وہ لوگ دوسری رکعت میں تھوڑے گنا کہ عبدالرحمن کو  
 خبر دونوں کو آپ تشریف لے آئے ہیں آپ نے مجھ کو منع فرمایا جو رکعت کہ پہنے پائی تھی وہ پڑھ لی اور  
 ہم سے پہلے جو رکعت پڑھ لی گئی تھی اس کو پہنے ادا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت عبدالرحمن  
 بن عوف کے پیچھے نماز پڑھی یہ فرمایا کہ کوئی نبی ہرگز قبض نہیں کیا گیا یہاں تک کہ وہ اپنی امت کے  
 کسی مرد صالح کے پیچھے نماز پڑھتا ہے ابن سعد نے کہا ہے میں نے اس حدیث کو واقدی سے ذکر  
 کیا واقدی نے کہا یہ واقعہ غزوہ تبوک میں تھا۔

بزار نے ابو بکر الصدیقؓ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا ہے کہ کوئی نبی قبض نہیں کیا گیا یہاں تک کہ اس کی امت کا کوئی مرد اس کی امامت کرتا ہے۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے سہل بن سعد الساعدی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت حجر میں اترے اپنے آدمیوں سے فرمایا کہ آج کی رات کوئی شخص تم لوگوں میں سے باہر نہ نکلے مگر اوس کے ساتھ اوسکا کوئی ساتھی رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا تھا آدمیوں نے وہ کیا مگر وہ آدمیوں نے اس کے خلاف کیا ایک مرد اپنی حاجت کے واسطے باہر نکلا اور دوسرا مرد اپنے اونٹ کی تلاش میں گیا وہ آدمی کہ اپنی حاجت کو گیا تھا بیت الخلاء میں اوسکا گلا گونٹا گیا لیکن وہ آدمی جو اپنے اونٹ کی تلاش میں گیا تھا اوسکو ہوانے اور ٹالیا یہاں تک کہ اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو پہاڑوں میں ڈال دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر کی گئی آپ نے ارشاد فرمایا کیا میں نے تم کو منع نہیں کر دیا تھا کہ کوئی مرد بغیر اپنے ساتھی کے نہ نکلے پھر آپ نے اُس مرد کے واسطے جس کا گلا پاخانہ کی جاے گونٹا گیا تھا دعا فرمائی۔ اوس نے شفا پائی اور دوسرا مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوسوقت پہنچا جو وقت آپ تبوک سے تشریف لائے۔

ابن ابی الدنیائے اور حاکم نے اور بیہقی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو ضعیف کہا ہے اور ابوالشیخ نے (عظیہ) ابن انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ کر جہاد کیا یہاں تک کہ جو وقت ہم حجر کے پاس تھے یکایک ہم نے ایک آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے اللہم اجعلنی من امۃ محمد المرۃ المغفور لما استجاب لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس تم جا کے دیکھو یہ کیا آواز ہے میں پہاڑ میں داخل ہوا ایک ایک بیوی ایک ایسے مرد کو دیکھا جس کے جسم پر سفید لباس ہے اور سر سفید ہے اور ڈاڑھی سفید ہے اور طول قامت میں سو ہاتھ سے اکثر ہے جبکہ اوس نے مجھ کو دیکھا مجھے پوچھا کیا تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہوئے ہو میں نے کہا ہاں اوس نے کہا آپ کی طرف پلٹ کے جاؤ اور میرا سلام آپ سے عرض کرو اور کہو کہ یہ آپکا بھائی الیاس ہے وہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ آپ سے ملاقات کرے انس نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پلٹ کے آیا اور میں نے آپ کو خبر کی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جارہے تھے اور میں آپ کے ساتھ تھا یہاں تک کہ جو وقت ہم اوس شخص کے قریب پہنچے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آگے بڑھ گئے اور میں پیچھے رہ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اوس مرد نے دیر تک باہم باتیں کیں آپ کے اور اُس کے پاس ایک شے سفرہ کی مشابہ آسمان سے اترتی مجھ کو بلایا مینے آپ کے اور اوس کے ساتھ کیا یا یکا یک مینے دیکھا کہ اوس سفرہ میں کماۃ ہے اور انار ہے اور مچلی ہے اور کجورین ہیں اور کرفس ہے جبکہ مینے کہا یا مین کڑا ہو گیا اور میں علیحدہ ہٹ گیا پھر ایک ابراہیم اور اوسکو اوس نے اوٹھالیا اور میں اوس کے کپڑوں کی سفیدی کو ابر میں دیکھ رہا تھا وہ ابراہیم کی طرف اوسکو اوٹھاے لئے جا رہا تھا ابن شاہین نے اور ابن عساکر نے ایسی سند سے جہین مجبول راوی ہے واثمہ بن لاسقع سے روایت کی ہے کہا ہے ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکھ کر غزوہ تبوک میں غزا کیا یہاں تک کہ جو وقت ہم جذام کے بلاد میں تھے اور ہکو اوس وقت تشنگی تھی یکا یک ہم نے دیکھا کہ ہمارے دو برہنہ بھائی ہیں اور انکو برہن ہم ایک میل چلے گئے یکا یک ہم ایک تالاب کے پاس پہنچے جبکہ شمس رات چل گئی یکا یک ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی وہ کہتا تھا اللہم اجعلنی من امۃ محمد المرحومۃ راوی نے اوپر کی حدیث کی مثل اس حدیث کو ذکر کیا ہے لیکن راوی نے اوس مرد کے طول قامت میں کہا ہے کہ ہم سے دو ہاتھ یا تین ہاتھ اونچا تھا۔

طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ فضالہ بن عبید سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کا غزا فرمایا اونٹ نہایت درجہ تک گئے آدمیوں نے آپ سے اسکی شکایت کی آپ نے اون کو ایسے حال میں دیکھا کہ وہ اپنے اونٹوں کو پیچھے سے ہانکتے ہیں آپ ایک تنگ جگہ میں کترے ہو گئے اور آدمی اوس جگہ میں گورتے جاتے تھے آپ نے اونٹوں پر ہونٹا دیا اور یہ دعا فرمائی اللہم اعمل علیہا فی سبیلک فانک تحمل علی القوی والضعیف والطرب والیاس فی البحر والبر وہ اونٹ سب گور گئے اور اتنے قوی ہو گئے کہ ہم مدینہ میں داخل نہیں ہوئے مگر وہ سب اونٹ اپنی ماریں ہم سے کینچے لئے جاتے تھے اور ہم لوگ اونکو روکتے تھے۔

ابونعیم نے واقفی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمی غزوہ تبوک میں تھے اونکے  
 سفر میں ایک عظیم الخلق سانپ سامنے آیا آدمی اوس کے سامنے سے بہاگ گئے وہ  
 سانپ آگے کو آیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر دیر تک کھڑا رہا آپ اپنے  
 اونٹ پر سوار تھے آدمی اُس سانپ کی طرف دیکھ رہے تھے پھر وہ اپنے اوپر لٹایا یہاں تک کہ اوس  
 نے راستہ چھوڑ دیا سیدھا کھڑا ہو گیا اوس وقت آدمی آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 آدمیوں سے پوچھا کیا تم لوگ جانتے ہو یہ کون ہے آدمیوں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ اور  
 اوسکا رسول زیادہ عالم ہے آپ نے فرمایا کہ وہ جنات جو میرے پاس سفیر ہو کے آئے تھے اور  
 قرآن شریف سنتے تھے اونکے آٹھویں گروہ کا یہ ایک شخص ہے اسنے اپنے ذمہ یہ  
 حق دیکھا کہ حبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے شہر میں اوترین سلام کرے آگاہ  
 ہو جاوے وہ مت کو سلام کتا ہے آدمیوں نے شکر کیا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

ابوداؤد اور بیہقی نے غزوہ ان سے روایت کی ہے وہ تبوک میں اوترے یکایک ونبون  
 نے ایک نبی مرد کو دیکھا اونہوں نے اوس سے اوس کے امر کو پوچھا اوس نے یہ کہا کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں ایک نخل کے پاس اوترے اور اوسکی طرف اپنے  
 نماز پڑھی میں اور ایک لڑکا سامنے سے آیا میں دوڑ رہا تھا یہاں تک کہ میں آپکے اور نخل کے  
 درمیان سے چلا گیا آپ نے فرمایا کہ اس مرد نے ہماری نماز قطع کی ہے اللہ تعالیٰ اس کے  
 نشان قدم کو قطع کر دے میں آپکی اس دعا کی وجہ سے آجکے دن تک اپنے پاؤں سے  
 کھڑا نہیں ہوا۔

ابونعیم نے واقفی سے یہ روایت کی ہے کہ عبداللہ ذوالحجاء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے ساتھ تبوک کو گئے عبداللہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے واسطے شہادت کی دعا فرمائیے  
 آپ نے یہ دعا فرمائی اللھم انی احرم وعلی الکفار۔ اسے میرے اللہ تو اس کا خون کفار پر حرام کر دے  
 اور عبداللہ سے یہ فرمایا کہ تم حبوت اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے تو تم کو تپ آگئی تھی اوس نے

مکمل قتل کر ڈالا ہے تم شہید ہو چکے صاحب تبوک میں اور ترے تبوک میں کچھ دنوں ٹھہرے پھر عبداللہ  
 خود البجادین نے وفات پائی۔

ابن سعد اور بیہقی نے علاء بن محمد الشافعی کے طریق سے انسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے  
 کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک میں تھے آفتاب ایسی ضیا اور شعاع  
 اور نور سے طلوع ہوا کہ گزشتہ زمانہ میں میں نے نہیں دیکھا تھا کہ وہ اس طور پر طلوع ہوا ہو جبریل علیہ السلام  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اپنے اونسے فرمایا جھک کر دیکھا کہ میں آج کے دن  
 آفتاب کو ایسی ضیا اور نور اور شعل سے دیکھتا ہوں کہ میں نے اسکو گزشتہ زمانہ میں زمین دیکھا تھا کہ  
 ایسا طلوع ہوا ہو جبریلؑ نے کہا کہ آفتاب کی ضیا اور نور ہونے کا یہ سبب ہے کہ آج کے دن معاویہ  
 بن معاویہ اللیثی نے مدینہ میں رحلت کی ہے اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتے بھیجے ہیں کہ انکے  
 جنازہ کی نماز پڑھینگے آپؐ جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ کس سبب سے انکو یہ درجہ ملا جبریل علیہ السلام  
 نے کہا معاویہ رات اور دن اور اپنے چلنے پھرنے اور قیام اور قعود میں قل ہو اللہ احد کی کثرت  
 کیا کرتے تھے جبریلؑ نے پوچھا کیا آپؐ کی خواہش ہے کہ آپ کے واسطے میں زمین کو پکڑ لوں اور آپ  
 معاویہ پر نماز پڑھیں آپؐ فرمایا ہاں میں چاہتا ہوں پھر آپؐ اپنے اوپر نماز پڑھی۔

ابن سعد اور ابویعلیٰ اور بیہقی نے دوسری وجہ سے عطاب بن ابی میمونہ سے انہوں نے انسؓ سے  
 روایت کی ہے کہا ہے کہ جبریلؑ آئے اور کہا اے محمدؐ معاویہ بن معاویہ المدنی نے انتقال کیا  
 ہے کیا آپ اس امر کو دوست رکھتے ہیں کہ اوپر نماز پڑھیں آپؐ فرمایا ہاں میں اس امر کو دوست  
 رکھتا ہوں جبریلؑ نے اپنے دونوں بازو مارے کوئی درخت اور کوئی ٹیلہ باقی نہ رہا مگر وہ گڑبڑ اور عیب  
 گیا اور آپ کے لئے معاویہ کے جنازہ کا تخت اٹھالیا بیان تک کہ آپؐ اسکی طرف نظر کی اور اوپر  
 نماز پڑھی اور آپ کے پیچھے ملا کہ کی دو صدقین تہیں ہر ایک صدف میں ستر ہزار فرشتے تھے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے پوچھا اے جبریل اللہ تعالیٰ سے کس سبب سے یہ مرتبہ معاویہ  
 نے حاصل کیا جبریلؑ نے کہا معاویہ کو قل ہو اللہ احد کے ساتھ صحبت تھی معاویہ کو کھڑے

اور بیٹھے اور جاتے اور آتے اور ہر حال میں اس سوزہ کو پڑھتے تھے۔

بیہقی اور ابن مندہ نے (صحابہ امین ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھے یزید بن رومان اور عبد اللہ بن ابی بکر نے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو اکیدر کی طرف بھیجا جو بنی کنندہ میں کا ایک مرد تھا اور دو منہ کا بادشاہ تھا اور نصرانی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد سے فرمایا تم اس کو ایسے حال میں پاؤ گے کہ وہ گائے کا شکار کرتا ہو گا خالد چلے گئے یہاں تک کہ جب وقت اکیدر کے قلعے سے آنکھ پڑنے کی مقدار کا فاصلہ تھا صاف چاندنی رات تھی اکیدر اپنی چپت پر رہتا اور اس کے ساتھ اس کی عورت تھی ایک گائے آئی اور اس کے قصر کے دروازہ پر اپنے سینکے گڑا ہی تھی اکیدر کی بی بی نے اس سے پوچھا کیا تو نے کبھی اس کی مثل دیکھا ہے کہ گائے دروازہ پر آ کے سینکے گڑا ہے اکیدر نے کہا واللہ میں نے کبھی نہیں دیکھا اس کی عورت نے پوچھا کیا اس کی مثل کو کسی نے چھوڑا ہے اکیدر نے کہا ایسے شکار کو کسی نے نہیں چھوڑا اکیدر اپنے مکان کی چپت پر سے اتر ا اور اپنے گھوڑے پر زین لگانے کے واسطے امر کیا اور سپر زین باندھا گیا اور اکیدر کے ساتھ اس کے اہلیت کا ایک گروہ سوار ہوا وہ لوگ اپنے چھوٹے نیزے لیکر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار اس کو مل گئے اور اس کو اونہون نے پکڑ لیا بنی طے میں کے ایک مرد نے جس کا نام بجیر بن بجر تھا اس باب میں یہ اشعار کہے ہیں۔

تبارک سالیق البقرات انی	رایت اللہ ہدی کل صاود
ترجمہ۔ مبارک ہے گایوں کا چلانے والا میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے وہ ہر ایک بادی کو ہدایت کرتا ہے ۱۲	
فمن یک حایدا عن ذی تبرک	فانما قد امرنا بالحباد
ترجمہ۔ جو شخص ذی تبرک سے گڑبہیرنے والا ہے تو ہم اس کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے امر کئے گئے ہیں ۱۲	
بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار سن کر یہ دعادی لایفیض اللہ فاک بجیر پر نو سال آئے بجیر کی نہ کوئی دائرہ ملی اور نہ کوئی دانت ہلا۔	

ابن مندہ اور ابن السکن اور ابو نعیم ان کل علما نے (صحابہ) میں اہل المعارک الشاخ بن معارک بن مرة بن صخر بن ابیجر بن بجرۃ الطائی کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھے میرے باپ نے میرے دادا سے میرے دادا نے اپنے باپ ابیجر بن بجرۃ سے حدیث کی ہے کہا ہے میں خالدؓ کے لشکر میں تھا جو وقت خالد بن الولیدؓ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیدرؓ کی طرف بھیجا تھا اور آپؐ نے خالدؓ سے فرمایا کہ تم اکیدرؓ کو ایسے وقت میں پاؤ گے کہ وہ گائے کا شکار کرتا ہوگا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی تعریف فرمائی تھی وہ چاندنی رات میں گہرے نکلنا تھا ہم نے اکیدرؓ کو پایا اور ہم نے اوسکو کپڑا لیا جبکہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو میں نے آپ کے سامنے اشعار پڑھے اور میں اشعار میں سے یہ شعر ہے ۵

اشعار سابق البقرات انی	روایت اللہ ربی کل صا د
------------------------	------------------------

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار شکرہ دعادی ر غنفس الشداک اور نو نو سال کی عمر ہوئی اور ان کا کوئی دانت نہیں ہوا۔

بہشتی نے عروہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے ایسے حال میں متوجہ ہوئے کہ مدینہ کی طرف پلٹنے والے تھے آپؐ نے خالد بن الولیدؓ کو چار سو بیس اون میں اکیدرؓ دو تہ الجندل کی طرف بھیجا خالدؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ دو تہ الجندل میں ایسے حال میں کیا کر سکیں گے کہ وہاں اکیدرؓ رہے سوا اسکے نہیں ہے کہ ہم لوگ دو تہ کو مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ جاتے ہیں یعنی تہوڑے آدمی ہیں اور اکیدرؓ صاحب لشکر بڑا زبردست آدمی ہے آپؐ نے فرمایا یقین ہے اللہ تعالیٰ تمکو اکیدرؓ کو ملا دیگا وہ شکار کرتا ہوگا تم دو تہ کی کبھی اپنی ہاتھ میں لے لو گے اور اکیدرؓ کو کپڑا لو گے اللہ تعالیٰ دو تہ کو تم کو فتح کر دیگا خالدؓ چلے گئے یہاں تک کہ جو وقت دو تہ کے پاس پہنچے تو اوس کے پیچھے اس لئے اترے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ذکر فرمایا تھا یقین ہے تم اوس سے ایسے وقت میں ملو گے جو وہ شکار کرتا ہوگا اس دو میان کہ خالدؓ اور ان کے اصحاب رات میں جا رہے تھے یکا یک ایک گائے اُس وجود

ہوئی یہاں تک کہ وہ گائے قلعہ کے دروازہ سے اپنے آپ کو رگڑ رہی تھی اور سوت اکیر رہا شراب پی رہا تھا اور اپنی دو بیویوں کے درمیان قلعہ میں گارہا تھا اور سکی دونوں عورتیں تو چہن سے ایک عورت نے قلعہ کے اوپر سے جھانکا اور اس نے ایک گائے دیکھی کہ قلعہ کے دروازے سے اور دیوار سے رگڑ رہی ہے اور سکی عورت نے کہا آج کی رات کی مثل میں کوئی جانور گوشت میں نہیں دیکھا اکیر رہنے عورت سے پوچھا وہ کیا شے ہے اور سکی عورت نے کہا یہ گائے ہے کہ دروازے اور دیوار سے رگڑ رہی ہے یہ سنکر اکیر رہنے کوڑے پر سوار ہوا اور اس کے غلام اور گھر کے لوگ اس کے ساتھ سوار ہوئے یہاں تک کہ خالد اور اصحاب خالد کی طرف گزرا انہوں نے اکیر اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ لیا اور ان کو باندھ ڈالا خالدؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یاد کیا اکیر رہنے کہا اللہ تہنے اس گائے کو ہرگز نہیں دیکھا کہ ہارے پاس آئی ہو مگر آج کی رات میں اپنے دل میں کہتا تھا کہ جو وقت میں اس گائے کے پکڑنے کا ارادہ کرنا تو اس کے لئے آج کے دن اور اور دو دن میں سوار ہونگا۔

بہیقی نے بلال بن رباحؓ سے روایت کی ہے کہ اہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین پر امیر بنائے ابو بکرؓ کو دوسرے ابجد کی طرف بھیجا اور خالد کو اعراب پر امیر بنائے ابو بکرؓ کے ساتھ بھیجا اور اپنے فرمایا کہ تم لوگ چلے جاؤ تم لوگ اکیر رہو مہ کو ایسے حال میں پاؤ گے کہ وحشی جانور کا خشکا کرتا ہو گا اور اس کو گرفتار کرنے کے طور پر گرفتار کر لیجو اور میرے پاس اس کو بھیج دیجو اصحاب گئے اور جس طور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اکیر رہو خشکار میں پایا انہوں نے اس کو پکڑ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا۔ اور اس حدیث کی روایت ابن مندہ نے صحابہ میں بلال بن رباحؓ کے طریق سے حذیفہ سے موصول طور پر کی ہے۔

بہیقی نے عروہؓ سے روایت کی ہے کہ اہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبرک سے پلٹے یہاں تک کہ جو وقت آپ بعض راستہ میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ



کچھ آدمیوں نے جو آپ کے اصحاب میں سے تھے مکر کیا اور انہوں نے یہ مشورہ کیا کہ راستہ میں  
 ایک ٹیلہ پر سے گرا دیں اور اس امر کے واسطے آمادہ ہو گئے اور انہوں نے ڈھانٹے بازو سے لے لیا  
 آدمی ٹیلہ کے پاس پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ کو حکم دیا کہ اون آدمیوں کو پکڑنا  
 دین حذیفہ اپنا آنکڑا لیکر اون کے سامنے گئے اور اون کے اونٹوں کے منہوں پر مارا اور اون کو  
 ایسے حال میں دیکھا کہ وہ لوگ ڈھانٹے بازو سے پہن اللہ تعالیٰ نے انہیں رعب پیدا کر دیا۔  
 انہوں نے یہ گمان کیا کہ آپ پر اون کا مکر ظاہر ہو گیا اور آدمیوں نے جلدی کی یہاں تک کہ اون  
 میں مل گئے حذیفہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ سے پوچھا کیا تم کو معلوم ہوا اور اون کا  
 کیا احوال تھا اور انہوں نے کیا ارادہ کیا تھا حذیفہ نے کہا مجھ کو علم نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ انہوں  
 نے یہ مکر کیا تھا کہ وہ میرے ساتھ جاویں یہاں تک کہ جو وقت میں ٹیلہ پر چڑھوں وہ مجھ کو اوپر سے  
 گرا دیں اور یہی نے اس حدیث کی مثل ابن اسحاق سے روایت کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے آپ نے  
 فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اون آدمیوں کے ناموں سے اور اون کے بالوں کے ناموں سے مجھ کو خبر  
 کر دی ہے اور میں اون کی خبر تم کو دوں گا آپ نے حذیفہ سے بارہ آدمیوں کے نام بیان کر دیے  
 یہی نے صحیح سند کے ساتھ حذیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے کہ اس سے میں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ناکہ کی جہاں پکڑے ہوئے تھا اور اس کو آگے سے چلا رہا تھا اور عمار  
 اس کو پیچھے سے ہانک رہے تھے یہاں تک کہ جو وقت ہم لوگ ٹیلہ پر تھے یکایک مینے بارہ شتر  
 سواروں کو موجود پایا کہ وہ ٹیلہ میں سامنے سے آگئے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا  
 آپ نے اون کو ایک ڈانٹ دی وہ پیٹھے پیر کے ہباگ گئے آپ نے ہسے پوچھا کیا تم نے قوم کے  
 لوگوں کو پچانا ہے کہ اسے نہیں پچانا وہ لوگ ڈھانٹے بازو سے ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ  
 منافق ہیں اور روز قیامت تک منافق رہیں گے کیا تم لوگ جانتے ہو انہوں نے کیا ارادہ کیا تھا پھر  
 عرض کی کہ ہم نہیں جانتے آپ نے فرمایا انہوں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹیلہ میں  
 رحمت دین اور اوپر سے گرا دیں پھر آپ نے اون پر بددعا کی اللهم ارحمہم بالبدیۃ یعنی پوچھا یا رسول اللہ

دبیلہ کیا شے ہے آپ نے فرمایا کہ آگ کا شعلہ ہے جو اون مین سے ایک کے نیا ط قلب پر گر گیا اور ہلاک کر دے گا۔

مسلم نے حذیفہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب مین بارہ متناقض ہیں کہ وہ جنت مین داخل ہونگے یہاں تک کہ اونٹ سونے کے تاکہ مین داخل ہو۔ اور یہ محال ہے کہ اونٹ سونے کے تاکہ مین داخل ہو اور ان منافقین مین آٹھ شخص ہیں جن کو دبیلہ کفایت کر گیا دبیلہ آگ کا شعلہ ہے جو اونکے تانوں کے درمیان ظاہر ہو گا یہاں تک کہ اون کے سینوں سے نکلے گا۔

## یہ باب اسود کے غزوہ کے بیان مین ہے

سیف نے (کتاب الردۃ) مین کہا ہے ہمے مستیز بن زید نے غزوہ بن غزوۃ الدثنی سے اونہون نے ضحاک بن فیروز سے اونہون نے حبشیش الدیلجی سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ وہ بن یحیٰس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط ہمارے پاس لیکر آئے اپنے اوس خط مین ہم کو اپنے دین پر قائم رہنے اور جنگ پر جانے اور اسود کذاب کے ساتھ عمل کرنے کے لئے امر کیا تاہم اسود سے جنگ کی یہاں تک کہ مینے اسود کو قتل کر ڈالا اور آدمیوں کی طرت اوس کا سر ڈال دیا اور مینے غارتگری کی اور مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر لکھی آپ اسوقت زندہ تھے آپ کو اوسی رات وحی آگئی آپنے اپنے اصحاب کو اس کی خبر کی ہمارے قاصد آپ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر الصدیق کے پاس آئے حضرت ابوبکر الصدیق ہی نے ہمارے خط کا جواب ہم کو دیا۔

دیلجی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس رات مین اسود انیس قتل کیا گیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آسمان سے اوسکی خبر آئی آپ مکان سے نکل کے ہمارے پاس تشریف لائے اور آپنے فرمایا کہ اسود آج کی رات قتل کیا گیا اسود کو اس مبارک مرد نے قتل

کیا ہے جو مبارک لوگوں کے اہمیت سے ہے کسی نے پوچھا وہ کون شخص ہے آپ نے فرمایا وہ فیروز ہے اور فرمایا ناز فیروز خیر کے ساتھ فیروز نے فیروزی اور فتحمدی پائی۔

## خاتمہ جلد اول ترجمہ خصائص کبریٰ موسوم بہ معجزات نبی الورا

الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنت لننتدی لولا ان ہدانا اللہ لقد جہزت رسل ربنا بالحق وشدان  
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لا الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء شہید وشدان سیدنا  
وہبنا محمد عبیدہ ورسولہ قد جہز بالحق والمعجزات الزاہرات الباہرات والآیات البینات المحکات  
مہدایا بہا الخلق الی سبیل السلام وفتحہم بغزوہ بدر السلام وفضلہ وسلم علیہ وعلی الہ السادۃ الکرام وحبہ  
ذوی العجذہ والا حترام بتوفیق لم یزلی وعنایت سرمدی کتاب عمان جواہر معجزات وآیات رسالت  
خیر البشر شافع روز محشر رحمۃ للعالمین خاتم النبیین شفیع الانبیین حبیب کبریا احمد محبتی محمد  
مصطفیٰ علی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم موسوم بہ خصائص کبریٰ مولفہ امام ہمام قد وہ علما  
اعلام محی سنت نبویہ خضر راہ ہدایت است محمدیہ ذوالعجذہ الباہرہ الشرف الزاہر جلیل المحنات  
جلیل الصفات مولینا الشیخ جلال الدین السیوطی انار اللہ ربانہ وعم علی البرایا احسانہ کامبارک  
ترجمہ بلا تکلف اور صاف عبارات میں عامہ خلایق کی افادت کی غرض سے خادم العلما محمد  
عبید الجبار خان الشیرہ بالاصفی النظامی منتظم رافعہ محکمہ عالیہ معتمدی صرف خاص نظام دکن ابن حافظ  
محمد عبد الرزاق خان القاد اللہ ابن الورع الزاہد مولانا الجلیل الہمام دہلوی حافظ محمد عبد اللہ خان  
مصطفیٰ آبادی برو اللہ مضجیحہ نے بعد دولت علیہ فخر الملوک والسلاطین حارس الاسلام حامی  
دین مستین کشف الامم ملا ذوالعرب والجمع اصطف شہوت سکندر صولت ناصر الملتہ والدین  
افضل السلاطین محبوب قلوب العالمین ظل اللہ فی الارضین فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک  
مظفر الممالک قدر قدرت علی حضرت النواب میر عثمان علی خان بہادر آصفیہ نظام  
سایع دکن لانا لالت اعلام شہوت کثر رافعہ وبنو دولہ خافقہ تکمیل کو ہو پچایا اللہ تعالیٰ جل شانہ و

عم نوالہ کے عام فیض اور اس کے حبیب اکرم کے خاص قبول سے یہ امید ہے کہ یہ  
گوہر خیز دریا سے اسرار رسالت ہمیشہ سطح ارضی پر خیر و سعادت سے موجزن رہے گا اور خواص ان  
بہر اخلاص نبوی کے دامن قلوب کو گوہر ہائے محبت دین اور اغراض اسلامی سے  
مملو رکھے گا۔

کارپردازان نامی مطبع ممالک ہندوستان بمقیم **سلام آگرہ** نے اس مبارک ترجمہ  
کی طبع اور اشاعت میں اپنی دلی کوشش اور موقوفہ سعی سے جو کچھ اہتمام فرمایا ہے امید ہے کہ  
ناظرین والا نظر متم ذوالنائب والمفاخر المعظم المکرم منشی محمد قادر علی خان صاحب  
صوفی کے زیادہ تر ممنون ہوں گے اور قابل قدر کوشش کی تحسین فرما دیں گے کہ انہوں نے  
عام سیرابی قلوب صافیہ کے لئے اپنے مطبع کے سرچشمہ افادت کو کس دریا دلی سے جاری  
فرمایا ہے اور چشمہ سے ایک ایسا بحرِ خضر بنایا ہے جو اقطارِ عالم میں قیامت تک عام فیض سے  
موجزن رہے گا اور لب تشنگان وادی اخلاص نبوی کو ہمیشہ سیراب رکھے گا۔

بائے  
میر

# صحت نامہ ترجمہ خصائص کبریٰ موسوم بہ خصائص بحجرات بنی الورا

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲	۳	عریاض	عریاض	۱۶	۱۶	والدین	والدین
۲	۵	بے جان	بے جان	۱۸	۸	یضغ	یضغ
۳	۱۲	بنینا	بنینا	۲۳	۱۸	بنیناٹ	بنیناٹ
۴	۲	زراید	زراید	۳۱	۱۲	مخالفت	مخالفت
۴	۳	انصاف	انصاف	۳۱	۱۸	مخالفت	مخالفت
۴	۷	بنینا	بنینا	۳۲	۸	بنینا	بنینا
۴	۱۷	افاضت	افاضت	۳۳	۱	غیشہ	غیشہ
۷	۱۸	آمتین	آمتین	۳۴	۲۱	ان لی	اون کی
۸	۴	بنینا	بنینا	۳۵	۱۲	پوچاگیا	پوچاگیا
۸	۶	ہوتا کہ	ہوتا کہ	۳۵	۱۹	ہودی	ہودی
۹	۲۱	آپ نے	آپ نے	۳۹	۲۰	نوگا	نوگا
۱۰	۱۳	دروازہ پر	دروازہ پر	۴۰	۱۳	طریقے	طریقے
۱۱	۹	لا الہ محمد	لا الہ محمد	۴۲	۱	عرب کی	عرب کی
۱۲	۲	پوچتے	پوچتے	۴۲	۱۴	اوس نے	اون سے
۱۳	۸	اصری	اصری	۴۳	۱۸	توہ آموجود	وہ آموجود
۱۴	۶	یتلو	یتلو	۴۴	۱۵	اون سے پہلے	اون سے پہلے

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۴	۱۷	بکرن	بکرین	۷۸	۸	رونبیہ	رونبیہ
۴۵	۱۱	وہ ہی شہر	وہ ہی شہر	۷۸	۱۲	رونبیہ	رونبیہ
۴۶	۱۹	خاتم نبوت کوجو	خاتم نبوت جو	۷۹	۱۱	بالغ آمدکی	بالغ آمدکی
۴۹	۱۳	تخلون	نخلون	۸۰	۱۳	فحطان	فحطان
۵۰	۱۱	اوسکو	اسکو	۸۱	۱۳	صنا	صنا
۵۱	۱۲	اعلیٰ الذین	علیٰ الذین	۸۲	۱۷	ذی برن	ذی یزن
۵۴	۲۰	اوسی کا	اوسکا	۸۲	۲۱	غالب بن قمر	غالب بن قمر
۵۸	۲	ربوبیت	یہودیت	۸۳	۱	آخرین	آخرین
۵۸	۷	عنبہ السلی	عبثہ السلی	۸۴	۱	نیکین	نیکین
۵۹	۷	عمر بن عبثہ	عمر بن عبثہ	۸۵	۲	الا انا	لا الہ الا انا
۶۵	۱۴	حرم بن	حرم بے	۸۵	۱۶	عبد النعم	عبد النعم
۶۵	۱۷	یکادث	یکادث	۸۵	۱۸	اذا ثلنی	اذا ثلنی
۶۷	۴	نصرت چاہتے ہیں	نصرت چاہتے ہیں	۸۶	۹	پلوچا	×
۶۷	۱۲	ابو نعیم شعبی	ابو نعیم شعبی	۸۸	۹	مین تنسا	مین ہون
۶۷	۱۴	اڑادی	اڑادی	۹۰	۲۰	یکھصف	یکھصف
۷۰	۱۸	پاڑوا	پاڑوا	۹۱	۱۲	رحمون	رحمون
۷۱	۱۲	اوس نے	اوس سے	۹۱	۱۷	عبتیک	بتیک
۷۱	۲۱	خوشب	خوشب	۹۱	۱۹	نطاق	نطاق
۷۲	۱۷	عمر الخطاب	عمر بن الخطاب	۹۱	۳۰	اور نطاق	اور نطاق

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۹۳	۲	کیا ہے	کیا ہے	۱۱۲	۱۹	اکہ ابن عباس	ابن عباس
۹۴	۱۰	حاکم بیتی	حاکم اور بیتی	۱۱۵	۱۲	طاہر	طاہر
۹۶	۹	اوسط	اسط	۱۱۵	۱۵	بیٹوں	بیٹیوں
۹۷	۲	کاضاۃ	کاضاۃ	۱۱۶	۱۶	ہراہ	ہراہ
۹۷	۹	سلیت	سلبت	۱۱۶	۱۷	نوح اسلام	نوح علیہ السلام
۹۷	۱۴	امینہ	امینہ	۱۱۶	۱۹	یحییٰ	یحییٰ
۹۷	۲۱	حرم	حرم	۱۱۸	۷	حریر کر	حریر کی
۹۸	۱۴	عبداللہ کریش	عبداللہ کریش	۱۱۹	۱۵	بینون	بینون
۹۹	۲۱	بضیع	بضیع	۱۲۱	۵	نگاہ	نگاہ
۱۰۰	۱۴	آنے والے نے	آنے والے نے	۱۲۴	۴	جلوہ	صبر
۱۰۰	۱۶	اعیدہ	اعیدہ	۱۲۵	۱۶	خرلوہ	خرلوہ
۱۰۴	۷	تین	تے	۱۲۵	۲۱	خجش	خجش
۱۰۶	۱۱	جلال	جلال	۱۲۶	۱۳	فاتنا	فاتنا
۱۰۷	۱۲	تیری ہے	تیری ہے	۱۲۶	۲۰	دار عدت	دار عدت
۱۱۰	۱۹	بصرہ	بصری	۱۲۷	۱	پات	بات
۱۱۳	۱۰	کولون	دیلون	۱۳۳	۳	بہی	یہی
۱۱۳	۱۹	کالیا	کالیا	۱۳۴	۶	الخلالی	العلابی
۱۱۳	۲۱	امین شب	اوس شب	۱۳۶	۱۱	کیا ہے	کیا
۱۱۴	۴	کیا معیت	کیا شے	۱۳۸	۱۷	پلٹ الے	پٹالائے

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۴۱	۱۷	قتل کرو	قتل کر ڈالو	۱۷۰	۲۱	بن الزبیر	ابن الزبیر
۱۴۲	۱۳	تفہیح	تفہیح	۱۷۱	۲	بوادو	ببادو
۱۴۶	۱۱	اروحض	اروحض	۱۷۶	۹	ہمکو خبر دی	خبر دی
۱۴۷	۱۳	مہ	مشہ	۱۷۹	۷	آپ بہت	آپ نہ بہت
۱۴۹	۵	گولی مثل	گولی کی مثل	۱۷۹	۱۰	روی مبارک	وہ موی مبارک
۱۵۰	۱۰	کیا ہے کیا	کیا ہے کہا ہے کہ	۱۷۲	۶	جفرانہ	جبرانہ
۱۵۱	۲۰	وتقلیک	وتقلبک	۱۷۲	۷	یاد آگیا	یاد آگئے
۱۵۲	۱۷	رزینہ	رزینہ	۱۸۴	۹	مستود	مستورد
۱۵۵	۵	دیکھتا تا	دکھتا تا	۱۹۰	۶	ادسین	اونین
۱۵۵	۷	البوقر صافہ	البوقر صافہ	۱۹۲	۱۶	روایت ہے	روایت کی ہے
۱۵۸	۳	صدرک	صدرک کو	۱۹۴	۳	یلوج	یلوج
۱۶۰	۹	المختارہ بن	المختارہ بن	۱۹۴	۱۱	دمشق لہ	دمشق لہ
۱۶۰	۱۴	وہ ہی ہے	وہ وہی ہے	۱۹۵	۲۰	پردہ	پردہ
۱۶۱	۱۴	ترازو لے	ترازو کے	۱۹۶	۱۳	ان صبح	ان صبح
۱۶۲	۲	جلیس	جلیس	۱۹۶	۱۸	اتاک	اتاک
۱۶۳	۱۲	مطمنہ	مطمئنہ	۱۹۷	۲	والی نہ ہوگا	والی نہ ہوگا
۱۶۷	۱۵	غیر	غیر	۱۹۷	۱۲	لذی	لذی
۱۶۷	۱۷	الی الہ	الی اسرہ	۱۹۸	۳	مشرقریش	مشرقریش
۱۶۹	۹	ہوتا	ہوتا	۱۹۹	۲	انخفہ	انخف



صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۹۹	۸	امیر	ابر	۲۱۶	۱۴	احانت	اعانت
۲۰۰	۱	یارب زدہ	یارب رود	۲۱۷	۱۴	فوایدین	فوایدین
۲۰۱	۴	بنے	x	۲۲۱	۵	مگر وہ	مگر
۲۰۱	۱۲	بیٹے	بیٹے	۲۲۲	۱۷	مشاہدین	مشاہدین
۲۰۱	۱۳	بنی برج	بنی برج	۲۲۶	۱۷	مردود	وہ مرد
۲۰۱	۱۷	واقعی نے	واقعی نے اپنے	۲۲۸	۷	تیسرہ	میسرہ
۲۰۲	۶	کسا ہے کہ	کسا کہ	۲۲۸	۱۶	بیان کیا کہ	بیان کیا
۲۰۲	۲۰	تساہین	تساہین	۲۲۹	۹	اجا	اجار
۲۰۳	۲۰	امر کا مستحکم	امر کا مستحکم	۲۳۰	۲	وہ قریب	قریب
۲۰۴	۹	عازم	عازم	۲۳۵	۱۰	آزمائے گا	آزمائے لگا
۲۰۵	۱۹	زمزم	زمزم	۲۳۵	۲۱	وہ جیسے	جیسے
۲۰۶	۱۶	اشباخ	اشباخ	۲۳۶	۱۱	وجہ زہری سے	وجہ زہری سے
۲۰۷	۱۳	تو آدمی	تو آدمی	۲۳۶	۱۱	عروہ سے	عروہ سے
۲۰۹	۹	اشان	اشان	۲۳۷	۴	علیہ وسلم	علیہ وسلم
۲۰۹	۲۰	قریش مرد	قریشی مرد	۲۳۷	۱۸	درمیان کے	درمیان کہ
۲۱۰	۱۴	تواپکی	جواپکی	۲۳۸	۱۳	پالیکا	پالیکا
۲۱۳	۱۹	بن شخصین	بن شخصین	۲۴۱	۱۲	اس کے واقعہ	اس واقعہ
۲۱۲	۱۹	روایت کی ہے	روایت کیا ہے	۲۴۱	۱۵	فی الذی	فی الذکر
۲۱۶	۳	استون	راستون	۲۴۲	۷	رہبان	رہبانوں

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۴۲	۱۲	یسا ملہ	یسا ملہ	۲۴۸	۲	برا نگینختہ	برا نگینختہ
۲۴۳	۱	واہل	وہل	۲۴۸	۹	انانذہ ومن	انانذہ ومن
۲۴۳	۱	بمن بختار	بمن بختار	۲۵۰	۵	راستہ و	راستہ کو
۲۴۳	۴	دایق	دایق	۲۵۱	۱۸	وستدوا	وستدوا
۲۴۴	۱	لاخیرا	لاخیرا	۲۵۲	۱۷	تیم الداری	تیم الداری
۲۴۴	۳	لتا و لتی	لتا و لتی	۲۵۳	۱۰	اشترق	اشترق
۲۴۴	۳	لاخیرا	لاخیرا	۲۵۳	۱۱	الارحام	الارحام
۲۴۸	۷	اعلیت	اعلنت	۲۵۴	۱۰	الغصبا	الغصبا
۲۴۹	۵	ابی تجراة	ابی تجراة	۲۵۴	۲۰	احرا سہا	احرا سہا
۲۵۳	۲	عتبہ اس نے	عتبہ نے اس	۲۵۵	۱۹	بحرم الزنا	بحرم الزنا
۲۵۳	۱۵	بطیر	بطیر	۲۵۵	۱۹	لا اصنام	لا اصنام
۲۵۵	۴	تقی	نقی	۲۵۸	۷	اسلام	اسلام
۲۵۵	۱۱	یا ابن المقدی	یا ابن المقدی	۲۵۹	۳	بوجہ کے	بوجہ کے
۲۵۶	۱۶	لائی تقی	لائی تقی	۲۵۹	۶	ہو گئے تھے	ہو گئے تھے
۲۵۹	۱۰	الی الصفوۃ	الی الصفوۃ	۲۸۰	۱۷	وانا لمننا	وانا لمننا
۲۶۳	۲۰	ابی سبرہ	ابی سبرہ	۲۸۲	۱۹	ستارہ	ستارہ
۲۶۴	۱	اجبی صورت ولا	x	۲۸۸	۴	استمرادہ	استمرادہ
۲۶۴	۲	یا قویاب	یا قویاب	۲۸۸	۲۰	نہیں کرتا	نہیں کرتا
۲۶۶	۱	ابن قہر	ابن قہر	۲۹۱	۲	ابن ابی کبشہ	ابن ابی کبشہ
۲۶۷	۲۱	ابن قہر	ابن قہر				

صفحہ	سطر	خط	صواب	صفحہ	سطر	خط	صواب
۲۹۱	۱۱	ولید نے قوم سے	ولید سے قوم نے	۳۳۵	۱۴	رکانہ نے	رکانہ
۲۹۱	۱۴	دیتا ہے	دیتے ہیں	۳۴۱	۸	حصانا	حصانا
۲۹۳	۱۸	والد	x	۳۴۲	۹	پوچتی	پوچتی
۲۹۴	۴	مشعر	معشر	۳۴۴	۳	کالہ	کالہ
۲۹۸	۱۴	لوگ	x	۳۴۵	۲۰	اما ابو جہل	اما ابو جہل
۲۹۹	۲	حمیر	حمیر	۳۴۶	۱۴	بد دعا کریں	بد دعا کریں گے
۲۹۹	۹	استبارک	استبارک	۳۴۷	۲	ذرع	ذریع
۲۹۹	۱۸	انفع الفضا	انفع الفضا	۳۴۷	۷	ذوالاحام	ذوالاحام
۳۰۰	۲۰	ناقض	ناقض	۳۴۷		طائش	وطائش
۳۰۱	۶	کی باہم	کا باہم	۳۴۹	۱۹	یاحب	یاحب
۳۰۲	۱۱	مسیطرون	مسیطرون	۳۵۷	۲۱	نضرا	نضرا
۳۰۴	۹	تو	x	۳۵۸	۳	شوق	سوق
۳۱۱	۱۳	اوس	اس	۳۶۱	۵	التمدی	التمدی
۳۱۶	۱۸	اوس کو سب سے	x	۳۶۲	۳	طاق	طارق
۳۱۸	۱۸	سب میں	عرب میں	۳۶۲	۴	بطرق	بطرق
۳۱۸	۲۱	مہال	منہال	۳۶۳	۱۷	یکو تون	یکو تون
۳۲۲	۲	اعانت	اطاعت	۳۶۵	۳	ہطیرے	ٹھیرا
۳۲۳	۱۰	حائل	ہائل	۳۶۳	۶	ادریہی	ادریہی
۳۲۶	۱۴	کرتا ہے	کرتا	۳۶۴	۱۸	نخبہ پر	نخبہ پر

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۷۶	۱۵	اور اہل	اہل	۴۰۴	۱۰	ابوالعمراء	ابوالحمراء
۳۷۸	۹	سورہ کیف	سورہ کف	۴۰۴	۱۷	نیجا	نیجا تھا
۳۸۲	۱۷	اور ادن	اور ان	۴۰۹	۶	یا نبی	یا نبی
۳۸۴	۱۵	یودہون	یوڈہون	۴۱۰	۶	الاک	مالاک
۳۸۶	۱۵	وہ دیکھا اوستے	وہ دیکھا اوستے	۴۱۲	۸	بائین	جائین
۳۹۰	۴	قتادہ	قتادہ	۴۱۵	۲	میری	میری
۳۹۰	۹	جیے	جیے	۴۱۶	۶	تفسیرون	تفسیرون
۳۹۰	۲۱	یکر	یکفر	۴۱۶	۱۴	اسلام علیک	اسلام علیک
۳۹۰	۲۱	او اولی	او ادنی	۴۱۶	۱۵	یا اول اسلام	یا اول اسلام
۳۹۱	۱۰	شرآبا	شیر آیا	۴۱۸	۱۱	آپ نے فرمایا	جبریل نے کہا
۳۹۱	۱۶	احسان	حسان	۴۱۹	۱۹	علبد	علبد
۳۹۱	۱۷	ان حیستم	ان جتیم	۴۲۳	۱	اور بنر	اور بنر
۳۹۱	۱۷	ابنا	انبا	۴۲۵	۷	دن تک قریب	دن قریب
۳۹۲	۷	بشی	یشی	۴۲۶	۴	نکلتے	ٹکے
۳۹۳	۶	زین مین	رمق مین	۴۲۷	۱۳	معنہ مین	معنی مین
۳۹۶	۱۲	جعفر سے اور	جعفرؑ اور	۴۲۸	۱۳	چوتھا	چوتھے
۳۹۸	۲۰	اجلیل	احلیل	۴۲۸	۱۳	کا شاہد	x
۳۹۹	۲۰	ربیع	ربیع	۴۳۷	۵	نقد	نقد
۴۰۴	۷	صہیب	صہیب	۴۳۷	۶	ای	رای

صفحہ	سطر	خط	صواب	صفحہ	سطر	خط	صواب
۴۳۷	۲۱	بقوی	بقوی	۴۸۶	۱۳	ہی	ہی
۴۳۵	۲۱	محرہ	محرہ	۴۸۹	۲	یہ آیات	وہ آیات
۴۴۰	۱۱	پیچے	پیچے	۴۹۱	۲۰	ذی قار	ذی قار
۴۴۰	۱۶	صمصہ	صمصہ	۴۹۲	۲۱	والصیۃ	والصیۃ
۴۴۰	۱۷	صمصہ	صمصہ	۴۹۴	۲۰	اسکے بعد کے	اس کے بعد کے
۴۴۳	۷	حجر	حجر	۴۹۷	۱۳	ثیو جیل پر	جیل ٹور پر
۴۴۶	۶	نگہبان کے	نگہبان نے	۵۰۰	۱۴	رانٹا	ڈانٹا
۴۴۷	۱۴	خیال	خیال	۵۰۱	۲۰	یصیح	یصیح
۴۵۱	۱۸	پہلے	پہنے	۵۰۴	۳	پوچھا	پوچھا
۴۵۲	۱۵	عیوض	عوض	۵۰۵	۹	نقرا	نقرہ
۴۵۴	۱۳	وحمص	حمص	۵۰۶	۱۲	فرید	فرید
۴۵۶	۱۷	پوچھا کہ کیا	پوچھا کیا	۵۰۶	۲۰	حرب الصبح	حرب الصبح
۴۵۹	۵	معلوم ہے	معلوم نہیں	۵۱۰	۱۷	رغبت	رغبت
۴۶۳	۱۳	فصل الخطاب	فصل الخطاب	۵۱۲	۱۳	محمد الرسول	محمد الرسول
۴۶۳	۲۱	اشیطان	اشیطان	۵۲۰	۱۰	الی النجفۃ	الی النجفۃ
۴۶۴	۱۱	رتبانہ کرے	اتباع نہ کرتے	۵۲۱	۱۶	انفل	انفل
۴۶۴	۲۱	پوچھا	پوچھا	۵۲۱	۱۷	بڑھاپا ہے	بڑھاپا ہے
۴۶۷	۱۹	ڈنکوا یا ہے	ہاں لگا ہے	۵۲۱	۱۷	خصوصیت	خصوصیت
۴۶۷	۲	سہلی	سہلی	۵۲۱	۱۲	اوس	اوس

صفحہ	سطر	خط	صواب	صفحہ	سطر	خط	صواب
۵۳۱	۱۶	تنہا	نتہا	۵۴۱	۸	آنی	ابی
۵۳۳	۷	بھی	بھی	۵۴۱	۱۱	ادریہی	ادریہی
۵۳۶	۱۳	پہاڑین ہرچنگ	پہاڑین جنگ	۵۴۷	۱۵	ادھانے	ادھانی لیتے
۵۳۶	۲۰	ابن اسید	ابی اسید	۵۴۷	۱۶	جو آسمان	آسمان
۵۴۰	۲۰	پاپا	پاپا	۵۸۰	۷	ہیجامین	ہیجا کہ مین
۵۴۱	۱۳	اوس سے	اون سے	۵۸۷	۵	قوم	نوم
۵۴۱	۲۱	الواسیر	الواسیر	۵۸۷	۵	بجبریل	بجبریل
۵۴۵	۱۴	ادلانا	اولانا	۵۸۷	۸	قضا	فضا
۵۴۷	۱۷	صعصعہ	صعصعہ	۵۸۹	۱۴	تنبین	تینین
۵۴۸	۱	رقاعہ	رفاعہ	۵۸۹	۱۷	دثیرا	ڈیرا
۵۴۸	۱۷	الی عبید	ابی عبید	۵۹۵	۹	قریب سے	فریب سے
۵۴۹	۱۴	ثابت	ثابت ہے	۵۹۷	۲۰	لقناک	لقیناک
۵۵۰	۱۱	ابو الولید	بن الولید	۵۹۹	۱۵	ذات الرقاع	ذات الرقاع
۵۵۱	۱۴	وہ کوڑون	کوڑون	۶۰۰	۵	برہتا	برہنہ
۵۵۱	۲۱	کسی	کسی رایت	۶۰۷	۴	ذات الرقاع	ذات الرقاع
۵۵۱	۸	صبر	جبر	۶۰۹	۱	اوس سے	اوس سے
۵۵۵	۲	حیمان	حیمان	۶۱۵	۸	شیخین	شیخین
۵۵۶	۱۷	قبات	قبات	۶۱۵	۹	دلور	دلور
۵۵۸	۱۳	برنگینختہ	برنگینختہ	۶۱۵	۱۴	دلور	دلور

صفحہ	سطر	خط	صواب	صفحہ	سطر	خط	صواب
۶۱۷	۲	اذجانکم	اذجانکم	۶۶۲	۱۹	بکا	بکا
۶۱۹	۱۹	بنی نصیر	بنی نصیر	۶۶۵	۱۲	کراہیت	کراہیت
۶۲۲	۲۱	ماحبشون	ماحبشون	۶۶۶	۱۷	یحب	یحب
۶۲۴	۱۷	ابن سعید	ابن سعید	۶۶۶	۱۷	آپنے	آپنے
۶۲۵	۷	سعید	سعید	۶۶۷	۶	صلوٰۃ	صلوٰۃ
۶۲۵	۱۷	بن رومان	بن رومان	۶۶۷	۱۷	بعداسعی	بعداسعی
۶۲۵	۲۰	سعید	سعید	۶۶۷	۱۷	ان بجز اہم	ان بجز اہم
۶۳۰	۳	نیج	نیج	۶۷۱	۹	قروہ	قروہ
۶۳۰	۱۸	عصا	عصا	۶۷۴	۱۹	بنے	بنے
۶۳۲	۷	کراہیت	کراہیت	۶۷۷	۷	مردے	مردے
۶۳۴	۱۵	کوئج	کوئج	۶۷۹	۱	دوازانون	دوازانون
۶۳۵	۱۷	برا فاک	برا فاک	۶۷۹	۱۷	حلقا	حلقا
۶۳۶	۱۷	بن طالب	بن ابی طالب	۶۸۲	۱۱	مغازی	مغازی
۶۴۳	۱۸	کوچوڑا ہے	کوئینے چوڑا ہے	۶۸۳	۱۰	زخمون	زخمون
۶۴۷	۱۸	بیانک کہ	بیانک آیا کہ	۶۹۱	۱۷	ابن بیطالب	ابن بیطالب
۶۴۹	۱۸	عصم الکواخر	عصم الکواقر	۶۹۴	۶	جالت	جالت
۶۶۱	۱۸	آپنے سروں کو	آپنے سروں کو	۷۰۴	۱۰	مکہ کو فتح	مکہ کو فتح
۶۶۱	۱۹	آپنے	آپنے	۷۰۴	۱۱	الوالب	الوالب
۶۶۲	۱۱	ہشیم	ہشیم	۷۰۸	۴	تعلیل	تعلیل

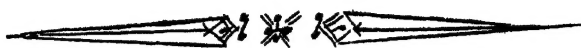
صفحہ	سطر	خط	صواب	صفحہ	سطر	خط	صواب
۷۰۸	۲۰	مین تمین جانتا	مین نہیں جانتا	۷۲۶	۹	سوار یکین	سوار یرین
		ہون	ہون	۷۲۸	۱۱	گرتے جاتے تھے	گتے جاتے تھے
۷۱۱	۱۷	اجلیل	احلیل	۷۳۱	۱۰	لاوین	نہ لاوین
۷۱۲	۸	عامر السوائی	عامر السوائی	۷۳۸	۴	دومہ	دومہ
۷۱۴	۱۲	پترید	نیرید	۷۳۹	۱۰	لا فیفض	لا فیفض
۷۱۶	۲۰	رسول	رسول اللہ	۷۳۹	۱۰	اونیر نو سال	اونکی نو سال
۷۱۹	۱۹	پر آپنے	پر آپنے	۷۴۲	۶	شالون	شالون
۷۲۰	۱۳	عطیہ السعدی	عطیہ السعدی	۷۴۳	۷	بفوز	بافوز

بائنے م تیر





# اشتمتہا چھپانی مطبع منیر علی گڑھ



خدا کے فضل و کرم سے اس مطبع میں ہر قسم و ہر زبان کی کتابیں اُردو ہندی فارسی عربی۔ نہایت خوش خط صحیح و عمدہ جلد از زبان نرغ پر عمدہ سیاہی مصالح سے لیتھو میں طبع ہوتی ہیں۔ عدالتون و محکمہ دبست اور جنگی وغیرہ کے جملہ کاغذات بھی چھپتے ہیں یہ نامی مطبع چھتیس برس سے اپنے فرائض منصبی کو نہایت ایسا نداری اور خوش معاملگی سے ادا کر رہا ہے اور اسکی شہرت و نیکنامی روز افزون ہو رہی اور اس مطبع میں کتب نسبت اور مطابع کے بہت خوشخط و صاف عمدہ چھپائی جاتی ہیں جن صاحبوں کو کچھ چھپوانا ہوا انکو کیفیت نرغ وغیرہ کی خط و کتابت سے معلوم ہو سکتی ہے نمونیکے لئے ہمارے مطبع کی چھپی ہوئی کتابیں کافی دوائی ہیں فقط

المش  
محمد قادر علی خان صوفی مالک و مہتمم مطبع منیر علی گڑھ